UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222898

UNIVERSAL
LIBRARY

دیباچہ

مدت سے تمنا تھی کہ ڈان کوئکساٹ ڈی لامانشا کا انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرون مگر ناولون کی تصنیف اور مختلف انگریزی کتابون کے ترجمے اور دقائع نگاری وغیرہ امور سے مجھے فرصت نہین ملتی تھی کہ یہ آرزو بر آئے۔ کچھ دن ہوئے مین نے اپنے محسن اور بزرگ جناب منشی نول کشور صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای سے ذکر کیا کہ اگر ڈان کوئکساٹ کا اردو مین ترجمہ ہو تو جان عالم منشی جی تو ایسی فیضرسان اور فیض بخش باتون کے لیے ہمیشہ مستعد رہتے ہین فوراً منظور کر لیا اور فرمایا کہ اسکے مطالب کا خلاصہ سنلیئے تو مین بھی غور کرون کہ کس درجے اور کس پایہ کی کتاب ہو۔ چنانچہ میرے ارشاد مین نے بہت ہی مختصر طور پر اسکے مطالب کا چربا اتار کر ڈان کوئکساٹ کا کسب لباب پیشکش کیا۔ پڑھتے ہی پھڑک اٹھے اور چونکہ ماشاءاللہ بڑے تجربہ کار اور فن تصنیف و تالیف کے ارکانون سے خوب واقف ہین اور اس کام کے پورے قدردان اور ہزارہا لکھو کھا کتابین چھپوانے سے واقف ہو گئے ہین کہ کس کس رنگ کی کتاب کیسے کیسے طبائع کے ناظرین کو مرغوب و مطلوب ہوگی فوراً حکم ترجمہ کا دیا پہلے تو ہمارے اور منشی جی کے فروعات مین اتفاق نہ ہوا اور یہ کوئی غیر معمو نہین ہے مگر حسب معمول جب بار دوم گفتگو ہوئی تو خاطر خواہ تصفیہ ہوا اور ہمنے خدا کا نام لیکر ترجمہ شر دیا۔

قبل اسکے کہ اسکی ہم کچھ لکھین اس امر کا عرض کرنا ضروری ہے کہ جب ہم اسکا ترجمہ کرتے تھے تو اگر دو گھنٹے ترجمے مین تے تھے تو دس منٹ ہنسی مین ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ جاتے تھے گو مین نے لارڈ ڈفرن کی ایک مشہور تص ا ترجمہ کیا۔ اور اُنکے پریوٹ سکرٹری والس صاحب کی تاریخ روس اردو مین مرتب کی۔ ڈاکٹر ہنٹر صاحب۔ بولنگیل رسالے کا ترجمہ مطبع کو دیا۔ الف لیلہ کا کئی زبانون سے ترجمہ کیا علم طبیعات کی کتابین اردو مین تا ن تاریخ مصر (شاخ نبات) انگریزی سے اردو مین تدوین کی مگر میرا خدا اور مین کہ اسقدر دلچسپی مجھے ابتا ترجمے مین نہ معلوم ہوئی جسقدر ڈان کوئکساٹ کے ترجمے مین معلوم ہوتی ترجمہ کرتے کرتے پریشان ہونا یا تھک نی دارد۔ لاحول ولاقوۃ۔ جی چاہتا تھا کہ اور سب کام چھوڑ کے سی کا ترجمہ کرتا جاؤن۔ ڈان کوئکساٹ ھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اچھا ایکٹر پارسی تھیٹر ایکٹرس کی اسٹیج پر اعلیٰ درجے کے تماشے سے دل تی ہے یا کوئی دل لگی بازی مسخرہ مزاح و مذاق سے مارتے ہنسی ہو ترنبالے دیتا ہ ہ دل کیون نہو پڑھتے ہی اسکے دل کی کلی کھل جائے

ہمنے طالب علمی کے زمانے مین ڈان کوکسائٹ کو پڑھا تھا اور یہ کیفیت تھی کہ درسی کتابون کے مطالعہ کا کچھ دن تک شوق نہ رہا۔ اور جب تک از سر تا پا پڑھ نہ لیا اور کسی جانب کم توجہ کی گو طالب علمون کو یہ چاہیے مگر کتاب ایسی دلچسپ ہو کہ ہمسے نہ رہا گیا اور ایک ہمپر کیا فرض ہو جسنے پڑھا ہو وہ اس امر کی گواہی دیگا کہ واقعی اس سے زیادہ دلچسپ کتاب شاذ و نادر ہی دیکھنے مین آئی یہ بہت ہی پرانی کتاب ہو۔ ملک اسپین مین زمانۂ سلف مین اس فشن کے آدمیون کی بڑی گرم بازاری تھی جو غلبۂ شجاعت سے پرائے پھٹے مین پانوں ڈالنے کے لیے ہر دم تیار رہتے تھے۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان۔ ان لوگون نے اسکو اپنا پیشہ اختیار کر لیا تھا کہ گھوڑے پر سوار سر سے پانوں تک مسلح۔ خاصے اوچی بنے ہوئے تھے خود اور زرہ بکتر سے لیس ایک خدمتگار ہمراہ رکاب بڑی شان اور آن بان اور ٹھاٹھ اور طمطراق سے چلے جاتے ہین اگر کوئی صاحب پوچھین کہان چلے جاتے ہین تو ہم اسکا جواب دین (جہان سنیگ سمائین) جدھر چاہا نکل گئے۔ پوچھے کام۔ جواب اسکا یہ کہ جنون۔ کام یہ کہ دنیا مین جہان تک انکی رسائی ہو کوئی زبردست کسی زیردست پر زبردستی نہ کرنے پائے کوئی ظالم کسی مظلوم پر ظلم نہ کرے گورنمنٹ سے رعایا کو صدمہ نہ پہونچنے پائے الغرض ظلم اور جبر اور تعدی کا نام دنیا کے پردے سے یون جاتا رہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ یہ رسم مضر انکے وقتون مین جائز تھی اور ظلم دور ہونے کے عوض کشت و خون کی زیادتی ہوتی تھی اور فائدے کی جگہ نقصان ہوتا تھا۔ جسطرح ڈوئل کی لڑائی جائز تھی اور اب بھی بعض ملکون مین اس وحشیانہ کارروائی کی گورنمنٹ وقت کی طرف سے روک ٹوک نہین ہو۔ لکھنؤ مین بھی عہد شاہی مین بیشتر خانہ جنگیون کی گرم بازاری تھی اور بانکے لوگ مسلح ہو کر آپس مین کشت و خون کرتے تھے۔

اسپین کے ایک بیدار مغز مصنف گرانمایہ نے وہان کے اس فشن کے لوگون کا اس کتاب کے ذریعے سے خوب ہی خاکہ اڑایا ہو اور ایسی تصویر کھینچی ہو کہ بامید شاید مشہور ہو کہ اس کتاب کے چھپنے کے بعد پھر اس قسم کے وحوش کا خروج نہین ہوا۔

ڈان کوکسائٹ جو ہماری کتاب کے ہیرو ہین انکا نام ہمنے اپنے اس ترجمہ مین خدائی فوجدار رکھا ہو اور یہ نام انکی شان کے ازبس شایان ہو اور نہایت ہی موزون۔ خدائی فوجدار یا خدائی خوار یہی نام انکے لیے زیبا تھا۔ واضح ہو کہ ہمارے ہیرو ایک پڑھے لکھے تربیت یافتہ آدمی دال روٹی سے خوش ایک قصبے مین رہتے تھے مگر اس قسم کی کتابون کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا جنمین لوح باور ہوا اصل داستانہاے رزم کا ذکر مذکور تھا۔ سو باتون مین سو کی سو لغو۔ ایک بھی صحیح نہین۔ مثلاً ایک آدمی اسقدر جری تھا کہ اُسنے دیو کی پلٹن سے مقابلہ کیا اور پلٹن کی پلٹن کو ضرب شمشیر خارا شگاف سے

جہنم واصل کیا یا یہ کہ ایک حسین عورت پر ایک خبیث عاشق ہوا اور مسکوٹ کرنے لگا اسنے ایک بھی ای
بہلوان سے التجا کی اور مدد مانگی اور پہلوان نے اُس خبیث کو ایک بوتل مین جسمین قیامت کا پانی گھولا
کرتا تھا بند کرکے کیفر کردار کو پہونچایا اور فلان مشہور بہادر نے اژدرون کے رسالے سے جسمین سترہ سو
اژدرا جگرون پر سوار تھے مقابلہ کیا اور چشم زدن مین اُن سب کو بکری اور بھیڑ بنا کر مغلوب کر لیا۔

اس قسم کے قصص فضول پڑھ کر خدائی فوجدار کے آشیانۂ دماغ مین مرغ جنون نے بسیرا لیا اور
سوچے کہ آؤ ہم بھی دنیا مین نام اور آبرو پیدا کرین اور ظالمون کے ظلم سے مظلوم بیچارون کو بچائین اور
زبردستون کے کام آئین پس یہ بزرگوار یعنی خدائی فوجدار ایک دبلے پتلے لقات ڈگے
گھوڑے پر جو اس شعر کا مصداق تھا۔

لیکن مجھے ڈر ہے تواریخ یاد ہو
شیطان اُسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوا

لدے اور ایک بانس کی لمبی اور سخت کھپاچ کو جسکا سرا نکیلا تھا بھالا بنایا اور ایک کہ لوہیا تلوار کمر سے
لٹکائی اور خود کا منہ چڑھایا اس وحشت [illegible] سے جسپر خود وحشت بلکہ گدھون تک کو ہنسی آتی حضور نے
خروج کیا اور دیوانگی تک [illegible] سے کہنا شروع کیا کہ لدا ہو لدا ہو۔ حضور کے ہمراہ ایک خدمتگار بھی تھا
وہ بھی بڑی سودائی۔ او [illegible] ری کے ساتھ کون ہوگا۔ ٹھری۔ من چوفش ام برادر فلان من بسیار
فش ست۔ آقا خدائی [illegible] ر خدائی خوار۔ خدمتگار گدھے اسوار جیسے کوتیسا ملا مصرعہ خوب گذریگی
جو مل بیٹھینگے دیوا [illegible] بدھو نفر انکا نام تھا عقل سے بے بہرہ۔ بالکل گدھے مگر مجنون نہین۔ یہ آقا
کے دقات گھوڑ [illegible] پیچھے پیچھے گدھے پر رہتے تھے۔ خدائی خوار اور گدھے اسوار دونون اچھے ملے۔

خدائی فوجدار صاحب نے اپنی ایک فرضی معشوقہ بھی قرار دے لی تھی جسکا سوائے حضور کے دماغ کے
اور کہین مسکن [illegible] سکے عاشق زار تھے اور عشق کا درجہ پرستش کے درجے سے کہین بڑھا ہوا تھا۔ شب کو
حضور خدائی فوجدار مع بدھو نفر گدھے اسوار کے گانون سے نکل کھڑے ہوئے۔ یاد حشت آدمی مین ہے
واس کے [illegible] یا بس واس ہی واس تو ہے۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح جب واس ہی نہین ہے تو پھر وہ جو کچھ
کرے [illegible] ماننا چاہیے۔ انکے واس اُن مہمل کتابون اور دیوون اور جنون اور چھوٹی حرأت کے
آدمیون [illegible] بہادرون کی فضول بہادریون کے پڑھنے سے خیر یاد کہ گئے تھے۔ روانہ ہوے تو کسی خاص
جگہ کا [illegible] ین۔ جو قطع شریف اور برزخ مبارک دیکھتا بیساختہ کہ اُٹھتا ماشاء اللہ۔ واہ صاحب
واہ مصرعہ [illegible] ت لنگور زادم کی کسر ہے آدمی ہو کہ بن بلاؤ معلوم ہوتا ہو کسی کا پالو لنگور بھاگ

آیا ہو آپ نے یہ کارروائی شروع کردی کہ جوشی سامنے آئی اُسکو غنیم کی فوج یا دیوون کا لشکر یا جن کی سواری یا اژدھون کی جماعت یا اجگرون کا غول سمجھ بیٹھے اور آؤ دیکھا نہ تاؤ شمشیر بکف ہو گئے۔ کبھی اپنے جوش وحشت مین بھیڑیون کے گلے پر ہاتھ صاف کیا سمجھے کہ کوئی فوج عظیم مثل سیل اُمڈی چلی آتی ہی فوراً نیزے سے کوچنا شروع کیا۔ کئی بھیڑیون کا خون کیا گلہ بان لاکھ لاکھ غل مچاتے ہین کہ یہ کیا سودائی ہین یہ کیا جنون ہی مگر وہ سنتے کسکی ہین۔ کبھی ایک بی بی کی سواری کے ٹھاٹھ کو دیکھکر سمجھے کہ کوئی بدمعاش بدقماش آدمی کسی شریف زادی کو بھگائے لیے جاتا ہی۔ بس بگڑ گئے اور اُسکی کئی خواصون اور سپاہیون کو مارا اور اُنھون نے اسقدر پٹیا کہ پچھتر بگاڑ دیے مگر بیچاری بلا دور۔ جھاڑ پونچھ کے اُٹھ کھڑے ہوے۔ عمر کا ایک حصہ اُنھون نے دشت پیمائی اور صحرانوردی مین صرف کیا۔ اُنکے خدمتگار یہ جھوکو یہ خبط تھا کہ فوجدار صاحب کی لیاقت اور بہادری کی بدولت انکو کسی جزیرے کی بادشاہی یا کسی مقام کی گورنری ملجائیگی۔ بجا ارشاد ہوا یہ منھ اور مسور کی دال۔ آپ گئے گنوار کے لٹھ اور بادشاہی! جاؤ اخوردن را روے باید۔ مگر بدھو نفرین ایک بات تھی کہ بڑے مذاق کے آدمی تھے اور پرلے سرے کے سادہ مزاج۔ انکے مذاق اور اُنکی حماقت کی باتین پڑھ پڑھکر ناظرین کو اُسی قدر ہنسی آئیگی جسقدر فوجدار کے سودائی پن کا حال پڑھکر پیٹ مین بل پڑ پڑ جائینگے۔

الغرض کئی سال کی صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کے بعد خدا نے انکو اچھا کیا اور جوش جنون رخصت ہوا اور یہ آدمی بنے۔ الحمدللہ۔ سوچے کہ یہ کیا خبط تھا گھر بار چھوڑا اعزا سے منھ موڑا ترک وطن کیا۔ خانمان خراب ہوے نے سبب بیکار دشت وہامون اور دریا و جنگل اور کہسار مین گھومنا اور مارے مارے پھرنا اور درندون اور اژدہون کے منھ مین جانا اور انواع و اقسام کی تکلیف اُٹھانا عقل کے بالکل خلاف اور دیوانون کا کام ہی۔ اپنی عمر گذشتہ پر تاسف کیا کہ خواہ مخواہ صید مصیبت ولد بار ہوے اور جا بجا مار کھائی پیٹے گئے۔ فاقے پر فاقے کیے کھانا وقت پر نہ ملا ادھ مرے ہو گئے زمین اُٹھائین اور انجام کیا ہوا کچھ نہین۔ یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔ آخر کار توبہ کی اور گھر واپس گئے۔

مذاق جہانتک متعلق ہی اسمین شک نہین کہ اس سے بڑھکر اور کسی کتاب مین نہوگا مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ایک نظر ملاحظہ فرمائیے اور داد سخن دیجیے روتے کو ہنسانا اسکا ادنےٰ سا کرشمہ ہی۔

نشاط و خرمی از دیدنش زسر گرفت	کسے کہ رنج کہن داشت خاطرش ناشاد

پنڈت رتن ناتھ سرشار

خدائی فوجدار

یعنی

ترجمۂ ڈان کوئکسائٹ

مترجمۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

جلد اول

پہلا باب

فصل ۱

کئی صدی کا زمانہ ہوا کہ یہ بزرگوار یعنی ہماری کتاب کے ہیرو خدائی فوجدار کسی گانوں مین جسکا نام نحوست کے خیال سے لوگ اب تک زبان پر نہین لاتے زعفران کے کھیت مین عین دوپہر کو عشرے کے دن چھینکتے تولد ہوے تھے۔ ظاہر ہی کہ جو آدمی اس طمطراق اور دھوم دھام اور عظمت کے ساتھ پیدا ہو گا وہ بڑھکے کیسا کچھ نہ نکلیگا۔ اس بے تکے پن کے صدقے کہ زعفران زار مین تو تولد ہوے مگر عشرے کے دن۔ لیکن یار لوگ بھی کہین پر نہین چوکتے۔ ادھر یہ بیچارہ دنیا مین برآمد ہوا اور اُدھر کسی دل لگی باز نے چھینکدیا۔ کون نہین جانتا کہ میان اینٹھا سنگھ جب لڑائی پر جاتے ہین تو لوگ ہمیشہ ہی پر ٹوک دیتے ہین۔ آچھین۔ اِدھر چھینک کی آواز آئی اور اُدھر اُنھون نے ٹوپی سر سے پھینک دی۔

ہمارے خدائی فوجدار کے پاس ایک دُبلا پتلا لقات کا ٹٹو تھا۔ اور ایک بدھو نفر۔ کا ٹٹو اور بدھو نفر یہ مثل اُنھین کے وقت سے مشہور ہوئی ہے۔ ایک مریل کتا بھی ساتھ رہتا تھا رفیق و یار اُنکی غذا بھی ساری خدائی سے نرالی تھی۔ پیر کے دن مسور کی دال صبح شام۔ منگل کو فجر کے وقت اُبلی ہوئی ترکاری اور رات کو نہاری۔ بدھ کے دن عُرّہ۔ خالی دن ہوتا ہی تا بدھ کو روزے کی نیت باندھ لی۔ جمعرات کو کبوتر کا قورمہ تیل مین پکا ہوا اور رائی۔ سہ پہر کو خرگوش کا گوشت۔ شام کو ساگ اور روٹی۔ جمعہ کے دن بھاڑے کے بھنے چانول اور گھی مین خوب کڑکڑا کے ہلدی۔ ہفتے کے دن اُبالے ہوے آلو اور مچھلی۔ کنڈے کشمش کو اور دوسیر تلی مچھلی شام کو اتوار کو صبح کا کھانا ندارد۔ سہ پہر کو

فاختہ اور مسور کی دال (کیا اچھا میل ہی) اور رات کو حلوائے ترا اور اسکے بعد ماش کی دال کا پانی اسکے بعد انڈے اسکے بعد باسی روٹی۔ اِنکے گھر مین ایک بوڑھی ما رہتی تھی۔ بدمزاج چسر چری حضرت آدمؑ کی کھلائیون کی انکھین دیکھے ہوے۔ اور ایک انکی بھتیجی کوئی اٹھارہ برس کی۔ ایک چھوکرا اوپر کے کام کے لیے کہ سودا سلف لائے سائیس کا بھی یہی کام دیتا تھا اور مچھلی کا شکار بھی کرتا تھا۔ ہمارے **خدائی فوجدار** کا سن شریف چہل و چار دشش۔ نازم باین ریش فش۔ یہ بزرگوار کون کے بھی پہلے بستر غم سے اُٹھتے تھے۔ بستر استراحت اس سبب سے نہین کہا کہ آرام اِنکی صورت کیا معنی اِنکے نام سے منزلون بھاگتا تھا۔ نام سنا اور روم سے شام ہو رہا۔ شہر کے اندیشے کے سبب سے آپ ہمیشہ دُبلے رہتے تھے۔ آپ اللہ کی عنایت سے کروبھی بڑے تھے مگر شکار کے دل سے شایق بڑے قدر انداز۔ باپ نہ مارے پیدڑی اور بیٹا گولنداز (گولاندار)۔ پہلے لگے ہاتھون آپ کی وضع اور لباس کا ذکر خیر بھی سُن لیجیے۔ فرقان مبارک پر سر کنڈون کا خود۔ اور جرنیلی وردی نیلگون پتلون خاکی چمڑے کی پٹی۔ کچ لوہیا نوار جس سے نکٹے کی ناک بھی نہ کٹے اور کاٹھ کی کاٹھی سفاصے کا تھڑ کے اُتو بنے ہوے ع۔ سب صورتِ لنگور ذرا دُم کی کسر ہے + بوٹ ادھوڑی استر کا اور بھدا۔ اِنکے یہان کھیتی بھی ہوتی تھی اور اسی پر انکی روٹیون کا سہارا تھا۔ مگر شیطان نے ایک روز دور سے انگلی جو دکھائی تو دماغ مزع وحشت کا آشیانہ بنگیا۔ سوچے کہ پیٹ بھر کھانا تو صبح سے شام تک کتا بھی کھالیتا ہے وہ انسان کیا جو دنیا مین آکے نام نہ کرے اور سب سے بڑھ کے نام پیدا کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ زبردستون کی زبردستی سے زیردستون کو بچائے۔ مردم آزارون کی مردم آزاری سے غریبون بیکسون کو محفوظ رکھے۔ ظالمون سے خوب دل کھول کے مظلومون کی طرف سے لڑے اور جبر اور تعدی اور ظلم کا نام دنیا سے ایسا دور کردے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ یہ خبط جو سمایا اور سودا نے جو زور کیا تو اگلے وقتون کی فضول اول جلول جھوٹی کہانیون اور قصے کی کتابون کو دن رات پڑھنے لگے جنمین اُمرا کے دل بہلانے کے لیے بہادرون کی بہادری اور مبارزان صف شکن کی نبرد آزمائیون کا ذکر مذکور تھا کہ فلان سورما نے بیک بینی و دو گوش اٹھارہ سو دیوؤن کو بیچا دکھایا۔ سیستان کے پہلوان نے یہ کیا اور وہ کیا۔ اور آلا اودھن کے گھوڑے کی دُم میں کوس کی تھی اور فلان سپاہی نے شیرون سے جنگل خالی کرالیا اور نہتے شیرون اور گینڈون سے لڑے سانوض نوبت بایںجا رسید کہ بالکل سودائی ہوگئے اور یہی دُھن سمائی کہ تمام دنیا مین فتح کے ڈنکے گاڑدین۔ نوشیروان کا عدل اور حاتم کی سخاوت اور سکندر کا کرّ و فرّ اور قارون کی ثروت

کسرے اور قزل ارسلان سب کے لوگ بھول جائین اور تمام عالم مین ہمارا نام آفتاب کی طرح روشن ہو یہ خبط جو دامنگیر ہوا کہ ہمچو من دیگرے نیست تو جاگیر کے رفتہ رفتہ کوڑے کرنے شروع کیے حتیٰ کہ اب بالکل تلاج ہو چلے کچھ تھوڑی سی پونجی رہگئی۔ ان اول جلول کتابون مین سے انکو زیادہ تر وہ کتب پسند تھین جنمین دقیق دقیق کلام اور اخلاق ہوتا تھا۔ گانؤن کے پادری سے اور ہمارے خدائی فوجدار سے ذرا بھی نہین بنتی تھی۔ پادری صاحب انکے بھی چچا تھے۔ مگر انکی رائے تھی کہ رستم سیستانی سے بڑھ کے پہلوان کوئی نہ تھا۔ اور ہمارے خدائی فوجدار آلاادھن کو سب پر شرف دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ رستم پہلوان ہفتخوان منازل جنگ و بسالت تھا اور انکی رائے تھی کہ دلی کے بادشاہ نے آلاادھن سے کئی بار شکست کھائی اور جب آلاادھن ایک عورت کی دغابازی کے سبب سے گرفتار ہوگئے تو بادشاہ نے انکو فوج کا جرنیل مقرر کیا اور انھون نے لوہ گانجر نامے علاقہ سر کیا جو بڑا باغی علاقہ تھا اور جنکے راجہ نے کبھی بادشاہ کو پیسا نہین دیا تھا۔ وہ شاہ نامے کے اشعار رستم کی تعریف مین پڑھتے تھے اور یہ آلاادھن کی توصیف مین ہندی کبت راجون کا کلام سناتے تھے (تین برس اور تیارہ دن برپا روج چلی تروار + بڑی بڑی توپین اشٹ دھات کی پچاس من گولا لاکھائین + مارے توپن گرگج ہالین نپیا سوت بند ہوے جاے) اب سنیے کہ اسی قصبے مین ایک ناؤ ٹھاکر رہتے تھے وہ بھی بڑے جغادری بڑے خرانٹ۔ دیرینہ آدمی۔ وہ رستم سیستانی اور آلاادھن کی پہلوانی کے مطلق قائل نہ تھے وہ اپنے چچا جان کے مداح تھے جو دن بھر مین سو آدمیون کی حجامت کرتے اور دو سو کا مُنھ بناتے تھے۔ انسے بھی خدائی فوجدار سے نہین بنتی تھی۔ مگر چونکہ ناؤ جاہل اَن پڑھ آدمی تھا اس سبب سے خدائی فوجدار اُسسے بہت بگڑتے نہ تھے۔ سن کے ٹال دیتے تھے کہ کچا خط اور حجامت بنانا۔ کچا مورچون پر جانا۔

اُن کتابون نے اس خبطی کو اور بھی خبطی بنا دیا۔ ایک تو مخبوط الحواس تھے ہی ان کتابون کے سبب سے اور بھی حواس غائب ہوش فقرد ہو گئے۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ سویرے سے جو پڑھنے بیٹھے تو شام ہوگئی۔ اور شام سے بیٹھے تو سویرا کر دیا۔ نوبت باینجا رسید کہ دماغ ٹھکھل ہوگیا۔ نیند اور آرام سے کوئی مطلب نہ رہا۔ مصرع سونا سوگند ہو گیا تھا بالکل + اب جسنے باتین کرتے سوا اے جنگ اور توپ اور تفنگ اور میدان کارزار اور معرکہ گیرودار اور حرب وضرب اور دائین دائین اور گولی اور بارود اور جادو اور سحر اور ٹیڑے اور زخم اور خون اور لہو کی ندیون اور طوفان اور سلاح جنگ کے اور کوئی بات ہی نہین کرتے۔ چڑیا بولی اور یہ سمجھے کہ گولی دغی۔ کسی نے گایا اور اُنکے نزدیک بم کا گولا پھٹا۔ گدھے نے

دیدہ ام خوابے و تعبیر نمیدانم چیست

انکی تحقیق و تلقین بھاہی کہ انکا دماغ بالکل کھکھل ہو گیا ہی مگر اس شعر خوانی اور وحشت نے اور بھی محلے والون پر ثابت کر دیا کہ خلل دماغ ہی۔ ایک روز عین بازار مین جا کر زور زور سے ہانک لگانی شروع کی۔

مرحبا عشق جفا پیشہ و دشمن پرور
عمر گذری کہ مرا داغ سے خالی ہی جگر

بارک اللہ قدم ترے مری آنکھون پر
رنگ خون اشک مین باقی ہی نہ نالے مین اثر

پاس ناموس جنون و رسوائی تم داد دست
گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد دست

اب سنیے کہ انکے مکان کے پڑوس مین ایک بہاتن چھوکری رہتی تھی۔ گدبدی۔ کشیدہ قامت جوان کوئی انیس برس کی عمر چلبلی البیلی کھیت مین کام کرنے جب جاتی تھی تو آنکھین مٹکاتی کولھا پھٹکاتی تھی۔ اور جوان جوان مردون کو دیکھکر ٹہل ضرور کرتی تھی۔ لیکن اللہ کی عنایت سے ان بوڑھے میان کا اسکو خیال بھی نہ تھا کہ کس کھیت کی مولی ہین۔ اس مجنون کو جوش جنون مین کامل یقین ہو گیا کہ یہ پریزاد بھی مجھپر جان دیتی ہی۔ اب فکر یہ پیدا ہوئی کہ اسکے لیے کوئی ایسا نام تجویز کرین جو موزون اور حسب حال ہو اور جو سنتے بھڑک جائے کہ واہ کیا نام ہی۔ سوچتے سوچتے سوجھی کہ اسکا اصل نام گلبیا ہی تم بی گلابو جان نام رکھو۔ نام تجویز تے ہی پھڑک گئے اور دل ہی دل مین تعریف کرنے لگے کہ واہ رے مین اور واہ ری میری طبع موزون کہ ذرا ہی سے غور مین نام تجویز کیا گھوڑے کا نام رکھا تو شبدیز سے بڑھا دیا حمار کو ابتک شبدیز ہی سمجھے ہوے ہین اسکے صدقے اور اپنا نام تجویز کیا تو نور علی نور۔ معشوقہ کا نام چشم بد دور۔ ایک سے ایک بڑھا ہوا۔

فصل ۲

ہمارے خدائی فوجدار سرکوب زبردست زیردست آزار یلان جہان کے سردار دشت نیپال ضیغم مارجنگ کا ٹھیا وار راہوا شہسوار جنگ۔ نامی گرامی بہادر ہونے مین صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی تھی کہ کوئی معشوقہ مطبوعہ نہ تھی اب پورے بل مورین بیٹھے یعنی بی گلابو جان صاحبہ پر یہ مرنے لگے اور وہ انپر کڑانے لگین۔ ایک دفعہ دل ہی دل مین سوچنے لگے کہ ہم جب اول مرتبہ دیوون کے کسی سردار کو جدید رنج تہ تیغ کرینگے تو فوراً اسکو

بی گلابو جان کی حضور مین بھیجنگے کہ ایک ٹانگ سے کھڑا ہو کر وہ عرض کرے کہ دیل نامور ذیوقار خدائی فوجدار والاتبار رشک رستم روکش اسفندیار نے حضور بی گلابو جان حسینہ نوجوان ری جم برق دم کمیسو کمند بالا بلند کی خدمت کیمیا خاصیت مین مجھ ذرۂ بیمقدار خستہ و زار کو بھیجا ہی کہ ایک جنگ مین مجھسے زبردست دیو کو جو۔ ع بہ ہیکل قوی چون تناور درخت + ہی دم کے دم مین اسطرح زیر کیا جیسے کوئی استاد پہلوان کسی لونڈے نوسکھیے کو پکڑ لاتا اور نیچا دکھاتا ہی۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے مارا پارون شانے جت۔ اب اگر حضور لامع النور حکم دین تو رہائی ہو ورنہ اس بہادر سے چھٹکارا معلوم۔ اب مارپیٹ گسیان توری آس اور آس پڑوس کے زن و مرد گلابو جان سے کہین کہ از برائے خدا اس بیچارے کو رہا کر دو اور گلابو جان کے چہرے پر اسوقت اور بھی ترق ترق نور برسنے اور وہ چمک دمک ہو کہ آنہوس کو بھی مات کر دے۔ کوئی دیو قد مون پر ٹوپی رکھے اور کہے خدا اسلامت رکھے اگر آپ کا ذرا سا اشارہ ہو جائے تو میرا بیڑا پار ہو ورنہ مین ہون اور میرا خدا۔

یہ باتین دل مین سوچ کر خدائی فوجدار بہت ہی خوش ہوے اور پھر اس معشوقہ مطلوبہ مطلوبہ کی تعریف کی۔

جب سے اے راحت جان تجھسے جدا رہتا ہون	کیا کہون سخت مصیبت مین پھنسا رہتا ہون
منتظر ششدر و حیران و خفا رہتا ہون	کسی چرچے مین تو مشغول مین کیا رہتا ہون
منھ پھیلے ہوے دنرات پڑا رہتا ہون	

الغرض ایک روز انکی گھر کی بوڑھی ماما نے انکی بھتیجی سے سویرے منھ اندھیرے کہا کہ آج سرکار نہین نظر آتے معلوم ہوتا ہی کہ فجر ہی سے کسی طرف کو نکل گئے۔ بھتیجی نے جاکے دیکھا تو حضرت غائب۔ اسباب بھی ندارد۔ سامان جہالت سب غائب غلہ۔ معلوم ہوا کہ اصطبل مین وہ لقا گھوڑا بھی نہین ہی اب ان سب کو کامل الیقین ہو گیا کہ جنون نے اور بھی زور کیا اور وحشت نے پورا پورا قابو پالیا۔ لوگون سے پوچھا۔ ادھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا۔ کہین پتا نہین کہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔ شام کو ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا کہ دا ایک میرے اسپ بے لگام پر سوار تھوڑی دور پر بہیئت کذائی ملے تھے۔ صورت سے وحشت برستی تھی۔ سر برخود۔ اور عجیب قطع کی وردی زیر بر۔ جو دیکھتا تھا ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتا تھا کہ آدمی ہی یا جانگلو۔ انکی بھتیجی اور ماما رو پیٹ کے بیٹھ رہین کہ خدا جانے کس سے بھڑ بیٹھے کس سے لڑ پڑے۔ کہان گئے گر کر تین کیا۔

قہر درویش برجان درویش۔

اب انکا حال سنیے کہ سحر کاذب کے وقت چپکے اُٹھے اور اپنی انوکھی دردی ڈانٹ کر اور وہی کچ لوہیا تلوار کمر سے لگا اور جبرئیل بنکے آپ چلے اور اصطبل مین جا کے رشک حمار یعنی اپنے رہوار بادرفتار کو کسا اور لدلیے (لدا ہی) جس وقت اپنے گدھے (لاحول لاقوۃ گھوڑا کہنے کو تھا)۔ خیر۔ گھوڑے پر سوار ہوئے اسقدر بشاش تھے کہ گویا قارون کا خزانہ یا ہفت اقلیم کی بادشاہی مل گئی۔ خوب تن کے بیٹھے اور کہا۔ ع۔ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم گو امر آسان نہین ہے مگر۔ ع۔ دل کو مرے آفرین یہ جوڑ ٹا سوڑ ٹا۔

من آن رستم وقت روئین تنم	کہ دہ پا پرنجہ را بشکنم

ایک شخص نے جوانکی یہ قطع مبارک دیکھی تو ہنس کر کہا استاد واللہ مانتا ہون مثل کا ہے کو رکھتے ہو۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی	پا پوش مین لگا دی کرن آفتاب کی

دوسرے نے کہا (سب صورت انکو روز اول کی کہی ہے) تیسرا بولا (سنتے بگڑے ہین بھی) چوتھے نے کہا (ہاتھ پانون ماشاءاللہ کیسے خوبصورت ہین) پانچوان بولا (یار یہ پاگل خانے سے کب نکلے) چھٹے نے کہا (پاگل خانے سے نہین قبر کی پہلی منزل سے بھاگ آئے ہین وہان نکیرین نے ستایا یہان آگئے) ساتوان بولا۔ بھئی ہٹے رہنا ذرا۔ تیور کڑے پڑتے ہین کہین مار نہ بیٹھین یہ لوگ اپنے بیتیان کہتے آوازے کستے تھے اور انکے کان پر جون بھی نہین رینگتی تھی۔ گویا کوئی کچھ کہتا ہی نہ تھا بلکہ دو چار آدمی جو انکو دیکھکر ہنسے تو سمجھے کہ ہماری جوانی اور بانکپن پر عش عش کرتے ہین اور ہماری بہادری کا دم بھرتے ہین اس اُلٹی سمجھ کے قربان۔ واہ ری تمہ ع — پڑین پتھر سمجھ پر ایسی تم سمجھے تو کیا سمجھے + ایک دفعہ وحشت نے جو گھیرا تو بی گلا بوجان یاد آئین بس پھر کیا تھا اللہ دے اور بندہ لے۔

اے صنم آگے یہ کب طرز دل آزاری تھی	شکل سے میری کب اسطرح کی بیزاری تھی
ہم سے منظور شب و روز وفاداری تھی	نہ یہ انداز ستم تھے نہ جفا کاری تھی

ہمسے اک دم نہ جدائی تھی گوارا تمکو
کوئی ہمسے نہ زیادہ تھا پیارا تمکو

تم حسینون مین پری اور مین دیوانہ تھا	فرط الفت کا زن و مرد مین افسانہ تھا

عنبریں زلف کا ہاتھ اپنا ہر اک شانہ تھا	تم ہم آغوش تھے پہلو مین پری خانہ تھا

ہمسے اک دم نہ جدائی تھی گوارا تمکو
کوئی ہمسے نہ زیادہ تھا پیارا تمکو

ایک دفعہ سوچے کہ خدائے چاہا تو وہ نام کرون اور وہ وہ لڑائیان سر کرون کہ شاہنامہ کی رزم کو لوگ بھول جائین پھر۔ گیو اور سپہدار۔ اور روئین تن اسفندیار کا نام تک زبان پر نہ لائین **خدائی فوجدار** کی بسالت اور نبرد آزمائی کی چار دانگ عالم اور ربع مسکون مین دھوم ہو اسکندر اعظم اور دارا کے کارنامے پرانے فسانے سے معلوم ہون۔ اگر پرانے زمانے کے سب نامی نامی پہلوانون اور سورما سپاہیون کو گرد نہ کر دیا ہو تو سہی۔

دور مجنون گذشت نوبت ماست	ہر کسے پنجروزہ نوبت اوست

خدا نے چاہا تو بڑے بڑے نشیان گرانمایہ اور شعرائے بلند پایہ بہ فخر یہ ہمارے تذکرے قلمبند کرین اور کوئی زبان دنیا مین ایسی نہو جسمین ہماری بہادری کا ذکر بند کو نظم اور نثر کے ذریعے سے نہ کیا جائے بلکہ سخندانان طلیق اللسان اور ناثران بلند مکان کو قبل اسکے کہ میری بہادری کے حالات اور تذکرے قلمبند کرین خدا سے دعا مانگنی پڑے کہ۔

جو لفظ لکھون کہین نہ حرف آئے	مرکز پہ کشش مری بہو بیچ جائے

یہ کہکر اپنے فرضی مورخ کی طرف مخاطب ہو کر یون نے ٹکی ہانک لگائی (ای میرے پیارے مورخ از براے خدا میرے راہوار بادرفتار ضرغام دل آہو شکار کو نہ بھول جانا اسکا ذکر خیر میرے تذکرے مین ضرور لانا۔

شہ گام اگر جلد [illegible]	غیرت سے کہائے تو سن دار اسکندری

میرا بادرفتار کمیت خو[illegible] مین ساتھ دیگا)۔ یہ کہکر پھر بی گلابو جان یاد آئین اور کہا ای جان جان دلربا طناز بت سراپا انداز رشک خوبان جہان بی گلابو جان۔

ترے تو حسن کا مفتون ہر اک جہان یکسر	ترا ہی ذکر ہر اک کو رہے ہے شام و سحر
بھلا بتا تو کہ لیجاؤن رشک کس کس پر	کہان تلک مین کرون ضبط راز ای دلبر

بجان رسیدہ ام از جور بے نہایت تو
کجا روم ہمہ کس میکند شکایت تو

ای غیرت گلرخان نوشا دوای حور نژاد ہر دم تیرے فراق کے سبب سے آہ و زاری ہے — دن کو

نالہ و فریاد شب کو اختر شماری ہے۔

آہ من الہجر وحالاتہ	یحرق قلبی بجمراتہ

تیرے حسن گلوسوز اور نور عالم افروز اور ساق سیمین اور زلف بلورین نے مجھے کہیں کا نہ رکھا ہائے مین نے تم ایسی بیمروت نے وفا سے کیون دل لگائے داغ مفارقت کھایا۔

حسرت پابوس مین کھوئی ہے مین نے جان اپنی	خاک سے میری حنا۔ بے ابر باران سبز ہو
یاد لعل لب کبھی ہوگا نہ یاد خط سبز	سرخ اشکون سے کبھی ہوگا دامان سبز ہو
تیرے منھ کے سامنے ہو جائے گل کا زرد منھ	آگے زلفون کے نہ ہرگز سنبلستان سبز ہو

یہ واہی تباہی باتین بکتا ہوا ہمارا سڑی سودائی **فوجدار** چلا جاتا تھا۔ چلتے چلتے دھوپ تیز ہوئی کہ الامان چیل انڈا چھوڑتی تھی اور کھوپڑی چٹخی جاتی تھی مگر انکی اماسے۔ انکو ذرا بھی خیال نہ تھا کہ دھوپ ہے یا تمازت یا گرمی یا سردی۔ انکو صرف یہ خیال تھا کہ جن ملینگے اور عفریت ملینگے اور دیوؤن سے مقابلہ ہوگا اور اژدہون کو زیر کرینگے اور اجگرون کو نیچا دکھائینگے۔ پہاڑون کو کاٹ کے چشمے اور دریا بہائینگے۔ جنگلون سے شیرون اور گینڈون اور ہاتھیون اور ارنا بھینسون کو پکڑ لینگے انسان کی تو کیا حقیقت ہے چرند اور پرند اور درند اور دریائی آدمی اور اجنہ سب ہمارا لوہا مانینگے اور جب تک دنیا قائم رہینگی تب تک ہماری بہادری اور جنگجوئی کے کارنامون سے کتابین اور کتب خانے بھرے پڑے ہونگے۔

تمام دن ہمارے **خدائی فوجدار** دام بالافتخار اپنے سمند و خاپسند یعنی راہوار رشک حمار پر سوار چلا کیے مگر اتفاق سے کوئی معرکہ گیر و دار نہوا۔ راہ مین نہ کوئی پلٹن ملی جس سے مقابلہ کرنا پڑتا نہ کوئی واردات ہوئی۔ نہ کوئی اور بہادر یا پہلوان یا بانکا ملا۔ نہ کسی بر یا دیو سے دوچار ہوے اس سبب سے انکی طبیعت پھیکی ہوگئی اور وہ جوش اور ولولہ نہ باقی رہا جو پہلے تھا۔ شام کے قریب **خدائی فوجدار** اور انکے رشک حمار کی آنتین مارے بھوک کے قل ہواللہ پڑھنے لگین۔ آنکھونمین اندھیرا چھا گیا۔ رشک حمار کو دو قدم چلنا بھی دوبھر تھا صبح سے شام تک فاقہ۔ بالکل بے آب و دانہ۔ اور اسپر سفر کی صعوبت اور راستے مین کہین دم تک نہ لیا اور گرمی اس درجہ کہ معلوم ہوتا تھا آفتاب سوا نیزے پر آگیا۔ اب جائین تو کہان جائین۔ رشک حمار ایڑ پر ایڑ لگانے سے بھی نہین چلتا۔ اور فاقہ کشی کے سبب سے راکب اور مرکب دونون کا برا حال تھا۔ دور سے ایک سرا نظر آئی اور انھون نے رشک حمار کی باگ اٹھائی اور زور سے ایڑ لگائی۔ قہر درویش برجان درویش گھوڑا نہ ہزار خرابی سرا کی طرف

چلا دہان داخل ہوے تو دیکھا کہ دو جوان جوان عورتین کھڑی ہین ۔
اب سُنیے کہ اس چھوٹی سی سرا کو حضور کسی رئیس اعظم کا محل سمجھے ۔ سڑی تو تھ
ٹھان لی کہ اسمین قلعہ بھی ہو اور توپین بھی لگی ہوئی ہین اور چاندی کے بُرج بھی بنے ہیں
گہری کھائیان بھی کھدی ہوئی ہین اور پُل بھی بنے ہین اور دریا کو بھی کاٹ کے اندر لائے ہیں
الغرض مسافرون کے ٹکنے کی چھوٹی سی سرا کو یہ خبط الحواس قلعۂ معلّا اور ایوان فلک ترا مان سمجھ بیٹھے اور
دماغ سے اتو اپ اتر در دہان اور کھائیان بھی پیدا کرلین جب رشک حمار سرا کے اندر جانے لگا
کہ کسی طرح یہ کمبخت بوجھ صبح سے اسکی پیٹھ پر لدا ہوا تھا اُترے اور ذرا دم لے تو فوجدار صاحب
نے روک لیا اور گھوڑے کو اسکے اندر نہ جانے دیا کیونکہ انکو کامل یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی سپاہی
آن کے پیرا بدل کے جنگی سلام کریگا اور قلعے کا دربان نکل کے اپنے افسر کو اطلاع دیگا کہ ایک
صاحب رشک اسفندیار روئین تن فخر پہلوانان زمن تشریف لائے ہین مگر صد اے برنخاست
نہ دربان نے بگل بجایا نہ کوئی انکے استقبال کو آیا نہ کسی نے جنگی سلام کیا نہ پیرا بدلا اس سے
انکے دل مین ذرا خلجان سا پیدا ہوا ۔ اتفاق سے اُسوقت سُور چرانے والی عورت نے بگل بجایا
تاکہ سُور سب اس آواز پر جمع ہو جائین اور رات ہونے کے قبل ہی گھر پہونچ جائین بگل کی آواز جو
انکے کان مین آئی تو اب انکے دیوانہ پن کی آگ اور بھی بھڑکی ۔ ع سمند ناز بہ آک اور تازیانہ
ہوا + پورا پورا یقین ہو گیا کہ قلعے کے دربان نے بگل دیا اب یہ اُن دونون جوان عورتون
کی طرف چلے سمجھے کہ یہ کوئی بڑے گھر کی خاتونین ہوا کھانے اور دل بہلانے آئی ہین ۔ یہ دونون
آوارہ عورتین تھین اور کچھ اوباش مردون کے ساتھ کہین کو جاتی تھین ۔ شام کو سرا مین ٹک گئین ۔
مگر خدائی فوجدار کی نظرون مین وہ دونون پرستان کی پریان اور بڑی امیرزادیان معلوم ہوئین یہ
اُنکی طرف چلے اور اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک عجیب الخلقت بہیئت آدمی اس انوکھی وضع اور نرالی قطع
سے اِدھر آتا ہے تو وہ مارے ڈر کے بھاگ گئین ۔ انھون نے باواز بلند پکار کر کہا ۔ ارے نازک اندام
زیبا خرام نوجوان خاتونو اگر میری اس وضع سے تمھارے دل مین کوئی خوف پیدا ہو تو خدا کے
لیے اس خوف کو دل سے دور کرو ۔ میرا کام یہ ہے کہ زبردست کو زبردست کے ظلم سے بچاؤن اور
دنیا سے تعدی اور جور کا نام مٹاؤن ۔

اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جہاندارے	مردنت بہ کہ مردم آزارے

[illegible]ارہنین کہ کسی کو خواہ مخواہ ضرر پہونچائین نہ کہ دوشیزگان جادو جمال و گلرخان [illegible] آپ دونون ہین۔ لاحول ولاقوۃ!!! بلکہ اگر کوئی بدنگاہ سے تیمر آنکھ ڈالے [illegible] کیون نہو کچا ہی کھا جاؤن۔ بوٹیان نوچ نوچ کے کوؤن اور چیلون کو دون) وجدار کی یہ تقریر جو اُن دونون زنان بازاری نے سُنی تو نے اختیار قہقہہ لگایا اور اس بات پر [illegible] کہ انکو آپ کنواری سمجھے ہوے ہین اور دوشیزہ کے خطاب سے یاد فرماتے ہین وہ دونون ٹھہر گئین اور پھر ایک فرمایشی قہقہہ مارا۔ اسپر حضور ہین جبین ہوے اور بگڑ کر کہا (اے کنواری لڑکیو تم ایسی عالی خاندان معالی دودمان دوشیزگان ناز آفرین کے لیے حلم اور حیا اور بردباری لازم ہی یہ قہقہہ وضع کے خلاف ہی تمھاری ہنسی کو تبسم کہتے ہین نہ کہ بازاری عورتون کی طرح قہقہہ تمکو تبسم زیبا ہی۔

بر آسمان چہارم مسیح بیمارست	تبسم تو زبہر علاج میخواہد

جو کچھ مین نے کہا اُسکا بُرا نہ ماننا کیونکہ مین تم سب کا غلام ہون اور کام میرا یہ ہی کہ کسی کو کوئی گزند اور زیان اور نقصان نہ پہونچاے ہان اگر کسی کے ساتھ کوئی سختی کرے تو دیو ہو چاہے بھوت چاہے عفریت چاہے جن ہرگز باشد مین روا نہ رکھونگا۔ اسمین جان جائے چاہے رہے کچھ ذرا بھی پروا نہین۔

جائیگی جان جائے بلا سے خطر نہین	ہو قتل رن مین اسکا سپاہی کبھی ڈر نہین
نامرد ہی جو جنگ مین سینہ سپر نہین	یا سر ہی اُسکا لائیگا یا تن پہ سر نہین

اگر کوئی نامُلائم کلمہ میری زبان سے نکلا ہو تو معافی کا امیدوار ہون) اس تقریر پر اُن دونون نے اور بھی زور سے قہقہہ لگایا اور ادھر انکے مزاج کے تھرمامیٹر کا پارہ اور بھی بلند ہو گیا۔ وہ اپنی ہنسی اور یہ اپنے غصّے کو ضبط نہ کر سکے۔ قریب تھا کہ معاملہ بیڈھب ہو جائے مگر سرکا بھٹیارا اتنے مین آگیا۔ اسنے جو اِن عجیب الخلقت بزرگوار پر نظر ڈالی تو انتہا کا استعجاب ہوا۔ عورتون کو سمجھایا اور ادھر انکے قریب جا کر کہا (اگر حضور کو یہان رہنا ہی تو مین کل سامان آرام مہیا اور لیس کر دونگا۔ آپ تو کسی فوج کے کمانیر معلوم ہوتے ہین) اسپر خدائی فوجدار صاحب اکڑ گئے سمجھے کہ اس قلعہ معلّٰے اور ایوان عظمت نشان کے گورنر حضور ہی ہین۔ اتنا بڑا آدمی اور اس انکسار سے ملا۔ بھٹیارے کو گورنر سمجھنا بھی اِنھین کا کام تھا انھون نے جواب دیا کہ (ع۔ درویش ہر کجا کہ شب آید سرائے اوست) ہتھیار۔ تلوار۔ بندوق۔ توپ۔ تمنچہ۔ قرابینچہ۔ شیر بچہ۔ سروہی۔ ۔ ینچہ۔ کھانا

سوسن، پتا - کھکھری - کٹار - بھالا - برچھا - نیزہ - تیر کمان - گولی گولہ - بارود
خنجر - تیر - بان - پیش قبض - چھری - چھرا - یہ سب میرے زیور ہین اور میدان جنگ
و تفنگ سے بڑھ کے کسی چیز مین میرا دل نہین بہلتا - صلح کے دنون مین مجھے کھانا پینا حرا
ہی بھٹیارا سمجھ گیا کہ انکو کچھ خلل دماغ سا ہی کہ تلوار اور خود اور بچپن کی قطع دیکھکر ادب کے ساتھ گھٹنا کر
تھا - اسنے کہا اگر آلات حرب و ضرب آپکا زیور ہی اور جنگ سے عشق ہی تو اسمین شک نہین کہ تم
آپکا بستر ہی اور اخر شماری آپ کی غذائے روح - واقعی بغیر جنگ کے آپ کو سونا اور آرام کرنا حرام
ہو جاتا ہوگا لیکن بے ادبی معاف - اس چھوٹے سے جھونپڑے مین بھی وہ وہ اشیا موجود ہین کہ ایک
دو دن کیا مہینے بارون اس پلک نہ جھپکے - نیند آتی ہو تو اچٹ جائے - وہ چل پون مچتا ہی کہ الامان
یہ کہکر اسنے بڑی دقت سے خدائی فوجدار انوکے اونچیون کے سردار کو رشک حمار کی پیٹھ
سے اتارا اور گھوڑے نے زبان حال سے خدا کا شکر ادا کیا کہ بڑی مصیبت سے چھٹکارا پایا
بہزار خرابی نجات پائی - جان مین جان آئی - بھٹیارے نے ایک لونڈی کو حکم دیا کہ اس مرد
کو ٹہلائے اور اصطبل مین باندھ کے دانہ گھانس کھلائے - ادھر انھون نے پھر ان دونون
جوان عورتون کو مخاطب کر کے کہا اے دوشیزگان سیم غبغب نسترن بناگوش واے گلبدنان یاقوت
لب سیم کوش اگر سعادتمندی کی خواہان ہو تو بہتر ہی کہ میرے اسلحۂ جنگی اور فوجی وردی میرے
بدن سے اتارو اور مین تمھاری خدمت اور تعمیل ارشاد واجب الانقیاد کے لیے دل و جان سے
حاضر ہون میری فرخندہ طالعی سے اگر میرا طالع بلند ناز کرے تو می زیبد کہ شہزادے میرے عربی
گھوڑے کو ٹہلاتے ہین اور تم سی شہزادیان میری خدمت کر رہی ہین - یہ فخر یہ افتخار کسکو حاصل ہوا
ہی - کسی کو نہین - کسی کو نہین - ابھی وہ وقت نہین آیا ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون مگر کہے دیتا ہون
کہ مین کون ہون اور کیا کام ہی -

مین کیا کہون کہ کون ہون و چہ دل درد	جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون

اب گوش ہوش سے سنو کہ [illegible] سرکوب زبردست زبردست آزار - یلان جہان کے تکرار
خدائی فوجدار دشت نینوا ضیغم جنگ - کاٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ ہی ان نوجوانون کی
سمجھ مین انکی گفتگو نہ آئی - مگر انکی صورت سے وہ تاڑ گئین کہ دن بھر کا فاقہ ہی - پوچھا کچھ کھاؤ گے - کہا
ہان ضرور کھائینگے کیونکہ دن بھر کا [illegible] اور گرمی نے بہت ہی پریشان کیا اور دھوپ نے مار ہی ڈالا
اور ان سب برطرہ یہ ہوا کہ ہتھیار [illegible] اور گھوڑا ابھی بھوکا - اسوقت سر مین آبلی ہوئی مچھلی

دی تھی - بھٹیارے نے کہا آج تو مچھلی پکی ہی - فوجدار بولے جو پکا ہوا لاؤ - مگر جسکا
شی ہمارے پیشہ کے آدمی کے لیے جائز نہین ہی ہمارا کام وہ ہی جس سے تمام عالم کو
سکتا ہی پس اگر ہم بیمار پڑ گئے تو ساری خدائی کا نقصان ہوگا اور پھر اسکے ساتھ یہی ہی
نے جسم کے ساتھ عدل نہین کر سکتا وہ خدائی کے ساتھ بھی عدل نہ کر سکیگا مخلوق و والی اور
ہی دونون کا یہی قول ہی - یہ گفتگو اُن گنوارون کی سمجھ مین نہ آئی - ابلی مچھلی اور کالی روٹی
نے لاکے سامنے رکھدی - اُسوقت انکو وہ سیاہ اُلٹے توے کے رنگ کی روٹی شیرمال
ی روٹی معلوم ہوتی تھی اور وہ اُبلی ہوئی مچھلی نعمت تھی - اور ذہن مین یہ بات جمی ہوئی تھی کہ
شہزادیان کھانا کھلا رہی ہین - شہزادے خدمت کو موجود ہین - بارگاہ فلک پایگاہ مین متمکن ہین -
عراقی کی خدمت گورنر نے کی - موٹے جھوٹے اُبلے ہوے کھانے بادشاہون کی غذا سمجھے اور سب سے
بڑھ کے یہ بات ہوئی کہ ایک شخص نے سراہن سیٹی جو بجائی تو وحشت نے اُنھین اُنگلی دکھائی اور انھون
نے نے تکی ہانک لگائی (ای جان جان دلبر دلدار - معشوقۂ من خدائی فوجدار -

کیا چمکتا ہی ترا نور بدن سے پیرہن	ایک عالم کے گمان مین تو تمامی پوش ہی
پنجۂ خورشید کیا ہی پنجۂ پا کے حضور	حسن مین خورشید سے افزون تری پاپوش ہی

ای جان من تیرے عاشق کو شہزادیان تک گانا سُناتی ہین فقیرون کی خدمت بجا لاتی ہین -
(سیٹی جو بجی تو اُسکو گانا سمجھے) -

فصل - ۳

ہمارے خدائی فوجدار اسوقت بہت ہی خوش اور بشاش تھے کہ اسقدر عزت و توقیر
ہوئی مگر ایک خیال دل مین ایسا آیا کہ سارا مزہ کرکرا ہوگیا - بنا بنایا مکان ڈھ گیا - عین کرپال
مین غلا لگا خیال یہ آیا کہ پہلوان اور اوچی تو بنگئے مگر بے پیرے - وہ شاعر کیا جسنے کسی اُستاد کے آگے
ٹھنائی نہ رکھی ہو - وہ پھکیت کیا جسکو اُستاد نے پھکیتی نہ سکھائی ہو سوچے کہ گھر سے تو چل کھڑے
ہوے مگر بے پیرے رہے - جب تک کوئی تجربہ کار نامور اُستاد نہ کہدے کہ تم بھی پہلوانون کے
زمرے مین آئے تب تک کوئی کاہے کو ماننے لگا - اس خیال نے انکو بہت ہی پریشان کر دیا اور
سُست ہوگئے - سوچتے سوچتے ایک بات اِنکے ذہن مین آئی - اور بھٹیارے کو علیحدہ بلیجا کر
کہا بھئی تم سے کچھ کہنا ہی اور قدمون پر گر پڑے - بھٹیارے نے کہا (ہائین ہائین) یہ کیا خبط
اپنا مطلب کہیے اس جنون سے کیا فائدہ) اب آپ جو گرے تو اُٹھنے کا نام نہین لیتے کہا جد

قسم نہ کھالوگے کہ جو مانگونگا وہ دوگے تب تک خود اُٹھونگا نہ تمکو اُٹھنے دونگا۔ بھٹیارے نے کہا جو مانگوگے وہ دونگا۔ کہا التماس صرف یہ ہو کہ ہم آپ کے شاگرد ہون اور آپ ہمکو باضابطہ اپنی بیعت مین لائیے۔ بھٹیارا دلگی باز آدمی تو تھا ہی فوراً منظور کرلی اور خدائی فوجدار کے دل مین جو وسوسہ پیدا ہوگیا تھا وہ دور ہوگیا اور بی گلابوجان کو یاد کرکے کہنے لگے کہ تیرا عاشق دلدادہ۔ مردآزادہ جانبازی پر آمادہ ہو۔ کل پہلوانی کا پورا تمغہ ملجائیگا اور کل ہی سے دیوون کو نیچا دکھائیگا۔ اور تیرے آستانے پر اچھے اچھے عفریت جاروب کشی کرتے ہونگے تیری شہزادگی کا دم بھرتے ہونگے۔ جو ذرا بھی سر چڑھیگا وہ مُنھ کی کھائیگا۔ بندہ ضرور نیچا دکھائیگا جو سورما کے مُنھ لگا مُنھ بگاڑ دیا گیا تیرا حسن اور میری بہادری ان دونون کا کوکچھ چرچا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

اب سُنیے کہ اسی سرا مین چند اونٹ والے بھی ٹکے تھے۔ ہمارے سُتری سودائی ہیرو سرا کے دروازے پر ٹہل رہے تھے اور مصنوعی معشوقہ بی گلابوجان کے حسن عالم افروز کی تعریفین کررہے تھے کہ ایک اونٹ والا اونٹکی نکیل لیے باہر جانے لگا کہ جانور کو جھیل سے پانی پلا لائے اُنھون نے جو اونٹ کو دیکھا تو جنون کے جوش مین دیو سمجھے اور واہمے نے ایک آواز بھی پیدا کردی کہ (او گلابوجان کے عاشق بڑا دعوی ہو تو آجا) اِس فرضی آواز کا کان مین آنا تھا اور اونٹ جسکو دیو قرار دیا تھا اِسکا سامنا ہونا تھا کہ جنون کی آگ بھڑک اُٹھی۔ ایک درخت کی مضبوط لکڑی توڑکر اونٹ والے پر جمائی وہ تو چندھیا کے گر پڑا۔ دوسرا ہاتھ اونٹ پر جمایا اِدھر ساربان نے غل مچایا (دوڑو مارے ڈالتا ہی) اُدھر اونٹ بلبلاتا ہوا سرا مین پہونچا اور ایک اُنٹنی کے پاس گیا تو وہ بُڑا کے بھاگی اور اونٹ مین اور اُسمین لڑائی ہونے لگی اور ساربانون نے سر اِدھر کو آسمان پر اُٹھالیا اور جب اُنکو معلوم ہوا ایک اونٹ والے کو اس انوکھی وضع کے سپاہی نے لٹھ مارا اور اونٹ کو زخمی کیا تو وہ اِینٹ پتھر ڈھیلے پھینکنے لگے آخرکار سرا کے مالک نے بیچ بچاؤ کیا۔ اونٹ والون کو سمجھایا کہ اِس سودائی کے مُنھ نہ لگو۔ مین اِسکو آج ہی سرا سے دفان کیے دیتا ہون۔ سوچا کہ اگر یہ دو ایک روز سرا مین رہگئے تو کوئی مسافر نہ رہیگا۔ یہ کسی کو دیو کسی کو بھوت کسی کو عفریت کسی کو غنیم سمجھینگے اور سے لڑین بھڑینگے۔ جب سرا کا غل کم ہوگیا اور اونٹ باندھ دیے گئے تو بھٹیارے نے جاکے خدائی فوجدار سے کہا (میرے نزدیک اب آپ آج بہادری کا تمغہ لی خدائی فوجدار کی باچھین کھل گئین۔ فرمایا کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ہم اِن دیوون پر کسقدر غالب ہے اگر دس لاکھ بھی

آتے تو ڈھیر کر دیتا لیکن ہان بس کرتا ہی ہو کہ بے پرا ہون - سودہ کسر بھی اب آپ کی عنایت سے نکل جائیگی - بھٹیارے نے ان دونون جوان عورتون کو بھی بلایا اور کہا اسوقت کی دل لگی دیکھو - یہ ہمارے شاگرد ہوتے ہین اور ادھر انسے کہا کہ استاد اسمین بڑی بڑی زحمتین سہنی ہوتی ہین سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہی - جانکنی کی نوبت ہو جاتی ہی تب کہین جاکے شاگرد ہوتا ہی اور پھر جلد استاد ہو جاتا ہی - اگر زحمت سہ سکوگے تو البتہ پھر ساری خدائی مین نام ہوگا - وہ بولے آپکا خیال کدھر ہی - زحمت تو عین راحت ہی - جسقدر تکلیف ہوا سی قدر آرام ہی - ہم تو جان پر کھیل جانے کو بیٹھے ہین زحمت کیسی - دیو اور بھوت اور جن کسی سے نہ ڈرین اژدہے کو مار کے دھر دین - شیر کا پتا پانی پانی ہو جاے - بھٹیارے نے کہا بہت اچھا تو جس ترکیب سے ہم شاگرد کرین اس ترکیب سے شاگرد ہو جیے یہ کہکر خدائی فوجدار کو اٹھکر کھڑا بٹھایا اور دونون ٹانگون مین ہاتھ ڈالکر باہر نکال لیے اور ایک ڈنڈا دونون رانون مین سے باہر نکالدیا - اب جان خدائی فوجدار جکڑ گئے اور ایسے پھنسے اچھی کا دودھ یاد آیا - اب نہ چل سکتے ہین نہ اٹھ سکتے ہین نہ بیٹھ سکتے ہین - جکڑ پڑے ہین - بھٹیارا تو دل ہی دل مین ہنستا تھا مگر منھ نہ کھلا کہ خدائی فوجدار ذرا بھی اسکے بشرے سے سمجھ سکتے کہ اسی نے تو بتایا ہی اور پورا چکما دیا ہی - ان دونون عورتون کا مارے ہنسی کے برا حال تھا - لاکھ چاہا کہ ضبط کرین مگر ہنسی نہ رک سکی - ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ گئے - گولا لاٹھی نے فوجدار کو بہت پریشان کر دیا مگر تھا دھن کا پکا ذرا اُف تک نہ کی - بھٹیارے نے کہا جب اس طرح کی سختیان پہلے اٹھائی پڑینگی اور اسکی عادت ہو جائیگی تو پھر کسی قسم کی سختی نہ کھلیگی - طبیعت خوگر ہو جائیگی - فوجدار نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کہا اگر اسوقت ہماری معشوقہ مطبوعہ بی گلا بو جان صاحبہ ہمارے ضبط کو دیکھین تو بیٹھ ٹھونک دین کہ - ع - این کار از تو آید و مردان چنین کنند + ان دونون عورتون نے جو انکی ایسی ردی حالت دیکھی تو انکو رحم آیا اور اشارے سے مالک سرا کو سمجھایا کہ اب اس ہمارے کی جان بچاؤ اور اسنے آہستہ سے وہ لکڑی نکال لی - اتنی دیر مین یہ بالکل شل ہو گئے تھے کہ تھکے ماندے تو تھے ہی اس امتحان نے اور بھی مار ڈالا بھٹیارے نے دل لگی دل لگی مین اچھی خاصی محنت کرا لی - اور ایک بات یہ بھی تھی کہ دن بھر کے فاقے کے بعد جو کھانا کھانے مین آیا تو آرام کی نیند آ گئی - وہ جی چاہا مگر آرام کجا - وہان آرام کے عوض گولا لاٹھی - مالک سرا نے ذرا سی برانڈی پلادی تو انکی دن بھر کی تھکاوٹ بھی مٹی اور ذرا سرور بھی ہوا - ان

دونون عورتون نے یہ صلاح کی کہ اسسے رات کو کچھ دیر پہرا بھی لینا چاہیے چنانچہ مالک سرا نے کہا کہ اس قسم کی شاگردی مین شرط یہ بھی ہی کہ رات کو شاگرد پہرا ضرور دے یہ انسپر بھی راضی ہوگئے۔ انکو تو کسی امر مین عذر کسی بات مین دریغ کسی شرط مین حجت ہی نہ تھی جو جسنے کہا وہ منظور۔ مطلب تو یہ تھا کہ کسی طرح پیرے نہ کھلائین۔ دو گھنٹے تک ان صاحب نے پہرا دیا۔ وہی تلوار کاندھے پر رکھے ہوئے پیترے بدل بدل کر پہرا دینے لگے اور غل مچانا شروع کیا۔ جاگتے کھنکھارتے خبردار کوئی ادھر رخ نہ کرے۔ سرا کے مسافرون کی نیند حرام ہوگئی مالک سرا نے جو انکے غل غپاڑے کی آواز سنی تو پاس جاکر کہا بس اب سو رہیے آپ ہماری شاگردی مین پورے اترے۔ اب جاکے زیردستون کو زیردستون کے ظلم سے بچائیے گا خدائی فوجدار تھکے ماندے حیران پریشان تو تھے ہی۔ سوئے تو گھوڑے بیچکر تڑکے اٹھے دیکھا کہ سب مسافر سرا سے چلے گئے ہین فقط وہ دو عورتین اور انکے ساتھ ایک مرد۔ صرف تین آدمی رہ گئے۔ باقی سنتا یہ تو اکر گورنر کا ایوان اور قلعۂ سلطانی سمجھے ہوئے تھے سوچے کہ معلوم ہوتا ہی فوج قواعد پر گئی ہی۔ کہا اگر ہماری ضرورت ہو اور کوئی مہم ہو تو اطلاع دیجیے ہم چلکے مہم سر کرین۔

	منیزہ منم دخت افراسیاب	برہنہ ندیدہ تنم آفتاب	

عورتین تو سمجھین نہین کہ کیا کہتا ہی۔ وہ سمجھین کہ اور اول فول مالکون کی طرح یہ بھی منے تکی ہانک بیٹھا۔ مگر مالک سرا کو بے اختیار ہنسی آئی کہ شاہنامۂ فردوسی کا شعر پڑھا بھی تو کون اسنے دل لگی مین کہا۔ یہ شعر تو یون سنا تھا۔

	منیزہ توئی دخت افراسیاب	برہنہ ندیدہ تنت آفتاب	

خدائی فوجدار سڑی تو تھے ہی اس مذاق کو نہ سمجھے اور اکڑ کر بولے۔ یون غلط ہی فردوسی نے یون کہا ہی۔

	منیزہ منم دخت افراسیاب	برہنہ ندیدہ تنم آفتاب	

اس نے تنکے مین سے اس کھڈے نے شعر پڑھا کہ ان دونون کو بے اختیار ہنسی آئی اور انکے ہنستے ہی آپ بگڑ کھڑے ہوے۔ فرمایا بس یہ خندۂ بے محل ہمکو سخت ناگوار گذرتا ہی اگر کسی مرد نے دانت کھولے ہوتے اور قہقہہ لگایا ہوتا تو کھا ہی جاتا۔ فوراً دانتون ہی پر گولی لگاتا۔ دائین! انمین سے ایک عورت نے جلدی سے اپنا منھ دبایا اور کہا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ دوسری عورت نے تصدیق کی اور انکو کامل یقین ہوگیا کہ واقعی میرے دائین! کہنے کا

یہانتک اثر ہوا کہ اسکا دانت کھٹ سے الگ ہوگیا۔ پس پھر گیا تھا۔ اور بھی اکڑ گئے۔ کہا کیون دیکھا۔ ہم لوگ ایسے بانکے ہوتے ہین۔ نے بندوق اور تپنچے اور شمشیر بچے اور تیر کمان کے دانت توڑ ڈالا اب بھلا ہمسے کون لڑسکتا ہی۔ کیا مجال۔ وہ تو تلوار اور تیر کمان اور بندوق اور قراتینچے سے کام لیگا اور یہان نے اوزار دانت توڑ ڈالا۔ پس جس شخص مین اتنی قدرت ہو اُس سے بشیر بھلا کیا مقابلہ کریگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا مجال! مالک سرانے اُسکو خوب بنایا قدم ہے اور کہا بھئی پہلوان جی یون ہی ہو کہ اللہ بھی تمھاری ہی طرف ہو۔ بس کمال اسکا نام ہو کہ زبان سے دائین کا لفظ نکلنا تھا کہ گولی اور بارود کا کام کیا۔ خدائی فوجدار نے کہا اے خاتون مین نے دیدہ و دانستہ کارروائی نہین کی تھی کیونکہ زنان بیکس کی ہم لوگ بڑی عزت اور توقیر کرتے ہین۔ مگر اتفاقیہ بفعل سرزد ہوا۔ امیدوار معافی ہون۔ اسپر اس عورت نے جواب دیا۔ (ایلو دانت آپ ہی آپ اچھا ہوگیا) خدائی فوجدار کو اس بات کا بھی اسدرجہ یقین ہوگیا کہ پھڑک اُٹھے اور مالک سرا کو گلے سے لگا کر فرمایا (دیکھ لیا۔ زبان مین یہ اثر کہ دائین کا لفظ کہتے ہی دانت کھٹ سے الگ اور دعا کی یہ تاثیر کہ ٹوٹا ہوا دانت مُنھ کے اندر موجود۔ ایک زبان وہ گولی کا کام بھی کرے اور گولہ بھی وقت پر بن جاے اور پیش قبض کی بھی اسکے آگے کوئی ضرورت نہین اور یہی زبان وقت پر دوا اور دارو اور مرہم اور پٹی کا بھی کام کرے۔ ایسا جری بھلا میرے سوا اور کون ہی۔ تو وجہ کیا وجہ یہ کہ وہ لوگ رصرف جری اور آزمودہ کار ہین اور اوزارون سے کام لیتے ہین اور یہان نہتھے ہی لڑنیکو مستعد۔ اب فرمایئے اسوقت میرے پاس کون ہتیار تھا۔ مگر زبانی داغنے ہی سے گولی کا کام کیا اور جب رحم آیا تو دانت پھر جوڑ دیا۔ پھر ویسا کا ویسا ہی۔ اس عورت نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی ترکیب سے تمنے اپنا دانت توڑ کے میرے مُنھ مین لگا دیا ہی۔ خدائی فوجدار اسپر بہت ہنسے اور مُنھ خوب زور سے کھول کر سب کو دکھایا اور ایکبار نہین کوئی پچاس بار۔ بس مُنھ کھولے کھڑے ہین زبردستی دانت گنوا رہے ہین اور یقین دلا رہے ہین کہ مُنھ کے دانت سب موجود ہین۔ ایک کم نہ ایک بیش۔

الغرض شام کے قریب جب اور مسافر بھی آئے تو ہمارے خدائی فوجدار سمجھے کہ فوج اور افسر سویرے قواعد پر گئے تھے وہ اب قلعے کو واپس آگئے۔ اب ایک ایک مسافر سے پوچھتے ہین۔ کیون بھئی خیر سے گزری۔ جنگ دوسر دارد۔ دوسر دارد۔ وہ لوگ متحیر کہ یہ بکتا ہی کیا کیسی جنگ اور کیسی تفنگ سب سمجھ گئے کہ بڑی سودائی ہی۔ کسی کے کہنے اور یقین

دلانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ صورت دیکھی اور آدمی پہچان گیا کہ خلل دماغ ہی سودا ہی۔ اور اگر کوئی نہ بھی پہچانتا تو آپ کی پوشاک اللہ کی عنایت نے صاف گواہی دیتی تھی کہ پاگل ہی۔ ورنہ انسان کی یہ وضع کہین ہوتی ہی شب کو کوئی بارہ کے عملے مین انھون نے پھر نے تکی ہانک لگائی (ای میری جان۔ اور روح وردان۔ ای خوبان فرخار۔ رشک گلبدنان تاتار۔ ای بخ و نوشاد کی پری ہمہ ناز ہمہ دلبری۔)

ہر ایک بزم مین ہی اسکا ذکر صبح و مسا	ہر ایک شہر مین ہی اُسکے حسن کا شہرا
ہر ایک چشم مین ہر دل مین ہی اُسی کی جا	ہر ایک ملت و مذہب مین اُسکا ہی چرچا
ہر ایک جان کو بلبل صفت ہی اُسکی ہوا	اگرچہ اور بھی گل ہین بہت پہ نام خدا

ندانم آن گل رعنا چہ رنگ و بو دارد
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

مالک سرا نے انکو سمجھایا کہ اب رات زیادہ آئی آرام کیجیے آپ لوگون کا کام تو خلق خدا کو آرام پہونچانا ہی نہ کہ آپ کے سبب سے کسی کو اذیت یا تکلیف پہونچے۔ خدائی فوجدار صاحب مطلب نہ سمجھے۔ پوچھا اسکے کیا معنے۔ ہمسے اذیت کیون کسی کو پہونچنے لگی۔ ہم اپنی معشوقہ کی نے مہری اور بیوفائی یاد کرکے زار زار روتے ہین کسی کا اجارہ ہی۔

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مالک سرا نے کہا۔ (خانہ زاد کا مطلب یہ ہی کہ اگر آپ کی طرح اور مسافر بھی یون ہی لگے کون کون کی بانگ لگائین اور سرا کو سر پر اٹھائین تو کوئی کاہے کو اس سرا مین رہے۔ اور یہ سمجھ مین نہ آیا کہ آپ بہادر کیسے ہے ہین کہ دو دو دن تک سرا مین ٹکے رہتے ہین۔ آپ کا کام تو یہ ہی کہ کہین چین سے نہ رہیے۔ اور یہ بات بھی سمجھ مین نہ آئی کہ بن کوڑی بن دام آپ اس اہم کام مین فائز المرام کیونکر ہونگے۔ کچھ تو پاس چاہیے) مالک سرا کی یہ گفتگو انکی سمجھ مین نہ آئی کہ مسافر کیسے اور سرا کہان اور کوڑی پیسا چہ معنے دارد۔ مگر نیند کا لشکر جو غالب آیا تو سو گئے اور جن لوگون کی نیند مین خلل ہوا تھا انھون نے کہا (خفتہ بہ)

فصل ۴

مالک سرا کی اب یہ خواہش ہوئی کہ کسی نہ کسی ترکیب سے ان ذات شریف کو یہان سے

نکالیے ورنہ کسی روز یہ کوئی گل ضرور کھلائینگے سو یہ سنکھ اندھیرے اُسنے اُٹھکے انکو جگایا اور کہا اب آپ کے امتحان کا وقت آگیا۔ اس قلعہ پر ایک غنیم حملہ آور ہوتا ہی فوج روانہ ہوگئی ہی آپ بھی جلکے مدد دیجیے۔ ع۔ کوشش کرو کار خود بخود ہی یہ۔ اتنا سننا تھا کہ انکو تاب کہاں منھ ہاتھ دھوکر رشک حمار کو کسا اور اپنی انوکھی جنگی وردی ڈانٹی اور لد لیے اور رخصت ہوکر روانہ باشد مالک سرا اسی کو غنیمت سمجھا کہ کہین یہان سے یہ بلا دفان تو ہو۔ بھاڑا بھی نہ مانگا اور یہ چلتے ہوئے اسوقت کوئی انکے چہرے کو دیکھتا کہ کیسے بشاش تھے۔ تڑخ تڑخ نور برستا تھا۔ کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا کہ بعد مدت دلی آرزو برآئی کہ پورے اونچی پورے بہادر پورے جرنیل بنے ہوئے اسپ صرصر تگ پر سوار میدان کارزار کو جارہے ہین۔ اُسوقت واقعی بڑا جوش تھا۔ طبیعت امنگون پر۔ وہ بولا کہ بس کچھ نہ پوچھیے۔ معلوم ہوتا تھا ہفت اقلیم کو سمر کر آئینگے۔ کانا ٹٹو دو دن خوش تھا کہ مزے مزے سے دانہ کھایا گھانس کھائی۔ سواری نہ شکاری۔ سراین دندانے کیسا آج پھر انکی شامت آئی چلتے چلتے فوجدار کو خیال آیا کہ گورنر کی صلاح کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے پے روپیے کے ایسے اہم اور مشکل کام انجام نہین پاسکتے۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا	ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

اسکے بعد یہ خیال بھی دل مین گذرا کہ بغیر ایک آدمی کے پوری پوری عزت و توقیر محال ہی ایک خدمتگار خاص ضرور ہمراہ ہونا چاہیے تاکہ وقت بے وقت کام آئے اور مدد دے سکے۔ اگر کہین زخمی ہوئے تو مرہم پٹی کو تو کوئی ہو۔ بیمار پڑے تو دوا کا ٹھکانا ہو۔ اور پھر شان امارت بھی ہی ایک آدمی ہر حالت مین ساتھ ہونا چاہیے۔ یہ سوچ کر اپنے گانون کی طرف گھوڑے کو پھیرا گھوڑے کو کسی نہ کسی طرح سے معلوم ہوگیا کہ وطن کی تیاریان ہین اس کو چ سے وہ بھی خوش ہوا اور سابق کی نسبت اب ذرا تیز چلنے لگا۔ چلتے چلتے ایک مقام پر ایک آواز سی آئی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی شخص کرب مین ہو اور کراہ رہا ہی۔ انکے کان کھڑے ہوے۔ یقین ہوگیا کہ کوئی مردم آزار بدشعار کسی غریب کو دق اور پریشان کر رہا ہی۔ خدا کا شکر یہ ادا کیا کہ اب انتقام کا موقع ملا۔ گھوڑے کی باگ اُسی جانب موڑی جدھر سے وہ آواز آتی تھی۔ جاکے دیکھتے ہین تو انکے نقات گھوڑے سے بھی دُبلی پتلی ایک گھوڑی بندھی اور ایک جانب برس بندرہ ایک کالڑکا درخت سے بندھا ہی اور ایک آدمی چابک مار کر کہتا ہی کہ کیون نے پھر تو کام بگاڑ دیا

خدائی فوجدار کے سر سے پانون تک آگ لگ گئی۔ چھنک گئے بہت ہی ڈپٹ کر للکارا اوخر نامشخص خبردار۔ گیدی خبردار۔ کھول اس لڑکے کو۔ تمکو سورما اور جری جرنیل کسنے بنادیا ہے اس بے بس بچے کو جو قابو مین پایا تو کیا شیر ہوگئے۔ جی چاہتا ہے کھال کھینچون اور بھس بھرون۔ ابھی چھوڑ دو نہ قرابچہ جھونک دونگا اسی جگہ لاش پھڑکتی ہوگی۔ اسنے جو اس انوکھی وضع کا آدمی دیکھا تو رعب مین آگیا دیکھا کہ سر سے پانون تک ہتھیار باندھے ہوے ہے۔ ایسا نہو کہ بولون اور فوراً مارہی بیٹھے۔ آہستہ سے دبے دانتون کہا جرنیل صاحب مین گڑیا ہون اور مویشی ہی پر میری زندگی ہے یہ لونڈا روز ایک نہ ایک مویشی کھو دیتا ہے اور میرا نقصان ہوتا ہے۔ اسکو اسی سبب سے اسوقت مثل بچون کے سزا دی کہ آیندہ ایسا نہ کرے۔ تک بے سیاست نہین انتظام پاتا۔ اگر اسکو سزا نہ دون تو بڑھ کے یہ کاہل ہوجائے اور کوئی کام نہ کرے اور اگر اس سزا سے مُسدھر گیا تو ازین چہ بہتر۔ فہو المراد یہ سنتے ہی خدائی فوجدار نے بھالا گھما کے کہا اگر ابھی ابھی نہ کھو لیگا تو بھونک دونگا گڑیا ڈرا کہ ایسا نہو یہ رسالہ دار بھونک ہی دے فوراً لڑکے کو درخت سے کھو لدیا اور کہا حضور اسکے سبب سے میرا بڑا نقصان ہوا۔ لڑکے نے کہا سرکار یہ غلط کہتے ہین۔ دو مہینے سے میری تنخواہ نہین دی ہے آج جو مانگنے آیا تو باندھ کے چابک جمانے شروع کیے خدائی فوجدار اور بھی آگ ہوگئے اور بڑھ کے اس گڑیے کی طرف چلے کہ بھالے سے سزا دین مگر وہ زمین پر خود ہی گر پڑا اور عرض کی کہ اگر حضور اس لونڈے کو میرے ہمراہ میرے گھر تک بھیجین تو اسکی تنخواہ فوراً دیدون۔ ایک ایک حبہ نہ ادا کردیا ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ لڑکے نے کہا صوبہ دار صاحب خدا حضور کو سلامت رکھے اگر اسکے کہنے مین حضور آگئے تو یہ مجھے مار ہی ڈالیگا ہاری جیتی ایک نہ مانیگا۔ اپنے سامنے ہی دلوا دیجیے خدائی فوجدار نے کہا اسکی یہ مجال نہین کہ ہم ایسے مشہور اور جری بہادرون سے یہ برسر مقابلہ آئے اگر ذرا ہماری شان کے خلاف کیا تو ہم کھڑے کھڑے اس سے سمجھ لینگے اور یہ بہت نیچا دیکھیگا۔ اسنے عرض کی سرکار بھلا مجھ گڑیے کی کیا تاب و طاقت کہ جرنیلون سے مقابلہ کرون۔ اس لونڈے کو ابھی دے دونگا۔ چل لونڈے میرے ساتھ چل۔ مگر خداوندا اسنے قسم جھوٹی کھائی دو مہینے کی تنخواہ نہین صرف ڈیڑھ مہینے کی باقی ہے اور اُسمین سے ایک جوڑے جوتے کے دام مجرا ہونگے اور ایکبار اسکی فصد کھلوانی پڑی تھی اُسکی اُجرت مجرا کرونگا۔ خدائی فوجدار نے اسکا یون تصفیہ کیا کہ اسنے تیرا جوتا پہن کے گھس ڈالا اور تونے اسکی کھال کھینچی۔ چلو برابر ہوگئے۔ اُسنے فصد کھلوانے کی اُجرت تجھ سے پائی تونے مارتے

مارتے اسکی میٹھ لال کردی باقی رہا یہ امر کہ دو نہین ڈیڑھ مہینے کی تنخواہ باقی ہی اسمین بھی تو ہی کا ذب معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسنے قسم نہین کھائی اور تو نے اسپر بہتان کیا کہ قسم کھائی ہی پس دو مہینے کی تنخواہ اسکو دے ورنہ تیری کھال کھینچونگا۔ گرڑیے نے انکو یقین دلایا کہ تنخواہ فوراً دے دونگا ہرگز دریغ نہ کرونگا اور انکو اسقدر یوریا یقین اسکے کلام کا ہوا کہ گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور یہ جا وہ جا جب نظر سے بالکل غائب ہوگئے اور گرڑیے کو انکے واپس آنے کی امید نہ رہی تو اسنے اپنے آدمی سے کہا (لونڈے چل اپنی تنخواہ لے اگر نہ دونگا تو یہ جری سپاہی ابکی آن کے میری کھال ہی کھینچ ڈالیگا اور پھر مجھسے کچھ کرتے دھرتے نہ بنیگی) لونڈا تو شیر ہو ہی گیا تھا اسنے جواب دیا کیا شہر شملہ ہی۔ درخت مین باندھ کے بے وجہ بے سبب مارنے لگے کیا اندھیر ہی۔ سمجھے تھے اب میرا کوئی سرکوب ہی نہین۔ فرعون کے لیے کوئی موسےٰ نہ آئیگا۔ گرڑیے نے پھر اسکو درخت سے باندھا اور چابک لگاکر کھولدیا اور کہا جا اپنے حمایتی کو بُلا لا۔ اگر وہ اسطرح ہمسے نہ پیش آتا تو ہم اتنی سختی بھی نہ کرتے۔ لونڈا رو پیٹ کے چلدیا۔ اب انکا حال سُنیئے کہ انکا جنون اور بھی بڑھ گیا۔ اب یہ اور بھی اکڑ گئے۔ سوچنے لگے کہ اللہ رے مین اور اللہ رے میری جوانمردی۔ کہ مین نے قوی ہیکل گرڑیے کو اک ذرا سی دانٹ مین رام کرلیا کہ واہ واہ۔ مگر۔

انیمہ شہد و شکر گر سخنم میریزد	اجر صبر است کزان شاخ نباتم دادند

یہ جسقدر کارنمایان مجھسے سرزد ہوتے ہین یہ سب بی گلابو جان صاحبہ کی دعائے سحری اور نالۂ نیم شبی کا اثر ہی گو مین خلقی جری اور کارعیہ فرار ہون۔ یکتا ہون طرار ہون مگر بی گلابو جان نے اگر جادو نہ کردیا ہوتا تو یہ بات مجھے کبھی کرور برس تک حاصل نہوتی۔ اے گلابو جان تمھاری سی خوش نصیب فرخندہ طالع عورت بھی خدا کی خدائی مین نہ خلق ہوئی اور نہ ہوگی کہ میرا سا پہلوان جری جرنیل جو چٹکیون مین دیوؤن کو نیچا دکھادے۔ شیرون کو ایک تھپڑ مین بولا دے۔ گینڈون کے دو ٹکڑے کرڈالے۔ کوئی شیر دل شیر مرد اس کلے ٹھلے کا ہو تو لے۔ اور ایسا سورما جیسا مین ہون تمھارا غلام ہوکے رہے اس سے بڑھکر خوش نصیبی اور کیا ہوگی۔ اے تو بہ کر بندے تو بہ کر۔ رستم اور تھا اسکا اور ہی طور تھا۔ اسفندیار کی کہانی اب تقویم پارینہ ہی — مین وہ ہون کہ۔

نارک نے میرے صید نہچھوڑا زمانے مین	تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

وہ گڑبڑیا جو انکی دھمکی مین آگیا تو انکا دماغ اور بھی چڑھ گیا اور سوچنے لگے کہ اللہ اللہ کس مصیبت سے ہمنے اس بیچارے لونڈے کو بچایا کہ واہی واہ۔ اور یہ معلوم نہی ہوتا کہ لونڈے کی اِنکے سبب سے کھال کھینچ ڈالی گئی۔ اب کئی دن تک کام کرنے کے قابل بیچارہ نہ رہیگا۔ اچھی دوستی کی۔

خیر چلتے چلتے ایک چوراہا ملا۔ سوچے کہ چوراہے پر ہونچنا اچھا نہین۔ واللہ اعلم کس راہ مین کارنمایان کرنے کا زیادہ تر موقع ملے اور کس مقام پر کم خطرہ ہو تھوڑی دیر سوچ کر حضور نے گھوڑے ہی کی راے پر چھوڑا۔ اور باگ ڈھیلی کرکے ایڑ لگائی تو رشک حمار نے سیدھی اصطبل کی راہ لی۔ رو بہ طویلہ۔ سو قدم کے فاصلہ پر کل گئے ہونگے کہ کچھ سوار سامنے سے نظر آئے۔ دو قاطرون پر تھے دو تین اونٹون پر اور چار پانچ آدمی گھوڑون پر سوار۔ انکے جنون نے یہ ہدایت کی کہ یہ سب غنیم ہین اور اس قلعے پر چڑھائی کرنے جاتے ہین جہان شب کو ٹکے تھے۔ ایک دفعہ ہی پرزے درست کرکے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بیچ سڑک پر کھڑے ہوکر باواز بلند غل مچایا (ای بہادرو۔ ای جری سپاہیو۔ خبردار آگے نہ بڑھنا دشمنیال ضیغم مار جنگ کا ٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ خدائی فوجدار۔ کرار غیر فرار کی سواری باد بہاری آتی ہی۔ تم لوگ اس بات کو تسلیم کرو کہ بی گلابو جان صاحبہ جنہیں میری جان جاتی ہی۔ جو میری آنکھون کا نور۔ دل کا سرور ہین انسے بڑھ کر کوئی معشوقہ خدا کی خدائی مین کسی ملک یا شہر مین خلق ہوئی۔ ہرگز نہین ایسی بالا بلند کون ہی۔ ایسی گیسو کمند کون ہی۔ آنکھین ہوتی چور خود غیرت حور۔ تم سب کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ جب سے پروردگار عالم و عالمیان خدائے دو جہان نے لفظ کن سے دنیا کو نمودار اور ما فیہا کو آشکار کیا بی گلابو جان صاحبہ کی سی پری دخت شیرین حرکات خلق مین خلق نہین ہوئی اگر تم لوگ اس سے انکار کرتے ہو تو بسم اللہ۔

جوان مردان نہ پیچند از سخن رو	ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

اگر کسی نابکار کو انکار ہو تو بسم اللہ ہمارے اسکے فیصلہ ہو جائے۔ بس ابھی ابھی وا ایندا ہو جاتا ہی۔ یا وہی نہین یا ہمین نہین۔ اگر بغیر اقرار اور اقبال کیے ہوے کوئی بڑھا بیدریغ نہ تیغ کرونگا۔ زندہ نہ چھوڑونگا۔ لاش پھڑک رہی ہوگی۔

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من	

	آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے	

سوداگرون نے گفتگو سنی تو اول جلول - قطع شریف دیکھی تو نور علے نور - ماشاء اللہ چشم بد دور پاگل سمجھ کے خاموش ہو رہے مگر جب خدائی فوجدار نے بھالا گھمایا اور کہا اگر کوئی بغیر اقبال اور اقرار کے آگے بڑھا تو بھرلاش پھڑکتی ہوگی تب تو یہ سمجھے کہ یہ کوئی خطرناک پاگل ہے - اس سے مقابلہ کیے بغیر کارروائی معلوم - ایک سوداگر نے کہا (اے رسالہ آب جرار - ہمنے اُس خاتون ماہ لقا جادو جمال کی صورت آج تک نہین دیکھی جسکی توصیف مین تم عذب البیان اور تعریف مین رطب اللسان ہو - اگر ہمکو دکھادو تو ہم بھی رائے دین ورنہ ملے دیکھے بھالے کوئی کیونکر کہہ سکتا ہے) اسپر - خدائی فوجدار آگ بھبھوکا ہو گئے - غصے مین آکے کہا (اگر دیکھنے کے بعد اقرار اور اقبال کیا تو خوبی کیا رہی - نہین - ہمارا حکم ہے کہ بے دیکھے ہی ایمان لاؤ کہ سارے عالم کی عالم فریب عورتین سارے زمانے کی سیم بدن پریان ہمارے معشوقہ زرین کمر کے تلوون کو بھی نہین پہونچتی ہین -

	قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام	قیامت کرے جسکو جھک کر سلام	

اسنے جواب دیا (جی ہان ممکن ہے کہ وہ ہزار دو ہزار مین اچھی ہون - فضلنا بعضکم علے بعض خدا کی خدائی مین ایک سے ایک بڑھکر ہے - مگر بغیر دیکھے کوئی شخص اچھی طرح سے رائے نہین قائم کر سکتا خود وہ نہون تصویر ہی دکھادو - ہم یہان تک اقرار کرتے ہین کہ اگر وہ بھینگی یا چندھی یا کانی یا لولی یا لنگڑی بھی ہونگی تو ہم سب تعریف ہی کرینگے -) اتنا سُننا تھا کہ خدائی فوجدار مارے غصے کے کانپنے لگے - زور سے کہا کہ او تیز دلو - او ناہنجار او عیار رو - او کتو بلکہ کتون سے بھی بدتر - بی گلا بوجان چندے خورشید چندے مہتاب ہے زلف عنبر بار سے بہشت کی لپٹین آتی ہین - جامہ زیب - زاہد فریب - وہ کون ہے جو اُس بت سراپا ناز کو دیکھے اور اُسکا کلمہ نہ پڑھنے لگے وہ جوبن ہے کہ زاہد سجدے کرنے لگے -

	بصورت تو بتے کمتر آفریدہ خدا	ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا	

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اگر فوراً ایمان نہ لاؤ گے تو بھالا بھونک دونگا - یہ کہکر نیزے کو سنبھالا اور جھپٹے مگر خدا کی شان کا ناٹھوکر تو تھا ہی گرا تو (اَرَرَ دھون) راکب اور مرکب تلے اوپر گرے تو اُٹھنا محال ہے - گھوڑا بیزار خرابی اُٹھا مگر بھالے اور نیزے اور تلوار اور خود اور آلم اور علم کے

سبب سے اِنسے نہ اُٹھا گیا۔ سوار اس کیفیت کو دیکھکر راہی ہوے مگر انھون نے اس حالت زار مین بھی بانکپن کو نہ چھوڑا اور کہا۔ (ابے او بھگوڑو۔ نامردو۔ بزدلو۔ دون ہمتو نابکارو بھاگے کہان جاتے ہو۔ غنیم کو پیٹھ دکھاتے ہو بڑے مرد ہو تو آجاؤ۔ ذرا ایکا دھرکا تو کھاؤ۔ اسوقت میرے عراقی نے دغا دی ورنہ ایک ایک کو کھود کے دفنا دیتا۔ مگر بڑے ہی بودے ہو۔ پلٹ آؤ اور جس طرح جی چاہے لڑو۔ چاہے ایک ایک اکیلے اکیلے لڑو۔ چاہے سب مل کے آؤ۔ گھاڑ سہی۔ تم سب اور ہم اکیلے میدان سے بھاگنے والے کوئی اور ہوتے ہین۔ ہم مارین اور مرجائین) سوارون کے ساتھ ایک شخص نے جو قاطر پر سوار تھا اُنکی ذرا مرمت کردی تو یہ اور بھی گرما گئے تب تو اسنے اُنکی خوب گت بنائی اور ساری جوانمردی اور بہادری رکھی رہی۔ دیر کے بعد انمین اتنی طاقت آئی کہ ذرا اُٹھ کے بیٹھے۔ اور ایک آدمی سے پانی مانگا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو ذرا یون ہی سی تسلی ہوئی۔ گھوڑا بھی پیاسا تھا اسنے جو پانی کی صورت دیکھی تو منھ لپکا دیا اور اس رحمدل آدمی نے ایک بڑی بالٹی بھر کے اُسکو بھی پانی سے چھکا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو انھون نے اپنے کانے ٹٹو کی طرف مخاطب ہو کر یون تقریر کی (اے سلطان افراس دیار و امصار میرے عزیز یادرفتار رشک حمار تیری ذرا سی حماقت نے مجھے آج کہین کا نہ رکھا ہوتا مگر وہ گیدی خر سوار میری ہیبت کے سبب سے بھاگ ہی کھڑے ہوئے ورنہ تو ہی سوچ کہ میری جان زار پر کیسی گذرتی یون تو وہ اگر ہزار در ہزار اور قطار در قطار بھی ہوتے تو کیا پرواتھی۔ مگر تیری ٹھوکر لینا میرے لیے ستم ہی ہو گیا مین اُسوقت زمین پر تیرے سبب سے لوٹ رہا تھا اگر کوئی دشمن خدانخواستہ خدانخواستہ ایک ہاتھ بھی چھوڑ دیتا تو مین کہین کا نہ رہتا۔ یہ تو ایسا ہی ہو کہ جیسے سوتے کو کوئی تلوار مار دے۔ سوتا اور مُردہ برابر۔ اُسوقت وہ کیا کر سکتا ہے۔ ہان اسوقت اگر وہ سب کے سب برسر مقابلہ آئین تو بھی عہدہ برا نہو سکین۔ ایک گرز کافی ہے اور بس۔ صرف ایک گرز بس ہے)

فصل ۵

یہ شکست پاکر اور گئی گدے کھاکر خدائی فوجدار بہت ہی نحیف اور ضعیف ہو گئے۔ کوئی اور ہوتا تو مارے درد کے کراہتا مگر انکے جوش جنون نے یہ پٹی پڑھائی کہ وہ سوار انکی بہادری سے ڈر کے فوراً بھاگ کھڑے ہوے۔ اور یہ سارا فساد انکے نزدیک اپنے گھوڑے کا تھا ورنہ اگر وہ دغا نہ دیتا تو انھون نے ان سب آسیجارون کو

پنجا دیکھا یا ہوتا اور سب انکا لوہا مان گئے ہوتے۔ اُس قاطر سوار نے جو انکی مرمت کردی تھی اُسکو یہ بالکل بھول گئے۔ اِس قسم کی باتین اِنکے ذہن سے اُتر جاتی تھین۔ اب یہ پریشانی کی حالت مین وہی پرانا اول جلول بکنے لگے۔ (اے میرے عزیز رستم سیستانی تیرے بعد مین نے معرکہ دار و گیر مین نام پیدا کیا ہی۔

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد	نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

اب جو کوئی اِس بہادری اور جوانمردی کے میدان مین قدم مارے وہ بندۂ بارگاہ ہی کا نام لیگا۔

ہر مرغ کہ پر زد بہ تمنائے سیری	اول بشگون کرد طواف حرمے

اے رستم سیستانی تیرا برادر عزیز یعنی مین خدائی فوجدار وہ نام کرونگا کہ تیرے نام کو روشن کردونگا۔ دو دام کو رام کرونگا۔ وہ وہ کام کرونگا کہ ظلم کی قلعیہ تمام کرونگا۔ تعدی کی جڑ ہی دنیا سے کھو دونگا۔ جور کا نام تک نہ باقی رہیگا) یہ اپنے فرضی برادر عزیز رستم سیستانی کو مخاطب کرکے یہ اکیلا بچو تقریر کر رہے تھے کہ اِنکے گانون کے ایک آدمی نے اِنکی آواز سنی۔ آواز کی طرف چلا دیکھا تو ایک سوار بھالا تلوار لیے ہوے پریشانی کی حالت مین پڑا بک رہا ہی قریب گیا تو پہچانا۔ کہا ارے یار تم تو ہمارے گانون کے ہو۔ یہ آج یہان کہان اور یہ قطع تمغے کیا بنائی ہی۔ یہ سر کنڈے کا خود کیسا ہی اونچی کیون بنے ہوے ہو۔

خدائی فوجدار سودائی تو تھے ہی سمجھے کہ رستم سیستانی باتین کر رہے ہین۔ اُسکی تقریر کے جواب مین آپ نے ایک اور فضول تقریر شروع کی۔

(سنو بھائی رستم سیستانی برادر جانی کہ ہمنے ایک ناظورۂ ماہ وش بالا بلند گیسو کمند سے دل ملا یا ہی۔

جس مکان مین ہو ترے رخسار کا روشن چراغ	ہی یقین بنجائین دیوار و در سب رشک زن چراغ
جب تلک ہی حسن معشوقون پہ عاشق نثار	گرد ہین پروانے بھی جبتک کہ ہی روشن چراغ
روشنی ہی ایسی اسکے سینۂ پرنور کی	ہو گیا مجھکو یقین ہی زیر پیراہن چراغ
گنج زر رنگ طلائی نے کیا منہم یار کا	لعل لب کو مین نے سمجھا مال پر روشن چراغ
مانگی حسن روے تابان کی ترقی کی دعا	جب کسی نے سامنے میرے کیا روشن چراغ
باغ مین رخسار تابان دیکھکر تیرا جلا	بنگیا اے رشک گل ہر لالۂ گلشن چراغ

روز فرقت کچھ شب دیجور سے بھی ہی سیاہ
دن کو ہو ویگا ہمارے گھر مین اب روشن چراغ

قتل کرتا ہی خیال روے روشن مین تجھے
ہجر کی شب بنگیا ہی خنجر آہن چراغ

زلف کے باعث فروغ عارض روشن ہوا
شام کو یعنی دکھاتا ہی بہت جوبن چراغ

اے برادر اسی کے عشق کے تیر کا گھائل ہون۔ اسی نے مجھے قتل کیا ہی۔ مگر کچھ پروا نہین۔ اس آدمی نے افسوس کیا اور کہا یار تم تو اچھے خاصے تھے یہ مالیخولیا کب سے ہوگیا۔ تقریر ہی تو انتہا کی اول جلول۔ گفتگو محض فضول۔ بہکی بہکی باتین کرتے ہو۔ مین کچھ پوچھتا ہون تم کچھ جواب دیتے ہو۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ آثار جنون عیان ہین۔ یہ کہکر اس بیچارے نے انکا منھ دھولایا۔ زمین سے بہزار خرابی اٹھایا گرد جھاڑی۔ پھر پانی پلوایا جب ذرا ذرا انکو ہوش آیا تو انکے لدو کا نے ٹٹو کو لیا اور انکو اپنے گدھے پر سوار کیا اور لیچلا۔ رشک حمار بھی انتہا سے زیادہ شل تھا۔ چلنا دوبھر ہوگیا تھا۔ انکا دوست بیچارہ کسان کھینچ کرنا اسکو لاتا تھا خود پیدل چلتا تھا راستے مین ہوا جو چلی تو چوٹ نے رنگ اثر دکھایا۔ ابھری اور انکو بہت ہی پریشان کیا۔ ازبس بیقرار تھے۔ اور کرب بہت تھا۔ مارے درد کے برا حال تھا۔ راستے بھر کراہتے گئے کسان بیچارہ کو انکی حالت پر بڑا افسوس تھا۔ اور تمام راہ مین انکی تسلی کرتا تھا کہ اب گھر پہونچا اب گھر مین داخل ہوا۔ خدائی فوجدار کو حالت زار مین تھے مگر دھن وہی تھی واہ رے دھن کے پکے۔ کراہتے بھی تھے اور زار زار روتے بھی تھے مگر بہادری اور جوانمردی اور نبرد آزمائی اور رسالت کی باتین بھی نہین بھولے تھے۔

بہ میدان چو سہراب شد نا امید
برو تیرہ شد روے روز سپید

باور دگر رفت نیزہ گرفت
ہمین باید از گفت باور شگفت

یکے تنگ میدان فرو ساختند
بکوتاہ نیزہ ہمی باختند

زگرز و عمود اندر آمد بخم
چمان باد پایان دگردان دژم

نشگرفی بماند این ازان آن ازین
چنان تنگ شد بر دلیران زمین

زسم ستوران دران پہن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

علم برکش اے آفتاب بلند
خرامان شو ای ابر شکین پرند

بنال ای دل رعد چون کوس شاہ
بخند اے دم برق چون صبحگاہ

جب رستم اور سہراب مین پہلی مصاف ہوئی تو برادرمن پہلے تم تلوار سے لڑے۔ پھر تیرون سے جنگ ہونے لگی۔ اسکے بعد گرز سے۔ تمھارا لڑکا بھائی صاحب تمسے بڑھ گیا) خدائی فوجدار اپنے گانون کے اس کسان کو برابر رستم سیستانی سمجھتے آئے دل لگی یہ تھی کہ یہ انکی نہ سنین اور وہ انکی نہ سمجھین یہ کچھ اول جلول بکین اور وہ اسکے جواب مین تشفی دین کہ گھبراؤ نہین گانون قریب ہی۔ کسان بیچارہ سمجھا کہ سرسام ہوگیا اسی سبب سے بہکی بہکی باتین کرتا ہی الغرض اسی طرحکی باتین کرتے کرتے یہ دونون شام کے وقت گانون کے قریب داخل ہوے۔ یہان کسان نے انکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ایک کپڑا بچھا دیا اور انکو گدھے پر سے اُتارا اور اُسپر لٹایا اور سوچا کہ شام کے قبل انکو یہان سے نہ جانے دونگا تاکہ کوئی اس بیچارے کو اس حالت مین نہ دیکھ سکے اور اسکی مفت مین بدنامی نہو۔ سوچا کہ جب رات ہوگی تو اسکو اُسکے مکان پر پہونچا دونگا کوئی کانو کان نہ سُنیگا اور یہ چپ چپاتے پہونچ جائینگے۔ جب دو گھڑی رات ہوئی تو اُسنے اس سودائی کو گدھے پر سوار کیا۔ اور جاکے اسکے دروازے پر پہونچا دیا اسوقت خدائی فوجدار صاحب کے گھر مین انکی بھتیجی اور پادری صاحب اور خلیفہ حجام اور انکی ماما باتین کر رہے تھے۔ خلیفہ نے کہا صاحب اسمین شک نہین کہ لڑائی بھڑائی اور جھوٹے قصے کہانی کی کتابون اور روایتون نے ہمارے مالک کو سودائی کر دیا۔ اب یہ گئے گذرے۔ کیا جانے پانچ چھ روز سے کسطرف نکل گئے ہین اور کیا گذری ہی۔ نہ وہ ٹٹو ہی نہ وہ خود ہی نہ تلوار نہ بھالا۔ نہ فیزہ معلوم ہوتا ہی سودائیون کی صورت بنا کر جدھر سینگ سمایا اُدھر نکل گئے۔ خدا جانے کہان گئے۔ کس سے بھڑ پڑے۔ ماما نے کہا ایک دن جنون کے جوش مین بک رہے تھے کہ فلان بہادر کے گھوڑے کی دُم اٹھارہ میل کی تھی اور فلان جرنیل کی تلوار کا دس من وزن تھا اور ہم حسین وزیر دستون کے ظلم سے زیر دستون کو بچانے کو مسلح ہوکر نکلینگے دیو اور اژدہے اور شیر خراج گزار ہونگے۔ دیو پریان لائینگے اور اژدہے من دینگے اور شیر ہر قسم کے جانور جنکو انسان کھاتے ہین لاکر نذر دکھائینگے۔ مگر کسی کی جانب رخ نہ کرینگے ہان اگر کوئی شخص کسی پر جور و ظلم کریگا تو اُسکو ہم ضرور جہنم واصل کرینگے۔ اسی طرح کی فضول گفتگو آپ ہی آپ دن رات کیا کرتے تھے بس ہم سویرے جو اُٹھے تو اُنکو غائب پایا کہین پتا ہی نہین۔ اِدھر ڈھونڈھا۔ اُدھر ڈھونڈھا۔ ندارد۔ انکی بھتیجی نے کہا کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ دو دو دن برابر دن رات شاہنامہ اور سکندر نامہ اور الف لیلا و دھن کی کتابین پڑھتے پڑھتے

ایک دفعہ ہی اُٹھ کھڑے ہوے اور تلوارے کے لگے پیترے بدلنے۔ کئی بار دیوار پر تلوارین لگائین اور جب اِس مجنونانہ کارروائی سے تھک گئے تو ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور ذرا دل کو ڈھارس ہوئی تو کہنا شروع کیا کہ آج ہمنے چار دیوؤن کو نیچا دکھایا اور دو اژدہے مارے اور دس شیر کاٹ کے پھینک دیے اور جب پسینا نکلتا تھا تو کہتے تھے کہ یہ خون بہتا ہی۔ لڑائی مین جو زخم کاری اُنکو لگے تھے اُنکا لہو بہتا ہی۔ دو ایک دفعہ مین نے کہا کہ چچا جان یہ کیا کرتے ہو پسینے کو خون بتاتے ہو دیوار پر تلوارین لگاتے ہو اور کہتے ہو دیوؤن سے لڑتا ہون مگر اُنکی سمجھ ہی مین نہین آتا تھا کہ مین کیا کہتی ہون۔ اور حقیقت حال یون ہی کہ یہ سب ہمارا قصور ہی۔ مین نے بڑی غلطی کی کہ تم سب کو اُنکی بیوقوفی کی باتون سے اطلاع نہ دی ورنہ ہم سب ملکے ان کتابون کو پھونک دیتے۔ ساری دنیا پڑھتی ہی اور حظ اُٹھاتی ہی۔ مگر اُنکے دماغ مین ان کتابون نے خلل پیدا کردیا یہ باتین کسان نے سنین تو اسکو اب کامل یقین ہوا کہ اِسکا پڑوسی پاگل ہو گیا تھا اِسنے بآواز بلند کہا (دروازہ کھول دو۔ سہراب اور رستم۔ کئی دیوون اور جنون اور اژدہون کو فتح کرکے آئے ہین) یہ عجیب آواز جوان لوگون نے سنی تو دروازہ کھول دیا اور دیکھا تو خدائی فوجدار اور انکا پڑوسی ہو سب کے سب باہر نکل آئے اور خدائی فوجدار نے جو ابھی کسان کے گدھے ہی پر لدے ہوئے تھے نئے تکی ہانک لگائی (دیکھو جی ایک بڑی جنگ مین جسمین کئی ہزار سوار اور بیلان نامدار غنیم کی طرف سے آئے تھے اور ایک قلعۂ فلک شکوہ کو سر کرنے جاتے تھے مین بے اس گھوڑے کے سبب سے اسقدر زخمی ہوا کہ ہر تن موزخمی ہی۔ یہ سب میرے باوا کا قصور ہی ورنہ مین تو اُن سب کو کب کا اُڑا دیا ہوتا۔ سب بھاگ کھڑے ہوتے۔ مین گھوڑے پر گرنے کے سبب سے سنبھل نہ سکا اور سنبھلتا کیا ہتھیار اور گھوڑا اور مین سب گڑبڑ ہو گئے تھے ممکن تھا کہ غنیم جو غنیم بہائم سے بھی زیادہ شمار مین تھے ہمکو تیغ کرتے مگر میری صورت اور ڈنڈیل اور شمشیر خارا شگاف اور طرز مصاف کو دیکھکر ایسی ہیبت اُنپر چھائی کہ بھاگتے راہ ملی اور مین نے للکارا تو اور بھی تیزی کے ساتھ جو تیان چھوڑ چھوڑ کر بھاگے مگر بہادرون کو زخم کی پروا کیا ہی۔ اچھا اب تم اُس بیدراج مصرانی طبیب کو لاؤ جسنے جنگ قولیخان مین فرزبد کا علاج کیا تھا) ماں نے کہا فرزبد کو گئے آگ اور قولیخان پڑے بھاڑ مین آپ اُترے ہم بے مصرانی طبیب ہی کے آپ کا علاج کردینگے۔ قولیخان کو رہنے دیجیے ہزار خرابی دو چار آدمیون نے ملکر اِنکو گدھے پر سے اُتارا اور اندر لائے اور پلنگ پر لٹایا اور اِدھر اُدھر دیکھا کہ جو زخم آئے ہون اُنکا علاج کرین مگر زخم کہان

پادری نے کہا ہمکو تو کوئی زخم نظر نہین آتا انھون نے جواب دیا کہ ہمنے دس دیوون سے یکہ و تنہا مقابلہ کیا تھا اور دسون کو بیخا دکھا دیا۔ پادری صاحب کو نے اختیار ہنسی آئی۔ کہا (اخاہ) تو یہ کیسے دیوون سے بھی حضور نے مقابلہ کیا۔ اور خالی خولی مقابلہ ہی نہ کیا بلکہ زیر کیا اور وہ سب حضور کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوے۔ اللہ ری جوانمردی اور واہ ری بسالت۔ واہ صاحب واہ۔ دیوون کا علاج تو پیچھے کیجیے گا پہلے دماغ کا علاج تو کیجیے جب خدائی فوجدار نے آرام کیا تو لوگون نے کسان سے سب حال پوچھا۔ اسنے کل سرگذشت کہسنائی کہ ایک مقام پر پڑے سسک رہے تھے مگر اس حالت مین بھی دیو اور جن اور جنگ اور تفنگ کا ذکر بدستور تھا۔ اور راستے بھر یہی اول جلول بکتا آیا۔

فصل ۶

سرکوب زبردست زیردست آزار۔ یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار۔ دشت نپال ضیغم مار جنگ کا ٹھیا وار راہوار شہسوار جنگ کئی دن کے بعد اپنے گھر مین میٹھی نیند سوئے۔ پلنگ عمدہ۔ بستر صاف ستھرا۔ خدمت کو آدمی نوکر چاکر۔ نہ کہ سرکی تکلیف کہ معاذ اللہ۔ دو کھنٹے سہرا دیا۔ ہاگین ٹوٹین۔ اونٹ والے سے جھگڑے گولا لاٹھی کے شکنجے مین کسے گئے۔ انکو اب کئی دن کے بعد آرام کرنے دیجیے اور ادھر انکے گھر کا حال سنیے کہ پادری صاحب نے انکی بھتیجی سے انکے کتب خانے کی کنجیان ہاگین اور کنجیان لیکر ماما اور بھتیجی اور پادری صاحب اور خلیفہ حجام اور وہ کسان جسکی بدولت انکو بآرام گھر آنا نصیب ہوا کتب خانے مین داخل ہوئے تو ایک سو کئی کتب انکو وہان ملین جنمین بھوتون اور پریتون اور اجنہ اور دیوزاد اور دریائی آدمیون اور گھوڑے ہوے آدمیون اور ایسے انسانون کا ذکر تھا جنکا دھڑ مچھلی کا اور بدن انسانی یا بدن ریچھ کا اور سر اونٹ کا۔ یا سر اور دم ہاتھی کی سی اور دھڑ گدھے کا۔ یا کان آنکھ ناک سب چوہے کی سی اور دھڑ سانپ کا سا۔ کسی کتاب مین تھا روون کا ذکر کہ ماش پڑھ کے کسی پر پھینکا اور وہ چوپایہ بنگیا۔ اشارہ کیا اور جادو کے زور سے انسان کو بیل بنا دیا۔ بیل کو گدھا بنا دیا۔ گدھے کے سر پر سینگ آگئے۔ جس کتاب کو دیکھا اسمین اسی قسم کی حماقت کی باتین۔ ماما بڑی ضعیف الاعتقاد عورت تھی۔ وہ جا کے پانی لے آئی اور پادری صاحب سے کہا حضور یہ پانی حاضر ہی کچھ پڑھ کے اس کمرے مین چھڑک دیجیے تو بہتر ہی ایسا نہو کہ جن۔ دیوون اور بھوتون کا اسمین تذکرہ ہو وہ ہمپر عتاب کرین پادری صاحب

کو اسکی سادگی پر ہنسی آئی۔ کہا تم بھی کتنی سیدھی ہو۔ اور ہوا ہی چاہو آخر ہو کسکی نوکر۔ یہ کہکر پادری صاحب نے خلیفہ کو حکم دیا کہ تم ایک ایک کتاب مجکو دیتے جاؤ مین دیکھونگا کہ کون رکھنے کے قابل ہی اور کون اس قابل ہی کہ جلا دی جائے۔ مگر بھتیجی نے صلاح دی کہ سب کو پھونک دو۔ انمین کوئی جلد ایسی نہین ہی جو رکھنے کے قابل ہو سب پھونک دینے کے قابل ہین۔ بلکہ بہتر ہو کہ اس کتب خانے کی کھڑکی سے سب کی سب باہر پھینک دیجائین یا صحن مین ڈھیر کرکے آگ لگا دیجائے۔۔۔ دھوان بھی دور تک نہ جائیگا۔ سب یہین جل بھن کے خاک ہو جائینگی۔۔۔ ناٹا نے بھی یہی رائے دی۔ خلیفہ نے بھی اتفاق کر لیا مگر پادری نے کسی کی نہ سُنی اور ایک ایک کتاب پڑھنے لگا۔ پہلی کتاب کا نام پڑھتے ہی سب ہنس پڑے (کتاب جسمین ایک جادوگر کا بیان ہی جو سانپ کو موم کا آدمی بناتا اور اس سے لکھو کھا آدمیون کی فوج کو شکست دیتا تھا) سب تو ہنسنے لگے مگر ماما کانپ اُٹھی۔ کہا ہمین کیا معلوم تھا کہ اس مکان مین سانپ بھرے ہین۔ دوسری کتاب پڑھی تو اسکی لوح پر یہ لکھا تھا (سماہ دیمک اور گنگا دین اچھا لڑائی) اسپر بھی قہقہہ پڑا کہ کجا دیمک اور کجا انسان۔ تیسری کتاب کا نام تھا (مہاشاہ کے تھی کے پاٹھے کی کھال) اس کتاب کو ذرا پڑھا تو معلوم ہوا کہ کوئی مہاشاہ تھے۔ انکی نھنی کے بچہ ہوا اور وہ پاٹھا ان شاہ جی کی دعا سے عالم اور فاضل ہو گیا صبح کو مناجات جپتا تھا۔ دوپہر کو تصوف کا کلام اور شام کو بہرام گور کے حالات۔ اس کتاب کی پشت پر مدائی فوجدار کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا کہ (انشاء اللہ اس جانب اسی پاٹھے پر دیوون کے ہوا سے لڑینگے ملک فرانسیسیون مین جاکے دس لاکھ کی فوج کا ستھ اوکر دینگے) اس فقرے پر بھی بڑی دیر تک ہنسی رہی۔ اسکے بعد ایک اور کتاب آئی۔ سُرخ رنگ کی جلد۔ شنجرف سے سرخ کاغذ لکھی ہوئی (دیو سُرخ پوش اور میان فرمز شاہ کی جنگ احمر) پادری صاحب نے کہا یہ تو سرخا سرخ عاملہ ہی۔ زمین سُرخ آسمان سرخ مکین سرخ مکان سرخ۔ اسکے بعد ایک اور کتاب نکلی یہ منظوم نکلی۔

بنام خدائے جوان آفرین	بلان زمین وزمان آفرین
سواران جنگی مغفر شکن	پدر بر پدر شیر و فولاد تن
نشد ثانی شان بہ ماچین وچند	بہ ہیکل قوی ہمچو پیلان ہند
یلے بود در روم غاکیفجو د	کہ از ہول او شیر نر مادہ بود

چو برلشت بیل آمد آن نامور | بہ شمشیر و ببندوق و تیر و تبر
بگفتا بہ خصم خودش انیست بوم | بقول مصنف شہ نامہ روم
تو مردان جنگی کجا دیدۂ | ہمین خویشتن را پسندیدۂ
چہ دانی کہ مردان برو زستیز | چسان بہرہ ورگشتہ از رستخیز
منم رستم وقت ای نابکار | چہ دانی چہ جنگ ست ناکردہ کار
بہ یک گرز صد توپ برہم کنم | صفان بر صفان نیز درہم کنم
اگر اژدہا ہم مقابل شود | تپ دق شود نیز ہم سل شود
کہ دے را نباشد علاجے دگر | بجز شیر و گوپال و بان و تبر
سپہد ہمان کس شود روز جنگ | کہ آید بہ جنگاہ چون نقرہ خنگ
سپہد مرا دورا بود نام وجاے | کہ باشد جری نیز فرخندہ رائے

پادری نے کہا سب کے پہلے اسی کو پھونکنا چاہیے کیونکہ قلم کا اثر نیزے سے زیادہ پہونچتا ہی۔ اسکو جلد جلا دو اسکے بعد ایک کتاب نظر سے گذری یہ دو حصے مین تھی اور ذکر اسمین یہ تھا کہ ایک روز غلباف بن چقماق بن قاز پاژندی کو راہ مین اژدہے ہاتھیون پر سوار ملے اور غلباف کو ڈانٹا کہ اگر خاندان قاز پاژندی سے ہو تو مقابلہ کر۔ غلباف بن چقماق نے کہا ای اژدہو تمکو اور تمھارے ان ہاتھیون کو پل کے دم مین نیچا دکھا سکتا ہون مگر اسوقت ایک دیو سے کشتی بدی ہی اسکو سر کر آؤن تو اسکا جواب دون۔ اژدہون نے کہا او مبزدل اور او بودے تجھ ایسے حقیر نام کے بہادرون کی یہی باتین ہوا کرتی ہین۔ بس اتنا کہنا تھا کہ غلباف کو طیش آگیا اور ایک پھونک جو مارتا ہی تو تینون ہاتھی مع اژدہون کے اناً غائل ہو گئے اسپر سب کو نے ہنسی آئی۔ پادری نے کہا واہ رے غلباف تو نے اپنے باپ چقماق کی بڑی عزت رکھلی اپنے دادا قاز پاژندی پر بڑا احسان کیا۔ اسکے بعد ایک چھوٹا سا رسالہ دیکھا جسکا نام گزشپ اول تو اس نام ہی پر قہقہہ پڑا اور قہقہہ پڑتے ہی خلیفہ نے پادری صاحب سے کہا آپ نے جو غلباف کی کتاب مجھے دی ہی اسمین بھی سرخ نیسل سے ہمارے سرکار نے کچھ لکھا ہی۔ پادری نے پڑھا تو ہنس دیا۔ کہا فرماتے ہین کہ (انشاء اللہ ہم خاندان قاز پاژندی کی طرح مثل غلباف اژدہون کو ایک پھونک مین

ہاتھیون اور حمایتون کے جہنم واصل کرینگے) بھتیجی بولی بس ایسی ہی کتابون سے انکے دماغ کو یہ خلل ہو گیا کہ اب کسی کی مان کے نہین۔ اژدہون کو ایک پھونک مین مار ڈالا اور میان قمرزشاہ کی جنگ احمر اور آلاادھن کی گھوڑیا کی دم اور ع تبدق شود نیز ہم سل شود۔ خلیفہ افسوس کرنے لگا کہ ایسا پڑھا لکھا آدمی اور یہ خبط۔ اسقدر ان فضول نے معنی اور لاطائل کہانیون کا معتقد ہو جانے کہ اپنے آپ کو اضحوکہ روزگار بنائے اتنے مین ایک آواز آئی کہ کوئی شخص آہستہ آہستہ کسی کو پکارتا ہے۔ (بی گلابو جان۔ ای بی گلابو جان۔ بات کا جواب دو۔ ای مین قربان۔

باور ہو کس طرح یہ کہ ہو دل سے دل کو راہ	ہم جان دین یہان انھین پر واہان نہین
پیارا ہو چہرہ چاند کا کس طرح تیری شکل	اُسمین ترے سے ابرو چشم و دہان نہین
مشق خرام ناز تو کرتا ہے جس جگہ	تلتا زمین کے پلے مین وان آسمان نہین
گلشن مین ہنس کے میرے رلانے کو کیتے ہین	اس باغ مین تو ایک بھی نہر روان نہین
زانو وہ آئینے ہین نہین جسمین جاے زنگ	ساقین تری وہ شمعین ہین جنمین دھوان نہین

سب لوگ سمجھ گئے کہ آنکھ کھل گئی اور نے تکی ہانک رہے ہین۔ افسوس ہوا کہ اتنے دن کے بعد ذرا شب بھر بھی وحشت دل نے چین نہ لینے دیا۔ بے تکی ہانکنا شروع کی پادری نے کہا اب یہ لاعلاج سا ہو گیا۔ خلیفہ نے بھی اتفاق کیا کسان بھی متفق الراے تھا پادری نے کچھ دل لگی دیکھنے کے لیے اور کچھ اس غرض سے کہ انکے جوش جنون کا حال دریافت کرین ضدائی فوجدار کے کمرے کے دروازے باہر سے بند کر لیے تاکہ باہر نہ نکل سکین اور چپکے سے تلوار اور بھالا بھی لے لیا اور بڑے جوش کے ساتھ کہا۔ او بہادرون کے سردار۔ تیرا سر کوب آگیا (یہ کہکر وہ کتاب منظوم اُٹھالی جسکے اشعار درج ہو چکے ہین اور زور سے پڑھنے لگے۔)

منم آن یل نامور در جہان	کہ ناپید کردم نشان یلان
کمان کیانے و گرز گران	
تو اسم خودش یل پسندیدۂ	ز کلہاے جرات نسے چیدۂ
تو مردان جنگی کجا دیدۂ	
ندیدم کسے بہتر از خود بجنگ	ہمی گویم اینک بآواز چنگ
کہ غضو تنم ہر ہمہ گشت سنگ	
یلان را ز مردن چہ بیم و چہ باک	چو آہنگ رفتن کند جان پاک

چہ پر بخت مردن چہ بر روے خاک	
بیا اے پہلوان بگو کیستی	دو دام و عفریت با چیستی
نہ مردی مگر زنگہ ایستی	

بڑے استقلال کے ساتھ سر کوب زبردست زیردست آزار خدائی فوجدار دشت نیپال ضیغم مار جنگ۔ کاٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ نے یہ اشعار سنے اور سمجھ گئے کہ کوئی بڑا نامی گرامی جرنیل لڑنے بھڑنے آیا ہے اس سے لڑنے میں ایک لطف مزید حاصل ہوگا۔ ایک دفعہ اٹھ کھڑے ہوئے اور وردی ڈانٹی اور سر کنڈے والا خود سر پر رکھا اور ادھر اُدھر تلوار اور نیزہ ڈھونڈھنے لگے۔ مگر تلوار ندارد۔ نیزہ غائب۔ دروازہ کھولنے چلے مگر ہر در کو بند پایا اسپر بہت ہی جھلائے۔ بہت بگڑے۔ اور غل مچا کر کہنا شروع کیا اوبہادر اویل نامور یہ بات آئین جنگ اور قوانین نبرد سے بہت بعید ہے کہ ایک پہلوان کو للکارے اور ڈانٹے اور دروازے بند کرلے اور پرانے شاعروں کے اشعار پڑھے اور باہر سے للکارے اور سامنے نہ آئے۔ یہ بزدلوں اور بوددن کا کام ہے۔ ایسے بزدلوں سے جنگ آزما ہونا اہل آبرو کی وضع کے خلاف ہے اگر مرد میدان ہے تو بسم اللہ ایک گرز تیرے سر کے دس ٹکڑے کردے اور تمام زمین تیرے خون سے بھر دے۔ ہم شیران نیستان جری اور دلیر ہیں۔

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے	آن منم کاندر شبستان من بینی تنے

پادری صاحب نے جواب دیا۔ اے اویل نامی گرامی۔ دروازہ بند ہونا بھی کوئی پہلوانوں کے لیے بھاگ جانے کی دلیل ہے لاحول ولاقوۃ۔ اگر بہادر ہے تو سامنے آ۔

اپنی جگہ تو سب کو ہے دعوائے مردمی	میدان کارزار میں ٹھہرے تو مرد ہے

خدائی فوجدار نے یہ سنا تو آگ ہی ہو گئے۔ اور اس زور سے دروازوں کو دھمایا کہ ایک دروازہ کھٹ سے الگ ہو گیا اور آپ برآمد ہوئے۔ اور آتے ہی فرمایا۔

خشمگین چین بجبین از پے کین مے آید	زین دو یک از پے دل یا پی دین مے آید

پادری صاحب نے کہا خدا خیر کرے اب کس بلا کا سامنا ہے۔ اس سودائی کو کون روک سکیگا بھتیجی نے آگے بڑھکر کہا چچا جان کہاں جاتے ہو۔ سور ہو۔ سور ہو۔ ذرا دیر آرام کرو ابھی ابھی سوئے تھے انھوں نے ہنس کر کے کہا کجائی اے مرد میدان اے رشک یلان بیا و با ما نبرد آزما شو کجا رفتی بہادران بدین طور پشت بہ مرد مقابل و غنیم نے کنند

فن جنگ مین یہ امور واصول جائز اور روا نہین - اگر ٹوکا ہی تو آجا - اِنکے غصے کی کوئی حد و پایان نہ تھی - تو تھمبو کر کے انکو سمجھایا اور بہزار خرابی اِنکے کرے مین پھر لیجاکے لٹایا مگر اب اُنکی نیند اُچٹ گئی - ع - سونا سو گند ہو گیا یارب + جب بعد خرابی بصرہ نیند آئی تو اور کتابون کا جائزہ لیا گیا (قاچر ندپر ژند غطلیف قرنبوق) یا الٰہی نام ہی یا یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ہماچل پربت کی چوٹی پر بیٹھا ہوا پتھر لڑھکا رہا ہی - سو بار پڑھیے مگر پھر کورے کے کورے اسمین سات چورون کا ذکر تھا جنکو لوگ ساتا روہن کہتے تھے - یہ سات چور سات بھائی تھے اور ڈاکہ زنی مین جگت اُستاد - آواز پر تیر مارتے تھے اور نشانہ کبھی خالی نہین جانے پاتا تھا ان ساتون کو ایک جن نے یہ سب سکھایا تھا مگر ایک اور جن نے جسکا نام بلیجوت تھا اِن ساتون کو زیر کیا اور کسی کو بلی کسیکو بکرا کسیکو بیل کسی کو بھینس بنا دیا -

ایک اور کتاب کھولی گئی جسمین گھوڑون کی بیماریون اور علاج کا ذکر تھا - پادری صاحب نے کہا اِس کتاب کا جلانا فضول ہی - اسکو رہنے دو - اسکے بعد ایک اور کتاب کھولی اسمین گڈریون کو ہدایت تھی کہ جنگل مین مویشی کی یون خبرداری کرین یون پالین اور فلان فلان بیماریون مین فلان فلان بوٹی دین - پادری صاحب نے اس کتاب کو بھی جلانے کی سزا سے بچایا مگر خدائی فوجدار کی بھتیجی نے اصرار بلیغ کیا کہ از براے خدا ان کل کتابون کو جلا دو - ورنہ ایسا نہو کہ اس مرض سے چنگے ہو کر انکا میلان طبع گھوڑون کی طرف ہو اور سالو تری بنجائین اور اصطبل اصطبل روز جھانکتے پھرین اور گھوڑون کی لید اُٹھائین کسی کو کڑکی بتائین اور کسی کو بوخمہ بتائین یا اگر گڈریے پن کی سوجھی تو یہ غضب ڈھائین کہ جنگل کی راہ لین بھیڑ بھیڑی بکرے بکری کی جان عذاب مین کرین - انمین کوئی کتاب اس قابل نہین ہی کہ جلائی نہ جائے اور اسکو ایک نہ دیکھی جائے - اتنے مین پھر آواز آئی (غیرت مہوشان عالم فخر بنی نوع آدم دلدار گلعذار دلبر گلرخسار جان آن وبان میری پیاری بی گلابو جان صاحب -

ہالے مین ماہ کا ہونا ہی چکورون کو یقین	کبھی انگڑائی جو وہ رشک قمر لیتا ہی
کیون خریدے دل پر داغ ہمارا وہ گل	کوئی داغی نہین دنیا مین ثمر لیتا ہی
گذرین سو حال پہ کیا دخل کہ وہ یاد کرے	کب وہ بھولے سے بھی عاشق کی خبر لیتا ہی
اور کچھ ذکر نہین لاؤ زبان پہ جاری	دل مرا نام ترا آٹھ پہر لیتا ہی
حال پرسی مری کرتا ہی مرا درد جگر	وہ مسیحا تو کہان میری خبر لیتا ہی

خلیفہ نے پوچھا پادری صاحب یہ گلابو جان کون ہین انھون نے کہا اس کا نون مین تو اسنام کی سمجھے کوئی عورت نہین سُنی کسان نے کہا اسکے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین کہ یہ گلابو جان کون ہین - یہی سوجھ گئی مجھے رستم سیستانی کہتے تھے راستے بھر مین رستم نبارہا - اسی طرح کوئی گلابو جان بھی قرار دے دی ہونگی - خلیفہ بولے ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ بہادری اور پہلوانی کو گلابو جان اور کسی جان سے کیا مناسبت ہی - پادری نے انکو سمجھایا کہ بیشک مناسبت ہی کیونکہ اگلے زمانے مین اس قسم کے بہادرون کی ایک معشوقہ ضرور ہوتی تھی اور اُسی کا نام لیکر وہ جنگی معرکون پر جاتے تھے پُرانی کتابون کی باتین یاد تو ہمی ہین بس جو جو اُنمین پڑھا ہی وہ سب حفظ ہی اُسی کے بموجب عملدرآمد کرتے ہین - اس تقریر کے بعد خلیفہ نے ایک اور کتاب پادری صاحب کو دی - انھون نے کہا یہ کتابین تو جلانے کے قابل نہین ہین انمین صرف گڑبڑیون کا ذکر مذکور ہی مگر انکی بھتیجی کی راے تھی کہ انکو بھی جلادین بھتیجی بولی (حضور - ضرور ضرور جلادی جائین - ورنہ ممکن ہی کہ انکے دماغ مین یہ سودا ہوجاے کہ جنگل مین جاکے گڑبڑیے بنجائین اور وہان بگل بجائین اور بھیڑون اور بھیڑیون کو بلائین - ایک بلا سے چھٹکارا پاتے ہی دوسری بلا سے دو چار ہون اور ہم کو یہ کہنا پڑے -)

ایک آفت سے تو مرمر کے ہوا تھا جینا	پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

الغرض کل کتابون کا تھوڑا تھوڑا جائزہ لیکر پادری صاحب نے ماما کے حوالے کین اور صحن مین انکا ڈھیر لگا یا گیا اور جلادی گئین اور سب کو ایک قسم کی تسلی ہوئی کہ اسباب وحشت کا خاتمہ کرکے دور ہوا جسنے اس بیچارے اچھے خاصے بھلے چنگے کو دیوانہ بنادیا تھا خلیفہ نے شعلون کو دیکھکر کہا - (اگر ہمارے حضور اسوقت اپنے اس لاتنا ہی خزانہ کو جلتے جلتے دیکھ لین تو غضب ہی ہوجاے خود آگ بھبھو کا ہوجائین اور خدا جانے کس کس سے بگڑین اور کیا کرین بھتیجی نے کہا (غضب ہی ہوجاے - انکو یقین ہوجاے کہ کوئی دیو انکو آگ سے ڈراتا ہی یا کوئی جن کسی زبردست کو ستاتا اور آگ مین جلاتا ہی - اس سے انتقام نہ لیا تو بہادری مین بٹا لگ گیا - نام ہی ڈوب گیا - آگ مین پھاند پڑین تو عجب نہین - چاہے جل جائین مگر اپنے فن بہادری کے خلاف نہ کرینگے) کسان یہ تماشا دیکھکر رخصت ہوا تو ان سب نے شکریہ ادا کیا اور کہا اگر آپ مدد نہ کرتے تو واللہ اعلم کیا ہوگیا ہوتا - بڑا ہی غضب کا سامنا تھا کسان نے افسوس ظاہر کیا اور اپنے گھر گیا جب سب کتابین خوب اچھی طرح سے جل کے خاک

ہو گئین تو ماما نے کل کے ذریعہ سے پانی ڈالا اور سب خاک بہ گئی اور صحن بھر بدستور صاف ہو گیا خلیفہ بھی رخصت ہوئے۔ ماما نے بھی آرام کیا بھتیجی بھی سو گئی سحر کا ذب کے وقت خدائی فوجدار صاحب بیدار ہوئے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور ذرا دیر کے لیے اپنے آپے مین آکے سوچنے لگے کہ میری یہ کیا حالت ہو گئی ہے پھر جنون نے زور کیا اور وحشت کی لینے لگے (او حور د دور از قصور)

بھوین تنتی ہین خنجر ہاتھ مین ہے تن کے بیٹھے ہین
کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یون بنکے بیٹھے ہین
دلون پر سیکڑون سیکے ترے جوبن کے بیٹھے ہین
کلیجے پر ہزارون تیر اس چتون کے بیٹھے ہین

نرد و غا کھیلنا یار جانی کا شعار نہین۔ جو اپنے کو دل سے چاہے اسکو بھولنا باوفاؤن کا کام نہین ایک روز ہمارا سینہ کسی معرکہ دار و گیر مین بارود اور چھرّون سے چھلنی ہو جائیگا۔ اور کسی دن بڑے بڑے دیو تمھارے آستانے پر معافی مانگنے آئینگے۔ تم خفا ہو گئی ہو تو خیر۔

اثر ہے جذب الفت مین تو کھنچکر آہی جائینگے
ہمین پروا نہین ہمسے اگر وہ تن کے بیٹھے ہین
کھڑے ہون زیر طوبی وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی
جو حسرت تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین
یہ اٹھا بیٹھنا انکا ضرور اک رنگ لائیگا
قیامت بنکے اٹھینگے بھبھوکا بن کے بیٹھے ہین

فصل ۷

دو دن بعد صبح کو بھتیجی اٹھی تو اسنے انکی یہ صدائے بے ہنگام سنی اور ماما سے کہا کہ جاکے چاے بلا آؤ۔ ماما بولی حضور آج بدھ کا دن ہے۔ آج تو پانی تک نہ پینگے سلتے مین پادری صاحب بھی آئے انھون نے کہا اب انکو اتنا خیال کہان کہ آج بدھ ہے اور کل جمعرات اور پرسون جمعہ اور کس دن یہ کیا کھاتے ہین۔ انکے کمرے مین گئے تو دیکھا تلوار ہاتھ مین لیکر اچھل کود رہے ہین پادری صاحب سے کہا شب کو ایک دیو نے ہمین للکارا۔ دروازے سب بند کر دیے اور تلوار اور بھالا اٹھا لیگیا ہمنے جادو کے زور سے دروازہ کھولا اور دیو کو قتل کیا اور تلوار چھین لی اب سویرے سویرے دو ساحرون کو مارا۔ پادری صاحب نے انکی جوانمردی اور کارنمایان کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اب آپ تھوڑی چاے پی لیجیے کہ اس مہم صعب مین کسی قدر شل آپ ضرور ہو گئے ہونگے انھون نے جواب دیا اچھا لاؤ۔ پادری نے اشارہ کیا۔ ماما نے پہلے مرغ کا شوربا اور چپاتیان کھلائین اسکے بعد شیرمال کے ٹکڑے کھلائے اور پھر چاے پلائی تو ذرا ڈھارس ہوئی کیونکہ چار پہر سے تلوار گھماتے اور بکتے بکتے شل ہو گئے تھے۔ شوربے سے ذرا قلب کو تقویت ہوئی تو شمشیر بکف حضور کمرے سے برآمد ہوئے اور صحن مین ٹہلنے لگے اب سنیے کہ بھتیجی نے پادری کی صلاح سے ایک رات کو معمار و

اور مزدورون کے ذریعے سے اس کمرے کو چنوا دیا تھا جہان کتابین رہا کرتی تھین اور باہم صلاح ہو گئی تھی کہ اگر یہ سوال کرین تو یہ جواب دینگے اور کمرے کی نسبت دریافت کرینگے تو یہ کہینگے۔ کچھ دیر کے بعد انکو اپنا کتب خانہ یاد آیا۔ دیکھا تو ندارد۔ ادھر گئے ادھر گئے۔ اس کمرے مین جا۔ اس کمرے مین جا۔ این اکتابین کہان ہین کتابون تک تو خیریت تھی کتب خانہ کہان ہی۔ اُسکا پتا نہین۔ این گل دیگر شگفت۔ اب انکو کچھ خیال ہوا کہ کسی ساحر کا کام ہی۔ اور یہان تو پہلے ہی سے پیشبندی ہو گئی تھی۔ ماما سے پوچھا کتب خانہ کیا ہوا۔ اُسنے کہا میان اسکا حال کچھ نہ پوچھو تم تو چھوڑ چھوڑ کے چلے جاتے ہو اور یہان ہماری جان پر بن آتی ہی۔ ایک روز گھڑ گھڑاہٹ کی سی آواز ہوئی جیسے بادل گرجتے ہین ہم لوگ کانپ گئے کہ یا اللہ بچائیو۔ اتنے مین دھوان سا نمودار ہوا اور سارے گھر بھر مین پھیل گیا۔ مین تو مارے خوف کے اچھی طرح دیکھ نہ سکی مگر حضور کی بھتیجی نے سب دیکھا بھتیجی کو بُلایا اسنے کہا پہلے تو معلوم ہوا کہ جیسے بادل گرجتے ہین اور مین ڈرنے لگی۔ ماما کے دل پر بھی خوف طاری ہوا کہ یا اللہ یہ کیسی مہیب آواز ہی۔ اتنے مین ایک ساحر سانپ پر سوار آسمان سے آتا ہوا نظر آیا۔ سانپ سے اُترا اور اُس کمرے مین گھس گیا اور وہان خدا جانے اسنے کیا کیا تھوڑی دیر مین ہم لوگون نے دیکھا کہ چھت مین سے اُڑ کے نکل گیا اور گھر مین اِدھر اُدھر چوطرفہ دھوان چھا گیا۔ اور ایک آواز آئی کہ جو ہمسے دشمنی کریگا اُسکے ہان ہم اُسکی غیبت مین چوری کرینگے اور اُسکی بھتیجی کو جادو کے زور سے اُٹھا لیجائینگے۔ پوچھا اُسکا نام تو نہین معلوم ہی بھتیجی نے کہا شاید قرچاچ ژفژف بتا گیا ہی۔ غور کرکے آپ نے فرمایا (قرچاچ ژفژف نہین۔ غرنوغاف ژفژف کیا ہو گیا وہ ہمارا بڑا دشمن ہی ہمنے اسکو کئی زکین دی ہین) ماما اور بھتیجی دونون نے کہا ہان کچھ ایسا ہی نام بتایا ہی۔ اچھی طرح یاد نہین مگر آخر مین ژفژف ضرور تھا۔ فرمایا (کیا کتب خانہ اُٹھا لیگیا) بھتیجی نے کہا (کتب خانہ تو کتب خانہ وہ تو کتب خانے کا کمرا تک لیگیا اور یہ کہہ گیا کہ ایک دن اسکی بھتیجی کو بھی لیجاؤنگا مین عورت ذات اسکا کیا کرونگی تم اب کبھی چار چار پانچ پانچ دن کے لیے باہر نہ غائب ہو جانا۔ اللہ کے لیے۔ انھون نے تلوار لی اور جس مقام پر کتب خانہ تھا وہان کھڑے ہو کر کوئی سو ہاتھ تلوار کے مارے ہونگے یہان تک کہ تلوار خم ہو گئی اور اُنھون نے ہانک لگائی (ای غرنوغاف ژفژف تو بھلا مردون اور بہادرون کا کیا مقابلہ کریگا ای لاحول۔ جب بہادرون کی غیبت مین تو آکے ہان چوری کرنے لگا تو اب تیری کیا اصل و حقیقت ہی۔ ڈاکو چور گرہ کٹ کو پہلوانی اور جوانمردی سے کیا سروکار ہی۔

تو مردان جنگی کجا دیدۂ	همین خویشتن را پسندیدۂ

اسمین کون بہادری ہی کہ نے بس عورتون پر شیر ہو گیا۔ اگر مرد ہی تو ہمسے لڑ۔ اگر عہدہ برا ہو جاے تو اس فن کو ترک کر دون پھر اسکا نام نہ لون۔ گرز سے سر اعدا کچل دون یہ گستاخی کہ ہزار ہا برس کی آبا و اجداد کے وقت کا کتب خانہ نے اڑا دھمکا کیا کہ عورت سے بدلہ لیگا ای لعنت ہی تیری بہادری پر۔ عورت سے جو شخص انتقام لے وہ بزدل بودا۔ ہان اگر ہم سے انتقام لینا ہو تو آ (خم ٹھوک کر) ابھی ابھی آ۔ (پھر خم ٹھوک کر) ابے آتا ہی یا نہین آتا۔ بڑا مرد ہی تو آجا۔ دیکھ مع تیرے ساتھیون کو ایک پھونک مین اڑا دیتا ہون یا نہین۔

تیرے گلشن کے لیے اک لیف دل کافی ہی	بحث نالہ نہ کر ای بلبل نالان ہم سے

اتنے مین خلیفہ آبا تو یہ سمجھے کہ ترف آگیا۔ اور پیترے بدل کر تلوار تول کر جھپٹنے ہی کو تھے کہ معاً پادری صاحب انکو لپٹ گئے۔ اور کہا یہ تو تمھارا نوکر حجام ہی۔ دوست اور دشمن مین فرق نہین کر سکتے ایسے تو فوراً فتہ ہو گئے ہو تم دیوون اور صمون کا کیا مقابلہ کر دگے۔ اپنون ہی کو قتل کر ڈالوگے۔ خدائی فوجدار کے جو پادری کو پکڑے ہوئے دیکھا تو سہولت کے ساتھ سمجھایا کہ بھائی تم پادری آدمی انجیل اور توریت کی باتین جانو تمکو اس کوچے مین کیا دخل ہی یہ ساحر لوگ باپ کی شکل بنا کے آئین اور مار ڈالین۔ دلاچہ اپنین اور زک دین انکا کوئی اعتبار تھوڑا ہی ہی۔ اچھا مین انکی آزمایش کرتا ہون امتحان لیتا ہون اگر یہ وہی ساحر ہی تو میرے اسکے لڑائی ہو جائیگی اور اگر ساحر نہین ہی تو صورت دیکھ کے بیوقوف کی طرح چپ چاپ کھڑا رہیگا اور بولیگا نہ چالیگا۔ اب مین اس سے کچھ گفتگو کرتا ہون (اچی فانوبن چاق بیوطن شوئی۔ سوکمدے پیترنی کہ ساہو شوئی۔ وژدژاغژنی رژارژ۔ بیوطن شوئی۔ سوکمدے پاژندی وحوق) خلیفہ کو نے اختیار ہنسی آئی اور خدائی فوجدار نے پادری سے کہا ہمنے اجنہ کی زبان مین جس سے سب ساحر واقف ہوتے ہین اُسکو گالیان دین گر یہ خاک بھی نہ سمجھا اس سے یقین ہو گیا کہ واقف آدمی ہی ورنہ وقوف کار آدمی تو اگر مٹی کا بھی ہوتا تو کٹ مرتا اور جان دے دیتا بھتیجی نے ماما سے کہا ذری جا کے دروازے کی کنڈی تو لگا دو جب انکو ترف سمجھے اور تلوار لیکے دوڑے تو اسی طرح اور جو کوئی یہان آئیگا اُسکو بھی غرچاج یا شرشاف یا منقوطیف سمجھکر دور پڑ رہینگے۔

خدائی فوجدار نے کہا۔ بات یہ ہی کہ اس ساحر کو مجھسے بڑی دشمنی ہی کیونکہ ایک نامی

بہادر ہے اور مجھے لاگ ڈانٹ ہے اور وہ اِس ساحر کا چیلا ہے اور ساحر یہ خوب جانتا ہے کہ مین اُسکے چیلے کی کساد بازاری کردونگا۔ اسی سبب سے وہ جلتا ہے اور مین یہانتک کہتا ہون کہ دونون کو مین اکیلا مارکے گرادونگا اور یون یون (چٹکی بجاتے ہوئے) یون نیچا دکھادونگا۔ یون وہ لاکھ دشمنی کرے جو قسمت کا نوشتہ ہے وہ مٹ نہین سکتا۔ یو کرم لیکھ نامٹے کرے کوٹ لاکھ چترائی۔ ایک دن میرا خنجر ہے اور اسکا سر ہے۔ اُنکی بھتیجی نے کہا یہ جو آپ فرماتے ہین یہ تو سب سچ ہے مگر اِس رہ نوردی اور کوچہ گردی اور جنگل بیابانون مین پھرنے سے کیا فائدہ۔ اپنے گھر مین بیٹھیو جو روکھی سوکھی ملے وہ کھاؤ اور چین سے زندگی بسر کرو اس سے کیا فائدہ کہ کہین سر پھوٹا اور کہین ناک ٹوٹی اور کہین کان کٹا دو دو دن تک کھانا پینا حرام ہو۔ نیکنامی درکنار اور مفت مین انسان بدنام عقلمندی کے یہ معنی کہ کم کھائے مگر غم نہ کھائے آدھی چھوڑ کے پوری کو دوڑنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ ورنہ اکثر ہوا ہے کہ جو بے جی چھپے ہونے گئے تھے وہان سے دوبے ہوکے آئے۔ خدائی فوجدار نے کہا بیٹا تم بھی کتنی نادان ہو۔ یہ باتین تم کیا جانو۔ بھلا مجال ہے کہ کوئی میرا بال بیکا کرسکے۔ کھال کھینچلون اور بھس بھر دون۔ وعدہ یہ کوئی ہمارا نقطۂ مقابل نہین۔

دشمنی را ہمچنے شرط ست وان دانی کہ نیست	از تو بنود نغمہ ورسازی کہ در چنگ من ست

اِس گفتگو سے انکا جوش جنون اور بھی تیز ہوگیا اور خون آنکھون سے ٹپکنے لگا اور مارے غصے کے کانپنے لگے۔ یہ کیفیت دیکھکر سب خاموش ہو رہے کہ اب چھیڑنا اور نصیحت کرنا فضول ہے ایسا نہو کہ بگڑ جائین اور جنون کی آگ اور بھی بھڑکنے لگے۔

کون سنتا ہے تری جوش جنون مین ناصح	خضر بھی ہین تو ہم راہ بنا دیتے ہین

پندرہ دن تک خدائی فوجدار نے اپنے گھر پر قیام کیا اور حرکات سکنات خوبگفتگو وضع قطع بات چیت سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ کسی زمانے مین پھر انکا بیابان طبع ہوگا کہ گھر بار کو خیرباد کہکر جنگل کو سدھارین۔ اور روز بروز ذرا ذرا جنون اور جوش مین بھی کمی تھی ہان اتنا ہوتا تھا کہ اِنکے جو دو دوست تھے خلیفہ اور پادری اُنسے اِنسے روز بحث ہوا کرتی تھی مگر دوستانہ طور پر ہنس ہنس کے۔ پادری صاحب کبھی اختلاف رائے کرتے تھے اور کبھی اتفاق اتفاق کبھی کبھی اسوجہ سے کرنا پڑتا تھا کہ اگر بالکل اختلاف ہی کرتے تو خدائی فوجدار بگڑ جاتے۔ مصلحت وقت تھی۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

اب سنیے کہ بدھو نفرنامے ایک غریب مزدور اِنکے پڑوس مین رہتا تھا اُسکو یہ روز دھمکا

گھڑی تلقین کیا کرتے تھے کہ ہم یون ملک سر کرینگے اور تاج بخشی کرتے ہوئے آگے بڑھینگے اور کرورون کوس کے رستے مین ہماری رعایا ہوگی اور ہم ژرفژف دیو اور غرناقوف جن اور جڑچاچ عفریت کو نیچا دکھائینگے مگر ہمارے ساتھ ایک نفر ضرور ہونا چاہیے - اگر تم چلو تو دنیا بھر مین تمھارا نام ہو ورنہ عمر بھر مزدوری کرتے کرتے مروگے - اگر خوش نصیبی اور نیکنامی کے خواہان ہو تو ہمارے ساتھ چلو اور ہمارے ساتھ ساتھ تم بھی نام کرو - ورنہ ہم کوئی اور ڈھونڈھینگے صدہا آدمی ہمارا نام سنتے ہی شریک ہونگے اور ہمارا رکاب ظفر انتساب چلینگے اور تم پچھتاؤگے اور روؤگے یہ بیچارہ بڑا سیدھا سادہ آدمی تھا حسب وقت خدا نے اپنے بندون کو عقل باٹی تھی یہ غیر حاضر تھے کہین پتا ہی نہین تھا ہر شنوان نے پکارا مگر یہ نہ بولے نہ بولے - **خدائی فوجدار** کی تلقین نے انکے دل مین بڑی جگہ کی یہان تک کہ انھون نے ٹھان لی کہ نہ کسی سے بولونگا چالیس کان دباکے چلے ہی چلو - خدا کا نام لو اور بسم اللہ کرکے چلو ع خدا خود میر سامان است اسباب توکل را + چلیے ایک سے دو ہوئے - ع - خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + یہ بھی سوچے کہ اگر **خدائی فوجدار** نے اکیلے اکیلے لطف حاصل کیا تو کیا فائدہ ہوا - بہتر یہ ہے کہ تم بھی انکی نیکنامی کا ایک حصہ حاصل کرو - اور **خدائی فوجدار** کو اکیلا نہ چھوڑدو - ع قیس صحرا مین اکیلا ہی مجھے جانے دو + دل ہی دل مین سوچنے لگے جب شہنشاہ ہونگے تو وہان انکے وطن کا اور تو کوئی ہوگا نہین بس ہمین ہم ہونگے اور ظاہر ہے کہ ہم وطن کے سوا اپنے غیرون کو کون پوچھتا ہے کوئی اپنون کو چھوڑکے پرایون کی طرف مخاطب ہوتا ہے اور بیگانون کا یگانون کے سامنے اعتبار کیا مطلق نہین - دگر دگونہ - جگر جگہ ہے - یہ بھی سوچے کہ ہم سونے کی دیوارین چڑھالینگے اور ہماری بی بی جو بیر شراب کی بڑی شائق ہین ہماری وزارت کے زمانے مین موقع وقت بیر پی سکینگی اور ہمارے لڑکون کو خوب راب پینے مین آئیگی - الغرض شیخ چلی کے سے منصوبے گانٹھنے لگے کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا مگر چونکہ کسان اور غریب آدمی تھا اس سبب سے خواہش بھی تھی تو ویسی ہی - خود بدولت کے زمانۂ وزارت مین اپنے لڑکے یعنی وزیرزادے راب پینگے گویا حاتم کی قبر پر لات ماری اور حضور کی زوجہ مقدسہ دونون وقت بیر پی سکینگی - بہت بڑھ گئے وزیر کے لڑکون اور بی بی کے لیے راب اور بیر گویا معراج ہے سچ ہے - ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + مگر گئے تو انھون نے اپنی بی بی سے کہا کہ اگر ایسی بات ہو کہ تم روز دونون وقت بیر پاؤ اور تمھارے لڑکے خوب سی راب پیین اور روز بلاناغہ پیین تو تم خوش ہوگی نہین وہ بولی ایسی قسمت کہان - مہینے مین اکدن بھی راب ملے تو غنیمت سمجھین اور وہ وقعہ بیر بھلا ہمین کون پلائیگا - انھون نے جواب دیا بی بی ہمنے شیلا لڑا یا ہے دیکھو تو کیا ہوتا ہے - ع - شاید کہ ہمین بیفیہ برآرد پر و بال + غنقا گرد و تیمور کون تھے - پھر کتنے بڑے

شہنشاہ گزرے گئے کہ آج تک مشہور ہین - بیادون ہی سے سوار ہوجاتے ہین خدا کی خدائی مین کس کو دخل ہے بدھونفر کو لیس کرکے سیان خدائی فوجدار نے کچھ زیور کچھ اسباب کچھ مکانات کچھ دکانین بیچ ڈالین اور کوڑے کرکے نقدی جمع کرلی اور عمدہ عمدہ قیصین کئی قسم کی بنوائین - آلات حرب کو بھی درست کرلیا اور آٹھون گانٹھ کمیت ہوگئے - بدھونفر نے ایکدن انسے آکے پوچھا کہ (ہمارے لیے کونسی سواری تجویز کی ہے - دو چار دس پانچ دن کی بات ہو تو پیدل چلے چلین مگر یہ لمبے سامان ہین خدا جانے کتنے دن تک مسافرت رہے) خدائی فوجدار سوچے کہ ہم ایسے بہادرون کے ساتھ جو صاحب رفیق خدمتگار رہتے تھے انکی نسبت نہین سننے مین آتا کہ گھوڑے یا اونٹ یا قاطر پر سوار ہوتے ہون اور نہ کسی کتاب مین پڑھا - سوچتے سوچتے اُٹھے کہ کتابون مین دیکھین شاید اسکا ذکر ہو - مگر فوراً یاد آیا کہ کتاب کہان - کتب خانہ اور اُسکا کمرہ دونون اس ساحر کامل فن نے غائب کردیے - اسوقت انکو اپنے پیشہا کتب خانے کے گم ہوجانے کا سخت افسوس ہوا - ہاتھ مل کے رہگئے - پادری صاحب کو بلوایا - خلیفہ آئے - دونون سے کہا کہ ہمین اسوقت بڑا صدمہ ہوا کہ وہ ناہنجار نامعقول نالائق ساحر ہمارا کتب خانہ چرا لیگیا ایک امر کی نسبت پرانے مصنفون سے کچھ مشورہ کرنا تھا مگر ع - آن قدح بشکست و آن ساقی نماند + اگر اس گانون مین کوئی بڑا کتب خانہ ہو تو بڑا مطلب نکلے ورنہ خیر - قہر درویش بر جان درویش - پادری اور خلیفہ تو انکی کتابین جلا چکے کتب خانے کا کمرہ چنوا چکے تھے یہ بھلا ایسی کتابون کی انکو کب چھان دکھاتے - دونون نے کہا کہ اس گانون مین کتب خانہ کجا - پڑھنے لکھنے ہی کا لوگون کے شوق نہین - کتب خانہ کجا - یہ بولے کہ (ہمسے کئی سو علما اور فضلا اور کئی جنون اور دیوؤن نے کہا تھا کہ اتنا بڑا کتب خانہ سبعت اقلیم مین نہین ہے) پادری نے کہا اسمین کیا شک ہے جب [illegible] آئی کہ کتب خانے اور بکرے تک کی چوری ہوگئی - آپ نے فرمایا (چوری ہوگئی) آپ کو کچھ خبر بھی ہے دو جادوگرون نے جاکے چین کے بادشاہ سے کہا کہ حضور فلان شخص کے پاس ایسا کتب خانہ ہے کہ روے زمین پر نہین - بس سنتے ہی حکم دیا کہ مع مکان کے لے آؤ - وہ تو بڑی خیریت گذری کہ ماما اور یہ لڑکی بچ گئی کتب خانے ہی کے ساتھ گئی (بھتیجی نے مسکرا کر کہا (چچا جان پھر وہان سے کسی ترکیب سے منگوا لیئے) جواب دیا بیٹا چین والون سے اور ہمسے ایک دلی محبت ہے - بادشاہ کا فعل اور ساحر کا فعل اور ہوتا ہے اور ہم بہادر اور ہی ڈھب کے لوگ ہوتے ہین وہان کے دیو ہمارے یار ہین ابھی چاہون تو چین کے بادشاہ کی کل سلطنت اُڑا لاؤن مگر دیوون کو اسمین بڑی پریشانی اور دقت اُٹھانی پڑیگی - اچھا خیر - اب ہم ذرا کچھ دل سے مشورہ کرتے ہین تم لوگ

چلے جاؤ۔ دن بھر تنہا رہونگا۔ یہ کہکر اپنے کمرے کے دروازے بند کرلیے اور غور کرنے لگے کہ بدھو نفر کی سواری کیا تجویز کی جائے انجام کار رائے یہ قرار پائی کہ جسطرح ممکن ہو بدھو نفر کو ایک گدھا خرید دین خود تو اپنے رشک حمار راہوار بادرفتار پر متمکن ہون اور بدھو نفر گدھے پر ٹخٹخاتے چلین بس ٹھان لی کہ ایسا ہی ہوگا۔ دوسرے دن بدھو نفر کو بلاکے دس روپے دیے اور کہا تم اپنے لیے ایک گدھا خرید داور کاٹھی ہم دینگے۔

کیل کانٹے سے لیس ہوکر ایک شب کو سرکوب زبردست زبردست آزار خدائی فوجدار دشت نیپال ضیغم مارجنگ کا ٹھیاوار راہوار شہسوار جنگ چپ چپاتے اٹھے اور اپنے عراقی کو کسا اور دمدی دانٹی۔ جرنیل نے ہتھیار لگائے۔ نیزہ ہاتھ مین لیا۔ کپڑے باندھ کے ساتھ لیے اور جھپکتے ہوئے پشت توسن پر سوار ہوئے اور چلے بدھو نفر سے صلاح ہوگئی تھی کوئی سو قدم کے فاصلے پر وہ بھی ملے۔ گدھے پر سوار۔ چہرہ مارے خوشی کے گلنار۔ آگے آگے خدائی فوجدار کے پیچھے بدھو نفر خدمتگار۔ اب دل لگی دیکھیے کہ انکا ٹٹو کانا اور انکا ایک ٹانگ سے ذرا لنگ کرتا تھا۔ دونون اچھے رہے چلتے چلتے ترکا ہوگیا تو گانون سے دور نکل گئے تھے۔ بدھو نفر نے کہا اب ہماری جان مین جان آئی۔ اب کوئی ہمسے مواخذہ کرنے والا نہین ہی۔ نہ لڑکے دوڑے آئینگے کہ ابا جان کہان بھاگے جاتے ہو۔ نہ چور وطنے دیگی کھانے بھر کو اللہ ان سبکے لیے بہت کچھ جمع کردیگا۔ دو لڑکے ہین دن بھر مین دو آنے بھی پیٹ لائینگے تو کھانے بھر کو بہت ہی بی بی اگر دو سیر غلہ بھی دن بھر مین لائیگی تو چین ہی چین لکھا ہی۔ غم زدہ غم کا اللہ خدا نے چاہا تو ایک سال کے اندر ہی حضور کے مکان جواہرات کے اور ہمارے سونے کے ہوجائینگے دونون دندناتے پھرینگے پڑوس مین وہ پنچیاری رہتی ہی اسکی لونڈیا کو فوراً گانون باہر کردونگا۔ خدائی فوجدار یہان پر بات کاٹی اور کہا کیون بھئی اس پنچیاری کی لونڈیا نے کیا بگاڑا ہی۔ بدھو نفر بولے اسکے سبب سے ہمارے لڑکے بدنام ہین خدائی فوجدار نے بگڑکر کہا صنو صاحب ابھی سے گانون کے اجاڑنے اور گانون والون سے بدلہ لینے کا خیال دل مین نہ لاؤ۔ بس صرف یہی دعا مانگو کہ اللہ کرے روز جنون اور دیوون اور غنیم سے مقابلہ ہو اور ہمارے ذریعے سے ہمارے رعب سے ہمارے جلال کی ہیبت سے ظلم کا نام تک باقی رہے۔ تعدی منزلون دور۔ جور کافور ہوجائے جب تو ہم خدائی فوجدار اور تم ہمارے رفیق اور خدمتگار۔ اور اگر یہ سوچنے لگے کہ منچیارن کی لڑکی کو گانون سے نکالدینگے اور لڑکے کی دکان کھود کے پھینک دینگے تو بربادی گئی گذری۔ ادھر خدائی فوجدار وعظ کررہے تھے اور ادھر بدھو نفر دل ہی دل مین دعا مانگ رہے تھے کہ یا خدا وہ دن جلد دکھا کہ ہمارے آقا ناپو کے بادشاہ ہوجائین اور ہمکو وزیر بنائین خدائی فوجدار ابھی اسی دھرے پر چلنے لگے مگر ابکی مرتبہ دھوپ تیز نہ تھی۔ اور سویرا

بھی تھا۔ بدھو نفر نے آقا کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی (پیر و مرشد۔ دیکھیے غلام نے حضور ہی کے سبب سے گھر بار چھوڑا رشتہ داروں سے منھ موڑا صرف اس طمع سے کہ اگر کوئی جزیرہ حضور فتح کرین تو خانہ زاد کو اُسکا گورنر مقرر فرمائین اس وعدے کو بھول نہ جائیگا) انھون نے بکشادہ پیشانی جواب دیا بھئی یہ تو ہوتی ہی آئی ہے۔ ہمارے پیشے کے لوگ ہمیشہ سے یہی کرتے آئے ہین کہ ادھر کسی ٹاپو پر فتح کا ڈنکا بجایا اور ادھر اپنے خصاصی گورنر مقرر کیا) بدھو نے مقرر ہونے کے پہلے ہی جھک کے سلام کیا اور اپنے نزدیک گورنر مقرر ہو گیا

خدائی فوجدار نے پھر انکی طرف خطاب کر کے کہا۔ بدھو میان تمکو ابھی ہمارے گون کے اختیارات کا حال نہین معلوم کہ ہم کس بلا کے لوگ ہین اور کیا کچھ کر سکتے ہین۔ اگر کوئی جزیرہ یا بادشاہت فتح کی تو سب سے پہلے تمھارا حق اُسکی گورنری کا ہوگا۔ ہم لوگ گورنرون کو اکثر راجہ اور نواب کا خطاب دیتے ہین۔ گو ابھی تو درجہ بہت چھوٹا ہی مگر ممکن ہی کہ کسی روز ایک جزیرے کا جزیرہ۔ ٹاپو کا ٹاپو تمھارے زیر نگین ہو جائے اور ہم خطاب عطا کرنے مین بڑے فیاض ہین۔ عجب نہین کہ تمسے ایسے خوش ہون کہ بادشاہ کا خطاب دے دین۔ بدھو اسقدر خوش ہوئے کہ بیان سے باہر۔ سوچے کہ اگر بادشاہ ہوا تو منھیارن کی لونڈیا کو فوراً قتل کرا ڈالونگا۔ پوچھا کیون جناب بھلا کب تک اس فتح کی امید ہی۔ **فوجدار** نے جواب دیا۔ بھائی صاحب یہ کوئی اختیاری امر نہین ہی۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ چھ دن کے اندر ہی اندر اگر فتح نہ حاصل کی تو نام بدل ڈالونگا اور خدا نے چاہا تو تم نواب ہو جاؤ گے اور عجب نہین کہ بادشاہ کا خطاب ہم تمکو دے دین۔ بدھو بولے کیون حضور جو ہم بادشاہ ہو جائینگے تو ہماری زوجۂ محترمہ کیا ہونگی۔ **فوجدار** کو اس سوال پر ہنسی آئی۔ اور کہی برس کے بعد یہ محترمی پیدا ہوئی آج ہنسے انھون نے کہا یہ تو نے بنائی بات ہی۔ تم بادشاہ تمھاری بی بی بادشاہ بیگم۔ بدھو اور بھی خوش ہوئے اور دل ہی دل مین سوچنے لگے کہ اپنی کبڑی بی بی کو بادشاہ بیگم نہ بنایا ہو تو سہی۔ کبڑا محل نام رکھونگا اور بیحد متین خواصین مامائین اصلین محلدار دواجی۔ آبدار خانے والی۔ الغرض جتنی خادمہ ہونگی سب کبڑی۔ کوزہ پشت۔ اور یہ اُن سب کی سرتاج ہونگی اور چین کرینگی۔ مگر درد دکھ تکلیف زحمت تو ہم اُٹھائینگے اور لطف وہ اُٹھائینگی۔ انکو ہمارے کارنامون اور معرکہ آرائیون کی بھلا کیا خبر ہوگی۔

تمام رات وہ جاگین۔ وہ سوئین سارے دن	خبر ہی کیا انھین کیونکر کٹے ہمارے دن
شب وصال ہو کیونکر نصیب روز فراق	کہ زلف لیلی شب کسطرح سنوارے دن
کسی کے جاتے ہی گھر مین ہوئی وہ تاریکی	چراغ مین نے جلائے ہین آج سارے دن
تمھاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی	تمام رات کہین ہو کہین ہو سارے دن

فوجدار نے کہا بدھو اگر چھ دن کے اندر ہی اندر بادشاہ نہ ہو جاؤ تو جب ہی کہنا۔ انشاء اللہ تعالے

فصل ۸

خدائی فوجدار مع کانے ٹٹو اور بدھو نفر اور اُنکے گدھے کے پوئی پوئی جا رہے تھے کہ دفعتہً بڑی سودائی فوجدار نے غل مچایا کہ (سنبھلے ہوے ذرا اس کو کڑا کرلو۔ خوب سنبھلے ہوئے بیٹھنا ہمیں جالیس دیوؤں سے ستم کا مقابلہ ہے قیامت کا سامنا ہے۔ بیڈھب ہوگی بدھو نفر خوب سنبھلے رہنا۔ ہاں ذرا کان تو بھینچے ٹٹو ڈرتا نہیں اُڑوہ دیو ہیں کہ دیوؤں کے بھی باپ ہیں اور قطار در قطار بدھو نے غور کرکے چوطرفہ دیکھا تو کہیں دیو نہ نظر آئے۔ آنکھیں جما کے دیکھا مگر دیو نہ دکھائی دیے۔ (یا الٰہی یہ دیو کہاں ہیں بھئی۔ خدائی فوجدار کو قطار کی قطار دکھائی دیتی ہے۔ اور ہمکو ایک دیو بھی نہیں سوجھتا یہ کیا اسرار ہے) اتنے میں پھر اُنھوں نے ہانک لگائی (اب وقت قریب آتا جاتا ہے۔ چالیس بیالیس دیوؤں سے کم کی فوج نہیں ہے اور ایک ایک دیو وہ زبردست کہ الامان) بدھو سے نہ رہا گیا۔ پوچھا سرکار دیو کہاں ہیں۔ ہمیں تو ایک بھی نہیں سوجھتا دور تک دیکھا دیو کیا معنی بڑے ٹک نہیں سوجھتے۔ اُنھوں کہا عجب آدمی ہو ارے میاں وہ کیا سامنے کے رخ ہیں۔ تمکو دیو تک نہیں سوجھتے۔ اِن لوگوں سے بھی بڑھ گئے جنکو دن کو اونٹ نہیں نظر آتا۔ وہ سامنے دیوؤں کی قطار ہے۔ وہ بڑے بڑے مہیب دیو زاد۔ بدھو نے پھر غور کرکے دیکھا اور کہا یہ دیو نہیں ہیں یہ تو پنچکیاں ہیں۔ ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ دیوؤں کی ایسی کہی۔ میں بھی کہتا تھا کہ یا تو دیوار ہمکو اس میدان میں نہ دکھائی دیں اب ہم ایسے اندھے ہوگئے کہ آدمی تو آدمی دیو تک نہیں سوجھتے۔ اجی جناب یہ تو کھلی ہوئی پنچکیاں ہیں۔ دیو سے کیا مطلب۔ خدائی فوجدار نے کہا یار تم بالکل ناتجربہ کار آدمی ہو۔ تمکو یہ بھی معلوم ہے کہ دیو ہوتے کیسے ہیں۔ پنچکیاں بنجائیں دریا بنجائیں پہاڑ بنجائیں۔ چوہے بنجائیں۔ سنا نہیں۔

دیوؤں سے کہا کہ چوہے بنجاؤ	تا باغ ارم سرنگ پہونچاؤ

یہ کہکر اُنھوں نے بدھو نفر کو ہدایت کی کہ اگر تم زخمی ہو جائیں تو پانی فوراً پلا دینا۔ بدھو نے پھر منع کیا اور کہا ذرا تو آنکھوں سے کام لیجیے ورنہ زک اُٹھائینگے اور بہت ہی پچھتائیے گا۔ اُنھوں نے کہا۔ بس تم دور سے کھڑے ہوے تماشا دیکھا کرو۔ ہم اِن سب کو مار کے ڈھیر کر دینگے۔ تم دعا مانگتے جاؤ۔ یہ کہکر ہمارے حضور نے گھوڑے کو کڑکڑا دیا اور میان رشک ہمار اُچک اُچک کر چلنے لگے۔ نو دن چلے اڑھائی کوس۔ بدھو گلا پھاڑ پھاڑ کے چلاتے اور غل مچاتے ہیں کہ ایسا غضب نہ کرنا۔ اجی پنچکیاں ہیں دیو نہیں ہیں۔ یہ سب کو دیو ہی سمجھ رہے ہیں اور اُٹھکھیلوں پر ہیں۔ قریب پہونچکر غل مچا کے کہا اُترو لو بودو۔ خبردار بھاگنا نہیں۔ تمھارا سرکوب آن پہونچا یا تو سب کے سب ہاتھ جوڑ کے ایک ٹانگ سے کھڑے ہوجاؤ اور ہمارا لوہا مانو یا جہنم واصل ہو۔ میں اکیلا تن تنہا بہ یک بینی و دو گوش تم سے لڑونگا اور کاٹ کے پھینک دونگا۔ تم اتنے

ور نہین اکیلا۔ مگر خبردار جو بھاگو۔ اگر مرد ہو تو ڈٹے رہو۔ ورنہ لوہا مانو۔ اور ہماری بیعت کرو۔ دو باتون مین سے ایک مانو۔ یا ادھر یا اُدھر۔ خبردار بھاگنے کی سند نہین مقابلہ پر آؤ۔ اسکے بعد گھوڑے کو دوڑا کر آپ نے ایک بھالا بیچکی کے بھونک ہی تو دیا۔ بھالا اسکا اور اُسکا مقابلہ کیا۔ بھالے کے ستر ٹکڑے ہو گئے۔ اور کا ناٹھوس صدمے سے دھڑمے گرا اور فوجدار صاحب نے بھی زور سے پٹخنی کھائی بڑی چوٹ آئی پہتر بگڑ گئے۔ ہوش حواس غائب۔ بدھو یہ حالت زار دیکھکر دوڑا۔ انکو بہزار خرابی اُٹھایا اور کہا (مین نے تو پہلے ہی عرض کیا تھا کہ یہ بیچکی ہے۔ اندھے تک کو دکھائی دیتی۔ مگر آپ نے ہاری مانی نہ جیتی دیوہی سمجھا کیے۔ مجھے تو اب آپکے دماغ مین فتور معلوم ہونے لگا۔ غضب خدا کا دن کا وقت اور آپ کو دیو سوجھنے لگے یہ دیو ہین یا بیچکیان ہے۔ خدائی فوجدار بولے بھائی تم بڑے ناآزمودہ کار ہو۔ الد۔ ارے بیوقوف یہ جنگ کا میدان ہے خالاجی کا گھر نہین۔ یہان خدا جانے کیا کیا دکھائی دیتا ہے۔ ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ اصلیت یہ ہے کہ اس جادوگر باجی نے جو ہمارا کمرہ اور کتب خانہ چرا لیگیا ہے یہ ہمارے مقابلے کے لیے بھیجے اور حیب ہم شمشیر خارا شگاف اور تیغ خوش غلاف لیکر جھپٹے تو بس کچھ دیوون کو بھگا دیا۔ جانتا تھا کہ مقابلہ کرنے کے قابل تو ہین نہین اور کچھ کو پٹخنی بلا دیا خیر لونگا بدلا۔ انشاء اللہ۔ بدھو نے بڑی دقت سے انکو گھوڑے پر لادا گھوڑا ابھی چرمر ہو گیا تھا تخ تخ کرتے چلنے لگے۔ راستے مین انھون نے کہا یار بدھو بھی بڑے بازار کی طرف سے چلنا کیونکہ وہان اکثر زور آزمائی اور جنگجوئی کی باتین ملینگی اور خوب ہی نام کرینگے۔ مگر ایک بات کا افسوس ہے کہ ہمارا بھالا ٹوٹ گیا اسکی چندان پروا بھی نہین کیونکہ ہمنے کتابون مین پڑھا ہے کہ جب چیقاوس پہلوان کی تلوار ٹوٹ گئی تھی تو انھون نے لکڑی تلوار کی بنائی تھی اور اُسی سے وہ وہ کارنمایان کیے تھے کہ باید و شاید۔ بس اسی طرح ہم بھی لکڑی کا بھالا آج ہی بنا لینگے اور دیکھ لینا وہ وہ کار بزرگ کرینگے کہ عش عش کرنے لگوگے۔ بدھو تو جلا ہوا تھا ہی۔ اسنے کہا جبکہ کار بزرگ تو پیچھے کیجیگا۔ پہلے ذرا سنبھل کے تو بیٹھیے گھوڑے پر سے آپ کھسکے پڑتے ہین اور سبب اسکا یہ ہے کہ مارے درد کے آپکا برا حال ہو گا۔ بڑی چوٹ لگی ہے اور سویرے کی چوٹ بہت کڑی ہوتی ہے۔ انھون نے اتفاق کیا اور کہا اسمین شک نہین کہ بڑی چوٹ آئی ہے مرتے مرتے بچے مگر ہم لوگ ان ذرا ذرا سی چوٹون کو کب مانتے ہین۔ مرتے دم تک اُف نہ کرین یہان ذری مین فرق آجائے تا۔ وہ بانکا کیا جو روئے اور ایسے ویسون کی طرح کراہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ چرکے پر چرکا پڑے اور اُف نہ کرین۔ ہم تو دنیا مین اسی کام کے لیے خلق ہوئے ہین۔ تلوار بندوق کی گولی توپ کا گولا پڑے کچھ پروا نہین۔ جوانمرد انکو کب سمجھتے ہین۔ موت سے کب ڈرنے والے ہین کفن بدوش ہر دم مرنے پر تیار۔ جنازہ روان کی سواری۔ زخمی ہونیکو معراج جانتے ہین۔ ایک ہو

تو مقابلہ کرین اور ہزار ہوں تو نہ ڈریں۔ سینہ سپر جان بکف۔ جان کیا شی ہی لاحول ولا قوۃ۔ سر دم جان بکف۔ مگر یہ امر قواعد کے خلاف ہی کہ بہادر ہو کر اور چوٹ یا زخم کھا کے شکایت کرے بدھو بولا اگر سرکار ہمکو تو اگر ذرا سا بھی زخم لگیگا یا چوٹ آئیگی تو ہم ضرور روئینگے ہاں اگر یہ بھی قواعد کے خلاف ہو کہ جو شخص آپ لوگون کے ہمراہ ہو وہ بھی مار کھاے اور نہ روے تو فقہ درویش برجان درویش۔ ضبط کرونگا) خدائی فوجدار کو ایکبار ہنسی آئی اور کہا ہمنے اجازت دی کہ تم خوب دیا کرو۔ چوٹ لگے یا نہ لگے پیٹ بھر کے زار زار روو اگر رونے ہی سے تمھاری تسلی ہوتی ہی تو کیا مضائقہ آپ خوب روئیے ہم لوگون کی نسبت البتہ قواعد ہیں مگر ہمارے ساتھ جو لوگ ہیں انکی نسبت کوئی ممانعت نہیں ہی خوب دل کھول کے روئین۔ بدھو نے اسنے تو کچھ نہ کہا مگر دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اگر آج ہی کی سی حماقت پھر کی تو تم اور ہم دونون روئینگے بلکہ روتے نہ بنیگی۔

اب بدھو نے اسنے کہا کہ سرکار ہمارے نزدیک کھانے کا وقت آگیا۔ ہان اگر یہ بھی بہادری اور جرنیلی اور خانہ جنگی کے قواعد کے خلاف ہو تو جانے دیجیے۔ کھانے سے بھی گئے۔ انھون نے کہا بھئی اسکے لیے کوئی قاعدہ نہیں ہی جب بھوک لگے کھاؤ جب پیاس معلوم ہو پیو۔ اگر تم بھوکے ہو تو ہمارا خیال نہ کرو مزے سے چکھو۔ اتنی شہ جو پائی تو بدھو نفر نے روٹی اور چلتی گدھے پر بیٹھے ہی بیٹھے کھائی۔ آگے آگے انکے سری سلطان آقا ٹٹوے کو ٹخ ٹخ کرتے جاتے تھے اور انکے پیچھے پیچھے حضور گدھے پر نوالہ توڑتے چٹنی کے ساتھ اڑاتے اور دندناتے تھے۔ کھانا کھا کر انھون نے ایک کنوین پر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی چلو سے پیا۔ مگر گدھے سے نہ اترے جس سے پانی مانگا تھا وہ کہنے ہی کو تھا کہ گدھے پر سے اترو آدمی بنو لیکن جب اسنے میان خدائی فوجدار پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ کہین کا کمسن چلا آتا ہی اور اسکے ہمراہ یہ شخص ہی تو خود اپانی لیکے پہونچا اور خدائی فوجدار سے بھی پوچھا کہ حضور تو نوش فرمائینگے حکم ہو تو شربت حاضر کروں انھون نے آنکھ سے اشارہ کیا کہ ہمین نہین چاہیے۔ بدھو نے جو کھانا کھایا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور اپنے آقا کی عظمت کا حال دیکھا کہ لوگ کیسی توقیر کرتے ہین اور کسقدر مانتے ہین تو دل کی کلفت ذرا دور ہو گئی۔ اور خوش خوش چلنے لگا۔ کوئی کوس بھر کے فاصلے پر نکل گئے ہونگے کہ ایک دلکش مقام پر جہان سبزہ و لالہ و گل اور رود بار کی روانی سے دل کو ایک قسم کا سرور حاصل ہوتا تھا خدائی فوجدار نے گھوڑے کی باگ کھینچ لی اور میان بدھو بھی گدھے کو ٹخ ٹخ کرتے ہوے پہونچے۔ فوجدار کو دیکھا ایک گاؤن والا ٹیا بھر کے دودھ لایا اور ایک تلے ہوئے انڈے لیکے آیا۔ انھون نے دودھ تو خود کھا لیا اور انڈے بدھو کو دیے۔ میان بدھو اور بھی خوش ہوئے کہ اور کچھ نہین تو کھانے پینے کا آرام ہی۔ یہان پھر تازہ تازہ ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور خوش و خرم چلے

شام کو ان دونون نے درختون کے تلے بسیرا لیا۔ بدھو دن بھر کے تھکے تو تھے ہی لیٹتے تو آنکھ لگ گئی مگر خدائی فوجدار کو نیند کہان۔ یہ تمام شب جاگتے رہے اور بی گلابوجان کی یاد ایکدم بھی نہ گئی۔ بلحظ معشوقہ زرین کمر کی یاد تھی وجہ یہ کہ خلل دماغ نے یہ پٹی پڑھائی کہ وہ بہادر نہین جو شب کو آرام کرے۔ بہادر اور جری وہ جسکو۔

نہ شب کو چین نہ راتون کو آب و دانہ ملا	نہ تو شام کو ٹوٹا سا قید خانہ ملا

جری وہ جو جنگلون بیابانون پہاڑون رگستانون برشتانون مین دس دس بارہ بارہ رات نہ سوے وہ لاکھ کوشش کرے کہ نیند آئے مگر آنکھ ہی نہ جھپکے۔ ایک دفعہ بی گلابوجان کو یاد کرکے ان اشعار کو ترجمان دل کیا۔

تمکین تری شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین	غمزہ ترے انداز مین انداز ادا مین
دو باتون کی فریاد ہی درگاہ خدا مین	رحم آئے ترے دلمین اثر میری دعا مین
کیا کہون تجھکو جو بے مہر و فسونگر نہ کہون	جسکو دنیا کہے اس بات کو کیونکر نہ کہون
ہمین دشوار جینا عار تمکو قتل کرنے سے	بڑی مشکل مین رکھتے ہو بڑی مشکل مین رہتے ہین

خدائی فوجدار خبط الحواس نے بک بک کے جنگل بیابان کو کاندھے پر اٹھا لیا مگر انکے پٹھو میان بدھو گھوڑے بیچ کے سوئے تو اٹھنے کا نام نہین لیتے یہ اول تو دن بھر کے تھکے ماندے دوسرے رضیان چٹنی خوب پیٹ بھر کے کھائی۔ اور انڈے بھی چلکے۔ سوئے تو مردون سے شرط باندھکر۔ انکے خراٹون سے فوجدار صاحب کبھی کبھی گھبرا اٹھتے تھے چھیڑے تو مرگا کر دیا۔ اگر میان فوجدار نہ جگاتے تو شاید دوپہر تک نہ اٹھتے۔ طیور زدی شعور شاخون پر مصروف زمزمہ پردازی و نغمہ سنجی تھے گرانکا چہکنا انکی نیند پر ذرا اثر نہین پہونچاتا تھا۔ اگر ڈھول لیکے بھی کوئی انکے سر پر کھڑا ہو جاتا تو بھی انکو کانون کان خبر نہوتی دھوپ چڑھ آئی بگولے اپنے نزدیک شبنم ہی مین سوئے ہوئے تھے۔ خرخر کی آواز سے فوجدار کو بڑا رنج ہوا۔ سوچے کہ یہ شخص ہم ایسے جفاکش بہادرون کی مصاحبت کے کام کا نہین۔ ہمارا پٹھو وہ ہونا چاہیے جو ہمسے زیادہ جفاکش ہو۔ یہ تو ایک کاہل آدمی ہی۔ غضب کا دن چڑھ گیا اور یہ آرام ہی مین ہی آواز دی (بدھو۔ بدھو ابے او بدھو۔ اٹھتا ہی کہ نہین) بدھو (اون اون) کرکے اٹھے۔ اور پھر لیٹ رہے۔ اب فوجدار کو غصہ آیا۔ اور شانہ ہلایا۔ آپ بیدار ہوئے۔ منہ دھویا اور منہ دھوکر بوتل سے ذرا سی شراب لی اور جو روٹی اور چٹنی بچی تھی وہ کھانے ہی کو تھے کہ ایک آدمی دھوئی ماش کی دال و تازی تازی ٹیان لایا انھون نے باسی روٹی توڑ دی اور ترال نوش جان کیا گانون کا گھی اور پیاز سے داغا ہوا

اِسنے بڑا مزا دیا۔ شراب پی کر اور گرما گرم روٹی کھا کر یہ تو چھک کر لیس ہو گئے۔ انکا گھوڑا بھی خوب گھانس کھلیکا دونوں مزے مین رہے۔ اب خدائی فوجدار کا حال سُنیے کہ کھانے سے قطعی انکار کیسی کتاب مین انھون نے پڑھ لیا تھا کہ کبھی مردان جنگی صرف اپنی معشوقہ کی یاد پر بسر کرتے ہین یعنی معشوقہ کی یاد انکی بھوکھ پیاس بند کر دیتی ہے۔ بی گلابو جان کو یاد کر کے انھون نے کہا۔

ہاے وہ دن کہ میسر تھی ہمین رات نئی	روز معشوق نیا روز ملاقات نئی
ہونگے حوران بہشتی سے بڑا نے انداز	آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی
آپ کا اعتبار کون کرے	روز کا انتظار کون کرے

ایک دفعہ ہی جوش جو آیا تو گھوڑے کو کسا اور مسیان بدھو کو بھی ڈانٹا کہ تیار ہو۔ اور مہم پر چلو۔ وہ بھی پر پُرزے جھاڑ کے موجود ہو گئے۔ اور دونون سوار روانہ ہوئے۔ فوجدار نے کہا بھائی بدھو ایک بات یاد رکھنا آج بہت بڑا مقابلہ ہے کیونکہ جہان ہم تم چلتے ہین۔ وہان اظہار جوہر شمشیر بسالت کا بڑا موقع ہے۔ ایسا نہو کہ تم ڈر جاؤ مگر ایک امر کہدینے کے قابل یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی ہمارا نقطۂ مقابل میدان مین آئے اور ہمسے جنگجو ہو تو تم ہماری جانب سے مقابلہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ یہ آئین بہادری سے بہت بعید ہے اور میدان کارزار کی روائی کو روا نہین ہے کہ کوئی ثالث انکی طرف سے بولے یا لڑے۔ مگر نہین۔ ہان اگر یہ یقین ہو جائے کہ ہمارے حملہ آور جھوٹی است کے لوگ اور ذلیل اوقات ہین تو تم بھی بھڑ پڑنا مگر جو لوگ ہمارے مدمقابل ہون اُنسے نہ بولنا۔ اُنسے ہماری طرف سے نہ لڑنا بدھو نے انکو یقین کامل دلایا کہ یہ کسی جنگ یا معرکے مین نہ بولینگے (مین تو لڑنے والا آدمی ہی نہین ہون مجھے اِس سے کیا سروکار۔ ہان جو کوئی خواہ مخواہ مجھپر حملہ آور ہوگا اُس سے ہم بھی سمجھ لینگے جب دیکھینگے کہ بات ہی جاتی ہے تو ضرور جان پر کھیل جائینگے آپ کو اگر کوئی خدانخواستہ زخمی بھی کرے یا مار بھی ڈالے تو بندۂ درگاہ اپنی جگہ سے نہ ہلینگے۔ بس تک تک دیم دم نہ کشیدم۔ پرائے پھٹے مین کون پانون ڈالے)

اب سُنیے کہ چلتے چلتے راہ مین دو مہنت ملے دونون ایک ہاتھی پر سوار تھے اور ہاتھیون کے گلون مین گھنٹے تھے۔ ٹھن ٹھن کی آواز آتی تھی۔ خواصی مین ایک ایک چیلا چھاتا لگائے ہوئے تھا۔ اِنکے پیچھے ایک فنس پر کوئی شریف زادی سوار تھی اُسکی فنس آرہی تھی۔ آٹھ کہار اور ادھر ادھر مہربان اور خاصہ بردار اور سپاہی۔ مہنت اپنی راہ جاتے تھے اور زنانی سواری اپنی راہ راہ۔ ایک کو دوسرے گروہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اِس بھیڑ کو جو فوجدار نے دیکھا تو بدھو کو قریب بلایا اور کہا یار سُنتے ہو کچھ۔ بھئی اسمین ذرا شک نہین کہ اِن ہاتھیون پر دو ساحر سوار ہین اور کسی رانی یا شہزادی کو بھگا کے لیے جاتے ہین اِنسے البتہ مقابلہ مین لطف آئیگا۔ دیکھو تو کیا کیا کرتب دکھاتا ہون۔ ع۔ یکے راہ و کردہ دو راہا کردہ۔ میری بھی

اگر اس اتنی بڑی زبردستی کو روا رکھوں ضرور انتقام لونگا اور اس شہزادی کو بچاؤنگا۔ بدھو نے کہا حضور کو کچھ خبر ہی ہے ساحر کیسے یہ تو مہنت ہین ہنومان گڑھی کے مہنت جاتے ہین۔ اتنے مین مہنتون کے ساتھیون نے ایک ترہی بجائی۔ اسکی آواز سنتے ہی فوجدار نے کہا تو اب بھی نہ مانو۔ جنگی بگل بجنے لگے۔ اب مین بھی لیس ہوا جاتا ہون۔ بدھو نے کہا حضور بس ایک لفظ سن لیجیے پچکی والے مقابلہ سے کہین بڑھ جائیگا یہ ہنومان گڑھی کے مہنت موہن بھوگ کے کھانے والے بہنگ لاڈلے۔ یہ مار ہی ڈالینگے اور وہ زنانی سواری تو الگ جاتی ہی آپ راہ چلتون سے بھڑیے گا کیا۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا ہی شیطان آپ کو دھوکا دے رہا ہی اور آپ اغوائے شیطان مین آگئے۔ افسوس۔ ازبرائے خدا کہین لڑنے بھڑنے کا نام بھی نہ لیجیے گا۔ خدائی فوجدار نے بڑی متانت کے ساتھ کہا کہ یار تم بالکل ناواقف آدمی ہو ہمکو ان معاملات کا بہت بڑا تجربہ ہی تم کیا جانو ۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک ۔ ابھی ابھی تمکو معلوم ہو جائیگا کہ کتنی بڑی جنگ ہوتی ہی گھوڑا زمین ڈاوان ڈھول ہو جائے تو سہی۔ یہ کہکر آپ نے گھوڑے کو ایڑ دی اور بیچ سڑک پر جا کھڑے ہوئے اور باآواز بلند للکارا (ای دوزخی جہنمی آدمیو۔ بس ٹھہر جاؤ اور اس شہزادی بلقیس مرتبت کو جسکو تم اسکی مرضی کے خلاف بھگائے لیے جاتے ہو فوراً رہا کردو۔ ورنہ بڑی بیدھب ہوگی۔ اگر رہائی مین ذرا توقف کیا تو تمھارے سر خاک و خون مین لوٹتے ہونگے۔ تمھاری یہ مجال کہ ہمارے ہوتے ہوئے تم ایسی عالی خاندان شہزادی کو بھگا لیجاؤ۔ اگر تامل ہوا تو اسی دم تہ تیغ کرونگا۔ لاش پھڑک رہی ہوگی۔ مہنتون نے ہاتھی روک لیے اور کہا صاحب ہم دوزخی اور جہنمی نہین ہین۔ ہم ہنومان گڑھی کے مہنت ہین۔ ہمین کیا معلوم کون شہزادی ہی اور کون اسکو بھگائے لاتا ہی۔ انھون نے جواب دیا کہ تمھاری خوشامد سے کوئی مطلب نکلیگا۔ مین خوشامد کا عادی نہین ہون اس سے نفرت ہی تم فوراً اس شہزادی کو رہا کردو۔ یہ کہکر گھوڑے کو کڑکڑایا کہ ایک ہاتھی کی جانب دوڑے اتفاق سے ہاتھی اس زور سے بھاگا کہ مہنت گر پڑا اور اسکے سخت چوٹ آئی خواصی مہنت کو اٹھا کر سوار کرنے ہی کو تھا کہ میان بھوگدھے سے اتر کر مہنت کا چاندی کا حقہ پینے لگے۔ خواصی والے مہنت نے کہا تو کون ہی اور یہ حقہ کیون چھینتا ہی۔ یہ بولے ہمارے جرنیل نے جنگ سر کی کہ نہین۔ اب ہم لوٹ کا مال نہ لینگے تو اور کون لیگا۔ نہ سہی اس اول جلول تقریر کو ٹھیک نہ سمجھا۔ گرو کے گرنے سے جھلایا ہوا تو تھا ہی بدھو کو اٹھا کے اس زور سے پٹخنی دی کہ لوگ سمجھے مر گیا۔ مہنت تو روانہ ہوئے مگر خدائی فوجدار صاحب نے نفس کا کونا پکڑ لیا اور ایک تقریر کی۔ وہو ہذا۔

حسن تو ہمیشہ در فزون باد	رویت ہمہ سال لالہ گون باد	

(اسی گوہر شبچراغ افسر رعنائی۔ گل گلشن زیبائی۔ کان ملاحت۔ جان صباحت۔ عالی خاندان معالی دودمان شہزادی اب تمکو اختیار ہی کہ چاہے جدھر جاؤ کیونکہ جو مردک تمکو بھگائے لیے جاتے تھے یعنی وہی بدمعاش انگوجھ نامی گرامی مشہور و معروف بہادر نے قتل کرکے پھینک دیا اور ایک ہی گرز کے صدمے سے وہ دیو دوسرے دیو پر سے گرا۔ وہ جو مہنت بنا ہوا تھا وہ اصل مین دیو تھا اور جس ہاتھی پر وہ سوار تھا وہ بھی دیو تھا اور اُنکے ساتھی بھی سب دیو تھے جب مجھ سرکوب بردست زبردست آزار خدائی فوجدار دشت نہیال ضیغم مارجنگ کا ٹھیادار راہوار شہسوار جنگ نے دیکھا کہ یہ دیو پلید تمسی مہر منیر آسمان جمال کو زبردستی بھگائے لیے جاتے ہین تو رگ جوانمردی جوش زن ہوئی۔ پہلے حسب قوانین بہادری جتا دیا سمجھا دیا کہ دیکھو اگر خیر چاہتے ہو تو فوراً اُن شریف زادیون کو رہا کردو۔ ورنہ لاشین پھڑکتی ہونگی۔ نہ مانا تو ہمنے ایک ہی گرز کی سلامی سے دے مارا یہ ظاہر ہی کہ جلب منفعت ذاتی ہمارا مقصود نہ تھا صرف مطلب تھا کہ ان شہدون بدمعاشون کے پھندے اور رقید سے تمکو بچائین اور وہ مطلب اس خوبصورتی سے حاصل ہوگیا۔ اسمین شک نہین کہ اپنے محسن کے احسان کا شکریہ ادا کرنا ہر بھلے مانس کا فرض منصبی ہی محسن کش شریف نہین ہوا کرتے چونکہ مین نے آپ کو ایک بہت بڑی بیعزتی سے بچایا اور آپ کے بدخواہون کو تہ تیغ کیا لہذا صرف اسقدر عرض ہی کہ جس لولی شوخ دشنگ پری رخان فرنگ پر مین عاشق ہون اس سے جاکر صرف اتنا کہدیجے کہ اسی گلاب جان صاحبہ آپ ہی کے عاشق زار مرد جرار مشہور ربیع مسکون نے مجھے اُس دیو پلید کے پھندے سے بچایا ہی جو مجھے بھگائے لیے جاتا تھا) کمار دنگ تھے کیا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی حاضر دار اردگرد لڑنے پر تیار۔ مہربان چپ۔ زنانی سواری خائف کانپتی ہوئی۔ اتنے مین ایک سپاہی نے اُنسے کہا آپ فضول کاہے چھوڑ دین بس بس کہدیا ہی۔ خدائی فوجدار بولے۔ ابے جاکیون بیٹھا ہوا ہی ذلیل وقات آدمی ہی اس سے چھوڑ دیا ورنہ تماشا دکھا دیتا۔ اُنسے کہدیا کیا! تماشا دکھائیگا اور ہم ذلیل وقات ہین اچھا آؤ۔ چھتری نہین جو ڈھیر نہ کردیا ہو۔ بھالا پھینک کے تلوار سوت کے آؤ۔ ہم بھی تلوار رکھتے ہین (اس مقام پر یہ کہنا ضرور ہی کہ خدائی فوجدار نے صبح کو ایک عمدہ درخت کی بڑی لمبی اور مضبوط شاخ توڑ کے اُسکا بھالا بنایا تھا اور لوہے کی سنان و بنان اِدھر اُدھر نصب کردی تھین) خدائی فوجدار نے بھالا پھینکا اور تلوار کھینچکر گھوڑے کو تیز کیا۔ اُدھر جھنڑی بھی تلوار کھینچ کے آیا اور آتے ہی ایسا تلا ہوا ہاتھ دیا کہ اگر قسمت کا بانس حائل نہ ہوتو خدائی فوجدار کی لاش پھڑکنے لگے مگر بانس ایسا صدمہ پہونچا کہ گھوڑے پر سنبھل نہ سکے اور گرے تو بیہوش ہو۔ اُدھر یہ دھینگا دھینگی سے لڑھکنی کھاکر نڈھال ہوگئے اُدھر انکی یہ گت ہوئی یہ دیکھ تو چپ چاپ کھڑے سسکیان بھر رہے تھے مگر انکی دشت انکو کب چپ رہنے دیتی تھی

اِنھون وہی نے تکی ہانک لگائی ارے تدر و بوستان حسن و خوبی۔ عندلیب گلزار جمال و محبوبی ارے پیاری گلابو جان زید اللہ حسنہ وجوبہ۔

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑون ویران ہوکر — بھر گئی آنکھ تری گرد سے دوران ہوکر
سانس بیتاب قدم نیز پریشان نظر — آئے ہو کیا طرف گور غریبان ہوکر
خیر بہتر ہے تغافل ہی سہی سن لینا — جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر
یہ ہنر دست جنون کا ہے سلیقہ تجھکو — دھجیان اڑتی ہین دامن کی گریبان ہوکر

آج ہم تمھارے سبب سے اپنی جان پر کھیل گئے اور وہ کار نمایان کیا کہ کبھی دیدۂ آنکھ نے نہین دیکھا نہ شنید کے کان نے سُنا ایک سو دیوؤن سے مقابلہ کیا اور زخمی۔

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین — ہم بھی دیکھین تو اُسے دیکھکے کیا کہتے ہین
ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین — سب مین اُڑجاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہین
ہین گنہگار اگر عشق مجازی ہے گناہ — ہین خطاوار اگر اسکو خطا کہتے ہین

بس ذرا ہی سی دیر مین پرپُرزے سنبھال کر حضرت خدائی فوجدار بھیر تلوار سوت کے جھتری کے مقابل مین کھڑے ہوگئے اور حاضر دار مہریان سپاہی سب تھرا گئے کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہے۔ مہربان بدھو اس ماریپٹ کے تو عادی تھے ہی نہین۔ اِنکو جو مہنت نے ایک پٹخنی بتائی تو چیتر ہوگئے اور دور ہی دور سے تماشا دیکھا کیے۔ خدائی فوجدار کے جھپٹتے ہی فوراً جھتری بھی شمشیر برہنہ کھینچ کے چڑھ دوڑا اگر ابکی مرتبہ اور بھی خونخوار تھا۔ آگ ببھوکا سوگون کو یقین ہوگیا کہ ابکی دونون مین سے ایک کی جان ضرور جائیگی اور خون کی ندیان بہتی ہونگی۔ کیونکہ دونون اُجڈ ہین اور دونون خونخوار ایک دوسرے کے جانی دشمن سخون کے پیاسے۔ دونون تُلے ہوئے کہ ایک ہی وار مین گردن دھڑ سے الگ کردین۔

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی — رُکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

باب دوم

فصل - ۱

ناظرین باتمکین کو خوب یاد ہی کہ جلد اول مین یہ جبری چھتری سپاہی کرار راجپوت ہمارے ہیرو خدائی فوجدار کے مقابلہ مین سروہی کھینچکر تلا ہوا تھا کہ ایک ہی ہاتھ مین بھنڈارا کھولدے اور ادھر مرکوب بزدستہ بدست آزار خدائی فوجدار ایک مرتبہ زک اٹھانے کے بعد بھی تلوار لیکے جھپٹ پڑے کہ ایکی تسمہ تک باقی نہ رکھین اور جوالی موالی میان بدھوا در سواری کے ہمراہی خاصہ دار سوار مہمان کہار سب دنگا در خائف تھے کہ دیکھین کیا ہوتا ہی اور سب کو یقین کامل تھا کہ ایک ہی ہاتھ مین دونون کا کام تمام ہو جائیگا۔ دونون ڈھیر ہو جائینگے - یہ ادھر - وہ اُدھر کیونکہ قطع اور گفتگو سے ثابت تھا کہ دونون کے سر پر خون سوار ہی - کوئی دب کے چلنے والا نہین - دونون سرشار دونون آمادہ پیکار - اب سنیئے کہ اس جوش اور خونخواری کے ساتھ یہ دونون بڑھے تھے کہ معلوم ہوتا تھا زمین اور آسمان کے قلابے ملجائینگے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر دو ہاتھی بیچ مین کھڑے ہو جائین تو دونون کو کاٹ کے تلوار دس دس انگل زمین کے اندر دھس جائے - سب کے پہلے چھتری نے پیترا بدل کے ایک ہاتھ لگایا اگر خدائی فوجدار ذرا گردن کو نہ ہٹا دین تو سر بھٹا سا اُڑ جائے - مگر خوش نصیبی سے بچگئے ورنہ پورا پورا تصفیہ ہو گیا تھا - درد سر کسکا سر ہی کی خیر نہوتی خدائی فوجدار ابھی اچھی طرح سنبھلے بھی نہ تھے کہ اسنے دوسرا ہاتھ اس پھرتی سے جمایا کہ یہ روک نہ سکے اور ایک کان ٹوٹ گیا - چلیئے کان کٹا سہارک - ناک کٹی سلامت اور خود بھی نصف مذارد - ادھر خود اُدھر کان زمین پر کھٹ سے موجود - وہ سمجھا کہ اب اس مرے ہوئے کو کیا ماروں - الگ ہو گیا مگر خدائی فوجدار نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور پیچھے سے جاکے ایک ہاتھ لگایا تو اسکے سر سے خون بہنے لگا اور قاطر مارے خوف کے بھڑکا اور تھیتون کھیتون بھاگا چھتری نے لاکھ لاکھ روکا مگر نہ رک سکا - نوبت باینجا رسید کہ آسن نہجا سکا پہلے تو گلے مین ٹک گیا اور آخرکار گرا تو بڑا صدمہ پہونچا اور بہت چوٹ آئی - اس صدمے سے اسکو غش آگیا خدائی فوجدار پہلے تو غور سے دیکھا کیے اسکے بعد قریب جاکر تلوار پیٹ پر رکھدی اور کہا یا تو ہاری مان اور قبول دے کہ میرا لوہا مانگیا اور امان لے نہ آئیگا ورنہ ابھی ابھی جان نوگا وہ بیچارہ تو غش مین تھا جواب کون دیتا اسپر خدائی فوجدار کو بہت ہی غصہ آیا اور قریب تھا کہ گلا کاٹ ڈالین مگر اس فنس سے امیرزادی آمپڑی اور مہرین نے خدائی فوجدار کے ہاتھ جوڑے کہ ازبرائے خدا اسکی جان نہ لو - ہماری بی بی آپکو بلاتی ہین - فوجدار

نے شمشیر خارا شگاف میان مین رکھی اور اس میرزادی کے قریب آئے اور کہا (اے خاتون بمقتضیٰ مرتبت آپ کی درخواست کے مطابق مین نے بڑی خوشی کے ساتھ اسکی جان بخشی گو یہ اسی قابل تھا کہ اسکو فور اگتہ تیغ کرتا اور ابھی ابھی اسکی جان لیتا کیونکہ یہ ملعون ہمارے ساتھ بڑی گستاخی سے پیش آیا مگر مخدرات اور مستورات اور عالی خاندان عورتون کے دل کا رکھنا بڑے شریفون بھلے مانسون کا کام ہی ہے ہین اسکی جان اب نہ لونگا مگر شرط یہ ہی کہ یہ جبریل میری معشوقہ سرو قد گلعذار تدرو رفتار کے پاس جاکے حاضر ہو اور عرض کرے کہ (اے خسرو خوبان جہان - ملکۂ ملک خوبی و محبوبی تیرے عاشق زار دیو رستم شکار الغیاث کہ زبردست زبردست آزار - یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار دشت نیپال ضیغم مار جنگ کا ٹھیا وار راہوا رشہسوار جنگ نے مجھے زیر کیا اور اب مین مجروح اور خستہ ہوکر حاضر ہوا ہون اگر جان بخشی کرو تو بندۂ احسان ہون - ورنہ اختیار بدست مختار -

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

اگر یہ شرائط منظور کرو تو فبہا والا ورنہ تم کو گرفتار بلا سے نے درمان صید مصائب ہین ہی) ان عورتون کی کچھ بھی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا کہا ہی اور حقیقت حال یون ہی کہ یہ اول جلول تقریر کسی کی سمجھ مین کاہے کو آتی مگر اسوقت تو جان پر بنی تھی - فوراً منظور کرلیا اور کہا اچھا جو جو شرطین کہو وہ سب منظور ہین - فرمایا بس شرط اتنی ہی ہی کہ معشوقہ خورشید رخسار بی گلابو جان صاحبہ کی خدمت مین پیش ہو جائے) یہ کہکر خدائی فوجدار نے گھوڑے کو لیس کیا -

فصل - ۲ -

اب سنیے کہ یہ جو نفرمنت کے ہاتھون پٹ پٹا کے اور گدا کھاکے دیر تک کراہتے رہے اور دل مین بہت ہی خفیف ہوئے کہ اتنے بڑے آدمی کے مصاحب ہوکر ایسا گدا کھایا کہ چرمر ہوگئے کاکھ کو نکم کے اٹھے اور چھتری سپاہی اور خدائی فوجدار کی لڑائی دیکھکر دعا مانگنے لگے کہ انکے آقا فتحیاب ہون اور کوئی جزیرہ انکے زیر نگین ہو اور یہ اسکے گورنر مقرر ہو جائین اور اپنی بی بی اور بچون کو بھی بلوائین - اول مرتبہ جب انکے آقا نے چھپلتی ہوئی تلوار کھائی تو یہ رو دیے مگر اس مرتبہ جو کامیابی اور سرخروئی حاصل ہوئی تو دل شاد ہوگیا اور خوش ہوکر پھر دعا مانگی کہ خدا کرے کوئی بڑا جزیرہ فتح ہو - جب انھون نے دیکھا کہ انکے آقا رشک حمار پر سوار ہونے ہی کو ہین تو لپک کر لگام پکڑی اور عرض کی کہ حضور یہ فتح مبارک ہو اور خدا ایسی ایسی اور فتوح نمایان مبارک کرے - آمین بگرخانہ زاد سے جو وعدہ تھا وہ پورا ہونا چاہیے - کسی جزیرے کی گورنری عنایت ہو غلام گھر بار چھوڑ کے ہمراہ رکاب

آیا ہو اسی لالچ پر کہ حضور کی بدولت چین کرونگا اور جان و مال کو دعا مین دونگا خدائی فوجدار نے (بھائی صاحب یہ فتح جو حاصل ہوئی تو یہ راہ چلتے کی کارروائی ہو۔ یہان جزیرہ اور ٹاپو کہان۔ جزیرے اور ٹاپو کی لڑائیان تو محاربۂ بزرگ ہونگی۔ انکا انکا کون مقابلہ۔ ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور یہ گھبراتے کیون ہو قول مردان جان دارد۔ اگر کوئی جزیرہ آج کل مین فتح کیا تو گورنری ہی مین اس سے زیادہ کچھ ملیگا۔ اطمینان رکھو) بدھو نے شکریہ ادا کیا اور جھک جھک کے سلام کیا۔ خدائی فوجدار بولے (تجھی راستے کی ان لڑائیون مین بجز اسکے اور کوئی نتیجہ نہین ہو کہ کان کٹ گیا۔ زخم آگیا۔ چوٹ آئی بس مزہ تو ان بڑی بڑی جنگون مین ہوگا بندہ نواز جنمین ملک کے ملک کا وارا نیارا ہو جائیگا۔ یہ کہکر خدائی فوجدار نے عراق اور اُنکے پٹھو اپنے گدھے پر لدے اور ایک جنگل کی راہ دھولی بدھو گدھا جب بہت پیچھے رہگیا تو انھون نے آواز دی کہ ذرا باگین روکے ہوئے ہمکو بھی آنے دیجیے خدائی فوجدار نے گھوڑا روک لیا بدھو نے کہا ایک کام کیجیے کسی جانب چھپ رہیے ورنہ سرکاری پیادے اگر ان دو معرکون کی خبر پائینگے تو ضرور دوڑ لائینگے اور باندھ لیجائینگے۔ آپ نے اس بوڑھے مہنت سے لڑکر اپنے کو تہلکے مین ڈالدیا۔ خدائی فوجدار بولے (بھائی تم ان باتون کی فکر نہ کرو۔ نشان جنکا ہمارے ہم سب امور کا تصفیہ کرلینگے۔ یہ آپ نے کہان سنا ہو کہ جرنیلون اور بہادرون اور یلونکو کوئی مجسٹریٹ کے سپرد کرے لاحول ولاقوۃ۔ وہین تلوار چل جاے۔ خون خرابہ ہو جاے۔ دل لگی بازی ہو) بدھو نے کہا مجھے یلون کا حال اور انکی تواریخ تو معلوم نہین ہو اور نہ کبھی ان فضولیات مین پڑا۔ مگر اتنا جانتا ہون کہ جو لوگ سرکاری سڑک پر اسطرح کی بدعتین کرتے ہین جیسے حضور کرتے پھرتے ہین انکا بدمعاشی کی علت مین ضرور چالان کردیا جاتا ہو اور مین کچھ نہین جانتا خدائی فوجدار بولے تم تو بالکل ناآزمودہ کار ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمنے آج تک مجھسے بڑھکے کوئی جری سپاہی دیکھا ہو۔ ہرگز نہین۔ کس پھرتی سے گھوڑے کو چمکا کر بھینک کے غنیم کے کلے پر جا پہونچتا ہون اور کس خوبصورتی سے چرکا لگاتا ہون کہ واہ واہ اور کس ڈپٹ کے ساتھ دشمن کے سر پر دھمکتا ہون کہ اُسکے آئے حواس غائب ہو جاتے ہین اور ادھر زخمی کیا ادھر الگ۔ واہ رے مین سبحان اللہ۔ آج تک تمنے کسی تاریخ مین کسی ایسے بہادر جرنیل کا ذکر پڑھا تھا کبھی نہین۔ بدھو نے آہستہ سے کہا صاحب پڑھنے لکھنے کی نہ کہیے۔ پڑھا لکھا یہان کون ہم جرنیلون کے جرنیلون کا حال کیا جانین بھلا کیسے جرنیل ہوتے ہین اور کیسے کرنیل۔ اور یہ خون کہان سے آتا ہو ذرا اسکو تو دھو ڈالیے۔ ارے یہ تو کسی نے حضور کا آدھا کان ہی کتر لیا۔ لاحول ولاقوۃ۔ لو صاحب کان تو گیا۔ اب خدا ہی خیر کرے۔ فوجدار بولے ہمکو یاد ہوتا تو ہم طلسم ہمراہ لاتے۔ ادھر زخم کو دوا سے دھویا اور زخم بھر گیا گویا زخم

تھا ہی نہین عجب تاثیر ہی۔ اگر وہ مرہم ہمراہ ہو تو پھر زخم کیا معنی کسی قسم کی چوٹ بھی نہ معلوم ہو۔ لگایا اور چنگے بس۔ اکسیر ہی اکسیر۔ بدھو نے جھلا کر کہا جب آپ جانتے ہی تھے کہ لڑائی ہی اور زخمی بھی ہونگے تو پھر اسکو کس دن کے لیے اٹھا رکھا تھا۔ ساتھ کیون نہ لیتے آئے۔ لے اب آپ ذرا ٹھہر جائیے میرے پاس مرہم اور پٹی سب ہی۔ خدائی فوجدار نے کہا بارہمین چوک گئے۔ ہمکو ایک تو وہ مرہم طلسم لانا چاہیے تھا اور ایک عرق حیرت۔ پوچھا اس عرق کی کیا خاصیت ہی۔ فوجدار بولے بھائی صاحب عجب عرق ہی مردے کو زندہ کردے۔ دس بیس آدمیون کو مرتے دم ہمنے خود دیا آنکھین کھولدین۔ اور کتابون مین بھی پڑھا ہی۔ اور خود بھی تجربہ کیا ہی۔ بدھو نے کہا کیا آپ کے پاس ہی یا آپ کو خود نسخہ معلوم ہی۔ فرمایا نہین خود نسخہ معلوم ہی ایسا بنا دون کہ ادھر مردے نے خوشبو سونگھی اور اُدھر زندہ ہوگیا اور زندہ ہوتے ہی کھانا مانگے تو سہی۔ بدھو نے جھلا کر کہا پھر ہمکو آپ وہ نسخہ کیون نہین بتاتے۔ آخر اب کس روز کام آئیگا جس جزیرے کا آپ نے وعدہ کیا ہی اُسکی گورنری سے بندہ کنارہ کش ہوتا ہی بس عرق حیرت کا نسخہ بتا دیجیے۔ دس جزیرے انسان مول لے لے۔ ایک جزیرے کی کیا حقیقت ہی۔ خدائی فوجدار نے کہا ارے یار یہ سب تمھارے لیے تو ہی ہی۔ یہان نہ لڑنا نہ بالا تم ہی تم ہو۔ بدھو اور بھی خوش ہوکے گدے تو تھے ہی۔ انکو یقین ہوگیا کہ ضرور اس دوا مین یہ اثر ہی کہ مردے کے قالب مین جان ڈالدیتی ہی۔ دل مین سوچے کہ یہ جزیرے وزیرے سب سے بہتر ہی۔ اِدھر فوجدار کو بی گلابو جان جو یاد آئین تو ہانک لگانی شروع کی۔

وہ جا پھیر کر چتون کسی کا	ہمارے ہاتھ مین دامن کسی کا
غبار آلودہ ہین پائے حنائی	مٹا کر آئے ہو مدفن کسی کا
زمانے کے چلن سیکھے ہین تونے	کسی کا دوست ہی دشمن کسی کا
دل ویران کو جب دیکھا تو بولے	یہ ہی اُجڑا ہوا مسکن کسی کا
کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے	ہمیشہ کب رہا ہو بن کسی کا

میان بدھو نے کہا سرکار اب ذرا کان ادھر لائیے پیچھے غزل گائیگا فوجدار نے کہا مجھی کان مین اسقدر درد ہی کہ میرا ہی دل جانتا ہی۔ بدھو نے کان کو دھویا۔ پہلے تیل اور پانی ملا کر کان پر تر کپڑا رکھا اسکے بعد مرہم لگایا تو ذرا درد کم ہوا۔ اور کہنے لگے (واہ رے مین۔ کان کٹا اور خبر نہین۔ جری ایسے ہوتے ہین کہ اُف تک نہین کرتے۔ زخمی ہوئے مجروح ہوئے کان کٹا مگر وہی خم و دم ہی وہی چتون کی خونخواری۔ وہی کس بل اور یہ سب کیون ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ اپنا نام ہوگا اور بہادرون کا

کام نکلیگا اور گلابو جان خوش ہونگی۔

دل نکلے کسطرح ترے پیکان کو چھوڑ کر	جاتا ہی گھر سے کوئی بھی مہمان کو چھوڑ کر
قاتل خدا کے واسطے اک زخم اور بھی	تلوار پھر سنبھال نمکدان کو چھوڑ کر
دست جنون کا اور کرین چارہ گر علاج	سیٹتا ہون جیب و گریبان کو چھوڑ کر

اے بی گلابو جان صاحبہ یہ سب تمھارے عشق کے سبب سے ہی خدائی فوجدار کی نظر خود پر جو پڑی تو سخت رنج ہوا کیونکہ اس خانہ جنگی مین خود اس قابل نہ رہا تھا کہ پہن سکتے۔ قسم کھائی کہ اس چھتری سے ضرور بدلہ لونگا اور اگلی بھر کمین مڈھ بھیر ہوئی تو جیتا نہ چھوڑونگا مارہی ڈالونگا۔ میان بدھو نے کہا آپ بہادری کے آئین و قوانین کے خلاف کارروائی کرنے لگے جب آپ نے اُسکو نیچا دکھایا اور وہ ہار گیا اور بی گلابو جان صاحبہ کی خدمت مین جا کے آپ کی توصیف کی اور مدحت سرا ہوا اور اُنکو بھی ہمجولیون اور گانوئن کی عورتون اور مردون کے سامنے فخر حاصل ہوا تو اب اُس بیچارے کا کیا قصور رہگیا۔ وہ صاف بے قصور ہوگیا اب اگر از سر نو کوئی خطا سرزد ہو تو لائق سرزنش قرار پائے ورنہ وہ بیگناہ ہی۔ فوجدار نے میان بدھو کی پیٹھ ٹھوک دی اور کہا شاباش بدھو۔ واللہ اسوقت تو تمنے ہمین خوب ہی صلاح دی۔ واقعی اُسکا کوئی قصور نہین ہی۔ جب اُسنے ہمارا لوہا مان لیا اور ہماری معشوقہ کی خدمت مین حاضر ہوا تو پھر اب اُس سے خواہ مخواہ بدلہ لینا بالکل خلاف قوانین جنگ ہی۔ ہان اب یہ البتہ فکر ہی کہ کسی بہادر کو زیر کرین اور اُسکا خود چھین لین۔ بدھو نے کہا سرکار اب تو اس راہ مین کوئی خود نہ ملیگا اول تو جب سے ہمارا آپ کا ساتھ ہوا ہی ہمین کوئی خود والا دکھائی ہی نہ دیا صرف حضور کی کھوپڑی پر نظر آیا اور بس یہ بولے صاحب ہمنے تو قسم کھالی ہی کہ جاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم کسی نہ کسی سے خود ضرور چھینینگے اور ہم قسم کے معاملہ مین ایسے ہی پکے ہین جیسے غلطوس آفندی تھا بدھو نے جھلا کر جواب دیا حضور تو بس اُنھین بڑی سودائیونکا نام لیتے ہین جنکی وحشت ساری دنیا مین ضرب المثل ہی۔ غلطوس آفندی تو ایک مشہور مجنون تھا اُسنے قسم کھالی تھی کہ نہ تو کبھی بالون مین کنگھی کرونگا نہ کپڑے بدلونگا۔ نہ خط بنواؤنگا نہ بستر پر سوؤنگا۔ نہ سلاح جنگ بدن سے اُتارونگا صرف ایک گھنٹے کے لیے روز کپڑے اُتارا کرونگا اور وہ بھی اُسوقت جب غسل کرونگا۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح ایسے بڑی سودائی کا کون اعتبار ہی۔ اور اگر حضور ایسے سودائیون کی تقلید کرین تو خدا ہی حافظ ہی۔

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا	چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

اگر سودائیون کی تقلید کا شوق ہی تو خیر۔ اور اللہ کی عنایت سے ہمین تو ابھی سے کچھ ایسے ہی

سامان نظر آتے ہین - خدائی فوجدار مارے بھوک کے بدحواس تھے - اپنے پٹھو سے کہا بھائی بدھو دیکھو کچھ کھانے کو ہو تو ذرا ہمکو بھی دو - اور چلو کھاپی کے کسی شہزادے یا رئیس کا محل ڈھونڈھین اور وہین شب باش ہون - بدھو بولے (اسوقت تو ہمارے پاس کچی پیاز ہی اور پنیر اور روٹی - مگر یہ تو ہم ایسے خدمتگارون کی غذا ہی حضور کے لیے تو بادشاہی کھانے ہونے چاہیین - ہم میان بدھو سوچے کہ ایک آدمی کا تو کھانا اب رہگیا ہی اگر حضرت بھی شریک ہوئے تو ہم بے موت مرے اس سبب سے انکو کہنا پڑا کہ یہ موٹا جھوٹا کھانا ہم لوگون کے قابل ہی آپ لوگون کے لیے سلطان پسند چیزین ہونی چاہئین مگر مثل مشہور ہی کہ بھوکے بھلے مانس سے ڈرنا چاہیے - فوجدار بھلا ان چکمون مین کب آنے والے تھے کہا یار یہی تو کہتے ہین کہ تم ابھی بالکل اناڑی ہو - اصول سے ذرا بھی واقف نہین - برادر عزیز یہ موٹا جھوٹا کھانا تو ہمارے لیے فخر کا مقام ہی - ہم لوگون کی بسر نان جوین پر ہوتی ہی - نرگسی کباب اور پلاؤ اور مطنجن سے ہمین کیا سروکار ہے بس اب جلد کھانا کھاؤ اور چلو - بدھو نے کھانا نکالا اور دونون نے مل جل کے زہر مار کیا اور کھاپی کے سوار ہوئے اور چلے -

اثنائے راہ مین بدھو نے کہا خدا کرے آج کوئی جزیرہ ملجائے تو ہم فوراً اپنی زن کوزہ پشت کو مع بال بچون اور کچ بچ کے بلالین اور گورنری یا بادشاہی کرین - فوجدار نے تسلی کی کہ تم بونو چلو دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہی ایک جزیرہ سبز ہی اسکو چل کے فتح کر لینگے - اُتر کے رخ اکٹھا پوہی (چور رنگا) راجہ کو چور نگ کرینگے - وہ لاکھ چوکھا لڑے پیچھے مین پھنسا اور مین نے پھکے چھڑا دیے - لاکھ دون کی لے بندہ نیکے رادو کرد دو راچار کرد - چاق چوبند ہون - اب رات ہونے مین تھوڑی ہی دیر رہگئی تھی - خدا خدا کرکے کچھ جھوپڑے جسمین گڑریے رہتے تھے - خدائی فوجدار تو بڑے خوش ہوے کہ آبادی سے دور جگہ ملی مگر بدھو کو سخت رنج ہوا - قبل اسکے کہ جھوپڑون کے پاس پہونچین فوجدار نے اپنے پٹھو سے کہا ذرا جاکے اِدھر اُدھر دیکھو کسی امیر کبیر کی ڈیوڑھی یا بادشاہ کا محل تو نہین ہی - وہین چلکے رہین ورنہ کچھ پروا نہین - ع - درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست + بدھو تو روانہ ہوئے اور ادھر انکو بی گلا بو جان صاحبہ یاد آئین - اور انھون نے مرغ بے ہنگام کی طرح ہانک لگائی -

اسمین رہتا ہی صفاے روے جانان کا خیال	دل نہین پہلو مین اپنے آئینے کا خانہ ہی
باغ عالم مین نہین اُس شوخ سا کوئی حسین	گل ہی اپنا یار یوسف سبزۂ بیگانہ ہی
آج کل اے مہ جبینو شغل ہی تسکو یہی	چہرہ ہی اور آئینہ ہی زلف ہی اور شانہ ہی
کون مجھسے رشک یوسف کی خریداری کرے	قیمت کون و مکان تیرا فقط بیعانہ ہی

جسکے سننے سے ہزارون کو سن بھاگے خواب عیش	درد انگین ای پری ایسا ترا افسانہ ہی
دمبدم کرتا ہی قصد شمع روے آتشین	دل نہین ہی میرے پہلو مین کوئی پروانہ ہی

اتنے مین میان بدھو پلٹ کے آئے اور کہا سرکار جھوپڑے البتہ نظر آتے ہین۔ محل کا تو کہین منزلون تک پتا بھی نہین ہی کہ محل کس کھیت کی مولی ہوتی ہی۔ اب کیا کیجے گا۔ فوجدار بولے (کرینگے کیا۔ اس سے بڑھکے اور کیا راحت ہوگی کہ زمین پر آرام کرین اور ہم لوگون کے لیے تو یہی معراج ہی کہ دن رات محنت کرین اور نہ کھائین نہ پیئین نہ سوئین۔ دونون سوارون نے ان جھوپڑون کی راہ لی۔ میان بدھو نے اپنے گدھے کو ٹہلایا اور باندھ دیا اسکے بعد اپنے آقا کے گھوڑے کو ٹہلاکے باندھا اور دونون کو بھنگ اور گڑ کھلایا پانی پھکاوٹ مٹے۔

فصل ۔ ۳

سرکوب زبردست زبردست آزار یلان جہان کے سردار خدائی فوجدار کو جو ان لوگون نے پشت توسن پر سوار اور اُنکا بھالا اور تلوار اور اس نوکھی قطع نرالی وضع دیکھی تو سمجھے کہ کوئی بڑا معزز جرنیل ہی جنگی وردی کی سبھی تو قیر کرتے ہین۔ اور میان بدھو نے انکو اور بھی آسمان پر چڑھایا اور ان سیدھے سادھے گنوارون کو سمجھایا کہ یہ کئی بڑی بڑی جنگین سر کر چکے ہین آواز پر تیر لگاتے ہین اور دیو تک انکے تابع ہین تو اُن بیچارون کو پورا پورا یقین ہوگیا کہ سب سچ کہہ رہے ہین سب نے انکی تعظیم کی کوئی گھوڑا مل رہا ہی کوئی گھانس لاتا ہی ٹٹو اور گدھے دونون کے آگے گھانس رکھی گئی۔ اب سنیے کہ ان جھوپڑون کے قریب ایک بڑا سا تال تھا۔ اُس تال سے ان مہمان نوازون نے مچھلیان شکار کین اور کچھ تلی ہوئی مچھلیان اور روٹی اور ہری ہری ترکاریان تیل مین پکی ہوئی لائے اور سب نے ملکے کھانا کھایا۔ فوجدار چپکے چپکے اپنے ٹٹو سے کہتے جاتے تھے کہ (دیکھو بدھو۔ خوش ہوئے یا نہین۔ بھائی صاحب ہم لوگون کی بڑی قدر اور بڑی منزلت ہی۔ جہان جاتے ہین وہان عزت ہوتی ہی کوئی دودھ لاتا ہی کوئی ترکاری کوئی انڈے کوئی مچھلی اور روٹی لے آتا ہی پر یہ تو کوئی بڑی بات ہی نہین ہی۔ جس دن ہم جزیرے فتح کرینگے اور ٹاپوؤن کے گورنر ہونگے اُس دن البتہ تم دیکھوگے کہ ہم کیا کمال کرتے ہین۔ مگر یہ سب باتین صرف بی گلابو جان صاحبہ کے لیے ہمنے کی ہین۔

بہر کجا کہ روم وصف دوستان گویم	برای یار فروشی دکان نمے باید

ای ماہ وش ماہرو گلبدن قوس ابرو۔

سرشک آنکھون سے جاری ہوئے لہو کے مثال	نہ تاب ہم مین رہی ہی نہ دل مین ہی کچھ حال

بس اب ہمارا ہوا جاتا ہی برا احوال		کہان تلک کوئی صدمون سے اسکے ہو نہال	
ولے نماند کہ دیگر شکست بردارد		خدا کند کہ زمن عشق دست بردارد	
برو بکار خود اے واعظ اینچہ فریاد ست		مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد ست	
بجان رسیدہ ام از جور بے نہایت تو		کجا روم ہمہ کس میکند شکایت تو	

بدھو نے کہا مہربانی کرکے یہان ذرا غل نہ مچایئے گا۔ع۔بس نازک ست شیشۂ دل در کنار ما۔ خدائی فوجدار بولے (اللہ اللہ اب آپ نازک دماغ بھی ہوگئے۔ع بس نازک ست شیشۂ دل در کنار ما۔ سنو بدھو۔ بھائی اب مہربانی کرکے تم اس قسم کا کلمہ زبان سے نہ نکالنا۔ یہ بڑی حماقت ہی۔ کوئی دانا بینا اسکو پسند نہ کریگا)۔ اتنے مین میان بدھو خدائی فوجدار کے ٹٹو کی ناک مین گوشت کے بھوننے کی خوشبوائی اور ادھر اُدھر دیکھا تو انکو معلوم ہوا کہ وہی گلہ بان بکری کا گوشت بھون رہے ہین دل مین تو آئی کہ جسطرح ممکن ہو پہلی ہی سے بھاگین مگر خدائی فوجدار کے خوف سے مجبور تھے۔ جب گوشت پک کے تیار ہوگیا تو اُن گلہ بانون نے کھالین بچھائین اور فوجدار اور اُنکے ٹٹو کو بلایا اور بہت اعزاز کے ساتھ کھانا کھلایا۔ گوشت روٹی اور چٹنی کھا کے خدائی فوجدار نے پہلے خدا کا شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد اپنے مہمانون کا شکریہ ادا کیا بدھو نے چپکے سے کہا (حضور کھانا تو کھایا مگر وہی گنوار و بیذوق نگا تو خیر خود بھی گنوار کے ٹھہرے۔ مگر حضور کو یہ موٹا جھوٹا کھانا کہان پسند آیا ہوگا۔) خدائی فوجدار نے بڑی بلاغت کے ساتھ کہا (ای برادر عزیز وافر تمیز۔ بشنو از من خدائی فوجدار کہ اغذیۂ لطیف و اطعمہ لذیذ اور شراب ناب اور شربت تریخ و بید مشک اور حلوائے تر اور مربہ وغیرہ ہمکو گون کے لیے نہین ہی یہ اُن لوگون کے لیے ہین جو آرام اور راحت اور عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین بن آب کے زندگانی نہین پیتے خستہ نہ تو آرام نہ کرسکین۔ صبح کو جام شب کو دلارام۔

صبح تو جام سے گذرتی ہی		شب دلارام سے گذرتی ہی	
عاقبت کی خبر خدا جانے		اب تو آرام سے گذرتی ہی	

مگر ہم لوگون کا یہ شعار نہین ہی۔ یہان یہ قول ہی۔

نمود و بود کو عاقل حباب سمجھے ہین		وہ جاگتے ہین جو دنیا کو خواب سمجھے ہین	
ادبار کا ٹھکانا حشم و جاہ مین ہی		بھاگو بھاگو کہ خوف اس راہ مین ہی	
جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا		دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہی	

ہمارا بستر سنگ ہی اور پہاڑ پلنگ ہی۔ نان جوین غذائے روح ہی۔ زخمی ہونا کیمیائے فتوح ہی۔

اور یہ سب اُس معشوقۂ زرین کمر کی بدولت ہی جسکی شان مین ہے۔

جنبش ہوئی مژہ کو تو برہم ہوئے دو کون	آہوے چشم یار کی یہ ایک جست ہی

صادق آتا ہی اور ہم بھی سوچے ہوئے ہین کہ۔

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھو لینگے نقاب	سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

بلان جہان نامدار اور خدائی فوجدار ہمیشہ اس قطع سے رہے۔

بانوں مین بیڑیان ہین تو ہاتھون مین ہتھکڑی	کیا کشور جنون مین مرا بندوبست ہی

بدھو نے کہا (اب اسوقت گوشت چکھا ہی نہ۔ بوٹیان پیٹ کے اندر کلبلا رہی ہین مجھی تو دور کی سوجھتی ہی۔ سنزلون کی خبر لانے لگے۔ ہم تو اسوقت بڑے مزے مین ہین واللہ اتنے مین خدائی فوجدار کو شیطان یعنی نے پھر انگلی دکھائی اور وحشت نے زور کیا تو یون ہانک لگائی۔ اے برادران مہمان نوازان یعنے گلہ بانان۔

من از آن حسن و زافزون کہ یوسف داشت بستم	کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زبنجارا

حضرات۔ بی گلابو جان صاحبہ میری معشوقۂ شیرین حرکات ہین اور اُنھین کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کی غرض سے مین نے یہ پیشۂ معزز اختیار کیا اور وطن اور اعزہ کو چھوڑ کر جنگل اور بیابان اور کوہ و باموں کی راہ لی۔

شہر مسکن کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا	سیر و سیرانہ و آباد کیا کرتے ہین
ایک ساظاہر و باطن نہین معشوقون کا	پردۂ ناز مین بیداد کیا کرتے ہین
شاعرون نے تہ موزون کو ترے کہا ہی	مصرع سرو پہ ایراد کیا کرتے ہین

اگلے وقتون مین دوشیزگان جادو نگاہ اور کمسن نوجوان زنان رشک مہر و ماہ بڑی عفیفہ و صاحب عصمت ہوتی تھین حورین اُنکے دامن پر نمازین پڑھتی تھین اور مرد کی مجال اور تاب و طاقت کیا تھی کہ اُنکی طرف دیکھ سکتے۔ مگر کچھ دن سے مردون کی جرأت بڑھتی جاتی ہی اور عورتین بھی ذرا چل نکلی ہین لہذا ہملوگ یعنی خدائی فوجدار جو زبردست زبردست آزار کے سرکوب ہین اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ اس بیحیائی سے دنیا کو بچائین۔ ابھی دو تین مہینے کی بات ہی کہ ایک کمسن عورت جو نہایت ہی جمیلہ اور ساتھ ہی اسکے ازبس عفیفہ اور پاکباز تھی کنوین پر پانی بھر رہی تھی۔ ایک معاش نے کنکری پھینکی جو گھڑے پر آ رہی۔ دوسرے دن پھر کنکری ماری۔ تیسرے دن جو اسکے برتن پر جسمین پانی بھرنے آئی تھی۔ کنکری پڑی تو اسنے نیچے پھر کے دیکھا اور مسکرائی۔ بس وہ بدمعاش سمجھ گیا کہ عورت ڈھیٹ

آگئی - دو ایک روز کے بعد اسکے مکان پر جانے کا قصد کیا - مین یہ تماشا دیکھ رہا تھا جب نوبت پہونچی تو ہمنے اس بدمعاش کی گردن ناپی اور تمام محلے مین غل اور شور مچ گیا کہ جو کوئی آوارہ و بدکارہ مرد یا عورت یہان ہوگا اسکی گردن ناپی جائیگی اور زبردست ہمیشہ زبردست کے ظلم سے مصئون رکھے جائینگے -

(اے حضرات جس مہمان نوازی اور لطف و خلق سے آپ لوگ پیش آئے اسکا مین اور میرا بیٹا عمر بھر شکر گزار ہین - ع - شکر نعمتہاے تو چندان کہ نعمتہاے تو + اگر کوئی مرد بدکار و آوارہ تم لوگون کی کسی عزیز عورت یا رشتہ دار یا مان یا بہن یا بی یا ہمشیرہ کو نظر بد سے دیکھتا ہو تو ہمسے کہو - ہم اسکی خبر لینگے - اور اسکو زبر کرکے اپنی معشوقہ بی گلابو جان کی خدمت کثیر الرافت مین بھیجدینگے کون گلابو جان - وہ پریزاد جو اس کلام کی مصداق ہے - حسن اور جمال اور خوبصورتی مین شہرۂ آفاق ہے -

عالم حسن جوانی قدرت اللہ ہی	چودھوین شب کی دیکھے صورت ماہتاب کو
ہجر کی شب کی مصیبت کسطرح تحریر ہو	جمع کرسکتا نہین کوئی پریشان خواب کو
ہنس کے دانتون کی صفا سے تونے اکثر ای پری	قطرہ پانی کا بنایا گوہر خوش آب کو
اس لطافت کی بھلا اس نگ کی سرخی کہان	تیرے رخ سے کچھ نہین نسبت گل شاداب کو

ہم لوگ پہاڑون کے غارون اور کھوہون مین زندگی بسر کرتے ہین اور ریچھون اور بنڈیلے سورون اور شیرون سے لڑتے ہین اور غریبون اور زبردستون کو بچاتے ہین) گلبان انکی ترکی کیا سمجھتے بھینس کے آگے بین بجائی بھینس بڑی پچھلے - مگر خدائی فوجدار کی یہ گفتگو البتہ دوچار کو بری معلوم ہوئی کہ (اگر کوئی مرد بدکار و آوارہ تم لوگون کی کسی عزیز عورت یا رشتہ دار - یا مان بہن یا بی یا ہمشیرہ کو نظر بد سے دیکھے) الخ -

تھوڑی دیر مین گلہ بانون نے دو ایک لڑکون کو بلایا اور کہا یہ صاحب ہمارے مہمان ہین انکو گانا سناؤ - وہ دونون لڑکے گانے لگے اور کچھ گلبان بانسری بجانے لگے - خدائی فوجدار نے اپنے پٹھو سے کہا کہ یار عزیز اگر بادشاہ اور وزیر بھی آتا تو یہ لوگ اسقدر خاطر داری نہ کرتے جیسی ہماری اور تمھاری خاطر مین ہوتی ہین - وجہ یہ کہ بادشاہ اور وزیر سے اتنا خوف نہین ہوتا جتنا خوف ہمکو گون سے ہوتا ہے ہم جان پر کھیل جانے والے لوگ ہین - جان کو کوئی چیز ہی نہین سمجھتے - ہر دم جان کف - سر ہتھیلی پر لیے ہوئے - بادشاہ اور وزیر تو جسوقت مرتے ہین اسوقت ہزارہا لکھو کھا آدمی جمع ہوتے ہین اور تزک و احتشام کے ساتھ جان نکلتی ہے اور یہان زخمون سے خون کے شرارے جاری ہوتے ہین -

چو آہنگ رفتن کند جان پاک	چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

ہان ہم لوگون کی خواہش صرف اسقدر ہوتی ہے کہ ہماری معشوقہ کو یہ امر معلوم رہے کہ انھین کے لیے

ہم اسقدر کا ہشین سہتے ہین - اور زحمتین اٹھاتے ہین اور تکلیف برداشت کرتے ہین - اور جان پر کھیل جاتے ہین اس پری کو معلوم ہو جائے - بس -

جان آجاتی ہی سن سن کے سخن دلدار کے
کیا لب لہجہ ہو صدقے یار کی گفتار کے
یاد آئینگے جو ابرویون ہی مجکو یار کے
دیکھنا مرجاؤن گا مین دل پہ خنجر مار کے

اِدھر کلہ بان گاتے بجاتے تھے اور اُدھر خدائی فوجدار صاحب اپنی نے تکی ہانک لگاتے تھے -

فرقت مین کچھ ہمین نہ خوش آیا سوائے رنج
شادی کو دی طلاق ہوے کتنے رنج
ہی رنج عشق میرے لیے مین برائے رنج
خود بھی مٹے یقین ہی جو مجھکو مٹائے رنج
یا تنگی کنار تھی یا اب فشار قبر
وہ ابتدائے عیش تھی یہ انتہائے رنج

اتنے مین فوجدار صاحب کے کان مین پھر درد شروع ہو گیا اور اپنے بھتیجے سے کہا (بھائی صاحب اب تو ہمارے کان کا بُرا حال ہی - اب مرہم پٹی کرو) میان بدھو نے مرہم پٹی کی اور دونون آرام کرنے چلے مگر خدائی فوجدار صاحب کی غزل بازی کے سبب نیند حرام ہو گئی -

فصل ۴

میان بدھو کروٹین بدل رہے تھے اور خدائی فوجدار صاحب زمل قافیہ ہانک رہے تھے اور گلہ بان اِنکے ارد گرد بیٹھے اِنکی قطع اور حرکات سکنات پر غور کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک لونڈا گانون سے آیا اور آتے ہی کہا (بھائیو! گانون مین ایک نئی واردات ہو گئی - تم لوگون نے سنا ہی ہوگا) وہ سب کے سب ہمہ تن گوش ہو کر بولے (خیر باشد - ہمنے تو کچھ بھی نہین سنا - کہو تو - کیا ہوا کیا خیریت تو ہی) اِسنے کہا بھائی صاحب (شیخ جی جو ٹیلے پر بنگلے مین رہتے تھے لکھو کھا روپیہ چھوڑ کر مر گئے - وہ ایک ہندو عورت پر جو قوم کی گڑرن ہی عاشق تھے گروہ اِنکے ہتھے نہ چڑھی - وصیت کر گئے ہین کہ پہاڑ کے دامن مین جو کھوہ ہی وہان جلائے جائین اور اُنکے تیجے کے دن ہزار گڑریے اور اُنکی عورتون کو کھانا دیا جاوے اور کھانے مین صبح کو دودھ اور دہی اور چاول اور ماش کی دال ہو اور شام کو گوشت اور روٹی اور چٹنی - اِسی کھوہ مین پہلے پہل اِنسے اور اس عورت سے چار آنکھین ہوئی تھین مگر گانون کے کُل لوگون کی رائے اِس وصیت کے بالکل خلاف ہی وہ کہتے ہین کہ مسلمان کی لاش کا جلانا خلاف شرع ہی - ایسا ہرگز نہوگا اور اس عورت کو روپیہ ملیگا شیخ جی بڑے عالم و فاضل تھے - انکا ایک شاگرد ہی ملا جیون نام یہ ملا اور مولویون کے خلاف ہی اور کہتا ہی کہ اُستاد کی وصیت کے مطابق ضرور کارروائی ہونی چاہیے روپیہ بھی اس عورت کو ملنا چاہیے اور شیخ کی لاش بھی ضرور اُسکی وصیت کے موافق جلانی چاہیے

اسمین بڑا بھگدڑ ہوگا کل گڑبڑیے ملاجیون کی طرف مین کل صبح کو شبخیر کی لاش جلائی جائیگی بڑا سامان ہو رہا ہے اور بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے جنازہ اٹھیگا امیر آدمی تھا۔ دس بیس کوس دھر اُدھر انکا نقطۂ مقابل کوئی نہ تھا آپ لوگ بھی ضرور چلیے گا۔ ایک تو تماشا قابل دید ہوگا دوسرے ملاجیون کا ہاتھ بٹانا ہوگا ہم سب پر اُنکی کمک کرنا فرض ہے۔ لوگون نے اسکی رائے سے اتفاق کرلیا اور کہا (آؤ۔ چٹھی ڈالیں کہ یہان گلے کی نگہبانی کے لیے کون رہیگا) بس ایک آدمی کافی ہے انمین سے ایک نے کہا یہ خدمت ہمارے تعلق کیجیے آپ سب جا کے تماشا اور جنازہ دیکھیے اور بندۂ درگاہ یہان بکری اور مویشی کی نگہبانی کرین۔ لوگون نے انکا شکریہ ادا کیا تو اسنے سادگی اور صفائی کے ساتھ کہا بھائی صاحب حقیقت حال یون ہے کہ مفت کرم دشمن ہے۔ وجہ یہ کہ میرے پانوں مین کل کانٹا چبھ گیا تھا اور اب تک کھٹک ہے یہ کوئی آپ پر احسان نہین ہے۔ ورنہ اس دھوم کا جنازہ بھلا مین نہ دیکھتا عصمت بی بی از بیچارگی۔ یہ گفتگو ہمارے **خدائی فوجدار** مرکب زبردست زیردست آزاردشت زیاں ضیغم مارجنگ کا ٹھیاوارا ہوا رشہسوار جنگلے دل کے گانوان سے سنی۔ اس لونڈے کو قریب بلایا اور سوال کرنے لگے۔ سوال (یہ جو مرگیا یہ کون شخص تھا) جواب (یہ بڑا عالم فاضل تھا) سوال (کیا پیشہ کرتا تھا) جواب (یہ بڑا عالم فاضل تھا علم نجوم مین خاصکر اسکو دستگاہ حاصل تھی اور آفتاب و چاند کا سب حال اسکی پور پور پورا پورا لکھا تھا اور ان دونون کے سوف کا حال بھی جانتا تھا) **خدائی فوجدار** نے کہا (آفتاب اور مہتاب کا سوف نہین ہوتا خسوف اور کسوف کہتے ہین) اس لونڈے نے انکی اس اصلاح کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور کہا (وہ یہ بھی بتا سکتے تھے کہ یہ سال اچھا ہوگا یا برا۔ غلہ خوب پیدا ہوگا یا قاط پڑیگا) **خدائی فوجدار** نے پھر ٹوکا (کال کو قاط نہین کہتے قحط لفظ ہے) لونڈے نے جواب دیا۔ وہ قاط کہا تو کیا اور قحط کہا تو کیا ایک ہی بات ہے۔ بس انھین باتون سے امیر ہوگیا کہ جب قحط قاط کا سال ہوا تو اسکے بوڑھے باپ نے سستا غلہ خرید کے جمع کرلیا اور کال کے دنون مین دس گنے داموں پر بیچنا شروع کیا۔ وہ اپنے باپ سے سال بھر پہلے کہدیتے تھے کہ (ابکی گیہون نہ بونا۔ جو بونا۔ گیہون نہ پیدا ہوگا) بس وہی ہوا اور انکا باپ امیر کبیر ہوگیا) **خدائی فوجدار** نے کہا اس علم سے ہم لوگ بھی واقف ہین نجومی اور ہیئت دان اس علم کے عالم ہوتے ہین) وہ بولا یہ تو مین جانتا ہمین مگر ہان وہ بڑی بڑی باتین جانتے تھے اور علم نے کچھ ایسا اثر کیا کہ ملاؤن کی وضع ترک کی گڑبڑیون کا لباس پہننے لگا اور اُسکے چیلے نے بھی اسکا تتبع کیا۔ یہ وہی چیلا ہے جو اب لڑ رہا ہے کہ حسب شرائط وصیت کارروائی کی جائے۔ وصیت کے خلاف کوئی بات نہو۔ جب اسکے باپ نے وفات پائی تو یہ کل جائداد کا مالک ہوا۔ مگر لباس کے بدلنے سے لوگ حیرت مین تھے کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہے

آخر کار معلوم ہوا کہ ایک عورت پر عاشق ہی اور اُسی کے عشق کے سبب سے لباس بدل ڈالا ہی اب اِس زن ملا یک فریب کا حال سنیے کہ جب سے دنیا اور دنیا کی عورتین پیدا ہوئی ہین تب سے ایسی عورت کسی کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔

ملا یک صورتے طاؤس زیبے	نگارے چابکے عابد فریبے

بڑی مقبول صورت ہی) خدائی فوجدار نے پھر انکو اصلاح دی (مقبول صورت نہ کہو قبول صورت بھی خیر کوئی عمدہ محاورہ نہین ہی) لونڈا ابکی جھلا کر بولا۔ وہ مقبول کہا تو کیا ہوا اور قبول کہا تو کیا ہوا اگر آپ اسی طرح بات بات مین عیب نکالینگے اور ٹوکا کرینگے تو کل تک کہانی کا خاتمہ نہوگا اور جنازہ نکل جائیگا۔ فوجدار صاحب نے مسکرا کر کہا (اب نہ ٹوکونگا آپ کو جو فرمانا ہو وہ فرمائیے) اُسنے کہا حضور اسی گانون مین ایک کسان رہتا تھا جسکے پاس سبھ سے بھی زیادہ ثروت تھی۔ اور سب سے بڑھکر یہ دولت تھی کہ اُسکی لڑکی ایک بڑی ہی جمیلہ اور جادو جمال رشکۂ پُشتری خصال تھی مگر اِس لڑکی کی ماں اِسکی صغر سنی ہی مین جان بحق ہوئی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک رخسار تو چاند ہی اور دوسرا سورج۔ چندے آفتاب چندے مہتاب۔ اِسکی ماں کے مرنے سے اِسکا باپ ازبس پریشان خاطر ہوا۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو حُسن نے اِسکی بلائین لین اور ادا نے اسکی ادا کی قسمین کھانا شروع کین۔

فدائے حسن و جمال تو گلعذارانند	شہید تیغ نگاہ تو شہسوارانند
اسیر حلقۂ زلفِ تو تختہ کارانند	غلام نرگس مست تو تاجدارانند
خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند	
بہیچ و تاب نہ تنہا منم بجان حزین	کہ عالمست پیت بیقرار و بے تسکین
زگفتنم اگر آشفتہ دُ چنین بینین	گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و برین
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند	

اُسکی گردن ہی کہ اک نور ہی سانچے مین ڈھلا — جسنے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر وہ چلا
آبداری سے جو مملو نظر آیا وہ گلا — رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا

سوے میخانہ گلو اِسکا اگر مُنھ موڑے
ہوکے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

جب پندرھوان سال آغاز ہوا تو اور بھی جوبن کی آگ بھڑکی۔ جو دیکھتا تھا آیۂ فتبارک اللہ احسن الخالقین پڑھتا تھا۔ شدہ شدہ اُسکے حُسن گلوسوز کی وہ دھوم مچی کہ دور دور تک شہرہ ہوا۔ اور بڑے بڑے جا

پیغام آنے لگے۔ اُسکے باپ نے ٹھان لی کہ بغیر لڑکی کی مرضی کے شادی نہوگی۔ اور جن جن لوگون نے پیغام بھیجا تھا اُن سب کی نسبت مختصر مختصر حال بیان کیا اور کہا اب تمکو اختیار ہی۔

من نگویم کہ این مکن آن کن	مصلحت بین و کار آسان کن

لڑکی نے کہا (آ) باجان ہم غور کرکے جواب دینگے۔ شادی بیاہ کچھ ہنسی ٹھٹھا تو ہی نہین کہ کاتا اور لے دوڑے اسکے لیے بڑا غور چاہیے ایک ہفتے کے بعد اس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا آپ نے بہت غور کیا تو یہ رائے قرار دی کہ ابھی شادی کی چنداں ضرورت نہین ہی۔ صغر سنی کی شادی کا انجام بُرا ہوتا ہی لہذا اس بات چیت کو ابھی ملتوی کرنا چاہیے۔ اسکے باپ نے کہ فہمیدہ آدمی تھا منظور کرلیا کیونکہ انکی خود بھی رائے تھی کہ کم سنی کی شادی اچھی نہین ہوتی۔ اب سُنیے کہ کہان تو اس لڑکی کے یہ خیالات تھے کہان اب اسنے اپنے خیالات بالکل بدل دیے اور دلمین کچھ ایسی سمائی کہ گرڑیونکی عورتون کی پوشاک پہن کے کھیتون اور جنگلون مین بے حجاب اور برافگندہ نقاب جانے لگی۔

طالب نظارہ ام پردہ برافگن زرخ	پیش صف راستان شعبدہ بازی مکن

اُسکے حسن گلوسوز اور نور عالم افروز کی شہرت تو یون ہی تھی اب جو بیحجاب اور بے نقاب باہر آئی تو کہلبلی ہوگیا۔ تمام عالم محو نظارہ ہوا جسنے دیکھا تیر نگاہ کا گھائل ہوگیا۔

عالم فریبیان جو یہی ہین حجاب مین	معلوم فتح باب کشود نقاب مین

بڑے بڑے امرا اور تجار اور فضلا اور کملا نے اپنا لباس خاص ترک کرکے وہی پوشاک اختیار کی جو اس بت بیپرنے اختیار کی تھی۔ جنگل اور کوہ و ہامون اور میدان بیابان مین ہر سمت اسکے طالب اور خواہان اور عاشق زار اِدھر اُدھر شوریدہ سر و پریشان حال پھرتے تھے اور وہ کسی کی جانب نظر بھی نہین اُٹھاتی تھی۔

غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل	کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

اِن عشاق زار مین سے ایک یہ شیخ بھی تھے جو آج مرگئے۔ یہ شخص اس بلبل گلزار خوبی کا صرف عاشق ہی نہ تھا بلکہ پرستش کرتا تھا۔ برسون کا ریاض اور سالہا سال کی ریاضت دم کے دم مین خاک مین مل گئی۔

پنجہ زد عشقش لباس پارسائی پارہ شد	طاعت صد سالہ اش تاراج یک نظارہ شد

لطف یہ کہ وہ فری شمشاد رعنائی یعنی وہ زن نوخیز و نوجوان باوصف اسکے کہ نے نقاب برآمد ہوتی تھی حیا پرور و عفت کوش بھی تھی۔

حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید	ادب بہ بزم تو صد جا نشستہ می آید

گو ایک زمانہ اُسکے شمع رخسار کا پروانہ تھا تاہم ممکن نہ تھا کہ کسی کو اتنی بھی جرأت ہوتی کہ ابرو کے اشارے سے بھی بات کرتا۔ رعب حسن سے یہ جرأت نہین ہوتی تھی کہ ذرا سا اشارہ تو کرے دور ہی دور سے عاشق مزاج جوین کے مزے لوٹتے تھے اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے اور اسکی بیرحمی اور جور وظلم کے نالان تھے۔

یہ کسکی زلف کی ناگن نے ایدل مار ڈالا ہی	کہ کوسون تک مری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہی
خیال گیسوے شبگون سے رہتا ہی دل روشن	اندھیرا جسکو کہتے ہین مرے گھر کا اُجالا ہی

اس لونڈے نے کہا اگر آپ یہان ہنسنے لگیے تو صبح شام ہر ہر بن مو سے بسون کی آوازین سنیے جو اُسکے مظلوم ہین اور جنھون نے اُس بت پندار کی تلاش مین گھر بار کو ترک کر دیا اور کوہ و بیابان مین ڈیرے ڈال دیے۔ اتنے مین کسی کی آواز دور سے آئی اور اُس لونڈے نے کہا دیکھیے میرے کہنے کی تصدیق ہوگئی کوئی عاشق خستہ پہاڑون مین رو رہا ہی۔

چشم نم ہو تو اُمنڈ آتے ہین دریا منھ پر	کھینچے آہ تو آتا ہی کلیجا منھ پر
خال رخسار کو تیرے نہین دیکھا جب سے	سو قسم لیجے جو اک دانہ ہو رکھا منھ پر
روے گلرنگ پہ آخر خط سبز آہی گیا	ہی مثل جس سے ڈرو ہی وہی آتا منھ پر
خواب گونگے کا ہوا یار کا شکوہ گویا	دل مین پھرتا ہی مگر لا نہین سکتا منھ پر
کل جو تم بوسے پہ بگڑے تھے کہ کسوقت کہان	لیکے منھ اپنا سا رہ جاتے جو کہتا منھ پر
ہمسے یون کڑوے رقیبون سے یہ بیٹھی ہین	جھوٹ کیا زہر ہی سچ بات کا کہنا منھ پر
بڑھ کے فوارے کے مانند نہ بولا کر شیخ	تھوکتا چرخ کو ہی اپنا ہی آتا منھ پر

خدائی فوجدار۔ دلمین سوچنے لگے کہ اس عورت کی بڑی شہرت ہی اس سے ضرور ملنا چاہیے کسقدر جھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑی سنگدل بیرحم سفاک ظالم ہی۔

یہ کون پھوٹ کے رویا کہ درد کی آواز	رچی ہوئی جو پہاڑون کے آبشار مین ہی

لونڈے نے پھر اسکا حال بیان کیا کہ پہاڑ اور جنگل مین لوگون کو اُسکے عشق مین تباہ و سرگرداں پائیے گا۔ اکثر درختون پر جا بجا اس پری وش کا نام کندہ ہی۔ جدھر جائیے عجب دل لگی نظر آئیگی۔ کوئی کھڑا رو رہا ہی کوئی عاشقانہ غزلین گا رہا ہی۔ کوئی پانی کے جھرنون کے پاس بیٹھا آہ سرد بھر رہا ہی۔ ع تا کا جسے رحمی کیا دیکھا جسے۔ اسپر لونڈے نے کہا آپ ایک مرتبہ اس ماہ وش سے ضرور ملیے اگر بھوک پیاس

نہ بند ہو جاے تو ہمارا ذمہ جو چور کی سزا وہ ہماری سزا عجب صورت ہی۔

نظر آجاے جو اُس ماہ جبین کا مکھڑا — درد سر ہو تجھے کیا رشک سے اے مہر لقا
بوسے لون اُسکی جبین کے کبھی چومون کف پا — تو سماجت سے قدم پر مرے دے سر کو جھکا
یا تو آخر کو مرا اور تری پیشانی ہی — جو مین کہتا ہون وہ اک دن ترے پیش آنی ہی

خدائی فوجدار کو اس تقریر پر ہنسی آئی تو میان بدھو کو بڑا استعجاب ہوا کہ یہ رونی صورت محرم کی پیدائش اور ہنسے۔ لونڈے نے بھی متحیر ہو کر کہا حضور ہنسے کیون مین نے ہنسنے کی کونسی بات کی فوجدار بولے ایک تو یہ اشعار تمنے بے تکے پڑھے۔ بالکل بے محل اور بے موقع شعر گفتن چہ ضرور۔ مگر جو کہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب تمکو نہ ٹوکونگا اس سبب سے اسکی بحث ہی بے فضول ہی ہان ایک بات البتہ کہونگا کہ تمھارا خیال خام ہی کہ اُس عورت سے بڑھکے دنیا مین اور کوئی نہین ہی میان صاحبزادے عرض اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو + برادر عزیز عرض۔ تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + شاید دیکھین قیامت مین ادا قالب حسن کی روح رواں بی گلابو جان صاحبہ دام حسنہ و جمالہ کو دیکھو تو ساری کہانی بھول جاؤ پھر کسی کے حسن کی تعریف نہ کرو۔

کالی گھٹا سی چھائی ہی وہ کھولے اُسنے بال — بجلی سی کوندتی ہی وہ لچکی مگر کمر
بل کی نہ لو میان کہ نزاکت سے کھل گیا — وقت خرام تھامتے ہین موے سر کمر
ہمثیل کیون نہ جانون سراپاے یار کو — موہوم ہر دہن ہی نہ معدوم ہر کمر
گفتار بے ثبات تو رفتار بے طریق — کیونکر نہو کہان وہ دہن ہی کدھر کمر

اتنے مین گلبانون نے عرض کی کہ حضور اب ذرا آرام کرین کیونکہ شب زیادہ جاگنے سے زخم چرانے لگتا ہی اور درد بھی زیادہ ہوتا ہی۔ میان بدھو تو خدا سے چاہتے تھے کہ کسی طرح آرام کرین خدائی فوجدار کی بک بک کے سبب سے سخت پریشان تھے۔ انھون نے بھی ہان مین ہان ملائی اور کہا مین تو دو گھنٹے سے محل مجارہا ہون کہ از برائے خدا آرام کرو۔ ذرا تو آرام ملے مگر انھون نے تو قسم کھائی ہی کہ مین سے نہ سوینگے۔ خدائی فوجدار سوچے کہ اگر کان کا درد بڑھ گیا تو بڑی مصیبت پڑجائیگی اور پھر یہ تماشاے جانفزا نہ دیکھ سکینگے اور نہ شریک جنازہ ہو سکینگے اس سے بہتر یہی ہی کہ ان لوگونکا کہنا کرین۔ لونڈے سے کہا یار عزیز کل ہمارے ہمراہ ضرور چلیا اور ہمکو جنازہ ضرور دکھا دینا ہمکو کچھ لطف تماشا نہین ہی ہم کچھ اور ہی چاہتے ہین۔ لڑکے نے کہا مین بہت قریب کے راستے سے لے چلونگا بدھو تو گدھے اور ٹٹو کے بیچ مین راز ہوئے اور وہ لونڈا بھی سویا مگر فوجدار صاحب کو نیند نہ آئی۔ انھون نے آہستہ آہستہ بے تکی ہانک لگائی

دل پر مرے اب رہتا ہی ہر دم یہی کھٹکا | اس زلف کے ہاتھ آنے کا بالون کو ہی لٹکا
بیفائدہ لیکن یہ مراد ھیان ہی بھٹکا | شعلے کے بھی دامن سے کہین خار ہی اٹکا
کانٹا کبھی دامان فلک پا نہین سکتا | ذرہ کبھی خورشید تلک جا نہین سکتا
افسوس صد افسوس ہا جاتا ہون ناکام | ہر صبح مصیبت مین ہون شامت مین ہو تا شام
تو چین ہی تو تاب ہی تو صبر تو آرام | لکھ بھیجو نسیم اسکو یہی نامے مین پیغام

زہر غم ہجر تو بہ جان کار گر افتاد
امید وصال تو بعمر دگر افتاد

یہ کہکر خدا خدا کرکے انکی آنکھ لگی۔

ظالم را خفتہ دیدم نیمروز | گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

خواب مین آپنے دیکھا کہ وہی زن حور طلعت جسکے سبب سے صدہا عشاق زار بحالت خراب ہون اور کوہون اور آبشارون اور دو باروں اور ہامون اور جنگل کے قریب سرگردان پھرتے ہین انکو ملی اور گلے سے لگایا اور دیر تک مدحت سرا رہی اور کہا صرف تمھارے سبب سے اتنے آدمیون کی زندگی عذاب مین تھی۔ مین نے ٹھان لی تھی کہ اگر شادی کرونگی تو خدائی فوجدار سے ورنہ بن بیاہی ہونگی تمنے ساری خدائی مین نام پیدا کیا ہی اور ہم اس پہاڑ کی ملکہ ہین منزلون کی راہ سے لوگ میری خوبصورتی کی شہرت سنکے آتے ہین اور دیوانہ کی طرح سر دھنتے اور تنکے چنتے ہین اور مین ذرا بھی مخاطب نہین ہوتی غرور حسن کے سبب سے نیچی نظر اور ترچھی چتون کرکے انکے قریب سے نکل جاتی ہون تو کوئی تو شیع حسب حال پڑھتا ہی۔

غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل | کہ برستی بکنی عندلیب شیدا را

اور کوئی باآہ سرد دل پر درد بصد حسرت و نومیدی اس بیت کو ترجمان دل بناتا ہی۔

ترچھی نظرون سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو | کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے مین انکی آنکھ کھل گئی دیکھا تو نہ وہ بت شوخ و شنگ ہمنہ وہ کوہ فلک شکوہ۔

فصل ۵

ادھر سپیدۂ صبح جھلکا۔ اُدھر گلہ بانون نے کمرین کسین اور خدائی فوجدار کے پاس آئے کہ انکو جگائین مگر یہ تو گلہ بانون کے بھی پہلے اُٹھ بیٹھے تھے۔ دیکھا تو کٹورا سی آنکھین کھلی ہوئی ہین اور بڑی شان کے ساتھ لیٹے ہوئے اپنی مصنوعہ معشوقہ بی گلا بو جان کو یاد کر رہے ہین۔

چہ ہوا تھا نہ ابھی کھول کے دل بوس و کنار | طالع خفتہ نے جو کر دیا مجھکو بیدار

نہ وہ گلشن نظر آیا نہ وہ صحبت نہ وہ یار	ہاتھ مل مل کے یہ ہین کہنے لگا بادلِ زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

وہ گنوار آدمی اس نے تکی ہانکو کیا خاک سمجھتے۔ انھون نے پوچھا (کہیے جنازہ دیکھنے چلیے گا) یہ تو اُدھار کھائے بیٹھے ہی تھے کہ چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ اِس تماشاے دلفریب کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ فوراً ہمدھو کو آواز دی۔ میان بدھو کب ایسی سنتے تھے۔ یہ مُردون سے شرط باندھ کے سوئے تھے۔ تڑکے تڑکے اُٹھنا کیا معنی۔ بہزار خرابی اُٹھے تو مارے غصے کے کسی سے بات نہ کی۔ خدائی فوجدار نے حکم دیا کہ گدھے اور ٹٹو کو کسو۔ آج وہ وہ باتین دیکھنے مین آئینگی جو کبھی تمھارے باپ دادا نے بھی نہ دیکھی ہونگی۔ میان بدھو جھلائے تو تھے ہی بگڑ کر بولے (ہمارے باپ تو گدھے تھے ورنہ ہم ایسے گدھے بدنصیب کاہے کو اس دنیا مین آتے) گھوڑا اور گدھا دونون لیس ہو گئے تو خدائی فوجدار صاحب لد لیے اور تنگ توبڑا سنبھال کے میان بدھو بھی ساتھ ہوئے۔ خدائی فوجدار صاحب نے سوار ہوتے ہی بی گلا بو جان کو یاد کیا۔

این ابروے زرین کہ ہلال رمضان ست	یا غبغب سیمین بت تنگ دہان ست
در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب	گلبرگ تر و سرو سہی سنبل سیراب

اتنے مین وہ لونڈا بھی دوڑتا ہوا آیا اور ساتھ ہو لیا۔ یہ پانچ کلہ بان اور خدائی فوجدار صاحب اور انکے پٹھو میان بدھو اور وہ لونڈا آٹھ آدمیون کا چھوٹا سا قافلہ جا رہا تھا۔ راستے مین جو لوگ ملتے تھے خدائی فوجدار کی قطع وضع ہیئت دیکھکر متحیر ہوتے تھے کہ یہ کون جانور ہین اور یہ وضع کیون انکو پسند آئی۔ چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ چھ کلہ بان اور تین امیر رئیس قیمتی گھوڑون پر سوار آہستہ آہستہ چلے آتے ہین جب قریب پہونچے تو علیک سلیک کے بعد اُس قافلہ والون نے پوچھا آپ لوگ کہان جاتے ہین انھون نے کہا سامنے سناہی کہ سامنے والے گانون کے ایک بڑے نامی گرامی شیخ نے جو بڑا رئیس تھا کل انتقال کیا اور آج اُسکا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا جائیگا۔ سنا وہ وصیت مین لکھگیا ہے کہ جنازہ بڑے تزک سے اُٹھے اور دفنانے کے عوض جلا دیا جائے۔ ان تینون سوارون نے کہا رہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہین دیکھیے کیفیت قابل دید ہوگی) اب یہ دونون قافلے ساتھ ساتھ چلنے لگے انمین سے ایک سوار نے خدائی فوجدار سے دریافت کیا کیون بندہ نواز یہ آپ خود اور تلوار اور جنگی وردی اور نیزہ کیون نہین ترک کرتے اِس ملک مین تو امن و امان ہے سونا اُچھالتے چلے جائیے۔

کس کی پرسد کہ بھیا کون ہو	ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا لون ہو

خدائی فوجدار کو جو انھون نے چھیڑا تو یہ اُبل پڑے اور بولے اے سواران مدار و یلان باوقار۔ ہمارے معزز پیشے کے لوگ ہر دم سولی کی نوک پر رہتے ہین۔ ہر وقت مسلح۔ نیزہ اور خود اور بھالا اور تیر اور کمان اور تفنگ اور شمشیر اور سروہی اور کھانڈا اور شیر پنجہ اور پیش قبض اور بندوق اور قرابینچہ اور قرابین اور جوشن اور کھکھری اور بان ہمارا ہر دم کا ساتھی ہے۔ وجہ یہ کہ ہم لوگ نہین جان سکتے کہ کسوقت اور کس ساعت مین ہمکو ضرورت پڑے اور کیا افتاد ہو اور کیسی گذرے اس سے بہتر یہی ہے کہ ہر دم کیل کانٹے سے لیس رہین ہر وقت تیغ بکف۔ کوئی دم ہتھیار ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ بلکہ ہمارے مذہب مین یہان تک حکم ہے کہ سونے اور کھانے پینے کے وقت بھی مسلح رہین۔ صرف ایک گھنٹے کا وقت اسلحہ اُتارنے کا ہے اسوقت اگر ہمارے معزز پیشے کا کوئی بہادر ہمپر حملہ کرے تو وہ بہادرون کے زمرے سے خارج کر دیا جائے اور کوئی اُسکو غیرت کی نظر سے نہ دیکھے۔ بلکہ لوگ بہت ہی حقیر تصور کرین۔ مین بھی اس غرض سے اس دنیائے دون گذشتنی و گذاشتنی مین منجانب اللہ بھیجا گیا ہون کہ شیطان کے بندون اور چیلون کو زیر کرون چنانچہ ابھی پرسون کا ذکر ہے کہ مہنتون کے بھیس مین ہاتھیون پر سوار دو شورہ پشت ایک نوجوان اور نوخیز اور خوشرو عورت کو کہ کسی امیر کی لڑکی تھی قید پر بھگائے لیے جاتے تھے۔ مین نے ایک کو ہاتھی سے گرا دیا اور اُٹھا کے دے مارا اُسکے بعد ایک سپاہی سے بھڑ پڑا اور اُسکو بھی نیچا دکھایا اور اُسی جنگ مین ہمارا ایک کان کسی قدر اُڑ گیا اور ایسے زخم کاری لگے کہ خون کی ندیان بہنے لگین۔ مگر ذرا تک نہ کی۔ ہمارا مطبوعہ یعنی معشوقہ بی گلابو جان صاحبہ کو بھی ہمارے ان محاربات کی خبر پہونچ گئی ہے اور نہ بھی کوئی کہتا تو بھی وہ ضرور سمجھ جاتین کیونکہ دل را بدل رہے ست۔ دل کو دل سے راہ ہے۔ اور ہمارے لوگون کی معشوقون کو ایک قسم کا علم غیب بھی ہوتا ہے یہ مانا کہ ع۔ عالم الغیب کیست غیر از حق۔ مگر بعضے ایسی لوگ ہوتے ہین۔ اور اِنکے بعد ہمارے لوگ ہمارا نام سرکوب زبردست زیردست آزار یلان جہان کے سر انصافی فوجدار دشت پیمائی ضیغم ہار جنگ کا ٹھیادار اور ہولڑ شہسوار جنگ ہے) انکی اس اول جلول تقریر سے تینون سوار اور اُنکے ساتھی سمجھ گئے کہ خلل دماغ ہے ضرور دماغ مین فتور ہے ان سوارون سے ایک آدمی جسکا تخلص مذاق تھا اسم بامسمےٰ بذلہ سنجی مین شہرۂ آفاق تھا۔ اسنے جو یہ مہمل پوچ باتین سنین تو دل مین ٹھان لی کہ انکو خوب بناؤ دو گھڑی راستہ ہی کٹیگا۔ دل لگی ہوگی۔ انکو مخاطب کر کے میان مذاق نے کہا (کیون حضور ہم جانتے ہین کہ آپ لوگون سے زیادہ دوست بنی نوع انسان کا اور کوئی نہین ہے۔ لہذا ایک دنیا دو جانب منتفعت ذاتی سے کوئی سروکار ہی نہین۔ غیرون کے لیے جان جوکھم کر پرائے پھٹے مین پانوں ڈالنا کوئی دل لگی نہین ہے۔

یہ آپ ہی سورماؤن کا کام ہی دوسرا نہین کرسکتا ہی سہان وہ فقرا بھی قابل تعریف ہین جو جنگلون اور پہاڑون مین بیٹھ کے ہمارے اور ہمارے بھائیون کے فوائد کے لیے اسقدر نفس کشی اور ریاضت کرتے ہین اور تکالیف سہتے ہین) خدائی فوجدار بولے (بندہ نوازانکی ریاضت اور نفس کشی اور فقر و فاقہ اور خداشناسی اور خداترسی ہونے مین کوئی شک نہین مگر وہ لوگ صرف تھاگو ہین اور اپنا بھی بھلا چاہتے ہین اور ہم لوگ قہر خدا ہین جس سے ہم بگڑے اسپر قہر الٰہی نازل ہوا اور بس وہ گیا گذرا اُسکا دونون جہان مین کہین ٹھکانہ نہین ہی۔ ماریپٹ گستیان توری آس۔ ہم اپنے بازو کی قوت ہاتھ پانون کے زور اور اپنی جوانمردی اور بسالت اور شجاعت سے لڑتے ہین اور بدبختون کو نیچا دکھاتے ہین اور جو قہر خدا سے نہین ڈرتے ہین انکو دکھا دیتے ہین کہ قہر الٰہی کیا شی ہی ہم جس سے بگڑے اُسپر بجلی گرائی اور بجلی بھی کون۔ وہ جسکو برق جہندہ کہتے ہین اور جسکی لپک سے کرورون ہون تو جل بھن کے خاک سیاہ ہوجائین۔ گرمی کی تمازت ہمارے لیے ٹھنڈی ہی گویا برفستان مین بیٹھے ہین جس دھوپ مین چیل انڈا چھوڑے اسکو ہم لوگ ذرا نہین مانتے۔ اور سردی سے گو سرد ملکون تک کے باشندون کے جگر ٹھٹھر جائین اور اُنکے دانت کڑکڑانے لگین مگر ہملوگ اس سردی کو کبٹ تے ہین۔ گویا اپنے نزدیک ترکون کے حمام مین بیٹھے ہین۔ خون کی ندیان ہرگز ہمسے جاری ہون تو ہم سمجھین کہ ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ ہم جی اُٹھے جان پڑگئی۔ تلوارون کے زخم اور چرکون پر چرکے کھانا اور برچھیون کے زخم کھاکے اُف نہ کرنا ہمارا ہی کام ہی ہم خدائے جلیل کے وزیر ہین اور دنیا کا انتظام ہمارے تعلق ہی۔ جہان خدا کے بندون کا پسینا گرے وہان ہم خون گرانے کو موجود ہین سختیان سہنا تکلیفین برداشت کرنا گرنا پڑنا یہ سب ہمارے لیے فخر کا مقام ہی اور جان ہتھیلی پر رکھ کے میدان کارزار مین جانا ہمارا خاص پیشہ اور کام ہی۔ فقرا وغیرہ گوشۂ عافیت مین بیٹھے ہوئے ریاض کرتے ہین اور یہان گوشۂ عافیت مین بیٹھنا ہمارے لیے ننگ ہی ننن بنن اقتلوا۔ اقتلوا۔ خون۔ خون۔ زخم زخم۔ مرگ مرگ۔ یہ الفاظ ہر دم ہملوگون کی زبان پر رہتے ہین ہمارا اور اُنکا کون مقابلہ۔ وہ بھی اچھے ہوتے ہین مگر فرق ہی۔ وہ وہی ہین۔ ہم ہم ہی ہین اس تقریر کے بعد مذاق نے کہا (آپ کی رائے سے مجھے پورا پورا اتفاق ہی مگر آپ لوگون مین ایک بڑا نقص یہ ہی کہ جب کبھی آپ کو کسی بڑی جنگ مین جانا ہوتا ہی یا کسی عظیم یا دیو یا جن سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی تو آپ لوگ خدا کو جو پروردگار عالم ہی بالکل ہی بھول جاتے ہین اور اپنی معشوقہ کو یاد کرکے جنگ اور مقابلۂ عظیم کی تیاری کرتے ہین اسکے یہ معنی کہ خدا کو بھول گئے اور صنم پرست ہوگئے ہمنے جسقدر کتابین اس قسم کی پڑھی ہین سب مین یہی دیکھا کہ گھنٹون وقت معشوق کی یاد مین بیتان نامی گرامی نے صرف کیا اور اللہ پاک کا نام ایک دفعہ بھی زبان سے نہ لیا ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ اسکا کیا سبب ہی۔ سپاہی کے لیے بہت بڑی بات یہ ہی کہ خداترس اور خداشناس ہو

اللہ سے ڈرے۔ نہ یہ کہ معشوقون کو معاذ اللہ خدا بنا لے۔

بت کرین آرزو خدائی کی	شان ہی تیری کبریائی کی

خدائی فوجدار نے اس اعتراض کو بڑے غور کے ساتھ سنا اور کہا اصلیت یہ ہی کہ آپ اس فن شریف سے مطلق واقف نہین ہین کہ یہ کون فن ہی اور اسکے اصول کن کن اخلاق پر مبنی ہین۔ ہم لوگ بیشک معشوقون کی یاد مین دن رات صرف کرتے ہین مگر اسپر کوئی صاحب اعتراض نہین جما سکتے وجہ کیا۔ اسکی وجہ یہ کہ معشوق خوبصورت ہوتے ہین اور خدا خود بھی خوبصورت ہی اور خوبصورتون کو پیار بھی کرتا ہی۔ اللہ جمیل ویحب الجمال شاعر نے کیا خوب کہا ہی۔

خدا بھی خوبصورت کو نہایت دوست رکھتا ہی	ارادہ کون سے دربر کرون مین دادخواہی کا

اب اسکے معنی ہوئے کہ جو خدا کا معشوق ہی اسکی ہم عزت کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ معشوق کی جو کوئی تعریف کرتا ہی تو عاشق خوش ہوتا ہی۔ بس ہمارے اس فعل سے ہم بھی خوش اور ہمارا خدا بھی خوش۔ چلیے چھٹی ہوئی بالخیر شما بہ سلامت اور خدا ہم لوگون سے کیون ناراض ہونے لگا کہ ہم اسکے بندون کی کمک و مدد کے لیے جان لڑا دیتے ہین۔ گرمی کو گرمی نہین سمجھتے۔ سردی کو ذرا نہین مانتے۔ سینے پر تیر اور برچھی اور تلوار کا زخم کھاتے ہین اور ہمکو اس سے ذاتی فائدہ کیا ہوتا ہی۔ خاک۔ ذاتی فائدے کی غرض سے اگر ہم کوئی کارروائی کرین تو پھر خوبی کیا۔ ہمارا کام تو یہ ہی کہ لڑ بھڑ کے نام کرین اور وہ کام کرین جو کسی نے آج تک نہ کیا ہو ابھی دو ہی چار دن ہوئے کہ ایک جادوگر کو جو جادو کے ہاتھی پر فقیر بنا ہوا چلا جاتا تھا اور ایک شہزادی کو بھگائے لیے جاتا تھا ہمنے نیچا دکھایا اور اس خوبصورتی کے ساتھ کہ سنبھل نہ سکا اور پھر ان آدمیون کو زخمی کیا جو اس عورت کے ساتھ جادوگر کی طرف سے مقرر ہوئے تھے اور اس محاربۂ عظیم مین ہمارا یہ نقصان ہوا کہ ایک کان ندارد۔ خود اور جنگی وردی گرد برد گرد باشد۔ مذاق نے پوچھا کیون صاحب یہ فرض ہی کہ آپ لوگون کا ایک معشوق ضرور ہو۔ ہم تو جانتے ہین کہ یہ کچھ فرض نہین ہی۔ اور اگر ضروری ہی تو پھر حضور کی بھی معشوقہ کوئی نہ کوئی ضرور ہی ہوگی۔ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کی آتش جنون مشتعل ہوئی دیوانہ ہوئے بس ست۔ ایک آہ سرد بھری اور ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔

کیا مین اس کافر بدکیش کا احوال کہون	یہی خونخوار پیا کرتا ہی عاشق کا خون
زار کر دیتا ہی انسان کو یہ اور زبون	رفتہ رفتہ یہی پہونچاتا ہی نوبت بجنون

یہی خونریز خونخوار ہی انسانون کا
دین کھوتا ہی یہ کافر یہی مسلمانون کا

ناقۂ لیلے مضطر کا ستربان یہ تھا
نجد مین قیس سے پہلے ہی صدی خوان تھا
چاہ مین ڈال کے یوسف کا نگہبان یہ تھا
جان ہر شیر کی لینے کو نیستان یہ تھا

حسن بیجا تا ہی انداز کہین ناز کہین
درد دل ہی یہ کہین سوز کہین ساز کہین

طور کو نور کے جلوے مین جلایا اسنے
کبھی آتش کو ہی گلزار بنایا اسنے
جان چھوڑی نہین جیتا جسے پایا اسنے
اور نیرنگ جہان اپنا دکھایا اسنے

کام مردون سے لیا زندون کو ناکام رکھا
درد کا نام بھی سیدر دنے آرام رکھا

حضرات یہ ہمنے کسکی شان مین شعر پڑھے - اسکا آپ لوگ جواب دین - اور ہمکو بتائین کہ یہ کسکی شان مین ہمنے کہا)

مذاق نے جواب دیا کہ یہ مرض عشق ہی - لادوا - اسکا علاج ہی نہین -

عشق در آمد زدر گفت سلام علیک
عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

خدائی فوجدار بھڑک گئے اور رسیان مذاق کی تعریف کی کہ آپ بڑے زود فہم اور رسا آدمی معلوم ہوتے ہین اسکے بعد بلبل زبان کو یون ترانہ سنج بیان کیا (ای برادر نامدار دشمسوار والاتبار ہماری معشوقۂ گلعذار و طرحدار رشک بتان فرخار کے حسن صبیح اور ادا و ناز و انداز کی توصیف فرد از حیطۂ تقریر و خارج از جزو و تحریر ہی -

دل لگا کر مجھے ٹھکانی اسنے جی مین دشمنی
بڑھکے ہوجاتی ہی آخر دل لگی مین دشمنی
خوبرویون کا زمانے کے موافق ہی مزاج
منھ پہ باتین دوستداری کی ہین جی مین دشمنی
ہجر مین اس ستمین کے جان سے بیزار ہون
دشمنی مین دوستی ہی دوستی مین دشمنی
سرخ اطلس کا وہ پاجامہ سجا بوٹے دار
جسکی کلیون کا ہوا غنچہ دہن سے دشمن
ہاتھ سے پائینچے دونون جو اٹھائے اکبار
کسقدر جامے سے باہر ہوا وہ رشک بہار

گلبدن پھر جو مقابل کوئی پایا اسنے
چٹکیون مین دم رفتار اڑایا اسنے

انکا نام نامی بی گلابو جان صاحبہ ہی - بس اسم با مسمے ہین بالکل گلاب کے سے گال سفید لال لال - نزاکت ایسی کہ اسکی قسم کھائیے - نازک بدنی کا اسیر خاتمہ ہی - اور ملاحت تو ایسی دیکھی نہ سنی شعر انے

اسی کی شان مین کہا ہی۔

ملاحت القدر باد شت ساقی	کہ مے خوردن زدست او حلال ست
برانداش فتد گر بر تو راہ	نزاکت سازدش در خواب آگاہ

یہ اسی کی شان مین کہا گیا تھا (پہلی کمرہل دکھائے رہی تھی) وہ تینون سوار اور دونون گروہون کے گلابان انکی تقریر سن سنکر دل ہی دل مین ہنستے تھے اور جون جون انکی وحشت بڑھتی جاتی تھی ان لوگون کو یقین کامل ہوتا جاتا تھا کہ پاگل بنے کا جوش ہی۔ مگر میان مدھو کچھ ایسے وضع کے پابند تھے کہ یہ خدائی فوجدار کے ہر ایک بیان کو آیت حدیث سمجھ لیتے تھے ہان ایک امر مین البتہ انکو بھی اختلاف تھا وہ یہ کہ انھون نے اپنے گانون مین بی گلابو جان کا نام بھی نہین سنا تھا یہ سوچتے تھے کہ یا الٰہی یہ گلابو جان کون ہین جنکی تعریف مین خدائی فوجدار صاحب اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ ساری خدائی مین انکا نقطہ مقابل کوئی نہین ہی بس جو کچھ ہین وہی وہ ہین اگر کوئی ایسی حسین ہوتی تو ضرور گانون بھر کو معلوم ہوتا نور النگر نیز کی چھوٹی لڑکی البتہ حسینون مین مشہور ہی۔ سارا گانون جانتا ہی نجیم کاچھی کی بہن کا حسن البتہ زبان زد خاص و عام ہی جسطرف سے نکل جاتی ہی لوگ گھورنے لگتے ہین کہ عورت کا ہے کو ہی خدا کی قدرت ہی۔ ع۔ آپ اللہ نے بنایا ہی۔ گانون کے ٹھاکر کی سالی کندن البتہ پری سے بھی شان دلبری مین بڑھ چڑھ کے ہی۔ مگر گلابو جان کا نام آج تک نہ سنا اور نہ انکی کبھی زیارت کی۔ قریب جا کے چپکے سے پوچھا (کیون سرکار یہ تو فرمائیے کہ ہمارے گانون مین بی گلابو جان کون ہین تعجب ہی کہ ایسی رشک پری اس چھوٹے سے گانون مین رہے اور ہمکو کانون کان خبر بھی نہو۔ ایسی پری اور ہمنے دیکھی نہ سنی۔ کیا نجیم کاچھی کی بہن سے زیادہ خوبصورت ہی۔ ٹھاکر کی سالی کندن کے حسن کو باتی ہی نور النگر نیز کی چھوٹی لڑکی سے اچھی ہی۔ ان سب کی البتہ گانون بھر مین دھوم ہی اور تمام گانو والے کہتے ہین کہ ان عورتون کو کوئی عورت گانون کی بلکہ اور پانچ پانچ کوس ادھر اُدھر کی نہین پہونچتی۔ کندن پر تو سیکڑون کی جان جاتی ہی۔ گلابو جان کا نام بھی نہین سنا)۔ خدائی فوجدار نے سٹپٹا کے ہو کر کہا تم کچھ جانتے بھی ہو۔ کندن اور اس رنگریز والی چھوکری اور کاچھی کی بہن اُسکے مقابل مین گرد ہین۔ انکی کیا اصل حقیقت ہی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مدھو نے پوچھا بھلا مکان کہان پر ہی ہم غور تو کرین کہ وہ کون بچہ حور ہی۔ کہ باوصف اس حسن اور نزاکت کے ہمنے آج تک دیکھی بھی نہین انھون نے کہا بھئی ہمارے سامنے وہ جو ہرا ہرا محل ہی اُسی دیوان فلک نشان مین بی گلابو جان کا محل استقامت ہی جن جوگیون اور ساحرون اور اژدہون کو ہمنے فتح کیا اور فتح کرینگے اور زیر کیا اور زیر کرینگے اور

بکری بیل گدھا گھوڑا بنا دیا اور بنا دینگے وہ سب بی گلابوجان صاحبہ زادحسنہ کے قلعۂ معلے کے پھاٹک پر ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر گڑگڑا کے کہینگے کہ (اے سرخیل ماہرویان جہان تیرے عاشق زار سرکوب زبردست زیردست آزار خدائی فوجدار نے

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا	کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

ہمکو حضور مین آپ کے بھیجا ہی کہ اگر حضور پرنور ہمکو رہائی دین تو ہم رہا ہو جائین ورنہ اسیر زندان بلا توہین ہی - بدھو نے کہا (ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ حضور کے مکان کے سامنے وہ قصر ارفع کونسا ہی اور قلعہ کہان ہی قلعہ تو ہمنے آج تک آنکھون سے بھی نہین دیکھا - اب تک تو بی گلابوجان صاحبہ کی تلاش تھی کہ وہ کہان تشریف رکھتی ہین اور اب قلعہ اور محل ڈھونڈھنا پڑا - یا تو میرا حافظہ بالکل ہی ضعیف ہوگیا ہی کہ اب کام نہین دیتا اور یا حضور غلطی پر ہین - معلوم ہوتا ہی محل اور قلعہ کی طرح بی گلابوجان بھی اسم فرضی ہین - قلعہ کی ایک ہی ہوئی واسد) خدائی فوجدار نے جھنجلا کر کہا (بدھو - تمکو ضرور جنون ہوگیا ہی) اسنے فوراً عرض کی (پیر و مرشد جنون تو ضرور ہوگیا ہی جنون کی تو یہ باتین ہی ہین مگر نہین معلوم کسکو ہوگیا ہی - آپ سیدھا سیدھا پتا کیون نہین بتاتے) اسپر خدائی فوجدار بگڑکر بولے (وہ سامنے والے کھیتون کے مالک کی رئیس زادی نہین ہی - گلابوجان !- انھون نے کہا گدبدی سی ہی نا کشیدہ قامت - وہ جو راہ مین مردون سے چھیڑ خانی کرتی جاتی ہی - ارے وہ گلبیا ! لاحول ولاقوۃ !! ! مین بھی کہتا تھا یہ بی گلابوجان کون ہین مگر عورت اچھی ہی - جوان ہی - عفوان شباب ذرا گدبدی تو زیادہ ہی) اسپر خدائی فوجدار آگ ہوگئے اور اگر بدھو گدھے سے اُتر کر بوٹ نہ جھاڑتے اور ہاتھ نہ جوڑتے تو بھالا پار ہوجاتا - اتنے دنون کے سفر مین سرکوب زبردست زیردست آزار رسان خدائی فوجدار کو اسقدر غصہ کبھی نہین آیا تھا - آگ بھبھو کا ہوگئے - بدھو کو مار ہی ڈالا تھا مگر وہ اپنی خوش نصیبی سے بچ گیا - غضب خدا کا گلابوجان کو جنکے قلعے کے پھاٹک پر دیو اور جن ایک ٹانگ سے کھڑے التجا کرین کہ از براے خدا ہمکو رہا کردو انکی شان مین گستاخ آدمی ایسے کلمات زبان سے نکالے (گلبیا) اور (ذرا گدبدی تو زیادہ ہی) اور (لاحول ولاقوۃ !!!) انکو تاب کہان بھالا بھونک ہی دیا تھا مگر اتفاق سے بچگئے - نہین تو گلبیا کی ہجو کرنا اور لاحول ولاقوۃ اُسکے نام پر پڑھنا بھول جاتے - ساتھیون نے جو یہ رنگ دیکھا تو انکو خوف ہوا کہ مبادا ہمارے ساتھ بھی یونہی پیش آئے سو دائی تو ہو ہی اس سے ذرا سمجھ بوجھ کے بولنا چاہیے - میان بدھو کی سب کے آگے بڑی کرکری ہوئی اور جتنے ساتھی تھے سب کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا کہ بی گلابوجان تو گلبیا نکلین اور ذرا گدبدی

زیادہ ہین اور مردون سے راہ مین دو گاؤں ہنس بول لیتی ہین اور یہ انکے پھاٹک پر جن اور دیو بھتیجے ہین
اب سنیئے کہ میان بدھو گرد و پیش پانچ جھاڑ جھوڑ کے اُٹھ بیٹھے اور گدھے پر پھر لدے گراب ذرا دور
دور چلتے ہین اور ادھر وحشت نے جو انتہا سے زیادہ زور کیا تو حضرت خدائی فوجدار اور بھی اُبل پڑے
فرمایا (ای برادران - سوار راہوار ہاے صبا رفتار وای گلہ بانان نامدار تم لوگون نے دیکھا کہ ہمنے
کس آن بان سے اُس دیو کو دم کے دم مین زیر کر دیا جسنے کلمات ناملائم اس گستاخی کے ساتھ
خسرو خوبان جہان بی گلابو جان کی شان کے خلاف اپنی پلید زبان سے نکالے تھے ہ ایک سوار نے
پوچھا کیا یہ دیو تھا ہم تو آدمی سمجھے تھے - مگر اور سوارون اور گلہ بانون نے خدائی فوجدار کے خوش کرنے
کے لیے کہا (آدمی ایسے بھی ہوا کرتے ہین - دیو بلکہ دیو کا بھی دادا - مگر آپنے بھی ایسا بھالا چمکایا کہ گر
پڑا اور ہاتھ جوڑے) - خدائی فوجدار اس تعریف سے ازبس محظوظ ہوئے - اور ایک گلہ بان نے
چپکے سے میان بدھو سے کہا (ارے یار وہ تو تمکو دیو سمجھے تھے ہ بدھو نے کہا (ہان اب اُنکی گفتگو سے
ثابت ہوا کہ دیو سمجھکر بھالا لایا تھا - مین بھی کہتا ہون کہ یہ آج نئی بات کیون ہوئی - آج تک ہمکو بھائی
بھائی کہتے تھے - اور یار کہتے تھے اور اب آج ہمارے قتل پر آمادہ ہو گئے - یہ کیا بات ہم قریب جا کر انھون
نے کہا مین ذرا آگے نکل گیا تھا - سُنا کہ آپ نے کسی دیو کو مار ڈالا - کیا معاملہ تھا - فرمایا بھئی بدھو تم ہمارا
ساتھ نہ چھوڑ دیا کرو - اگر ہم اسوقت زخمی ہوتے تو مرہم پٹی کون کرتا - ہوا یہ کہ ہم بی گلابو جان کی تعریف
کر رہے تھے کہ بس یکایک ایک دیو دوسرے دیو پر سوار قریب آیا اور اُس گل گلزار رعنائی - عندلیب
شاخسار زیبائی -

آتش فگند حسن تو بر کالہ در حمین	شد دور جام شعلۂ جوالہ در حمین
شبنم بشیشہ می فگند ژالہ در حمین	از انفعال نعل لبت لالہ در حمین

دیگر بدست خویش گمیر دیار را

ایسی پری پیکر رشک قمر کی شان مبارک مین کچھ کلمات خرف و ناملائم زبان پر لایا مین سنتے ہی نیزہ
لیکے گلے پر آیا تو لیٹ کے ٹوٹ گیا اور ہاتھ جوڑنے لگا - اسطرح کا رنج ہوا کہ کچھ بیان نہین کر سکتا -
رنج کا یہ سبب ہو کہ ایسے بزدل پر ہمنے ہتھیار کیون اُٹھایا - اور اسی وجہ سے ہمنے اسکو بی گلابو جان
صاحبہ کی خدمت مین بھی نہین بھیجا کہ اس بزدل بودے کو کون بھیجے - بدھو کی جان مین جان آئی کہ
خیریت ہو گئی کہ دیو سمجھے - ورنہ مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا تھا - اور اب بھی جان لے لیتے
اور دل ہی دلمین سوچنے لگا کہ یہ انکو کیا سوجھی کہ اتنے بڑے آدمی ہو کر اُس گلبیا پر عاشق ہوتے

کالے سر کا کوئی ایسا نہین جس سے اُسنے آنکھ نہ لڑائی ہو اور یہ اُسکو خسرو خوبان جہان فرماتے ہین۔ مگر سیان بد جو بھی عجب راسخ الاعتقاد تھے۔ اتنے دن سے اُنکی حماقت کی باتون کا حال آنکھون سے دیکھتے جاتے تھے کہ نیچکی برلیک پڑے اور دیو کہکر بھالا بھونک دیا خود اُنپر حملہ کیا اور دیو قرار دیا اور گدھے کو بھی دیو ٹھہرایا۔ اور گلبیا کو بی گلابو جان بنایا لیکن اب تک اُسکے قائل نہین کہ جزیرہ فتح ہوگا اور یہ اُسکے بادشاہ ہونگے۔ اتنے مین جنازہ دور سے نظر آیا اور قافلہ تیز تیز چلنے لگا کہ چلکے دیکھین یون نئی بات ہی اور کیا کیا سامان ہین قریب آئے تو دیکھا کہ ایک جنازے پر مختلف اقسام کے پھول پڑے ہوئے ہین اور چوطرفہ گلہائے خوشرنگ وعنبر بار کے مالے لپٹے ہوئے ہین اور لوبان جلایا گیا ہی۔ جنازہ چھ آدمیون کے دوش پر تھا اور جنازہ اُٹھانے والے سب سیاہ پوش تھے اور سینہ کوب تھوڑی دور جاکے جنازہ زمین پر رکھا گیا اور شیخ مرحوم کے چیلے سے دریافت کیا گیا کہ (مرحوم نے وصیت مین کون مقام جلانے کے لیے تجویز فرمایا تھا۔ اُسکا آپ پتا لگائیے) چیلے نے کہا بس میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ اور ایک کوہ فلک شکوہ کی ایک مہیب وہشتناک اور وحشتناک گھاٹی کے پاس حکم دیا کہ جنازہ اُتارو اور جو لوگ وہان موجود تھے اُنکی طرف مخاطب ہوکر کہا (حضرات۔ اِس تابوت مین جس شخص کی لاش آپ لوگ دیکھتے ہین وہ ایک بڑا نامی گرامی آدمی تھا۔ علم وفضل اور فنون شریفہ ولطیفہ مین برق۔ بحر تحیر مین از سر تا پا غرق۔

نمازی متقی پرہیزگار و مومن وصالح	کہ جسکے آب وگل مین تھا قیام رکن ایمانی
سخی ایسا کبھی رہنے نہ پائے گانٹھ مین پیسا	جو کچھ پائے بہالے جائے اُسکا جوش فیضانی
سبب یہ ہی علوے مرتبت پر خاکساری تھی	بھلا اونچی زمین مین جمع ہوتا ہی کہین پانی
بخیر انجام ہوگا اُسکا جسکی نیت بخیر اُسکی	کہ الاعمال بالنیات دینی ایک دن پانی
وہ موتی رولتا تھا اور کیا کیا لعل گلتا تھا	جو باتین تھین دُر غلطان تو لب تھے لعل پانی
جہان جس سے ملائی آنکھ اُسنے دم نہ مارا پھر	نگاہ قہر اُسکی سرمۂ تیغ صفاہانی

مگر رفتہ رفتہ ایک محبوب سیم بدن پستہ دہن پر اسقدر عاشق ہوئے کہ از خود رفتہ ہوگئے اور طریق تقوی کو ترک کرکے اُسی کے فرقہ کا لباس اختیار کیا اور ہمیشہ اُنکی تقلید کی۔ اب یہ اُنکا جنازہ ہی اور یہ وہ مقام ہی جہان اول مرتبہ اُس نازفروش ستم کوش کے تیر نظر نے اُس سیہ دل کو گھائل کیا تھا۔ بس اسی مقام پر اُنکی لاش رکھی گئی اور وصیت کے موافق لاشہ جلایا جائیگا اسی سبب سے گلہ بان اِنکے ہمراہ ہین۔

نالان نشود چون دل ناشاد من	بر چرخ چسان رسد نہ فریاد من

بارنج والم نگفتہ ارشد	رحلت زجہان گزید استاد من

ای وای چون نبود بتقدیر شفا	سودے ندادو سیح علاجے واہتمام
از تیغ تیز کم خبر مرگ او نبود	زخمے بدل رسید کہ شد کار دل تمام

الغرض اب یہ بزرگوار نوم ابدی سو رہے ہین ان صاحب کے کلام مین سے کچھ موجود ہی مگر چونکہ انکی وصیت مین یہ اشارہ ہی کہ انکا کلام شکرگرف اس لاش کے ساتھ ہی جلا دیا جاے لہذا بمجبوری تمام یہ کلام ندرت التیام جو حرز جان بنانے کے قابل ہی دنیا و مافیہا سے نسیاً منسیاً کیا جائیگا کیونکہ خلاف وصیت عمل مین لانا عقل کے خلاف ہی۔ جب انکی یہ تقریر بلاغت تحمیر ختم ہوئی تو ان تینون سوارون مین سے ایک نے کہا۔ حضرت اس کلام کو چاہیے نسیاً منسیاً کر دیجیے مگر ایک نظر دیکھ تو لینے دیجیے۔ کل حاضرین و سامعین نے اس راے سے اتفاق کیا۔

فصل ۶

امیر والا تبار یعنی اُس سوار نے سب کو مخاطب کر کے شیخ مرحوم کا کلام شکرگرف سنایا اور سب کو وجد مین لایا۔ وہو ہذا (دلبر گلعذار۔ دلدار طرحدار۔ طرۂ دستار جمال مشتری خصال زہرہ تمثال گیسوے غذار۔ نازنینی۔ افشان جبین سحر آفرینی (قدر)

کوئی ہمسا بھی ستانے کو نہ پایا ہوگا	کوئی یون داغ دکھانے کو نہ پایا ہوگا
کوئی تربت مین سلانے کو نہ پایا ہوگا	کوئی مٹی مین ملانے کو نہ پایا ہوگا

دم بھرے جاتیگے ای جان جو دم مین دم ہی
خوش رہین چین کرین آپ یہان کیا غم ہی

یان تڑپتا ہی دل زار تمھین ہوش نہین	ہی ہمین موت کا آزار تمھین ہوش نہین
تمپہ ہم مرتے ہین ای یار تمھین ہوش نہین	دونون آنکھون کے ہین بیمار تمھین ہوش نہین

جگر و دل کبھی ای جان سنبھالے نہ گئے
کانٹے پلکون سے چبھوئے تو نکالے نہ گئے

ای بت سفاک شوخ و بیباک تیری بیرحمی نے ہمین مار ڈالا۔ کہین کا نہ رکھا اسقدر ظلم ہم پر کہ دل اور جان سے تم پر مرتے ہین روا نہ رکھو۔ ظلم کی بھی کوئی حد ہی۔ کوئی پایان ہی۔ یا کوئی حد نہین

بیاری شکل آپ سی ای رشک قمر کسکی ہی	ایسی تصویر بھلا شیرو شکر کسکی ہی
یہ نگاہ اور یہ چتون یہ نظر کسکی ہی	یہ دہن اور یہ ہونٹھ اور یہ کمر کسکی ہی

سحر کی شکل ہی اعجاز کی گویائی ہی +
پیرگ کی آنکھ تو سیتے کی کمر پائی ہی

بس نہ اترائو ادھر آؤ تمھین پیار کرین
تم نہ شرماؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین
گلے ملجاؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین
مرتے ہین آؤ ادھر آؤ تمھین پیار کرین

حسرتین دلمین ہین اے جان نکالین آؤ
دل تڑپتا ہی کلیجے سے لگالین آؤ

جان من جانان من - میرے دل سے وہ وہ دردناک آوازین نکلتی ہین کہ کلیجا منھ کو آتا ہی اور جو سنتا ہی تھرا جاتا ہی - اک ہوک سی ہوتی ہی - شیر کچھار مین اسطرح سے نہین ڈکارتا - سانپ کی آواز ایسی ہیبتناک نہین ہوتی - بھیڑیون کے غل سے لوگ اسقدر نہین ڈرتے جسقدر ہمارے درد دل کی تیک سامعین کے دل پر اثر کرتی ہی -

سیدھی باتون پہ ہی ہمسے یہ کئی نمیہ نثار
جگر و چشم و دل و سر ہی اجی نمیہ نثار
ایک جان اور ہی اب وہ بھی سہی نمیہ نثار
لاکھ جانین ہون تو کرتے ہین ابھی نمیہ نثار

یہی حسرت ہی کہ مر کر نہین پیدا ہوتے
ورنہ سو بار فدا آپ کے شیدا ہوتے

سمجھے ہم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی
ہی ستم حسن پہ ان روزون غرور آپکے ہی
اے صنم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی
دمبدم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی

قہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین
زہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین

اندنون کیسا مزاج اے مری جان آپکا ہی
یہ تو فرمائیے کس سمت کو دھیان آپکا ہی
یون تو کہنے کو زمانہ ہی جہان آپکا ہی
دل مین جب چاہو چلے آؤ مکان آپکا ہی

ہم وہی ہین مگر آپ ہی ہوئے جاتے ہین
طور کچھ آپ کے بے طور ہوئے جاتے ہین

ابتو کچھ اور ہی صورت ہوئی چشم بددور
جم گیا رنگ ہزارون مین ہوئے تم مشہور
ماتھے پر روز چنی جاتی ہی افشان بھی ضرور
زلف ہی آئینہ ہی کنگھی ہی یا دست حضور

بجز آئینہ ہمین چہرہ دکھانے نہین آپ

پان مسی کے سوا منھ بھی لگاتے نہین آپ

سبز رنگت پہ عجب نور ہی اللہ اللہ
چہرہ بھی شمع سر طور ہی اللہ اللہ
خود طبیعت بھی بہت دور ہی اللہ اللہ
کیا بھلا حور کا مذکور ہی اللہ اللہ

خوبصورت ہو گل باغ جوانی ہو تم
حسن مین پہلے پہل یوسف ثانی ہو تم

قد تو بوٹا سا ہی کیا پھول سا رنگ پکا ہی
فتنہ رفتار ہی کیا قہر کا ڈھنگ پکا ہی
چوک کی سیر ہی کمرے پہ پلنگ پکا ہی
اپنی ٹرگان کی خبر لو یہ خدنگ پکا ہی

تیر کو روک لو کچھ بات تو مانو صاحب
راہ چلتون کے کلیجون کو نہ چھانو صاحب

چال وہ کبک دری پانون پڑے آکر
جی اٹھے مردہ جو تربت کو لگا دو ٹھوکر
سحر کرتی ہی یہ تقریر لب شیرین پر
زہر بھرا تے ہین انھین باتون پہ سب جادو گر

مردہ آواز سنے آپ کی زندہ ہو جاے
سیکھے تقریر جو زندہ تو مسیحا ہو جاے

ہمسا عاشق نہ ملیگا نہ ملیگا پیارے
خوب ان روزون بری سوجھی ہی اچھا پیارے
اگلی باتون پہ ذرا دھیان نہ آیا پیارے
کہتے تھے دل بھی نہین آپ سے پیارا پیارے

اچھی باتون پہ کسے لوگ برا کہتے ہین
بری چالون سے بھلا کسکو بھلا کہتے ہین

اے سنگدل میرے نالۂ دلکا بین کی آواز ین کوہ دامنون سے ٹکرائی ہوئی دریا پار اور سمندر پار جاتی ہین اور حاملان عرش سن سن کر تھراتے ہین اور زیر زمین گاو زمین کانپ اٹھتی ہی تو فلک کو لرزہ آتا ہی کہ یا الٰہی یہ کسکی آواز اندوہناک ہی۔ الامان الحذر۔

یہ کون بھوٹ کے رویا کہ درد کی آواز
گرجی ہوئی جو پہاڑون کی آبشار مین ہی

اے ابر رحمت ہم خاکسارون پر کرم کر۔ اے ابر نیسان موتی رول دے۔ بس ظالم اب بس ظلم و جور کی بھی کوئی انتہا ہی۔ ع۔ چہ دردست این کہ درمانے ندارد۔ جس روز ہمسے تمسے آنکھ لڑی تھی اور ہماری تمہاری آنکھ پڑی تھی اُس روز سے آج تک کبھی وہ مہر و وفا نہ دیکھی روز بروز غرور حسن زیادہ ہی ہوتا گیا۔ مگر پہلے مل یہ رنگ جفا نہ تھا۔

آگے مقراض کی صورت نہ زبان تھی طرار
پر زے تھا تیزی تقریر سے کسکا دل زار

ترشروئی سے تری کھٹے تھے جی سب کے یار | لب شیریں پہ نہ بات آئی تھی میٹھی زنہار

یون شکر ریزیون مین قند کہان گھولتا تھا
مرغ تقریر کا طوطی نہ صدا بولتا تھا

رفتہ رفتہ یہ ہوئے میرے کہے سے باہر | لے اجازت چلے جانے لگے ہر شخص کے گھر
سیر عالم کی ہوئی چشم کو منظور نظر | ہاتھ بردے سے غضب ہی کہ اٹھایا یکسر

پانون کیا جلد تری چال سے آگاہ ہوئے
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ ہوئے

کوچہ گردی سے کبھی پانون کو یون راہ نہ تھی | آرزو چاندنی مین پھرنے کی اے ماہ نہ تھی
یون ترانے کی ہوا دل کی ہوا خواہ نہ تھی | تھا کنارہ ترے تالاب سے یہ چاہ نہ تھی

بخت دریا کے تو اے بحر کرم سوتے تھے
آشنا پانون نہ ساحل سے کبھی ہوتے تھے

در تک آتے نہ تھے صاحب کمین جانا کیسا | بلبلین تم جھانکتے تھے آنکھ لڑانا کیسا
سائے سے بھاگتے تھے دل کا لگانا کیسا | اف نہ منھ سے کبھی کرتے تھے جلانا کیسا

زیست کا لطف تھا ہر دم مزاجی بھرتے تھے
جان جان زندہ دلون پر نہ کبھی مرتے تھے

کمر اور گولون کا عالم ہی کہ عالم ہی خدا | نازکی چال سے ہوتی ہی قیامت برپا
آگے ہی غور کی جا فکر ہی پاینداز حیا | شکم بحر لطافت کا کہون حال مین کیا

کلمۂ وصف نہین منھ سے نکالا جاتا
سینۂ صاف مین کینہ نہین ڈالا جاتا

ساق پانے تو عجب نور کا پایا ہی ظہور | دیکھے مہتاب تو منھ فق ہو برنگ کافور
نور کا جوش ہی کیدست صباحت کا وفور | چمن حسن مین کیا پھولی ہی شاخ بلور

شب کو وہ پنڈلیان جامے سے جو باہر ہو جائین
شمعین فانوسون مین خاموش سراسر ہو جائین

اوسفاک بت سنگدل۔ میرے نالۂ زار کی آواز ین ان آبشارون اور کوہستانون اور پہاڑون اور جھیلون تک جاتی ہین جہان کبھی انسان کی آواز نہین گئی۔ جہان کبھی انسان کا گذر نہین ہوا

آواز کی کون کہے۔ جہان جانور اور دد و دام چرند پرند تک ایک کا بھی کبھی گذر نہ تھا۔ انسان کے خواب و خیال مین بھی یہ بات نہ تھی۔ وہان ہمارے رونے کی آواز رات بھر گونجا کرتی ہے۔ قدر نے ہمارے حسب حال خوب کہا ہے۔

وصل کا دن جلد بسر ہو گیا | ایک منٹ ایک پہر ہو گیا | آہ جو کھینچی تو شجر ہو گیا

عشق مین رسوا جو اپنی آہ و زاری ہو گئی | کچھ ہماری دھوم کچھ شہرت تمھاری ہو گئی
بزم جانان مین جو آمد شد ہماری ہو گئی | غیر پر گرنے کو بجلی بیقراری ہو گئی
پہلے تھا بیزار جب سے اُسکے تم خواہان ہوئے | مجھکو بھی اُس دن سے اپنی جان بھاری ہو گئی
اُسکے در سے مرکے بھی اُٹھنے کا اک افسوس ہے | لاش اپنی کیون اسپر نہ بھاری ہو گئی
آرزو دل مین جو تھی اپنے ترے اک تیر کی | آخر کار آپ ہی وہ زخم کاری ہو گئی
کاش یہ قاصد نہ لکھدیتا کہ آتا ہے کوئی | ہر تسلی پر زیادہ بیقراری ہو گئی
آسرے نے بس جلا رکھا ہے وصل یار کے | سچ تو یہ ہے زندگی امیدواری ہو گئی
آنہین سکتا مین بیخود ہو کے پھرون آپ مین | رفتہ رفتہ اسقدر بے اختیاری ہو گئی
کل جو غش کھا کر گرے تو اُنکے قدمون پر گرے | ہمسے بیہوشی مین بھی اک ہوشیاری ہو گئی
مجھسے ہے یہ بدگمان پوشیدہ رکھتا ہے اُنھسے | دل کو ثابت آنکھ کی نے اعتباری ہو گئی

وصل مین دل ہے مرا میری طرف کچھ بولتا
اُنکی جانب بھی تو اُنکی شرمساری ہو گئی

سب لوگ اُنکی اول جلول تقریر سُنا کیے جب خدا خدا کر کے تقریر کا خاتمہ بالخیر ہوا تو قبر کھودی گئی اور لاش دفنائی گئی اور کاغذات جلا دیے گئے اور اردگرد جو جمع تھے سب زار زار روئے۔

گریان شدو زار زار بگریست | نے گریۂ تلخ در جہان کیست

قبر کو بند کر کے ایک بڑا بھاری پتھر اُسپر رکھدیا اور اُسپر یہ اشعار کندہ کیے گئے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے | بجز چاہ کے ہم تو خدا کی قسم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دیگر

ای کارکشائے بستہ کاران | امید ہمہ امیدواران | ما ئیم بہ حسرت و تحیر | سرگشتہ بہ وادی تفکر
دردا کہ بآب بے نیازیم | لب تشنہ درین سرائے دیم | زین پردہ ندا دکس جز ابی | بگشود دریں بیچا بے
من شدم کشتۂ چشم و کلمت | خاک رہ گشتۂ گذر مستمت | خاک رہ کردمرا حیرانم | غیر مردن نبود درمانم
سوختم سوختم از بیدادت | چند فریاد کنم از دادت | ہمچو من نیست کسی بندۂ تو | بندۂ لعل شکر خندۂ تو

شب ہجران جزاز خویشتم فہمید	جز خیال تو کسی ہمدم نیست	مہر سہ را نبود پیش تو قدر	آنچہ تو جملہ ملاہا ان تو بود
	عاجزم عاجزم از سحر نیست	لطف فرما کہ شوم قربانت	

اسکے بعد اس قبر پر گل افشانی ہوئی اور اسفندر پھول لوگون نے پھینکے کہ قبر پر کفن کا دھوکا ہوتا تھا۔ گل فشانی کے بعد حاضرین نے دعا دی کہ خدا اس مرحوم کو غریق رحمت کرے اور باہم مصافحہ کرکے یکے بعد دیگرے رخصت ہونے لگے ہمارے **خدائی فوجدار** دام بالافتخار سے اکثر حاضرین نے اصرار کیا کہ شہر قلابہ تشریف لے چلیے وہان آپ کو جوہر رسالت کے اظہار کا زیادہ موقع ملیگا۔ غریبون کو امیرون کی بدعت اور مظلومون کو ظالمون کے پنجے سے بچائیے اور زبردستون کو جو بیچارے زیردستون پر ظلم کرتے ہین سزا دیجیے۔ قلابہ اس بات کے لیے دور دور مشہور ہی کہ وہان لوگون کی نیت مین بڑا فتور ہی آپ کے سوا اس صدی مین اور کوئی نہین جو اُن ستم رسیدون مصیبت زدون کے کام آئے اور انکی جان اس مخمصے سے بچائیے۔ ہمارے **خدائی فوجدار** اس خوشامد آمیز تقریر سے از بس محظوظ و مسرور ہوئے کہ جسطرف جاتا ہون ظفریاب اور فائز المرام ہی آتا ہون لیکن شکست نہین پاتا ہون۔ سر فرد نہین نوت کرتا ہی رتبہ بڑھاتا ہی۔ شکریہ ادا کرکے کہا کہ بالفعل عزم روانگی قلابہ محال ہی معاف فرمائیے پھر کبھی ادھر بھی رخ کرونگا۔ سر دست تو پورا قصد کرلیا ہی کہ اس کوہستان سرلفلک کشیدہ کو جسکو مین نے اپنے آنے سے سربلندی بخشی ہی تو یہان کے زبردستون کو ظلم سے بچانا بھی مجھپر فرض ہی۔ بالفعل کرفر اور طنطنہ و دبدبہ کے ساتھ ان پہاڑون کے بدمعاشون ڈاکوؤن رہزنون اور لٹیرون کو ضرب شمشیر خوش غلاف اور تیغ خارا شگاف سے زیر کرون تو جان مین جان آئے۔ بہادران جہان مین نام ہو۔ بڑا کام ہو۔ لیلون کی جماعت مین سرخرو ہون اور اپنی معشوقۂ زرین کمر پری پیکر کو لکھون کہ۔

دلبر جانان من بر دل و جان من		بر دل و جان من دلبر جانان من	

یہان بہت آدمیون کی زبانی یہ بات سنی کہ جسقدر بدعت اس کوہ سارہون خیز و حشت انگیز مین ہوتی ہی اسقدر کہین اور نہین ہوتی لہذا لازم آیا کہ یہان طلسمون اور چٹانون کو مسند قائم و سنجاف سمجھون اور غارون اور کھوہون مین جاجا کے انسان اور دد و دام سے لڑون اور ظالم اور بدعت کے نام کو اسطرح مٹادون جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ مین اپنی پیاری معشوقہ سے جو کامنی پدمنی حسن مین کل حسینان زمان سے فائق ہی کہہ آیا ہون کہ جان جان رشک لبران جہان غیرت حور ماشاء اللہ چشم بد دور۔

	ایکہ در شوخی ندارے ہمسرے	مے نمائے ہر دمے از منظرے	

مین اس غرض سے سفر صعب اختیار کرتا ہون اور دور دراز مقامون کی خبر لاتا ہون کہ بہادران

نامی گرامی کے معشوق جسوقت یکجا فراہم ہون تو سب کے سب تمھارے قدم دھو دھو کے پین اور تمکو اپنا سرتاج گردانین - اور سب اعتراف کرین کہ جو ہمنے تمھارے عشق مین کارنمایان کیے وہ آج تک کسی نے نہ کیے اور نہ کوئی کریگا - پس ہم اپنا فرض ادا کرینگے ان لوگون کو ہمارے خدائی فوجدار کی تقریر پسند آئی اور مسکرکر کہا کہ اگر کوئی ہمسے کہتا کہ دنیا مین آپ کے سے لوگ بھی موجود ہین تو ہرگز یقین نہ آتا - اب آنکھون دیکھی بات کو کیونکر باور نہ کرین یہ کہکر خدائی فوجدار سے رخصت ہوئے تو انھون نے ٹوک کر کہا ایک بات اور سُنتے جائیے گا - تکلیف معاف فرمائینگے - مین اس مظلوم مرحوم کی معشوقہ راظلم سے ضرور اس کوہ رفیع مین ملونگا والسلام - الوداع -

مسافرون نے تھوڑی دور جاکر باہم اس دیوانے کی حماقت پر ہنسنا شروع کیا کہ عجب سودائی ہے مگر بارچھوڑکے آپ پہاڑون کے باشندون کو ظلم سے بچانے کی کوشش کرتے ہین ع - ہرین عقل و دانش بباید گریست - الغرض انکا رستہ ہمارے مجنون کی مجنونانہ حرکتون کی یاد مین بخوبی کٹ گیا اور خدائی فوجدار اپنی معشوقۂ دلنواز کی یاد مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے بڑھے

پاس تک انکے پہونچنے مین تو صدہا مشکل
دور سے نالہ سُنانے مین تو سنا مشکل

انکے کوچے مین اگر جائین تو جا مشکل
پڑگئی ایک مری جان کو کیا کیا مشکل

زندگی ہے شب فرقت کہ جو جاتی ہی نہین
موت ہے وصل کا وعدہ کہ جو آتی ہی نہین

ہو جو خورشید تو اپنے کو چھپاتے کیون ہو
آرزو ہو کسی دل کی تو بتاتے کیون ہو

ہو اگر برق تو آنکھون مین سماتے کیون ہو
کہدو کہنا ہو جو کچھ بات بناتے کیون ہو

زندگی ہو تو رہو پاس یہ جانا کیسا
موت ہو تم تو چلے آؤ بلانا کیسا

باب ۳

فصل ۱

ساقیان میخانۂ مزاح شراب مذاق کو جام رنگین ظرافت سے یون لنڈھاتے ہین کہ ہمارے خدائی فوجدار اپنے خدمتگار و مصاحب وفاشعار کے ہمراہ ان دوستون سے رخصت ہوکر اور اُنکے دلون پر اپنے مجنون اور سرشار بادۂ حماقت ہونے کا کامل یقین دلاکر روانہ باشد۔ دلمین جنون کی اُمنگ اور وحشت کی ترنگ عجیب عجیب خیالات پیدا کرتی تھی اور حماقت کا دم بھرتی تھی۔ بدھو نفر سے کہا یار بدھو اگر خواستۂ خدا ہے تو اسی اٹھوارے مین ہم کہین کے بادشاہ ہوتے ہین اور تمکو اپنا وزیر دنیاہ بناتے ہین۔ اسنے کہا واہ حضور یہ تو آپ نے نئی سنائی۔ آج تک کبھی ایسی بات سننے مین نہین آئی وعدہ تو ہمارے آپ کے یہ تھا کہ اِدھر آپنے کوئی جزیرہ فتح کیا اُدھر ہمکو اُسکا والی جیجاہ مقرر کردیا۔ چلیے چین ہی چین لکھتا ہے۔ اور آج آپ یہ فرماتے ہین مجھ غریب نے بادشاہ بننے کی طمع سے وطن چھوڑا۔ گھر بار سے مُنھ موڑا۔ لڑکے بالون سے جدائی ہوئی جگت ہنسائی ہوئی۔ راستے مین مار کھائی۔ آپ کے طفیل مین شامت آئی یہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا۔ اور اب آپ ہی ایسا کلمہ فرماتے ہین۔ خود بادشاہ بنتے ہین اور غلام کو خالی خولی وزیر بناتے ہین۔ خدائی فوجدار بولے بھئی تو ہماری تمھاری عقل مین فرق ہے۔ وہ بولا حضور کا قطع کلام ہوتا ہے ہماری آپ کی عقل مین فرق نہین ہے بلکہ فتور ہے۔ عقل ہمارے آپکے دماغ سے منزلون بلکہ کالے کوسون دور ہے۔ اگر عقل ہوتی تو یہ مجنونانہ حرکت بھلا کیون سرزد ہوتی کہ میدان بیابان جنگل کوہستان مین بے سبب بیوجہ مارے مارے پھرتے اور صعوبت سفر کہ بصورت سقر ہے مفت مین برداشت کرتے۔ لاحول ولاقوۃ۔ پھر اگر اس مصیبت کے ساتھ کہین پر صورت آرام نظر آتی تو بھی اک گونہ تسلی ہوتی۔ وہ بھی درکنار۔

شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے	صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے

اور طرہ سب پر یہ کہ جہان گئے وہان سے پٹ ہی کے آنے والے ناکامی۔ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ ہمارے خدائی فوجدار نے مسکراکر کہا سنو یار بدھو نفر۔ تم جلد باز آدمی معلوم ہوتے ہو ابھی تمنے زمانہ تو دیکھا نہین ہے ع۔ اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو۔ مرد آدمی یہ سنکے کہا کہ جہان جاتے ہین وہان سے پٹ کے آتے ہین۔ ارے بدنصیب ہماری جوتیان سیدھی کرکے اور اتنے دن صحبت اُٹھاکے اب بھی کورے کا کورا ہی رہا۔ وہی موچی کا موچی۔ اِسکو بٹنا نہین کہتے ہین۔ اسکا نام بہادری ہے۔ ہمارے

فرقہ کے لوگون کا نام قیامت کے دن تک اعزاز کے ساتھ لیا جائیگا اور سکا مٹنا دنیا کی فنا پر موقوف ہے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ہم ملک کو فتح کرکے پہلے دو چار دن خود با دشاہی کرینگے تاکہ لوگون کے دلون پر رعب جم جائے کہ انکی اطاعت کے جا دے سے نکل کر کہان گئے گذرے۔ بس جہان ایکبار رعب جما پھر کیا تمکو مقرر کرکے مین اپنی راہ لونگا۔ میان بدھو نفر کو اس تقریر سے تسلی ہوئی اور کہا بس اب مین جان دینے جان لینے لڑنے بھڑنے پر تیار ہون۔ آٹھون گانٹھ کمیت خدائی فوجدار نے کہا کوئی دو گھنٹے گذر گئے ہونگے مگر ابھی تک مرحوم منطام م کی معشوقہ مرغوبہ مطبوعہ کا پتا نہ ملا۔

چلتے چلتے ایک مرغزار لطافت بار۔ نزہت کی جان سامنے سے نظر آیا۔ بہار اسپر صدقے ہوتی تھی بلائین لیتی تھی۔ ہری ہری زمردگون گھانس اور پھولون کی بھینی بھینی بو باس سبزۂ نو دمیدہ کا لہلہانا درختان پر میوہ کی شاخون کا جھونکے کھانا عجب لطف دکھاتا تھا غنچۂ دل کھلا جاتا تھا اور ایک چھوٹی سی ندی چکر کھاتی ہوئی اس لطف کو اور بھی دوبالا کرتی تھی۔

روان آب در سبزۂ انجورد	چو سیماب در پیکر لاجورد
ریاحین دمیدہ باطراف جوے	صبا عطر بیز و ہوا مشک بوے

کئی دن کی تکلیف مالایطاق کے بعد خدا خدا کرکے یہ سمان دکھایا اور آرام پایا تو بدھو نفر کا دل بیقابو ہو گیا مگر بادۂ بسالت کے سرمست و سرشار میان خدائی فوجدار سا وان ہرے نہ بھادون سوکھے انکو گرمی کی ٹھنڈی ہوا اور برسات اور گرمی کی باد گرم اور دنون کے تھپیڑے دونون یکسان تھے۔ وضعداری کے یہ معنی ہین کہ گرم و سرد زمانہ کو ایک طور پر برداشت کرے۔ گرمی مین خس کی ٹٹی اور پنکھے سے کام نہین۔ توسردی مین آتشدان اور برسات مین باران پوش کا نام نہین نفس کشی اسکے معنی ہین۔ بدھو نفر نے کہا حضور اب ذرا یہان بیٹھنا چاہیے۔ عین دوپہر یا کا وقت ہے اور گرمی کہتی ہے کہ اپنا رنگ آج ہی دکھاؤنگی۔ بہتر ہے کہ ذرا دم لے لیجے۔

تم آئے عین گرمی مین نکل کر دل سے اے اشکو	کوئی دم ٹھہر جا مژگان کے ذرا سائے مین دم لے لو

شاعر کہہ گیا ہے۔ بزرگون کا قول بھی ماننا چاہیے۔ انکے بہت بڑے اصرار سے خدائی فوجدار والا تبار اشہب صرصر تگ سے اور میان بدھو نفر اپنے گدھے سے اترے۔ اور دونون عزیزون کو چھوڑا کہ مزے سے آزادی کے ساتھ گھانس نوش جان فرمائین۔ اور دل کھول کے کھائین۔ گھانس تو کثرت سے تھی ہی۔ ہری ہری دوب بن مین چرنے لگے۔ اور ادھر یہ دونون میدون کی طرف جنبش خرت لئے ہوئے تھے جھک پڑے الغرض اکبد مرکب دونون چین چان خوش گذران کرنے لگے محبت کا

دم بھرنے لگے۔ نہ کوئی پوچھنے والا نہ گچھنے والا۔ جو چاہین وہ کھائین اور جو چاہین وہ پئین۔

کس کے پُرسد کہ بھیا کون ہو	ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا دون ہو

بدھو نفر نے اپنے آقا کے عراقی عربی نژاد بادرفتار کو رسی سے نہین باندھا۔ خالی چھوڑ دیا کہ چرتا رہے یہ خوب جانتے تھے کہ اس نقاہت سے ہلا تو اچھی طرح جاتا نہین۔ بھلا اسمین اتنی سکت کہان کہ بھاگ جاوے۔ اگر احیاناً دوڑنے کی کوشش بھی کریگا تو ذرا دیر مین دم ٹوٹ جائیگا منھ کے بھل آئیگا۔ آج مُوا کل دوسرا دن۔

لیکن نہ تجھے زروے تواریخ یاد ہی	شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے عہدہ برآ

یہ بھی جانتے تھے کہ گھوڑی کو دیکھا اور پیچھے پھیرکے دوسرے رخ بھاگا۔ اگر گھوڑیون کا اصطبل کھولہ دیا جائے تو اللہ چاہے تو میان عراقی کے کان پر جون بھی نہ رینگے۔ اصیل گھوڑے ہین کہ باتین گھوڑی کی دم سے دُم سم سے سم ملا کے چلین اور وہی بھل منسی کی چال رہے میرے گھوڑے کی کچھ نہ پوچھو۔

اب سنیے کہ اتفاق وقت سے اسی مرغزار مین ایک جانب کو کچھ سوداگرون کی گھوڑیان بھی چر رہی تھین۔ پانی اور گھانس کی فراوانی کے سبب سے انھون نے گھوڑیون کو وہین کھول دیا تھا شیطان کو ایسے مقام پر اپنے کی سوجھتی ہی۔ یہ وہان پہونچے اور خدائی فوجدار کے سمند بادپا کو دور سے ذرا انگلی دکھائی اور بس مین جنگی ڈال جمالوا لگ کھڑی۔ گو دیکھنے مین تو بہت ہی مرا پٹا نقاہت صورت حرام زندہ در گور تھا مگر شیطان سر پر سوار۔ دور کی سوجھی۔ بن کی ہری ہری دوب جو بھر پیٹ کھانے کو ملی تو آپ نے گھوڑیون کی جانب رخ کیا۔ اب رُکتے ہی نہین کھسکتے ٹھوکر اتے گرتے پڑتے چلے جاتے ہین۔ یہان تک بھوت اپنے سر پر سوار تھا کہ گھوڑیون مین پہونچ ہی تو گئے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ واہ میرے شیر کیا کہنا ہی منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت مگر جوانی کا زور چڑایا۔ سچ ہی۔

پیری کہ دم زعشق زند بس غنیمت ست	از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

گھوڑیون نے جو اس فرتوت کی خرمستیان دیکھین تو دولتیون سے انکی ایسی خبر لی کہ آئے حواس باختہ ہوش فقرہ۔ کوئی لات تھوتھنی پر پڑی۔ کوئی آنکھ پر پڑی۔ آنکھ پھوٹی پیر گئی۔ کسی نے کان کی خبر لی۔ اچھی کان گوشی کی۔ وہ ہری ہری دوب چرنے کی شایق۔ انکی خوب ہی مرمت کی۔ ساری شیخی نکل گئی اُلٹے لینے کے دینے پڑے۔ اور لطف یہ کہ آگے سے گھوڑیون نے دانتون سے کاٹنا شروع کیا اور پیچھے سے دھڑا دھڑ دولتیان چلتی تھین۔ وہ کئی یہ فقط ٹڑون ٹون کیلے۔ انھون نے

تین چار طرف سے گھیر گھار کے مارکے اُڑا دیا۔ یہ مصیبت ہی کیا کم تھی کہ اسپر ایک مصیبت اور مستزاد ہوئی سوداگروں نے جو دیکھا کہ گھوڑیاں بگڑی ہوئی ہین اور دولتیان چل رہی ہین اور چل پون مچی ہوئی ہی تو اُونکو دیکھا نہ تاؤ اُٹھکے ڈنڈے مارتے مارتے اور بھی بھُرکس نکالدیا۔ یک نہ شد دو شد۔

ہر دم زمانہ داغ غمم بر جگر نہد	ایک داغ نیک نابشدہ داغ دگر نہد

خوب پٹ پٹا کے آپ بھاگے۔ بھاگے تو کیا یہ کہیے کہ رینگتے ہوئے چلے۔

خدائی فوجدار سردار یلان نامدار نے جو اپنے فرس آہو شکار کی یہ دُرگت دیکھی کہ لہولہان ہوکے بھاگا آتا ہی تو بڑا ہی غصہ آیا اور رفیق شفیق سے مخاطب ہوکر کہا بھئی سنتے ہو ان لوگون کی قطع سے وضع سے حرکات سکنات چال ڈھال سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی یلان نامدار نہین ہین کوئی ایسے ہی ویسے ہین عجب نہین کہ چرکٹون یا گراس کٹون کی اولاد مین سے ہون لہذا تم بھی میری کمک کرسکتے ہو۔ چلو ہم تم دونون ان کمینون سے سمجھ لین۔ انکی گستاخی کو تو دیکھو کہ ہماری آنکھون کے روبرو ہمارے بادفتار عراقی کو اس بیدردی سے انھون نے مارنا شروع کیا۔ اب اسکا انتقام لینا ہمپر فرض اور ضروری ہوگیا۔ اسنے کہا اے صاحب آپکی بھی کچھ عجب باتین ہین۔ انتقام بھلا کیا لیجیے گا ایک گی دو ادو۔ دو کی دو اتین چلو چھٹی ہوئی۔ وہ بس اور ہم دو۔ بلکہ ڈیڑھ کیونکہ میری تو مردون مین گنتی ہی نہین عورتون سے بھی بدتر۔ کجا بیس اور کجا ڈیڑھ۔ پھر کے رکھدینگے صورتین بگڑ جائینگی دیوون سے مقابلہ کرنے جاتے ہو۔ **خدائی فوجدار** بولے کچھ پاگل ہوئے ہو۔ ارے ہم اکیلے آدمی اُنکے سے سو پر بھار ہین۔ تم بس للکار بھر دینا۔ مین سبکو کاٹ کوٹ کے دھر دونگا جائینگے کہان ہین۔

من آن رستم گرد روئین تنم	کہ دہ پا بر خیتہ را نشکنم

ابھی تمکو ہماری طاقت کا حال ہی نہین معلوم ہوا ہی۔ ان بیس کی ہم کیا اصل و حقیقت سمجھتے ہین۔ اسی تو بہ بس اسقدر کہکر **فوجدار** صاحب کو پورے پورے فوجدار تھے اسقدر غصہ آیا کہ جامے سے باہر ہوگئے اور کج لوہیا تلوار کھینچ کے لپک پڑے۔ میان بدھو نفر تھے تو بدی ہی سے مگر انکو بھی اسوقت جوش آگیا لینا لینا مارکے اُڑا دینا۔ جانے نہ پائے گیدی کتے بے تکی ہانک لگاتے آپ بھی دوڑ ہی پڑے اور اِدھر **خدائی فوجدار** نامدار نے جاتے ہی تلوار کا ایک تُلا ہوا ہاتھ دیا تو ایک سوداگر کو زخم شدید آیا۔ دوسرا ہاتھ اور کڑک کے لگانے ہی کو تھے تو وہ سب چڑھ دوڑے بس پھر کیا اللہ دے اور بندہ لے۔ مارتے مارتے اُڑا دیا۔ بھُرکس نکالدیا کہین کا نہ رکھا آتا ہی تو جاتا کہان ہی۔ اتنی بے بھاؤ کی پڑین کہ ساری شیخت کرکری ہوگئی اور بہادری اور فوجداری اور سپہگری طاق پر رکھی ہی

یہ پڑی وہ پڑی۔ ادھر چوٹ آئی اُدھر چوٹ آئی۔ عراقی بھی مار کھا چکا تھا اور ایسا پٹا تھا کہ ابھی تک بیہوش کوشش دو جگہ گر کے اُٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ اسی کے قریب فوجدار صاحب کی لاش بھی پڑی تھی۔ راکب اور مرکب دونوں بُری حالت مین تھے۔ تھوڑی ہی دیر مین بدھو نفر کی لاش بھی زمین پر پڑی نظر آئی۔ آقا اور مالک اور گھوڑا سب زمین دوز۔ اچھی دل لگی ہے۔ یارون کی دل لگی ہے۔ مگر انکی جان پر بنی ہے۔ کوئی سسک رہا ہے کوئی بلک رہا ہے۔ کوئی جانکنی کی حالت مین ہے چلے تھے بیس آدمیون سے مقابلہ کرنے۔ اُلٹی آنتین گلے پڑین۔

پیٹ پاٹ کے مار دھاڑ کے بیہوش کر کے سوداگرون نے گھوڑیون کو کسا اور تیز کیا۔ یہ جا وہ جا۔ اب یہ دونون ستم زدہ بیچارے مصیبت کے مارے پڑے سسک رہے ہین۔ نہ کوئی یار نہ آشنا۔ نہ اپنا نہ بیگانہ جنگل بیابان۔ ہو کا عالم سنسان میدان۔ وہ تو زد و کوب کر کے بفراغت تمام روانہ ہو شد۔ یہ ادھر مردون سے شرط لگائے ہوئے پڑے ہین۔ پہلے پہل بدھو نفر کو ہوش آیا دیکھا تو اُنکے آقا اُنکے قریب مردہ پڑے ہوئے ہین۔ اور ایک جانب عراقی عربی نژاد کا ڈھیر ہے اور بیچون بیچ مین حضور کا لاشہ نمودار ہے۔ اپنی حالت دیکھتے ہین کہ کٹے پٹے شل۔ گھوڑے کو دیکھتے ہین تو آنکھین پھری ہوئین۔ آقا کو دیکھا تو سمجھے نزع کا عالم ہے آہستہ سے پکارا۔ حضور حضور ہائے کیا اپنے غلام کو چھوڑے جاتے ہو۔ میری بیکسی اور بے بسی پر ذرا نظر نہ کی اور مجھے یون اس جنگل بیابان مین چھوڑ گئے۔ ہائے اگر مرنا ہی تھا تو مجھے بادشاہ بنا کے مرتے۔ اب مین کس منہ سے گھر جاؤنگا کیونکر وہان کسی کو منہ دکھاؤنگا۔ اگر کوئی ٹوٹکا بہادری کے فن مین تھا تو مجھے بتا گئے ہوتے کہ اپنے گھر تو چلا جاتا۔ اب مین کیا کرونگا۔ مین تو کہتا تھا کہ وہ بیس ہین اور ہم ڈیڑھ۔ نہ مانا۔ نہ مانا۔ آپ اپنی جان دی اور مجھے زندہ درگور کیا۔ یہان سے گھر تک جانا محال ہے۔ ہم بھی کسی روز بھوکے پیاسے کسی جنگل یا کھوہ مین مرے پڑے ہونگے۔ انکو تو خیر ہم کہین دفنا ہی دینگے ہمکو کون دفنانے آئیگا۔ چیل کوّے بوٹیان نوچ نوچ کے کھا جائینگے۔ یون تو

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید		زجام دہر مے کل من علیہا فان	

مگر ماتم تو یہ ہے کہ ویرانے مین جان جائیگی۔ جہان انسان کی صورت نہین۔ حشر تو یہ ہے کہ کوئی پانی تک دینے والا نہوگا سچ ہے۔

بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند		درآرد طمع مرغ وماہی بہ بند	

اگر لالچ نہ کرتے تو یہ روز بد کہان سے دیکھنے مین آتا۔ بادشاہی درکنار۔ گدائون سے بدتر موت ہوگی

اتنے مین فوجدار کا اشہب لولو سم دقت کے ساتھ اُٹھا۔ مگر مردہ۔ اِدھر بدھو نفر نے پھر ہانک لگائی۔ او سمند و غا پسند۔ اور ہوا رخ شنجرام تیز گام۔ آٹھ آٹھ آنسو روکہ ترا مالک میرا آقا۔ دنیا کا ہی سپہدار غریبون کا دوست ظالمون کا دشمن۔ شجاعت کا نہنگ بحر آشام۔ خدائی فوجدار نام۔

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا	کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

اس دنیاے دون سے اُٹھ گیا اور چل بسا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار	زیر زمین چو عیسے گردون مقام رفت

اتنے مین آہ کی آواز بدھو نفر کے کان مین آئی۔ آواز کیا کان مین آئی کہ انکی جان مین جان آئی۔ غل مچاکے باواز بلند کچھ کہنا چاہتے تھے مگر آواز نے کوتاہی کی آہستہ سے پوچھا فوجدار صاحب مزاج کا کیا حال ہی طبیعت تو بحال ہی۔ منمناتے ہوئے جواب دیا مزاج کا حال کچھ نہ پوچھو۔ بُرا بُرا حال ہی۔ معلوم ہوتا تھا کہ دور کے کنوین سے کوئی بول رہا ہی۔ بُری خرابی اور دقت کے بعد بدھو نے آقاے نامدار کی آواز سُنی۔ کہا اگر کوئی دوا ممکن ہو تو بلا دیجیے کہ ذرا جان مین جان آئے۔ ہاتھ پاؤن کی چوٹ غضب ڈھاتی ہی۔ اسوقت مردے سے بدتر ہون۔ فوجدار بولے۔ بھائی دوا تو اسوقت کوئی نہین ہی مگر خدا نے چاہا تو دو دن کے اندر ہی اندر اس قسم کی دواؤن کا ڈھیر لگا دونگا۔ بدھو انسے بلا ہوا تو تھا ہی کہ خود بھی پٹے اور مجھے بھی پٹوایا اور اب فرماتے ہین کہ دو دن مین اس قسم کی دواؤن کا ڈھیر کر دونگا جل بھن کے خاک ہو گیا۔ جھلاّ کے کہا کہ دو دن مین تو آپ ضرور ڈھیر لگائیے گا مگر کچھ یہ بھی خبر ہی کہ آپ کے قابل کتنے دن مین ہو جیے گا۔ پہلے دو ہفتے تک ہلدی لگائیے پھر اُٹھنے اور دوا بنانے کا قصد فرمائیے۔ مین کہتا تھا کہ ان دیوؤن سے نہ بھڑو۔ ہم دو آدمی ٹٹرون ٹون۔ وہ دو درجن کے قریب۔ اور وہ سب سنڈے مسنڈے۔ ڈنڈ پیل۔ ایک ایک کے یہ پیچھے رکھے ہوئے۔ اور ہماری بھنگے کی سی جان ہی۔ چٹکی مین بلکے دبا ڈالو۔ نہ مانا۔ آخر کار ہمکو بھی پٹوا دیا اور خود بھی پٹے۔ اب یہ فرماتے ہین آپ کہ دو دن مین یہ ہو گا اور وہ ہو گا دو دن کیا معنے دو ہفتے تک اگر چل بھی سکو تو ہمارا ذمہ۔

خدائی فوجدار نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر جنبش تک نہ کر سکے۔ اُٹھنا محال۔ ہلا تک نہ گیا لیٹے ہی لیٹے یون اسپیچ دی۔

لعل سیراب بخون تشنہ لب یار من ست	از پے دیدن و داون جان کار من ست
بندۂ طالع خویشم کہ درین قحط وفا	عشق آن [illegible] خریدار من ست

شربت قند و گلاب از لب یارم مفروش	نرگس و کوکبۂ طبیب دل بیمار منست

اے بد حوصلہ فقیر بہ عافیت باش سنو صاحب عاشقی اور معشوقی ع - کار بوزنیہ نیست بخار ہے + قیاس اس بات کا مقتضی ہے کہ چونکہ ہمنے کمینوں اور پاجیوں اور چرکٹوں اور گراس کمٹوں کے ساتھ نبرد آزمائی کی لہذا خدائی جنگ نے ہمکو ایسی سخت سزا دی کہ ہم اب تک کہین کے نہ رہے - بڑے سنگ رہے ہین - ہمارے پیشۂ بزرگ اور فن شریف کے اصول اسکے منافی ہین کہ ہم کسی ایسے ویسے سے جنگ آزما ہون - مگر ہماری شومی بخت -

میارای بخت بہر غرق مادر شور دریارا	برہا ہی مگردان باد بان کشتی مارا

مگر اس بدقسمتی کے ماجرائے جانسوز اور سانحۂ دردانگیز سے ہمین بیدل ہونا چاہیے ع - بیدل نیم ہنوز بہ نیم چہ میشود + انشاء اللہ تعالے وہ روز نیک قریب ہی کہ ہم یہ شعر پڑھتے ہونگے -

بخت رمیدہ رو بہ سوے من نہادہ باز	بر من در سعادت و دولت کشادہ باز

اب ہم تمکو ایک نصیحت کرتے ہین اسکو بگوش ہوش سنو - وہ یہ ہی کہ انسان کچھ کھو ہی کے سیکھتا ہی ہم اس جنگ سے یہ بات سیکھ گئے کہ ہمکو صرف بہادران نامی اور یلان نامور سے جنکا یہ پیشہ ہی نبرد آزما ہونا چاہیے - ہان اگر کوئی پاجی مثل ان بوددن بزدلون کے جنسے ہمسے تمسے خوب خوب چوٹین چلین اس طرح کی کوئی گستاخی کرے جیسی انسے سرزد ہوئی تھی تو تم اسکا بدلا لو اور کس کس کے وہ وہ چوٹین لگاؤ کہ یاد ہی تو کرے - عمر بھر بھولے نہین ہمیشہ یاد رہے کہ ہان کسی سے سابقہ پڑا تھا اتنا ٹھوکو کہ ہلدی لگانے کی نوبت آئے - اور اگر کوئی بہادر جنگجو تندخو اسکی یا انکی کمک کو آئیگا تو پھر بندہ بھی بگڑ ہی تو جائیگا -

نصیحے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

اول تو تم اکیلے کافی ہو اور اگر احیانا کوئی ہمارا ہم پیشہ تمھارے حریف کی جانب سے بولا تو اسکی لگاؤن کہ یاد ہی تو کرے - پیشہ ور بہادرون سے ہم لوین اور پاجیون سے تم سمجھلو -

میان ہم دونفر جب جاب انکی نصیحت سن رہے تھے اور دل ہی دل مین جل رہے تھے جب انھون نے نصیحت ختم کی تو انھون نے جواب دیا کہ سنیے حضور والا آپ نے جو اسوقت اول جلول تقریر کی اس سے خانہ زاد کو بالکل اتفاق نہین ہی - ذرا بھی اتفاق نہین - اول تو آپ فرماتے ہین کہ نبرد آزمائی کی جو جوتیان کھانے کا نام حضور نے نبرد آزمائی رکھا ہی دوسرے آپ ان امیر سوداگرون کو چرکٹا خیال کرتے ہین جنکے سامنے ہم اور نے ادبی معاف حضور دونون چرکٹون سے بدتر اور بے حقیقت

معلوم ہوتے ہین - اور یہ بھی حضور نے ایک ہی کہی کہ ہم بہادرون سے لڑین اور تو مردود پاجیون سے بھڑ- آئے تجھے اس امید پر کہ بادشاہی ملیگی - ڈنکا آگے بجیگا - سواری ہی شیران شیرکی - نقیب دوربا ش واوب کی صدا بلند کریگا - اور نتیجہ یہ ہوا کہ پاجیون سے لڑنے بھڑنے کے لیے مقرر کیے گئے - آپ کا یہ فقرہ بھی یاد گار ہی (ہمسے اور اُن پاجیون سے خوب خوب چوٹین چلین) چوٹین چلین یا جوتیان کھائین جوتیان کھانے کا نام آپ نے چوٹین رکھا ہی - ایسی چوٹین حضور ہی کو مبارک رہین - غلام گزرا ایسی بادشاہی کو دور ہی سے سلام ہی - بلی بخشے چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہوکے جیے گا - بیچ پی ہزار نعمت کھائی اب تو کوئی ایسی تدبیر سوچیے کہ کسی صورت سے غلام کو نجات ملے - ایکی تو آپ نے مروا ہی ڈالا تھا - اور آپ نے بھی آنکھین پھیر لی تھین - مین تو سمجھا کہ خدا گنج پہونچے مگر خدا خدا کرکے بچگئے - لیکن اگر آپ کی وحشت نے ایکی پھر زور کیا تو ہم اور اب دونون عدم کی راہ لینگے ایک فی النار دوسرا فی السقر - اِدھر نہ اُدھر ہم بھی کسی میدان مین اتنا غلغل ہونگے اور آپ بھی اٹھا چت - آپ تو نہنگ لاڈلے ہین بندہ گھر گرست ہی لڑکے بالے والا آدمی - بی بی ہی بچے ہین - اب مجھے اتنا عرض کرنا ہی کہ میری تلوار ہمیشہ غلاف مین رہیگی - کاٹھی سے باہر نہوگی ہر دم میان مین - آپ جس سے جی چاہے شوق سے لڑیے مگر غلام سے کمک کی امید نہ رکھیے اب سے آئے گھر سے آئے - آپ لڑیے مین تماشا دیکھونگا - اتنی مدد مجھسے ضرور ملیگی کہ آپ کے رقیب روسیہ کو کوسونگا اور آپ کے حق مین دعا مانگونگا کہ یا اللہ انکی دہنی آنکھ بچا یئو - ادھر ضرب نہ آئے پٹین بھی تو چوٹ نہ لگے اور اگر چوٹ بھی آئے تو کم - بس یون ہی سہی - معلوم بھی نہو کہ کہان پڑی کہان نہین پڑی - اسوقت مین خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگتا ہون - یا الٰہی اگر مجھسے کوئی گناہ ہوا ہو یا کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو معاف کر - اب آج سے مین کسی پر ہاتھ نہ چلاؤنگا اگر کوئی بُرا بھلا بھی کہیگا تو بھیگی بلی بنجاؤنگا -

خدائی فوجدار نے اِسکا یون جواب دیا - بھئی افسوس ہی کہ اسوقت پسلی کے درد کے سبب سے اچھی طرح بول نہین سکتا سانس لینا دوبھر ہی - ورنہ تمکو قائل کر دیتا - بادشاہ بننے کا تو شوق اور بُزدلا پن اتنا - ع - جرأت لازم ہی بادشاہی کے لیے -

عاشق ہوئے پہ میر زائی نہ گئی	بگڑی ہوئی بات کچھ بنائی نہ گئی
زنجیر پہنتے ہی کیا غُل تو نے	بس ایک کڑی ذرا اٹھائی نہ گئی

فرض کرو کہ آج یا کل یا برسون یا دس دن مین یا بیس دن مین بندۂ درگاہ کسی بزیرے کی

بندرگاہ کو سر کرین اور وہانکا بادشاہ زیر ہو جائے اور تمکو حسب اقرار اُس خبر رے کا بادشاہ مقرر کرین تو تم بادشاہی کیا خاک کروگے۔ تم تو ایک بودے آدمی ہو محض بُزدلے۔ اگر غنیم تاخت لائے تو کیا کروگے بھاگ کھڑے ہوگے جب ایک ذرا سی مہم مین جسکی اُن جنگلون کے مقابل مین جو ہمسے اور دیوون اور آردہوان اور شیرون سے ہونگی کوئی اصل حقیقت ہی نہین محض بے اصل — تو پھر تمسے یہ امید ہم ہرگز نہین کر سکتے کہ تم بادشاہی کے کام کے ہوگے۔ بادشاہتون اور سلطنتون مین قاعدہ ہی کہ جب کوئی انقلاب ہوتا ہی تو رعایا یہی چاہتی ہی کہ اُنکا پرانا بادشاہ پھر تخت نشین ہو اور نئے بادشاہ سے انکو ہمدردی نہین ہوتی۔ رعایا کوشش کرتی ہی کہ کسی طرح اس نئے بادشاہ کو نکال باہر کرے اور پرانے بادشاہ کا پھر دنکا بج جائے اگر تم جرأت اور دوراندیشی سے کام نہ کروگے تو بادشاہی نہ رہیگی۔ دور اندیشی مقدم ہی۔

میان بدھو بولے آپ نے جو کچھ فرمایا سب میرے سر آنکھون پر۔ اور مجھے بڑا افسوس ہی کہ پہلے آپنے یہ نصیحت کیون نہ دی کہ دوراندیشی سے کام کرو۔ مین ضرور دوراندیشی سے کام کرتا یعنی یہ کہ چپ چاپ کھڑا سیر دیکھا کرتا ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب اسوقت گفتگو اور نصیحت کی ضرورت نہین ہی اسوقت مجھے پلاسٹر کی ضرورت ہی۔ یہان زخم ہو رہے ہین اور آپ کو نصیحت کی سوجھتی ہی۔ اب ایک کام کیجیے ذرا رسّیکے ہوئے اُٹھیے اور اس گھوڑے بیچارے کو اٹھائیے گو یہ اس قابل نہین ہی کہ ہم لوگ اسکو مدد دین کیونکہ یہ مصیبت اسی کے سبب سے ہم پر نازل ہوئی۔ ع ہی بلا سر پر اسی کمبخت کی لائی ہوئی + میرے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ یہ لدّو بوڑھا ٹٹو آج مرا کل دوسرا دن اسکی یہ حرکتین ہونگی یہ تو چھپے رستم نکلے۔ اب تک لائی گلہری۔ ہمارے تجربہ مین بڑا لگ گیا۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ بکری ہی۔ مگر موش چوبردار مادہ برآمد کے برعکس نتیجہ نکلا۔ کاندھے الگ درد کر رہے ہین پسلیون مین الگ درد ہی عجب حال ہی۔

خدائی فوجدار نے ابکی انکو ذرا ڈانٹا سنو جی بدھو نفر تم ہو کیا چیز تم تو پٹنے پٹانے کے عادی ہو ہمکو کو جسنے کبھی پھولون کی چھڑی نہین کھائی تھی کبھی آدھی بات کسی کی نہین سنی میرے درد اور میری چوٹ کا تو خیال کرو مگر تسلی یہ ہی کہ اس پیشے مین تو ایسی ہوتی ہی آئی ہی۔ یہ کوئی نئی بات نہین ہی مار بھی پڑتی ہی۔ پٹتے بھی ہین۔ گرتے بھی ہین۔ ہارتے بھی۔ جیتتے بھی ہین۔ مگر گھبراتے نہین۔

شکست و فتح نصیبون سے ہوے اے دوست	مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

اگر مجھے یہ تسلی نہوتی تو میرا دل ہاتھ سے جاتا رہتا اور مین اس صدمے کی کوفت سے مرہی جاتا۔ ہرگز جیتا نہ بچتا۔ مگر خدا بڑا کارساز اور بندہ نواز ہی۔

بدھو نفر نے دریافت کیا کہ آپنے اتنا تو فرما دیجیے کہ حضور کے اس پیشہ شریف مین اس قسم کی بہادرانہ

کارروائیاں ہمیشہ ہوا کرتی ہین یا کبھی کبھی۔ کیونکہ ایک یا دو دفعہ اگر اور ایسی ہودی مار پڑی تو ہمارا آپکا کام ہی تمام ہوجائیگا۔ پھر شمشیری جنگ اور نبرد آزمائی کا موقع ہی نہ ہاتھ آئیگا۔ ع۔ درد سر کسکا یہان سر ہی گیا۔ اسکے جواب مین خوجدار کو اپنی معشوقہ یاد آگئین اور باواز بلند کہا۔

کیا کیا نہین آہ ظلم مجھپر ہوتا	ہر لحظہ تری جدائی مین ہوں روتا
سوتے مین بھی اشک چشم رواں جاری ہین	نکلے ہے زمین سے جیسے کوئی سوتا

سنو صاحب۔ ہمارے پیشے کے لوگ جان کو ہر دم متھیلی پر لیے رہتے ہین یہ کبھی خیال بھی نہین ہوتا کہ جان جاتی رہیگی۔ ہزار ہا خطرون کا سامنا ہوتا ہے۔ لاکھون حادثے سیکڑون آفتون کا مقابلہ۔ مگر تشفی کی بات یہ ہے کہ دم کے دم مین بادشاہ ہوجاتے ہین۔ ایک چشم زدن مین تخت پر بیٹھے حکمرانی کر رہے ہین۔ تم تواریخ سے تو واقف ہو نہین۔ ع۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ ہمارے پیشے کے لوگون پر سال سال بھر تک روز سو سو دُرّے پڑتے تھے۔ غار مین لٹکا دیے گئے تو باہر نکلنا دوبھر ہوگیا مہینون ننگے پھرے ہین۔ اگر جوتے بھی پڑین تو بھی عزت نہین جاتی۔ یہ سب باتین مین اس غرض سے کہتا ہون کہ تم اس معاملے کو جو ابھی واقع ہوا کوئی بیعزتی کی بات نہ سمجھو۔ اسمین عزت نہین جاتی عزت کو اس سے کوئی بحث نہین جن ہتھیارون سے انھون نے ہم پر حملہ کیا وہ جوتی یا پیزار تو تھی نہین اور جوتیان بھی ہوتین تو ہمارے ہم پیشہ بہادرون کی کوئی توہین نہ تھی۔

بدھو نفر بولے یہ آج معلوم ہوا کہ جوتیان کھانے سے بھی عزت نہین جاتی اور یہ تو آپ نے غور کرکے دیکھا ہوگا کہ ان لوگون نے جنکو آپ چرکٹا بتاتے ہین کس آلۂ حرب سے مارا تھا۔ وہ تو اس بھرتی کے ساتھ برس پڑے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ ایک ایک چوٹ پر دس دس چوٹین اور اس سے تو بجھے کوئی بحث نہین ہے کہ پٹنے سے نے عزتی ہوتی ہے یا نہین۔ عزت تو خاک مین مل ہی گئی یہان تو رونا یہ ہے کہ ارے دے کے برا حال ہے خصوصاً کاندھے تو کبھی اس چوٹ کو عمر بھر نہ بھول سکینگے نہ بھولینگے اسنے زخم ہین کہ اسپتال کے کل یا اسٹرون سے بھی نہ اچھے ہوسکین گے۔

خدائی فوجدار نے للکار کر کہا اے مردان یکدست تا جامۂ زنان نپوشید۔

ز عکس سر تیغ و برق سنان	دل از جاے میرفت و دست از عنان
ترنگ کمان رفت در مغز کوہ	قشاقش کنان تیر بر بر گروہ
ز بولاد ے بخت گردن کشان	برون رخت معز ہا در دہان
ز بیداد گو پال پیل افگنان	فلک جامہ در خم نیل افگنان

مہیب پلارک ز برہائے مور | زبال خطِ بان تتے کردہ زور
شریرہ از طاسک سرنگون | بچرچیم فرو ریختہ طاس خون
سُم باد پایان زخون چون عقیق | شدہ تا ندزین بخون درغریق
سنان در سپر کوکب افروختہ | سپر بر سپر کوکبان دوختہ
زبس خشت آہن کہ شد بر ہلاک | لحد بست بر کشتگان خون و خاک
سر افشانے تیغ گردن گزار | برآورد از جوے خون لالہ زار
زبس کشتگان گرد بر گرد راہ | چو بازار محشر شدہ جرگاہ
زہر قبضہ خنجرے درشتاب | برآورد چون اژدہا سر ز خواب
چو در برقع کوہ رفت آفتاب | سر روز روشن فرو شد بخواب
شب تیرہ چون اژدہاے سیاہ | زماہے برآورد سر سوے ماہ

اب تمکو یہ اشعار رزمیہ سنکر جوش مین آنا چاہیے۔ یا معبود کہکر اُٹھ تو بیٹھو شاباش۔ اِسنے جواب دیا (جیب اُٹھا بھی جائے گی تم ہی بڑے مرد ہو اپنے معشوق کا نام لیکر یہانتک کھسک تو آؤ۔ ہان میرے شیر فوجدار نے کہا ہمکو اِس گھوڑے پر بڑا ترس آتا ہے۔ مگر یکھارا اگر ہاتھ خوب بچا ہم تینون کے ماتھے گئی۔ وہ نلوہ بچ گیا۔ کیا خوش نصیب گدھا ہے۔ اب ہمارے عراقی کی جگہ یہی کام دیگا تم تو پیدل چلو۔ پیادہ پا اور ہم اِسپر لدلین۔ اسمین کوئی بیعزتی کی بات نہین ہے۔ اور بھی پلان نامور گدھے کی سواری نصیب ہوئی ہے ہم بھی بیٹھے بیٹھے بخ بخ کرتے جائینگے۔ نو دن چلے اڑھائی کوس چلتے چلتے کوئی قلعہ ملجائیگا اور قلعدار ہماری دوا دارو کریگا۔ اب چلو جس طرح ہو سکے چلین۔ ایسا نہو کہ اِس گدھے پر بھی کوئی ایسی ہی آفت پڑے جیسی اُس بیچارے بزبان گھوڑے پر پڑی۔

میان بدھو نفر اپنے آپ کو کوستے ہوئے بہزار خرابی کانکھتے کو نکھتے اُٹھنے لگے مگر اتنی سکت نہین کہ اُٹھ سکین دوہرے ہوگئے اور نہ اُٹھا گیا۔ اب اُنھون نے خدائی فوجدار اور اپنی عقل کو دل ہی دل مین کوسنا شروع کیا کہ مین بدبخت اِس کمبخت کے ساتھ کیون آیا اور ساتھ آیا تھا تو یہ کیا سوجھی کہ خواہ مخواہ اِس دیوانے کی طرح خود بھی بھڑ پڑا۔ اب سے آئے گھر سے آئے آئندہ کو کان پکڑے ادھر خدائی فوجدار نے پھر للکارا۔ ای مردان کوشید تا جامۂ زنان نپوشید آخر کار خدا خدا کرکے بدھو نفر نے جی کڑا کیا اور اُٹھے تو گدھے کا پتا نہین اِسنے جو آزادی پائی تو دور نکل گیا۔ اِسکو جاکے بڑی دیر کے ڈھونڈھنے کے بعد لائے تو فوجدار صاحب

شعر خوانی اور خوش الحانی مین مصروف پایا۔

داد گر افلاک ترا جرعہ کش پیالہ باد	دشمن دل سیاہ تو غرق بخون چو لالہ باد
ذروۂ کاخ رفعتت راست ز فرط ارتفاع	راہروان راہ را راہ ہزار سالہ باد
زلف سیاہ پر خمت چشم و چراغ عالمست	جان ز نسیم دولتت در شکن کلالہ باد
ای مہ برج معدلت مقصد کل ز آدمی	بادۂ صاف دائمت در قدح و پیالہ باد
چون بہوای مدحتت زیرہ شود ترا نساز	حاسدت از سماع او ہمدم آہ و نالہ باد

اتنے مین بدھو نفر نے گدھے کو کسا اور عراقی کو بھی تیار کیا اور کہا حضور غلام کی بے ادبی معاف یہ رونے کا وقت ہی۔ گانے بجانے اور کلاوینت پن دکھانے کا وقت نہین ہی اور یون حضور کو اختیار ہی۔

من نگویم کہ این سخن آن کن	مصلحت بین و کار آسان کن

القصہ خدائی فوجدار خستہ و زار کو بہزار خرابی اپنے گدھے پر لادا اور گدھے کی دم مین گھوڑے کی (کہ اب جان سے بیزار ہوگیا تھا) لگام باندھ دی وہ ٹخ ٹخ کرتے چلے۔ ادا ہی ادا ہی یہ کون جاتے ہین یہ خدائی فوجدار گدھے پر سوار جاتے ہین۔ یہ بیچارہ کبھی گدھے اور گھوڑے کے آگے کبھی پیچھے پریشان حال خراب و خستہ۔ گھوڑے کے اگر زبان ہوتی تو بدھو سے زیادہ اپنی مصیبت کا حال بیان کرتا۔ فوجدار قریب تھا کہ گدھے سے زمین پر لوٹ جائین۔ سب مردہ مگر گدھا ہری ہری گھانس بھر پیٹ کھا کے ذرا تیار ہوگیا تھا چلتے چلتے سڑک ملی سب کی جان مین جان آئی۔ فوجدار تو اسوقت آرام کرنا چاہتے تھے۔ گھوڑے کو ایک ایک قدم چلنا دوبھر تھا۔ گدھا بھی بھر پیٹ کھا کے ذرا سستانا چاہتا تھا میان بدھو نفر کی تو موت ہی تھی۔ تھوڑی دیر مین خدا خدا کر کے ایک سرا نظر آئی بدھو نے خدا کا شکر ادا کیا فوجدار جامے مین نہ سمائے کہ قلعہ معلے نظر آیا۔ یہ سرا کو ہمیشہ قلعہ ہی سمجھتے تھے بدھو نے کہا لیجیے سرا آگئی۔ آپ بولے تم اندھے ہو سرا یہان کہان یہ شاہی مکان ہی۔ قلعۂ معلے کی سی شان ہی۔ ان دونون مین خوب جھگڑا ہوا۔ وہ شاہی مکان بتائین یہ سرا کہے جائے یہان تک جھگڑا بڑھا کہ سرا کے دروازے تک آگئے۔

فصل ۲

گدھے پر سوار میان خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سرا کے اندر رونق بخش ہوئے تو بھٹیاری نے انکی انوکھی وضع دیکھکر تعجب کیا بعد ازان بدھو نفر سلمہ اللہ الکبر سے پوچھا کہ انکو خدا نخواستہ

کون بیماری ہی - اب بدھو یہ تو کیا کہتا کہ فلان بیماری ہی - کہا یہ ایک پہاڑ پر پھسل گئے تھے اسی سے چوٹ آگئی اور پسلیون مین بہت درد ہی - بھٹیاری اور بھٹیاریون کی سی نہ تھی - بڑی رحم دل عورت ہمدرد - اسکو انکی حالت زار پر رحم آیا - بولی میان شکر بھیجو اللہ نے بچایا - ورنہ جان پر بن آئی تھی غضب کی چوٹ کھائی تھی - اسنے انکی خاطر کی اور اپنی لڑکی کو کہ ایک تو عمر خوشرو عورت تھی بلایا اور کہا یہ بیچارے مسافر بیمار ہین انکا علاج کرنا چاہیے - اس بھٹیاری کی ایک ملازمہ تھی - ایک تو ایک آنکھ کانی دوسری اینچا تانی - چوڑا چکلا چہرہ چپٹی ناک - اوندھی کھوپڑی منھ بھی عجیب فشن کا - گردن پتلی اتنی کہ بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی - ایک بولی دس کام - اس قابل تھی کہ صورت نہ دیکھے اور کام لے - قدرت خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا بیسنہ قد سے بیسنہ قدامی کہ کاندھے کو ہاتھ سے نہ چھو سکتی - بالکل باشتیے آدمیون کی یاد دلاتی تھی - اس لونڈیا کی مدد سے بھٹیاری کی پیاری چھوکری نے خدائی فوجدار کو آدمی بنایا اسکے یہ معنی کہ ایک ٹوٹی پھوٹی کھٹیا بنائی اسکے بھد بسیل - نواڑ یا نرکل یا لوہے کی لچکدار کمانی کے عوض ایک تختہ رکھدیا - اگر انسان دو دن اسپر سوئے تو یقین کامل ہی کہ خود تختہ ہوکے رہیگا - بس اکڑ جاے - اوڑھنے کو وہ شے رکھی جو نمائشگاہ سے کوئی مسافر چرا لایا تھا اور نمائشگاہ مین اسلیے آئی تھی کہ لوگ دیکھین کہ بی حوا کی کھلائی کیسی صفائی (رزائی) اوڑھتی تھین - اس شمنما اور نفیس بستر پر ہمارے خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سلائے گئے گو تختہ لمبا نہ تھا کہ ذرا بھی آرام انسان کو ملتا مگر بھوک کے وقت درختون کے پتے انسان کھاکے بسر کرتا ہی اور پلاؤ اور زردے سے زیادہ ذائقہ پاتا ہی - رات ہوگئی تھی - لونڈیا جسکا نام کریمن تھا ہاتھ مین چراغ لیے تھی - اور وہ لڑکی مرہم پٹی کر رہی تھی دیکھتے دیکھتے لڑکی نے کہا یہ چوٹ تو گرنے کی نہین ہی - اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے بڑی مار کھائی ہی اور خوب ہی پٹے ہین - بدھو بولے جی نہین پٹے نہین ہین اس پہاڑ سے جو گرے اور لڑھکے تو یہ نشان بنگئے - اب آپ ذرا اتنا احسان کیجیے کہ سب مرہم نہ ختم کر دیجیے گا شاید کسی اور کو بھی ضرورت ہو - کیونکہ میرے شانے اور پسلیون مین بھی درد ہی - اسنے پوچھا کیا تم بھی گرے تھے - (کہا نہین مین تو نہین گرا مگر انکے کراہنے سے میرا دل ایسا بھر آیا کہ درد ہونے لگا) یہ نئی قسم کا درد ہی - لڑکی بولی ہان اکثر ایسا ہو جایا کرتا ہی مین جب کبھی خواب مین دیکھتی ہون کہ اونچے سے گری تو آنکھ کھلنے کے بعد بھی درد سا ہوتا ہی میان بدھو بولے مگر یہ ایک نئی بات ہی - آپکو تو خواب مین ایسا معلوم ہوتا ہی اور یہان یہ کیفیت ہی کہ خاصے جیتے جاگتے ہین اور جسوقت کپڑے اُتارو گے تو یہ معلوم ہوگا کہ جسقدر لاٹھیان یا لکڑیان یا جوتے اپر پڑے ہین اُتنے ہی ہمارے اوپر بھی

بڑے ہی ہماری اور ہمارے آقا خدائی فوجدار کی ایک سی کیفیت ہو بعینہٖ ایک سا حال۔ اس لڑکی نے پوچھا اُنکا کیا نام لیا آپ نے۔ انھون نے کہا خدائی فوجدار۔ یہ بڑے بل ناموزین دنیا مین اُنکا کوئی ثانی نہین ہو۔ یلان نامدار مین انھون نے بڑا نام پیدا کیا۔ وہ اسجاب کے ساتھ بولی کہ یل کسے کہتے ہین میان مسافر۔ بدھو نفر ہنسے اور کہا ای نوجوان عورت تمکو اتنا بھی نہین معلوم یل وہ لوگ ہین جنکے طفیل سے ساری خدائی قائم ہو۔ اگر یل نہون تو مسافر و مسافر سرا اور روپیہ پیسہ کچھ بھی نہ نظر آئے ان لوگونکا کام یہ ہو کہ ظالم کے ظلم سے مظلوم کو بچائین تاکہ مردم آزاری نہونے پائے اور زیر دست پر زبردستی نہ چلے۔ کھوہون اور پہاڑون اور جنگلون اور بیابانون اور جھیلون اور میدانون اور دریاؤن اور آبشارون مین جاتے ہین دیوؤن اور اژدہون اور اجگرون اور ڈاکوؤن اور شیرون کو زیر کرتے ہین ظالم بادشاہون کو تخت سے اُتارتے ہین اور اُنکی سلطنت اپنے ہمراہی مصاحب کو جیسا کہ مین نے دے دیتے ہین۔ وہ بولی پھر میان مسافر تمکو کوئی سلطنت کیون نہ ملی۔ تمکو تو بادشاہ ہونا چاہیے تھا انھون نے کہا ابھی قبل از وقت ہی ان یلان نامدار کا جنکے یہ سردار ہین قاعدہ ہو کہ بڑی بڑی مصیبتین اُٹھاتے ہین۔ سونے کو پتھر۔ اوڑھنے کو پتھر۔ سرہانے پتھر۔ کھانے کو دو دو دن نہین ملتا تکلیف سی تکلیف ہوتی ہو اگر کوئی ظالم کسی غریب بیکس پر ظلم کرتا ہو تو اسکی مدد اُنپر فرض ہو۔ چاہے اُدھر سے سو ہون چاہے دو سو۔ یہ ضرور بھڑ پڑینگے۔ ہم بیچ مین نہین بول سکتے (اب تو آپ یہ کہا ہی چاہین پیٹ چکے ہین نا اور آقا کی نصیحت یاد ہی نہین کہ پاچیون سے تم سمجھ لیا کرو۔ ابکی ہلے مین خدا نے چاہا تو بھر کس ہی نکلیگا جاتا کہان ہو گیدی) وہ بولی جب سلطنت پانا تو ہمکو نہ بھول جانا۔

خدائی فوجدار یہ تقریر بڑی توجہ سے سُن رہے تھے۔ بغور تمام۔ اور دل مین خوش تھے کہ بدھو نفر اب راہ پر آچلا۔ گو درد کے مارے بُرا حال تھا مگر انسے نہ رہا گیا۔ کسی نہ کسی ترکیب سے اُٹھ ہی تو بیٹھے اور اس لڑکی کا ہاتھ پکڑکے یون ارشاد فرمانے لگے (ای بت جادو جمال پری تمثال میری داستان شوکت نشان کے لیے بڑا زبردست منشی مثل علامہ ابو الفضل مثل طاہر وحید۔ مثل طغرا کشمیری چاہیے اور اگر کوئی شخص میری داستان عظمت توامان نظم کرنا چاہے تو فردوسی طوسی یا نظامی گنجوی یا خاقانی کا سا دل و دماغ ہونا لازم ہو۔ اگر میری داستان کی کوئی شرح لکھے تو ابو الفضل فیضی فیاضی کے بغیر ہمرنگ محال ہو گو اپنے مُنھ میان مٹھو بننا یا وہ گوئی اور ہرزہ درائی اور کجرائی ہو مگر امر حق کا اظہار نہ خلاف نہ منافی اصول انصاف ہو۔

نظامی بسا صاحب آوازۂ	کہن شد ہم چنان تازۂ

اِس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ نظامی مغرور تھا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ امر حق کہہ رہا ہی۔
احقاق باطل اور ابطال حق ہمارا شعار نہین۔ بیہودہ گوئی اور خودستائی ہمارا کار نہین۔ ع۔
راست میگویم و یزدان نہ پسندد جز راست + ہان اسمین شک نہین کہ جس نگار عربدہ جو پری رو
تند خو سمن بر رشک قمر و کش یوسف مصری غیرت زلیخا سے ماہرو ماہ وش ماہ سیما پر میری جان نثار
جاتی ہی اور جسکے حسن گلو سوز کی یاد مجھے ہر دم آتی ہی وہ رشک حور ہی۔ وہ صورت پائی ہی کہ واہ وا
واہ۔ حور کی کیا حقیقت ہی حسن الوجہ کیا مکھڑا ہی۔

غم میکند فرو نے ای دوستان خدارا	شاید نہفتہ ماند این راز آشکارا
مارا چو موم بگداخت این آتش محبت	تا چند ہا شدست دل در سینہ سنگ خارا
مردیم و گردش چرخ رحمے نکرد برما	تا کے توان بہ دشمن صاحبدلان خدارا
مستی و تندرستی بدنام خلق سازد	با طرز شہ چہ نسبت درویش نے نوارا
کشتی عمر بشکست در بحر تا امیدی	مشکل کہ باز بینم دیدار آشنا را
گذشت موسم گل شد نالہ ہای بلبل	تا کے شراب مستی یا ایہا السکارا
برباد رفت در غم یاران ذخیرۂ عمر	باشد کہ گردش چرخ فرصت دہد شمارا
ای خسرو زمانہ بکشاد و چشم و بنگر	در نامۂ سکندر احوال ملک دارا
یاران بہ بزم عشرت مخفی بہ کوی محنت	با عافیت چہ کار ست درویش بی نوا را

اُس غیرت لعبتان چینی افشان عذار نازنینی پر جان نثار ہوتا ہون جسکے قدم حورین چومین اور جسکی
خود حسن بلا ہین لے مدد اور اگر خدا نے چاہا تو دو ہی دن مین ایسی فتح نمایان اسی غنیم قوی پر پاؤن
کہ فوراً اُس شخص کو جسکا نام بدھو نفر ہی کسی جزیرے کا بادشاہ بناؤن اور زاہد فریب
طاؤس زیب معشوق کو گلے سے لگاؤن اور وہ فخر و مباہات حاصل کرے کہ اسکے عاشق
سے بڑھ کے کوئی بہادر دنیا مین نہو اور بندۂ درگاہ اُسکے شربت وصال سے محظوظ ہو کر
یہ شعر زبان پر لائین۔

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون	حور جسکا پلنگ کستی ہی

اگر اُس غنچہ دہن پر میرا دل نہ آیا ہوتا تو خدا پاک کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ نازک بدن گلفام
چھوکری (بھٹیاری کی لڑکی) کی طرف اشارہ کرکے میری بی بی ہوتی اور مین اسکا میان
مین فوراً اُس گلبدن لالہ فام پر عاشق ہو جاتا اور یہ میری جانی ہوتی کیونکہ قطع وضع لگاوٹ بازی

کج ادائی رعنائی زیبائی نازانداز مستانہ چال شیرین کلامی جسقدر چیزین معشوق مین ہونی چاہیین اُن سب کا اِس شکر لب سیم غبب پر خاتمہ ہوگیا۔

شب بیاد تو گل اشک بدامان کردم		ہمچو مرغان چمن نالہ پریشان کردم	
جیب و دل پاک زدم بسکہ زسودائے جنون		دست قدرت ہمگی صرف گریبان کردم	
برگرفتم دل امید زبیگانہ و خویش		مشکلات دل خود را ہمہ آسان کردم	
خون دل بسکہ برخسار نگہ افشاندم		سیرگاہ نظر از دیدہ گلستان کردم	
کاوش داغ کہن بسکہ بہ ناخن کردم		پنجۂ دست چو سرپنجۂ مرجان کردم	
جذبۂ عشق رساندی بہ سر محمل دوست		من بے صبری خود رو بہ بیابان کردم	
جان گرانمایہ متاعست ولیکن مخفی		نرخ این جنس بازار خود ارزان کردم	

اگرچہ میرا دل تیرے اوپر آیا ہی مگر ایک اور پری رو پری خو سے بھی دل لگایا ہی اور اب اُس سے دل چھین نہین سکتا لہذا مجبوری ہی۔ بفحوائے المجبور معذور و بندہ قابل معافی ست۔

اسقدر بک کر زبان نے یاوری نہ کی کہ سوداگرون نے خوب ہی مرمت کر دی تھی۔ ادھر یہ خاموش ہوے اُدھر بھٹیاری اور اُسکی پیاری لونڈیا اور کنیزک کرمین سکتے کے عالم مین کہ یہ کیا بک رہا ہی۔ مغلق الفاظ اُسکی سمجھ مین نہ آئے۔ بفحوائے المجبور معذور وہ کیا سمجھین۔ احقاق باطل اور ابطال حق وہ کیا جانے کس بلا کا نام ہی۔ ہکا بکا۔ ایک ایک کا مُنھ تکنے لگین مگر وہ سمجھین کہ ہم سب نے جو ملکے انکی خدمت کی اسکا یہ شکریہ ادا کرتے ہین۔ اس قسم کی اسپیچون اور تقریرون کی عادی تو تھین نہین سمجھین کہ کوئی بڑا مولوی کوئی بڑا عالم و فاضل ہی۔ انکی بڑی تعریف کی اور عزت کی نظر سے دیکھا اور رخصت ہوئین۔ لونڈی نے میان بدھو نفر کی مرہم پٹی کی کیونکہ وہ بھی مارے زخمون کے بیقرار تھا جس کمرے مین خدائی فوجدار صاحب پڑے ہوے تھے وہان پر علحدہ ایک ساربان بھی تھا۔ اُس سے اسی لونڈی نے کہدیا تھا اور باہم قول و اقرار ہوگیا تھا کہ جب بھٹیارا اور بی بھٹیاری اور اسکی لڑکی سو جائینگے تو آپ کے پاس چپکے سے آؤنگی۔

اب سُنیے کہ پہلے تو خدائی فوجدار صاحب کا پلنگ تھا یاقوت کی پٹیان اور مونگے کے پائے اور رقاقم و سنجاب کا بستر اور ہوائی تکیے اسکے بعد میان بدھو نفر غنار رہے تھے اور کونے مین ساربان صاحب شتر غمزے کر رہے تھے۔

ساربان نے جاکے اونٹون کو نیم اور ببول کی پتیان اور بھٹکٹیا کھلائی اور آکے بستر پر لیٹا اور

دعا مانگنے لگا کہ یا خدا جلد وہ معشوق عاشق کش آئے۔ اور اپنا چاند سا چہرہ دکھائے اور ہماری بغل گرمائے۔ عاشقی معشوقی کی گرم بازاری ہو۔ اور ادھر میان بدھو نفر مارے درد کے کراہتے تھے گو مرہم پٹی ہوئی تھی مگر حواس بجا نہ تھے۔ پریشان حال۔ اور خدائی فوجدار لیبلیون کے درد کے مارے الگ بلبلا رہے تھے۔ خرگوش کی طرح آنکھین وا۔ نیند فرّو۔ آرام کجا۔ سوچتے سوچتے دور کی سوجھی۔ سراکو توشا ہی مکان سمجھے ہی تھے۔ بھٹیاری کو کوئی بڑی معزز بیگم سمجھے اور بھٹیارے کو کوئی بہت بڑا رکن اعظم شاہی۔ اور اُنکی لڑکی کو نواب زادی قرار دیا اور سوچتے سوچتے وحشت نے جو گھیرا تو دل مین سما گئی کہ یہ پریزاد لڑکی امیرزادی رئیس زادی ہمپر دل و جان سے عاشق ہوگئی اس سوجھ بوجھ کے صدقے۔

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی	پاپوش مین لگا دی کرن آفتاب کی

آپ بھی اتنے ہوے کہ وہ حور آپ پر عاشق ہو۔ ای سبحان اللہ۔

غالبؔ ان سیمین تنون کے واسطے	چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

اور وحشت نے یہ بھی بیٹی پڑھا دی کہ وہ بُلا گئی ہی اور کہ گئی ہی کہ شب کو کہ پردہ دار عاشقان ست چوری سے آنا اور دل حزین کو ہماری صحبت جان بخش مین بہلانا۔ اب انکے دل کو پورا پورا یقین تھا کہ آج اس بُت شوخ و شنگول سے ہمکنار ہونگے۔ مگر یہ بھی خیال تھا کہ اپنی معشوقہ ماہ وش سے عہد کر آئے ہین کہ اُنکے سوا اور کسی سے عشق نہ کرینگے عہد شکنی خلاف اصول بسالت ہی۔

نشاید ہوس با خسن با گلے	کہ ہر با مدادش بود بلبلے

اِن خیالات مین غلطان پیچان تھے ہی کہ جو وقت اس خادمہ نے مقرر کیا تھا کہ سار بان کے پلنگ کو رونق بخشیگی وہ وقت قریب آیا۔ سار بان انتہا سے زیادہ بے چین اور بے قرار۔ ہر دم انتظار کھٹ ہوا اور یہ سمجھے وہ آئی۔ ذرا کسی کی آہٹ پائی اور یہ کلبلا کے اُٹھ کھڑے ہوے۔

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

الانتظار اشد من الموت کا مصداق تھے۔ جب سب لوگ اپنے اپنے بستر پر گئے تو وہ کم عمر خادمہ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے دبے پاؤن برہنہ سر برہنہ پا چلی اور چپکے چپکے اس کمرے مین جانے لگی مگر دروازے کے قریب ذرا دیر ٹھٹھک گئی کہ کوئی دیکھتا تو نہین ہی۔ چوری کی بات تھی۔ کھلم کھلا تو جاتی نہ تھی۔ میان خدائی فوجدار کی نیند تو مارے درد کے اُچٹ گئی تھی اور طُرّہ اُسپر یہ تھا کہ وہ زنگئی خوبرو وعدہ کر گئی ہی۔ انکی آنکھین کھلی تھین۔ اپنی خرگوش کی سی آنکھون سے انھون نے اُس عورت کو دیکھا

اندھیرے کے سبب سے یہ تو معلوم نہوا کہ خادمہ ہی یا بھٹیاری کی البیلی لڑکی آپ نے دونون ہاتھ پھیلا دیے وہ سمجھی کہ یہی میرا عاشق ساربان ہی مگر ذرا جھجکی کہ اسکی چارپائی تو کونے مین تھی۔ انکو اب تک آؤ دیکھا نہ تاؤ چٹ لپٹا لیا اور گلے لگا کے اور زور سے لپٹا کے بوسون پر بوسے لینے لگے۔ یہ اسکو خادمہ تو سمجھتے نہ تھے کیونکہ یلان نامور کی شان کے خلاف تھا کہ کسی نیچ قوم کو گلے لگائین پاس سے اختلاط بڑھائین اور نہ بھٹیاری کی لونڈیا کو یہ بھٹیاری سمجھتے تھے۔ یہ انکے نزدیک تو سرائھی ہی نہین یہ تو شاہی مکان یا قلعہ سمجھے ہوے تھے۔ بھٹیارا گویا سرنتھا بھٹیاری بیگم اور اسکی چھوکری امیرزادی نازونعم کی پلی ہوئی۔ پوتڑون کی رئیس زادی۔ اب سُنیے کہ اس عورت نے جو سر مین کڑوا چکنا تیل ڈالا تھا اس کی بو انکو اسی روپیے تولے والے عطر گلاب سے بہتر معلوم ہوتی تھی ان کے دماغ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تختۂ گلاب بصرہ دور تک کھلا ہوا ہی اور سرا سے جو ان کے نزدیک شاہی محل عالیشان تھا منزلون تک اسکے رائحۂ عنبربار کی لپٹین جاتی تھین۔ سانس سے باسی تباسی مچھلی کی جو کڑوے تیل مین پکی تھی بو آتی تھی مگر انکے نزدیک گویا کسی نے پلاؤ اور زردے اور مزعفر کی دیگون کے ڈھکنے کھولدیے تھے۔ خالص دو آتشہ کیوڑے اور سو روپیہ تولہ والی زعفران کی خوشبو آتی تھی دماغ کو طبلۂ عطار بناتی تھی موٹے جھوٹے کپڑے جو وہ پہنے تھی انکے خیال مین زربفت اور مخمل اور اطلس سے بھی گرانبہا تھے۔ سیپ اور شیشے کا ایک مالا جو کوڑیون کے مول بکتا ہی اس کو یہ ہندوستان کے شاہنشاہ دولتمند کے جواہر خانون کا سب سے بیش قیمت جواہرات سمجھ بیٹھے۔ سر کے بال سور کی دُم سے بھی زیادہ سخت تھے مگر ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عرب کے سونے کے تھچون کی طرح ملائم اور چمکدار ہین۔ اگر سورج کی کرنون سے مقابلہ ہوتا تو آفتاب بھی شرما جاتا۔ الغرض یہ انتہا کے خوش تھے کہ ساری خدائی کے معشوقون کے سرتاج سے ہمکنار ہوے لپٹا لپٹا کے چومنے لگے سوائے ساربانون اور چھوٹی اُمت کے آدمیون کے اور کوئی اس سے پالون بھی نہ دھلواتا مگر جنون کے صدقے یہ گویا ایسی شہزادی پا گئے جو ہفت اقلیم کے حسینون سے بھی حسن مین بڑھی ہوئی ہی۔ اب وحشت نے جو اور زور کیا تو سرا یا کی تعریف و توصیف مین عذب البیان ہوے۔

دام دلہای حسین حلقۂ موی خمدار	تار مولعبت ہندو کے لیے ہی زنار
طرۂ چھوٹا ہوا اور سر پہ ہی بانکی دستار	جسم انور مین قبا صاف مرصع زرکار
صاف پیشانی سے ہی بخت بلندی پیدا	چاند ہی ماتھا تو سجدے کا نشان ہی تارا
ابرودن مین جو بل آجاے نصیب اعدا	قوس کا تیغ ہلال آکے اُتارے چلاّ

	کوٹ کر آنکھ مین اللہ نے بھر دی ہو حیا	آنکھ جس جس پہ پڑی اُسکو مسخر ہی کیا	
	ناک کے وصف کے اظہار سے ہو خود بینی	خود ستائی نہین مومن کو کم از بید نہی	
	مُنھ پہ وصف دہن آئے تو ہی نکتہ چینی	شیرین لب چاٹئے باتو نہین ہر دہ شیرینی	
	طور کا نور ہی دندان منور سے عیان	معجز عیسی مریم ہی لبون مین پنہان	

ای سردار سرداران جہان و ملکۂ حسینان زمان۔

	حسن تو ہمیشہ در فزون باد	رویت ہمہ سال لالہ گون باد	

تمسے بھی زیادہ کون فرخ طالع اور خوش نصیب ہو کہ ہمارا زانو تمھارے زانو کے قریب ہی۔ تمکو ہم ضرور اپنی زوجۂ مقدسہ بناتے اور عقد مین لاتے مگر ایک بت سنگدل سے قول ہارے ہین اور قول مردان جاندار و مجبور ہم بیچارے ہین۔

اِس بھونڈی تک بندی اور اشعار کو وہ کیا سمجھتی مگر بڑا ہی غصہ آیا کہ اس کمبخت مُردے نے زبردستی پکڑ لیا۔ یا غمگسار کے پاس نہین جا سکتی۔ اور مارے شرم کے غل بھی نہین مچا سکتی کہ رسوائی ہوگی۔ جگت ہنسائی ہوگی۔ کئی بار اسنے کوشش کی کہ بھاگ جائے مگر انھون نے اِس زور سے اُس عورت کی گرفت کی تھی جیسے بلی چوہے کو پکڑتی ہی سارباں ابتدا سے سب کارروائی دیکھ رہا تھا رشک اور رقابت کی آگ کا نون سینہ مین مشتعل ہوئی وہ سمجھا کہ میری معشوقہ۔ نے مجھسے دغا کی۔ وعدہ تو میرے پاس آنے اور بغل گرمانے کا تھا اور یہ مکار دوسرے کے پاس چلی گئی۔ چپکے سے اُٹھا اور خدائی فوجدار کے پلنگ کے پاس گیا اور اسپیچ بھی سُنی جسکا ایک لفظ بھی کیا معنی ایک حرف بھی اُسکی سمجھ مین نہ آیا جب اسنے دیکھا کہ وہ عورت اپنے آپ کو چھڑا رہی ہو اور یہ حضرت اس کو جانے نہین دیتے تو آگ لگ گئی۔ سمجھ گیا کہ معشوقہ کا کچھ قصور نہین یہ انھون ہی نے بیچ مین سے دھر لیا۔ جھلا کر ایک گھونسا مارتا ہو تو مُنھ مین خون ہی خون۔ اس زور کا گھونسا پڑا کہ خون تھوکنے لگے اسپر بھی اُس نے قناعت نہ کی اور پسلیون کو زور زور روندنا شروع کیا۔ جس پلنگ پر میان خدائی فوجدار ذوالاقتدار گردون مدار آرام فرماتے تھے وہ کوئی مضبوط پلنگ تو تھا ہی نہین ایک خدائی فوجدار دوسرے ساربان دونونکے بوجھ سے ایک پایہ ٹوٹ گیا اور پھر دوسرا بھی چرچرا کے ٹوٹا اور پلنگ آدھا زمین پر پلنگ کیا معنی یہ کہیے کہ نصف تختہ زمین پر آرہا۔ تختہ کے گرنے اور پایون کے چرچرا کے ٹوٹنے کی آواز سُن کر بھٹیارا جاگا سمجھا کہ کرمین نے کچھ شرارت کی ہو۔ پکارا کرمین کرمین۔ او کرمین۔ اری کیا مر گئی۔ اب وہان کرمین ہو تو بولے وہ کجا۔ وہ یہان یارون کے پیر مین پڑی ہی۔ دو ملا مین مرغی حرام۔ اب اسکو شک کی جگہ

یقین ہو گیا کہ ہو نہو کریمن ہی کا فساد ہی ہے جلا کر اُسطرف چلا جدھر سے آواز آئی تھی۔

اب کریمن کی جان نکل گئی۔ کانپنے تھرتھرانے لگی کہ بھٹیارا غصہ ور آدمی ہی ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ اب غضب ہی ہو گیا۔ بہت ہی پٹونگی اور سر اسے نکال بھی دیجاؤن تو عجب نہیں۔ اور تو کوئی تدبیر مفر کی نہ سوجھی۔ چٹ بدھو نفر کے بستر پر گئی اور دبک کر لیٹ رہی۔ بدھو مرہم پٹی کے بعد کچھ دیر جاگتے رہے مگر پھر آنکھ لگ گئی۔ اب وہ تو خراٹے لے رہے ہیں اور یہ بغل میں لیٹی ہوئی ہیں۔ اچھی دل لگی ہی۔ اتنے میں میاں بھٹیارے صاحب تشریف لائے۔ اری چڑیل کہاں ہی تو۔ اری بولتی نہیں۔ یہ آواز کیسی آئی۔ سب تیرے ہی کرتوت ہیں مُردار یہ بُھس میں چنگی ڈال جمالو الگ کھڑی۔ آواز سنکر میاں بدھو نفر کی آنکھ کھل گئی۔ ٹٹولتا ہی تو کوئی گٹھری پڑا ہوا دیکھا پڑا ہی۔ چاہا کہ اُٹھا کے پھینکدے مگر کریمن نے زور کیا اور یہ سمجھے کہ کوئی بلا ہی۔ زور سے ایک دو ہتڑ لگایا۔ بس وہ آگ ہو گئی۔ شرم اور حیا سے مُنھ موڑ کر اسنے بھی انکو خوب ہی پیٹا۔ اسپر میاں بدھو اُٹھ بیٹھے اور دونوں میں خوب ہی ہاتھا پائی ہوئی خوب گدم گدا بھٹیارے کی بتی کی روشنی سے جو ساربان نے یہ حال دیکھا کہ اسکی معشوقہ کو بدھو پیٹ رہے ہیں تو فوجدار کو چھوڑ کر انکی طرف جھپٹا۔ بھٹیارا بھی دوڑا کہ کریمن کو ٹھیک بنائے اب سنیے کہ ساربان نے تو میاں بدھو کی گت بنائی اور میاں بدھو نے کریمن کو ٹھوکنا شروع کیا اور اسنے انکو ٹھوکا اور بھٹیارے نے کریمن کو زدوکوب کی اور یہ مارپیٹ کسطرح سے ہوئی کہ ڈگ برابر چلتا ہی جاتا تھا کسی کا ہاتھ نہیں رُکتا تھا دنادن گھونسے اور مکے اور چپت اور اپڑ کی بوچھار تھی بوچھار۔ خوب ہی گدمے بازیاں ہوئیں سب سے بڑھ کے دل لگی یہ ہوئی کہ بھٹیارے کی بتی گل ہو گئی۔ چلیے چھٹی ہوئی۔ چراغ گل پگڑی غائب۔ بس پھر کیا تھا اندھیرے میں پھر ڈگ چلنے لگا۔ اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا۔ ابکی اور بھی تیزی کے ساتھ جنگ ہوئی

اب سُنیے کہ اس سرا میں سرکار کی جانب سے پولیس کا پہرا رہتا تھا۔ پولیس والے نے جو اس گڑبڑ کا حال دیکھا کہ پہلے دھم اور ارارا ارارا دھون کی آواز زور سے ہوئی پھر بھٹیارے نے غل مچایا اور اب پھر کہیں مارپیٹ ہو رہی ہی تو فوراً وردی سے لیس ہو کر اُس کمرے میں آیا۔ وہاں اندھیرا پڑا ہوا تھا غل مچا کر کہا۔ بس اب اگر تم میں سے کوئی بلا بھی ہی تو گرفتار کر لونگا۔ سرکاری ملازم ہوں۔ سب سے پہلے انکی نظر ہمارے خدائی فوجدار پر پڑی کہ مُنھ کے بھل تختے پر پڑے ہوئے ہیں پولیس والا سمجھا کہ کسی شخص نے اس آدمی کو قتل کر کے تابوت پر رکھکر یہاں ڈالدیا ہی۔ حکم دیا کہ سرکا پھاٹک بند کر دیا جائے اور دو پہرے اُسپر رہیں اور کوئی مسافر باہر نہ جانے پائے۔ ایک آدمی کو کسی نے قتل کر ڈالا اس آواز کے سُنتے ہی سب کے ہوش اُڑ گئے۔ بھٹیارا بتی جلا کر پھر یہاں آنے کو تھا مگر دبک کے سو رہا

ساربان اپنی چارپائی پر چلا گیا۔ اور وہ عورت جو اس سارے فساد کی بانی مبانی تھی بھاگ کے اپنے بچھونے مین ہو رہی۔ فوجدار اور بدھو نفر البتہ اس قابل نہ تھے کہ ہل سکتے۔

الغرض پولیس والے نے اور لوگون کی مدد سے شمع روشن کی کہ اس واردات کی تحقیقات کرین کہ یہ خون کیونکر ہوا۔

فصل ۳

اب ہمارے خدائی فوجدار صاحب کو بھی ذرا ذرا ہوش آیا اور خواب خرگوش سے بیدار ہوے ہلی آواز سے میان بدھو نفر کو یاد فرمایا۔ بدھو بدھو۔ بھائی کیا سو گئے۔ ارے میان آرام مین ہو۔ بدھو نے جھلا کے کہا آرام یہان کہان اور نیند کسکی۔ یہان جان پر بنی ہوئی ہو آپ نیند لیے پھرتے ہین۔ میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہو کہ اس سرا پر کسی نے جادو کیا ہو اور بھوت اور پریت اور چڑیل اسمین انسان کی صورت بنا کے آتے اور مسافرون کو ستاتے ہین۔ وہ بولے مجھے اس رلے سے پورا پورا اتفاق ہو ایک بات جو راز سربستہ ہو وہ مین تمکو بتاتا ہون مگر قسم کھاؤ کہ افشاے راز نہونے پائیگا۔ کوئی کانون کان نہ سنے ورنہ غضب ہی ہو جائیگا ہان میری وفات کے بعد افشا کرو۔ اُسنے قسم کھائی کہ آپ کی وفات کے قبل افشا نہ کرونگا۔ اور خدا کرے کہ آپ کل ہی عالم جاودانی کی سیر کر رہے ہون۔ آمین ثم آمین خدائی فوجدار نے مسکرا کر کہا۔ بدھو ہمنے تمھارے ساتھ کیا ایسی بدسلوکی کی ہو کہ تم دعا مانگو کہ ہم کل ہی مرجائین۔ اُسنے کہا بدسلوکی کی بات نہین ہو خداوند۔ بات یہ ہو کہ میرے پیٹ مین بات پچتی نہین۔ مین مجبور ہون۔ زیادہ دیر تک دل مین رکھکر زنگ آلود کیون کرون۔

	درویش روان رہے تو بہتر		آب دریا بہے تو بہتر

تلوار کو عرصے تک کاٹھی مین رکھیے زنگ کھا جائیگی چھری کو میان مین رکھ کر بھول جائیے مورچہ لگ جائیگا۔ انھون نے کہا یہ تو تم دل لگی کرتے ہو مگر خیر ہم بے کہے نہ رہینگے۔ آج شب کو ہمارے بخت خفتہ بیدار ہوے ہیں ہو۔

	نصیب جاگینگے اک روز حضرت سرشار		لپٹ کے سوئیگا وہ گل گلے لگائے ہوے

آج ہم بڑے ہی خوش ہین۔ واللہ کہونگا تو پھڑک جاؤ گے اس قصر رفیع الشان کے گورنر کی دختر عنبر مو بصد شان دلربائی و رعنائی با ہزاران ہزار ناز و انداز آ کے میرے گلے سے لپٹ گئی اور فرط مستی سے اتنے بوسۂ روح پرور لیے کہ مجھے چومنے کی صلت ہی نہ دی۔ ہم دونون عاشق و معشوق لیلی و مجنون فرہاد و شیرین عذرا و وامق لپٹ لپٹ کے مزے مزے سے میٹھی میٹھی باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً اندھیرے مین سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس زور سے ایک گھونسا پڑا کہ خون کی ندیان مُنھ سے بہنے لگین اور

کل دن کی مار کوٹ سے جو صدمہ پہونچا تھا اسکو بھی بالکل بھول گیا ظالم نے بالکل ہی پیس ڈالا۔ معلوم ہوتا ہو کہ اس شہزادی کے حسن صبیح پر کوئی ایسا شخص عاشق زار ہو جسکے زیر نگین دیو ہین ہمارے نصیب مین نہین ہو۔ بدھو نے کہا (اور نہ میرے نصیب مین ہو۔ کیونکہ مجھے شب کو ابھی تھوڑی دیر ہوئی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی دو سو دیوون نے آکے ٹھیٹوا دبایا اور مارتے مارتے بھرکس کر دیا۔ سو اگر دون کی مار کی اسکے آگے کیا حقیقت ہو خیر وہ تو جو ہوا سو ہوا یہ فرمائیے کہ اس مار کٹائی کو آپ خوش نصیبی سمجھتے ہین) آپ نے کہا کہ بخت خفتہ بیدار ہوئے اگر دو ایک دفعہ اور پٹینگے تو بخت خفتہ کو پھر بیدار کرنے کی ضرورت ہی نہو گی مگر اتنی خوش نصیبی آپ کی ضرور تھی کہ وہ تو خیر شہزادی آپ کی بغل مین آئی گویا قارون کی دولت آپ نے پائی۔ یہان صرف جوتیان ہی جوتیان کھائین۔ کاش اتنی ہی تسلی ہوتی کہ مار کھا کے ایک پری سے ہمکنار ہوے) فوجدار بولے ذکیا کیا تمپر بھی مار پیٹ ہوئی۔ ارے! یہ تو معلوم ہی نہ تھا۔ مگر ہان ہمارے پاس تو ایک پری زیب بر تھی)

پریزاد و پری رد و پری خو	غلط گفتم پری شرمندۂ او		
از کجامی آئی ای سرمست خوبی محوناز	عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر		

خوب خوب بوسہ بازیان ہوئین مگر اُس دیو نے جو ظاہرا اس پری پیکر کا محافظ معلوم ہوتا ہو ایسے تھپڑ لگائے کہ خون تھوکنے لگے اور پسلیون کی مرہم پٹی بیکار ہو گئی۔ مگر بھائی بدھو رنج نہ کرو ہم جلد وہ مرہم بنا دینگے جو تمکو چشم زدن مین چنگا کر دیگا۔

اتنے مین وہ پولیسمین لالٹین لیکر رپ رپ کرتا آیا بدھو نے جو دیکھا کہ کالی کرتی پہنے ہوے ایک آدمی لالٹین لیے بڑے غصے مین آرہا ہو تو فوجدار سے کہا وہ دیکھیے وہ دیو زاد آرہا ہو معلوم ہوتا ہو اسی نے ہمارا بھرکس نکالا ہو اور اب پھر آیا ہو کہ رہی سہی کسر نکالے۔ گھڑی دو مین مرلیا بلا بھی ابکی ہڈی پسلی کا سرمہ ہی کر ڈالیگا۔ فوجدار نے کہا دیو نہین ہو سکتا دیو کہین اسطرح آتے ہین کہ ہم تم انکو دیکھ سکین۔ دیو اسطرح آتے ہین کہ ہمارا تمھارا کام تمام کر دین اور یہ نہ نظر آئے کہ کون ہو کون نہین ہو۔ جیسے شب کو آیا تھا کہ ہاتھ بھی نہ دیکھنے مین آیا اور ہڈیان اب تک نہین بھولین۔ بدھو نے کہا کہ گو دکھائی نہ دے مگر جب بے بھاؤ کی پڑینگی تب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو گا۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ پولیسمین داخل ہوا۔ یہان یہ دونون نہایت سنجیدگی کے ساتھ باتین کر رہے تھے اب تو پولیسمین چکرایا کہ یہ مردہ باتین کیونکر کر رہا ہو۔ فوجدار اسی حالت زار مین اوندھے پڑے تھے۔ انکی چارپائی کے پاس جاکر کہا (کہو یار چے طبیعت کا کیا حال ہی) فوجدار نے چہ بدیا (ادب کے ساتھ گفتگو کرو۔ اے گدھے اُلو کے پٹھے کیا اس ملک مین یہان نامدار سے اسی بے تمیزی کے ساتھ

خطاب کرتے ہین) پولیسمین سرکاری افسر۔ اُسنے جو دیکھا کہ ایک کم اوقات مکرو بد حقیقت آدمی اسطرح سے پیش آیا تو پیتل کی لالٹین اُنکی کھوپڑی پر ماری کہ اُنکے بڑی چوٹ آئی اتنے مین میان بدھو نے یہ حرکت دیکھکر کہا حضور والا اللہ یہ دیوزاد ہی۔ آپ کی راے صائب تھی۔ ہمسے آپسے یہ بجز گھونسے اور مکے کے بات نہ کریگا۔ وہ رشک دلبر کسی اور ہی کے لیے ہی۔ ہمارے آپکے لیے اس سرا مین جو تیان کھانے کے سوا اور کچھ نہین ہی۔ فوجدار نے کہا افسوس تو یہ ہی کہ بھوت پریت نظر نہین آتے ورنہ ایسا انتقام لون کہ یاد ہی تو کرین۔ لے اب میان بدھو ایک کام کرو۔ تم اس قصر معلےٰ کے گورنر کو بلاؤ اور ہماری جانب سے حکم دو کہ تیل اور شراب اور نمک اور گلاب لائے۔ مین ابھی ابھی وہ نایاب مرہم بناؤنگا کیونکہ اسکی مجھے بڑی ضرورت ہی اس بھوت نے جو زخم کاری لگایا ہی اس سے خون کی ندیان جاری ہین۔

بدھو بیچارے خود بُرے حالون تھے مگر چار ناچار اُٹھے اور چلے۔ راستے مین پولیسمین سے مڈبھیڑ ہوئی۔ یہ اُنکو کیا پہچانتے۔ کہا آپ کون صاحب ہین ذرا اتنا احسان کیجیے کہ مجھے کہین سے تیل اور شراب اور نمک اور گلاب لا دیجیے۔ سامنے والے کمرے مین ایک بیل نامدار حالت زار مین پڑے ہین ایک دیو ابھی ابھی لالٹین کی ضرب سے اُنکا سر پھوڑ آیا ہی۔ اگر یہ ادویہ ملجائین تو مرہم بنائین۔ پولیسمین تو اس انتظار مین کھڑا تھا کہ حریف جسکے سر پر لالٹین ماری تھی مقابلے کے لیے آتا ہوگا۔ اسکی تقریر جو سُنی تو سمجھا کوئی پاگل ہی۔ تڑکا ہوتے ہی بھٹیارے کو بُلایا اور کہا دیکھو اس بیچارے کو جن جن چیزون کی ضرورت ہو تو دیدو۔ اُسنے فوراً مہیا کردین بدھو کل ادویہ لیکر آقا کے پاس گئے اور دیکھا تو خون وون کہین بھی نہ تھا پسینے بہت تھے اور سو جن اس سے بھی زیادہ۔ کل چیزون کو ایک مین جوش دیکے شراب ملائی اور سر پر مرہم کو خوب ملا۔

ساربان تو چپکے سے اونٹ چرانے چلے گئے۔ ادھر فوجدار نے ایک دوا خود بھی پی اور بدھو کو بھی پلائی۔ دونون صبح کو پھر سو رہے تو تین گھنٹے تک سویا ہی کیے۔ اُٹھے تو پسینے مین تر بتر۔ ڈوبے ہوے۔ پسینے پونچھے تو ذرا تسکین ہوئی اور میان بدھو نے اس مرہم اور شربت کی بڑی تعریف کی مگر تھوڑی ہی دیر مین اسقدر درد سر مین ہوا کہ معلوم ہوتا تھا سر پھٹ جائیگا۔ فوجدار تو چوکنے ہو گئے۔ مگر بدھو نفع کی حالت جانکنی کی پہونچی فوجدار نے سوچتے سوچتے کہا ارے یار بدھو تم کو یہ دوا بھلا کیونکر اثر کریگی۔ اسکا اثر تو یلان نامدار پر ہوتا ہی نہ کہ ہرکہ و مہ پر۔ تمنے بہت بُرا کیا۔ اسپر میان بدھو آگ ہو گئے بھبھوکا۔ سر کو دونون ہاتھون سے پیٹ کر کہا میرے اوپر خدا کی مار اور شیطان کی پھٹکار۔ مین تو مرجاتا تو اچھا رہتا۔ اگر آپ کو یہ معلوم تھا کہ جو لوگ باقاعدہ یلان نامدار کا منتہ کسی گرو سے لیکر اسکے استعمال کے

قابل ہوتے ہین تو مجھ کمبخت نابکار کشتنی سوختنی کو جینے کیون دی۔ منع کیون نہ کیا میری تو جان پر بنی ہوئی ہے اور آپ کو اب یاد آیا ہے واے بیدردی کوئی تا پکسی کا گھر جلے۔ تھوڑی دیر کے بعد خدائی فوجدار سوچے کہ اب قصر معلی سے نکلنا چاہیے کیونکہ انکے وقت کی ایک ایک گھڑی کروڑون روپیے کے برابر تھی اور جسقدر عرصے تک یہ یہان رہینگے اُسی قدر دنیا کا نقصان ہوگا۔ وحشت جو سمائی اور حسب معمول شیطان نے اُنکی جو دکھائی تو کپڑے پہن گھوڑا اگس گدھے کو لیس کر کے آپ چلنے کو تیار ہوے اور بدھو بیچارے کو بھی مجبور کیا۔ دونون لدے۔ انکی انوکھی قطع دیکھ کر سرا بھر ہنستی تھی۔ آپ نے ایک اسپیچ چلتے وقت دی (بھٹیارے کی جانب مخاطب ہو کر)

(اے گورنر با وقار و عالی تبار۔ ہم تم سب کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ تمنے اس قصر عالیشان مین ہماری بڑی خاطر کی۔ یلون کی دوستی ہمیشہ کام آتی ہے اگر کبھی کوئی ضرورت ہو تو ہمسے رجوع لانا ہم تمکو مدد دینگے ہمارے پیشے کے لوگون کا یہی دستور ہے کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچائین اور زیردست پر زبردست کا داؤن بیچ نہ چلنے دین۔ اگر کوئی تمکو ستائے تو ہم اُس سے تمھارا انتقام لینگے اور سزا دینگے) اس اسپیچ دینے کے وقت بھٹیارے کی بانکی لونڈیا کو بار بار دیکھتے جاتے تھے۔ بھٹیارے نے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی یہی ہے کہ ٹکنے اور کھانے اور گھوڑے اور گدھے کے گھاس دانے اور دوا اور شراب کے دام اور چھپر کھٹ کا کرایہ دیتے جائیے۔ ابتو فوجدار گھبرائے۔ ارے! کیا بیچ مچ سرا ہے۔ لاحول ولا قوۃ! بڑا دھوکا ہوا۔ اچھا جہان تک ہمنے یلان نامدار کے نامے اور تواریخ اور تذکرے پڑھے ہین اُنمین کہین یہ ذکر نہین ہے کہ جہان وہ فروکش ہون دانکا کرایہ دینہم ایک ٹکا نہ دینگے۔ بھٹیارا بولا نہ کیونکر دوگے ہم آپ کی یہ کہانیان اور قصے نہین سُنتے دام دھر دیجیے تو جائیے۔ اتنا سننا تھا کہ فوجدار آگ بھبھوکا ہوگئے۔ اور غصے مین آکے کہا چپ حرامزادے۔ سور کے بچے کمینے بھٹیارے۔ تو سور ہم ایسے یلان نامی کا مقابلہ کریگا۔ کیا تیری مجال ہے۔ یہ کہکر گھوڑے کو خیز کیا تو یہ جا وہ جا۔ مگر بھٹیارے نے انکے بدھو نفر کو گرفتار کیا اور زدوکوب کرنے لگا آخرکار لوگون کو رحم آیا اور اِنکو چھڑا دیا۔ خادمہ نے کہ بڑی رحم دل عورت تھی انکو پانی دیا مگر انھون نے کہا کہ اگر ذرا سی شراب ملتی تو جان مین جان پڑجاتی۔ اس رحمدل نے اپنے باس سے شراب لادی اور یہ پی کر روانہ ہوے۔

فوجدار جو پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو بدھو ندارد۔ گھوڑے کو پھر دوڑایا اور بدھو کو ساتھ لیا

فصل ۴

خدائی فوجدار باعزد وقار نے میان بدھو کو جو دیکھا تو دل سرد۔ چہرہ زرد۔ رنگ رو باختہ

حواس غائب ہوش ندارد۔ مردنی چھائی ہوئی۔ بدھو نے ایک کنوین کے پاس ایک عورت سے جو پانی بھر رہی تھی ذرا سا پانی مانگا اور پیتے ہی کو تھے کہ انھون نے للکارا (نا۔ نا۔ پانی نہ پینا۔ تم مرہم لگالو اور شربت پی لو) یہ بولا آپ تو کہہ کہ بھول بھول جاتے ہین۔ مین کوئی بیل تھوڑا ہی ہون۔ مین ابکی پی کے اور بھی بیکار ہو جاؤن۔ فوجدار نے کہا بھئی یہ قصر معلیٰ یا سرا جو کچھ ہو اسمین کوئی شک نہین کہ پریتون کی جگہ ہی۔ وہ بولا ایت پریت کہین بھی کوئی نہین ہی یہ سب فضول خیال ہین۔ بندہ تو اب رخصت ہوگا۔ اب بندہ حضور کے ساتھ ذرا بھی خدمتگزاری کرنے کے قابل نہین ہی آج جان پر بنگئی تھی۔ مرنے مین کوئی کسر نہین رہی تھی۔ اب حضور غلام کو ہنسی خوشی بفراغت تمام رخصت کردین۔ ورنہ جان کے دشمن اگر ہین تو ایک دفعہ ہی مار ڈالیے۔ یہ سب جنون کے خیالات ہین۔ سرا کو جو اک سٹھی سی سرا ہی اُسکو آپ بادشاہ کا محل بتاتے ہین۔ بھٹیارے کمبخت کو گورنر کہتے ہین۔ اُسکی لڑکی کو شہزادی کہکر پکارتے ہین۔ یہ سب خبط اور جنون کی باتین ہین۔ اب ہماری صلاح پر چلیے اور اپنے گانون لوٹ چلیے اور اپنا دھندا دیکھیے اور اس خبط کو چھوڑیے عقل سے کام لیجیے بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہی کہ گھر نہ بار۔ آج یہان لٹھ کھا رہے ہین۔ کل وہان جوتیان پڑ رہی ہین۔ پرسون سرا مین مار کھائی۔ مرہم پٹی ہو رہی ہی۔ کبھی پسلی مین درد ہی کبھی سر پھٹا پڑتا ہی۔

فوجدار بولے افسوس ہی کہ تمکو اسقدر بھی نہین معلوم کہ کیسا عزت کا یہ پیشہ ہی اور کسقدر توقیر یلان نامدار کی ہوتی ہی۔ بدھو نے کہا ہم تو اسکو توقیر نہین سمجھتے کہ روز پاپوش کاری ہوتی ہی۔ آدھا کان تو آپکا اڑگیا اب فقط ایک باقی ہی اسکا بھی خدا حافظ و ناصر ہی۔ کان کٹا مبارک ناک کٹی سلامت۔ دونون کٹے چلو اور بھی اچھے رہے۔

فوجدار کو اسوقت اپنی معشوقہ یاد آئی۔ پھر کیا تھا۔ بدھو کی گفتگو کی طرف کون مخاطب ہوتا۔

دونون رخسارے ہین وہ ایک فرنگی فانوس	شمع کافوری حسن اُسمین ہوئی ہی روشن ہ
یہ کسی چشم خمارین کا ہی گویا ڈورا	ہی غلط فہمی اگر کہیے اُسے غنچہ دہن
نظر آئے مسی آلودہ دندان اُسکے	حسن کے سین کے دندانے بوجہ احسن
کبھی دانتون مین دبائی تھی جو اُسنے انگلی	عکس نے اُسکے کیا اُسمین زبان ہو مسکن
صبح محشر کے یہی سر پہ بلا لائیگی	کچھ قیامت ہی غرض اسکی بیاض گردن
کیا کرون اُس بت کافر کے کچون کی تعریف	ہائے ہائے انکا اُبھار اور اُمنڈتا جوبن
نیم بشگفتہ کنول چشمۂ خوبی کے دو	گول گول اُبھرے ہوے بھونرون سی جنکی ہی پھبن
وار پار آن کے یا بیٹھے ہین چکوا چکوی	بیچ مین دریاے چمن ہی وہ موتی کی لڑی

پیر جاتے تھے وہ دریاے نزاکت گویا	تو بنیان چھاتی تلے رکھے ہوے تھے پُرفن

بدھو نے کہا اب میری بات کا جواب دیجیے پھر اپنی معشوقہ کو یاد فرمائیے گا۔ اِنکو بھی دیکھا ہی۔ (دبے دانتون) شکل چڑیلون کی ناز پریون کا۔ اب ہمارا کہا مانیے اور باور جانیے کہ یہان وا ہی تباہی اول جلول پھرنے سے مطلب براری معلوم۔ گھر چلیے اور آدمی بنیے۔ اس وحشت کا کچھ ٹھکانا ہو کر معلوم ہی نہین کہ جاتے کہان ہین۔ جدھر مُنھ اُٹھا یا اُدھر چلدیے۔

وحشتِ دل نے کیا ہو وہ بیابان پیدا	سیکڑون کوس نہین صورتِ انسان پیدا

آپ چاہے مانین چاہے نہ مانین ہم تو اب اپنی ہی سی کرینگے۔ خدائی فوجدار نے کہا۔

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلے نیست کہ آسان نشود

وہ مرد کیا جو ایک بات ٹھانے اور پھر بدل جائے۔ اتنے مین دور سے گردنمودار ہوئی اور گرد کا بادل دل بادل کی طرح ظاہر ہونے لگا اتفاق سے خدائی فوجدار کی جو نظر پڑی تو باچھین کھل گئین کہا بدھو نفر لو اب تمھاری قسمت نے یاوری کی۔ چین ہی چین لکھتا ہی۔ دیکھو تو کیسے کیسے جوہر دکھاتا ہون۔ یہ لشکر آرہا ہی گھوڑون کی ٹاپون سے گرد اُڑی ہی۔ اگر اکیلا نہ لڑا اور تن تنہا فتح حاصل کی تو نام بدل ڈالون سامنے دیکھو اور غور سے دیکھو مختلف ملکون اور قومون کے لشکر جرار یا افسران کرار بصد کروفر فوق البحر و ردیان ڈاٹے رپ رپ کرتے چلے آتے ہین فوج پیادہ فزون از حد و شمار اور سوارون کے رسالے قطار در قطار اتو اپ اژدر دہن ہزار در ہزار۔ بڑی جنگ عظیم ہوگی۔ ہندو مہابھارت کو بھول جائین گے۔ مسلمان الحذر کا کلمہ زبان پر لائینگے۔ بدھو نے کہا تو پھر یہ کہیے کہ دو فوجین آتی ہین۔ کیونکہ پورب کی جانب سے بھی گرد اُڑی ہی۔ دیکھا تو کہان سچ کہتے ہو۔ پوچھا اب کیا ہوگا کہا ہوگا کیا۔ ہم زیردست کی جانب ہونگے۔ ابا دہ دیکھو پورب کا لشکر بسرکردگی سپہ سالار رنجتک۔ تاروارزنگی کو چک زنہار آتا ہی۔ جو ایک ضرب شمشیر مین پرے کے پرے اُڑاتا ہی۔

تڑپتے تھے وہ برق انداز ہر سو	طرارے تھے بلا پرواز ہر سو	
روانی چال مین ایسی تھی اُنکے	جسے موّاجی دریا نہ پہونچے	
تلنگین اور جستین تھین بلاخیز	روانی تیغ کی تھی حشر انگیز	
کبھی اسطرح گتھ جاتے تھے باہم	بھنور کا جیسے ہو دریا مین عالم	
کبھی دیتے تھے دھوکے وہ غضب کے	کبھی لڑتے تھے سرکھ گاہ دبکے	

وہ دیکھو ہراول کی فوج کا سردار بڑا نامور سپہدار عالی تبار ہی۔ نام اسکا مشہور دیارو امصا

امیر طرہ شکن اونچی تھا رہی۔ جدھر باگ اُٹھائی۔ ع۔ کیے راہ کر دو دو راچار کرد۔ وہ دیکھو میمنہ کی جانب سیاہ قہر نشان آتی ہی۔ اژدہون کو دور سے للکارتے جاتے ہین۔ شیرون کے زہرے آب آب ہوتے ہین۔ حاسد دبدبہ وطنطنہ دیکھکر کباب ہوتے ہین۔ سپہدار کا نام نامی جنرل آتش دردہن خان ہی۔ اسکی تیغ شعلہ بار کی توصیف مین ایک شاعر یون رطب اللسان ہی۔

	رکھے ہمیشہ تری تیغ کار کفر تباہ		بحق اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

وہ دائین کی جانب شاہ غربی پناہ ابوالفیض کوہ البرزشکن کی سپاہ جوق جوق چلی آتی ہی اسکا انتہب گردون مدار ہمیشہ میدان کارزار مین تڑپ کے غنیم کے کاسۂ سر ہی پر ٹاپ رکھ دیتا ہی۔ فوراً کھوپڑی پر۔

	کرے جب آنیکا تو عزم پشت تو سن پر		رکاب تھام کے اقبال بولے بسم اللہ

میان بدھو نظر کو بھی یقین کامل ہوگیا کہ واقعی دو لشکر جرار وعساکر کرار باحشم وخدم بڑے طنطنے اور دبدبے اور کروفر کے ساتھ آمادۂ نبرد آزمائی ہین۔ نہایت ہی متوحش ہوے کہ یارخدا اب کیا ہوگا۔ دور سے کچھ معلوم نہین ہوتا تھا۔ یہ سوچے کہ یا خدا مجھے تو بجز گرد کے اور کچھ نظر ہی نہین آتا اور انکو شاہ غربی پناہ ابوالفیض کوہ البرزشکن اور جنرل آتش دردہن خان اور امیر طرہ شکن صاف نظر آتے ہین۔ پوچھا حضور یہ تو فرمائیے کہ مین بھی آخر آدمی ہون۔ دو آنکھین رکھتا ہون مجھے تو کچھ سوجھتا ہی نہین اور آپ ایک ایک آدمی کو گن لیتے ہین۔ اسکی کیا وجہ ہی

فوجدار نے کہا وجہ یہ ہی کہ تمنے گرو سے منتر نہین لیا پے پیرے ہو۔ اِسنے کہا اچھا چلیے اس پہاڑی پر چلکے دیکھین۔ پہاڑی پر بدھو کو کچھ بھی نہ سوجھا۔ کہا حضور وہ آپ کے لشکری اور پلٹن اور جرنل اور کرنل اور آتش دردہن خان کوئی بھی نظر نہین آتا۔ اور شاید یہ وجہ ہو کہ مین پلون کے سلسلے مین نہین ہون۔

فوجدار نے کہا بھئی یہ تم کیا کہتے ہو۔ ارے میان آنکھین اور کان دونون سے کوئی بحث نہین رکھتے۔ مرد خدا وہ دیکھو صدائے بوق آتی ہی طبل بجنے لگے۔

	علم برکش ای آفتاب بلند		خرامان شوای ابر مشکین پرند
	بنال ای دل رعد چون کوس شاہ		بخند ای دم برق چون صبحگاہ
	زسم ستوران دران پہن دشت		زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

مگر کس مزے کی آواز اس جنگی باجے کی ہوتی ہی۔ وہ سپہ سالار کا گھوڑا سمت میمنہ آیا۔ بدھو نے غور کرکے جو دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑا۔ کہا بندہ نواز یا تو مین اندھا ہون اور یا بے ادبی معاف حضور کو اسوقت اچھی طرح نظر نہین آتا۔ غضب خدا کا گلہ بان بھیڑیان چرانے کو آرہے ہین اور حضور خواہ مخواہ آپ ہی آپ غنا رہے ہین نہ جنرل آتش دردہن خان کہین ہین نہ شاہ غربی پناہ کوہ البرزشکن کا کہین پتا ہی بھیڑون اور بھیڑیون کا غل آرہا ہی۔

فرمایا بھائی بدھو نفر تم اس بارہ مین بحث نہ کرو۔ بیکار بحث کرتے ہو۔ وہ دیکھو گولا چلا۔ دھننا دھننا۔ دن۔ دن۔ دائین۔ وہ آواز قرنا بلند ہوئی جنگی باجا بج رہا ہی۔ اہا ہا ہا! اور میرے گھوڑے کو دیکھو جنگی باجے کی صدا سُنکے ناچ رہا ہی اور کیون نہ ناچے یلان نامی گرامی کا گھوڑا ہی کہ دل لگی ہی۔

	ملا ہی عجب رنگ مشکین اُسے	اِسی سے لقب اِسکا شبرنگ ہی	
	تڑپتا ہی میدان مین بیمحاب وار	صبا نام رکھون تو یہ ننگ ہی	
	ہر اک نعل ہی نیچہ بے مثال	قدم باقدم مائل جنگ ہی	
	قدم کی روانی کو دریا لکھون	وہ کوہ گران ہی یہ پاسنگ ہی	
	نہ کاوے کا محتاج ہو کسطرح	کہ وسعت جہان کی بہت تنگ ہی	

وہ چہ مرکب چو برق پا بادے	
طرفہ دیوانہ دپریزادے	

بدھو نے اپنا سر دونون ہاتھون سے پیٹ لیا اور کہا بس اب اسمین کوئی شک نہین کہ مین اندھا بھی ہون کانا بھی ہون۔ بہرا بھی ہون اپنچا بھی سنتا ہون اور دیوانہ بھی ہو گیا ہون اور قریب کی چیز اور بھی کم سوجھتی ہی۔ غضب خدا کا سامنے گھوڑا کھڑا ہی اور یہ کہتے ہین کہ گھوڑا جنگی باجے کی آواز دلکش سُنکر ناچ رہا ہی۔

اب فوجدار کی وحشت نے جو زور کیا تو فوراً پہاڑی پر سے اُتر کر عرابی پر سوار ہوے اور ہمیز کے اشارے سے خیز کیا۔ یہ جا وہ جا۔ بدھو نے غل مچایا اے صاحب یہ کیا جنون ہی۔ ارے یہ کیا خبط ہی وہ گلہ بان مارتے مارتے اُدھیڑ ڈالینگے۔ ازبرائے خدا واپس آیئے۔ وہان نہ سپاہ ہی نہ لشکر نہ گھوڑے ہنہناتے ہین نہ باجا بجتا ہی۔ یہ سب آپ کا واہمہ ہی۔ کیون بیچاری بے زبان بھیڑیون پر ستم ڈھاتے ہو مگر یہ سنتے کسکی تھے۔ انھون نے غل مچا کے کہا۔ اے لشکریان و افسران فوج ظفر موج سپہ سالار بختک تاردار زنگی کوچک زنہار شاہ ہفت اقلیم دہشت بر۔ تم سب جوق جوق فوج در فوج۔ مثل موج در موج میرے ہمراہ رکاب ظفر انتساب چلے آؤ۔ قدم بڑھاؤ۔ اے مردان بکوشید۔ بکوشید۔ تا جائہ زنان نپوشید۔ مین اتوا پ آتش فشان اژدر دہان اور اسیاف خارا شگاف سے ہیرطرہ شکن اوپچی قہار کے سپاہیون اور فوجی افسرون کو دم کے دم مین ایسا نیچا دکھاؤن کہ تمام عالم مین نام ہو جائے تم زبردست ہو مگر مین تمھارے بادشاہ سپہ سالار بختک تاردار زنگی کوچک زنہار کا ہاتھ بٹاؤنگا اور فتح پا کے جاؤنگا۔ یہ اول جلول گفتگو حسب معمول کر کے آپ نے اپنا نیزہ ہلایا اور بھیڑیون کے گلے مین دھنس گئے

اور بھیڑیون بیچاریون کو کوچنے لگے۔ بائین بائین کی آواز بلند ہوئی۔ بھگدر گلے بھرمین مچگئی۔ کوئی اِدھر بھاگی کوئی اُدھر بھاگی۔ تتر بتر۔ اب گلہ بان اور رہبر داور مسافر سمجھاتے ہین کہ۔ بائین بائین اجی صاحب یہ کیا کر رہے ہو۔ کوئی اُنکی انوکھی وضع پر ہنستا ہو کوئی اس پرلے سرے کی وحشت پر حیرت مین ہو۔ مگر یہ غنیمے ہوے تیزے کو آزادی کے ساتھ کام مین لا رہے ہین۔ ایک دفعہ ہی بآواز بلند خوب کڑک کے فرمایا۔ او امیر طرہ شکن اوپچی قہار نابکار نامعقول آحضور کے سامنے اور اپنا تاج زرنگار جو تو نے ملک میر نجان گزرگیر والے نامی صاحبقران گرامی سے بزور تیغ بیدریغ چھینا تھا وہ مجھ یل نامدار دسپہ سالار نامور کے قدمون پر رکھ کہ تجھے نیچا دکھادیا۔ دیکھ تیری فوج مین کیسی کھلبلی مچی ہوئی ہو۔ کوئی ادھر بھاگا کوئی اُدھر بھاگا۔ ابے ٹھڑی ہو ٹھڑی۔ بڑا مرد ہی تو نبرد کر سامنے آ۔ او نابکار میرا نام سُن کے روپوش ہو گیا۔ ادھر آبھگوڑے۔

آن زمن باتم کہ روزے جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے

غنیم کو پشت دکھانا بہادرون کا کام نہین۔ اگر سب سپاہ بھاگ نہ کھڑی ہو تو خدائی فوجدار نام نہین۔ جب گلہ بانون نے یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ کوئی سڑی سودائی ہو۔ بھالے۔ کے خوف کے سبب سے یہ مجال نہ تھی کہ قریب جاسکین اب بھیڑیون کو کینکر بچائین۔ اُنھون نے پتھر پھینکنے شروع کیے۔ ایک آیا دوسرا آیا یہ پڑا وہ پڑا۔ ہوتے ہوتے ایک پتھر اس زور سے پڑا کہ دو تین پسلیان دھنس گئین اب اِنھون نے فوراً شراب جیب سے نکالی اور پینے ہی کو تھے کہ ایک کاری گولہ لگا۔ بوتل کے ستر ٹکڑے ہو گئے اور سب سے بڑھ کے یہ واقعہ ہوا کہ یل نامور کے چار دانت کھٹ سے ٹوٹ کے گر گئے۔ جل جلالہ! اب چوطرفہ سے پتھراؤ ہوتے ہوتے نوبت بہ اینجا رسید کہ ہمارے خدائی فوجدار دام بالافتخار سلمہ اللہ الغفار ارا کے گھوڑے سے گرے۔ جل جلالہ! انکے گرتے ہی گلہ بان دوڑے اور انکو مردہ سمجھ کر جلدی جلدی بھیڑیون کو جمع کیا اور جو مر گئی تھین اُن کو لاد کے لیگئے اور یل نامور کو یکہ و تنہا چھوڑ گئے۔

یہ سب کارروائی میان بدھو نفر اُس پہاڑی پر سے دیکھ رہے تھے اور اِن کی مجنونانہ حرکتون پر سخت افسوس کر رہے تھے کبھی اپنا سر پیٹتے تھے۔ کبھی ڈاڑھی نوچتے تھے کبھی مُنھ پر تھپڑ لگاتے تھے کبھی غل مچاتے تھے کہ اب بھی کہنا مانو۔ چلے آؤ۔ خدا کے غضب سے ڈرو۔ جب گلہ بان بھاگ گئے اور خدائی فوجدار گرے تو میان بدھو نفر پہاڑی سے اُترے اور اِنکے پاس آئے دیکھا تو حالت زار پر افسوس کیا مگر ہوش حواس سب ٹھیک تھے۔ کہا کیون حضور ہم کہتے نہ تھے کہ واپس آیئے۔ آپ نے نہ مانا آخرکار مصیبت مین پڑے یا نہین۔ حماقت اور نا عاقبت اندیشی کا یہی نتیجہ بد ہوتا ہی۔ آپ سے لاکھ لاکھ کہا

منت سماجت کی کہ از براے خدا واپس آیئے۔ نہ کہین مصالے ہین نہ سوار نہ پیادے نہ لشکر جرار۔ مگر آپ سُنتے ہی نہین۔ گھوڑے کو خیز کرتے ہی نیزہ کام مین لائے۔ اور مین یہان سر پیٹ رہا ہون کہ ہاے آپ کیا کر رہے ہین۔

خدائی فوجدار صاحب نے کہا۔ یار بدھو تم بڑے ہی بیوقوف ہو۔ ہمنے اس وقت بڑا نام نیک پیدا کیا مگر ہمارے دشمنون نے وہی خوف سے کہ کہین تمام دنیا مین اسکا نام مشہور نہو جائے یہ سوچکر ارادہ کیا کہ فوراً بزور سحر ان سپاہیون کو بھیڑیون سے بدل دین۔ چنانچہ اسمین وہ کامیاب ہوے اور ہماری بسالت اور شجاعت کا نام مشہور نہونے دیا۔ کچھ پروا نہین۔ تا بہ کہ اور جاننے والے جانتے ہی ہین کہ **خدائی فوجدار** دام بالافتخار نے ایک۔ جنگ عظیم الشان مین نام نیک حاصل کیا اور لکھو کھا آدمیونکو اس اکیلے یل زیوقار نے نیچا دکھایا۔ اچھا اب ایک کام کرو۔ تم چپکے چپکے اُنکے پیچھے پیچھے جاؤ۔ دیکھو تھوڑی ہی دور جاکے تمکو معلوم ہوگا کہ جتنی بھیڑیان تھین وہ سب روپ بدل بدل کے انسان ہو جائینگی اور بعض بعض دیو بھی نظر آئینگے تھوڑی دیر کے بعد میان بدھو نے پھر دونون ہاتھون سے سر پیٹا اور کہا حضور نے کچھ اور بھی دیکھا آپکے دو دانت نکل پڑے ہین۔ خدا جانے آپ کیسا روز بد دیکھینگے۔ **خدائی فوجدار** کو دانتونکے ٹوٹنے کا بڑا رنج ہوا اور ٹٹول کے دیکھا تو چار دانت ندارد۔ ایک دو تین چار خون کو دیکھکر بدھو رو دئے۔ پانی لائے۔ مُنھ دھلایا۔ اور کہا اب یہان سے چلیے ورنہ رات ہو جائیگی تو پانی بھی نہ ملیگا۔ دونون اپنے اپنے عربیون پر لد لیے اور ٹخ ٹخاتے چلے۔

فصل۔ ۵

راستے مین میان بدھو نفر نے انسے پوچھا کہ کیے اب تو میری صلاح پر چلیے گا۔ آپ کو قسم ہے اب اس جنون کو چھوڑیے اور آدمی بنیے۔ گو دانتون کے سبب سے بڑا درد تھا مگر انکو معشوقۂ زرین کمر جو یاد آئی تو انھون نے ایک ہانک لگائی۔

ہر نگاہ لطف دشمن پر تو بنہ اجلے ہے	یہ ستم اے بیمروت کس سے دیکھا جاے ہے
سامنے سے جب وہ شوخ دلربا آجاے ہے	تھامتا ہون پر یہ دل ہاتھ سے نکلا جاے ہے
حال دل کس سے کہون مین کس سے بولا جاے ہے	اُٹھ وہ بالین سے گیا کچھ دل ہی بیٹھا جاے ہے

اتنے مین رات ہو گئی اور چلتے چلتے دور سے روشنی نمودار ہوئی۔ **خدائی فوجدار** نے ٹکٹکی باندھکر دیکھا اور فرط حیرت اور فوروسرت سے تالیان بجائین اور کہا بھائی بدھو نفر یارا ایکی بڑی جنگ عظیم ہونے والی ہے۔ دیکھو تو کیسے کیسے بہادرون کو نیچا دکھاتا ہون اور کیا کیا کرتب دکھاتا ہون کہ یادگار زمانہ رہے

اور میرا دل گواہی دیتا ہی کہ اسی اٹھوارے مین تم کہین کے بادشاہ ہو جاؤگے۔ بدھو نفر گو اپنی زندگی اور اِنکی صورت سے بیزار تھے اور ہر وقت خدا سے دعا مانگتے تھے کہ یا الٰہی کسی طرح سے اپنے گھر پہونچ جائین مگر خدائی فوجدار جو بادشاہی کی طمع دیتے تھے۔ تو کچھ دیر کے لیے ان کو دل مین یقین ہو جاتا تھا کہ شاید کوئی سلطنت ملجائے تو مزے سے بادشاہی کرین۔

اب سنیے کہ روشنی اور قریب آئی اور بدھو کا کلیجا دھڑکنے لگا کہ دیکھا چاہیے کیا مصیبت پڑتی ہی۔ روز بد سے پھر سامنا ہوگا۔ فوجدار سے کہا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے گھوڑا میز کیجیے گا ایسا نہو کہ کہین بے بھاؤ کی پڑنے لگین اور گدا گد کی آواز آنی شروع ہو۔ ابھی تو دانتون ہی کے ماتھے گئی ابکی کہین اور نہ دانت کھٹے کر دیے جائین اور بندہ جہان تک متعلق ہی مین تو دور ہی سے للکارونگا۔ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ دور ہی دور رہنا بہتر ہی اور اسکو بھی جانے دیجیے۔ اب تو پسلیان بھی چور ہو گئی ہین مجھ مین باقی کیا ہی ؎

مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس	بدگمان و بہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ روشنی اور بھی قریب آئی اور اب تو لوگونکی آواز بھی سُنائی دینے لگی خدائی فوجدار نے نیزہ تانا اور بدھو نے سر پیٹ لیا اور کہا ابکی اگر آپ نے نیزے سے بے سمجھے بوجھے کام لیا تو مین ساتھ چھوڑ دونگا۔ اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ سوارانِ سفید پوش کی قطار چلی آتی ہی۔ پچاس سوار۔ اُنکے بعد ایک تابوت سیاہ اور اُسکے بعد چھ آدمی سانڈنیون پر سوار۔ خود بھی از سر تا پا سیہ پوش اور سانڈنیون کی جھولین بھی سیاہ۔ آہستہ آہستہ یہ سب ماتم کرتے تھے۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ سنسان بیابان۔ ہو کا عالم۔ آدمی نہ آدم زاد اور وہان مردہ اور تابوت اور ماتم۔ بدھو کے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مگر خدائی فوجدار بھلا ایسے موقع پر کب چوکنے والے تھے راستہ روک کے کھڑے ہو گئے اور جب تابوت قریب آیا تو آپ نے غل مچا کے کہا ای تابوت اُٹھانے والو۔ ای سوارو۔ ای سانڈنیونکے سوارو۔ تم لوگ کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ اور اس تابوت مین کسی میرے سے بل نامور کی لاش ہی یا کوئی افسکسی میدان رزم مین مجروح ہوا ہی اگر تم مظلوم ہو تو مین تمھاری کمک کو حاضر ہون اور اگر تمنے کسی پر ظلم ڈھایا ہی تو پھر یہ نیزۂ خونفشان ہی اور تم۔ تمھارا جگر برماتا ہوا جائے تو گھوڑے کے سم اور اونٹون کی دُم سے نکلجائیگا۔ اسکے جواب مین ایک سوار نے کہا ہمکو بڑی عجلت ہی اور سرا یہانسے بہت فاصلے پر ہی یہ کہکر گھوڑے کو اڑا دینے ہی کو تھا کہ انھون نے لگام پکڑلی اور کہا بس آگے نہ بڑھنا ورنہ سبکو کھود کے دفنا دونگا خیر اب سب حال مفصل بتائے جاؤ۔ لگام پر ہاتھ جو رکھا تو گھوڑے چمک گئے اور بے قابو ہو گئے۔ اور سوار کو چارون شانے چت گرا دیا اور اِدھر آپ نے نیزہ بھونکا ہی تو دیا جس سے اسکو بڑا زخم لگا۔ اسکے بعد

پڑی پھرتی کے ساتھ اورون کی جانب مخاطب ہوے۔ اور عراقی کو اُسوقت خدا جانے کہان سے پھرتی آگئی کہ بجلی کی طرح چمک چمک کے جھپٹ کے جاتا تھا۔ سب کے سب بھاگ کھڑے ہوے وہ سب نہتھے تھے اور انکے پاس نیزہ۔ کوئی کھیت کی جانب لپک کے بھاگا کسی نے کسی رخ سانڈنی پھیر دی کھلبلی مچ گئی۔ وہ سمجھے کہ کوئی دیو یا بھوت ہی آدمی نہین ہی۔ سوار اور سانڈنی سوار اور سوگوار سب بھاگے میان ہمارے یہ سب کارروائی بڑی توجہ دل سے دیکھ رہے تھے اور عش عش کرتے اور دل ہی دل مین کہتے تھے کہ واقعی ہمارے آقا نے جو کہا تھا وہی کر دکھایا۔ اللہ اللہ اتنے آدمی اور یہ شان و شوکت اور یہ اکیلا شخص اور کسی کی جرأت نہوئی کہ ذرا تو مقابلے کو آتا۔ واہ رے شیر۔ ع۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند

جب اور سب بھاگ گئے کہ اس دیوزاد کے مُنھ کون لگے تو خدائی فوجدار اُس مجروح کے پاس آئے پوچھا تم کون ہو۔ اور اس تابوت مین کس بیل نامدار کی لاش ہی۔ اسنے کہا سرکار مین ایک طالب علم ہون فضیلت کی پگڑی میرے سر پر بندھی ہی اور یہ لاش ایک بھلے مانس کی ہی جسکو ہم دفنانے لیے جاتے تھے۔ جہان یہ پیدا ہوے تھے وہان ہی اِنکے مان باپ اور اعزہ و اقربا کی قبرون کے قریب یہ بھی دفن ہونگے۔ فوجدار بولے اے عالم اور جید طالب علم سنو کہ ہم بیل نامور فخر لیان جہان ہین۔ پیشہ ہمارا یہ ہی کہ دنیا مین ظلم ہونے دین اور ٹیڑھے کو سیدھا بنائین۔ طالب علم نے کہا واہ واہ واہ۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ پیشہ تو یہ کہ ظلم سے لوگون کو بچاؤ اور خود ظلم ڈھاتے ہو۔ اور یہ بھی کیا اُلٹی بات ہی کہ ٹیڑھے کو تو سیدھا بناتے ہو اور ہماری سیدھی ٹانگ کو ایسا توڑا کہ اب کبھی سیدھی نہ ہوگی۔

طالب علم کو رخصت کرکے خدائی فوجدار نے کہا یار بدھو آج ہمنے بڑا غضب کیا کہ علما اور اہل شرع پر حملہ آور ہوے جو قواعد اور اصول کے خلاف ہی حکم ہی کہ کسی عالم یا متشرع آدمی پر ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر خوشی کی بات یہ ضرور ہی کہ ہمنے ہاتھ نہین لگایا بلکہ دور سے نیزہ دکھایا۔ آؤ اِس تابوت کو کھولو اور دیکھو اسمین کس کی لاش ہی۔ بدھو نے کہا سرکار یہ کوئی آپ کے معزز پیشے کے متعلق کام نہین ہی ان باتون کو غلام حضور کی بہ نسبت زیادہ سمجھتا ہی۔ بس اب یہان سے چلیے ورنہ جس کسی کے مُردے کی بے عزتی کیجیے گا اُس کے دل پر کیا اثر ہوگا۔ اور آپ کو کسی کے دل دُکھانے سے کون غرض ہی۔ خدائی فوجدار گو تھے تو عقل کے جانی دشمن مگر انکے ذہن مین بھی یہ بات آگئی اور آگے آگے حضور پیچھے پیچھے میان بدھو نفر۔ یہ گھوڑے وہ گدھے پر سوار چلے۔

چلتے چلتے دو پہاڑیون کے بیچ مین ایک درے مین پہونچے اب سُنیے کہ سانڈنی سوارون کے پاس جو کھانا بندھا تھا اُس مین سے ایک شخص کا کھانا گر گیا تھا اور بدھو نے چپکے سے اُٹھا لیا تھا جب

خدائی فوجدار کو بھوک معلوم ہوئی تو میان بدھو نفر نے جو کھانا سامنے رکھا تو بہت ہی خوش ہوے۔ پوچھا بدھو یہ کھانا کہان سے آیا اُسنے کہا واللہ اعلم ابھی ایک ہاتھ نمودار ہوا اور یہ کھانا دیکر ہاتھ غائب خدائی فوجدار نے جواب دیا کہ اسی طرح فتوحات پیا پے کے بعد یلان زمان سلف کو بھی اُنکے معشوقون نے اغذیۂ نفیسہ بھیجی تھین۔ کھولا تو چار موٹی موٹی روغنی روٹیان اور سیخ کے کباب۔ پہلے فوجدار نے خود کھانا کھایا اِسکے بعد بدھو کو دیا اور دونون پیٹ بھر کھا کے پانی کی تلاش مین روانہ ہوے مگر پانی نہ ملا افسوس کرنے لگے کہ کھانا تو کئی دن کے بعد عمدہ ملا مگر بغیر شراب اور پانی کے مزا کرکرا ہو گیا۔

فصل ۶

بدھو نے بصد کرّ و فر کھانا تو اپنے آقاے نامدار کو کھلایا اور پس خوردہ خود بھی مزے سے کھایا مگر پانی کے بغیر بڑی بے لطفی تھی۔ غلبۂ تشنگی سے زبان العطش گویان۔ سراسیمہ وحیران و پریشان۔ فوجدار سے کہا اگر ذرا صبر و استقلال کے ساتھ تھوڑی دور اور چلے آئیے تو ممکن ہی کہ کوئی چشمۂ روان نظر آئے کیونکہ یہ منزلون کا سبزہ زار بے آب روان کی قربت کے اس بہار کے ساتھ نہین رہ سکتا۔ غلام کو اسقدر تشنگی ہی کہ الامان والحذر۔ لب اور گلو دونون خشک ہو گئے۔ فوجدار نے اُنکی صلاح مانی اور دونون باہم باتین کرتے روانہ ہوے کوئی دو سو قدم اُس اندھیری رات مین نکل گئے ہونگے کہ دفعتہً پانی کی آواز سنائی دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی دریاے زخّار کا پانی پہاڑ کے اندر ہی اندر سے آکر کسی آبشار سے گرتا ہی۔ سُننا تھا کہ جان مین جان آئی۔ باچھین کھل گئین اور ظاہر ہی کہ بھوکے کو کھانا اور پیاسے کو پانی ملنے سے زیادہ اور کیا خوشی ہوگی۔ مگر اِسکے بعد ہی ایک اور زور کی آواز گوش زد ہوئی جس سے انکا عیش منغص بہ رنج ہو گیا اور بدھو نفر تو کانپنے ہی لگے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ جیسے لاکھون من لوہے کی کڑورون زنجیرون کو کوئی جنبش دے رہا ہی اور اسی کے ساتھ پانی کسی بڑی بلندی سے گرتا ہی اور دونون کی آواز ملکر منزلون کی خبر لاتی ہی۔ رات ایسی اندھیری کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے۔ اور آواز مین اسقدر مہیب۔ مقام ایسا ہولناک۔ درختان رفیع کا ہوا سے بھیانک آواز پیدا کرنا یہ سب باتین ملکے دلون پر عجب اثر پیدا کرتی تھین اور سب سے بڑھکے دل لگی یہ کہ یہ معلوم ہی نہین کہ کون مقام ہی۔ مسکن انسان یا مسکن دو دوام ہی۔ بدھو تو کانپ رہے تھے مگر فوجدار بھلا کب ڈرنیوالے تھے فوراً عراقی سے اُتر پڑے اور کہا سُنو بھائیصاحب ہمکو خدا نے اس صدی مین اسلیے پیدا کیا ہی کہ رنج کو راحت اور راحت کو اذیت اور صعوبت کو آرام اور آرام کو صعوبت سمجھون۔ نہ اسلیے کہ محلسراؤن مین رہون اور پلاؤ اور زردہ کھاؤن اور اسپان خاصہ پہ سوار ہون ہرگز نہین اور اسمین بھی شک نہین کہ جیسا موقع مجھے اسوقت حاصل ہی ایسا موقع پھر نہ حاصل ہوگا۔ اسوقت جو پانی کی آواز تم سُنتے ہو یہ پانی

نہین ہی۔ یہ دس ہزار دیو غل مچاتے ہوے آتے ہین کہ اگر کوئی بل نامور ملے تو نبرد آزما ہون ہمنے جو اس لشکر عظیم کو جو بزور سحر بھیڑ بن گیا تھا شکست فاش دی اور پھر ادھر اہل شرع پر اتفاق سے ہاتھ صاف کیا تو دیوون کے آگ لگ گئی اور کسی قدر قہر بھی ہم پر نازل ہوا اب ہم ان دسون ہزار دیوون سے مقابلہ کرکے سرخرو آتے اور تم کو جلد بادشاہ ہمجاہ بناتے ہین۔ تم بس ایک کونے مین دبکے کھڑے رہنا اور دیکھنا کس پھرتی اور عجلت سے ہم بڑھ بڑھ کے ہاتھ لگاتے ہین۔ میدان کے میدان کھیت کردیے ہون اور پرے کے پرے صاف پڑے ہون تو سہی۔

بدھو نفر نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند آپ کو قسم ہی جو اس وادی پرخار مین قدم رکھیے۔ یہ کون عقل کی بات ہی۔ ہمارے گانون مین ایک فقیر صدا کیا کرتا تھا کہ خطرے سے ڈر خطرے مین نہ پڑ۔ خطرے سے بچ اور خطرے مین نہ دھنس۔ اب آپ خطرے مین کیون پڑتے ہین۔ فائدہ کیا۔ اگر ان دیوون سے بھڑے تو نتیجہ کیا۔ اور اگر دبکے بھاگ گئے تو دیکھتا کون ہی کوئی بزدل نہ کہیگا۔ آیندہ اختیار بدست مختار خدائی فوجدار نے کہا سنو بھائی صاحب بات ساری یہ ہی کہ ہم اپنی معشوقہ آہو نگاہ غیرت ماہ۔

نگاہ قاتل کا آہ لڑنا جو یاد ہمکو وہ آرہا ہی
تو کوئی گویا دل وجگر پر ہمارے چھریان لگا رہا ہی

جو غور کیجیے تو وہ گئے دن کہان کا آنا کہان کا جانا
اک آمد و رفت سانس کی ہی بس اور اب ہم مین کیا رہا ہی

وہ بعد مدون جو بارے آیا تو سب نے اُسکو یہ کہ سنایا
یہ وہ پڑا ہی جو پہرون آکر تمھارے در پر کھڑا رہا ہی

کوئی تو اُس سے کہے کہ صاحب جسے ناز بردار تھا تمھارا
ذرا چلو تم کہ ایک مجمع اب اُسکی میت اُٹھا رہا ہی

ہجوم یاس اب ہی اپنے دل پر نہین کوئی پاس غیر حرمان
وبال جان زندگی ہوئی ہی کہ لطف جینے کا کیا رہا ہی

دل اسلیے جان بلب پڑا ہی کہ مبتلا تم پہ جو ہوا ہی
یہ سچ ہی صاحب نے کیا کیا ہی کیا یہ اپنا ہی پا رہا ہی

چاہے تم خوشامد کرو چاہے منت سماجت۔ روؤ چاہے دھوؤ۔ بندہ ایک نہ سنیگا۔ اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا۔ بس یہی وقت امتحان ہی نام ہی اور جان ہے اگر جان باقی رہی تم لاکھ منت سماجت اور خوشامد کرو یہ ممکن نہین کہ مین یلان نامدار کے فرض منصبی ادا کرنے سے باز آؤن۔ بس اب میان بدھو نفر زیادہ اصرار نہ کرو اور زبان کو لگام دو۔ مجھے منجانب اللہ بشارت تازہ ہوئی ہی کہ اس جنگ عظیم اور محاربۂ بزرگ مین سرخروئی اور نیکنامی اور کامیابی حاصل کرون وہی خدا ے بزرگ مجھے اس کارسترگ مین مدد دیگا اور تم کو تسلی بخشیگا بس اب تمھارا فرض یہ ہی کہ عراقی کو تیار کرو اور ہمارے حق مین دعاے خیر مانگو۔ اگر زندہ آئے تو ملینگے اور اگر شہید ہوے تو مرضی مولے از ہمہ اولے۔

جب میان بدھو نفر سلمہ اللہ تعالے نے دیکھا کہ آقاے نامدار ہر طرح سے تلے ہوے ہین کہ چاہے

ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے محاربۂ عظیم سے باز نہ آئینگے جنگ پر مر بالفرض جائینگے معلوم ہو گیا کہ منت اور سماجت اور رونے دھونے اور ہاتھ جوڑنے سے کشودکار محال ہی سوچتے سوچتے ایک ترکیب نکالی کہ کم سے کم ایک دن تو انکی روانگی ملتوی رہے۔

انکے آقائے نامدار جو پشت توسن پر آئے تو اپنے گھوڑا ۔ ۔ ۔ نہ ہلنے نہ ٹلنے نہ جنبد نہ جائے دھر دھر کے ایڑ لگاتے ہین مگر گھوڑا جو اڑا سو اڑا ۔ ہلتا ہی نہین ۔ ۶ ۔ دل کو مرے آفرین یہ جو ڈٹا سو ڈٹا بہت ہی پریشان ہوے ۔ جی چاہتا تھا گھوڑے کو ذبح کر ڈالین ۔ بدھو نفر نے کہا سرکار یہ ہماری گریہ وزاری اور دعا کا اثر ہی حضور دو دن تک ٹکے رہین پھر اختیار ہی خدا نے ہماری کسقدر جلد سنی ہی اسوقت جو مانگا وہ ملجاتا ہی اگر آپ اصرار کرینگے تو خدا کو اور بھی بُرا معلوم ہوگا اب جنگ پر آج چلے جانا گویا خدا سے جان بوجھکر لڑنا ہی ورنہ ظاہر ہو کہ خدا سے کون لڑ سکتا ہی ۔ ۶ ۔ بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد زدرخت ۔ میان خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سے کہ یل نامدار بڑے بہادر جرار و کرار تھے کہا بھائی صاحب اسمین کوئی بڑا اسرار ہی ۔ یہ سارا جادو کا کھیل ہی سحر کاری کا بُرا ہو ۔ اس قسم کی جنگون مین اس بدبخت کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑتی ہی اور ہم اس کو کفر سمجھتے ہین ۔ لیکن یہ بڑا گولہ مارا ۔ وہ لوگ سمجھ گئے کہ اس جنگ مین خدائی فوجدار بڑا نام کریگا لہذا یوں چلے جب ہمسے جنگ مین نہ جیت سکے تو جادو ٹونے سے کام لینا شروع کیا ۔ یہ بھی کوئی بھلی نہی کہ لاحول ولا قوۃ ہو قوت بازو سے کام لیتے ہین جادو بازون کا کام ہی اب آج ہم نہین جا سکتے ۔ یہ کہا خدائی فوجدار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے اور بدھو نفر نے سمجھانا شروع کیا کہ آپ وہ بگڑی غم غلط کیجیے مین قصص رنگین اور افسانہ شیرین سُناؤنگا ۔ دل بہلاؤنگا ۔ آپ ذرا پشت توسن سے اُتریے اور ہری ہری دوب پر آرام فرمائیے تا تھکاوٹ دور ہو ۔ خدائی فوجدار کو یہ کلمہ سخت ناگوار گذرا ۔ کہا (کیا تم ہمکو اُن آدمیون مین شمار کرتے ہو جو راحت اور آرام مقدم سمجھتے ہین ۔ استغفر اللہ ۔ یہان راحت اور آرام اسمین ہی کہ بم کا گولہ کھائین جنگ کے میدان سے زخمی ہو کر آئین سینے کو چمن بنائین ۔ زخم کاری کھائین) بدھو نے دست بستہ عرض کی کہ بے ادبی معاف فرمائیے اور گھوڑے سے اُتریے ۔ تو بندۂ درگاہ ایک قصہ دلچسپ سنائین اور بعنوان مناسب معرض بیان مین لائین ۔

ہمارا بھی خدا نگہدار بھی خدا ۔ آنکھون دیکھی نہین کہتے کانون سُنی کہتے ہین ۔ سو تا سمنسار جانتا پاک پروردگار ۔ مگر کہانی شروع کرنے کے قبل ایک التماس یہ ہی کہ از براے خدا اس سڑک کو چھوڑ دیجیے اسمین نکم قدم پر خدشہ اور خطرہ ہی ۔ اس کراہ سے سیدھی ہواہ پر آجانا بہتر ہی ورنہ انتہا سے زیادہ خوف اور خطر ہی ۔ خدائی فوجدار نے گھڑک کر کہا تم اپنی کہانی کہو ہمکو صلاح نہ دو آپ کے مشورے کی یہان کسی کو

ضرورت نہین ہی۔ آپ اپنا مشورہ اپنے پاس رہنے دین۔ ہم درگزرے ایسا مشورہ ہمکو نہین چاہیے۔
بدھو نے کہانی شروع کردی۔ وہو ہذا۔ اندجام ایک مقام چنگام کے پاس واقع ہی۔ یہ جو واقع ہی تو یہان ایک گڑریا رہتا تھا۔ گڑریا جو رہتا تھا اُسکا نام لوٹن تھا۔ لوٹن جو اسکا نام تھا تو یہ ایک عورت پر عاشق تھا اور جس عورت پر یہ عاشق تھا اسکا نام کمن تھا۔ کمن جو اُسکا نام تھا تو اُسپر یہ لوٹن عاشق تھا۔
خدائی فوجدار سُنتے سُنتے تھک گئے۔ کہا بار بدھو اگر تمنے اسی طرز سے کہانی کہی تو دو دن تک بھی نہ ختم ہوگی ایک ایک بات کو دو دو بار دُہراتے ہو۔ اس تکرار سے طوالت کے سوا اور کوئی لطف ظاہر نہین ہی۔ بدھو نے کہا سنیے صاحب۔ اس بارے مین آپ غلام کو مشورہ نہ دیجیے میرے وطن مین یونہی کہانی کہتے ہین۔ مین آپ کے لیے یا کسی کے لیے رسم اور رواج کے خلاف نہین کرسکتا۔ فوجدار نے کہا اچھا صاحب جسطرح چاہے کہو۔ اب تو سنگ آمد و سخت آمد۔
بدھو بولے تو جناب جیسا کہ مین نے ابھی عرض کیا ہی کہ یہ لوٹن گڑریا کمن عورت پر ہزار جان سے عاشق زار تھا اور یہ کمن بڑی طرّار اور طرحدار اور بانکی عورت تھی۔ بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی۔ زمین پر قدم ہی نہین رکھتی تھی۔ مگر ذرا ہاتھ پاؤن کی کراری تھی۔ مردون کے سے ہاتھ پاؤن شانے بازو بھرے ہوے اسوقت اُسکی تصویر سامنے نظر ہی ہی۔ گویا روبرو کھڑی ہی۔ خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار نے حیرت مین آن کے پوچھا (کیا تمنے دیکھی ہی) یہ بولے ہمنے بچشم خود تو نہین دیکھی ہی۔ مگر راوی نے کئی بار دیکھی اور وہ معتبر آدمی ہی کہ ہمکو اُسکے کہنے پر وثوق ہی۔ کچھ دن ان دونون مین عشق کا درجہ بڑھتا گیا اور عاشقی اور معشوقی کے پینگ خوب بڑھے مگر شیطان نے کچھ دن بعد بہکانا شروع کیا اور دو ایک رقیبون پر اس عورت کی اسدرجہ نظر شفقت ہوئی کہ میان لوٹن جلنے لگے اور اُس معشوق سے اسقدر نفرت ہوئی کہ اُس کی صورت دیکھنے کے روادار نہوے اور ملک چھوڑکے دور دراز سفر اختیار کرنے کی ٹھان لی۔ لیکن اسکے برعکس اب بی بی کمن کی آتش عشق پیشتر سے کہین زیادہ مشتعل ہوئی اور وہ لوٹن کے نام پر جان دینے لگی۔
خدائی فوجدار نے اپنا تجربہ بیان کیا کہ عورتون کا عموماً قاعدۂ عام ہی کہ جو لوگ اُنکو پیار کرتے ہین اُنسے غرور اور بے اعتنائی کے ساتھ پیش آتی ہین اور جو لوگ پیار نہین کرتے اُنپر جان دیتی ہین۔
اب سُنیے کہ لوٹن نے جو عزم کیا تھا اُسکے پورا کرنے کی ٹھان لی اور بکری اور بھیڑین جمع کرکے روانہ ہوا کہ کسی دیس کے ملک مین جاکے قیام کرے۔ جب بی بی کمن کو خبر ہوئی تو وہ عاشق صادق بھی برہنہ پا اُسکے تعاقب مین چلی۔ ہاتھ مین ایک چھڑی اور ایک بیگ جسمین آئینہ اور کنگھی اور اُبٹنا تھا لیا اور تلاش جانان مین [illegible]

لوٹن اپنا گلہ لیکر چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہونچے۔ دریا کا اُور نہ چھور۔ بڑی طغیانی پر تھا۔ پانی زور سے لہریں مارتا تھا۔ جابجا ندین پڑ رہی تھین اور مینڈھے ہوا سے برابر اُچھلتے تھے اور خرابی یہ کہ نہ بوٹ نہ جہاز نہ کشتی اور نہ کوئی پُل۔ اب لوٹن بیچارے پر کئی مصیبتین تھین۔ دریا پار ہونا امر محال ہوگیا۔ اور اِدھر یہ خوف تھا کہ بی بی کمن پیچھے پیچھے آرہی ہین اور بڈھ بھیڑ ہوتی ہی رونا دھونا اور خوشامد آمیز باتین شروع کردینگی جان اور بھی عذاب مین پڑیگی۔ اِس فکر مین غلطان پیچان تھا کہ دفعتہً خدائی شان سے ایک بوٹ والا نظر آیا۔ مگر بوٹ اتنا چھوٹا کہ ایک آدمی اور ایک بکرے کے سوا اور کوئی سوار نہو سکے۔ بوٹ والے سے یہ امر طے ہوا کہ ایک ایک بکرے یا بھیڑ کو ایک ایکبار لیجائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک مرتبہ بوٹ پر سوار ہوکر میان لوٹن صاحب ایک بکرے کو لیگئے پھر دوسرے بکرے کو لائے پھر تیسرے بکرے کو اُتارا۔ مہربانی کرکے حضور ذرا بکرون کی تعداد کا خیال رکھین اگر ایک بکرا بھی ذہن سے جاتا رہے تو بس غضب ہی ہوجائیگا۔ پھر کہانی کا سلسلہ جاتا رہیگا۔ فوجدار نے کہا فرض کرلو کہ سب بکرون کو پار اُتار دیا۔ طول کیون قصے کو دیتے ہو۔ بس ایک بار کہدو کہ جسقدر بکرے اور بھیڑین تھین سب کو اس پار کردیا چٹو جھٹی ہوئی۔ بدھو نے کہا اچھا اب یہ فرمائیے کہ کسقدر بکرے اور بھیڑیان ابتک اُتر چکی ہین۔ فوجدار نے جھلا کر کہا۔ خدا جانے کسقدر اُترے۔ مجھے کیا معلوم۔ یہ کسکو دماغ ہی کہ کتنے تھے اور کتنے اب تک پار بھیجے گئے۔ بدھو بہت ہی جھلائے۔ کہا واہ صاحب واہ۔ اب کہانی کا خاتمہ ہی ہوگیا۔ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ ایک ایک بکرے کو یاد رکھیے گا۔ بھول نہ جائیے گا۔ آپ نے سارا معاملہ بھنڈ کردیا۔ فوجدار بولے (تو اب کہانی کا قلہ شجرہ تمام ہوگیا یا نہین) بدھو بولے (بیشک جسطرح میری نانی مرگئی اُسی طرح کہانی کا بھی خاتمہ ہوگیا) فوجدار نے کہا خاتمہ ہوگیا تو اچھا ہی ہوا۔ اب ذرا عراقی کی نبض تو دیکھو کہ چہ می فرماید۔ اب سحر کا اثر باقی ہی یا رفت و گذشت۔ پھر پشت تو سن آہو شکار پر آئے اور پھر ایڑ پر ایڑ لگائی مگر اُس کی وضعداری کا کیا کہنا۔ نہ ہلنا تھا نہ ہلا نہ ہلا۔ بدھو نفر نے ایک ایسی ترکیب کی تھی کہ واہ جی واہ۔

اب پو پھٹنے کا وقت آیا اور خدائی فوجدار وحشیون کے سپہ سالار والا تبار کو معلوم ہوا کہ بڑے اونچے اونچے درختون کے سائے کے تلے آپ رونق بخش ہین۔ وہ آواز ابھی تک کم نہ ہوئی اور یہ بھی معلوم نہوا کہ آواز کہان سے آتی ہی۔ ایکی جو عراقی کی پیٹھ پر آئے اور ایڑ لگائی تو گھوڑا چوکنا ہوا۔ انھون نے بدھو نفر سے کہا کہ بھائی صاحب ہم تو اب روانہ ہوتے ہین اور تم تین دن تک ہمارا انتظار کرنا اور اس جگہ سے نہ ہلنا۔ ہم تین دن تک نہ ملینگے اگر اسکے بعد ہم نہ آئین تو سمجھ جانا کہ ہم

خدا گنج پہونچکے جنگ [redacted] یہ کہکر گھوڑے کو خیز کیا اور پھر پھیرلائے اور نصیحت کی کہ اگر ہم مرجائین تو ہماری معشوقہ مطلوبہ محبوبہ مر[redacted] سلام پیام کے بعد کہنا کہ۔

تو دلکی رہی دل ہی مین حسرت نہ بر آئی	ساغر نہ بھرا تھا کہ اجل کی خبر آئی
بے پردگی اب اُن کی مبارک ہو عدو کو	نظارے سے اپنے تو اجل پیشتر آئی
اب عیش کا اور غم کا برابر ہوا رتبہ	وان جام لبالب ہے یہان چشم بھر آئی
کیا چیز تھا نظارۂ حُسن رخ جانان	جسدن سے گئی پھر کے نہ ہم تک نظر آئی
بازا شب آتش شوق تو داغم کردہ است	بادۂ عشق تو از تو در ایاغم کردہ است
بوی سودائے جنون می آید از بادصبا	دوش کو یار بگذر بر طرف باغم کردہ است

اچھا اب تمکو ایک راز بتاتا ہون کہ مین نے اپنی وصیت لکھی ہے جسمین تمھارے لیے بھی کچھ رقم ہے وہ تمکو مبارک اور اگر زندہ واپس ہوا تو جزیرہ ہی اور تم ہو اور شاہی کا تخت و تاج اور رعایا۔ خراج اس تقریر کے بعد آپ نے اشہب بادرفتار کو تیز کیا تو یہ جادہ جا جس رخ سے پانی کی آواز آتی تھی اُسی جانب روانہ ہوے اِدھر میان بدھو نقرتاب مفارقت نہ لائے اور پیادہ چلے چلتے چلتے ایک مقام پر سلسلۂ اشجار رفیع ختم ہوا اور ایک تختۂ زمردین نظر سے گزرا۔ ہری ہری دوب فوجدار کو ازبس مرغوب تھی دیکھا تو ایک کوہ فلک شکوہ کا دامن پر بہار ہی اور اب پانی کی آواز اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آنے لگی۔ آواز کی تیزی اس درجہ بڑھی کہ اِنکے گھوڑے نے کان کھڑے کیے اور بھڑکنے لگا۔ گو بلا اور مصیبت سے مڈھ بھیڑ ہونے کا عادی تھا مگر اس بلا کو بلاے بے درمان سمجھ کر ذرا گھبرایا۔ گھوڑے کو چمکارتے ہوے خدائی فوجدار نے اُسی طرف سفر کیا جدھر سے آواز مہیب آتی تھی۔ اب یہ نظر آیا کہ کچھ کھنڈر مکان پڑے ہین اور انمین سے آواز آتی ہی۔ خدائی فوجدار نے پہلے تو اپنی معشوقۂ زرین کمر کو یاد کیا اور اُسکے بعد خداے پاک سے دعا مانگی کہ اس مصیبت کے زمانے مین بھول نہ جانا۔ بلکہ مدد کرنا۔ اور دیوون اور اژدہون اور اجگرون اور شیرون اور شیر مردون اور یلان نامی گرامی سے بچانا۔ کوئی سو قدم اور بڑھے ہونگے کہ جس آواز نے تمام شب انکو پریشان اور حیران اور سرگردان کیا تھا اسکا اصلی سبب اِنکو معلوم ہوا کہ ایک پنچکی چل رہی ہی اور دگر ہیچ۔ فوجدار بہت ہی شرمائے مارے شرم کے گردن نیچی کرلی اور بدھو کا مارے ہنسی کے بُرا حال ہوا۔ ایک درجن مرتبہ ہنسی کو ضبط کیا ضبط کرنا محال تھا۔ کھلکھلا کے ہنس پڑا۔ اور خوب ہی قہقہہ لگایا اور وہ الفاظ اپنے جو خدائی فوجدار نے اُسوقت کہے تھے جب اول مرتبہ یہ آواز کان مین آئی تھی

اس سبب سے عرق عرق تھے کہ ٹائین ٹائین فش۔ نہ دیو نہ اژدہا نہ اجگر نہ سانپ نہ شیر۔ نہ کوئی سپاہ جرار نہ سپہ سالار کرار۔ ذرا سی چکی کی آواز اور یہ بات کا تنگڑ۔ بدھو کو خوب موقع ہاتھ آیا کہ اپنے آقا کو بیوقوف بنائے چل مچا کے کہا۔ دسنو صاحب مجھے خدا نے اسلیے خلق مین خلق کیا ہو کہ مصیبت اور تکلیف برداشت کرون اور دیوون اور بھوتون سے لڑون۔ بڑے بڑے لشکرون سے مقابلہ کرون اور ساری خدائی مین میرا نام ہو کہ یل نامور رشک دارا و اسکندر سنجر قرہی۔ اس فوج کی جسکی توپون کی آواز رعد کی کڑک اور شعلون کی چمک بجلی کو شرماتی ہی میرے ہاتھون شامت آئی ہی اسکو مین ہی نیچا دکھاؤنگا اور ٹھیک بناؤنگا)

فوجدار اور بھی شرمندہ ہوتے تھے کہ اسنے مجھے موقع پاکر اور بھی ذلیل کیا جب مذاق کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور خدائی فوجدار کے غصے کے تھرمامیٹر کا پارہ بلند ہوا تو خدائی فوجدار نے بڑے غیظ و غضب کے ساتھ نیزہ لیا اور رو ہاتھا ایسے جمائے کہ اگر بدھو بیچارے کی کھوپڑی پر پڑتے تو پھر جزیرے کی بادشاہی ضرور ملجاتی۔ وہ تو اتفاق سے کھوپڑی بچگئی اور کاندھے کے ماتھے گئی۔ اُف! کرکے رہ گیا۔ آنکھون کے تلے اندھیرا سا چھا گیا غش آیا چوندھیا کے گرا۔ جب ذرا حواس برجا اور ٹھکانے ہوے تو آنکھ کھولی فوجدار صاحب کا غصہ ابھی فرو نہین ہوا تھا۔ کہا اور مذاق کریگا۔ رات کو جو آواز آئی تھی تو مین کیونکر سمجھ جاتا کہ دیو زادہین یا پنچکی ہی۔ مین تیرا سا گنوار تو ہون نہین۔ اور تو مارے خوف کے ہل تک تو سکتا نہ تھا اب شیخت کی لیتا ہی۔ اگر یہ چھ چکیان اس وقت دیو بن جائین تو پھر مین تیری بہادری دیکھون۔ کانپ کے گر پڑے اور مین اکیلا تن تنہا ان چھ کے چھ سے نبرد آزما ہون اور سب کو نیچا دکھاؤن اور گراؤن) بدھو کانپتے ہوے اُٹھے کہا اب آپ سزا تو بھرپور دے ہی چکے مگر ایمان سے کہیے گا کہ دل لگی کی بات ہی یا نہین کہ رات بھر میرا تو دم نکلا کیا اور مارے ڈر اور خوف کے بُرا بُرا حال تھا اور اب جو آگے دیکھا تو ٹائین ٹائین فش۔

—	بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا	جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا	

فوجدار بولے مانا کہ ہنسی دل لگی کی بات ہی۔ مگر زبان سے اسکا نکالنا بڑی بیہودگی ہی —

لانی ہمہ قفل بنا مستحق ہر کہ خندد بے محل		گفتہ چون دندان برآرد دور ش از پا میکند	

بیوقوف تو فہمیدہ نہین ہوتے۔ کوئی ہمکو دیوانہ سمجھنے لگے کوئی احمق بنائے کوئی سمجھے کہ خلل دماغ پر محمول کرے۔ بدھو نے دبے دانتون کہا کہ آپ تو عربی الفاظ اُردو مین کہ انسان کو مولوی کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہی۔ انھون نے

مسکرا کر جواب دیا۔ انسان کو تو نہین۔ مگر گنوار کو ضرور مولوی صاحب کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہی۔)
بدھو نے کہا امرا کا قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو مارتے پیٹتے ہین تو انعام ضرور بخشتے ہین۔ پُرانا جوتا یا پائجامہ کچھ نہ کچھ ضرور دیتے ہین۔ اِنھون نے جواب دیا کہ تم بڑے چھوٹے دل کے آدمی ہو۔ پائجامے اور جوتے ہی پر نظر پڑتی ہی اور یہان سلطنت بادشاہی جزیرے بخشش دیتے ہین۔ ممکن ہی کہ اٹھوارے مین تم تخت شاہی پر رونق افروز ہو۔ تاج شہی زیب سر ہو۔ بادشاہ بحر و بر ہو۔ کوئی حیرت کی بات تھوڑا ہی ہی ایسا تو ہوا ہی کیا ہی۔ مگر اب جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب ایک امر کا ضرور خیال رہے کہ تم میرے ساتھ اسقدر بکا نکرو۔ آجتک کسی تاریخ مین ہمنے نہین پڑھا کہ کوئی مصاحب کسی یل نامدار سے اسقدر بکا ہو جسقدر تم ہم سے بک بک کرتے ہو خدا وہ دن جلد دکھائیگا جب ہم اپنی معشوقہ سے ہمکنار ہو کر اپنی کارستانیان سُناتے ہونگے اور وہ فرط غرور سے اپنی ہمجولیون مین سب سے بڑھ چڑھ کے رہینگی۔ اور ہماری زبان فیض بنیان سے حرب و ضرب کی کہانی سینگی۔

	چمکنے لگی برق تیغ دو دم ۔	دکھانے لگے اوج اپنا علم	
	منگان دریاے جرأت نشان	لیے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان ۔	
	جوان اولوالعزم شمشیر زن	بدیع الزمان گرد لشکر شکن ۔	
	ہر اک غول پر۔ بے خطر جا پڑے	ہر اک دیو خصلت سے بڑھ کر لڑے	

سنو بدھو نظر اب ہم تمکو اس امر کی اجازت نہین دیسکتے کہ تم اسقدر بے ادبی ہمارے ساتھ کرو۔ اسمین ہماری تمھاری دونون کی سُبکی اور توہین ہی۔ اب اگر تمنے جھک جھک بک بک کی تو ہمارے تمھارے بنے گی نہین۔ بدھو بولا۔ (یہ تو خدا ہی نے کہا ہی۔ اور ہماری ہر طرح خرابی ہی۔ اُس سرا مین اُن بدمعاشون لُنگارون لچون نے کمل مین ہمکو لپیٹا اور دور لیجاکے سب کے سب ملکے اُچھالنے لگے۔ اور ادھر ا کڑالا اور جب حضور کسی آفت کا سامنا کرتے ہین تب ہماری شامت آجاتی ہی۔ اور اب یہ بھی نئی بات ہوئی کہ آپ ہمارے ہی اوپر بھالا تاننے لگے۔ بادشاہی کی تو چھاؤن بھی نظر نہین آتی پیٹھے گدا گد ہین۔ خیر۔ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ۔ خدائی فوجدار اپنے عراقی رشک حمار کو تھپکاتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ دفعۃً معشوقۂ زرین کمر یاد آئین اور وحشت نے زور کیا۔

	ساقی مئے بیخودی پلا دے	مشتاق کو شکل پھر دکھا دے	
	میخانے مین ہو گیا تلاطم	گردش مین ہین ماہ و مہر و انجم	
	ہر دن کو یہ حال مہر انور	پھرتا ہی چستجو فلک پر	

راتون کو یہ ماہ عالم افروز		ہو گشت مین تا سحر بصد سوز	
ہر چیز مین انقلاب پایا		گردش مین فلک کو روز دیکھا	

اے غیرت لعبتان چینی و سرمایۂ نازنینی حور جنان - جان جان -

غم میکند فزونی ای دوستان خدارا	شاید نہفتہ ماند این از شما کارا	بر باد رفت در غم یاران ذخیرۂ عمر	شد کہ گردش چرخ فرصتہ ہا شمارا	

اگر زندگی ہو اور حیات مستعار باقی ہو تو تمسے ملونگا ورنہ والسلام - دنیاے دون کو بھی سلام بدھو نفر نے انکی وحشت کی گرم بازاری دیکھ کر کہا از برا ے خدا بہت غل نہ مچایا کیجیے - لوگ پاگل سمجھنے لگین گے - اسپر یہ بہت جھلائے اور کہا کہ اگر اب پھر کبھی ایسی بات کہی ہو گی تو سزا پاؤ گے - مارے خوف کے بدھو نے خاموشی کی اور کہا خداوند اب سے آئے گھر سے آئے - ممکن نہین کہ لب کو ذرا جنبش بھی ہو - اگر حضور سے ذرا بھی مذاق کرون تو جو چور کی سزا وہ میری سزا - حضور میرے آقاے نامدار ہین - خانہ زاد کی سعادت اس کی مقتضی نہین کہ تین آپ سے دل لگی کرون مگر از خردان خطا دار بزرگان عطا - ایک مشہور بات ہی - ہم آج سے حضور کا اور بھی لحاظ کرینگے - فوجدار بڑے خوش ہوے - کہا شاباش - عمرت دراز باد - اگر ہماری عزت اور توقیر کرو گے تو عظمت پاؤ گے - بعد والدین انسان پر فرض ہی کہ اپنے آقا کی سب سے زیادہ توقیر کرے - ع - گر حفظ مراتب نکنی زندیقی - ایازقدر خود بشناس - آقا کو مثل والدین کے سمجھنا چاہیے -

فصل - ۷

اب سنیے کہ خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار پشت رہوار یا در فتار رشک حمار پر سوار اور میان بدھو نفر طرار و فرار گدھے پر لدے ہوے ٹخ ٹخ کرتے جاتے تھے کہ پانی بوندی نے گھیرا اور رفتہ رفتہ -

ابر ست و بہار ست و ہوا ہم مزہ دارد		بر خیز کہ تعزیدن با ہم مزہ دارد	

کا وقت آگیا - بدھو کو بارش کے نام سے نفرت تھی اور مینھ بوندی مین سفر کرنا گویا جانکنی سے بدتر تھا - انھون نے آقاے نامدار سے بصد منت و الحاح کہا کہ حضور کی راے اگر ہو تو ان پنچکیون کے کسی گوشے مین دم لین اور جب کھل جائے تو سفر کرین مگر خدائی فوجدار کو ان پنچکیون سے قطعی نفرت ہو گئی تھی - صورت سے نفرت - یہ تو شب کو خیالی پلاؤ پکاتے تھے کہ یون دیو و ن سے لڑونگا اور سپاہ جرار سے اکیلا نبرد آزما ہونگا اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا اور صبح کو جب مسلح ہو کر فوجدار صاحب روانہ ہوے تو ٹائین ٹائین فش - انھون نے بدھو نفر کی صلاح نہ مانی اور رشک حمار کو اور بھی تیز کیا اور ایک دفعہ ہی غل مچا کے کہنے لگے - ہا ہا ہا - لو بھائی بدھو نفر اب ہمین اپنی تیغ بہادری کے جوہر دکھانے اور نیزۂ خونفشان کام مین لانے کا اچھا موقع ملگیا وہ دیکھو سامنے سے ایک بل نامدار ہمسر شان برنائی

آرہا ہی۔ خونخوار۔ کرار۔ خدا نے چاہا تو ایک ہی پیترے مین کام تمام کردونگا۔ بدھو نے کہا مگر غلام کی اتنی عرض ہی کہ مہربانی کرکے ذرا دیکھ بھال کے کام کیجیے گا کہین نیچی کا سادھوکا نہو۔ انھون نے جھلا کے کہا ابے نامعقول اس سوار نام آور کو نیچی سے کیا سروکار ہی۔ سر پر جو اسکے خود فولادی ہی وہ نہین دیکھتا۔ یہی خود رستم نے بڑے محاربۂ عظیم کے بعد غنیم زبردست سے چھینا تھا۔ اب انشاء اللہ تمھارا آقاے نامدار دو پیڑون مین لیے لیتا ہی۔ بدھو سر کھجلا کر بولے جناب من خانہ زاد کو تو نہ خود سوجھتا ہی نہ بکتر اور نہ کوئی اوچی نظر آتا ہی۔ صاف بات تو ہزار باتون کی یہ ہی۔ ہان سامنے ایک آدمی گدھے پر سوار آتا ہی۔ بسیرے ہی گدھے کا سا ہی۔ گورا رنگ۔ نہ خود ہی نہ نیزہ نہ بھالا۔ فوجدار نے جھلا کے کہا تو اندھا ہی۔ آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک۔ ابے اندھے نامعقول۔ خودسی شی بھی نہین نظر آتی۔ آنکھین پھوٹ گئی ہین جو سوجھتا ہی نہین؟

بدھو خاموش ہو رہے کہ اس سڑی سودائی کے مُنھ کون لگے۔ ایسا نہو جھلا کے مار بیٹھے گالیان دینے لگے بھالا چلائے۔ اب سنیے کہ جس شی کو خدائی فوجدار صاحب رستم کا خود سمجھتے تھے وہ ایک پیتل کا برتن تھا۔ ایک نائی گدھے پر سوار اپنے گاؤن سے دوسرے گاؤن خط بنانے جاتا تھا۔ پیٹھ جو برسنے لگا تو اسنے ٹوپی کی حفاظت کے لیے برتن سر پر رکھ لیا مگر انکے دماغ مین تو رستم اور گرز اور شاہنامے کی رزم کے خیالات تھے انھون نے اسکو خود قرار دیا اور یہ بات بھی ذہن مین جم گئی کہ رستم نے یہی خود غنیم سے چھینا تھا۔ اللہ ری وحشت۔

جب میان خلیفہ کا گدھا قریب آیا تو انھون نے عراقی کو تیز کیا اور بھالے کو نیچا کرکے قریب تھا کہ آرپار بھونک دین۔ غُل مچا کے کہا او سوار اپنے آپ کو بچا ورنہ بھالا پار ہو جائیگا یا ہماری اطاعت فوراً قبول کرلے یہ حجام انتہا سے زیادہ متحیر تھا کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی۔ معًا یہ سوجھی کہ گدھے سے کود پڑا اور اس زور سے دوڑ کے بھاگا کہ ہوا بھی نہین چھو سکتی تھی۔ یہ جا وہ جا۔ اس دوڑ دھوپ مین برتن سر سے گر پڑا۔ جل جلالہ۔ خدائی فوجدار سڑان تو تھے ہی رستم کے خود کا گرنا تھا کہ باچھین کھل گئین کہا آدمی دور اندیش معلوم ہوتا ہی مین اس سے صرف اس سبب سے نبرد آزما ہوتا کہ یہ خود جو ایک تاریخی بات ہی مجھے ملجائے چنانچہ میرا مطلب حاصل ہوگیا۔

بدھو نفر کو حکم دیا کہ یہ خود اُٹھالو۔ بدھو نے جُھک کے اُٹھایا تو بے اختیار ہنسی آئی مگر فوراً ضبط کیا۔ اُس دن کی زدوکوب اب اسکو یاد آگئی۔ فوجدار نے بگڑ کر پوچھا یہ تم ہنسے کس بات پر۔ ہنسی کا یمان کون محل تھا بدھو نے کہا حضور غلام کو اس بات پر ہنسی آئی کہ جس شخص کا یہ خود ہی اسکا سر کوئی بیس ہاتھ کا ہوگا۔ مگر

یہ تو کسی نائی کا برتن معلوم ہوتا ہی گو گنوار ہون مگر خود ہزارون بار دیکھے ہین۔ فوجدار بہت ہی جھلائے۔ کہا نامعقول نابکار۔ سوائے پاجی پن کے اور دوسری کوئی بات نہین جانتا۔ ابے یہ نائی تھا سب کو اپنا ہی سا چرکٹا سمجھتا ہی۔ یہ کوئی شہزادہ ہی۔ ورنہ یہ خود بخود ہر کسی کو تھوڑا ہی ملسکتا ہی۔ خالص سونا ہی۔ طلاے خالص یہ بجز شاہی کوٹھیون کے اور کہین نہین ملسکتا۔ نائی اور نانبائی اور دھوبی اور تجھ ایسے چرکٹون کے باپ دادا نے بھی کبھی باپ راج نہ دیکھا ہوگا یہ کہکر اس ظرف کو حضور نے اپنے فرقدان مبارک پر بصد شان رکھ لیا اور بدھو نے چھیڑنے کے لیے کہا اب اتنا تو فائدہ اِس سے ہوگا کہ اگر اُس مرتبہ کی طرح کوئی پتھر پھینکیگا تو حضور کی کھوپڑی پلپلی نہو جائیگی۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح) فوجدار نے کہا (ہان اس سے ہماری تمھاری حفاظت خوب ہی ہوگی) بدھو بولے سرکار مجھے ناحق شریک کرتے ہین۔ بندہ تو اب ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر چلیگا۔

رہ راست برو اگرچہ دور ست	زن بیوہ مکن اگرچہ حور است

مجھے وہ کمل والا معاملہ خوب یاد ہی۔ اللہ اِن آفتون سے بچائے۔ آمین آمین ثم آمین۔ فوجدار نے کہا بھائی صاحب آپ کے مزاج مین بغض اور نفسانیت بھری ہوئی ہی مرد خدا ایسی بات بھول جایا کرو مذہبی آدمی کبھی انتقام لینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ جو ہوا وہ ہوا۔ گذشتہ را صلوۃ آیندہ را احتیاط۔ اُن لوگون کو دیکھو جنکی ٹانگین ٹوٹ ٹوٹ گئی ہین۔ ہاتھ ٹوٹ گئے۔ کان کٹ گئے۔ ناک پر چوٹ لگی۔ تم تو خاصے ہٹے کٹے ہو۔ کنگرے بنے ہوے ہو۔ ہمکو دیکھو کہ تین چار دانت ٹوٹ گئے مگر اُف تک نہ کی۔ بدھو نے جھلاکے کہا یہ سب انعام اور خلعت آپ ہی کو مبارک رہے بندہ اِس سے محروم ہی رہے تو بہتر ہی۔ اور چار دانت جو حضور کے ٹوٹے تو آپ کو اسکا ذرا بھی خیال نہین ہی اور غلام کے اگر ایک دانت پر بھی آنچ آتی تو غضب ہی ہو جاتا۔ اب یہ فرمائیے کہ اِس گدھے کو کیا کیجیے گا جو آپ کا غنیم چھوڑ کے بھاگ گیا ہی فوجدار بولے بات یہ ہی بھائی بدھو نفر کہ ہم مال غنیمت کو حرام سمجھتے ہین گو اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر ہم اس جانور کو لین تو اسمین کوئی مضائقہ نہین۔ مگر یہ کیا کم ہی کہ اتنے بڑے نامی شہزادے کو مارا چارون شانے چت۔ وہ مارا۔ اور سچ کہنا کیسا بگ ٹٹ بھاگا ہی۔ اور لطف یہ ہی کہ ہمکو اپنے نیزۂ خونفشان اور تیغ خارا شگاف اور شمشیر خوش غلاف کے کام مین لانے کی کوئی ضرورت نہ ہوئی۔ بدھو بولے اب تو وہ شہزادہ اس جانور کے لینے کو واپس نہ آئیگا۔ لہذا یارون کا مال ہی یہ کہکر بدھو نے اس جانور کی کاٹھی اور لگام لیکے اپنے گدھے کو لیس کیا اور دونون نے سبزہ زار پر بیٹھکے کھانا کھایا یہ بھی وہ نائی چھوڑ گیا تھا۔ موٹی موٹی جو کی روٹیان اور ساگ کی بھجیا اور سفید عمدہ گڑ۔ کھانا کھاکر در پانی پیا اور فوجدار صاحب نے اپنی معشوقہ کو یاد فرمایا۔

	امید عفو کچھ اب ای الہ پڑتی ہی		کڑی نظر طرف بیگناہ پڑتی ہی
✓	نقشۂ وحشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق		پاؤن مین اپنے پہن لیتا ہون زنجیر فراق
	دیکھای ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق		خواب وصلت مین جو دیکھون پاؤن تعبیر فراق
	رسم وراہ شہر فرقت کے ہین سب کوچے الگ		خضر کو رستہ بتا دیتے ہین رہگیر فراق
	ترکش سیمہ سے ای قاتل نکلتا ہی نہین		ہوگیا ہی کیا لب معشوق یہ تیر فراق

بدھو نفر سے فوجدار نے اکڑ کر کہا کیون بھائی بدھو تم تو کہتے تھے یہ ہوگا اور وہ ہوگا اور سمجھ بوجھ کے کام کرو اور یہ کرنا اور وہ نہ کرنا۔ اور اس مرض کا طوطا یار لوگ پالتے ہی نہین۔ نیزہ اُٹھایا اور زیر کردیا ہم وہ لوگ ہین جو قلعون اور سلطان خانون اور محلون مین رہتے ہین اور جنکے دیکھنے کو سلاطین جہان اور شاہان زمان اور یلان رفیع المکان جاتے ہین اور جب ہم لوگ لاکھون کروڑون جنگون مین سرسبز ہوئے اور لکھو کھا زخم کھاکے بادشاہون کے دربار دُربار مین جاتے ہین تو بادشاہ وزرا اور امرا اور اعیان مملکت کو حکم دیتے ہین کہ تم لوگ تا در خانہ استقبال کو جاؤ اور اس عصر کے اسکندر کو باعزاز لاؤ اور نصف راہ تک خود شہنشاہ عالم و عالمیان پیشوائی کرتے ہین اور ہاتھ مین ہاتھ دے کر شہنشاہ بیگم کے روبرو لے جاتے ہین اور بادشاہ جہان کی لڑکی جو بڑی حسینہ جمیلہ شہزادی ہوتی ہی اپنی جان کے ساتھ ہم سے ملیگی اور ہم اُس کی خوبصورتی کو اپنی معشوقہ نازک اندام نازک ادا نازک بدن کی خوبصورتی سے مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو ترجیح دین گے۔

	حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا		سب سے بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا

بس وہ شہزادی ہمین دیکھتے ہی ہزار جان سے مثل بلبل ہمارے گل عارض پر عاشق ہوجائیگی اور اس بات کا صاف صاف اقبال کرلیگی کہ ہم سے بڑھ کے تمام روے زمین پر کوئی بہادر نہین ہی بادشاہ اپنی سلطنت کے کل بہادرون اور جنگجویون کو جمع کرینگے اور اُنسے کہینگے کہ ایک بڑا نامی گرامی بہادر باہر سے آیا ہی اور وہ اپنے جوہر دکھائیگا جس کسی کو مقابلہ کرنا ہو آئے۔ اور مقابلہ کرے مگر سب مقابلہ مین ہمسے نیچا دیکھینگے اور مُنھ کی کھائینگے اپنا سا مُنھ لیکر رہ جائینگے کوئی تاب مقاومت نہ لائیگا اور شہزادی کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوجائیگا۔ اب سُنیے کہ اس مقابلے کے بعد اتفاق سے شہنشاہ زیجاہ کو ایک اور بادشاہ گردون مدار جم اقتدار سے مقابلہ کرنا پڑیگا اور ہم عرضی بھیجینگے کہ ہمکو میدان جنگ اور معرکۂ دار و گیر اور ہنگامہ ستیز مین جانے کی اجازت دیجیے اور وہ بہ طیب خاطر فوراً منظور کرلینگے اور ہم آراستہ اور لیس ہوکر ایک دم سے روانۂ میدان ستیز ہونگے اور پہلے اپنی معشوقہ نوخیز یعنے شہزادی

رشک حور و از قصور سے ملینگے اور اُنسے بھی اجازت کے طالب ہونگے کہ اِس بے ادب گستاخ بادشاہ کو نیچا دکھائین اور اِس کے حواس خمسہ برجا کرین کہ دیکھے جس مملکت مین ہم سے یلان نامدار اور بہادران گرامی ہین وہان تیری اور تیری فوج کی کب چل سکتی ہی کجا شیر ژیان کجا بکری کوئی مقابلہ بھی ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ جبھ شہزادی سے ملنے جائینگے۔ تو بڑے ستم کا سامنا ہوگا ہم دونون مل کے روئین گے اور وفور غم والم سے شہزادی کو غش آجائیگا تو گلاب اور نخلہ سونگھایا جائیگا جب ہوش مین آئیگی تو ہم اُنکے دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیکر آہستہ آہستہ روئین گے اور دست نگارین کے بوسے لینگے اور اشکون سے اُسکے ہاتھ تر کر دینگے بہزار خرابی وہ اجازت دینگی مگر اس شرط پر کہ ہم جلد واپس آجائین توقف نہ کرین اور اپنے احوالات سے شہزادی کو مطلع کرتے رہین صبح کو بادشاہ اور بادشاہ بیگم کے سلام کو جائینگے اور اسکے بعد شہزادی سے رخصت ہونے کی خواہش ظاہر کرینگے مگر وہان سے جواب آئیگا کہ شہزادی نصیبا اعدا علیل ہین بیماری کے سبب سے وہ کسی سے ملاقات نہین کرسکتین ہم فوراً تاڑ جائینگے کہ رنج مفارقت کی وجہ سے اُن کا یہ حال ہی۔ کمال ملال ہی مگر۔

عیسی مریم یہان اعجاز دکھلائین گے کیا ٭	زندگی کافور ہی مرہم سے پھل پائین گے کیا
رشتۂ جان ہی نہین پھر زخم سلوائین گے کیا	دوست غمخواری مین میری سعی فرمائین گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائین گے کیا	
خون دل حسرت مین جانبازی کی اب کھاتا ہون مین	دم اُلجھتا ہی مرے سینہ مین گھبراتا ہون مین ٭
سر بکف تکبیر خوان عقل اپنی دوڑاتا ہون مین	آج وان تیغ وکفن باندھے ہوے جاتا ہون مین
عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لائین گے کیا	

جیسے ہی خدائی فوجدار علیہ الرحمۃ نے سُنا کہ شہزادی تاب جدائی نہین لاسکتی اور نہ روک سکتی ہی نہایت ہی رنج ہوا اور زار زار رونے لگے۔

گریان شد و تلخ تلخ بگریست		بے گریۂ تلخ درجہان کیست	

خادمہ نے اندر جاکر مجلسرا مین اپنی بی بی یعنی شہزادی سے کل حال بیان کیا کہ حضور کا عاشق زار دروازے پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہی اور اُسکی حالت بڑی خراب ہی۔ خادمہ سے شہزادی نے کہا کہ صرف ایک امر کے باعث سے ہم ہچکچاتے ہین اور وہ یہ ہی کہ خدا جانے یہ شخص شاہی خاندان کا ہی یا نہین۔ اگر اولاد شاہ ہی تو بس پھر کوئی مضائقہ نہین ہی ورنہ لوگ ہمکو ہنسینگے کہ کہان جاکے گری۔ اور ہماری اس شخص پر جان جاتی ہی۔ غدا ہونے کو جی چاہتا ہی۔ تم ذرا حسب نسب تو دریافت کرو کہ نجیب الطرفین

اور شریف الجا نہین ہی کہ نہین اگر عالی خاندان معالی دودمان ہی تو سبحان اللہ ہم خرما ہم ثواب ورنہ ع ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ اس خواص نے جو شہزادی کی مطبوعۂ خاص تھی ان کو یقین دلایا کہ یہ ضرور کوئی رئیس والا دودمان ہی امیر عالی خاندان ہی کیونکہ اسکی گفتگو چال ڈھال قطع وضع بات چیت سے صاف پایا جاتا ہی کہ یہ کوئی امیر کبیر ہی۔ تربیت یافتہ خوشرو جوان۔ الغرض ادھر یہ روانہ ہوے اور اُدھر اُس شہزادی نے زار زار رونا شروع کیا۔ خواصون پیخدمتون ہمجولیون نے سمجھایا کہ بی بی کیون ہلکان ہوتی ہو تمھاری ہی بات کے لیے تو یہ گئے ہین اور جنگ سے لوگ سرخرو ہو کر واپس آتے ہی ہین اسمین استعجاب اور حیرت کا کون مقام ہی اور پریشانی کا کیا باعث ہی ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ضرور ضرور اُس غنیم کو یہ زیر کرینگے اور بڑا نام ہوگا اور جہان پناہ اور حضور کی مان بھی بہت خوش ہونگی اور سرکار ہم سب لوگون کا کلیجا بھی ہاتھ بھر کا ہو جائیگا۔ اب سُنیے کہ یل والا تبار میان خدائی فوجدار دام بالافتخار جنگ مین جاکے بڑی کامیابی حاصل کرینگے۔ کئی شجون ہونگے کئی لڑائیان جیتین گے کئی بہادرون کو زیر کرکے سرخرو آئینگے۔ اور غنیم کی فوج بالکل پسپا ہو جائیگی۔ اب جب ہم واپس آئینگے تو بادشاہ سے ملاقات ہوگی اور شہزادی سے بھی ملینگے اور بادشاہ سے عرض کرینگے کہ از برائے خدا ہماری خدمات جلیلہ کے جلد وہین ہمکو کچھ انعام دیجیے مگر جو مین مانگون وہ مجھے ملجائے اور وہ یہ ہی کہ شہزادی کو ہم اپنے عقد نکاح مین لائین کیونکہ ہمنے بڑا کارنمایان کیا ہی۔ بادشاہ ہمکو اجازت نہ دیگا۔ کہیگا کہ واللہ اعلم تم کون ہو کون نہین ہو۔ اس ملک کے باشندے نہین ہو۔ تمھارا حال نہین معلوم کہ کس خاندان کے ہو۔ اجنبی آدمی کو بھلا ہم کس اعتبار پر لڑکی دین۔ ہم بہت کچھ کہینگے اور اصرار کرینگے مگر وہ ایک نہ مانینگے آخر کار ہم اسکو چوری سے لے بھاگینگے۔ میان بی بی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ جب بادشاہ اور اُنکی بیگم کو خبر ہوئی کہ یہ شخص کوئی ایسا ویسا آدمی نہین خود بادشاہ جمجاہ ہی تو دونون خوش ہوے کہ بادشاہ کی لڑکی کا عقد ایک شاہزادے کے ساتھ ہوا جب بادشاہ نے قضا کی تو شہزادی تخت سلطنت پر متمکن ہوئی اور ہم بادشاہ بنگئے۔ اور میان بدھو نفر کو انعام فاخرہ دیا اور اعیان سلطنت مین سے ایک معزز اور جلیل القدر رئیس کی صاحبزادی کے ساتھ تمھارا عقد ہوگیا۔

میان بدھو گو اکثر اوقات اپنے آقاے نامدار کی حرکات مجنونانہ سے ازبس ناراض ہو جاتے تھے مگر ایکی دفعہ جو یہ اول جلول تقریر سُنی اور سب کے آخر مین یہ مژدۂ روح افزا گوش گزار ہوا کہ وزیرزادی کے ساتھ عقد ہوگا تو باچھین کھل گئین اور سب باتون کا پورا پورا یقین آگیا کہ صبح شام ہی انشاء اللہ اسنے اور کسی بادشاہ سے جنگ ہوگی اور جسکی جانب سے یہ لڑتے ہونگے وہ کامیاب ہوگا خدائی فوجدار شہزادی کو عقد نکاح مین لائینگے اور خود بدولت یعنی میان بدھو نفر کسی رئیس زادی کے ساتھ [illegible] ینگے

تھوڑی دیر کے لیے مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائے اور خدائی فوجدار کا کمال شکریہ ادا کیا اور کہا تمام عمر آپ کے احسان سے سبکدوشی نہ حاصل ہوگی اور اب مجھے یقین کامل ہی کہ ضرور بالضرور آپ اور ہم دونون کہین کے بادشاہ ہونگے اور ضرور کوئی پری چہم شہزادی ہمارے حصے مین آئیگی خدائی فوجدار نے کہا (مگر بھائی بدھو ایک بات اسوقت ہمارے ذہن مین آئی وہ یہ ہی کہ ہم کسی بادشاہ کے پوتے یا لڑکے تو ہین نہین اگر اس بنیاد پر ہماری بادشاہی گئی تو بڑا غضب ہو جائیگا۔ ہان اس مین شک نہین کہ ہم رئیس زادے ہین اور ہزارون امرا سے خاندان مین بڑھ چڑھ کے ہین عالی خاندان نجیب الطرفین شریف الجانبین۔ مگر بادشاہ کا خون نہین ہی۔ اسمین ذرا غور کرنا پڑیگا) میان بدھو نفر نے صلاح دی کہ اگر اتفاق وقت سے شہزادی کے ساتھ عقد ہونے کا موقع حضور کو نہ ملے تو ہمارے نزدیک سب سے بہتر یہ کارروائی ہی کہ آپ زبردستی چھین لیجائین اور اگر زبردستی چھیننے کا بھی موقع نہو تو چوری کیجیے اسمین کوئی آپ کو چور یا سارق یا دزد نہ کہیگا یہ چوری نہین ہوگی بلکہ ایک قسم کی سینہ زوری ہوگی اور آپ کے فش کے لوگون مین اسکا کوئی عیب بھی نہین ہی۔ الغرض ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ حضور بادشاہ ہونگے اور بندہ بھی اپنی مرادون کو پہونچیگا۔ خوشی کے شادیانے بجینگے۔ دوست مالا مال۔ دشمن پائمال دوست شاد دشمن نامراد۔ مگر کہین ایسا نہو کہ آپ غلام کو گوشۂ دل سے فراموش کر جائین اور بندہ گھر بار چھوڑ کے بیوقوف بنے اور مفت مین تباہ ہو۔ ساری خدائی مین روسیاہ ہو۔ دوست دشمن سب اُلّو بنائین اور ٹھٹھے دین کہ واہ اچھے بادشاہ ہونے گئے تھے۔ خاک سیاہ ہو کے آئے اور اُلّو کے اُلّو بنے۔ یہ بھی کوئی عقل کی بات ہی۔ لڑکے بالے الگ حیران ہون کہ اتنے دن فاقہ کشی کر کے مصیبت سے دو چار ہوے تباہی مین گرفتار ہوے۔ نہ گھر کے رہے نہ بار کے۔ فوجدار کو اِس تقریر پر بڑا غصہ آیا کہا تم بڑے چھوٹی عقل کے آدمی ہو اور پست ہمت۔ مرد خدا ہم لوگ کہین دروغگوئی کیا کرتے ہین۔ دروغگو کاذب کے قریب نہین بھٹکتے۔

دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

بدھو نفر اور بھی خوش ہوے۔ لہا ایک بات غور طلب یہ ہی کہ جب کسی وزیرزادی سے میری شادی اور خانہ آبادی ہوگی تو مین اسکو خوش کر سکونگا یا نہین اور وہ میری گفتگو کو پسند کریگی یا ناپسند۔ مین گنوار ہون اور ذلیل آدمی مجھے اُس سے گفتگو کرنے کی تمیز کہان سے آئیگی ایسا نہو کہ شادی ہونے کے بعد کوئی بکھیڑ پڑ جائے وغضب ہی ہو جائیگا اگر شادی کے بعد اُسنے مجھے چھوڑ دیا تو مین بس گیا ہی گزرا۔ کہین کا نہ رہا۔ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ بس گیا ہی گزرا۔ مجھے ذرا یہ بھی سکھاتے جائیے کہ امیرزادیون رئیس زادیون

وزیرزادیون سے گفتگو کیونکر کی جاتی ہی۔ گنوار مرد کو کوئی شریف زادی پسند نہ کریگی۔ اسکا کیا علاج ہوگا۔
خدائی فوجدار نے اُنکی تسلی کی اور کہا سنو میان بدھو نفر تمنے مثل سُنی ہوگی کہ چھوترہ خود کو توالی سکھاویتا ہی کوئی مان کے پیٹ سے سیکھ کے نہین آتا۔ آپ ایک کام کیجیے کہ ان اول جلول فضول باتونکی طرف مخاطب نہ ہوجیے اور اپنا دھندا کیجیے وہ خود آپ کو تمیز سکھا لیگی۔ بدھو کی جان مین پھر از سرِ نو جان آئی۔ کہا واقعی یہ ہماری حماقت ہی۔ اب اس جنون سے ہم دور رہینگے کیونکہ جب ہم شہزادون کی دربان ڈانٹ کے کھڑے ہونگے اور موتی اور جواہرات ہماری پوشاک مین جھلک اور لٹک رہے ہونگے تب تو بھائی صاحب ہمارا بھی عجب حال ہوگا۔ ہزار ہا کوس سے لوگ دوڑ دوڑ کے ہمکو دیکھنے آئینگے اور ہم اکڑ کے کھڑے ہونگے۔ وہ جُھک جُھک کے سلام پر سلام کرینگے اور ہم غرّائینگے اور تمام دنیا مین ہمارا نام ہوگا۔ اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہین۔

صدقے اس بندہ نوازی کے تری ہین جان و دل	باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

خدا نے چاہا تو ہم ان باتون سے ضرور نا محروم نہ رہینگے۔ خدائی فوجدار نے مسکرا کر کہا یار عزیز نا محروم نہ کہو۔ محروم کہا کرو۔ نا محروم گنوار بولتے ہین۔ اسپر بدھو نے جھلا کر کہا دیکھا حضور اسی بات کو تو مین روتا ہون اور رونا کیا ہی جناب۔ اگر نا محروم اُس وزیرزادی کے روبرو کہتا تو اُسکی خواصین تک اپنا منہ کو ہنستین کہ واہ اچھا موا گنوار آیا ہی۔ نا محروم کی بہت کمی۔ اومین اسقدر خفیف ہوتا کہ اگر زمین مین دھنس جاتا تو بڑا خوش ہوتا۔ ہمین از براے خدا آپ آدمی بنائین۔ ہم انسانیت کے درجے سے منزلون دور ہین خدائی فوجدار نے ہنسکر جواب دیا (بھائی صاحب کسی شاعر نے خوب ہی کہا ہی)۔

آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز	کتابطوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

آپ اب بھلا کیا پڑھین پڑھائینگے۔ کہین بوڑھے طوطے بھی پڑھا کرتے ہین۔ اب بس آپ جیسے گنوار کے لٹھ بنے ہوے ہین ویسے ہی بنے رہین۔ اب پڑھنے کے دن اور زمانہ باقی نہین رہا۔ مگر ہان اسقدر یاد کر رکھو کہ ذرا ڈاڑھی کو درست رکھا کرو۔ دوسرے تیسرے دن کنگھی کیا کرو۔ کچھ تو آدمی بنو۔ تم بالکل حیوان ہی بنے جاتے ہو اور اسپر طرّہ یہ کہ ہم شہزادی کو بیاہینگے۔ جو دیکھیگا وہ فوراً پہچان جائیگا کہ یہ کوئی دھوبی یا حجام یا موچی ہی۔ بھلا مانس نہین ہی۔ بھلے مانس کے اگر ڈاڑھی ہوئی تو وہ اُسکو روز صاف کرتا ہی کنگھی کرتا ہی دھوتا ہی۔ تیل ڈالتا ہی اور اگر چہرہ صاف ہوتا ہی تو روز اُسترا پھیرتا ہی۔ خود اپنے ہاتھ سے بناتا ہی خواہ روز بلانا غبار بر آتا ہی خلیفہ کو بلواتا ہی حجام سے بنواتا ہی۔ بدھو نفر بولے قبلہ سُنیے آپ مجھے کسی جزیرے کا مالک مقرر کر دیجیے اور میری ڈاڑھی کی آراستگی مجھپر ہی چھوڑ دیجیے مین آپ ہی سمجھ لونگا۔ جب خدا کے فضل سے بندۂ درگاہ کو بادشاہی یا وزارت ملیگی اور جب وزیرزادی ہماری بغل اور آغوش کو

رونق بخشیگی تب ہمکو ڈاڑھی کی صفائی اور درستی مین کوئی دقت نہ پڑیگی۔ آپ بھی بعض اوقات وہ باتین کہتے ہین کہ گدھون تک کو ہنسی آئے انسان کس شمار قطار مین ہی۔ فوجدار اس بات پر بہت جھلائے قریب تھا کہ جھلا کے اُسی دن کی طرح انکو خوب ٹھیک بنائین اور وہ سزا دین کہ یہ بھی یاد کرین مگر رحم آگیا اور کہا او نابکار تجھے بات کرنا تک تو آتا نہین تو وزیرزادی اور امیرزادی کو بھلا کیا بیاہیگا۔ اور ہزار دفع منع کر دیا کہ خبردار ہمارے مُنھ نہ لگا کر یہ بے ادبی کا فقرہ کیا بک دیا کہ گدھون تک کو ہنسی آتی ہی انسان کی کیا حقیقت ہی یہ فقرہ تیری حماقت پر دال ہی۔ اب اگر ایسی کوئی بات مُنھ سے نکالی تو حلال ہی کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا۔ یہ یاد رکھنا کہ ایکی کوئی رعایت نہ کرونگا (نیزہ دکھا کر) اسکا لوہا مانتا ہی یا نہین۔ بدھو نفر کی روح فنا ہوگئی۔ پیشتر کا چوٹ کھایا ہوا تو تھا ہی فوراً لوٹ گیا اور لیٹ کے کہا اگر ایکی نیزہ دکھایا تو اپنا خون کر ڈالونگا اور جان دیدونگا۔ بس ایکی ہمارا خون تمھاری گردن پر ہوگا۔ بھالا والا سب دھرا ہی رہیگا۔

بڑی دیر کے بعد خدائی فوجدار رسلہ اللہ الغفار کو اپنی معشوقہ طرحدار دگلعذار یاد آئی اور یہ بے تکی ہانک حضور نے لگائی۔

	ای جان من جانان من از من چرا رنجیدۂ	دائم گہ نخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ	

مین وہ بہادر زمان اوریل پہلوان اور نبرد آزمائے روئین تن اور گرد لشکر شکن ہون کہ اگر دس ہزار فیلان فلک شکوہ پر چار چار ہزار نبرد آزما بندوقین چھتیائے ہون تو اُنکی کوئی اصل وحقیقت مجھ ایک شخص کے مقابل مین تن تنہا نہو سکیگی۔ مگر ہائے رنج فرقت نے ہمین مار ڈالا اور کہین کا نہ رکھا۔

	جہان مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	دلے نہ دیکھا تھا درد والم جدائی کا	
	دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا	بُرا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا	
	غضب ہی قہر ہی یار دستم جدائی کا ٭		
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا ٭		

جب سے تمھاری صورت زیبا دیکھی ہی اور آنکھ سے آنکھ لڑی ہی تب سے ہمارا بُرا حال ہی خواب وخور حرام اور محال ہی۔ مگر بندگی بیچارگی۔ عالم مجبوری ہی۔

	لڑی ہی آنکھ اک شوخ حسین سے	لہو روئونگا چشم پاک بین سے	
	سمندر جوش ماریگا زمین سے	ملیگی سیل خون عرش برین سے	
	ٹپکتا ہی یہ میری آستین سے		

میان بدھو نفر جو ابتک اِس نیزۂ خونبار کے خوف کے مارے زمین پر پڑ رہے تھے۔ اب ذرا کلبلا کے اُٹھے

اور کہا واللہ ہی اگر ابکی ذرا بھی تمنے کوئی کج ادائی کی اور ذرا نیزہ دکھایا تو بس کنوین ہی مین کو دپڑونگا اور حشر کے دن دامن تمھارا پکڑونگا۔ آخر کار کیا سبب ہی کہ ایک بھلے مانس کو ہمراہ لائے اور اب اُسکو تلوار اور کٹار اور چھری اور بھالا دکھاتے ہو۔ خلاف عقل۔ بالکل خلاف عقل۔ بڑی بہادری بس اسی مین ہی کہ زیر دست پر بھالا چلاؤ۔ واہ۔ واہ واہ۔ اُن لوگون سے مقابلہ نہین کرتے ہو جو تمکو اور تمھارے ساتھ مجھکو دھنک کے دھر دیتے ہین۔ غریبون ہی پر شیر ہو۔ فوجدار نے جو یہ تقریر سُنی تو سر سے پاؤن تک آگ بھبھو کا ہوگئے۔ جل بھُن کے خاک سیاہ از سر تا پا آگ لگی ہوئی۔ مارے غصے کے کانپنے لگے۔ بدھو نے جو تیور بیڈھب پائے تو مارے ڈر کے کھسک گیا اور دور جاکر کہا۔ اب بندہ رخصت میشود اللہ نگہبان شما ست۔ اب الوداع۔

ابتو بدھو نفر چلے یان سے	پھر ملین گے اگر خدا لایا

کہا سُنا معاف۔ خدائی فوجدار گو بڑے ہی غیظ و غضب مین تھے۔ آستین کہنیون سے چڑھائے ہوے جان لینے پر تلے ہوے۔ بدھو نے ستم ہی ڈھایا کہ یہ فقرہ کہدیا کہ (آپ اور ہم دونون کو جو لوگ دُھنک ڈالتے ہین اُنسے آپ کی نہین چلتی) مگر سوچے کہ اس کو اتنی دور سے ساتھ لائے ہین اور اسکی جورو اور بچون کو ذرا بھی اطلاع نہین دی۔ اب اسکو تن تنہا چھوڑ دونگا تو یہ بڑی دقت سے اپنے بال بچون تک پہونچیگا۔ بدھو کے تعاقب مین انھون نے گھوڑا دوڑا دیا۔ بدھو سمجھا کہ مجھے قتل کرنے آتے ہین یہ بھی بے تحاشا بھاگا۔ تھوڑی دور دوڑکر دم ٹوٹ گیا آخر کار قریب تھا کہ بدھو ایک ندی مین ڈوب مرین کہ خدائی فوجدار نے گھوڑے کی باگ روک لی۔ بدھو نفر نے غل مچاکر کہا اگر جان لینی ہی تو بسم اللہ مگر یاد رکھنا کہ تم بھی مردود جہان ہو جاؤگے کسی نے آج تک وفادار خادمون کے ساتھ یہ بے اعتنائی نہین کی جو حضور خانہ زاد کے ساتھ کرتے ہین۔ اب آپ کو پورا پورا اختیار ہی کہ چاہے مار ڈالیے چاہے نہ قتل کیجیے۔

اگر بخشتے زہے رحمت نہ بخشتے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہی جو مجا زیا رمین آئے

خدائی فوجدار نے کہا (ای برادر) ہزار بار مین نے تمھارا لحاظ کیا اور سمجھایا کہ کلمات جگر خراش زبان سے ہمارے خلاف نہ نکالنا۔ مگر تم سُنتے ہی نہین تو اس کو کوئی کیا کرے۔ اب ہماری صلاح یہ ہی اور صلاح ہی نہین بلکہ حکم ہی کہ تم اپنی ان حرکتون سے باز آؤ۔ اور [illegible] اب یہان سے چلے چلو۔

ہوا جو کچھ وہ ہوا بس گذشتہ را صلواۃ	کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

ایک بات کا اور بھی لحاظ رکھو۔ وہ یہ کہ مجاز اب کبھی نہ کہنا صحیح لفظ مزاج ہی اگر مجاز کہو گے تو لوگ تمکو گنوار سمجھے لینگے۔ اور وزیرزادی جو تمھاری بی بی ہونگی وہ بھی تمکو گنوار سمجھینگی۔ اور ہمکو افسوس کے ساتھ کہنا پڑیگا کہ۔

آدمیت اور شے ہی علم ہی کچھ اور چیز		کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

بہرکیف اب تمپر فرض ہی کہ آیندہ سے جو ہم کہین اُسکو اپنا دستور العمل سمجھو۔ اور خواہ مخواہ کے لیے ہمارے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لاؤ۔ اور اگر تمکو عقل سے بہرہ ہی نہین ہی تو مجبوری والسلام۔ بدھو نفر بولے ہزار بار سمجھے بھی کہدیا کہ یا تو ہماری ہی راے پر چھوڑ دو یا ہمکو آدمی بناؤ عمدہ عمدہ محاورے اور سلیقہ سکھاؤ مگر حجام کے بارے مین مطلق دخل نہ دیجیے آپ صرف اس فکر مین رہیے کہ مین کہین کا نواب ہو جاؤن۔ خدائی فوجدار نے بڑے غور کے ساتھ کہا (بھائی صاحب ایسا ہی ہوگا۔ یہ کون بڑی بات ہی) اسکے بعد حضور پر نور فیض گنجور کی گدھ کی سی نظر ایک شے پر پڑی جسکا ذکر فصل آیندہ مین معرض بیان مین آتا ہی۔

فصل ۔ ۸

خدا نے فضل اے ساقی کیا ہی	چمن مین سبزۂ رحمت اُگا ہی	سحاب رحمت حق گھر کے آیا
گلستان پر کیا ہی جسنے سایہ	نہین باقی رہا اب کوئی آزار	عجب کیا ہی رہے نرگس نہ بیمار
ہوا سرسبز سارا باغ عالم	صبا دیتی ہی خوشخبری یہ پیہم	بہار عشرت دیکھو نوجوانو
کنارے نہر کے پھر میکشی ہو	غنیمت ہی گلستان کا نظارا	چمن مین میکشون کا ہی اجارا
گلستان ہی کہ ساقی انجمن ہی	بڑے زورون پہ اِن روز و چمن ہی	لچک ہی سرو مین جیسے قد یار
گلون کے مثل مین سب سُرخ رخسار	صدائے خندۂ گل مین نمک ہی	چمن شوریدہ ہی کیا اسمین شک ہی
شرابِ ناب کی خواہش مین لالہ	لیے ہی ہاتھ مین اپنے پیالہ	چمن مین ہی جو بلبل چہچہاتی
تو بہکی بہکی باتین ہی بناتی	غزل خوانی مطرب ہین گاتے	چمن مین یون ہین طائر چہچہاتے

کہون کیا مین بہار باغ عالم		ہر اک سو جوش عشرت کا ہی پیہم

یہ اشعار عشرت بار بہ لحن داؤدی پڑھتے ہوے ہمارے خدائی فوجدار اپنے سواتی رشک حمار پر سوار خوش خوش چلے جاتے تھے اور دل ہی دل مین سوچتے جاتے تھے کہ خدا نے چاہا تو پالا کی ہمارے ہی ہاتھ رہیگا کہ دفعتہً خدائی فوجدار کیا دیکھتے ہین کہ سڑک پر کوئی بارہ تیرہ آدمی پیادہ پا چلے آتے ہین یوقدمے آہستہ آہستہ جاتے ہین۔ سب پا بہ زنجیر۔ سب قیدی اور اسیر۔ ان کے ہمراہ دو سوار تھے اور دو مسلح آدمی پیادہ پا۔ سوارون کے پاس بندوقین تھین اور جو لوگ پیادے تھے

اُنکے پاس تلوار اور نیزے۔ اِنکو دیکھکر میان بدھو نفر بولے (حضور یہ غلام ہین۔ بادشاہ کے حکم سے یہ مجبور کیے گئے ہین کہ غلامی کرین انسے زبردستی کام لیا جائیگا۔ اِنکی بڑی خواہش ہوگی کہ آزادی حاصل کرین مگر حکم بادشاہ کو کون ٹال سکتا ہی۔ ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ کوئی آدمی شمشیر بکف نہ نظر آئے۔ چلیے سب کی تلوار بن چھینلی گئین اور ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہی۔

ہی حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے		سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے	

خدائی فوجدار۔ نے کہا بھائی بدھو کام کے وقت خصوصًا ایسے وقت جبکہ جنگ کی تیاری ہو کبھی بھولے سے بھی شعر شاعری کا ذکر نہ کرنا اگر بہت ہی جی چاہے تو اشعار رزمیہ پڑھو مگر وہ تمسے گنوار کو یاد کہان۔ یہ شعر خدا جانے کی فاقون مین سیکھا تھا۔ ہان یہ تمنے کیا کہا کہ بادشاہ نے زبردستی انکو غلام بنالیا۔ زبردستی کا لفظ تو ہم سُننا ہی نہین چاہتے تھے۔ کیا بادشاہ نے ہمارا نام نہین سنا کہ ہم خاص اسی کام کے لیے ہین کہ اگر کوئی فرد بشر کسی پر زبردستی کرے تو ہم اُسکو بچائین۔ بدھو بولا سرکار قانون کی رو سے اِنکو سزا ملی ہی۔ انکی تو بڑی خواہش ہی کہ کسی طرح رسّیان توڑکے بھاگ جائین۔ مگر مجبوری کو کیا کرین۔ اِنکا کوئی بس ہی نہین۔ اول تو اُنکے پاس کوئی آلۂ حرب نہین۔ دوسرے پابہ زنجیر۔ تیسرے دو بھوت گھوڑون پر سوار اور دو پیادہ پا۔ اِنکا بس کیا ہی۔ خدائی فوجدار نے چین بہ جبین ہو کر کہا۔ (بہرکیف یہ اپنی مرضی کے خلاف جاتے ہین اور لوگ انکو زبردستی گرفتار کیے لیے جاتے ہین اور ہماری آنکھون مین خون بھرا آتا ہی۔

ای زبردست زیر دست آزار		گرم تا کے بہ ماند این بازار	
بہ چہ کار آیدت جہاندارے		مردنت بہ کہ مردم آزارے	

بدھو سمجھ گئے کہ خدائی فوجدار آمادۂ شر ہین۔ کہا جناب والا ذرا اتنا خیال ضرور رکھیے کہ بادشاہ وقت نے انکو قانونًا سزا دی ہی یہ اصل مین غلام ہین غلامی کی حالت مین انسے کوئی سنگین جرم سرزد ہوا ہی جسکے جلد و مین بادشاہ اِنکو قید کی سزا دینا مناسب سمجھا۔ اب حضور ان مجرمون پر کیون رحم کرتے ہین۔ اِسکی کہان اجازت ہی۔ اتنے مین وہ غلامان اسیر قریب آئے۔ اور خدائی فوجدار نے نہایت عجز و ادب کے ساتھ بڑے حلم سے پوچھا (کیون حضرت۔ ان بیچارے بے بس لوگون سے کونسا ایسا جرم سرزد ہوا جسکے جلد و مین یہ اسقدر معتوب ہوے) ایک سوار نے جواب دیا کہ یہ غلام ہین اور اب حسب الحکم شاہ قید خانے جاتے ہین اور ہم چار آدمی اِنکے محافظ ہین۔ باقی حراست مین لوگ زندان تک جائینگے۔ بین اسکے سوا ہمکو اور کوئی امر انکے متعلق نہین معلوم ہی خدائی فوجدار نے

پھر کمال ادب اور عجز و الحاح کے ساتھ دریافت کیا کہ انکا جرم کیا ہو اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہو تو مین اسنے خود دریافت کرون کہ کس جرم کے پاداش مین یہ روز بد انکو دیکھنا پڑا۔ دوسرے سوار نے کہا ہمارے پاس سرکاری کاغذ موجود ہی اور اسپران سب کے جرائم اور میعاد قید کا ذکر بھی ہی مگر یہ موقع نہین ہی کہ کل کاغذات پڑھکے سُناؤن بہتر ہی کہ آپ خود ہی دریافت کرلین یہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے اعمال بد کا کچا چٹھا کہ سنائینگے کیونکہ بدمعاشی اور لچے پن کی باتون کے ذکر مذکور مین ان بدمعاشون کو بڑی دلچسپی ہوتی ہی۔ اتنی شہ جو پائی تو فوجدار صاحب آگے بڑھے اور اسمین بھی شک نہین کہ اگر وہ اجازت نہ بھی دیتے تو ہمارے خدائی فوجدار صاحب خود بلا انتظار اجازت اُن لوگون سے ہمدردی کرتے۔ شہ پاکر حضور فوراً بڑھے اور ایک غلام قیدی سے پوچھا (کیون جی تمپر کون جرم عائد ہوا ہی اس حالت زار کا سبب تو بتاؤ) اُسنے ہنس کر جواب دیا (مجھے اس جرم پر قید خانے بھیجتے ہین کہ مجھے عشق تھا عاشقی کے سبب سے جیلخانہ نصیب ہوا)

بہ جرم عشق توام میکشند و غوغائیست		تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

خدائی فوجدار بولے (بس اس عشق ہی کے جرم پر اسقدر سخت سزا دی۔ اگر عاشقی معشوقی کی سزا ایسی سخت ہو تو خدا ہی حافظ ہی۔ پھر تو ہمکو تمھارے پہلے قید خانے جانا چاہیے تھا) وہ بولا۔ (اجی وہ عشق نہین جو حضور سمجھے ہین۔ ہمین چوری کا عشق ہی۔ چوری کرنے کے عاشق ہین ہم۔ ابکی ہمنے ایک دوشالہ چُرایا۔ مگر دھر لیے گئے۔ ذرا سی دیر مین مشکین کس لین۔ ہمین معلوم بھی نہوا اب زنجیر پاؤن مین ڈال دی)

اُنھین ہی طوق منت کا گرانبار		ہمارے پاؤن کی زنجیر دیکھو

اسکے بعد خدائی فوجدار نے دوسرے سے وہی سوال کیا اسنے کوئی جواب نہ دیا۔ چپ۔ بشرے سے معلوم ہوا کہ افسردہ خاطر ہی۔ مگر جس آدمی نے پہلے جواب دیا اُسی نے اسکی طرف سے بھی جوابدیا اور کہا۔ یہ ایک چہکتی ہوئی چڑیا ہی۔ طائر خوشنوا۔ کہ اپنی نوا سنجی کے سبب سے اسیر ہوئی

گل و گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر		تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

فوجدار کی سمجھ مین نہ آیا۔ پوچھا خوش الحانی تو کوئی جرم نہین ہی۔ کیا بادشاہ لوگون کو اس جرم مین زندان بھیجدیا کرتا ہی کہ گایا کیون۔ بجایا کیون۔ وہ بولا جی ہان۔ یہ بھی جرم ہی قیدی گا نہین سکتے۔ فوجدار بولے (اب یہ صاف زبردستی ہی۔ گانے سے تو رنج ذرا کم ہوجاتا ہی۔ گانا تو غم غلط کرنیوالی شی ہی) وہ بولا ہان یہ سچ ہی مگر اس ملک کی انوکھی ریت ہی۔ جو ایک مرتبہ گاتا ہی وہ تمام عمر

رہتا ہے فوجدار کی سمجھ مین اب بھی نہ آیا۔ اسپر سوار نے کہا اجی جناب اِن بدمعاشون کی اصطلاح گانے سے اور ہی مراد ہے۔ گانے کے معنی علم موسیقی کے نہین ہین اِنکی اصطلاح مین گانا عبارت اس سے ہے کہ جرم کا اقبال کرے کہ ہمسے فلان جرم سرزد ہوا۔ جب انتہا سے زیادہ سختی کیجاتی ہے تب انسان تڑپ کے قبول دیتا ہے اسنے ایک بھینس چرائی تھی۔ اقبال جرم کرنے پر اسپر پچاس دُرے پڑے اور چھ برس کی سزا ملی۔ یہ اس سبب سے ملول اور افسردہ دل رہتا ہے کہ جتنے بدمعاش چور بے ایمان گرہ کٹ ڈاکو چلیے آپ اسوقت دیکھتے ہین یہ سب کے سب اسکو روز گالیان دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہین کہ نامعقول تو نے صاف صاف کیون قبول دیا کہ فلان جرم سرزد ہوا۔ کیون نہ کہدیا کہ مجھے یہ لوگ بیوجہ پکڑے لیے جاتے ہین۔ اِن لوگون کا قول ہے کہ ہان اور نہین دونون چھوٹے سے لفظ ہین۔ ہان کیون کہو۔ نا کیون نہ کہدو۔ ذرا سا لفظ ہے۔ فوجدار نے تیسرے آدمی سے دریافت کیا اُسنے کہا دس روپئے کی چوری کے لیے مجھے پکڑے لیے جاتے ہین۔ یہ بولے ہم بخوشی دس کے عوض بیس دینگے مگر شرط یہ ہے کہ یہ لوگ تمکو رہا کردین۔ وہ بولا یہ دس اگر آپ اِنکو دیجیے تو اسکے یہ معنی ہین کہ گویا کھاری کنوین مین ڈال دیے۔ اگر اُسوقت آپ ہوتے جب ظالمون نے مجھے قید کیا تو کاہے کو یہ روز بد دیکھنے مین آتا۔ مگر خیر خدا مالک ہے۔ ع۔ بسیدل نیم ہنوز بہ نیم چہ میشود۔

اب خدائی فوجدار نے چوتھے آدمی سے جو ایک معزز بھلا مانس معلوم ہوتا تھا اور جسکی ریش سفید ایک مشت دو دانگ تھی اسی قسم کا سوال کیا۔ وہ زار زار رونے لگا۔ مگر پانچوین قیدی نے اُسکی جانب سے کہا۔ بندہ نواز یہ معمر بزرگوار بڑی مصیبت مین ہین چار برس قید کی انکو سزا دیگئی ہے اور انکا جرم یہ ہے کہ یہ دلال تھے۔ خدائی فوجدار بولے یہ کون جرم ہے۔ دلالی تو ایک پیشہ ہے۔ یہ جرم کس قانون کا ہے۔ دلالون سے تو لوگون کا کام نکلتا ہے۔ عجب ملک ہے جہان دلالون کو اُنکے پیشے کے جرم مین گرفتار کرکے چار برس کے لیے زندان کو بھیجدیتے ہین ان کو اگر جیلخانے کا داروغہ مقرر کرتے تو البتہ ٹھیک تھا کہ ایک معزز آدمی معلوم ہوتے ہین۔ سوار نے کہا اجی جناب یہ دلال برائے نام ہین۔ اصل مین انکا پیشہ جادوگری ہے یہ لوٹا کرتے ہین اور لوگون کو ایذا پہونچاتے ہین وہ بولا حضور یہ ہمپر افترا کرتا اور بہتان لگاتا ہے۔ ایک سے انھون نے دریافت کیا۔ اُسنے کہا خداوند ہمارا جرم یہ ہے کہ ہمارے رشتہ دارون مین سے ایک چھوکری بڑی چلبلی اور خوبصورت ہے اُسپر ہماری جان جاتی ہے اور جان اس سبب سے جاتی ہے کہ ہمنے اُس کو دیکھا اور وہ اشارے کرنے لگی ہم اسپر مرے ہوے ہین اور وہ ہمپر جان دیتی ہے۔ ایک دن ایک شخص نے دیکھ لیا کہ وہ ہمکو لپٹ لپٹ کے چوم رہی ہے وہ بھی اسپر جان دیتا تھا بس دیکھتے ہی آگ بھبوکا ہوگیا اور اُسکے باپ سے کیا جاتے کیا کہدیا۔ اور ہمکو اس جرم مین چھ برس کی قید ہوگئی اگر حضور کے بس مین ہم

غریبون کی رہائی اور خلاصی کی کوئی ترکیب ہو تو مہربانی کرکے ہماری جان بچائیے ورنہ ہم بے موت مر جائینگے۔ آپ ہماری کمک کو کھڑے ہو جائیے تو عین احسان ہی ہم خدا سے دعا مانگین گے کہ خدا آپ کی مراد دلی بر لائے۔

ایک سوار نے کہا ارے صاحب آپ بھی کس سے باتین کرتے ہین۔ یہ بڑا باتونیا ہی دن دن بھر باتین ہی باتین کرتا رہے اور عالم آدمی ہی۔ گو ابھی نوجوان اور کمسن ہی مگر پڑھا لکھا ہی۔ اسکے بعد انھون نے دیکھا کہ ایک قیدی کوئی تیس برس کے سن کا ہی اور بھلا مانس آدمی معلوم ہوتا ہی مگر ہاتھ اور پاؤن اور گردن اور کمر تک لوہے سے جکڑا ہوا ہی۔ نہ ہاتھ اُٹھا سکتا ہی نہ پاؤن۔ یہانتک دشوار ہی مجبوری کے درجے آہستہ آہستہ چلتا ہی۔ خدائی فوجدار نے جوان کی یہ قطع دیکھی تو استعجاب کے ساتھ محافظون سے پوچھا کیون بھئی یہ آخر اس بدبخت سے کونسا جرم سرزد ہوا ہی جسکے جلد و مین یہ تباہی پڑی کہ سر سے پاؤن تک لوہا ہی لوہا ہی۔ گاردے والون نے کہا صاحب یہ جتنے ہین ان سب کا یہ گرو ہی۔ اسکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ ان سب نے جسقدر بدمعاشیان کی ہین وہ اسکی بدمعاشیون کے مقابل مین پاسنگ بھی نہین ہین۔ اور گو اس حالت مین جاتا ہی کہ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو بچ نہ سکتا مر ہی جاتا مگر اس سے ہمین خوف ہی کہ ایسا نہو یہ اب بھی ہماری آنکھون مین خاک جھونک کے بھاگ جائے ذرا بھی اگر اسکا بس چلے تو یہ ہم مین سے دو ایک کو کھا ہی جائے ہرگز زندہ نہ چھوڑے۔ رحم سے اسکو جانی دشمنی ہی۔ پوری عداوت۔ اسکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ پوچھا یہ کتنے دن کے لیے سزایاب ہوا۔ کہا دس برس کے لیے۔ ان ذات شریف کا نام امراؤ قنتوری بن زبیدی ہی۔ وہ بولا جھوٹے کی ایسی تیسی۔ یہ تم اتنا بڑھاتے کیون ہو۔ مجھے امرو کہتے ہین امراؤ قنتوری بن زبیدی میرا نام نہین ہی سوار کو اس گستاخی پر بڑا غصہ آیا۔ جھلا کے کہا ابے تو بدتمیزی کریگا تو مار کھائیگا۔ تجھے امراؤ قنتوری بن زبیدی نہین کہتے ہین لوگ۔ اسنے جواب دیا ہان کہتے تو ہین مگر غلط بات ہی۔ اجی صاحب آپ مجھسے سُنیے میرا نام امرو ہی اور قنتور کا مین رہنے والا ہون اور باپ کا نام زبیدی ہی۔ اگر آپکو ہمپر مہربانی کرنی ہی تو جو کچھ دینا ہو دیجیے اور ہمپر احسان کیجیے۔ آپ نے سب سے دنیا بھر کے سوال کیے اور دیا دلایا کبھی نہین۔ بڑے مزے کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ یہ دیکھیے مین نے اپنی انگلیون سے اپنی تاریخ لکھی ہی۔ اور جیلخانے مین فوراً رہن رکھدی۔ فوجدار نے کہا کیا بڑی عمدہ کتاب ہی کہ لوگون نے رہن رکھلی۔ وہ بولا۔ عمدہ۔ اجی! اچھے اچھے شاعرون اور نثارون کے چھکے چھڑا دیے ہین۔ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہی۔ جب سے پیدا ہوا ہون تب سے آجتک کا حال لکھا ہی۔ پوچھا کیا ابھی ختم نہین ہوئی۔ اسنے کہا سوانح عمری بھی کہین یون ختم

ہوتی ہی جب میری زندگی ختم ہوگی تب یہ بھی ختم ہوگی اب جیلخانے مین خوب فرصت ملیگی۔ ہم لوگون سے کوئی کام تو لیا نہین جاتا بس مزے سے لکھونگا جو کچھ لکھ چکا ہون وہ سب برزبان ہی مگر اب نئے حصے مین ان سوار صاحب کی خوب ہی خبر لونگا جو راستے بھر مین مجھے ڈانٹتے ڈپٹتے آئے ہین۔

فوجدار نے کہا بھئی تم خوش تقریر ہو۔ وہ بولا جی ہان خوش تقریر تو ضرور ہون مگر بدبخت بھی ہون کیونکہ بدبختی عالم کے ساتھ ہی ساتھ رہتی ہی۔ سوار نے کہا (اور بدمعاشی اور لچاپن اور شہدپن اور پاجی پن بھی تمھارا بیجا نہین چھوڑتا) قیدی نے جھلاکے جواب دیا (آپ سے ہزار بار کہا آپ دخل درمعقولات نہ دے مٹھا کیجیے۔ یہ انسان مین بڑا عیب ہی۔

زبان در دہان خردمند چیست		کلید در گنج صاحب ہنر	
چو در بستہ باشد چہ داند کسے		کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر	

مگر آپ کی زبان آپ کے قابو مین نہین ہی۔ آپ بھی مجبور ہین اسمین آپ کا کیا قصور ہی۔ سوار نے جو یہ تقریر سُنی تو آگ ہوگیا اور تلوار اُٹھائی کہ کاٹھی سے سر پر ضرب دے مگر خدائی فوجدار نے منع کیا اور کہا بھائی صاحب سُنیے۔ بات یہ ہی کہ جس شخص کے ہاتھ بندھے ہوتے ہین اُسکی زبان ذرا کھل جائے تو کوئی قباحت نہین ہی۔ اظہار مطلب کے جب اور سب راستے بند ہوجاتے ہین تو زبان ضرور کھل جاتی ہی۔

اسکے بعد خدائی فوجدار دام بالافتخار نے سب قیدیون کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ تم سب کی گفتگو سے منکشف ہوتا ہی کہ گو تم مجرم اور ملزم ضرور ہو مگر زندان مین جانا تمھاری خواہش کے خلاف ہی۔ اور یہ لوگ تمکو زبردستی گرفتار کیے لیے جاتے ہین۔ اول تو تم لوگ یہی نہین جانتے کہ مین کون ہون مین وہ ہون جسکو خدا نے خلق مین اس غرض سے خلق کیا ہی کہ غربا کو امرا کی ایذا سے بچاؤن اور زیردستون کو زبردستون کی مردم آزاری سے مصئون رکھون۔ اگر کوئی طاقت ور آدمی کسی کمزور بیچارے پر ستم ڈھائے تو ہمارے اوپر فرض ہی کہ اُس کمزور کی کمک کرین۔

ای زبردست زیردست آزار +		گرم تا کے بماند این بازار +	
بہ چہ کار آیدت جہاندارے		مردنت بہ کہ مردم آزارے	

یہ اسی وقت میرے امکان مین ہی کہ تمکو اس مصیبت سے بچاؤن اور کمک کرون مگر۔ ع۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دے + اگر یہ محافظ یعنی سوار اور پیادے افسر اور آدمی ہمارا کہنا مان لین گے تو بلا جنگ وجدال کے تم رہائی پاؤ گے اور چھوٹ جاؤ گے اسکے علاوہ تم لوگون نے ان محافظون کے ساتھ کوئی بے اعتنائی نہین کی ہی اگر انکو یہ خیال ہو کہ بادشاہ کے حکم سے تم لوگ جیلخانے بھیجے جاتے ہو تو یہ

خیال بھی ضروری ہی کہ بادشاہ کی خدمت اور کسی نہ کسی طریقہ سے بجا لا سکتے ہو۔ اب مین اس گارودے کے افسر اعلیٰ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہون کہ از خُردان خطا و از بزرگان عطا ایک مشہور مسئلہ ہی۔ اور۔ ع۔ درعفو لذّتیست کہ در انتقام نیست ۔ اگر ان لوگون نے تمھارا مال مارا ہوتا تو تمکو اختیار تھا اگر تمھارے ساتھ کوئی بدی کی ہوتی تو تم جو چاہتے وہ کرتے مگر انھون نے تمھارے ساتھ کسی قسم کی بدی نہین کی اگر جرم کیا تو خدا اسکی سزا دیگا تم کون ہو۔ لہذا آپ سب صاحبون کی خدمت مین التماس ہی کہ از براے خدا ان بیچارون پر رحم کرو اور انکو رہا کر دو۔ مین ابھی تو عاجزی کی ساتھ بصد الحاح استدعا کرتا ہون لیکن اگر اسپر بھی نہ مانا تو نیزۂ خونفشان کو کام مین لاؤنگا اور نیچا دکھاؤنگا تیغ خارا شگاف کی چمک اور دمک تمکو مجبور کریگی کہ ان قیدیون کو ابھی ابھی رہا کر دو۔ یہ اشہب عربی لو لوسم ٹاپون سے تمھارے سرون کو روند ڈالیگا۔

سمند سبک رو کی چالاکیان	طرارے مین چھلبل مین بیباکیان
روانی مین دریا تو اُڑنے مین طیر	کرے ایک کاوے مین عالم کی سیر
چمن مین گذر ہو تو وقت خرام	صبا کو کرے اپنی تیزی سے رام

اور وقت وغا و جنگ تو عجب ہی عالم ہوتا ہی اگر نہ مانوگے تو دیکھ ہی لوگے۔

اسد تہمتن وار م کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر و چرم پلنگ

گارودے کے افسر نے جو یہ گفتگو سنی تو کہا دیا وحشت۔ یہ اچھی ہانک لگائی۔ سچ ہی انسان مین حواس ہی حواس تو ہی۔ اور ہی کیا۔ ان ننھے ننھے ہاتھ پاؤن پر یہ تعلی۔ اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔ درخواست ہمسے کہ بادشاہ وقت کے قیدیون کو ہم لوگ رہا کر دین۔ ماشاء اللہ ہمکو اختیار کجا کہ بادشاہ کے حکم کے خلاف کوئی کارروائی کرین۔ نہ کہ اتنے بڑے مجرمون کی رہائی۔ لاحول ولا قوۃ!!! برین عقل و دانش بباید گریست ۔ میان اپنا کام کرو۔ اور پرائے پھٹے مین اپنا پانؤن نہ ڈالو اور اگر مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھوگے تو تمکو اختیار ہی۔ خدائی فوجدار کو یہ سُننے کی تاب کہان۔ کہا تو خود مرغا اور مرغی اور سوار اور بدمعاش اور پاجی ہی۔ یہ کہکر اس زور سے گھوڑے کو کڑکڑا کے نیزہ چلایا کہ جب تک سوار سنبھلے سنبھلے زمین پر آ رہا۔ ارادون!!! اِسکا گرنا تھا کہ گارودے والے سخت متحیر ہوے اور سنبھل کے سوارون اور پیادون نے خدائی فوجدار پر حملہ آور حربہ کیا اور بدھو بھی بڑے استقلال کے ساتھ کل کارروائی دیکھا کیے۔ اب دل لگی دیکھیے کہ گارودے والے کس مصیبت مین پڑے۔ ادھر تو اس سڑی سودائی خدائی فوجدار کی فکر کہ اس سے بچین اور اسکو زیر کرین کہ یہ راہ چلتا آدمی خواہ مخواہ کے لیے

بھڑ اپڑتا ہی اور اُدھر گاروے کی حیرانی دیکھ کر قیدیون نے زنجیرین توڑانی شروع کین۔ بڑی مصیبت کا سامنا تھا اگر قیدی بھاگ جائین تو غضب ہو ادھر یہ نیزہ بھونکے ہی دیتے ہین۔ بدھو نفر نے امر و قیدی کو مدد دی اور زنجیر اور ہتھکڑی تڑا کے وہ اُچکتا ہوا آزادی کے ساتھ میدان مین آیا۔ اور گاروے کا جو سوار گر پڑا تھا اُسکی تلوار اور بندوق چھینلی اور تلوار میان سے نکال کے جو چمکائی تو گاروے کے لوگ بھاگے۔ یہ جا وہ جا۔ ادھر تو میان امر د نے مینیم کی تلوار چھین کے چمکائی اُدھر اور قیدیون نے پتھر مارنے شروع کیے۔

میان بدھو نفر کو اس کارروائی سے بڑا ہی رنج تھا۔ یہ سوچے کہ گاروے کے لوگ جا کے پولیس والون سے کہینگے اور ایک بگل کے بجتے ہی صدہا آدمی دوڑ پڑینگے اور ہم سب گرفتار ہو جائینگے اور ساری شیخت کرکری ہو جائیگی اور خدائی فوجدار کی فوجداری سب رکھی رہیگی۔ اپنے آقائے نامدار سے کہا کہ اب حضور یہان سے بھاگ چلین۔ بس خیریت اسی مین ہی ورنہ بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا۔ فوجدار بولے بھئی کہتے تو تم ٹھیک ہو مگر یہان اب اور ہی موقع ہی سب قیدیون کو آپ نے جمع کر کے اسپیچ دینا شروع کر دی۔

(اے برادران آزاد۔ دنیا مین سب سے بدتر گناہ احسان فراموشی اور اس سے بدتر محسن کُشی ہی احسان فراموش کبھی سرسبز نہوگا اور محسن کش ہمیشہ خوار اور ذلیل رہتا ہی۔ احسان فراموشی خدائے عزوجل کو بھی سخت بُری معلوم ہوتی ہی۔ مین اپنی زبان سے کوئی کلمہ نہین نکالنا چاہتا مگر آپ لوگون نے خود اپنی آنکھون دیکھا کہ مین نے آپ کے لیے کیا جان جوکھم کی اور لڑ ہی پڑا۔ اسمین جا ہے جو ہو۔ ع۔ ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم ۔ اب میری درخواست یہ ہی کہ جو زنجیرین ہمنے تمھاری گردنون اور ہاتھون اور پانوٗن سے اُتاری ہین وہ لیکر وہان جاؤ جہان ہم تمکو روانہ کرین اور وہان جاکے جسکو ہم کہین اُسکو دکھاؤ۔ اور اُسے ہماری بہادری اور جوانمردی کا حال موبمو من وعن بیان کرو کہ تمھارا عاشق زار خدائی فوجدار تمھارا نام لے لیکر دیوون اور اژدہون اور اژدرون اور بادشاہون اور بڑے بڑے یلون سے لڑتا ہی۔ اسکے بعد اس معرکۂ عظیم کا حال کہنا جو تم نے ابھی ابھی آنکھون دیکھا ہی اور رہا ہوے ہو۔ اس کے بعد اللہ کا نام لے کر جہان جی چاہے وہان جاؤ اور خوش وخرم رہو۔ اور ہمکو نہ بھولنا۔)

خدائی فوجدار کی اس تقریر وحشت تحمیر کا جواب سب کی جانب سے میان امراؤ قنتوری نے دیا ہمارے منجی نامدار اور محسن والا تبار حضور نے جو احسان ہم گنہگار بندون اور قیدیون پر

کیا اسکی توصیف ہماری زبان سے محال ہی۔ زبان ناطقہ لال ہی۔ مگر جو بات حضور نے فرمائی وہ ہمارے امکان سے خارج ہی۔ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ ہم سب ملکے سڑک پر جائین۔ لاحول ولا قوۃ ہم اتنے بڑے جرم کے مجرم۔ ایسے سنگین جرم مین ماخوذ۔ اور گارد کی حفاظت سے بھاگ آئے اور شاہی سوارون اور افسرون اور پیادون کی تلوار بندوقین چھین لین اور پتھر چلائے اب ہمسے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ سب کے سب غول کا غول ساتھ رہے پولیس لوگ ہماری گرفتاری کو جابجا دوڑتے پھرتے ہونگے ہم تو اب الگ الگ اِدھر اُدھر چھپتے پھرینگے اور یقین نہین کہ گرفتاری سے بچ جائین کیونکہ قیدیون کا جو گارد کی حراست مین ہون زنجیرین توڑا توڑا کر بھاگ جانا غضب ہی۔ اگر گرفتار ہوے تو دائم الحبس کی سزا پائینگے اور تمام عمر قید خانے ہی مین پڑے رہا کرینگے۔ لہذا ہمارا وہان جانا اور یہ لوہے کی زنجیرین اُٹھا کے لیجانا اسکا تو کبھی خیال بھی نہ کیجیے گا۔ کیونکہ یہ بالکل عقل کے خلاف ہی۔ رہائی پاکے پھر گرفتار ہونا کونسی دانائی ہی۔ اس سے تو غلامون کو معاف ہی رکھیے۔)

اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار سر سے پاؤن تک پھُنک گئے۔ اور نیزہ ہلاکر کہا (او نابکار۔ او سوء۔ او احسان فراموش۔ اگر یہ سب نہ بھی جائین تو خیر مگر تو اکیلا جائیگا اور یہ سب لوہا تیری گردن پر لادونگا اور تجھے زبردستی جانا پڑیگا۔ او نابکار۔ نامعقول۔ تیری یہ تاب وطاقت کہ تو ہماری حضور مین ایسی باتین زبان پر لائے اگر ابکی پھر کوئی نافرمانی یا گستاخی کا کلمہ کہا تو زبان کو داغ دونگا) میان امراؤ قنوری چپ چاپ سنتے رہے۔ خدائی فوجدار کی قطع وضع گفتگو سے سمجھ گئے تھے کہ یہ کوئی خبطی سڑی سودائی ہی۔ اور اس مجنونانہ حرکت سے کہ بادشاہی افسر فوجی پر خواہ مخواہ حملہ آور ہوا اور قیدیون کو رہا کر دیا سب کی سمجھ مین آگیا کہ دیوانہ ہی۔ امراؤ نے اور قیدیون سے ذرا اشارہ کر دیا تو اِن سب نے پتھرون کی بوچھار شروع کر دی اور اسقدر پتھران کی کھوپڑی پر پڑے کہ اگر ڈھال نہ پاس ہوتی تو چھلنی ہی ہو جاتی اور وہ ڈھال بھی قریب قریب بیکار ہی تھی۔ وہ اتنے اور یہ اکیلے۔ کس کس کی ضربت سنگ سے فرقدان مبارک کو محفوظ رکھین۔ رشک حمار یعنی راہوار بادرفتار کو لاکھ لاکھ ایڑ لگاتے ہین مگر اسپ گلی کی طرح جنبش نہین کرتا۔

لیکن مجھے زرد ے تو ارنج یاد ہی	شیطان اسی پہ نکلا تھا جنسے ہو سوار

یہ اس مرتبہ اپنے گھوڑے پر بہت ہی جھلائے مگر جھلایا کرو۔ اس سے کیا ہوتا ہی۔

اب سُنیے کہ میان بدھو نفر نے جو پتھراؤ دیکھا تو اُتر کے گدھے کے پیچھے جا کے چھپے۔ اور سر کو چھلنی ہونے سے بچایا۔ خدائی فوجدار کا سر ہی جانتا ہوگا۔ یہان تک نوبت آئی کہ آپ گھوڑے سے

بوکھلا کے اُترنے لگے مگر مارے پتھرون کے اُترنا درکنار گرے اور گرنے کی دیر تھی کہ اِس ڈاکو نے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہی اُنکی خوب ہی مرمت کی اور اُنکے اس پیتل کے برتن کو جسکا نام اِنھون نے خود رکھا تھا اُنکے شانون پر زور سے دو چار بار ٹپکا اور پھر زمین پر کئی بار دے مارا اور اِس صدمے سے اُسکے کئی ٹکڑے ہو گئے بدھو نفر اور فوجدار سے جو کچھ زبردستی چھین سکے اُسکو چھینلیا اور کوئی اُترکوئی پورپ کوئی پچھم کوئی دکھن کی طرف بھاگا۔ یہ جا وہ جا۔ یہ دونون مصیبت زدے پٹ پٹا کے مار کھا کے لٹ لٹا کے پڑے سسک رہے تھے اور اُن بدمعاشون نے احسان فراموشی کر کے اپنی اپنی راہ لی۔ یہ سڑان سودائی اُنسے امید رکھتے تھے کہ وہ منزلون کی راہ طے کر کے انکی معشوقہ سے جا کے اِنکی کارگزاری کا حال کہینگے وہان اُنھون نے اُنکی قرار واقعی مرمت ہی کر دی اور احسان کے عوض جو جی چاہا چھین چھان لیا۔

چار کے ماتھے گئی۔ گدھا سر جھکائے کھڑا تھا مسکین خر۔ کبھی کبھی کان ذرا پھٹک دیتا تھا۔ اسکے نزدیک ابھی پتھراؤ ہی ہو رہا تھا۔ خدائی فوجدار کا عراقی بالکل شل تھا۔ پتھرون کی بوچھار خوب ہو چکی تھی بدھو نفر کو ہر دم خوف تھا کہ مبادا پولیس والے آ کے کان گوشی کرین اور جزیرے کی بادشاہی کے بدلے قیدخانے مین اسیر ہون۔ اور خدائی فوجدار اپنی بوٹیان اپنے آپ نوچتے تھے کہ جن لوگون کے ساتھ اسقدر سلوک کیا وہی احسان فراموش اور محسن کش نکلے۔ چپکے چپکے معشوقہ کو یاد کرتے جاتے تھے اور دل ہی دل مین یہ اشعار پڑھتے تھے۔

درچمن باز نگر نرگس بیمارے ہست +	کہ اسیران چمن را سر گفتارے ہست
باغبان دست ستم باز کش از چیدن گل	کہ نہان در کف گل ہم بہ چمن خاری ہست
نیست گر زلف ترا سبحۂ اسلام بدست	بر کمر حسن ترا رشتۂ زناری ہست
مشو آشفتہ ز آشفتگی طرۂ زلف	کہ نہان تاب بہر موے گرفتاری ہست
عیب مجنون مکن ای دوست کہ از شوق جنون	عاشق دل شدہ را گرمی بازاری ہست
تشنہ لب نیست کسے ورنہ درین دشت چو باک	شربتے نیست بہر جا و لے بیماری ہست
نیست گر ہیچ دگر حاصل رسوائی عشق	گرمی معرکہ و مجمع بازاری ہست

بدھو نفر انکی قطع سے سمجھ گئے کہ یہ اسوقت اپنی معشوقہ کے فراق مین ہین۔ اور بھی جھلائے کہ اس حالت زار کو دیکھو اور یاد معشوقۂ ذلیل و خوار کو دیکھو کیونکہ میان بدھو بھی تو اُسی گانون کے رہنے والے تھے جہان خدائی فوجدار رہتے تھے یہ اس عورت سے خوب واقف تھے اور جانتے تھے کہ ایک نیچ قوم بدقطع عورت ہی دل ہی دل مین ہنسی آتی تھی کہ شکل چڑیلون کی ناز پریون کا۔

فصل-۹

خدائی فوجدار عالی وقار والا تبار ذی الاقتدار سلمہ اللہ الغفار پتھروں کی مار سے ایسے بیزار اور خوار تھے کہ مردے سے بدتر۔ انھوں نے تھوڑی دیر کے بعد اپنے بدھو نفر سے کہا۔

نکوئی با بدان کردن چنان ست	کہ بد کردن بجاے نیکمردان

جب کبھی کسی نیچ قوم کے ساتھ بھلائی کروگے تو انجام خراب ہوگا۔ وہ نیکی کا ثمرہ بدی ہی دیگا اُس سے نیکی کے عوض نیکی کا خیال رکھنا خیال خام ہے۔ گو نیکی نیک را و بدی بدرا۔ مگر پھر بھی دیکھو انجام بُرا ہی ہوا نا۔ خیر۔ اس سے ایک سبق ہی حاصل ہوا سہی۔ پیر شو بیا موز۔ اگر تمھارے کہنے کے مطابق ہم چلتے تو یہ تباہی کاہے کو آتی۔ بدھو نے ٹھنڈھی سانس بھر کر کہا ایکی بڑی خرابی یہ ہوئی کہ ہم مفت مین دھر لیے گئے گیہون کے ساتھ گھُن کا پسنا۔ اسی کو کہتے ہین۔ اس مرتبہ ہمکو چھپنے اور بچنے کا بھی موقع نہ ملا اور پتھراؤ مین ہم بھی دھرے گئے۔ اب آپ فرماتے ہین کہ اگر میری صلاح پر آپ چلتے تو اس مصیبت سے بچتے۔ اچھا اب آیندہ سہی۔ اب اتنا ہی کہنا مانیے کہ کہین چھپ رہیے کیونکہ پولیس کے زبردست لوگ یلون اور بہادرون کو نہین مانتے۔ وہ ضرور ڈھونڈھ نکالینگے پھر اُلٹی آنتین گلے پڑینگی۔ اور بادشاہی اور شاہنشاہی سب رکھی رہیگی۔ اگر درخانہ کس ست یک حرف بس ست۔ مجھے تو شک کی جگہ یقین ہے کہ وہ چل چکے اور عجب نہین کہ اُن قیدیون مین سے دو چار دس پانچ کو گرفتار بھی کرلیا ہو۔

خدائی فوجدار نے بہ متانت وسہولت جواب دیا سنو یار بدھو نفر تم خلقی طور پر ایک بزدل بودے آدمی ہو اور ذرا ذرا سی بات سے ڈر جاتے ہو۔ خوف اور بزدلی گویا تمھاری گھٹی مین ہے مگر خیر تم جو صلاح دوگے اُسکے مطابق ہم کارروائی کرینگے۔ تاکہ تم کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہم تمھاری صلاح پر نہ چلے اچھا چلو یہان سے کسی اور طرف چلے چلین تم بھی کیا کہوگے۔ مگر شرط یہ ہے اور اس شرط کے مطابق تمکو چلنا پڑیگا کہ زندگی بھر کسی سے مُنھ سے نہ نکالنا کہ خدائی فوجدار کو کسی مقام پر حسب ضرورت ومصلحت بھاگنا پڑا۔ خبردار۔ خبردار۔ مرتے وقت بھی زبان سے نہ نکالنا ورنہ مار ہی ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا۔ خبردار۔ خبردار۔ ہان اگر کچھ کہو بھی تو صرف اتنا کہو کہ ہمنے تمھاری تعمیل کے بموجب ایسا کیا اور اپنی مرضی خاص کے خلاف کیا۔ اگر اسکے برعکس کوئی کلمہ زبان پر لاؤگے تو مین تمکو دروغگو اور کاذب کہونگا اور ہر بات پر جھوٹا بناؤنگا۔ بدھو نے کہا جو آپ فرمائینگے اُسکی تعمیل کیجائیگی مگر اے زبردست خدا اب یہانسے روانہ ہوجیے کیونکہ اب ہمکو اور آپکو اس امر کی ضرورت اشد ہے کہ گھوڑون کو تیز کرین بعد ازان کسی محفوظ جگہ پر جاکے رہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ بھاگ گئے۔ لے اب غلام کی خواہش کے مطابق

عراقی پر سوار ہو جیے اور کوچ کی تیاری فرمائیے خدائی فوجدار یہ سنتے ہی پشت توسن پر آئے۔ کہا سنو جی یہان کے پولیس اور اس ملک بھر کے پولیس اور خدائی بھر کے پولیس والون کی ہمارے نزدیک کوئی اصل وحقیقت نہین ہے۔ ہم کیا سمجھتے ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔!!! اگر ہم یہ سوچے کہ بھئی ایک مرتبہ بدھو کا کہنا بھی کرو۔ کہان کا جھگڑا۔ اس سبب سے بندہ پشت توسن پر سوار ہوا۔ لے اب چلو۔

یہان سے روانہ ہوے تو اثنائے راہ مین میان بدھو نفر نے خدائی فوجدار کا شکریہ ادا کیا کہ اس مرتبہ صلاح نیک مان لی۔ ہٹ اور ضد سے کام نہ لیا گو مین گنوار کا لٹھ ہون اور دیہاتی آدمی مگر اتنا ضرور جانتا ہون کہ سرکاری آدمیون سے لڑنے مین بڑا ضرر ہے اور ہر دم پھانسی رکھی ہی ہوئی ہے۔ خدائی فوجدار نے کہا بدھو یہ تو کہو وہ اس لوٹ مار مین کیا کیا لیگئے بدھو نے اِدھر اُدھر دیکھ کر کہا (ہو ہو ہو۔ بڑی بات یہ ہوئی کہ کھانا سب چھوڑ گئے اور کئی دن تک کا کھانا تمنے رکھا تھا وہ سب بچ رہا پروردگار نے بڑا رحم کیا۔ ورنہ ستم ہی ہو گیا تھا شب کو یہ دونون کوہ قاہرۃ النجیم کی ایک چوٹی پر پہونچے اور وہین شب باش ہوے۔ اب سُنیے اتفاق وقت اور بدھو کی شامت اعمال سے اسی مقام پر اُس نامی گرامی اور مشہور بدمعاش ڈاکو اور چور کا بھی گزر ہوا جسکا نام امراؤ قنتوری تھا پولیس کے خوف سے یہ بھی کوہ پر بھاگ کے آیا جہان آبادی بہت کم تھی اور نہ چندان گزرگاہ عالم۔ بدھو بیچارہ تھکا ماندا مرا پڑا سو رہا تھا کہ وہ نامی ڈاکو وارد ہوا۔ خدائی فوجدار اور بدھو کو دیکھا اور پہچانا۔ احسان فراموش اور محسن کش تو تھا ہی۔ خدائی فوجدار کے احسان عظیم کو پہلے ہی سے فراموش کر چکا تھا۔ اگر اپنی راہ راہ چلا جاتا تو بدمعاشون اور پرلے سرے کے لچون کی فہرست سے نام کاٹ دیا جاتا اور یہ تو ممکن ہی نہ تھا کوئی سلوک اپنے محسن خدائی فوجدار کے ساتھ کرتا کیونکہ یہ پتھراؤ انھین ذات شریف کے اشارے کا نتیجہ تھا۔ بدھو نفر کو غافل اور فوجدار کو مردہ پا کر انھون نے بدھو کا گدھا لیا اور اسپر سوار ہو ا۔ اور یہ جا وہ جا۔

ادھر خورشید جہانتاب نے اشعۂ زرنگار سے روے زمین کو نور آگین کیا اُدھر میان بدھو نفر کی آنکھ کھُلی۔ اُٹھے تو گدھا ندارد سمجھے کہ شب کو تُرا کے بھاگ گیا اِدھر اُدھر دیکھا تو مع ساز و سامان پتا نہین ارے! غل مچانا شروع کیا کہ ہمارا گدھا کون لیگیا ہائے میرا گدھا۔ اب پیادہ پا چلنا پڑیگا۔ اتنے مین خدائی فوجدار بھی اُٹھے۔ سُنا کہ بدھو رو رو کر کہہ رہے ہین۔ ای میرے بچے گدھے۔ ای میرے نازون کے پالے گدھے۔ ای میرے گھر کے اُجالے گدھے۔ ای

مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست		گر بار بر د ہمین عزیز ست	

ای میرے ہمسایہ دالون کے رشک دہ۔ ای میرے رزق رسان بعد خدا۔ تیرے جانے کا

مجھے سخت رنج و ملال ہی۔ اِدھر میرا اُدھر تیرا بُرا حال ہی۔ تاب جدائی محال ہی۔ از براے خدا چلے آؤ۔ اور اپنا چاند سا مکھڑا ہمین دکھاؤ۔ اب زیادہ نہ ترساؤ۔ میرے گھر بھر کو قلق ہوگا اور رو رو کے سب آنکھین کھوئینگے۔ یہ آواز خدائی فوجدار نے جو سُنی تو بدھو کو سمجھانا شروع کیا کہ ای یار عزیز رونے سے بجز آنکھین کھونیکے اور کیا حاصل ہی۔ پس یہ کوئی فعل دانشمندی نہین۔ فضول ہی۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال	صد سال می توان بہ تمنا گریستن

اب تم آنکھین دھوڈالو مُنھ پونچھو آدمی بنو۔ ہم تمکو ویسے ویسے تین گدھے لے دینگے گھبرانے کی کونسی بات ہی۔ اس سے بدھو نفر کو بڑی تسلی ہوئی اور آنسو پونچھے اور مُنھ دھویا اور شکریہ ادا کیا کہ آقاے نامدار نے بڑی تشفی کی ورنہ بڑی آمدنی ہاتھ سے گئی تھی اور عمر بھر کی تباہی کا سامنا تھا۔ اب انکی سُنیے کہ پہاڑون پر رہنے اور زندگی بسر کرنے مین خدائی فوجدار کو ایک قسم کا لطف حاصل ہوتا تھا کیونکہ انکی راے تھی کہ پہاڑون سے زیادہ موقع انکو اپنی کارگزاری دکھانے کا نہین ملے گا۔ یہان انکو وہ سب یاتین یاد آئین جو انھون نے کہانیون اور قصون اور فسانون مین پڑھی تھین کہ پہاڑ کی بلند چوٹی پر فلان گردنامدار نے ایک عورت کو پچاس دیوون اور عفریتون کے پنجے سے رہا کیا تھا اور فلان کوہ کے درۂ عظیم مین ایک ساحر کہ شیر کی صورت مین حملہ آور ہوا تھا ایک بیل گرامی پہلوان نامی نے پیادہ پا زک فاش دی اور یہ ہوا اور وہ ہوا۔ اتنے مین ایک گدھا چرتا ہوا نظر آیا اور خدائی فوجدار اپنے رشک حمار پر سوار ہو کر اُسکو لے آئے اور میان بدھو نفر سے کہا کہ لو بھائی صاحب آپ کا گدھا مبارک۔ لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ کوئی شخص اسپر سوار ہو کر تھوڑی دور گیا مگر گدھا لو پہاڑ پر جب گدھا نہ جا سکا تو چھوڑ کے چلدیا۔ بدھو اپنے گدھے کو دیکھکر بہت خوش ہو۔ اور کہا یا خدا اسی طرح کوئی جزیرہ دلوادے یہ تو ایک نعمت غیر مترقبہ ملگئی۔ فرش بچھا کر اپنے آقا کو کھانا کھلایا۔ فاختہ کے کباب اور روٹی اور انڈے۔ اسکے بعد خود کھانا کھایا اور دونون روانہ ہوے تو راہ مین فوجدار نے کوئی شی دور سے دیکھی اور نیزے سے اُسکو اُٹھانا چاہا مگر وہ اُٹھ نہ سکی تو بدھو نے جھپٹ کے گدھے سے اُتر کے اُٹھائی دیکھا تو ایک پورٹمنٹو ہی۔ اسمین کچھ روپئے ہین اور سنہری قیمتی نوٹ بک اور چاندی کی پنسل اور چار بڑے قیمتی شرٹ (قمیص) اور چار عدد ریشمی رومال۔ فوجدار نے نوٹ بک اور پنسل لے لی اور باقی سب اِنکے حوالے کیا۔ بڑا شکریہ بدھو نفر نے ادا کیا۔

خدائی فوجدار نے غور کرکے کہا یار بدھو ہماری راے ہی کہ یہ پورٹمنٹو کسی مسافر کا ہی۔ ڈاکوون نے ڈاکہ مارا اور اُسکو قتل کرکے اس پہاڑ کی کھو مین لے آئے کہ دفنا دین۔ بدھو نے انکی راے سے اختلاف کیا

کہا جناب اگر ایسا ہوتا تو دن کو اتنا روپیہ نہ چھوڑ جاتے۔ اور نہ یہ شرٹ پھینک دیتے۔ خدائی فوجدار نے بھی اسسے اتفاق کر لیا اور کہا آؤ دیکھین اِس نوٹ بک مین کیا لکھا ہی کسکا نام ہی کون مقام ہی کھولا تو سب کے پہلے ایک نامۂ منظوم نظر پڑا۔ فوجدار زور زور سے پڑھنے لگے تاکہ بدھو نفر جو گنواروں کے گنوار تھے اُنکی سمجھ مین بھی کوئی کوئی لفظ آجائے حالانکہ بھینس کے آگے بین بجائے بھینس پڑی پگھرائے یعنی اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھونا۔ خدائی فوجدار نے نامۂ منظوم یون پڑھ کر سُنایا۔

اے بلبل باغ خوش بیانی	وے موش دیا رجان جانی	اے مایۂ انبساط خاطر	وے خرمی و نشاط خاطر
اے شاہ قمر وصباحت	جادو گر بابل لطافت	حاسد جلکر ہوے ہین ٹھنڈے	خوبی کے تری گڑے ہین جھنڈے
ہی تیرا تو اک جہان خریدار	جسکو دیکھو ہی محو دیدار	ہی سادگی تجھکو ویسے مرغوب	آرائش حسن واہ کیا خوب
بن ٹھن کے ہوئی ہو جان کندن	ہی نام خدا بلا کا جوبن	از سر تا پا ہو غیرت حور	ماشاء اللہ چشم بد دور
جھلکی کہین اک ذرا جو دکھلائے	معشوقہ نکا بانکپن نکل جائے	کتنے ہی بناؤ کر کے آئے	پر سامنے تیرے مُنھ کی کھائے
اُترے کتنوں کے ہین چڑھے چاند	سب حُسن مین تیرے آگے ہین ماند	ہس صورت و شکل کے ہون صدقے	قربان ہون مین ہزار جی سے
	حصے مین ہی آپکے صباحت	ہر ایک ادا مین ہی لطافت	

شکل دکھلا او بت گلفام کیا ہو کیا نہ ہو — بن چراغ صبح ہون تا شام کیا ہو کیا نہ ہو
آج یا ن رہ جا دل مضطر کو ہی تسکین محال — کل تلک ای باعث آرام کیا ہو کیا نہ ہو
لطف سے جو دم گذر جائے شبِ ہجراں جانیے — ہی مخالف گردش ایام کیا ہو کیا نہ ہو
بے طرح لپکا پڑا ہی بدزبانی کا تمھین — دل کو بھائی لذت دشنام کیا ہو کیا نہ ہو
غیر سے پڑھوا کے خط رسوا کرو گے مہربان — سرگذشت عاشق ناکام کیا ہو کیا نہ ہو
چشم بد دور آج کل کیا دخت رز پر حسن ہی — آنکھ ذاہد کی ہی سوے جام کیا ہو کیا نہ ہو
ہی فسانہ خواب کا الفت بت نادیدہ کی — کسطرح اُسکو پکارون نام کیا ہو کیا نہو
نامہ بر آیا ہی کچھ کہتا نہین خاموش ہی — دل مین دھڑکا ہی مرے پیغام کیا ہو کیا نہو
اہل محفل اتنی غفلت دیکھو آنکھین کھول کر — رہتی ہی ہر آب چشم جام کیا ہو کیا نہو

خدائی فوجدار نے کہا اس سے تو کچھ معلوم نہوا کہ کون شخص ہی۔ مگر اتنا البتہ معلوم ہوا کہ کوئی ہمارا بھائی شاعر ہی۔ اور عاشق دلدادہ کشتۂ ناز معشوقہ کا نام کندن ہی کہا ہی نہ کہ۔ ع۔ بن ٹھن کے ہوئی ہو جان کندن۔ کسی معشوقہ جادو جمال کے حسن عالم افروز پر جان دیتا ہی۔ مرا ہوا ہی۔ اب یہ کہان کسے دریافت ہو کہ کندن جان کون ہین اور اُنکا عاشق کون ہی مگر ہی کوئی دلدادہ ضرور اور وہ بھی کوئی اظلم اور خونخوار ہی۔

اِدھر سے نیاز۔ اُدھر سے ناز۔ اِدھر گزارش حال۔ اُدھر غرور حسن وجمال۔ الغرض قابل جستجو ہی کہ یہ شاعر کون ہی اور اِس کی معشوقہ کون تند خو ہی جسنے اس غریب پر اسقدر ستم ڈھایا ہی اور کوہ و بیابان کا راستا دکھایا ہی اگر بتا دیجائے تو واہ واہ۔ یہ طول طویل تقریر سنکر میان بدھو نفر نے کہا دو باتین ہماری سمجھ مین نہ آئین۔ ایک یہ کہ معشوقہ کو کندن کیون کہا۔ سیم بدن ہم گنوارون نے بھی سُنا ہی کہ چاندی کا سا بدن ہمنے بھی سُنا ہی کہ چاندی سی پنڈلیان مگر معشوق کو کندن کہنا آج ہی سُنا دوسری بات یہ سُنی کہ حضور بھی شاعر ہین۔ ابتک کوئی شعر آپ کا نہین سُنا تھا۔ خدائی فوجدار اس گفتگو پر مسکرائے۔ کہا ارے گنوار تو شاعرون پر اعتراض کرتا ہی۔ کندن اس شاعر کے معشوق کا نام ہی۔ کندن عورت مرد دونون کا نام ہوتا ہی۔ کندن لال کندن جان۔ بی بی کندن۔ ہندو اور مسلمان دونون اس نام کو استعمال کر سکتے ہین اب رہا یہ امر کہ مین شاعر ہون یا نہین۔ اسکا جواب صرف یہ ہی کہ ہم صرف شاعر ہی نہین بلکہ شاعر گر ہین یہ شعر جو تمنے سُنے بُرے شعر نہین ہین۔ مگر جو نامہ منظوم ہم اپنی معشوقہ زرین کمر کے نام بھیجین گے وہ قابل دید ہوگا بلکہ دید ہوگا نہ شنید ہوگا۔

ای صورت زیبائے تو آئینۂ آسودگی +		وے ناز استغنائے تو ہر روز در بہبودگی	
افسردہ می سازد مرا طرز تغافلہائے تو		ای بیوفا تا کے توان در پلۂ فرسودگی +	

وہ تو اک چیز ہی اور ہوگی۔ وہ شی ہی اور ہوگی۔ ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ایک بات ای بدھو نفر اور بھی ہمکو تمسے کہنی ہی اور وہ یہ ہی کہ ہمارے پیشے کے جتنے لوگ ہین وہ سب شاعر ضرور ہونگے اور علم موسیقی کے بے بدل اُستاد۔ یار بدنژاد۔ مگر ابکے شعرائے بہادر اور پچھلے زمانے کے بلبلون کی شعر شاعری مین فرق ہی اب اسقدر جوش نہین اور رزمیہ بند کم کہتے ہین اب سلاست کیطرف زیادہ تر خیال ہوتا ہی۔ بدھو نے کہا ذرا اور آگے بڑھ کے ملاحظہ فرمائیے شاید نام اور پتا بھی درج ہو۔ فوجدار نے ورق اُلٹ کر کہا ایک خط لکھا گیا عشقیہ ہی نامۂ عشقیہ۔ بدھو نے عرض کی کہ ذرا اور زور سے پڑھیے ہم بھی سُنین اور حظ اُٹھائین۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم بڑی خوشی سے آپ کو سنائینگے یہ کہکر میان بدھو نفر کی مرضی کے مطابق خدائی فوجدار نے خط پڑھ کر سنایا۔

جان جان تمھاری وعدہ خلافیون نے تمھارے عاشق زار کو یہ روز بد دکھایا کہ مین تاب مفارقت نہ لایا اور گھبرا کے ایسی جگہ آیا جان سے نہ مین جاؤنگا نہ میرا لاشۂ بے کفن ہان یہ خبر البتہ تمھارے گوش گزار ہوگی کہ تمھارا کشتۂ ناز داخل خلد علیین و بہشت برین ہوا۔

یہ نعش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی		حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا	

تمنے مجھے مار ڈالا۔ اے پری وشنہ شہرین حرکات تمنے مجھے چھوڑ کے اور میری محبت سے مُنھ موڑ کے ایک ایسے شخص کے ساتھ عقد کیا جو تجھ کشتۂ ناز سے زیادہ امیر ہی۔ مگر لیاقت مین اُسکا اور میرا مقابلہ۔ ع۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مین مجسطی خوان وہ کج مج زبان۔ مین دانائے زمان وہ نادان مگر سچ یون ہی کہ جسے پیا چاہے وہی سہاگن کیا سانولا کیا گورا ہی۔ الغرض۔ ع۔ دل صد مرد فرقت مین نکل جائے تو اچھا۔ اگر نیکی اور خوش خلقی کی اس زمانے مین ذرا بھی قدر و منزلت ہوتی تو نہ مجھے کسی شخص کی خوشی کی پرواہ ہوتا اور نہ اپنی بدبختی کا رونا روتا۔ تمھارا حسن گلوسوز اور نور عالم افروز یاد کر کے میری جان جاتی ہی لبون پر جان آتی ہی مگر تمھاری بے اعتنائی نے عجب غضب ڈھایا ہی۔ تمھارا گورا گورا پیارا پیارا مکھڑا صاف کہتا ہی کہ تم ملکوتی صفات ہو مگر غور کر کے دیکھا تو۔ ع۔ زنان را کید ہائے بس عظیم است۔ اور اسمین بھی کوئی شک نہین کہ۔ ع۔ زکید زن بود نادان گرفتار۔ اب اے ترک جفا شعار قاتل عیار معشوقۂ عاشق کش ستم پرور۔ الوداع الوداع۔ دنیا کو خیرباد دائمی کہکر رخصت ہوتا ہون۔ تمکو خدا خوش و خرم باکام فائز المرام رکھے اور مدارج اعلیٰ کو پہونچائے۔ آمین۔

یہ خط پڑھکر خدائی فوجدار نے کہا اس سے بھی اصل حال نہین معلوم ہوتا صاف صاف سمجھ مین نہین آتا۔ ہان بس اتنا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مصیبت کا مارا غریب بیچارہ صید دامِ عشق کا شکار ہی۔ معشوقۂ بے وفا کی بے وفائی نے اس مصیبت زدے شامت کے مارے کو کہین کا نہین رکھا۔

مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اِدھر اُدھر پھر اُس نوٹ بک کو جانچا پرتالا تو اشعار حسرتبار کے سوا اور کچھ نظر نہ آیا۔

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا	درد اکہ راز پنہان خواہد شد آشکارا
دہ روز مہر گردون افسانہ ایست افسون	نیکی بہ جای یاران فرصت شمار ہا را

پھر نوٹ بک کے ورق اُلٹے تو یہ شعر دیکھے۔

کہ ای شاہ حسینان زمانہ	غلام خستہ جان کاشفسانہ
مین تیرا اک غلام نیمجان ہون	حقیر و دلحزین و ناتوان ہون
کہ تو ہی ملکۂ زی دولت و جاہ	طبیعت مین تری ہی رحم کو راہ
مین مسکین و گدائے بے نوا ہون	مین تیرے حسن پر دل سے فدا ہون
خطا دارد گنہگار و پشیمان	عطا پر تیری مین از بس ہون نازان

تری درگاہ مین ہون مین پنہ گیر		حزین دخستہ و دلریش و دلگیر	

اس کلام سے فوجدار نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اس کمبخت کی معشوقۂ مطلوبہ نے اسکو بڑا دھوکا دیا۔ اس سے پہلے اقرار کیا اور اسکے بعد اب کسی اور کی زیب آغوش ہی۔

غیر آنکھین سینکین اُس بت کے دل مضطر جلے		وائے بے دردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے	

بدھو نفر اس بیگ کو پھر غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین شاید کوئی اور نایاب شے ملے مگر اس حیثیت مین مایوس رہے۔ کوئی اور چیز نہ ملی۔ کوشش اور محنت رائگان گئی۔ فوجدار سے کہا خدا جانے کس بدبخت نے اپنی سیہ بختی کے سبب سے ایسے عاشق کش سے دل لایا۔ اِدھر فوجدار نے اُس کتاب سے پڑھنا شروع کیا۔

مخلصی کیا ہی کہ مرغ روح قید تن مین ہی	جان بدن مین ہی بدن آغوش پیراہن مین ہی
رو رہا ہو وہ بھی میرے اضطرار اشک پر	کوئی آنکھون مین تڑپتا ہی کوئی دامن مین ہی
انقلاب ایسا دکھا ای لطف قاتل آج تو	زخم مین آئے جو ڈورا دیدۂ سوزن مین ہی
بعد مردن دیکھنا دیوانگی کا میری اوج	ماہ نو ہوگا وہی طوق آج جو گردن مین ہی
خاطر صافی مین تیری کس طرح سے آئیگا	وہ جو میرے قتل کا کینہ دل دشمن مین ہی
گدگدی ہونے لگی پائے نگاہ یار مین	فرش نظارہ جو اپنا دیدۂ روزن مین ہی
بعد مردن آرزوئین خاک سے پیدا ہوئین	میرا لاشہ صورت دل سینۂ مدفن مین ہی
خون روئے عمر بھر اغیار صورت دیکھ کر	میرے زخمون کا نمک شاید ترے جوبن مین ہی
زخم کے دامن مین ای قاتل چھپے گا شرم سے	چشم کی صورت جو حلقہ جوہر آہن مین ہی

بدھو نفر نے خدائی فوجدار کی اجازت سے روپیہ گننا شروع کیا۔ اسپر فوجدار بہت جھلائے کہا تم بڑے ہی لالچی آدمی ہو۔ ع۔ طمع راسہ حرف و ہر سہ تہی + اس لالچ کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جس طرح چور تمہارا گدھا چرا لیگیا تھا اُسی طرح کوئی ایکی مرتبہ یہ بیگ مع زر و دینار و دام لیجائیگا اور کملی کھڑی کریگا بس پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی ساری مشیخت کرکری ہو جائیگی اور پھر سر پیٹوگے اور روتے بھی نہ بنیگی۔ بدھو نے روپیہ بیگ مین رکھا اور سوچا کہ اتنے دنون کی مار پیٹ و فضیحتے اور ذلت کے بعد آج خدا نے یہ دن دکھایا کہ اسقدر زر کثیر ہاتھ آیا کہ اگر جزیرہ نہ بھی ملے تو ہیچ مضائقہ ندارد۔ گھر مین بیٹھے کے امیرونکی طرح رہینگے اور چین کرینگے۔ ع۔ نے غم زد نے غم کالا + ایک دفعہ یہ بھی سوچا کہ خدائی فوجدار کو چھوڑ کے چپکے سے چلدو اور وہان انکے عزیزون اور آدمیون سے کہو کہ یہ پاگل ہو گئے ہین اِنکا علاج کرو اور مزے سے روپیہ لے کے دند ناؤ۔ مگر آدمی تھا ڈرپوک۔ سوچا کہ اگر راہ مین کسی نے چھین لیا یا بیگ کا

مالک مل گیا تو بڑی خرابی ہوگی اور گھر تک جانا مشکل ہو جائیگا۔ اس سے بہتر یہی ہو کہ فوجدار کے ساتھ رہو۔

خدائی فوجدار مع مصاحب جرار میان بدھو نفر کے اب اُس ستم رسیدہ تباہی زدہ کی تلاش مین روانہ ہوے جسکی نوٹ بک انھون نے پائی تھی۔ چلتے چلتے صحراے پوخار اور کوہ بلا خیز کے اندرونی حصے مین پہونچے تو دیر کے بعد انکی نظر سے ایک آدمی گذرا۔ پیادہ پا۔ برہنہ سر۔ ٹانگون مین پھٹا پُرانا پائجامہ۔ آستینون دار اصف خانی پھٹے پُرانے گودڑ کرتا وا میل۔ وحشیون کی قطع۔ ڈاڑھی مین معلوم ہوتا تھا برسون سے کنگھی نہین کی ہو۔ خدائی فوجدار نے اسکا تعاقب کیا۔ فوجدار کے ساتھ میان بدھو بھی ہو لیے۔ یہ دونون صفات دیکھکر سمجھ گئے کہ یہ وہی عاشق ہو معشوقہ عاشق کش کا ستم زدہ آفت زدہ۔ غم زدہ مصیبت زدہ مجنونانہ قطع اس بات کی گواہ ہو کہ یہ وہی تباہی کا مارا ہو۔ جب اِس وحشت زدہ کی نظر ہمارے فوجدار پر پڑی تو اور بھی بھاگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آہوے صحرائی انسان کی شکل دیکھکر مارے خوف کے چوکڑیان بھرتا بھاگا جاتا ہو۔ فوجدار نے بدھو نفر سے کہا یار تم اس طرف سے اسکو گانسو اور مین اُدھر پورب سے اشہب صبا رفتار کو نیز کردون بس بیچ مین فوراً گرفتار کرلو۔ اس سے کہدینا کہ یہ مرد شہسوار اور دل نامدار ہو خوب تعریف کرنا اور کہنا کہ۔

مین ہون نامور شیر دشت وغا	لیے ہاتھ مین تیغہ برق ضا
جدھر رُخ کیا شیر نے جھوم کر	صفین ہوگئین دم مین زیر و زبر
چمکنے لگی برق تیغ دو دم +	دکھانے لگے اوج اپنا علم +
نہنگان دریاے جرأت نشان	لیے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان +
جوان اولوالعزم شمشیر زن	بدیع الزمان گردلشکر شکن +

بدھو نفر نے کہا آپ کے سائے کے ساتھ ساتھ رہونگا۔ دُم کے پیچھے پیچھے۔ ذرا بال بھر بھی نہ ہونگا بس جدھر آپ بڑھے اُدھر بندہ بھی ہوگا۔

سالہا سال سے پیچھے ہین تمھارے پھرتے	جنوری تم ہو جو ای یار دسمبر تین ہون

آپ مجھے علّت [illegible] ہوے اور بندۂ درگاہ پر خوف طاری ہوا اور خوف ایسا لپیٹو آیا ہو کہ بس گھگی بندھ جاتی ہو۔ اتنا معلوم ہوتا ہو کہ جیسے بھوت پریت دیو نے گلا دبوچا اور مار ڈالا۔ بندہ نہ ساتھ چھوڑیگا۔ آمین ہر چہ بادا باد۔

فوجدار بولے ہم اُس وقت بہت ہی خوش ہوے کہ تمکو ہماری بہادری اور بسالت اور شجاعت پر اسقدر بھروسا ہی اچھا ہمارے ساتھ ساتھ چلے آؤ اور خوب غور سے دیکھتے جاؤ

کہ وہ غریب وحشی کدھر ہی ہمکو اُس سے بڑی ہمدردی ہوگئی ہی اور وہ واقعی ہمدردی کا مستحق ہی۔ وہ ظالم اتنا بھی نہین پوچھتی کہ۔

چہ پیش آمد ترا دحال چون ست		مگر صحرا نوردی از جنون ست	
جدا چون گشتی از یاران غمخوار		چرائی ہمچو مجنون سر بہ کہسار	

وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ یہ اُسپر عاشق ہی اور وہ بات بھی نہین پوچھتی بدھو بولے صاحب ہماری سمجھ مین آج تک نہ آیا کہ لوگ ایسی بیوفا عورتون پر کیون جان دیتے ہین جو انکو جوتی کی نوک پر مارتی ہین۔ ہماری عورت اگر بے اعتنائی سے پیش آئے تو ہم تو گولی ہی مار دین۔ خدائی فوجدار بہت ہی ہنسے۔ فرمایا ہم چند اشعار پڑھتے ہین اُنسے تمکو اس بات کا پورا پورا جواب ملجائیگا۔

بہ مجنون گفت روزے سار بانے		چرا بیہودہ دشت اندر مکانے	
اگر با لیلی ات باشد سروکار		بود آن بیوفا را حیلہ بسیار	
لب لعلش بکام دیگران ست		ترا بیہودہ در صحرا مکان ست	
زحرف ساربان مجنون فغان کرد		جوابش این رباعی را بیان کرد	
میان عاشق و معشوق رمزیست		کرام کاتبین را ہم خبر نیست	
رموز عاشقان عاشق بداند		چہ داند آنکہ اشتر می چراند	

مطلب یہ کہ تو جا اپنا کام کر۔ اونٹ اور اونٹنیان چرا۔ تجھے عاشقی معشوقی سے کیا غرض ہی۔ ع۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔

در دلم درد زلیلی کافیست		خواہش وصل زنا انصافیست	

تم اِسکے مزے کیا جانو۔ بدھو نفر ساری کہانی سُنکر بولے بس اس کل تقریر مین وہ بات پسند آئی جو ساربان نے کہی تھی۔

لب لعلش بکام دیگرانست		ترا بیہودہ در صحرا مکانست	

خوب ہی کہی۔ فوجدار اسکو جاہل سمجھ کر خاموش ہورہے۔ ع۔ جواب جاہلان باشد خموشی۔ یہ باتین ہوتے ہوتے ایک مردہ قاطر ملا۔ کاٹھی کسی موٹی لگام چڑھی ہوئی گدون اور کودن اور جانوران صحرائی نے لاش آدھی کھالی تھی۔ سمجھ گئے کہ اسی وحشی کا جانور ہی کہ اتنے مین سیٹی کی آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ کوئی آدمی آتا ہی۔ دیکھا کہ ایک چرواہا اپنے گلّے کو چراتا سیٹی بجاتا آتا ہی۔ اُس سے فوجدار نے پوچھا کیون بھائی صاحب یہ کون وحشی ہی ایک آدمی کو ہمنے دور سے دیکھا

مگر وہ ہمکو دیکھکر دوڑکے بھاگا اور اب یہان پر یہ گدھا مرا پڑا ہی۔ آواز آئی کہ تم کون ہو اور اس لق و دق میدان مین جہان ہم لوگون کے علاوہ اور کسی کا گذر ہی نہین ہوتا کیا کرنے آئے ہو۔ فوجدار نے کہا تم ذرا قریب آجاؤ تو باتین ہون وہ قریب آیا۔ انھون نے کل حال دریافت کیا تو اسنے کہا یہ گدھا چھ مہینے سے پڑا ہی۔ یہان ایک خوبصورت خوشرو جوان اسپر سوار ہوکر آیا تھا۔ کسی سے بولتا تھا نہ چالتا تھا چپ چاپ اِدھر اُدھر پڑا رہتا تھا۔ مگر ایک دن ایک چرواہے کی روٹی چھین کے کھا گیا اور دوسرے دن ہم لوگونکے پاس آکے کہا مجھے معاف کرنا مین عجب حالت مین تھا۔ ہمکو اُسکے حال پر رحم آیا اور سمجھایا کہ جب کبھی بھوکے ہو اکرو ہمسے مانگ لیا کرو مگر لڑکے نہ لیا کرو۔ اسکا بیگ اور پورٹمنٹو ہمنے راہ مین دیکھا مگر اُٹھایا نہین کہ مبادا کوئی بات پیدا ہو اور کوئی بکھیڑ پڑے۔ بدھو نفر کا بوٹا تر تھا۔ کہا ہمنے بھی دیکھا مگر نہین اُٹھایا۔ چرواہے نے کہا ہمنے پرسون دیکھا تھا ہم لوگون کے گلے کی طرف دوڑ پڑا اور دوڑکے جھپٹ کر روٹی اور ترکاری چھینی اور ایک لات چرواہے کو زور سے لگائی جب سب لوگون کو اس امر کی خبر ہوئی تو ہم اُسکی تلاش مین اِدھر اُدھر دوڑے مگر دو دن تک پتا نہ ملا۔ تیسرے دن پتا پایا مگر اس روز بھلے مانس تھے ہمارے سامنے آئے اور بہت اخلاق کے ساتھ ملے کپڑے پھٹے ہوے۔ میلے کچیلے۔ کہا آپ لوگ میرے پیچھے پیچھے نہ دوڑیئے۔ مین بڑا ہی گنہگار آدمی ہون گناہ کا بار عظیم میرے سر پر ہی مین اس صحراے پُرخار مین اس غرض سے آیا ہون کہ کفارہ کرون۔ ہمنے پھر کہا کہ ہم سب ملکے آپکی روز دعوت کرنا چاہتے ہین آپ مہربانی کرکے ہمسے زبردستی نہ چھیننا کیجیے۔ اُسنے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا اب آج سے جب بھوکا ہونگا آپ لوگون سے راہ خدا پر مانگا کرونگا زبردستی نہ چھینونگا یہ کہکر اسقدر زار زار رویا کہ پتھر تک پگھل جاتا ہمکو اس غریب کی حالت پر سخت افسوس آتا ہی کہ کیا سے کیا ہو گیا جب پہلی مرتبہ یہ شخص آیا تھا تب کچھ اور ہی شکل وصورت تھی اب کچھ اور ہی حال ہی۔ بڑا حسین اور خوشرو نوجوان تھا۔ لباس بہت ہی عمدہ سونے کی کمانی کی عینک۔ طلائی گھڑی سونے کی زنجیر۔ گفتگو سے پایا جاتا تھا کہ کوئی شہزادہ ہی۔ پڑھا لکھا آدمی اور مجسم اخلاق۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ایسا تربیت یافتہ رئیس زادہ اور یہ حال۔

ایک روز ہمسے باتین کرتے کرتے زور سے دوڑا اور راہ مین گر پڑا اور گرتے ہی کہنا شروع کیا ای ظالم۔ ای اظلم۔ ای خونخوار دغاباز فسوں ساز۔ مکار عیار۔ عاشق کش۔ تونے مجھے دین کا رکھا نہ دنیا کا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

لڑی ہی آنکھ اک شوخ حسین سے لہو روؤنگا چشم پاک بین سے

	سمندر جوش ماریگا زمین سے	ملیگی سیل خون عرش برین سے
جہان مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	دلے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا	
دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا	مڑا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا	
	غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا	
	خدا کسی کو دکھائے نہ غم جدائی کا	
نہ سمجھیگا زمین کو دان کی فرش خواب کوئی بھی	نہ اس ظلم و ستم کی لا سکیگا تاب کوئی بھی	
بہائیگا نہ آنکھون سے کبھی خونناب کوئی بھی	جفا سے اُسکی ٹھہریگا نہ ای نو اب کوئی بھی	
	رہینگے دیکھ لینا کوے جانان مین ہمین برسون	

خدائی فوجدار نے کہا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم ضرور ڈھونڈھ نکالینگے۔ پہاڑ کی ایک ایک چوٹی مین تلاش کرونگا۔ اب ٹھان لی کہ چاہے جو کچھ ہو ملون اور پھر ملون۔ قابل ملاقات آدمی معلوم ہوتا ہی مگر اب خلل دماغ ہو گیا ہی۔ اور خلل دماغ ہوا ہی چاہے۔ اتنے مین حسن اتفاق سے وہ نوجوان وحشی ایک درۂ کوہ سے نمودار ہوا۔ اور چرواہے سے کہا (آداب عرض کرتا ہون) اِنھون نے بھی بہ نرمی سلام کیا اور اُسکے بعد خدائی فوجدار کی طرف مخاطب ہو کر کہا مزاج اقدس انھون نے بھی بصد انکسار جواب دیا۔ الحمد للہ۔ اسکے بعد خدائی فوجدار کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑے غور سے اِنکو دیکھنے لگا۔ گفتگو جو ہوئی وہ آیندہ فصل مین ابھی لکھی جائیگی۔

فصل ۱۰

خدائی فوجدار سے یون تقریر کی ای یل نامدار وہ الاعتبار۔ مجھے معلوم نہین کہ تم کون ہو مگر تہ دل سے تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے مجھ سے ناچیز کو اس حسن اخلاق کے ساتھ مخاطب کیا۔ ع۔ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو۔ جس مہربانی کے ساتھ آپ مجھسے پیش آئے اُسکا شکریہ زبان سے ادا نہین کر سکتا۔ خدائی فوجدار کو گویا لاکھون اشرفیان مل گئین۔ فرمایا دین نے ٹوٹھان لی تھی کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے یہ ممکن نہین کہ بے آپسے ملے ہوے چلا جاؤن تمام پہاڑ کی خاک چھانتا اور آپکو ڈھونڈھ نکالتا مگر خدا نے ہماری سُنلی کہ بے منت مخلوق اور بلا دوا دوش کے آپ ملگئے۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہو گی۔ مین نے آپکی نوٹ بک پڑھی اُس سے معلوم ہوا کہ آپ کسی معشوقۂ سیمتن پر عاشق ہوے اور اُس عاشق کش نے آپ کو دغا دی اور آپ دھوکے مین آ گئے۔ مین چاہتا تھا کہ آپ کی زبانی سنون کہ یہ سرگذشت کیا ہی اگر آپ کے مرض کا علاج ممکن ہو اور لاعلاج نہین ہی تو بندہ علاج کی فکر کرے

بہرکیف سنین تو مرض خدانخواستہ کیا ہی۔ مین اُن لوگون مین ہون جو بات کے دھنی ہین۔ جان جائے مگر قول کے خلاف کارروائی نہ ہو۔ قول مردان جان دارد مشہور مثل ہی۔ اور جان تک آپ کی مدد مین حاضر ہی اگر جان سے دریغ کرون تو بھلا مانس نہ کہنا۔ جان ہی کون شی۔ مین اُن لوگون مین ہون جو خدائی فوجدار اور یلان نامدار کے نام سے مشہور ہین اور جنھون نے بیڑا اُٹھالیا ہی کہ زیردست کو زبردست کے ظلم سے بچائینگے اور اگر کوئی امیر آدمی کسی غریب کو ستائیگا تو ہم مار ڈالینگے ہمکو دیودن اور اژدہون اور جنون اور سانپون اور بادشاہون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی اور ہم تنہا ویکہ فوج سے لڑ پڑتے ہین ہمارے بدھو نفر سے دریافت کرلو کہ ہم کس صفائی اور بہادری کے ساتھ دو دو غنیم سے تنہا لڑے ہین اور دونون جادوگر دونون ساحر۔ فوراً بکری اور بھیڑ بنگئے۔ اب ہمنے آپکا صدق دل سے ساتھ دیا ہی۔ بس اب چاہے اس مین ہماری جان بھی جاتی رہے کچھ مضائقہ نہین سمجھا جائیگا۔ مگر قول مردان جان دارد۔ اس شخص نے اِنکو بڑی غور سے دیکھا بھالا اور دیکھ بھال کے کہا۔ اگر آپ کے پاس کچھ کھانے کو ہو تو مجھے دیجیے۔ مین بھوکا ہون۔ کھاپی کے پھر ہمارے آپ کے باتین ہونگی اور مین آپ کے مہربانی آمیز کلمات کا بہت شکرگزار ہوا۔

خدائی فوجدار نے بدھو کی طرف اشارہ کیا۔ میان بدھو نفر نے ہانڈی کے کباب دیے اور چرواہے نے تین روٹیان نکال کے دین۔ اور اس وحشی نے جانورون کی طرح وحشت مین کھانا کھایا جسوقت تک وہ کھاتا گیا نہ وہ بولا نہ انمین سے کوئی بولا۔

کھانا کھاکر پانی مانگا اور پانی پی کر اشارہ کرکے اِن سب کو ایک قلہ کوہ پر لیگیا اور اُسکی ایک کھوہ کے پاس سبزۂ نودمیدہ پر لیٹا اور اپنی کہانی بیان کرنے کے قبل کہا۔ سنو صاحبو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مین اپنا حال زار من وعن از سرتاپا اختصار کے ساتھ بیان کرون تو ایک امر یاد رکھو۔ وہ یہ کہ خبردار خبردار بیچ مین بول نہ اُٹھنا اور نہ مجھسے کوئی سوال جواب کرنا کہ یہ کیا ہوا وہ کیا ہوا۔ ورنہ مین اُٹھکے چل دونگا اور پھر کوئی ہزار خوشامد کریگا مین ہرگز زبان پر نہ لاؤنگا۔ اس بات کا مجھسے اقرار کرلیجیے۔ مین بہت ہی مختصر طور پر عرض کرونگا۔ ماقل و دل لیکن اگر ایک سوال بھی کیا گیا تو پھر میرے ہونٹھون پر مہر ہوجائیگی۔ خاموش۔ سکوت اور سکتے کا عالم۔ فوجدار نے کہا مین اپنی جانب سے بھی اور اپنے ان ہمراہیون کی جانب سے بھی وعدہ [illegible] کہ زبان تک نہ ہلاؤنگا۔ سوال کرنا تو اور شی ہی۔ سب چپ چاپ ہوکے بیٹھے اور سب کو کمال اشتیاق [illegible] کہ دیکھین۔

[illegible] نصر فراہی		بہ توفیق خداوند اسلے	

اور وحشی نے اپنی [illegible] شروع کی۔

صاحبو - خاکسار کا نام جم قدر ہی مین اودھ کے ایک نامی قصبے مین پیدا ہوا تھا جس کو لوگ مردم خیز طبقۂ بلگرام کہتے ہین -

آب وگل من کہ فیض عام ست	از خطۂ پاک بلگرام ست
سبحان اللہ چہ بلگرامی	کو ثر مے و آفتاب جامی

مین عالی خاندان معالی دودمان ہون - نجیب الطرفین و شریف الجانبین - مان باپ دولتمند صاحب ثروت - مگر میری شامت اعمال نے میری حالت اس درجہ ردی کر دی کہ مان باپ کی دولت سے کوئی فائدہ نہ پہونچسکا اور میرے عزیز اور رشتہ دار اور والدین اور احباب مجھے یاد کرکے روتے ہونگے کہ ہائے خدا جانے زندہ ہی یا مردہ خدا کا جسپر قہر ہوتا ہی اُسکو دولت سے کوئی کیا فائدہ پہونچا سکتا ہی - خاک -

اُسکا ہی کون جسکی مدد پر خدا نہین	ڈوبے وہ نا ڈوبسکا خدا ناخدا نہین

میرے وطن مین ایک قتالۂ عالم رہتی تھی - جب سے دنیا خلق ہوئی ہی ایسی حسین عورت خلق مین خلق نہین ہوئی - بچۂ حور - دور از قصور - آنکھین موتی چور - قد رشک طوبیٰ نور - اعلیٰ نور - میری اُس ترک ظالم پر جان جاتی تھی - دل آتے ہی ہوش و حواس نے خیر باد کہی - یہ جا وہ جا -

عشق در آمد زدر گفت سلام علیک عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

اور طرہ یہ کہ مثل میرے عالی خاندان اور نجیب الطرفین - اور ہمسے کہین زیادہ دولتمند - روپیہ والی اور نازون کی پالی اور مست لاابالی اور حسن الوجہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ -

بہار باغ مین تھی اک دل آزار	بہ ظاہر خوبرو لیکن ستمگار
غضب آمیز چتون کے اشارے	بلا آئی ہوے جسکے نظارے
طبیعت سب طرف سے پاک دامن	اُمنگون پر رُخ و عارض کے جوبن
صدائے الحذر نکلے جگر سے	ملے چتون جو ظالم کی نظر سے
کیا ترچھی نگاہون سے دل افگار	بلا کی قہر کی تھی شوخ و عیار
کھنچی کچھ لے کے انگڑائی برابر	دکھایا اپنے جوبن کو سراسر
ہوا برہم وہین مجموعۂ ہوش	کیا بیتا بیون نے خود فراموش
نگاہ ناز سے دیکھا جو اُسنے	کہا تقدیر نے اپنی خبر لے
اُسی جانب ہوا عزم دل آزار	ہجوم شوق مین پہونچا بس اکبار

درون باغ آ بولا کہ جانی		خدا رکھے یہ تیری نوجوانی	
ہوا یہ حال رنجون سے ہمارا		اُٹھانا ناز مشکل ہی تمھارا	
مگر باایںہمہ اک آرزو ہی		طبیعت کو اُسی کی جستجو ہی	
کہ دے بوسے لب نازک کے دوچار		کہ تا راحت ملے دل کو مرے یار	

مین بچپنے کے زمانے سے اُس رشک پری کی دلبری اور حسن وجمال کا عاشق زار تھا اور وہ بھی مجھے پیار کرتی تھی مگر ہم بچے بچے تھے بدی کا خیال دل مین ذرا بھی نہ تھا پاک محبت تھی۔ ہمارے والدین کو ہماری اس محبت کا حال معلوم تھا۔ اور اس علم سے وہ خوش تھے کہ یہ دونون امیرون کے لڑکے ہین۔ دونون خوبصورت۔ خوشرو۔ دونون خاندان کے اچھے میرے اور اس قتالۂ عالم کے والدین کو پورا پورا یقین تھا کہ ان دونون کی محبت اسقدر روز بروز بڑھتی جاتی ہی کہ بڑھ کے باہم اِنکا عقد ہوگا اور میان بی بی ہو کے باہم رہینگے۔ عمر کے ساتھ ہمارا عشق بھی بڑھتا گیا اور اُس پری رشک قمر کے والدین کو مناسب معلوم ہوا کہ مجھے اپنے گھر مین آزادی کے ساتھ آنے جانیکی اجازت نہ دین اور کہا کہ اب تم دونون خیر سے سیانے ہوے ہو جو کوئی دیکھیگا کیا کہیگا۔ گو تمھارے دلون مین بدی نہو مگر لوگونکی زبان تو کوئی پکڑتا نہین اور کچھ نہین تو مطعونی سے ڈرنا چاہیے۔ خیر ہم نے آنا جانا ملنا جلنا ترک کردیا مگر وہ لوگ ہماری زبان کو روک سکتے تھے ہمارے قلم کو تو نہین روک سکتے تھے۔ ہمنے اپنا مدعاے دلی تحریر کے ذریعے سے ظاہر کرنا شروع کیا اور اب آزادی سے بھی زیادہ ترکام لیا کیونکہ زبان سے دوبدو اکثر باتین بہ آزادی انسان نہین ادا کرسکتا تحریر مین تقریر کی نسبت زیادہ آزادی ہوسکتی ہی۔ راز ونیاز کی باتین عاشقی معشوقی کی گھاتین اور بھی لطف اور بے تکلفی سے ہونے لگین مگر آتش شوق اور بھی تیز تر ہوئی۔ جب وہ خطوط کے الفاظ اور وہ محبت کی باتین یاد آتی ہین تو کلیجہ مُنھ کو آنے لگتا ہی۔ ایسے ایسے عشقیہ نامۂ منظوم تصنیف کیے کہ جو پڑھتا پھڑک جاتا۔ وہ وہ غزلین برجستہ کہین کہ وہ رشک قمر بھی پڑھکے خوش ہو جاتی تھی اور میرے دل کا مافی الضمیر صاف سمجھ جاتی تھی کیونکہ وہ ترجمان دل تھی شدہ شدہ میرے کانون سینۂ صافی مین آتش عشق اور بھی بھڑکی اور ایک روز مین نے اُس گلگون قبا کے باپ سے جاکے صاف صاف کہدیا کہ آپکی صاحبزادی پر میری جان جاتی ہی اور دلی خواہش یہ ہی کہ ہمارا اور اُنکا باہم عقد ہو جائے۔ اُسکے باپ نے کہا اسمین کوئی عذر مجھے نہین مگر ابھی آپ کے والد بفضل خدا سے زندہ ہین اُنکو لازم ہی کہ آپسے مشورہ کرکے مجھسے تذکرہ کرین تو مین جو امر مناسب سمجھونگا وہ کہونگا مین نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا بہت خوب

دوسرے روز اپنے باپ سے مین کچھ کہنے کو تھا کہ میری گفتگو کرنے کے قبل ہی اُنھون نے مجھے ایک خط دکھایا جو کھلا ہوا تھا اور خط دیکر کہا بڑی خوشی کی بات ہی کہ نواب صاحب فرید پور نے تمھاری بڑی خاطر کی مین نے جو خط پڑھا تو نئی بات. نواب صاحب نے میرے والد کو لکھی تھی کہ تم اپنے صاحبزادے کو یہان روانہ کردو تاکہ میرے فرزند اکبر کا اتالیق اور ادب آموز ہو۔ مجھے آپکے فرزند اکبر کی قابلیت اور اعلیٰ درجے کی تربیت و تعلیم اور لیاقت کا حال بخوبی معلوم ہی۔ اِنکو آپ مہربانی کرکے روانہ کردیجیے۔ مین نے جو خط پڑھا تو عجب حال ہوا۔ اور والد بزرگوار نے اُسپر طرہ یہ کیا کہا کہ بس دو دن مین بیٹے تم یہان سے روانہ ہوجاؤ) دو دن کا لفظ سُنا تو بڑا ہی بُرا معلوم ہوا۔ یا خدا اب چہ کردہ شود۔ گئے کیا کہنے کو تھے اور ہوا کیا۔ اُلٹی ہو گئی۔ والد نے خط کا شکریہ ادا کیا اور کہا اب تم اچھے ڈھرے لگے خط کے پڑھتے ہی جان نکل گئی۔ دوسرے روز اپنی معشوقہ محبوبہ و مطلوبہ کو جا کے دیکھا اور بصد حسرت و سینۂ بریان و چشم گریان اُنسے اپنی اس مصیبت تازہ کا حال کہا کہ جانی اب چند روز کے لیے مفارقت ہونے والی ہی۔ مگر از برائے خدا ایسا نہ کرنا کہ ہمکو زہر کھانے کی نوبت آئے اور مفت مین ہماری جان جائے۔ اُسنے بھی بعد گریہ وزاری ہمسے کہا کہ خبردار کسی اور سے دل نہ لگانا۔ مین نے اُسکے باپ سے بھی کہا کہ چند روز کے لیے الوداع ہی۔ لیکن خدا کے لیے ایسا نہ کیجیے گا کہ تمام عمر کے لیے ہمکو مصیبت مین گرفتار کردیجیے۔ دونون نے وعدہ کیا کہ قول جان کے ساتھ ہی۔ چاہے جان جائے مگر قول ضرور پورا ہوجائے۔ بات مین فرق نہین آسکتا۔ مین ان سب سے رخصت ہوکر روانہ ہوا اور نواب صاحب کے ہان میری اسقدر خاطر ہوئی کہ اور لوگ جو اُنکے نوکر تھے مجھ سے خار کھانے اور جلنے لگے۔ رفتہ رفتہ نواب صاحب کے فرزند اصغر سے (جو چھوٹے نواب کہلاتے تھے) اور مجھ سے تپاک بڑھا اور نوبت بایںجا رسید کہ وہ میری دوستی کا دم بھرنے لگا اور مجھ سے صاف صاف اپنا راز بیان کردیا کہ ایک چھوکری پر انکی جان جاتی ہی مین نے جو غور کیا تو سخت افسوس ہوا کہ یہ کم اوقات چھوکری نیچ قوم اور یہ والی ملک اتنے بڑے نواب کا لڑکا اگر اُسکے باپ کو اسکی جہالت کا حال معلوم ہوگیا تو غضب ہی تو ہوجائیگا۔ پہلے تو اُس لڑکے کو سمجھایا اور اُسکے بعد غور کرنے سے یہ راے قائم ہوئی کہ جس شخص کا نمک کھاتے ہو اُسکا حق نمک ادا کردو۔ اور یہ راے قائم کرکے مین نے اُسکے باپ سے کہدیا۔ اور اس بات کی خبر اس لڑکے کو معلوم ہوگئی۔ باپ سے کچھ نہ کہا مگر مجھ سے کہا کہ یار میرے باپ کو اطلاع ہوگئی ہی اب ہم یہ تدبیر سوچے ہین کہ تمھارے باپ کے ہان کسی بہانے سے چلکے رہین تاکہ ہمارے والد کا افسوس بھی کم ہوجائے کہ لڑکا اب یہان سے چلا گیا اب دوری کے سبب سے عشق بھی کم ہوجائیگا

مین تو دل ہی سے چاہتا تھا کہ کہین رستمان تہمتن کے وطن پہونچون اتنا جو سُنا تو جی خوش ہو گیا۔ مین نے اُسکو اور بھی شہ دی کہ ضرور یہان سے چلے چلیے۔ کچھ دن یہانسے علٰحدہ ہی رہنا ٹھیک ہی۔ آپ کے والد بزرگوار بھی خوش ہو جائینگے کہ چھوٹے نواب اب راہ پر آگئے اور ذرا سفر کا بھی لطف حاصل ہو گا۔ وہ بھی اسپر راضی ہو گیا۔ اب سُنیے کہ اُسکے والد بزرگوار یعنی میرے آقائے نامدار نے اپنے لڑکے کو حسب مقتضائے مصلحت وقت اجازت دی کہ سفر کی تیاری کرو اور مجھے حکم دیا کہ انکے ہمراہ رہو۔ ہم دونون مع چند ہمراہیون کے روانہ ہوے اور سفر مین مین نے معتبر ذریعے سے سُنا کہ اُس نیچ قوم چھوکری سے اِس نوجوان نواب زادے نے شادی کر لی تھی۔

الغرض وہ اور مین میرے وطن مین داخل ہوے اور جناب والد نے اُنکی حیثیت اور درجے کے مطابق اُنکا اعزاز و اکرام کیا۔ ایک روز مین نے اپنا آقازادہ اور دوست سمجھ کر اُنسے کہا کہ جس پری وش پر میری جان جاتی ہی اسکو اگر آپ ایک نظر ذرا دیکھ لین تو بھوک پیاس بند ہو جائے۔ مین نے واقعات بیان کیے۔ نواب زادے نے کہا ایک روز ہمکو بھی ذرا جھلک دکھا دو۔ مین لیگیا اور چق مین سے شب کے وقت نوجوان نواب زادے نے جو دور سے اسکو دیکھا تو تیر نظر کلیجے کے پار ہو گیا عاشق زار ہو گیا۔ میرے نام جو عشقیہ خطوط اُسکے دست سیمین کے لکھے ہوے آتے تھے اِن کو وہ بڑے شوق سے پڑھتا تھا اور بڑی تعریفین کرتا تھا اور بار بار اس رشک رشید نظر فریب کا ذکر خیر زبان پر لاتا تھا۔ مین اس سے کھٹک گیا اور ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ میری معشوقہ کا خط وہ چوم رہا ہی اب تو مجھے اور بھی شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ یہ میرا رقیب ہی رقابت کی آگ اور بھی بھڑکی۔ ایک دن وہ پری اُس حور نژاد رشک شمشاد بہادرون کی رزم کے حالات پڑھ رہی تھی کیونکہ سکندر نامہ اور شاہنامۂ فردوسی طوسی اُسکو حفظ تھا اور یلان نامدار کی بسالت اور کارستانیون کے حالات جنگ کو بڑے شوق سے پڑھتی تھی کہ یون دیودن سے مقابلہ کیا اور شیرون کو نیچا دکھایا اور تن تنہا سوارون اور پیادون سیکڑون ہزارون سے نبرد آزما ہوا۔

اُس نوجوان وحشی نے جو جنگ اور دیودن اور غیرون اور سپاہ اور توپ و تفنگ کا ذکر کیا تو خدائی فوجدار سے نہ رہا گیا یہ بات کاٹ کے بول ہی تو اُٹھے (اتنا ہ آپکی معشوقہ رشک ماہ کو ان کتابون کا بھی شوق ہی یہ کیسے تو سکندر نامہ اور شاہنامہ پڑھتی ہین۔ جب ہی تو اسقدر ذی جودت ہین یہ طباعی اور ذکاوت بغیر اسکے ہو ہی نہین سکتی۔ اب آپ کے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہی واقعی اُنکے حسن و جمال اور لیاقت اور بذلہ سنجی مین کوئی شک نہین۔ پہلے سے آپ نے اسکا ذکر کیون نہ کیا۔

معاف کیجیے گا مین نے خلاف وعدہ بات کاٹ دی مگر حقیقت یون ہی کہ مجھ سے رہا نہ گیا اور کیونکر رہا جائے۔ ممکن نہین کہ آفتاب کی شعاع گرمی نہ پہونچائے اور چاندنی سے ٹھنڈک نہ پہونچے۔

خدائی فوجدار خاموش ہوے تو اُس وحشی نے بھی سکوت اختیار کیا اور گردن جھکا کر بڑا خوض کرنے لگا۔ خدائی فوجدار نے دوبارہ کہا کہ ہان حضرت اس دلچسپ قصے کو ختم کیجیے۔ ہم سب بدل مشتاق ہین کچھ تو فرمائیے۔ مگر وہان پورا پورا سکوت تھا۔ جواب ندارد۔ صدائے برنہ خاست تھوڑی دیر کے بعد کہا دین اپنی راے اور مرضی کے خلاف کوئی کام نہین کرتا ہون اور نہ کرونگا۔ اسمین ہرچہ باداباد۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ میری مرضی کے خلاف کام لے سکتا ہی تو ویسا ہی گدھا ہی جیسا طرمزی قوقندی تھا) فوجدار بگڑ گئے فرمایا جو شخص طرمزی قوقندی کے خلاف کوئی بات کہے وہ دروغگو کاذب۔ طرمزی قوقندی بہادر آدمی تھا اور راستبازی ایک جزو ہی شجاعت کا۔ اگر کوئی سور کا بچہ اسکو بُرا کہیگا تو مین کچل کے دھر دونگا۔ پیدل ہو یا سوار۔ کسی باشد۔ اس وحشی نے جو اس بڑی سودائی کی یہ تقریر سنی تو دیر تک انکو غور سے دیکھا کیا اور اب جنون نے اس درجہ زور کیا کہ قصہ ناتمام رہا۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اگر وحشی اس قصے کو شروع کرتا تو فوجدار ہرگز ہرگز نہ سنتے۔ اور ادھر خدائی فوجدار تلے ہوے تھے کہ اگر اب کوئی شخص طرمزی قوقندی کے خلاف کہے تو مار ہی ڈالون زندہ نہ چھوڑون وحشی نے جو سُنا کہ ہم کو سور کا بچہ اور کاذب اور دروغگو کہتا ہی تو وہ اور بھی دیوانہ ہوگیا

درچنون دیوانہ را دانی کہ بس ست	خانۂ پُر شیشہ را سنگی بس ست

آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک پتھرا اُٹھا کے مارا تو خدائی فوجدار بیہوش ہوگئے۔ بدھو نفر آقا کی یہ حالت زار دیکھ کر لڑنے چلے اور گھونسا تان کے لگانے ہی کو تھے کہ اُسنے اُٹھا کے دے مارا۔ اور اوپر سے دو چار لاتین اور لگائین۔ موے پہ سو دُرّے۔ چرواہے نے بھی کچھ چین چپڑ کی لی تو اُس نے ان کی بھی گت بنائی اور سب کو مار پیٹ کے دُرگت بنا کے چلتا ہوا۔ یہ جا وہ جا۔ بدھو نفر اب جھاڑ پونچھ کے اُٹھے اور چرواہے سے شکایت کرنے لگے کہ یہ سب تمھارے ہی بھگھنڈے ہین۔ اُسنے کہا کیون نہین کہ یہ بڑی سودائی ہی۔ ورنہ ہم اسکا ضرور خیال رکھتے۔ اسنے کہا مین نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ ہم لوگون سے چھین چھین کے روٹی لیجاتا ہی اور مار پیٹ کرتا ہی میرا کون قصور ہی۔ بدھو نفر اور گلہ بان کی باتون سے تکرار بڑھی اور تکرار سے جوتی بیزار ہونے لگی۔ ۶۔ او درمن دمن درو فتادہ + اُسنے اسکی ڈاڑھی لی۔ اور اسنے اسکی ڈاڑھی۔ اتنے مین خدائی فوجدار نے بیچ بچاؤ کر دیا ورنہ دونون کا سر پھوٹتا۔ انھون نے اس چرواہے سے پوچھا کیون بھئی بھلا کوئی صورت ایسی بھی ہی کہ اب اُس سے

کہین ملاقات ہو چرواہے نے کہا ملاقات ہونا تو تعجب نہین۔ اِدھر اُدھر تو مارا مارا پھرتا ہی ہے کہین کا ٹھکانا تھوڑا ہی ہے یہان اگر اس وقت ذرا دور جاکے دیکھین تو عجب نہین کہ قریب ہی اس سے ملاقات ہو اور آپ قصۂ بقیہ سننے مین کامیابی حاصل کرین۔

فصل - ۱۱

خدائی فوجدار اپنے ساتھی کو یہان سے رخصت ہوے اور پھر عراقی راہو ار رشک حمار پر سوار ہوکر چلے میان بدھو نفر ہمراہ رکاب تھے گو بدھو کو بدرجۂ مجبوری جانا پڑا مگر ڈرتا تھا کہ مبادا ابکی پھر فوجدار گدھے پن کی لین اور وہ دونون کہ مار پیٹ کے مردہ چھوڑ کے چل دے فوجدار کے ڈر کے مارے اُنسے گفتگو نہین کر سکتا تھا کیونکہ اِنھون نے حکم دیا تھا کہ جب تک ہم کوئی بات زبان سے نہ نکالین تب تک خبردار خبردار ہرگز کوئی بات ہمسے نہ کرنا۔ اس سنسان کوہستان اور صحراے عظیم مین مُنھ بند کرکے چلنا اور بات نہ کرنا بدھو کو ازبس شاق تھا۔ اِسنے اپنے آقا سے کہا سرکار۔ اب خانہ زاد کو رخصت کیجیے اور گھر واپس جانے دیجیے کیونکہ مُنھ بند کرکے چپ چاپ چلنا ازبس شاق ہی بندہ گفتگو کا مشتاق ہی یہان اول تو انسان کا گذر نہین۔ دوسرے اگر انسان کی صورت بھی دیکھی تو وحشیون سڑی سودائیون کی یا گلہ بانون کی۔ دو آدمی ٹڑون ٹون اور دونون مُنھ بند کیے ہوے جاتے ہین اب بندہ رخصت میشہ اللہ نگہبان شما ست۔ اور کچھ نہین تو بال بچون مین جاکے اتنا تو ہوگا کہ باتین کرسکون اور اُنسے بولون۔ مُنھ بند کرکے بیٹھنے سے تو اچھا ہی۔

خدائی فوجدار نے کہا ہم تمھارا مطلب خوب سمجھے تم چاہتے ہو کہ ہم اُس اپنے حکم کو منسوخ کرین اور تمکو اجازت دین کہ آزادی کے ساتھ بولو اور گفتگو کرو۔ اس شرط پر ہم منظور کرتے ہین کہ تم اس جنگل اور کہسار مین گفتگو کرو بولو چالو مگر اِسکے بعد پھر وہی ناداری حکم ہوگا اسمین چاہے جو ہو۔ یہان خیر چندان مضائقہ نہین ہی۔ اور کسی مقام پر البتہ اُسی حکم کی پابندی لازم آئیگی میان بدھو نے اتنی شہ جو پائی تو زبان کھولی اور آزادی کے ساتھ ہنکنا شروع کیا۔ چھوٹتے ہی کہا۔ (اب یہ فرمائیے کہ اس طرمزی قوقندی سے آپکو کون ہمدردی تھی کہ خواہ مخواہ اُس وحشی سے آپ بھڑ پڑے اگر طرمزی قوقندی کا جنبہ نہ کرتے تو کونسا ہرج ہوتا خواہ مخواہ اس سے بھڑکے خود بھی مجروح ہوے اور مجھے بھی پٹوایا) **خدائی فوجدار** بولے ارے یار بدھو نفر مین تمسے کیا کہون اگر تنے طرمزی قوقندی کا حال پڑھا ہوتا تو ضرور تمھاری بھی یہی راے قائم ہوتی کہ جس زبان سے اُسکی ہجو نکلے اُسکو داغ دے بس۔ بدھو نفر بولے آپ تو بعض اوقات ایسی باتین کرتے ہین

کرے ادبی معاف میرے گدھے تک کو ہنسی آنے لگی۔ اب یہ فرمائیے کہ یہ بھی کوئی بہادری ہی کہ اس پہاڑ مین جہان آدمی کیا نہ آدم زاد۔ ہم مارے مارے پھرین نہ راستہ ہی نہ کوئی پگ ڈنڈی نہ سڑک نہ ڈھرا۔ ایسے مقام پر کسکو ڈھونڈھنے نکلین ایک سڑان خبطان کو جو گھر بار وطن عزیز دوست مان باپ کو چھوڑ کے اس غرض سے یہان آیا ہی کہ مار پیٹ کر کے گلہ بانون سے روٹی چھین کے کھائے اور مارا مارا پھرے اور اگر مل جائے تو جو بات ختم کرنی ہی وہ ختم کرے۔ اسکے یہ معنی نہین کہ قصّے کا حصّہ بقیہ تمام کرے بلکہ اسکے یہ معنی کہ آپ کا سر توڑے اور میری پسلیون کو پیس کے رکھدے۔ یہ کون دانائی کی بات ہی۔ انھون نے کہا ارے گنوار۔ اب تو پھر بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی۔ تجھے معلوم بھی ہی کہ مین اس دیوانے سے کیا پوچھونگا اور اس سے میری معشوقہ گلعذار کو تمام عالم کی عورتون پر فخر ہوگا جب وہ سینگی کہ۔

برا ے جنگ اُٹھا پھر شاہ خاور		کمر سے تیغۂ خطی لگا کر +	
ہوا شبدیز گردون پر جب اسوار		تو بھاگے سامنے سے نجم و سیار	

تو کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو جائیگا۔ اور اُس کی لونڈیون کے مقابلے مین کوئی جن پرستان کی پری بھی نہین نکلیگی۔

حُسن مین ایک ایک ماہ جبین		غربت لعبتان لندن و چین +	
ہر طرف شعلہ رو سمن اندام		شکل طاؤس و کبک گرم خرام	
وان تو بیکار آسمان کا ہی دور		گردش چشم مہوشان کا ہی دور	
حاجت مہر و مہ نہین وان ہی		رات دن نور حسن تابان ہی	
مشتری کا ہجوم ہی ہر سو		خود فروشی کی دھوم ہی ہر سو	
ہین طرحدار کتنے میوہ فروش		پستۂ لب پہ انکے ہی یہ خروش	
جان دین لیکے شاہدان چمن		بیچ ڈالے ہین سیب سیب ذقن	
رشک لیلی ہی ایک اک کنجڑن		جنس کے بدلے بکتا ہی جو بن	
بانکی بانکی ادا غضب باتین		وہ اکڑوہ تنی تنی گاتین +	
جب کہین بیچنے نکلتی ہین +		دل کو تلوون سے ملتی چلتی ہین	

جسکی لونڈیان اور باندیان اور میوہ فروش ایسی ہون وہ خود کیسی ہو گی۔ نوٹ علے نور۔ یہ معلوم ہو کہ اندر کا اکھاڑا ہی اور ہم اُس مین راجہ اندر اور کنہیا بنے ہوے تن رہے ہون۔

لب جو ہو معشوقون کا ازدحام ۔ تماشائی ہون اُس جگہ خاص و عام
کہین جھاڑ روشن ہون بلور کے ۔ کہین گیند ملکے ہوے نور کے
پڑے اسطرح تیرتے ہون کنول ۔ شگفتہ ہو پانی مین جیسے کنول
طوائف قمر طلعت و رشک حور ۔ گلے نور کے صورتین رشک نور
لیے سازہا تھون مین سب خوبرو ۔ کھڑین صف بصف برلب آبجو
بجاتی ہون قانون بین و رباب ۔ ہر اک جوش مستی سے ہو بے حجاب
جوانی کا عالم بندھی گاتیان ۔ وہ اُبھری ہوئی سینون مین چھاتیان
دم رقص چل پھر وہ آفت کی ہو ۔ کہ ہر اک کی ٹھوکر قیامت کی ہو
ہر اک مور پنکھی جواہر جڑی ۔ پڑی اکطرف بجھ مین تیرتی ۔
سوار اُن پہ شہزادیان خوبرو ۔ سمن بر گل اندام و پاکیزہ خو
وہ پہنے ہوے لہنگے زربفت کے ۔ کہ ہنگے تھے جو اطلس چرخ سے
لہک کر یہ گاتی تھین وہ بار بار ۔ کہ ستیان لگادے مرا بیڑا پار

بدھو نفر نے کہا کہان تو یہ کوہ وحشت بار ۔ کوہسار جنون خیز اور کہان اِس دیوانے سڑی سودائی پاگل کی تلاش اور کہان بزم کا خیال کہ بجرا ہو اور جھیل ہو اور خوبرویان سمن بر پری پیکر ہون اور حضور کی معشوقہ پری تمثال جادو جمال ہون کجا وہ سمان اور کجا یہ سمان ۔ زمین آسمان کا فرق ہے ۔ ع ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔

خدائی فوجدار نے کہا تمکو معلوم ہی نہین کہ رنج کے بعد کیا کیا راحتین لوگون نے اُٹھائی ہین اور جسقدر مصائب بیشمار برداشت کئے اُنکا معاوضہ خدائے پاک نے اُنکو کیا دیا کہ مالا مال کر دیا ۔ جانور سے آدمی بنا دیا ۔ مگر اُسکی مہر ہو جانا البتہ ضروری ہے ۔ بغیر اُسکی مہر کچھ نہین ہوتا ۔ ع ۔ بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت ۔ اب سُنیے کہ یہ دونون سوار ایک کوہ فلک شکوہ سے اُترے تو دامن کوہ مین جسکے ہر چہار طرف پہاڑون کا اونچا اونچا سلسلہ تھا ایک ندی لہرین مارتی ہوئی نظر آئی ۔ پانی شفاف موتی کی سی آب و تاب ۔ سوئی تہہ سے نظر آئے ارد گرد سبزہ زار پُر بہار ۔ لہلہاتا ہوا ۔ روح اور جگر اور دل کو نور موفور اسکے مشاہدے سے حاصل ہوا اور عجب کیفیت معلوم ہوئی ۔ جدھر نظر جاتی تھی ۔ ع ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست جنگلی درخت اور صحرائی جھاڑیان اور پودے اور جنگلی پھول اور پھل جو بن پر تھے

گل ہین سب اپنے اپنے جوبن پر ۔ بوے گل ہے صبا کے توسن پر ۔

باغ ہی پر عجب ہی یہ روداد +		نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد +++	

خدائی فوجدار والا تبار دام بالا فتخارنے اِس دلکش و دلربا فرح بخش و ندرت انتما مقام کی قدرتی بہار اور رود بار لطافت آثار اور گلہاے معنبر و خوشرنگ کو ایسا پسند کیا کہ دہن پڑاؤ ڈال دیا۔ جل جلالہ۔ اور آسمان کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اے گردون دون سفلہ پرور۔ اے چرخ جفا پیشہ ستمگر۔ اے فلک ناہنجار تیرے ہاتھون مین اس حالت زار کو پہونچا کہ اپنی چاہتی معشوقہ شمع قدسیم بدن سے جدائی ہوئی نہ اسکو میری خبر کہ جیتا ہی یا مرگیا نہ مجھے اسکا حال معلوم کہ کہان ہی اور کیا کر رہی ہی۔

فرقت مین اک صنم کی یہ تفرقہ پڑا ہی		دل ہمکو ڈھونڈھتا ہی ہم دلکو ڈھونڈھتے ہین	
جیسے تھکے مسافر منزل کو ڈھونڈھتے ہین			

اس مقام دلکشا مین مین بیٹھکر اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ میری اشکباری سے اس ندی کا پانی اسقدر بڑھیگا کہ ذرہی ندی ایک دریاے خارو قہار بنجائیگی اور میرے آنسوؤن سے مینڈھے اُچھلنے لگینگے اور ناندین پڑ جائینگی۔

کنارے دریا پہوچ کے پانی پیا نہین ایک بوند اسپر	چڑھی ہی موجونکی ہمسے بتوری حباب آنکھین بدل رہے ہین
ذرا تو تم بھی نکل کے گھر سے تلاطم بحر اشک دیکھو	کہ جابجا پڑ رہی ہین ناندین ہوا سے مینڈھے اُچھل رہے ہین

میری آہ شرربار سے درخت دن رات ہلا کرینگے۔ اے جنگل کے دیوتاؤ پیر پیمبرو مجھ نابکار کے درد دکھ کا حال سنو کہ عشق نے مجھے کیا تباہ کیا اور اس عشق کی بدولت کس مصیبت مین پڑا کہ میرا ہی دل جانتا ہی۔

اشتیاقی کہ بدیدار تو دارد دل من		دل من داند ومن دانم و داند دل من	

مین آپ کے حضور مین اس ظالم بلکہ اظلم اور قتالہ عالم فخر بنی نوع آدم کی شکایت کرنے آیا ہون جسکے جور و جفا کے سبب سے مین مجبور ہو کر اس صحراے پُرخار مین آیا اور جس کو ہ مین مدتون کے بعد آج خدا نے یہ مرغزار مجھے دکھایا اپنی پریشانی حیرانی کا حال کیا بیان کرون۔ اتنے مین بدھو نفر نے انکی بات کاٹی اور کہا کسی بستی یا آبادی کیطرف چلتے تو کچھ مطلب بھی نکلتا اور کچھ نہین تو انسان کی صورت دیکھنے کو تو نہ ترستے اب تو آدمی کی شکل دیکھنے کے لالے پڑے ہوے ہین۔

وحشت دل نے کیا ہی یہ بیابان پیدا		سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا	

مجھے اگر آپ کی معشوقہ پر یزادملین تو دست بستہ عرض کرون کہ اپنے سڑی سودائی کو از بر اے خدا بلوا لیجیے اور آپکی کل جنونا نہ حرکتون کا حال بیان کرون کہ وہ شخص اپنے آپے سے بالکل گذر گیا ہی انسانیت سے کچھ واسطہ ہی نہین رہا ہی۔ فوجدار بولے اچھا تم اپنے آقا کی مطبوعہ کے پاس ہو آؤ۔ چاہے اُسنے جو کچھ کہو وہ اُلٹا تم ہی کو سڑی سودائی بنائینگی۔ جانتے ہو کس شخص کی بیٹی ہی۔ یہ کہکر آپنے انکا اور اُنکے مان باپ کا

نام لیا جسکے سنتے ہی بدھو نفر اُچھل پڑے (ارے! یہ سب تعریفین اُس چھوکری کی ہوتی تھین - اُسی کے روبرو ہم اور آپ کھڑے ہو کر دست بستہ زمین کو بوسے دینگے - لاحول ولاقوۃ! اُسی چھوکری کی خدمت بڑے بڑے بادشاہ کرینگے اور اسی گانوں کی لونڈیا کے پانوں دھو دھو کے دیوپینگے - لاحول ولاقوۃ! اسکو تو مین روز دیکھتا تھا - بڑی آنکھ لڑانے والی لونڈیا ہی اور بڑے کرارے ہاتھ پانوں ہین حضور اسکو نازک ادا نازک اندام اور نازک کمر کہتے ہین - ع - برعکس نہند نام زنگی کافور - ایسی گرجتی ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہین گدھی بول رہی ہی - قد تھونی کے برابر ہی گولا دنگ بنی ہوئی ہی - مین تو اُسکے ایک گھونسے مین بیٹھ جاؤن پانی نہ مانگون - سب سے زیادہ لطف اس چھوکری مین یہ ہی کہ ذرا نہین جھجکتی بڑی بے تکلف اور مردون سے دل لگی کرنے کھلانے چہل کرنے مین بڑی برق - بڑی کلان کا راستاؤ - سُنیے خداوند - اب تک مین سمجھتا تھا کہ کسی بڑی شہزادی پر آپکی جان جاتی ہی اور کوئی واقعی بڑی حسینہ جمیلہ ہی مگر اب معلوم ہوا کہ جیسی روح ویسے فرشتے - ہم تو ایسی عورت سے پانوں بھی نہ دھلوائین - لاحول ولاقوۃ! آپ نے بھی اچھے گھر بیجانہ دیا - گرے بھی تو کہان گرے - اب اسمین کوئی شک نہین کہ آپ پاگل ہین - اور اب آپکی فصد کھلوانی چاہیے بھئی واہ - ایک بات سمجھ مین آئی - وہ یہ کہ اگر کسی دیو یا شہزادے یا کسی بڑے نامی بہادر یا کسی مشہور جنرل کو آپ اپنی معشوقہ کی خدمت مین روانہ کیجیے تو آپ کی کسقدر بدنامی ہو - وہ بھی شرمائین کہ اتنا بڑا جرنیل اور ایسا نامور اور معشوقہ ایسی گنوارنی - وہ اس وقت یا تو اُپلے پاتھ رہی ہوگی یا کھیت نراتی ہوگی یا پانی بھر رہی ہوگی - آپ خود بھی ذلیل ہونگے اور جسکو بھیجیے گا اُسکا نوجی چاہیگا کہ اپنا اور آپ کا دونون کا سر پیٹ لے - پہلے آپکا پھر اپنا - اور یہ بھی کہنا میرا جنون ہی نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچینگی - وہ خدا کی فضل سے اس بات کی نوبت ہی نہ آئیگی - نہ شہزادہ یا دیو آپ سے مقابلہ کریگا اور نہ آپ کبھی کسی کو شکست دے سکینگے - بس اسی مجنونانہ حرکت مین جان جائیگی کوئی شخص اینڈا بینڈا ہاتھ لگا دیگا تو بس ٹین سے رہ جاؤگے - بھلا یہ انصاف سے فرمائیے آپ کو اُسی کی قسم ہی کہ اسکو یہ معلوم ہی کہ آپ کون ہین -

خدائی فوجدار نے کہا بھئی اب تم تو بڑا دق کرنے لگے اگر اب کبھی کوئی قسم ای تو بس دشمن ہی ہو جاؤنگا - نو - مین بارہ برس سے اُسکو جانتا ہون اور کوئی دس بارہ دفعہ اسکو دیکھا ہی - شاید اُسنے مجھے نہ دیکھا ہو - مگر چونکہ اسی گانوں کی رہنے والی ہی یقین نہین آتا کہ ہم کو نہ جانتی ہو اگر کوئی ایسی ویسی چھوکری ہوتی تو ضرور مجھ سے آنکھین لڑاتی اور آنکھین لڑانے سے شوخی کا ثبوت دیتی مگر -

۲	حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید		ادب بہ بزم تو صد جانشستہ می آید

عصمتیان روپوش حیا پرور و خلوتیان عفت کوش پاک نظر را مژدہ باد کہ وقت گرمی بازار نشاط ست و بسط بساط انبساط اعنی زنانہ بازارے بحسن و خوبی تمام ترتیب یافتہ الخ یہ سب اُسی کی شان مین کہا ہی۔

بدھو نفر نے بہت ضبط کیا مگر مارے ہنسی کے بُرا حال تھا۔ لوٹ گئے۔ کہا اور تو اور عصمتیان روپوش حیا پرور کی ایک ہی ہوئی۔ یہ لطیفہ سب لطیفون سے بڑھ گیا کھیت مین کام کرنے والی مزدورن اور روپوش اور عفت کوش اور وہ شعر بھی بالکل اس کے حسب حال ہی۔

	حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید		ادب بہ بزم تو صد جانشستہ می آید

اگر وہ سُنے اور کوئی مطلب سمجھائے تو لوٹ لوٹ جائے بازار کی جانے والی مزدورن اُس کو روپوش کہنا بھی عجب بات ہی خدائی فوجدار اس تقریر پر اسقدر نہین بگڑے جسقدر بگڑنے کی امید تھی بہ سہولت کہا تم بدھو نفر بالکل گاودی ہی رہے اور اب چند روز سے تمھاری گستاخی اعتدال کے دائرے سے باہر قدم نکالنے لگی ہین تمکو کئی وجوہ سے قابل معافی سمجھتا ہون۔ ایک اسوجہ سے کہ تم میرے ہمراہ آئے ہو۔ دوسرے یہ کہ خبط الحواس ہو۔ مین تمھین ایک کہانی سُناتا ہون جس سے تمکو پورا پورا یقین ہو جائیگا کہ تم بڑے گدھے اور نالائق ہو۔ وہو ہذا

ایک حسین زنکہ جوان جو علاوہ زیور حسن کے زیور ثروت سے بھی مالا مال تھی اور بڑی بذلہ سنج و نغز گفتار اُسکے شوہر نے عالم فانی کو پدرود کیا اور عالم قدس کی راہ لی کچھ دن کے بعد اس بیوہ کا کہ بڑی عاشق مزاج شوقین دولتمند طرار خوشخو خوشخو خیر عورت تھی ایک خوبصورت حسین گبرو پر دل آیا ع۔ دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا۔ یہ نوجوان آدمی ایک چھوٹا پادری تھا۔ جب پادریون کو خبر ہوئی تو اُنھون نے اس عورت سے کہا ای نیک بخت تم ایسی تو قوس ابرو خوشخو خوش مزاج حسینہ تربیت یافتہ عورت اور ایسے کمزور اور کم عقل لونڈے پر عاشق ہو تو مقام حیرت ہو کہ نہ ہو۔ یہان امیر اور عالم اور تربیت یافتہ اور فاضل اور خوبصورت ہر قسم کے مرد ایک سے ایک اچھے موجود ہین مگر تمنے اس شخص کو پسند کیا جسمین کوئی خوبی اور کوئی کمال نہین ہی۔ اُس بیوہ نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ کہا آپ لوگون کی یہ بڑی غلطی ہی۔ اور بالکل پرانے خیالات۔ بات یہ ہو کہ جسے پیا چاہے وہی سُہاگن کیا سانولا کیا گورا رای۔ گورے کالے پر کچھ نہین موقوف۔ کوئی میری

نظر سے اسکو دیکھے۔ میرے نزدیک تو اس شہر مین کوئی اُسکا سا حسین نہین ہی۔

اسی طرح اوگیدی بدھو یاد رکھ کہ میرے معشوق سا حسین اور لائق اور خوبرو کوئی میری نظرون مین نہین جنچتا۔ لیلی را بچشم مجنون باید دید۔ اسکے علاوہ شعرا کا کلام پڑھو۔ کیا وہ سب کے سب نادان شاہد بازی ہی تھے ہرگز نہین۔ مگر غزلون مین مثنویون مین یار کی تعریف معشوق کا ذکر خیر۔ اسکے یہ معنی نہین کہ سب معشوق باز ہی تھے مگر شعرا کو بدرجۂ مجبوری کسی نہ کسی معشوق کا ذکر کرنا ہی پڑتا ہی۔ حافظ۔ سعدی رودکی۔ طالب آملی۔ کمال خجندی غالب دہلوی نسیم اسیر درد میر یہ جتنے شعرا گذر گئے ہین سب نے معشوقون کا ذکر مذکور کیا ہی کوئی کہتا ہی ع۔ اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے۔ کسی نے کہا ہی۔

کیا ہوا جو رخِ پُرنور کو شعلا باندھا	آگ کیون ہوتے ہو مضمون تھا باندھا باندھا
کیون خفا ہوتے کیون حشر بپا کرتے ہو	کہنے قامت کو قیامت کا نمونا باندھا

کسی کا شعر ہی۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا	سب سے بیگانہ ہی اے دوست شناسا تیرا

اس سے یہ مطلب نہین کہ سب کے سب خواہ مخواہ شاہد باز ہی تھے ہرگز نہین یہ تو فقط ایک شاعرانہ طرز ہی مجھے اس سے کوئی بحث نہین کہ اسکا خاندان کیسا ہی مگر مجھسے اگر کوئی پوچھے تو مین قسم کھاکے کہدون کہ بہت ہی عمدہ خاندان ہی۔ دو باتین معشوق مین ضروری ہین۔ ایک حسن دوسرے عفت۔ اب سُنیے کہ حسن سے تو کوئی انکار ہی نہین کرسکتا اور اس امر کی نسبت رائے قائم کرنا کہ حسین ہی یا نہین امر آسان نیست۔ اسکی پوری پوری داد بصر ہی دے سکتے ہین یا مصور یا شاعر یا ناول لکھنے والے یا اسکے بصر ہم ہین اور ہم کہتے ہین کہ اُسکے حُسن کے چاند مین کوئی دھبا نہین ہی۔ اب رہی عفت۔ اس سے اگر کوئی انکار کرے تو گردن اُڑا دون۔ سر اُڑا دون بھٹا سا۔ دل لگی ہی۔ اُسکی عفت اور عصمت کی قسم کھانی چاہیے۔ ساری خدائی کی رائے ہی کہ بڑی عفیفہ ہی۔

بدھو نفرجل بھن کے خاک ہوگیا کہ میرے ہی محلے کی چھوکری اور میرے ہی سامنے اُسکے حُسن اور عفت کی تعریف۔ دن بھر مین کم سے کم دس بارہ لونڈے لپٹاتی ہوگی اور ایک درجن لونڈون کو گلے لگاتی ہوگی اور حضور اسکی عفت کی قسم کھانے پر تیار۔ اور لطف یہ کہ عمر بھر مین کبھی بات کرنے کی بھی نوبت نہین آئی۔ صرف چند بار دیکھا ہی اور یہ اچھی طرح معلوم ہی نہین کہ وہ انکو جانتی بھی ہی یا نہین اور دن رات آسمان سر پر اُٹھائے ہوے ہین۔ دل لگی ہوتی اگر وہ مجرم قیدی ڈھونڈھتے ہوے اُسی عفت کی خدمت مین حاضر ہوتے اور وہ اُسوقت اُپلے پاتھ رہی ہوتی گاؤن والون کو دل لگی ہاتھ آتی وہ حیرت مین ہوتے

کہ یہ کون لوگ ہین اور بکتے کیا ہین۔ کسنے بھیجا ہی کسکے پاس بھیجا ہی پیغام کیا لائے ہین۔

اتنے عرصے مین خدائی فوجدار کے جنون نے بڑا زور باندھا اور ایسے غنّائے کہ بدھو نفر سے کہنے لگے اب تیار رہو اور ہمارا پیغام لیکے جاؤ۔ اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ کام انجام دو نازک بات ہی۔ بدھو نفر کچھ نہ سمجھے کہ کہان جانا ہوگا۔ پوچھا آپ تو کچھ بہکی بہکی باتین کر رہے ہین۔ میرے لیے کون جگہ تجویز ہوئی ہی فرمایا تم مجھسے خط لو اور ہماری معشوقہ کے پاس جاؤ اور اُنسے ایک لیاقت اور خوبصورتی کے ساتھ ہماری کارگزاری کا ذکر خیر کرنا۔ بدھو نفر نے کہا خط آپ لکھیگے گا کہان اور کس شی پر اور قلم کہان سے آئیگا سیاہی کہان ملیگی یہ تو معلوم ہو جائے۔ خدائی فوجدار کو بھی اسکی فکر ہوئی کہنے لگے یہ تو واقعی بڑی ٹیڑھی کھیر ہی حقیقت حال یہ ہی کہ خط لکھنے کا سامان یہان ہمارے پاس نہین ہی مگر کوئی تدبیر نکالنی چاہیے۔ سوچتے سوچتے اِنھون نے کہا اچھا ایک بات کرو۔ درختون کے بڑے پتون یا موم کی تختی بنا کر اسپر لکھو۔ بلکہ ایک کام کرو اُس وحشی کی نوٹ بک پر لکھو۔ کیا سوجھی ہی سچ کہنا۔ بدھو نفر نے بڑی تعریف کی اور کہا سچ یہ ہی کہ آپ لوگ عالم الغیب ہو جاتے ہین۔ ہم اور آپ دونون واقف تھے کہ نوٹ بک موجود ہی اور اسمین کورے صفحے بکثرت ہین۔ مگر اسوقت مجھے ذرا بھی خیال نہ آیا اور آپنے معاً کہدیا کہ کورا کاغذ نوٹ بک مین سے لے لینگے۔ اسپر خدائی فوجدار بہت ہی خوش ہوے اور یہ اول مرتبہ تھا کہ حضور نے میان بدھو نفر کی تعریف کی اور کہا یار بدھو آج تمنے انصاف کی بات کی مگر یاد رکھنا یہ سب اُسی کے عشق کا ثمرہ اور عاشق ہونے کا نتیجہ ہی۔

این ہمہ شہد و شکر کز سخنم می ریزد	اجر صبر است کزان شاخ نباتم دادند

بدھو تو دل مین خوش تھے ہی کہ روپیہ مل گیا ہی مزے سے گھر چلو۔ سر شام کسی سرا مین سو رہینگے اور دروازہ بند کر کے رہینگے دن کو سفر کرینگے اور مزے سے گھر پہونچینگے۔ بی بی اور بچے بھی خوش ہونگے کہ اتنی رقم لائے۔ سود پر روپیہ چلائین گے۔ اِنھون نے کہا واقعی آج آپ بڑی دور کی کوڑی لائے۔

خدائی فوجدار بہت ہی ہنسے اور بڑے ہی خوش ہوے۔ دور کی کوڑی لانے پر انتہا سے زیادہ مسرت ظاہر کی اور خود بھی فرمایا کہ ہم دور کی کوڑی لائے یا نہین لائے۔ آج البتہ ہم تمسے خوش ہوے۔ اب تھوڑے ہی دن مین بادشاہی لو۔ مگر بادشاہی کی حالت مین خبردار انصاف کے خلاف نہ کرنا۔ ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہین ہی۔

رعیت چو بیخ ست و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا۔ بدھو نفر نے کہا خداوند اگر خط دینا ہی تو بسم اللہ۔ میرے حوالے کیجیے اور مین پر لگا کے اُڑ جاؤن اور وہ بشارت تازہ لاؤن کہ آپ بھی خوش ہو جائین خدائی فوجدار نے۔

مانگا کاغذ دوات و خامہ	لکھا گلچین کے نام نامہ

خط لکھنے ہی کو تھے کہ دفعتہً انکو ایک بات یاد آئی اور آنکھین بند کرکے سوچنے لگے۔ بدھو نفر تو چاہتے تھے کہ پر لگا کر اُڑ جاؤن اور روپئے کی تھیلی بی بی کے حوالے کرون کہ تم جانو تمھارا کام جانے انکو خدائی فوجدار کا غور کرنا نہایت ہی شاق گذرا۔ کہا جناب خدائی فوجدار صاحب مہربانی کرکے زیادہ تامل نہ فرمائیے خط لکھدیجیے اور غلام کو رخصت کیجیے۔ الانتظار اشد من الموت۔ خدائی فوجدار نے کہا ہم یہ غور کرتے تھے کہ نامہ و پیام مراسم بہادری و خدائی فوجداری مین جائز اور انسب و مناسب ہی یا ناجائز نامناسب بنیوا توجہ دلا۔ بیان کرو تم اور اسکا اجر پاؤ تم۔

کون اٹھے کہے قصہ شب تنہائی کا	شمع خاموش کو یار انہین گویائی کا
خانہ ویران دل دارفتہ و سودائی کا	کیا سمجھتے تھے کہ گھر ہی یہی رسوائی کا
آنکھ خورشید قیامت سے نہین جھپکاتا	دیکھنا ڈھیٹھ پنا اپنے تماشائی کا
مار ڈالیگی دورنگی تری اے دہر دورنگ	ڈھنگ ہی یہ کسی معشوق کی رعنائی کا
پیڑیان دیکھ کے ڈھارس مجھے دیتا ہی جیون	دل نہ بھاری ہو کہ زیور ہی یہ سودائی کا
لاکھ تقدیر کے لیکھے کو مٹایا نہ مٹا	داغ ہم لیکے چلے اپنی جبین سائی کا
نخل طوبےٰ ہی تری قد سہی کی تصویر	باب فردوس ہی نقشہ تری انگڑائی کا
آپ اپنے کو تو پہچان نہین سکتا ہون	کیا مین اقرار کرون تیری شناسائی کا
لاکھ پنہان ہو مگر حسن دکھاتا ہی جھلک	سات پردون سے عیان نور ہی بینائی کا

یہ اشعار ترجمان دل حسرت منزل ہین۔

نامۂ نیاز از خاکسار خدائی فوجدار بنام گمنام۔ الخ

رشک سے لیتے نہین نام کہ سُنلے نہ کوئی	چپکے چپکے تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین
زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا	کہ میرے طق نے بوسے مری زبان کے لیے

اے خاتون جنان مسیح دوران۔ اے بلبل گلشن ملاحت۔ اے قمری شمشاد فصاحت۔ اے میوہ نورس باغ محبوبی۔ طوطی شاخسار خوبی۔ سرو چمن راز سرمایہ ناز عاشق بے نیاز۔

حسن تو ہمیشہ در فزون باد	رویت ہمہ سال لالہ گون باد

ای رشکِ زاہد فریبِ عدوے صبر و شکیب۔

بشنو از نی چون حکایت میکند	وز جدائی ہا شکایت میکند ؛
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند ؛	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

اسقدر انھون نے لکھا تھا کہ دفعتہً قلم روک لیا اور بدھو سے کہا یار ہم تمسے جو کہین وہ تم سو بہ موجا کے اُلٹے کہدو۔ تحریر کی تو کوئی ضرورت نہین ہے۔ بدھو بولے اجی صاحب اتنا حافظہ زبردست کہان سے لاؤن مجھے اپنا نام تو یاد رہتا ہی نہین۔ اور باپ کا نام بڑی غور کے بعد یاد آتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات کی محنت کے بعد یاد کرتا ہون اور بھول بھول جاتا ہون۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم لکھے دیتے ہین اور پھر یون لکھنا شروع کیا۔

کشتۂ تغافل خانہ زاد خدائی فوجدار عرض رسا ہے کہ آپ کی جدائی نے اس فقیر حقیر کو مار ڈالا اور کہین کا نہ رکھا جو جو ستم ہمنے تمھاری مفارقت مین سہے اُنکی تحریر کا یارا نہین کیا کرین اس بن کسی کا اجارا نہین اور عاشق کو بجز رنج سہنے کے اور کوئی چارا نہین۔ ع۔ عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے + اور یہان تو۔ ع۔ رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجا ہو گیا + گو تمسے ہزار ہزار بار عرض کی کہ ع۔ اپنے عاشق پر ترس کھانا شگرد چاہیے۔

جنگجو کج کلہان صلح و صفا نیز کنند	غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

مگر تم وہ جنگجو ہو جو کبھی کار صبا نہ کرے اور دل کو غنچہ کر دے اور سیج بھی ہو۔

غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل	کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

اسکے ساتھ ہی ہم یہ بھی ضرور عرض کرینگے کہ

بیجا نہین حسینون کی یہ لنترانیان	ای غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

ہاے فراق واے فراق۔

نقشۂ وحشت دکھاتی ہے جو تصویر فراق	پانؤن مین اپنے پہن لیتا ہون زنجیر فراق
دیکھ ای ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق	خواب غفلت مین جو دیکھون بارون تعبیر فراق
رسم و راہ شہر الفت کے ہین سب کو چے الگ۔	خضر کو رستا بتا دیتے ہین رہگیر فراق
ترکش سینہ سے ای قاتل نکلتا ہی نہین	ہو گیا ہے کیا لب معشوق یہ تیر فراق
مثل مجنون ہو کے آوارہ پھرینگے دشت مین	اب کسی جنگل مین جا بیٹھینگے رہگیر فراق

ملک عم کی ہوسنے سب تحصیل ہم کو بخشدی	ای قمر ملتی ہو کسکو ایسی جاگیر فراق

ہمارا مصاحب خاص میان بدھو نفر نے ہمارا کل حال من وعن مو بمو بیان کر دیا کہ ہمکو صدمۂ مفارقت نے کیسا مار ڈالا ہی۔

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہین یاد رہے	او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اگر رحم کرو تو مین جی جاؤن اور اگر بیرحمی کو اور ترقی دو تو مردہ تو ہون ہی۔ موے پر اور سو درے سچ ہی۔

عاشقان کشتگان معشوق انند	برنیاید زکشتگان آوازہ

جب تک جان مین جان ناتوان ہی تب تک تمھارا غلام درم ناخریدہ یہ ہیچمرزو ہیچمدان ہی۔

قدمے رنجہ نما چشم بہ راہت دارم	ای خدائے کف پائے تو سر و منزل ما

الٰہی آفتاب حسن وجمال تا ابدالآباد تابان ودرخشان باد۔ بالنون والصاد۔

یہ خط میان بدھو نفر صاحب کو بکمال لطف پڑھ کر سنایا۔ وہ بولے حضور خدا شاہد ہی بے مثل اور بے نظیر لکھا ہی قلم توڑ توڑ دیے ہین بلکہ قلمدان کے قلمدان شکستہ بحر کر دیے ہین کیا زور قلم ہی واہ واوا۔ سچ یون ہی کہ حضور شیطان مجسم ہین انسان کا کام نہین ہی۔ کوئی ہنر کوئی فن ایسا نہین جسکو حضور نہ جانتے ہون ہر فن مین ہو اُستاد تمھین کیا نہین آتا۔ خدائی فوجدار اور بھی تن گئے۔ کہا بھائی صاحب یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ ہم لوگون کے پیشے والون پر تو فرض ہی کہ ہر فن موئے ہون اور وہ بات ہم کو حاصل ہی اب ہم ایک خط اپنی بھتیجی کے نام لکھتے ہین۔ لکھ کر سنایا۔ پیاری۔ تم اس خط کے دیکھتے ہی منجملہ ان گدھون کے جو مین وہان چھوڑ آیا ہون تین گدھے میرے بدھو نفر کو دے دو اور اسکی خاطر کرو۔ مین نے یہ گدھے اس سے یہان لیے ہین۔ راقم شوق۔ خدائی فوجدار۔ از قلعۂ کوہ رفیع وادبر و بلند۔ سال حال ماہ حال روز امروز یعنی قبل فردا وپس دی۔ عفی اللہ عنہ بہ وقت نیک در آید موصول باد بالنون والصاد۔

لیے جاتا ہی نامۂ بیکس	بال بیکا نہ ہو کبوتر کا
ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	زانکہ من بندۂ گنہگارم

بدھو نفر نے اس اول جلول تحریر کی بھی بڑی تعریف کی۔ پل باندھ دیے۔ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ دو خط ایک سانس مین لکھے اور دونون کے رنگ الگ الگ۔ ایک مین عشق کا ذکر مذکور۔ دوسرا عزیز کے نام مگر بالنون والصاد دونون مین ہی۔ واللہ اعلم اسکے کیا معنی ہین۔ فوجدار نے اکڑ کر کہا کسی اچھے مولوی سے پوچھو۔ تم ایسے گاؤدی کیا جانو۔ یہ جملے ہر کس وناکس کی سمجھ مین نہین آسکتے۔

جگر بسوزد و تا معنے بدست آرد	کہ بر محک افاضل بود تمام عیار

بدھو نے کہا اب حضور خانہ زاد کو رخصت فرمائین غلام تمکو ام نہین ہی۔ حق نمک ضرور ادا کرونگا۔ اور صاف صاف کہونگا کہ وہ وہان مجنون ہو گئے ہین اور آپ کی سب پاگل پنے کی باتین بیان کرونگا کہ بالکل دیوانے ہو گئے ہین عقل سے کوئی سروکار نہین بجز بھیڑون اور بکریون اور گلہ بانون کے کوئی یار مددگار نہین اور یہ بھی کہونگا کہ آج کل ایک سڑی سودائی کی تلاش مین مارے مارے جنگل مین پھر رہے ہین غرض کہ چاہے آپ مار ڈالین بندہ ضرور کہیگا کہ وہ آج کل پاگل ہو رہے ہین۔ خدائی فوجدار نے کہا اچھا اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو ایک کام کرو۔ ہم برہنہ ہوے جاتے ہین اور برہنگی کی حالت مین ہم دیوانون کے سے کام کرینگے وہ وہ حرکتین کرون کہ دیوانے بھی میرا نام سُنکر کان پکڑین مگر ہماری معشوقہ کو کبھی یقین نہ آئے۔ بدھو نے کہا از برائے خدا جو کچھ مجنونانہ حرکتین کرنی ہون کپڑے پہنے پہنے کیجیے ادھر آپنے کپڑے اُتارے اُدھر مجھے رونا آیا سینک کے سے تو آپ کے ہاتھ پاؤن ہین۔ ہڈی ہڈی انسان گن لے فقط اون کیڑون سے ذرا بھرم ہی۔ کپڑے اُتارنے سے وہ بھی جاتا رہیگا۔ باقی رہا یہ امر کہ آپ کی پریا کو ہمارے سے یقین نہ آئیگا اسکا جواب یہ ہی کہ اگر واقعی وہ ہماری بات کو باور نہ کرے تو اتنی لاتین لگاؤن کہ ساری مشیخت رکھی رہے۔ دل لگی بازی مقرر کی ہی۔ گانون کی بیچ قوم چھوکری۔ لونڈون لاڑھیون سے آنکھمین لڑاتی پھرتی ہی اور آپ اُسکو عفیفہ فرماتے ہین۔ خیر یہ تو جو کچھ ہوا وہ ہوا یہ فرمائیے کہ میری واپسی تک آپ کھائیے گا کیا۔ یا شاید اس وحشی کیطرح گلہ بانون کی روٹی چھین چھین کے نوش جان فرمائیگا بیچارون کو ایک ہی سڑی سے مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا تھا اب وہ دو ہونگے تو غضب ہی ہو جائیگا یک نہ شد دو شد۔ مگر آپ سے اور اس وحشی سے رفتہ رفتہ خوب نبھیگی۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

فوجدار نے کہا کھانے پینے کا خیال تم دل مین نہ لاؤ یہ ہماری ہی راے پر چھوڑ دو بس۔ ہم سمجھ لینگے۔ سونے کو پتھر اور چٹان اور کھانے کو جو خدا دے دے۔ توکل پر سارا دارومدار ہی۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اللہ باقی و من کل فانی۔

پیش فانوس خیال حسن تو پروانہ وار		بر امید شعلۂ شب تا سحر میزنم	
نقد صرافان معنی را رواج دیگرست		تا درا قلیم سخن من سکۂ زر میزنم	

بدھو نفر نے کہا حضور جاتا تو مین بڑی خوشی سے ہون مگر راستہ ملنا محال نظر آتا ہی راستہ ضرور بھول جاؤنگا۔ ان کھوہون اور پہاڑون اور جنگلون کی راہ کا یاد رکھنا دل لگی نہین ہی۔ اسکی کیا تدبیر ہو اگر بھٹکا تو غضب ہو جائیگا۔ بندہ پھر آپ کے قدم کہان پائیگا۔ فوجدار نے کہا بھئی نشان یاد رکھنا

یہ گز نہ بھولوگے نہ بھٹکوگے۔ مین اکثر اوقات کسی اونچے درخت سے دیکھا کرونگا اور پہاڑ کی اونچی سی اونچی چوٹی پر سے تاکا کرونگا۔ سب سے بہتر ترکیب ہمارے نزدیک یہ ہی کہ تم راستے مین درختون کی شاخین کاٹ کاٹ کے بچھاتے جاؤ جب واپس آؤگے تو وہی شاخین زبان حال سے تمکو راستہ بتائینگی بدھو نے چند شاخین کاٹین اور خدائی فوجدار کے حکم سے انھین کے عراقی صبا رفتار رشک حمار پر لدے اور گدھے کو چھوڑا۔ رخصت ہوتے وقت دونون آبدیدہ ہوگئے فوجدار نے کہا یار چلے ذرا گھوڑے کی خبر لیے رہنا تھوڑی دور تک ساتھ بھی گئے۔ ایک دفعہ جو بدھو پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو حضور خدائی فوجدار ننگے برہنہ مادرزاد ہاتھون کے بھل ٹانگین آسمان کی طرف کیے ہوے نٹ بنے ہوے کھڑے ہین۔ جل جلالہ۔ بدھو نے گھوڑے کو تیز کیا اور نظر سے اوجھل ہوگیا اور سوچتا گیا کہ اب قسم کھاونگا کہ آقاے نامدار بالکل دیوانے ہوگئے ہین اب انکو تو جانے دیجیے جلد واپس آئینگے۔

فصل ۱۲-

راوی روایت خدائی فوجداریون زمزمہ سنج بیان ہی کہ حضور پرنور برہنہ ہوکر دیوانہ پن کی حرکتین کررہے تھے کہ بدھو نفر راہی ہوے اور انھون نے دیکھا کہ ہمارے مصاحب نے صرف ایک بار پھر کے دیکھا اور بس۔ اب یہ کپڑے پہن کے لیس ہوے اور پہاڑ پر جاکر جنون کی حالت مین سوچنے لگے کہ اب کیا کارروائی ہونی چاہیے۔ مجھے کسی تقلید سے فائدہ ہوگا۔ اگر آفتاب جاہ کی طرح کوہستان کو دد و دام اور دیوان عفریت سرشت سے خالی کیا تو بھی نام ہوگا اور اگر چچاخ مازندرانی کی طرح جنگل کے اژدہون اور اژدرون اور اڑنے والے ناگ اور ناگنون اور دو موہے سانپون سے لڑے تو بھی نام ہی اور اگر کوئی جزیرہ ملگیا اور بدھو نفر کو اسکا بادشاہ بنا دیا تو ہم شاہنشاہ ہوجائینگے۔ ای صنم لطیف ورعنا از برای خدا میرے حال زار پر نظر رحم کر۔

	ہم وہ ہین گرم رو راہ وفا جون خورشید	سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو	
	ہونا عاشق سو چکر اس دشمن ایمان کا	دل نکر جلدی کہ جلدی کا کام ہی شیطان کا	
	جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزن ایمان کا	پھن کر جامہ بھی وہ آپے اگر قرآن کا	
	تو ہماری زندگی پر زندگی کی کیا امید	تو ہماری جان لیکن کیا بھروسا جان کا	

اس کوہ و بیابان مین بندہ اب تنہا ہی۔ نہ یار نہ مددگار نہ سگ وفادار نہ بدھو گنوار۔

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا	بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

یعنی اے ترک شیراز سراپا ناز و انداز۔ خانہ زاد کو اے حور نژاد صرف اسقدر صلاح دیجیے کہ جسپانخ مازندرانی کے نقش قدم پر چلنا تمکو پسند ہی یا تمھاری یہ صلاح ہو کہ آفتاب جاہ کج کلاہ کا تتبع کرون۔ اپنی رائے بیضا ضیائے فیض ابجلاے سے مطلع فرماؤ اور خدا پاک سے اسکا اجر پاؤ جسوقت جسپانخ مازندرانی جسکی پہلوانی اور ملک ستانی کا ہر سیستانی اور ایرانی اور افغانی قائل اور معترف باللسان ہی اژدر کیجانب اشکر لیکر چلا ہی اور ادھر عساکر اژدر نے بسر کردگی سپہ سالار اجگر و نکنیا دیو مع مارہاے سیاہ و لشکر دار کے یورش کی کہ الامان۔

غضب کی تھی پیچھے پڑی تیغ تیز		نہ جائے امان تھی نہ پائے گریز	
برستے نہ تھے تیر پر تیر سب		قضا بھیجتی تھی طلب پر طلب	
اُٹھے وہ تو کاندھے پہ بیٹھی اجل		چلے دو قدم گر پڑے سر کے بل	
اُٹھائے قدم کو گرو وہ لعین		پکڑتی تھی پانون کو رن کی زمین	
وہین تیغ نے دے کے گردن مین ہاتھ		ڈھکیلا جہنم مین اید اکے ساتھ	
وہ حامل اجل کو تھا اسمین رسوخ		بہت دب گئے زیر سنگ و کلوخ	
ہوا منقطع اژدہون کا ثبات		کٹی ایک دم مین دو روزہ حیات	
امان تھی زرہ کی نہ بکتر کی خیر		بدن سے کہا جان نے سر کی خیر	

اور آفتاب جاہ جسمع گردان فلک شکوہ کے روانہ ہوا تو بڑے بڑے دیوون کی فوج کی فوج درہم و برہم ہوگئی۔

اُٹھا فوج مین بس وہ گرد و غبار		کہ منھ پر تھا خورشید آئینہ وار	
فلک کہرے سے تھا دھوان سانولا		سمان شب کا رکھتا تھا ملک شہود	
بہت رہ گئے زیر شمشیر و تیر		بہت آئے لشکر مین ہو کر اسیر	

اگر رستم اور اسفندیار کا تتبع کرون تو بھی اچھا بلکہ بہت اچھا رہون اور اگر سکندر ابن فیلقوس یونانی کے نقش قدم پر چلون تو بھی نام ہو مگر کیون کسی کا تتبع کرون۔

کہن خرقۂ خویش پیراستن		بہ از جامۂ عاریت خواستن	

وہ بات کیون نکرون جو ان سب سے زیادہ میرا نام روشن کردے۔ مین نیا ہی ڈھرا کیون نہ اختیار کرون۔

بہ شیوۂ رہروی شیطان آموز		یک قبلہ بگیر و سجدہ بر غیر مکن	

مسئلہ وضع کی پابندی کے یہ معنی ہین کہ۔

	در جانان کی خاک لائینگے	اپنا کعبہ جدا بنائینگے	

کسی نے اسپر خوب ہی کہا اور داد سخن دی ہی۔

	دیر سے برہمن کو مطلب ہی	شیخ مسجد مین طالب رب ہی	
	سبکا دنیا مین دین و مذہب ہی	ملت عاشقان یہی اب ہی	
	در جانان کی خاک لائینگے		
	اپنا کعبہ جدا بنائینگے		

بس بہتر یہ ہی کہ ہم اور ہی ڈھرا اختیار کرین اور طرمہ قوقندی اور رجیچاق سب سے بڑھ جائین اور اُن کی تربت سے آواز آئے کہ۔

	ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق	او بصحرا رفت و من در کوچہ ہا رسوا شدم	

سوچے کہ ہمارے پیشے کے لوگ قدیم زمانے مین کسی جنگل یا بیابان یا صحراے پُرخار یا کہسار یا کوہ مین تو بہ ضرور کرتے تھے کہ اُنکے گناہون کو خدا بخشدے یہ موقع ہمکو اچھا ملا ہی کہ اس جنگل مین توبہ کرین اگر کوئی گواہ ہونا ضرور ہی درختون کو اپنا گواہ بنایا۔

	جہان پہلوانم یل نامدار	شنو از من ای چشمہ و برگ و بار	
	بمیدان جنگاہ رستم نژاد	پدر بر پدر پاک و عالی نہاد	
	شنو از من ای غنچہ و رود و خار	شنو از من دلحزین حال زار	
	بر احوال زارم بباید گریست	برین حال زارم بباید گریست	
	بیک نیزہ گیرم ز رستم خراج	ستانم ز ترک فلک تخت و تاج	
	ز خونریزی تیغ من وقت جنگ	شود تختۂ گل زمین لالہ رنگ	
	مظفر منم در صف رزم و جنگ	بدریا نہنگ و بصحرا پلنگ	
	چو بر شاخ آہو کشم چرم گور	بدوزم سر مور بر پاے مور	
	منم گرد نام آور و شیر نر	غلامم وفادار بدھو نفر	
	شدم عاشق دختر ماہ وش	کہ عمرش فزون نیست از ده و شش	
	توانائی دتا سب مارا کجا	جدا گشتم از وے بحکم ابا	
	درین دشت بایل شدم جاگزین	کجا یابم آن ماہ در این زمین	
	ز جور رہین عشق خانہ خراب	دل ماست بریان بجنگل کباب	

جدا گشتم از دخت حور انژاد — ز جور فلک ای خدا داد داد
نبا شد کسے در جہان پائدار — ہمہ نام نیکو بود یادگار
کجا شد فریدون و ضحاک و جم — میان عرب خسرو ان عجم
کجا آن بزرگان ساسانیان — ز بہرام یان و زاشکانیان
نکو ہیدہ تر شاہ ضحاک بود — کہ بیداد گر بود و ناپاک بود
شنو از من ای کوہ گردون شکوہ — شنو از من ای چشمۂ حق پژوہ
شنو از من ای نخل و ای مرغ و طیر — نہ ہی دشمنی تم سے مجھکو نہ بیر
مری داستان سُنکے روؤ گے تم — مین ہون فاختہ اور اُلو کی دم
قسم تجھکو ای کوہ و ای بحر و بر — قسم تجھکو ای آہو و شیر نر
قسم تجھکو ای گو ہر کان ہی — بتا سچ کہان اب مری جان ہی
مری جان وہ جسپہ جاتی ہی جان — جو ہی آج معشوقۂ دو جہان
وہ کیا کر رہی ہی بتا اِس گھڑی — ہی سوتی کہ بیٹھی ہوئی یا کھڑی
ہی وحشت کی تپ مجھکو اس درجہ تیز — کہ سب سے مین کرتا ہون ہر دم گریز
کہان مین کہان میرا گھر بار ہی — کہان وہ مرا یار طرار ہی
مجھے کیا ہوا گھر سے بھاگا مین کیون — نہ اس خواب غفلت سے جاگا مین کیون
کجائی تو ای قاتل فوجدار — کجائی بگو مونس و یار غار
چرا از من دلحزین دور دور — بیا نزد من ماہ من رشک حور
بیا خانۂ یار آباد کن — بیا قاتلا روح ما شاد کن
قدم رنجہ کن دلبر گلعذار — حقیرم مہین ماہ من زینہار
بیا و بفرقم بچشم نشین — بیا و بپیشم بہ بزم نشین
مرے دل پہ کیسی گذرتی ہی ہاے — ہی ہر دم لبون پر صدا ولے ولے
خدا ہمکو تمکو ملائے شتاب — پڑے بھاڑ مین عشق خانہ خراب
بروز نبرد آن یل فوجدار — دو دہ ہر طرف ہر روش شیر دار
ازان سو دو یک مردمان دلیر — بدست و غا ہمچو غرندہ شیر
ہمہ نامداران باجاہ و آب — ہمہ بر سپہر خردۂ آفتاب

همه غرق رزم و همه کینه جو | همه رستم و زال و سهراب خو
همه تیغ زن کوه پیکر همه | سرافراز اورنگ و افسر همه
همه یک دل و یک زبان و سخن | همه رزم جویان به خون ریختن
زمین آید از نعل تازی به تنگ | نهان شد بگرد آسمان دورنگ
صدا ها برون آمد از طبل جنگ | درنگا درنگ و درنگا درنگ
زبیم سنان ناف دزدیده چرخ | سر از جادهٔ مهر پیچیده چرخ
کشیده یکے تیغ کین از غلاف | پئے قتل دشمن و اهل خلاف
چنان گرم گردید بازار جنگ | که می سوخت پر های تیر خدنگ
غریو از فغان سر شد از هر دو صف | که زهره به ملک بدن شد تلف
یکے نیم بسمل تپان بر زمین | به دشت عدم شد مگر دانه چین
یکے چشم پر نم چو بتخانه داشت | یکے بر لب از سوز دل ناله داشت
شده خویش و بیگانه پهلوے هم | ز بس کشته افتاد پهلوے هم
یکے بود بے پا و بے سر یکے | یکے کشتهٔ تیغ و خنجر یکے +
یکے را ز پیکان جگر کاسته | یکے مرگ را از خدا خواسته
یکے را روان خون ز زخم سنان | بمیدان یکے بسته لب داده جان
چنین نیزه با نیزه آمیختند | سنان یک بدیگر در آویختند
یکے بود گریان بجان پدر | یکے بر برادر یکے بر پسر
گله اسپ هر سو هزاران هزار | همین کشته در دست چون بیقرار
سر مرده در زیر نعل ستور | شده سرهٔ دیدهٔ مور کور
ز غرید طبل حیرت فزا + | زمین شد به پیکار گردون زجا
نقیبان بفریاد از هر کران | به انداز پرخاش جنگ آوران

خدائی فوجدار کو یہان صید رنج و حرمان پڑا رہنے دیجیے کہ خوب غنائیں اور بادل پُر درد آہ سرد بھریں کہ ہائے میری معشوقۂ کج کلاہ غیرت مہر و ماہ سر سروران جہان بلکہ زمین و آسمان

ای ضیا خورشید تابان را ز ماه روے تو | وے مه عید اسیران گوشهٔ ابروے تو
دیدهٔ معنی و صورت کرد روشن همچو شمع | تو تیاے دیده هر کس کرد خاک کوے تو

دشت صحرا سے قیامت کرد مثل نوبہار | ریخت از بس خون مردم نرگس جادوے تو
صبح عیش عاشقان چون ماتم شب شد سیاہ | تا نہادہ زلف مشکین روے خود بر روے تو
از غم عشق تو یک دل در جہان آزاد نشد | یک جہان دل گشتہ مانند سر ہر موے تو
آنچہ درمان غمت کارِ مسیحا می کند | می وزد ہر دم نسیم صبحدم در کوے تو

(کتو تو ذرا یہاں صحرا نوردی کرنے دیجیے۔ اب لگے ہاتھوں میاں بدھو نفر کا حال بھی سن لیجیے)
آپ خدائی فوجدار کے لقات گھوڑے پر سوار دوسرے روز اُس سرا میں پہونچے جہاں سے فوجدار تو غنا کے بھاگ آئے تھے مگر لٹکے ہاتھ بے طور گئی تھی۔ سرا کو انھوں نے پہچانا اور ٹھان لی کہ اب میں قدم نہ رکھونگا مبادا ابکی پھر یہاں کے بدمعاشان نابکار نابکار اُسی روز کیطرح سے دق کرین اور جان پر بن آئے ایک درخت کے سائے کے نیچے گھوڑے کو روک کر ذرا ٹھہرے اتنے میں دو آدمی سرا میں سے نکلے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیوں جی یہ بدھو ہی ہے نا۔ دوسرے نے جواب دیا ارے! یہ یہاں کہاں یہ تو ہمارے خدائی فوجدار سڑی سودائی کے ساتھ بھلے گئے تھے انکے قریب آکر ایک نے کہا جی سلام ہے کہیے آقا کو کہاں چھوڑا ہم لوگ آپکی اور اُنکی حماقتوں کا حال سُن چکے ہین۔ وہ آجکل ہین کہاں۔ دوسرا بولا یہ لقات گھوڑا تو اُنھین حضرت کا ہے۔ دروازے پر بندھا رہتا تھا۔ بدھو نے پہلے تو ان دونوں سے راز پوشیدہ رکھا۔ چھپایا۔ کہا ایک کام ہے اُس کے لیے بھیجا ہے مگر کہا ہے کہ کسی سے کہنا نہیں۔ ہم اُنکا ٹھکانا آپ کو نہین بتا سکتے۔ انھون نے کہا ہمکو پہچانا یا نہین۔ خدائی فوجدار کے مصاحب بولے ہان پہچانا۔ تم خلیفہ ہو جو اُنکی حجامت اور خط بناتے تھے۔ اور آپ پادری صاحب ہین جنھون نے اُنکی کتابین سوخت کرڈالی تھین خلیفہ نے کہا اگر تم اُنکا پتا نہ بتاؤ گے تو ہمکو یقین ہو جائیگا کہ تمنے اُن کو قتل کرڈالا اور مال و اسباب اور گھوڑا تک چھین لیا۔ پھانسی کا کام کیا۔ زندہ نہ بچوگے۔ بدھو نفر بیوقوف اور نادان تھے تو تھے ہی گھبرائے کہ واقعی اگر چھپاتا ہون تو دھر لیا جاؤنگا۔ لوگ کہینگے کہ فوجدار کو برطرف زرا سے مار ڈالا اور روپیہ اور گھوڑا لیکے چلا آیا۔ انھون نے کہا کہ وہ آجکل توبہ کر رہے ہین اور ہمکو بھیجا ہے کہ فلان عورت کو خط دون جو اُنکی معشوقہ ہین اور جنکے پاس وہ عنقریب دو دن اور اڑدہون اور عنقریب ہی اُنکو بھیجنے والے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ جس دیو یا اجگر یا بہادر یا ایل نامدار یا بادشاہ کو زیر کرونگا اُسکو فوراً اپنی معشوقہ کی خدمت مین بھیجونگا کہ وہان جاکے اقرار صالح کرے کہ اُس ایسے زبردست غنیم کو انھون نے نیچا دکھایا اور زیر کیا۔ وہ زمانہ اب قریب ہے کہ ہمکو وہ کسی جزیرے کا بادشاہ جہاں مقرر کرین اور ہم اپنے مال چون کو لیکر بادشاہی کے لطف اُٹھائین اور ہماری بی بی بادشاہ بیگم کہلائین اور بڑے

لڑکے کو لوگ ولیوعہد بہادر کہین اور ڈنکا ہمارے چٹھہ داروں کے سامنے بجتا ہو۔ کڑم دھم۔ کڑم دھم۔
نائی نے پادری صاحب اور پادری صاحب نے نائی کی طرف دیکھا اور دونون مسکرائے پادری نے کہا جو باتین پُرانی کتابون مین پڑھی تھین وہ سب یاد ہین مگر واہ رے بڑی اپنے ساتھ اِس کمبخت کو بھی کہین کا نہ رکھا پورا سودائی بنا دیا۔ اسکو اسقدر اُلو بنا دیا ہو کہ اپنے نزدیک بادشاہی کریگا اور انکی بی بی شہنشاہ بیگم کہلائینگی۔ لاحول ولا قوۃ۔ بکمبخت سے کراس سے کل حال دریافت کرلیا اور اِسنے من وعن کچا چٹھا بیان کردیا۔ اور آخر مین کہا کہ آپ تو پادری صاحب پڑھے لکھے آدمی ہین اور میان خلیفہ بھی تجربہ کار ہین یہ فرمائیے کہ اگر مین بادشاہ ہوا تو دستخط کون کریگا۔ مین تو بالکل جاہل آدمی ہون۔ ایسا نہو کہ میری بادشاہی مین میرے مورکھا اَنپڑھ جاہل ہونے کے سبب سے کوئی فتور پڑجائے اور مین کہین کا نہ رہون۔ اِن دونون نے تسلی دی اور پادری صاحب نے کئی مثالین دین کہ لوگون نے ایسی حالت مین برسون بادشاہی کی ہے۔ بدھو کی جان مین جان آئی۔ خلیفہ اور پادری نے لاکھ لاکھ کہا کہ سرا مین چلو اور وہان کرکھو لو مگر بدھو نفر کی جرأت نہوئی۔ خوف تھا کہ مبادا وہی بدمعاش لوگ جنھون نے اُس دفعہ انکی مرمت کی تھی ابکی بھی زدوکوب کرین۔ کہا آپ لوگ سرا سے کوئی گرماگرم چیز کھانے کو لے آئیے اور گھوڑے کے واسطے دانہ اور گھانس۔ بندہ تو بوجوہ چند در چند سرا مین قدم نہ رکھیگا۔ خلیفہ نے سرا سے گرماگرم روٹیان اور دھوئی اُرد کی دال اور گرماگرم پکی ہوئی کلیجی لاکے دی اور بدھو نفر نے بعد صرف تازہ گرماگرم کھانا کھایا ادھر نائی اور پادری صاحب نے باہم سرگوشی کی کہ کسی کیسے اس سڑی کو راہ پر لانا چاہیے۔ پادری نے یہ تدبیر سوچی کہ وہ کسی شہزادے کے مصاحب بنجائین اور خلیفہ کو اپنا رفیق کہین اور فوجدار سے التجا کرین کہ ہمارے شہزادے پر ایک بانکا جنسے کئی معرکے سر کیے ہین چڑھ آیا ہے اور وہ اُسکی تعدی سے پریشان خاطر رہتے ہین۔ آپ کمک کو آئیے اور انکو اُس ظالم سے بچائیے۔ ممکن نہین کہ فوجدار فوراً آمادۂ پیکار نہو جائین۔ خلیفہ اور پادری انکی رگ رگ سے واقف تھے انھین دونونکی مدد سے فوجدار کی بھتیجی نے انکی اول جلول مہمل فضول کتابین سوختہ کردی تھین خلیفہ نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ جب یہ روانہ ہون تو انکو وطن لے آئین اور یہان انکا علاج کرین اور اگر دیوانہ پن علاج پذیر نہو تو پھر انکو پابزنجیر کرلین کہ اس دوڑ دھوپ اور مارپیٹ اور مصیبت سے بچین بھر پیٹ کھانا کھائین دوستون مین رہین۔ یہ نہین کہ جیسا بدھو نفر نے ابھی ابھی بیان کیا اس سے لڑا اُس سے لڑا۔ کہین دانت ٹوٹے کہین پسلیان چُور ہوئین کہین لٹھ کھائے کسی کو نیزہ بھونک دیا کسی کے گھوڑے کو زخمی کیا۔ یہ بھی کوئی بھلمنسی کی بات ہے۔ واہ واہ۔ مگر خبط جنون مالیخولیا اسکو کوئی کیا کرے۔ جنون کا علاج بس یہی ہے کہ تتو تھمیو کرکے گرفتار کرے اور زنجیر پا نون مین ڈال دے اور کہدے کہ بس اب یہان بادشاہون اور

جرنیلون سے خوب دل کھول کے لڑو۔

بدھو نفر نے جو مدت کے بعد گرما گرم روٹیان اور تازی تازی کلیجی اور دال کھائی تو خدا کا شکر بھیجا اور ایک مرتبہ سوچے کہ اب واپس جانا جنون کی علامت اور محض حماقت ہی۔ اللہ نے روپیہ دیا ہی گھر چلکے مزے کرو اور اس جہالت سے درگذرو مگر پھر سوچے کہ فوجدار کا گھوڑا لائے ہین انکو بڑی تکلیف ہوگی اتنے مین پادری صاحب نے کہا وہ خط جو تمھارے آقائے نامدار نے اپنی معشوقۂ فرضی کے نام لکھا ہی ذرا ہمکو بھی دکھا دو۔ بدھو نے بیگ کھولا خط ندارد۔ ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین ہوش اُڑ گئے۔ ع۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ کہا ایک نوٹ بک پر اُنھون نے خط لکھا تھا اور کہا تھا کہ کسی سے کاغذ پر اسکی نقل اُتروا کے معشوقہ کو دے دینا مگر معلوم ہوتا ہی وہ نوٹ بک اُنھین کے پاس رہگئی پوچھا کچھ یاد ہی کہ اُسمین کیا لکھا تھا۔ بدھو نے اپنے آپ کو کوسنا شروع کیا اور کئی تھپڑ اپنے مُنھ پر لگائے اور ناک پر اسقدر گھونسے مارے کہ مُنھ لہولہان ہوگیا۔ غور کرکے کہا دو چار شعر یاد ہین ایک تو یہ۔ لاحول ولاقوۃ یاد ہی نہین آتا۔ اجی اکثر پڑھا کرتے ہین۔ توبہ توبہ۔ بھلا سا ہی۔ ہان خوب یاد آیا۔

بیجا نہین جسمون کی یہ لن ترانیان	ای غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی

پادری نے یہ شعر فوراً لکھ لیا۔ بدھو نفر پھر سوچنے لگے۔ کہا دوسرا شعر اکثر آقائے نامدار پڑھا کرتے ہین مگر ذہن سے اسوقت اُتر گیا ہی بھلا ہی سا ہی۔ یاد نہین آتا۔ لاحول ولاقوۃ! اجی بھلا ہی سا ہی۔ ہان اب یاد آیا۔

نقشۂ دہشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق	پانون مین اپنے پہن لیتا ہون زنجیر فراق

پادری صاحب نے کہا نقشۂ دہشت نہ لکھا ہوگا۔ نقشۂ وحشت لکھا ہوگا۔ اسکے بعد بدھو نے دو چار چھینکین اپنی کھوپڑی پر اور رسید کین تاکہ خط کا مطلب یاد آئے اور تھوڑی دیر کے بعد کہا۔

ہم بھی گفتہ تری نیرنگی کے ہین یار ہے	اور زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

پادری صاحب نے پھر ٹوکا۔ کہا ہم بھی گفتہ نہین۔ گشتہ ہوگا۔ اور یہ رنگی نہین۔ نیرنگی کہو۔ یون۔

ہم بھی گشتہ تری نیرنگی کے ہین یار ہے	اور زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

واقعی شعر اچھے اچھے لکھے ہین۔

بدھو نے کہا ایک فقرہ انھون نے اتنی مرتبہ پڑھا کہ مجھ جاہل تک کو یاد بر زبان اور حفظ ہوگیا وہ یہ ہی۔ (جب تک جان مین جان ناتوان ہی تب تک تمھارا غلام درم ناخریدہ بیچدان ہی خلیفہ نے بدھو نفر کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ فقرہ مین میان بدھو کے ذہن کا بخار اکھلا ہوا ہی شعر ازبر کرلیے اور فقرے کے فقرے بر زبان مین

واہ اُستاد۔ فوجدار کی صحبت مین مرغ مینی کا بچہ بھی انڈا کھٹکتے ہی نواسنجی کرنے لگا۔

دیا سلائی جو بیچے تھے یا کہ سرکنڈا	بنے ہین صاحبِ لشکر اُٹھا کے اکجھنڈا		ہوے باغِ جہان سے نکیون ہوی ٹھنڈا
کہ مرغ مینی کا بچہ کھٹکتے ہی انڈا +		حضور بلبلِ بستان کرے نواسنجی	

بدھو نے جھک کے سلام کیا اور کہا آخر مین لکھا تھا۔ ع۔ ای فدائے کف و پائے تو سرو منزل ما۔ پادری صاحب نے کہا کف و پائے غلط ہی۔ کف پائے لکھا ہوگا۔

قدمے رنجہ نما چشم بر اہست دارم		ای فدائے کف پائے تو سرو منزل ما	

بدھو پھڑک اُٹھا۔ کہا ہان یہی شعر آخر مین ہی آپ نے خوب پڑھ دیا الغرض ان سب کی راے ہوئی کہ اگر خدائی فوجدار کے پاس جائین اور یہ گفتگو کرین تو ضرور ترکیب کارگر اور تیر بہ ہدف ہو اور اُنکی دیوانگی کا علاج کامل ہو جائے۔

فصل ۱۳

میان خلیفہ کو پادری صاحب کی راے رزین از بس پسند آئی اور اسی کے مطابق کاربند ہونے کی ٹھان لی مگر پادری کو کئی باتون کا خیال آیا۔ ایک یہ کہ واللہ اعلم بدھو نفر نے صحیح صحیح بتایا ہی یا نہین۔ ممکن ہی کہ خدائی فوجدار داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس خاکدان سے عالم قدس کی طرف سدھارے ہون اور یہ بدھو نفر انکا مال متاع لے دے کے چلے آئے ہون اگر ایسا ہوا تو ہمارا صحرا نوردی اور دشت پیمائی کرنا فضول اور بیکار ہوگا اور کوئی نتیجہ معقول نہ نکلیگا اور یہ بھی ممکن ہی کہ وہ زندہ ہون اور واقعی انھون نے اسکو اپنی معشوقہ فرضی کے پاس بھیجا ہو اس حالت مین بھی سڑی سودائی کا کون ٹھکانا ہی خدا جانے کہ ایک پہاڑ سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مین چل دیا ہو۔ خفقان کا کون اعتبار۔

آخر کار یہ راے طے پائی کہ پادری صاحب جو جوان آدمی تھے اور ڈاڑھی مونچھ صفا چٹ تھی عورت کا بھیس بدلین اور جاکے کہین کہ مین جس شہزادی کی خواص ہون اُسکو ایک آپ ہی کے سے بانکے یل نامدار نے ایسا دق کر رکھا ہی کہ جان عذاب مین ہی۔ اب انھون نے آپکی شہرت سُنکر لونڈی کو آپ کے پاس روانہ کیا ہی کہ حضور چلکے زبردست کو زبردست کی تعدی اور زبردستی سے بچائین۔ ممکن نہین کہ عورت اور پھر شہزادی کا نام سُنکر اُنکو طیش نہ آئے۔ بس ہماری چاندی ہی۔ پھسلا کے یہان لا کے سیدھے گھر لیجائینگے اس سے تو وہ کسی حالت مین انکار ہی نہین کر سکتے۔ یہ تو اُنپر فرض ہی کہ جسطرح ممکن ہو مدد کو جائین بس یہان لا کے بازبچہ کر لینا لاکھ ہاتھ پانؤن پٹکین ایک نہ ماننا سڑی کا سنبھالنا کون بڑی بات ہی یہ کہکر سر کی ایک عورت سے کرایہ پر ایک ساری تبارس کی لی اور ایک سفید کرتی بنچے اور اُسپر بنی سیاہ کرتی

پہنی اور ایک پنکھیا ہاتھ مین لی اور لیس ہوگئے خلیفہ کو سکھا دیا کہ ہمکو نرگس کہنا اور تم اپنا نام نورن بتانا اور شہزادی کی حد سے زیادہ تعریف کرنا کہ بچہ چور ہی مگر مجبور ہی۔ کیا کرے اُس ظالم سے بس نہین چلتا۔ ان قصے بھر کو یہ یقین ضرور ہی کہ اگر آپ کی مدد و اعانت اور حمایت ہو تو بیڑا پار ہو جائیگا ورنہ مصیبت تو بڑی ہی ہی۔ ع۔ شاید باید رسید نا شاید زیستن۔ حضور کا بڑا نام سُنکے آئے ہین ادھر تو یہ لوگ اس فکر مین تھے کہ کسی نہ کسی ترکیب سے خدائی فوجدار اپنے یار کو راہ راست پر لائین اور سیدھے ڈھرے پر لگائین اُدھر میان بدھو نفر اور ہی اُدھیڑبن اور ہی دُھن مین تھے۔ پادری کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اگر ہمارے آقائے نامدار دام بالاقتدارہ خدانخواستہ شہنشاہ نہوے تو پھر ہمکو بادشاہ مقرر کرینگے یا نہین۔ پادری صاحب نے عورتون کا لباس پہنکر آئینے مین دیکھا اور اُتار ڈالا کہ عین وقت پر پہنین گے۔ میان بدھو سے کہا بھائی صاحب دو ہی باتین ہین یا شہنشاہ ہونگے یا کہین کے قاضی اگر قاضی ہوے تو آپ لیمون لون چاٹ کے رہ جائیے گا اور اگر شہنشاہ ہوے تو جزیرے کی بادشاہی آپ کے غلامون کو ہی مگر ہم اُنکو قاضی نہ ہونے دین گے۔

خلیفہ نے تھوڑی دیر مین بدھو نفر سے کہدیا کہ ہم لوگون نے یہ تدبیر سوچی ہی اگر تم بھنڈا نہ پھوڑو تو بات بنجائے بدھو نے غور سے کُل کارروائی سُنی اور کہا شکر ہی کہ ایک بات آپ لوگون نے تجویز چلتے چلتے شام ہوگئی ایک سرا مین یہ لوگ ٹکے۔ کھانا کھایا۔ اب یہ دوسرا مرتبہ تھا کہ میان بدھو نے مدت کے بعد تازہ کھانا کھایا۔ شب کو انھون نے ساری داستان سُنائی اور دیوانہ وحشی کا ذکر خیر بھی کیا کہ جنگل مین پڑا ہوا غتار رہا ہی اور فوجدار اُسکی تلاش مین ہین۔ فوجدار کی حماقتون کا حال سُن کر کچھ تو اِن لوگون کو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا۔

دوسرے دن بدھو نفر رہبری کرتے ہوے چلے اور جب اُس مقام پر پہونچے جہان شاخین بچھائی تھین تو اِن دونون سے کہا کہ اب آپ بھیس بدل ڈالیے وہ مقام آگیا مین جاکے کہونگا کہ آپ کا خط مین نے آپ کی معشوقہ کو دیا اُنھون نے زبانی کہا ہی کہ اگر آپ نہ آئیے گا تو تمام عمر صورت نہ دیکھونگی کہا ہی کہ راتون کی نیند دن کا کھانا پینا حرام ہی فوراً آؤ۔ میان بدھو تو روانہ باشد اور ان دونون نے بھیس بدلا۔ پادری صاحب تو بیس بائیس برس کی گوری چٹی عورت بنگئے اتنے مین پورب کی جانب سے گانے کی آواز آئی اور تھوڑی دیر مین سُنا کہ کوئی شخص ستار بجا رہا ہی اور اچھا ہاتھ ہی۔ غور کرکے سُنا تو نور کا گلا۔ رسیلی آواز سچی تانین۔ گلے باز آدمی لی دار۔ اُستاد کامل فن یہ گا رہا تھا۔

خدایا رحم کن بر حال زارم		حزین و خستہ و سینہ فگارم	

رقیب روسیہ بر باد باشد — من و معشوقہ ہر دو شاد باشد — دل من از فراق او نہ خسپد
زدیدہ خون ہمین بارد و گوید — خوشا کز بخت برخوردار بودم — درون یک سراپا یار بودم
دلے بے یار از حرمان دیدار — جمالش دیدمی ہر روز صد بار — ازان دولت چو بختم ساخت محروم
بزندان کردمش محروم و مظلوم — بروزم زنگ غم از دل زدودے — در و دیوار آن منزل کہ بودے
منم امروز از نیہا دور ماندہ — بدل رنجہ بہ تن مہجور ماندہ — ندارم زو بجز در دل خیالے
دز و خالی نیم در ہیچ حالے — دل من ریش و صد باز خم خوردہ — رقیب روسیہ مرہم ببردہ ؛
کجائی ای مہ شبہای تارم — کجائی ای عروس گلعذارم — خیالت گر رود چون زندہ نامم
کہ در قالب خیال تست جانم — زمژگان دمبدم خونناب ریزم — مگو خونباب خون ناب ریزم
نشوم از رخ ان خونناب گوئی ؛ — ازان خونناب باشد سرخروئی — چوزان خونناب رخ را غازہ کردم
بدل عقد محبت تازہ کردم ؛ — گہے کندم بناخن روی گلگون — چو چشم خود کشایم چشمۂ خون
گہے سینہ گہے دل می خراشم — زجان جز نقش جانان می تراشم — بدل ہمچون صنوبر کو فتم مشت
بسان نیشکر خائیدم انگشت — کفم کز ہر نگارے داشتی غار — نگارین گشت از انگشت انگار
جوانی تیرہ گشت از چرخ پیرم — برنگ سبز شد موے چو قیرم — زدست عشق شد جان را تباہی
نہ حاصل شد مرا جز روسیاہی — خدایا رحم کن بر جان زارم — شہید خنجر تیر نگارم
سہی سروم زبار عشق خم شد — سرم چون میم ہمراز قدم شد — زسر تا پا شدم از بخت وارون
ز بزم وصل ہمچون حلقہ بیرون — بپشت خم ازان بودہ سرم پیش — کہ جویم گم شدہ سرمایۂ خویش
تہی از حلہاے طلسم دوش — سبک از دانہاے گوہرم گوش — چہ گویم از پریشانی خود حال
کہ رنج افزون شود ہر ماہ و ہر سال — نہ تنہا عشق مارا کرد بر باد ؛ — بہ پیش تنگری بردم چو فریاد
ندا آمد کہ فریادت فضول ست — کہ راز عاشقی دستان طول ست — فلک ہم بر سر جنگ ست ہیہات
نصیبم را عجب رنگ ست ہیہات

میرے دل مین جو آگ لگی ہی۔ کیونکر بجھ سکتی ہی۔ صرف موت سے جسکی خو دمین نوحہ خوان ہون وہ کون شی ہی جس سے عشق کی آگ فوراً انسان کے سینے مین شعلہ زن ہوتی ہی۔ وہ تلون مزاجی ہی۔

نہ شاید ہوس باختن با گلے	کہ ہر با مداد ش بود بلبلے

ع۔ عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے ۔ یہ مرض عشق لا علاج ہی۔ اسکا کوئی علاج ہی نہین نہ دارو نہ مرہم نہ دوا کارگر ہو سکتی ہی۔ اسکا علاج جنون قطرب مالیخولیا موت اور تلون مزاجی ہی۔

باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔

گانے والے کی خوش آواز اور نورانی کلے اور سچی تانون اور سچے سُرون سے سامعین کے دلون پر بڑا اثر پڑا۔ اور وہ وقت بھی سہانا تھا تنہائی کا مقام اور خوش گلو کلاونت کا گانا۔ لے اُڑا۔ جب گانے کی آواز نہ آئی تو یہ دونون اُٹھے کہ چلکے دیکھین کدھر سے آواز آتی ہی کہ اتنے مین پھر گانے کی آواز آئی لوگ ٹھٹھک کے کھڑے ہو گئے اور سننے لگے۔

دوش غریبی ہمہ شب می گریست ٭ رفتم و گفتم کہ بتو حال چیست ٭
گفت اگر قصۂ خود گو میت ٭ ہر دو درین غصہ نخواہند زیست
خندہ زد و باز بگریہ فتاد ٭ من متحیر شدہ در وے کہ کیست
عاقبت الامر یقین شد مرا ٭ کان دل من بود کہ بر من گریست

ای ماہ شب افروز من از من چرا رنجیدۂ ٭ دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ
بہر م عشق تو ام می کشند غوغائیست ٭ تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست
شوری شد و از خواب عدم چشم کشودیم ٭ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

اللہ بس باقی ہوس۔

دو فر میکشی ہی اور پیالی پر پیالی ہی ٭ مقدر اپنا اپنا ہی ہمارا جام خالی ہی
دل اشتیاق دوست مین بے اختیار ہی ٭ آنکھون کے سامنے مری تصویر یار ہی
ہر دم زیادہ ہوتی ہین داغون کی کثرتین ٭ سینہ ہمارا کاہے کو ہی لالہ زار ہی
تھمتا نہین ہی آنکھ مین ہر چند رو کیے ٭ ہر اشک میرے دل کی طرح بیقرار ہی
سو راخ جا بجا جگر و دل مین پڑ گئے ٭ کیا ہی سنان تیر مژہ دل کے پار ہی
آنکھین اُٹھا کے دیکھ ذرا ترک جنگجو ٭ دل مفت مین خدنگ نظر کا شکار ہی

اُسکا گانا موقوف ہوا اور رونے کی آواز آئی اور یہ دونون پھر اُٹھے کہ دیکھین یہ کون بدبخت آہ سرد بھر رہا ہی اُس آدمی کی تلاش مین یہ لوگ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک شخص نظر سے گذرا بعینہ وہی قد و قامت وہی چال ڈھال وہی وضع وہی قطع جو بدھو نفر نے بیان کی تھی اسکو دیکھکر وہ وحشی کھڑا ہو گیا۔ اور غور سے دیکھنے لگا جب یہ لوگ قریب گئے تو پادری نے بڑی فصاحت کے ساتھ کہا کہ یہ طریقۂ زندگی تمنے کیون اختیار کیا ہی اگر ہمارا کہنا مانو تو اس روش سے باز آؤ اور اس ندامت کے طریقہ ناپسندیدہ سے اجتناب کرو ورنہ اسی جنگل بیابان کوہستان مین ایک دن مرغ جان قفس عنصری سے

پرواز کرجائیگا اور لاشہ بیگفن دفن جمعۂ دو دوام ہوگا اور انکا پس خوردہ گدھ اور کوّے کھائینگے۔ وحشی کو استعجاب ہوا کہ اس وضع اور لباس کے لوگ اب تک اس صحرائے پرخار اور کہسار مین بھی میرے حالیٔ مین کبھی بیشتر نہین دیکھنے مین آئے تھے یہ کون لوگ ہین اور انکی گفتگو سے صاف ظاہر ہی۔ کہ یہ میری حالت زار سے بخوبی واقف ہین۔ ان دونون خیالون سے اسکو سخت حیرت ہوئی۔ وحشی اسوقت اپنے ہوش مین تھا دیوانگی کی حالت طاری نہین ہوئی تھی۔ بڑی سنجیدگی اور سہولت کے ساتھ کہا حضرات۔ مین آپکا ازبس ممنون اور مشکور ہون کہ آپ نے میرے ساتھ اس درجہ ہمدردی فرمائی اور اس شفقت نامہ سے پیش آئے اور خدائے پاک کا بھی بندہ شکر ادا کرتا ہی کہ اس مقام دور و دراز مین جہان حضرت انسان کا گذر نہین اور دد و دام اور گلہ بانون اور خانہ بدوشون کا مسکن ہی وہان اس قسم کے ہمدرد کئی بار آئے جنھون نے مجھے صلاح نیک دی کہ از برائے خدا اس مجنونانہ کارروائی سے باز آؤ اور انسان بنو مگر مین کیا کرون۔ اسمین میرا کوئی قصور نہین۔ یہ سب میرے دماغ کا خلل ہی۔ اب اسوقت مین صحیح و سالم اور تندرست ہون مگر تھوڑی دیر مین انسانیت کے جامے سے بالکل خارج ہوجاؤنگا۔ مجھے بالکل یاد نہین رہتا کہ مین نے کون کون مجنونانہ کارروائی کی اور کیا کیا دیوانہ پن کی حرکتین مجھ سے سرزد ہوئین۔ جب ہوش آتا ہی تو یہان کے گلہ بان کہتے ہین کہ تمنے فلان شخص کی روٹی چھین کے کھائی اور یہ کیا اور وہ کیا اور مین سخت شرمندہ ہوتا ہون مگر قہر درویش برجان درویش۔ اگر آپ دونون صاحب مجھے راہ راست پر لانا چاہتے ہین تو پہلے میری کہانی میری زبان سے سُن لیجیے کہ مین کس مصیبت سے دوچار ہون اور میرے ساتھ کیا نرد و غا کھیلی گئی ہی۔ ان دونون نے بڑی مسرت ظاہر کی اور کہا کہ ہم بڑی خوشی سے آپ کی حالت زار کا حسرت توامان بیان سینگے۔ وحشی نے اپنا قصہ اُسی طرح بیان کیا جسطرح خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار کو سنایا تھا۔ اور خدائی فوجدار کی حماقت سے وحشی نے داستان ادھوری رکھی تھی۔ کہا کہ میرے آقا کے صاحبزادۂ اصغر نے جب میری معشوقہ غنچہ دہن کا نامہ عشقیہ ایک کتاب مین پایا اور میری لاعلمی مین پڑھا۔ اسمین علاوہ عشق کی باتون کے یہ بھی لکھا تھا۔ (میرے پیارے تم اب دیر کیون کرتے ہو۔ اب میرے والد سے پیغام کرکے شادی کا سامان کرو ورنہ آتش جدائی اور تاثیر دوری کی سوزش مار ہی ڈالیگی۔ دم بھر تمھارے بغیر جینا بُرا معلوم ہوتا ہی)۔

اس خط کو جو پڑھا تو میرا آقازادہ اور بھی اُسکا عاشق اور میرا رقیب ہوگیا اور آتش عشق و رقابت ایسی بھڑکی کہ میرا دشمن جانی بن بیٹھا۔ مجھسے میرے آقازادے نے کہا کہ تم یہ معاملہ ہماری رائے پر چھوڑ دو اور ہمکو سیاہ و سفید کا پورا پورا اختیار دے دو ہم جو چاہینگے وہ کرینگے۔ مین سیدھا سادھا آدمی اکثر

دلی دوست اور مرشد زادہ سمجھتا تھا فوراً انکی صلاح کے مطابق کاربند ہونے پر مستعد ہوگیا اور کل امور من وعن اُنسے بیان کرنے شروع کردیے ایک روز میرے مرشد زادے نے مجھسے کہا کہ تم میرے بڑے بھائی کے پاس جاؤ اور وہان سے کچھ روپیہ ہمارے خرچ کے واسطے لاؤ اور کہو کہ ہمنے چھ عربی گھوڑے اُنکے لیے خریدے ہین انکی قیمت بھی لاؤ۔

مین تو سادہ غریب کیا جانون	اس مزور کو کیونکہ پہچانون

بہت خوش ہوا کہ اپنے آقا کا کام بجالاؤنگا اور اپنی معشوقہ سے جاکے کہا کہ جانی ہم چند روز کے لیے جاتے ہین اور بہت جلد واپس آئینگے۔ اطمینان رکھو اور اس عرصے مین ہمارے آقا کا لڑکا ہمارے اور تمھارے دونون کے باپ سے ٹھیک کر رکھیگا اور آتے ہی ہم تم میان بی بی ہو کے رہینگے انھون نے کہا جاتے تو ہو مگر جلدی سے واپس آجانا اور یہ کہکر آنسو ٹپ ٹپ جاری ہوگئے مین سمجھا کہ جدائی کا لفظ سُنکر یہ زار زار رونے لگی ہی گلے لگاکے آنسو پونچھے اور سمجھایا کہ جانی بہت جلد واپس آؤنگا۔ گھبراتی کیون ہو تمھاری سی معشوقۂ پری جمال کی مفارقت مجھے خود شاق گذریگی۔

لب شیرین کا وہ عالم ہی کہ شیرین ہی فدا	لیلی زلف سے لیلی بھی ہی زنجیر پیا
شکل یوسف جو کبھی سامنے آئی تو کہا	سامنا میرا اسی حسن پہ اچھا اچھا

شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت
آپ بھی اتنے ہوے واہ خدا کی قدرت

بدر پیشانی کو دیکھے تو جھکے سر بسجود	کہکشان کو ہی فقط مانگ کی نسبت سے نمود
خال ہندو کا ہوا گلشن عارض مین ورود	سونگھ کر موپر ہے مومن کیطرح کیون نہ درود

تل سیہ روے کتابی پہ نمایان دیکھو
طفل ہندو بھی ہوا حافظ قرآن دیکھو

دل کیا نذر کیا جس کو اشارا اُسنے	غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اُسنے
سیکڑون کو نگہ ناز سے مارا اُسنے	تیغ کے گھاٹ ہزارون کو اُتارا اُسنے

تیغ ہی ابروے پر خم تو مژہ تیر بھی ہی
قدر انداز بھی ہی صاحب شمشیر بھی ہی

برق پر برق گرائے وہ شرارت اسمین	گرمیان شعلے کی سیماب کی خصلت اسمین
ناز کی وہ کہ سوا گل سے نزاکت اسمین	ماہ کنعان مین کہان ہی جو صباحت اسمین

گردش چشم فسونساز غضب چکر دے بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کر دے	

جسقدر مین اُسکے حسن وجمال کی توصیف کرتا تھا اُسی قدر زیادہ وہ زار زار روتی تھی اور مجھے اور بھی زیادہ جدائی شاق ہوتی تھی۔

یہ کہکر وحشی نے غل مچاکر کہنا شروع کیا۔

رقیبا زآتش عشقش من مہجور می سوزم	نمی سوزی تو از نزدیک و من از دور میسوزم
کہان تک شوق وصلت مین مرین ہم	نہین جی صبر کرتا کیا کرین ہم
نہین جان ٹھہرتی ٹھہرائین کیونکر	نہین دل مانتا سمجھائین کیونکر
کہانتک آرزوے ہمنشینی	رکھے واماندۂ خلوت گزینی
کہانتک اشتیاق بوسۂ لب	فسون خوان فغان جوش یارب
کہانتک طوق ایام جدائی	کہانتک عرض غم کی نارسائی
حریف یاس اک مدت ہوے ہین	خبر لے جلد اے ظالم موے ہین
نہین بچتا کہ جی پر ہو قیامت	رہے عاشق کشی تیری سلامت

الغرض بہ کمال حزن وملال با دیدۂ گریان وسینۂ بریان بندہ رخصت ہوا اور روانہ باشد داخل منزل مقصود ہوا تو یہان نہ روپیہ ملا نہ جواب۔ نواب صاحب جنکے پاس روپیہ کے لیے بھیجا گیا تھا آرے بلے کرنے لگے اور مجھے اُس غیرت لعبتان چینی کی جدائی ایسی شاق تھی ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کے برابر معلوم ہوتی تھی۔ یہان مجھے کسی قدر یہ معلوم ہوا کہ میرے ساتھ چھوٹے نواب نے نرد عاشقی کھیلی مگر پورا پورا یقین نہین آتا تھا خیر ایک روز ایک شخص جو بالکل اجنبی تھا اشارے سے مجھے علحدہ لیگیا اور ایک خط دیکر کہا کل مین راہ راہ چلا جاتا تھا کہ ایک نوجوان عورت نے جو بڑی خوبرو اور حسین ہے یہ خط دیا اور کہا اگر تم خداترس اور خدادان اور خدابین ہو تو جسکے نام یہ خط لکھا ہے اُسکے پاس لیجاؤ۔ پتا پورا لکھا ہوا ہے مقام اور مکتوب الیہ دونون مین کوئی نام نہین۔ اسکا معاوضہ اس رومال سے تمکو ملیگا یہ کہکر ایک رومال پھینکا اور کہا اسکی گرہ کھولو۔ دیکھا کہ سو اشرفیان بندھی ہین۔ سلام کرکے اشارے سے عرض کی کہ ضرور جاؤنگا۔ اور اسی دم وہان سے روانہ ہوا اور یہان پہونچا۔

اتنا سننا تھا کہ میرے پانؤن تلے سے مٹی نکل گئی اور تھر تھر کانپنے لگا کہ کیا جانے کیا ماجرا ہے دل گواہی دیتا تھا کہ کچھ فیہ ضرور ہے ورنہ یہ ایکی مرتبہ کیون اجورہ دار بھیجا اسکا سبب کیا ہے بہت ہی ڈرتے ڈرتے مین نے

خط کھولا مگر اسقدر جرأت نہوئی کہ اسکو پڑھون۔ جی کڑا کر کے کھولا اور پڑھا۔ وہو ہذا۔ تمھارے مرشد زار نے جو وعدہ تمسے کیا تھا کہ میرے اور تمھارے باپ سے شادی کا ذکر کریگا وہ اسنے پورا نکیا تمکو اسطرح نکالدیا جیسے کوئی دودھ سے مکھی کو نکال کے پھینکدیتا ہی۔ افسوس صد افسوس کہ اُسنے میرے والد سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مین اور وہ میان بی بی ہو جائین اور طمع اور ثروت کے لالچ کے سبب سے والد بزرگوار نے منظور کرلیا۔ افسوس جان جان یہ تمنے کیا کیا۔ اپنے پانوٗن مین آپ کلھاڑی ماری اور مجھے تمام عمر کا سوہان روح ہوا۔ دو دن کے اندری اندر شادی ہو جائیگی۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ ایسی خفیہ طور پر شادی ہوگی کہ خدا اور معدودے چند آدمیون کے سوا اور کسی کو کانون کان خبر بھی نہوگی۔ چٹ مری منگنی اور پٹ مرا بیاہ اب مین کیا کرون اور میرا اسمین کون قصور ہی۔ اگر دو دن کے اندر ہی اندر واپس آسکتے ہو تو آؤ ورنہ مین زہر کھالونگی اور جان دونگی۔ اب مین خدا سے دست بدعا ہون کہ تمکو یہ خط اسکے قبل ملے کہ میرے باپ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو تجھے کہین کا نہ رکھے۔

اِس خط کے پڑھتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ بندہ فوراً روانہ ہوا اور انکے بھائی سے روپیہ ملنے کا انتظار بھی نہ کیا کیونکے مجھے خوب معلوم ہوگیا تھا کہ روپیہ پیسے کا خالی خولی بہانہ ہی بہانہ ہی اسکا اصلی منشا صرف انصاف کا خون بہانا ہی اور یہ بھی یقین ہوگیا کہ مین نے اپنی حماقت سے اپنا خود ہی نقصان کیا اور نواب زادہ اُسکے حسن عالم افروز کے تذکرے سُن سُن کے اِسپر ہزار جان سے عاشق ہوگیا۔ ایک تو نواب زادے کی رقابت کا خیال دوسرے یہ خیال کہ مبادا میرے ہاتھ سے سونے کی چڑیا اُڑجائے اور پھر بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے۔ ان دونون خیالون سے مین بڑی تیزی کے ساتھ سفر کرنے لگا کہ یا خدا اگر کل وہان پہونچا دے تو آج ہی پہونچ جاؤن مین وہان ایسے وقت داخل ہوا کہ اُس معشوقہ زاہدکش قتالہ عالم سے مل کے اچھی طرح بات چیت کرسکون۔ پہلے تو بندہ اِس ایماندار آدمی کے مکان پر گیا جسنے اس خط کی اجورہ داری کی تھی وہان قاطر کو باندھکر وہان گیا تو دروازے کے قریب جہان پہلے روز مرہ ہم دونون باہم ملتے تھے اتفاقاً وقت اور میری خوش نصیبی سے میرے انتظار مین کھڑی تھی۔ دیکھتے ہی کہا دیپارے تم ذرا دیر مین آئے مین لباس عروسی پہننے کو ہون جو تھوڑی دیر مین کفن سے مبدل ہو جائیگا۔ کیونکہ مین خنجر بکف ہون اور تھوڑی دیر مین چھری بھونک کے جان دونگی۔ مین نے کہا جانی مین تیغ بدست آیا ہون اور جان دینے پر آمادہ ہون۔ مگر اسنے میری یہ تقریر اچھی طرح نہین سُنی کہ لوگون نے اسکو بُلا لیا اور اتنی آواز میرے کان مین بھی آئی کہ دولھا کھڑے ہین دلھن کو لاؤ۔

۶۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ سوچا کہ یا خدا اب کیا کرون۔ آنکھون مین اندھیرا سا چھاگیا۔

مارے غصّے کے ہاتھ پانوٗن کاٹنے لگے۔ اتنے مین یہ بات ذہن مین آئی کہ اس گھر کے اندر دھنس چلو۔ اسکے چپّے چپّے سے بندۂ درگاہ واقف تو تھے ہی کھٹ سے ایک دریچی کی راہ سے داخل دفتر جل جلالہ وہان جسقدر آدمی تھے مصروف سامان شادی۔ مین ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ سون کھینچے ہوے سب امور غور سے دیکھ رہا تھا اسوقت جو میرے دل کی کیفیت تھی اور جو میرے قلب کا حال تھا اسکا بیان کرنا زبان قلم کی طاقت سے خارج ہی۔ ہائے خدا جانے میرے دل پر کیا گذرتی تھی۔ ۶۔ دل من داند من دانم و داند دل من۔

اتنے مین مین نے دیکھا کہ دولھا سادے معمولی کپڑے پہن کے آیا اور صرف ایک عزیز اُسکے ہمراہ تھا۔ اسکے بعد دُلھن آئی۔ سولہ سنگار کرکے خوب سجی ہوئی اور چار ہیجولیان نوخیز و نوخواستہ۔ سر سے پانوٗن تک آراستہ مجھے اچھی طرح سے لباس اور پوشاک کی رنگت دکھائی نہ دی مگر جواہر اتنا جو سر سے پانوٗن تک تھے وہ مین بخوبی دیکھ سکا۔ جسوقت اس عربدہ جو عنبرین بو کی زلف چلیپا پر میری نظر پڑی بس جان نکل گئی بال بال پر کان معدن و جواہر اور حاصل بجز نثار کردون بس یہی جی چاہتا تھا۔

از کجا می آئی اے سرمست خوبی محو ناز	عطر افشان تا بدامن عنبر آگین تا کمر

رقابت کی آگ اب اور بھی تیز ہو گئی اور اُسکی جھندہ شکل آسمان کی خبر لانے لگی۔ ہائے ستم وائے ستم وہ سینے کا اُبھار جب یاد آتا ہی تو کلیجا مُنھ آتا ہی۔ ہائے۔

گول گول اُبھرا ہوا اونچا نکیلا سینہ	گنج خوبی کا ہی وہ مہر بسر گنجینہ
صاف باطن کی طرح ہی صفت آئینہ	حسن معراج اگر پائے تو ہو وہ زینہ

حسن و خوبی کے ہین یہ دونون خزانے معمور
چشم بد دور رہین جوبن سے سراسر بھرپور

اور ادھر کمر پر نظر پڑی تو سبحان اللہ۔

کمر کلک مین آئیگا نہین گر لچکا	بال باندھا لکھون مضمون کمر کا سیدھا
موشگافی سے پریشان ہو طبع شعرا	پھر نزاکت کا کبھی نام نہ لیوے چیتا

اگر نہ ہاتھ آئے تو ہو وصف کمر کو اغماض
خالی اک بند کی جا چھوڑ رکھون صاف بیاض

جسوقت یہ سب باتین یاد آتی ہین کلیجا مسوس کے رہ جاتا ہون۔ جان سن سے نکل جاتی ہی۔ زندگی وبال ہی۔ عجب حال ہی۔

یہ گلستان سرائے تماشا نہین رہا	وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا	افسوس کوئی پردہ نشین کیا نہین رہا
وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا	حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی	جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا
	اپنی خرابیونکو کہان جاکے روئیے	وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا

یعنی ہمارا دل ہی نہ رہا۔ ہاے ہم دین اور دنیا دونون کے نہ رہے۔ ع۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ اسکے بعد وحشی خانمان خراب نے کہا صاحبو خاکسار اس سمع خراشی کی معافی کا خواستگار ہی کہ اسقدر عرصۂ دراز تک آپکو تکلیف دی مگر مین مجبور ہون کہ قصہ از بسکہ طول و طویل ہی۔ پادری نے جوابدیا سنو صاحب ہمکو اسقدر لطف آتا ہی کہ بیان سے باہر۔ آپ ایجاز مخل سے کام نہ لیجیے۔ بلکہ کل امور صاف صاف بیان فرمائیے۔

وحشی نے کہا اب سُنیے کہ جب سب لوگ جمع ہوے تو خفیہ طور پر گانون کے ملا کو بلایا کہ مذہبی طور پر مراسم شادی انجام پائین جسوقت ملا نے ایجاب و قبول کا لفظ سنایا اور قریب تھا کہ دلھن کچھ کہے مین بغور سننے لگا کہ دیکھون کیا کہتی ہی مجھے پورا پورا یقین تھا کہ انکار کر جائیگی اور ایجاب کا لفظ زبان پر نہ لائیگی مین اُس زمانے مین بڑا ہی بزدل اور بودا تھا۔ ورنہ مجھپر فرض تھا کہ اُسی دم کسی نہ کسی کو مار ڈالتا اور اپنے جیتے جی ہرگز کسی دوسرے کی بغل مین اسکو نہ دیکھتا۔ مگر میرے بودے پن کی سزا کہ مین نے ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی مثل پر عمل کیا اب میری سزا ہی کہ اُس صنم کے عوض دیوانگی مین اپنی جان دون اور اسی صحرا مین جہان حضرت انسان کا گذر نہین دم توڑون اور دنیا و مافیہا سے منھ موڑون۔ خیر۔ اب سُنیے کہ دولھا نے دلھن کو ہمکنار اور ہم آغوش کیا اور اُسنے بھی ایسا ہی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ دلھن کو لوگ تخلیہ سنگھار رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ غش آگیا۔ اتنے مین نواب زادے نے جو دولھا بنا ہوا تھا دلھن کے سینے پر ہاتھ جو رکھا تو ایک کاغذ پایا اسکو پڑھا اور خود بھی ایک قسم کی غشی طاری ہوئی۔ میرا جی چاہا کہ گھر مین گھس کے دونون کو مار ڈالون۔ دولھا کو تو ایک ہی ہاتھ مین صاف کر دون گردن کھٹ سے الگ ہو اور دلھن کو بھی نہ چھوڑون۔ دونون کو فی النار و السقر کرون مگر دیوانگی کے زور نے یہ پٹی پڑھائی کہ فوراً وہان سے باہر نکلا اور رقاط کو جہان مجھوڑا تھا وہان آکر اُسپر سوار ہوا اور روانہ باشد۔ اگر اسوقت انتقام لینا تو جان جانے کا بھی چندان خیال نہوتا کہ جن لوگون کے سبب سے جان جاتی وہ ہماری وفات کے پہلے ہی فی النار و السقر ہو گئے ہوتے۔ مگر میری قسمت مین تو یہ روز بد دیکھنا نصیب تھا اسکو مین ٹال کیونکر سکتا پیچھے پھر کے بھی دیکھا ہو تو قسم لیجیے جس طرح لوط سے کہا گیا تھا کہ اگر پیچھے پھر کے دیکھو گے تو نمک کے ہو جاؤ گے اسی طرح گویا مجھے بھی کسی نے خوف دلا دیا تھا کہ پیچھے پھر کے نہ دیکھنا جب بیابان

مین پہونچا تو۔

وحشت دل نے کیا ہو وہ بیابان پیدا	سیکڑون کوس نہین صورتِ انسان پیدا

شب دیجور اور مین از وطن دور۔ یہان پہونچ کر مین نے زور زور سے ہانک لگانی شروع کی اور دل کے غبار نکالے۔ اپنی معشوقہ اور اُس کے نئے میان کو خوب کوسا کہ ای کمبخت عورت تو دغاباز فسونساز ہی مکار اور بدکردار ہی اور سب سے بڑھ کر عیب یہ ہی کہ تو لالچی ہی میری محبت سے قطع نظر کر کے ایک امیر کے روپئے پر پھسل گئی۔ مگر اس کو سنے اور بُرا بھلا کہنے کے بعد مین نے اسکا جنبہ بھی کسی قدر کیا اور کہا بات یہ ہی کہ پردہ نشین عورت باپ مان کا کہنا نہ مانتی تو لوگ طعنے دیتے مجبور ہو گئی۔ اور والدین کی راے کے مطابق اس امیر اور نوجوان رئیس زادے کے ساتھ عقد کر لیا۔ اس کے والدین نے اپنی لڑکی کے لیے میان اچھا ڈھونڈھا مگر وہ کہہ سکتی تھی کہ مین پہلے ہی سے ایک شخص سے وعدہ کر چکی ہون اور مین جا کے اس امر مین تصدیق کرتا۔ الغرض مین نے یہ راے قائم کی کہ روپیہ اور ریاست دیکھ کر عشق اور وعدہ دونون بھول گئی۔ اور مجھے مایوس کیا۔ تمام شب انھین خیالات مین غلطان پیچان تھا۔ صبح کے وقت اِن پہاڑون مین گذر ہوا۔ تین دن نہ راستہ ملا نہ پگڈنڈی۔ بعد ازان گلہ بانون سے پوچھا کہ یہ مقام کون ہی جہان آدم زاد کا گذر نہ ہو۔ اِنھون نے مجھے اِس مقام کا پتا دیا یہان مین اس ارادے سے رہا کہ اپنی جان دون۔ پہلے تو میرا قاطر گرا۔ کئی دن کا بھوکا پیاسا تھا اور چلتے چلتے شل اور ادھ مرا پہلے ہی سے ہو گیا تھا۔ مین نے اپنے دل مین کہا کہ وہ یہ سمجھا ہو گا کہ یہ بیکار کا بوجھ کہان لادا لادا پھرتا ہی۔ اب مجھے یہ سخت مصیبت پڑی کہ پیدل چلنا پڑا اور اِن پہاڑون مین چلنے کی عادت نہین۔ گلہ بانون کی زبانی اب سُنا کرتا ہون کہ مین نے یہ حرکت کی وہ حرکت کی۔ جس سے اِن کو اور مجھ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مین دیوانہ ہون۔ افسوس ہی کہ مین خود اس بات کا معترف ہون کہ مین پاگل ہو گیا ہون اور خلل دماغ اسقدر بڑھا ہوا ہی کہ ہزارہا حرکات نامناسب مجھ سے سرزد ہوتے ہین کبھی کپڑون کو چاک کیا کبھی بے تکی ہانک لگائی کبھی اپنی بدنصیبی کو رویا۔ اور کبھی اُس قتالہ کو یاد کر کے خودکشی پر آمادہ ہوا۔ جب ہوش آتا ہی تو مارے تھکاوٹ کے ہل نہین سکتا مین ایک درخت کی جڑ کے جوف مین رہتا ہون جو میری اِس بیکار

لاش کے لیے کافی ہی۔ گلہ بان بیچارے یہ نظر ترحم میری پرورش کرتے ہین اور پہاڑ مین جابجا کھانا رکھ دیتے ہین کہ شاید بھولا بھٹکا آجائے گلہ بانون نے مجھسے اکثر کہا ہی کہ وہ اپنے آپ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے مجھے کھلاتے ہین مگر میری کچھ ایسی عادت ہوگئی ہی کہ مجھے چھینا جھپٹی کرکے کھانا بھلا معلوم ہوتا ہی۔ اسی طرح سے مین مصیبت کے ساتھ اپنی زندگی کے دن پورے کرتا ہون خدا جانے مجھ بدبخت کی جان کب نکلیگی یا جان نکل جائے یا اُس ظالم قتالہ کے حسن گلوسوز اور اُس کے میہان کی دغابازی کا خیال دل سے دور ہو جائے۔ خدا کرے یہ خیالات میرے مرنے کے قبل ہی میرے دل سے دور ہو جائین۔ ازماست کہ بر ماست ای حضرات: مین نے اپنی بیتی آپ کو سُنادی اب فرمائیے مجھپر کیسی گذرتی ہی اپنی مہربانی کیجیے کہ مجھے صلاح نہ دیجیے۔ میرا علاج جو مناسب سمجھیے وہ کیجیے کیونکہ بیمار کو دوا سے فائدہ ہوتا ہی اور دیوانے کو ترکیب سے۔ سالہا سال تک لوگون کی زبان زد رہیگا کہ فلان شخص نے عشق کے پیچھے جان دی۔

	ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد	

اس مرض کی دوا مرگ ہی ہی۔

اس کے بعد اس وحشی نے ایک آہ سرد بھری اور قصۂ طولانی ختم کرکے ٹھنڈی سانسین لین۔ اس کی حالت زار قابل رحم ہی عشق کی ناکامیون نے اسے زندہ درگور کردیا۔ پادری صاحب کچھ کہنے اور صلاح دینے ہی کو تھے کہ ایک ایسی آواز آئی جس سے وہ اُدھر مخاطب ہوے اور تسلی نہ دے سکے۔ اس آواز نے بڑی حسرت کے ساتھ وہ کہا جو آیندہ بیان کیا جائیگا۔ حصۂ چہارم مین اس کتاب لاجواب و نایاب کے اس کا ذکر مذکور رہوگا یہان خدائی فوجدار نے حصہ کا خاتمہ بالخیر کردیا۔

	ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	ز انکہ من بندۂ گنہگارم	

باب چہارم
فصل ۱

کیسا خوش وہ روزگار اور کتنا فرخ زمانہ تھا جسمین ہمارے یار باوقار فرخندہ اختر عالی گہر۔

امیر ذوی القدر والاتہاد		پدر بر پدر پاک و عالی نژاد	

یعنی خدائی فوجدار دام بالافتخار نے اس دنیلے دون مین قدم رنجہ فرمایا اور اس عگمدۂ عام کو رشک گلزار جنان بنایا۔ اِن کی عنایت اور رعایت اِن کے دم اور فیض قدم سے ہم لوگ اتنے دنون کے بعد دو گھڑی تفریح طبع کرتے ہین اور اُن کی تاریخ اور تاریخی حالات کے مطالعہ سے لطف متکاثر اور حظ وافر اُٹھاتے ہین۔

اب سُنیے کہ آخر مین ہم عرض کر چکے ہین کہ اس وحشی کی داستان کے اختتام کے بعد ایک آواز کانون مین آئی اور پادری صاحب جو وحشی کی تسلی کے لیے کوئی معقول صلاح دینے کو تھے اُس جانب مخاطب ہوے۔ بڑی حسرت کے ساتھ کسی نے یہ دردناک گفتگو کی۔

(ای خدائے پاک شکر ہی کہ آخر کار بعد تلاش بسیار تجسس بیشمار مجھ گنہگار سیہ کار مدبر کردار کو ایک ایسا گوشۂ عافیت ملا جہان مین اس تلخ زندگانی کے بعد ابدالآباد تک گویا گھوڑے بیچ کے میٹھی نیند سوؤنگا۔

کچھ ایسی قبر مین ہاتھ آئین راحتین مونس		کہ سوئے پانون کو پھیلا کے اپنے گھر کیطرح	

اِن پہاڑون اور چٹانون مین مجھے وہ لطف آتا ہی کہ ساری خدائی مین اتنا لطف نہ آتا اور کنج عزلت پر جان جاتی ہی۔ تنہائی از بس پسند ہی۔ انسان کی صورت سے کیون نہ بیزار ہون کہ حضرت انسان کی بیمروتی سے یقین کامل ہو گیا ہی کہ مصیبت کے وقت مدد۔ ضرورت کے وقت صلاح۔ درد کے وقت تسلی نہ دینگے نہ دینگے۔

انچہ کردی تو بہ من ہیچ بہ انسان نکند		مرگ با جان نکند کفر بہ ایمان نکند	

پادری صاحب اور جو لوگ وہان تھے انھون نے یہ گفتگو صاف سُنی اور چونکہ آواز قریب ہی سے آتی تھی وہ اُٹھے کہ دیکھین کس مظلوم نے یہ خطاب کیا۔ بیس قدم بھی نہین گئے تھے کہ دیکھا ایک نوجوان ایک ندی کے کنارے بیٹھا پانون دھو رہا ہی۔ پانون بالکل بلور کے معلوم ہوتے تھے یہ سر بسر پہونچگئے اور وہ خبرے نباشد وضع سے کسان معلوم ہوتا مگر حیرت تھی کہ کسان اور پانون

ایسے خوبصورت اور سفید جیسے چاندی کا پتر۔ پادری صاحب نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور چھپ کے سب کے سب آڑ مین ہو رہے۔ اور تاک مین رہے کہ دیکھین۔ یہ کرتا کیا ہی قمیص بھورے رنگ کا بہت چست پہنے ہوے تھا اور نکر مین ننگی پنڈلیان۔ ٹانگون کو جو دیکھا تو معلوم ہوتا تھا کہ بلور کو کسی نے تراش کے ٹانگین بنائی ہین۔ پانؤن کو دھوے اُنکو رومال سے پونچھا۔ اب گورے گورے پانؤن اور بھی گورے ہو گئے۔ ندی کے کنارے سے اُٹھا تو ایک چاند کا ٹکڑا نظر آیا۔ اور اِس وحشی نے پادری سے آہستہ سے کہا۔ اگر یہ واقعی میری معشوقہ نہین ہی تو پھر اسمین بھی شک نہین کہ انسان نہین۔ فرشتہ ہی۔ اس جوان نے اب بال سُکھائے تو معلوم ہوا کہ کالی ناگن لہرا رہی ہی۔ ۶۔ اُڑتی ہوئی ناگن قد آدم نظر آئی۔ غور کرکے دیکھا تو کسان نہ تھا بلکہ ایک نازک اندام زنگہ نازنین و مہجبین۔ خود وحشی معترف ہوا کہ۔

بالا ہی ترا حسن حسینان چگل سے	سب بزم ہی مشتاق تکل پردۂ دلسے
تو ازپری چابک تری وزبرگ گل نارک تری	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

از سرتا پا عالم نور۔ غیرت حور۔ اب سب کو شوق چرایا کہ یہ کون ہی۔ انسان ہی یا فرشتہ۔ یہ تینون اِس جھاڑی سے نکلے تو کھڑبڑی آواز سُنکر اِسنے ترچھی چتون سے اُنپر نظر ڈالی۔ اور بالون اور پتلی پتلی کمر کو سنبھالتی یہ جا وہ جا۔ یہ معلوم ہوا کہ ایک چھلاوا تھا۔ جیسے بجلی کوندھ کے غائب۔ اگرچندہی قدم گئی تھی کہ نازک نازک پانؤن آگے نہ بڑھ سکے اور گر پڑی۔ یہ تینون دوڑ گئے۔ سب کے پہلے پادری پہونچے۔ کہا اے خاتون نفیس مرتبت۔ ذرا ٹھہر جائیے ہم لوگ آپ کے ہوا خواہ خیر طلب ہین۔ اور خدمت بجالانے کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔ بھاگنے کی کوئی وجہ خاص نہین معلوم ہوتی۔ ادھر آئیے۔ اس مہ پارہ عابد فریب طاؤس زیب نے حیرت سے اُنکی جانب نظر ڈالی اور مثل پیکر تصویر خاموش رہی۔ پادری نے قریب جاکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا تم مرد ہو خواہ عورت۔ چاہے جو ہو۔ مین اتنا ضرور عرض کرونگا کہ تم چاہے جس حیثیت سے رہو حسن گلوسوز نہین چھپ سکتا۔ گو ڈرون کی لعل ہو۔ ہمسے اپنا حال زار صاف صاف بیان کردو۔ ہم تمھارے بہی خواہ اور خیر اندیش ہین۔ صلاح نیک دینگے اگر مرض لاعلاج ہی تو صلاح اور ہمدردی سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ از برائے خدا ہمکو غیر نہ سمجھو۔

اس تقریر کا اِس نوخیز گلبدن نے کوئی جواب نہ دیا۔ بالکل سکوت مین رہی اور غور سے پادری اور خلیفہ کو دیکھتی رہی معلوم ہوتا تھا کہ انکو دیکھکر انتہا سے زیادہ مسرت ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس گلعذار نے یون جواب دیا مین آپ کے اِن کلمات شفقت آمیز کی تہ دل سے ممنون ہون کہ آپ نے مجھ بیکس بے بس کے ساتھ اسقدر ہمدردی کی۔ مین چاہتی تھی کہ اپنے آپ کو چھپاؤن تاکہ اس ہولناک

اور بلا انگیز وجنون خیز کہسار اور صحرائے پر خار مین مجھے کوئی عورت نہ سمجھتا مگر میرے سر کے بالون نے افشاے راز کر دیا بہرکیف اب مین اپنی داستان ضرور سناؤنگی گو مجھے اِس بات کا پورا پورا یقین ہو کہ مرض لاعلاج ہو یہ کہکر اُس نوجوان عورت کی آنکھو نمین آنسو بھر آئے اور گو اُسنے بڑا ضبط کیا مگر نہ رہا گیا۔ اور اشک گلگون دامن کی خبر لائے۔ آنسو پونچھکر اُسنے راز سربستہ کا یون اظہار کیا (ایک ملک جسکا نام طرب گنج ہو۔ اسمین قصبۂ بشارت نگر کی رہنے والی ہون۔ میرے والدین وہان کے راجہ کی رعایا ہین۔ راجہ کے دو لڑکے ہین اور فرزند اکبر ولیعہد ریاست ہو میرے مان باپ بڑے دولتمند اور صاحب ثروت ہین مگر عالی خاندان نہین ہین اگر ثروت کے ساتھ خاندان بھی اچھا ہوتا تو مین اس مصیبت مین نہ پڑتی۔ اسکے یہ معنی نہین کہ وہ نیچ قوم ہین مطلب میرا یہ ہو کہ کوئی بڑے عالی خاندان نہین ہین۔ اور نہ ایسے گئے گذرے ہین کہ اپنی حالت پر اُنکو خواہ مخواہ شرم آئے۔ الغرض وہ کسان ہین سیدھے سادے لوگ۔ تین پانچ نہین جانتے۔ ثروت اور دولت کے سبب سے اُنکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہو اور اُنکی ایمانداری ضرب المثل ہو۔ سب سے زیادہ دولت اور ثروت اُنکی مین ہون۔ اسکے یہ معنی کہ دولت اور ثروت سب پر وہ مجھے ترجیح دیتے تھے مجھے بڑے ناز ونعم سے پالا۔ قصبے بھر مین مجھ سے بڑھ کے لاڈلی لڑکی اور کوئی نہ تھی۔ مجھے وہ عصاے پیری اور گھر کا اُجالا سمجھتے اور مجھپر جان فدا کرنے کو آمادہ تھے کل انتظام خانہ داری میرے ہی ہاتھون ہوتا تھا نوکر چاکر ماما چھوچھو جسکو مین چاہون موقوف کر دون اور جسکو مین چاہون نکال دون۔ شہد کا کارخانہ کھیت باغ جانور گلہ شراب کی دُکان تیل کے کل سب کام میری زیر نگرانی ہوتے تھے۔ مین بیان نہین کر سکتی کہ میری کسقدر خاطر ہوتی تھی کل امور کی نگرانی اور ضروری ہدایتون کے بعد مین کبھی لیس بناتی کبھی دل بہلانے کے لیے چرخا کاتتی کبھی سیتی پروتی تھی جو بھلے مانسون کی بہو بیٹیان کرتی ہین جب اسمین دل نہین لگتا تھا تو کوئی کتاب پڑھتی تھی یا ستار بجاتی تھی کہ علم موسیقی دل بہلانے اور تفریح طبع کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ شے ہو۔ مین کچھ غرور اور تعلی کی نظر سے یہ گفتگو نہین کرتی بلکہ حسرت سے بیان کرتی ہون کہ کیا سے کیا ہو گئی۔ میری مان مجھے سات پردون کے اندر رکھتی تھی اور جب مین باہر نکلتی تھی تو برقع اوڑھ لیتی تھی۔ مگر ہا اینہمہ راجہ کے چھوٹے لڑکے سے میری آنکھ لڑ گئی وہ مجھپر عاشق ہو گیا۔

اتنا سننا تھا کہ وحشی کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پادری صاحب اور میان خلیفہ کو معلوم ہوا کہ اب اس وحشی کی وحشت بڑھا چاہتی ہو۔ اور پاگل پن کی کوئی حرکت کیا ہی چاہتا ہو۔ یہ اس گل گلزار رعنائی کو غور سے دیکھا کیا وہ آجکی بھی نہین کہ کیا کر رہا ہو۔ اپنی بیتی اس تدرو شاخسار خوبی نے یون سُنائی کہ وہ دیکھتے ہی راجہ کا بیٹا مجھپر عاشق ہو گیا اور ہزار جان سے مرنے لگا میرے اعزہ کو خوب رشوتین دین عشقیہ

خطوط آنے لگے ہزارون قسمین کہ تمام عمر غلام بنا رہونگا مگر میری ضد اور ہٹ روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی کہ مین نے کہا مین تیرے ساتھ عقد نہ کرونگی۔ اور والدین نے بھی یہی صلاح دی کہ ہماری اور راجہ کی حیثیت مین بڑا فرق ہی۔ راجہ کا لڑکا صرف حسن کے سبب سے اظہار عشق کرتا ہی۔ دلی عشق جسکا نام ہی وہ کجا۔ اور مجھسے یہ بھی وعدہ کیا کہ جو نوجوان تمکو پسند ہو اُسکے ساتھ عقد کرلو ہماری ثروت اور دولت کی طمع سے سب یہی چاہینگے کہ تمکو عقد مین لائین۔ اب مین اور بھی رکھائی اور کج ادائی کرنے لگی مگر اس سے اسکی آتش شوق اور بھی بھڑکی۔ راجہ کے لڑکے کو جب معلوم ہوا کہ میرے والدین میری شادی کی فکر مین ہین تو انھون نے اڑنگا مارنا شروع کیا جیسا کہ مین آگے بیان کرونگی۔

ایک مرتبہ شب کے وقت مین اپنے کمرے مین لیٹی ہوئی تھی دروازے بند اور مقفل تھے اور ایک آیا رکھوالی کو تھی کہ مبادا کوئی مرد کوئی بات ایسی کرے جو میری عصمت کے خلاف ہو مگر دیکھتی کیا ہون کہ باانہمہ احتیاط و حزم وہ میرے سامنے کھڑا ہوا ہی۔ دھک سے رہگئی۔ اور کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی اور مارے خوف کے گھگی بندھ گئی۔ اور اُسنے آؤ دیکھا نہ تاؤ لپٹ گیا اور رو رو کے وہ وہ باتین کین جنسے میرے دل پر اُسکی سچی محبت کا نقش جم جائے مین ایک سیدھی سادی لڑکی تھی دنگ ہوگئی کہ کیا ہو رہا ہی گو اُسنے لاکھ لاکھ بہانے کیے اور رویا دھویا اور لاکھ ہاتھ جوڑے اور قدمون پر گر پڑا مگر مین نے شیشۂ عصمت کو سنگ بدنامی سے چور نہونے دیا۔ جب ذرا دل ٹھکانے ہوا تو جرأت کرکے مین نے کہا دسنو صاحب اگر اسوقت شیر نر کے پنجون مین بھی مین ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ اپنی عصمت کے خلاف کوئی امر ہونے دیتی۔ جان جائے مگر آبرو پر حرف نہ آنے پائے گو مین اسوقت تمھارے بس مین ہون مگر کیا ممکن ہی کہ تم اپنی بدی کی خواہش پوری کرسکو۔ لاحول ولاقوۃ۔ اگر تمنے زبردستی کی تو جان دے دونگی۔ مین تمھاری رعایا ہون مگر تمھاری لونڈی نہین ہون اتنا یاد رہے۔ آپکو خدا نے رئیس کیا ہی بھلا ریاست کا مقتضا یہی ہی کہ اپنی رعایا کی ایک بیکس لڑکی کو تباہ کرو اور کہین کا نہ رکھو۔ مین ہون تو کسان کی لڑکی مگر پاکدامن ایسی ہون جیسی دنیا مین شریف زادیان ہوا کرتی ہین۔ نہ تمھارے روپئے کی مجھے طمع ہی اور نہ ان گیدڑ بھبکیون سے ڈر جاؤنگی اور نہ اس رونے دھونے سے جو مکارون کا شیوہ ہی میرا جی پسیجیگا ہان اگر میرے والدین کی مرضی ہوگی تو جو بات تم زبردستی کرنا چاہتے ہو وہ خوشی سے تمکو ملیگی۔ مگر یہ خوب یاد رہے کہ بجز میرے میان کے اور کوئی مجھے ہاتھ نہین لگا سکتا)۔

اِس سب کے جواب مین اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای پری چہم برق دم رشک قمر پری پیکر مین نے اپنا دل اور اپنی جان دونون کو تمھارے حوالے کیا اب جا ہے جو کرو۔ ع۔ دل و جان دین و

ایمان ہی جو لینا ہو صنم لے لو۔ دونون حاضر ہین۔ مین خدا کو گواہ کرتا ہون اگر تمنے نہ مانا تو میری جان جائیگی تا اور عاقبت مین تمھارا دامن پکڑونگا۔

وحشی نے جو یہ سُنا تو وحشت دل نے زور کیا اور چہرے کے رنگ کے تغیر ہونے سے معلوم ہوا کہ دیوانہ پن کا جوش ہی۔ آہستہ سے کہا آپ کا نام کیا ہی وہ بولی مجھے وہان کے لوگ کافر پری کہکر کہتے ہین وحشی نے کہا اس نام کی اور بھی عورت ہی جسکی بدقسمتی آپ کی بدنصیبی سے کسی طرح کم نہین ہی۔ آپ یہ ختم کرین تو مین بھی ایک عبرت خیز ماجرا بیان کرونگا۔ اُس زنگہ حسین وخوبرو نے جو یہ لفظ سُنا تو حیرت سی ہوئی اور کہا اگر آپکو کچھ حال معلوم ہی تو بیان کیجیے۔ وحشی نے کہا بی صاحب اگر حال زار بیان کرون تو شاید آپکی طبیعت پر اُسکا خراب اثر پڑیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ خاموش ہی رہون۔ اسنے کہا جیسا جی چاہے۔ اُسکے بعد یون سلسلہ سخن قائم ہوا

(اس عاشق زار نے ایک پیمبر کی تصویر جو اس کمرے مین لٹکی تھی اُتار کے سامنے رکھی اور اُسکی جانب مخاطب ہوکر کہا ای پیغمبر خدا تم گواہ رہنا کہ ہمارے اِنکے عقد ہوا ہی اب مین اِنکا شوہر ہون۔ مین نے خوب سمجھایا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کام کرو۔ ایسا نہو تمھارے باپ کو ناگوار گذرے کہ کسان کی لڑکی کے ساتھ کیون عقد کیا۔ سوچ لو۔ مین تمھاری رعیت ہون سوچ لو ایسا نہو کہ میرے حسن گلوسوز کا عشق تمکو چوندھیا دے اور کورکورانہ کوئی ایسی حرکت تمسے سرزد ہو جو آخر مین تمکو پشیمان کرے۔ مین نے التجا کی کہ اگر واقعی تمکو مجھسے عشق ہی تو اسی عشق کی تمکو قسم ہی کہ تم میرے ساتھ عقد کرنے کے خیال سے باز آؤ اور مجھے اپنی حیثیت کے کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے دو کیونکہ امیر اور غریب راجہ اور رعایا مین جو شادی ہوتی ہی تو اُسکا انجام ہمیشہ خراب ہی دیکھا۔ ابتدا ابتدا مین تو بڑا جوش ہوتا ہی مگر وہ جوش دیرپا نہین ہوتا۔ چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ وجوہ مندرجۂ بالا اور کئی اور وجوہ مین نے پیش کین جو مجھے یاد نہین ہین مگر اِسکے دل پر کسی نے اثر نہ کیا۔ مرغے کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی۔ ٹھان لی کہ جو بات دلمین آئی ہی وہ ضرور کرگذرونگا۔ ہرچہ باداباد۔ نادہندون کا قاعدہ ہی کہ دس کے بیس دینے کو مستعد ہو جاتے ہین۔ لیتا مرے کہ دیتا۔ اس حالت مین مین نے دل سے یون مشورہ کیا کہ اگر مین نے اسکے ساتھ عقد کیا تو چھوٹی سی اوقات پر بڑا معزز شوہر پاؤنگی مگر یہ کوئی نئی بات نہین ہی۔ ایسا اکثر ہوا ہی۔ اور میرے شوہر کیطرح اور رئیس زادون کو بھی نوخیز خوبرو چھوکریون کے حسن خداداد نے چوندھیا دیا ہی۔ یہ تو سلف سے ہوتی آئی ہی کہ نوعمر پری کے عشق نے روسائے نامدار کو ایسا از خود رفتہ کردیا کہ امیر اور غریب بی بی کا خیال ہی کبھی دل مین نہ آیا۔ خاصی امیر ہو جاؤنگی روپیے کا حظ اُٹھاؤنگی۔

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال	کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے

اگر مین انکار کرتی ہون تو وہ زبردستی شادی کریگا۔ تیور بُرے پڑتے ہین۔ پھر بدنامی کی بدنامی ہو اور سب مجھی کو بُرا کہینگے۔ دم زدن مین اس سوال جواب کے بعد مین سوچی کہ میرے عاشق زار نے اسقدر قسمین دی ہین اور اتنے گواہون کے روبرو زار زار رویا ہی اب اسکو محروم کرنا اچھا نہین۔ اسکے علاوہ آدمی شریف اور تربیت یافتہ بھی ہی۔ مین بھی اسکے تیر نگاہ کی گھائل ہوگئی اور اپنی خواص کو بُلاکر کہا تو گواہ رہنا۔ میرے عاشق بری رخسار نے پھر دل سے قول اور اقرار کیا کہ تمام عمر مجھے جان سے زیادہ عزیز رکھیگا اور ہمیشہ کلیجے سے لگائے رہیگا۔

اتنے مین میری خواص کمرے کے باہر چلی گئی اور ہم دونون کیہ وتنہا رہ گئے اور اُس دغاباز فسوناز مکار عیار نے مجھ بختون چلی کو ذلیل اور بے عزت کیا۔

جس شب کا یہ واقعہ ہی اُسکی سحر میرے اس مکار برائے نام عاشق زار کے نزدیک بہت ہی جلد ہوگئی۔ صبح کو وہ مجھ سے رخصت ہوا اور عشق اور محبت کے اظہار کے لیے اپنی انگوٹھی مجھے پہنا گیا مگر اب مین نے اُسکو اسقدر مست بادۂ محبت نہ پایا جسقدر وصل کے قبل تھا۔ مین تاڑگئی کہ ہائے میری خواص نے مجھے جھانسا دیا اور میرے ساتھ نرد دغا کھیلی۔ فجر کے قبل ہی وہ اس بے ایمان خواص کے ساتھ سڑک پر ہو رہا۔ میری پریشانی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ سوچتی تھی اُف یہ کیا غضب ہوگیا مین ہی جانتی ہون کہ دل پر کیا گذری دیوانہ وار انواع واقسام کے خیالات دل مین جاگزین ہوتے تھے۔ اب تک اچھی طرح سمجھ مین نہین آتا تھا کہ مین اچھی رہی یا بھلائی ہوئی یا بُرائی۔ چلتے وقت مین نے کہا تھا کہ جس ترکیب سے آئے ہو اُسی ترکیب سے رات کو چپکے سے چلے آیا کرو اور جب اس بات کا خوف تمھارے دل سے جاتا رہے کہ لوگ تمھارے ہمارے عقد کو معیوب نہ سمجھینگے تو پھر مزے مزے کھلے بندون رہا کرو۔ مگر اُس دن سے پھر اُس نے مُنھ نہ دکھایا شہر بھر مین کہین لگے کا پتا ہی نہین سنا کرتی تھی کہ شکار کو روز جاتا ہی اور روز واپس آتا اور چھپ کے رہتا ہی دل کی بیکلی کا حال ناگفتہ بہ۔ اب پورا پورا یقین ہوگیا کہ دغادے کے اُسنے اپنا مطلب نکالا۔ ہاتھ ملکے رہگئی مین نے اپنے والدین سے یہ راز مخفی رکھا اور ضبط گریہ ونالہ کیا کہ اگر وہ وجہ دریافت کرین گے تو خواہ مخواہ مجھے جھوٹ بولنا اور اُنکو دھوکا دینا پڑیگا مگر میری عاقبت اندیشی کچھ کام نہ آئی اور تمام عالم پر یہ راز افشا ہوگیا۔ ع۔ نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ اور پھر شہر بھر مین اسکی نسبت مشہور ہوا کہ اسنے ایک زن حسین وہ جبین کے ساتھ شادی کرلی۔

اُس وحشی نے اس مقام پر دیدہ ودانستہ دخل در معقولات دے کر پوچھا (اُسکا نام کیا ہی) نام سننا تھا کہ وحشی کا رنگ فق اور کلیجا شق ہوگیا۔ اور دونون آنکھون سے دو جوے اشک

جسارتی ہے ۔

ہوں ہاں اک ہاتھ اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے	بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیے کیا یاد آیا

وہ پری پیکر اپنا قصہ زار بیان کرنے لگی کہ جب میں نے یہ وحشت اثر خبر سنی تو کلیجہ پھٹ گیا اور ادھر ادھر سارے زمانے میں کتی پھری کہ اس دغاباز نے مجھے کہیں کا نہ رکھا عنان صبر و قرار ہاتھ سے جاتی رہی ۔ بہرکیف سوچتے سوچتے مجھے یہ سوجھی کہ اپنے پدر بزرگوار کے ایک رفیق سے میں نے کل حال بیان کیا اور تمام میرے ساتھ چلیں میں اپنے اس جانی دشمن سے ضرور بدلہ لونگی ۔ پہلے تو اس مرد پیر نے مجھے سمجھایا کہ اس حرکت مجنونانہ سے باز آؤ خیال فاسد دل میں نہ لاؤ ۔ مگر آخر کار کہنے لگا اچھا پھر اب جہاں تمہارا پسینا گرے وہاں میرا خون گریگا ۔ اس قسم سے مجھے بڑی جرأت ہوئی اور کچھ جواہرات اور کچھ زیور اور کپڑے لیکر شب کو گھر سے چلی ہر قدم پر ہزار خیالات دل میں آتے تھے ۔ پیادہ پا چلی جاتی تھی ۔ جی چاہتا تھا پر لگا کے اُس شہر میں پہونچوں جہاں میرا بیری رہتا تھا ۔ خدا خدا کر کے وہ کافرستان نازنین دو دن میں طے ہوئیں ۔ وہاں جاکے میں نے اس عورت کے باپ کا مکان پوچھا جسکے ساتھ میرے شوہر عاشق نما نے عقد کیا تھا ۔ وہاں کوئی بھی پہچانتا تھا گھر گھر یہی چرچا تھا کہ شادی کے دن اپنا سہرا بول کے بعد دلھن کو غش آگیا اور دولھا نے اسکے دست حنا میں سے ایک کاغذ پایا جو اس نے عدا اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے لکھا تھا کہ میں تو دل فلاں نوجوان کبیر کو دے چکی ہوں میں تیری نہیں ہو سکتی ہوں ۔ الغرض اس تحریر کے مطالعے سے اُنہیں صاف منکشف ہوا کہ وہ شادی کی رسم ادا ہونے پر اپنی جان اپنے ہاتھوں جان آفرین کے سپرد کر دیگی ۔ تھوڑی دیر میں دولھا نے دیکھا کہ دلھن کی بغل میں ایک کٹار ہے ۔ مارے خوف اور رنج اور شرم کے وہ اُس دلھن سے چھٹکارا نے ہی کو تھا کہ اسکے والدین نے غل مچایا اور لوگوں نے نوراً چھین لی اور دولھا بھاگ گیا کہ مارنہ ڈالا جاؤں ۔ دلھن کو پھر غش آگیا ۔ وہاں یہ بھی مشہور تھا کہ اُس دلھن کا عاشق جسپر وہ خود جان دیتی تھی وہاں موجود تھا مگر یہ دیکھکر کہ اب تو عقد ہو ہی گیا دیوانہ ہو گیا اور ایک خط وہاں چھوڑ گیا کہ اب دنیا دون سے اسدرجہ نفرت ہو گئی ہے کہ کسی کو اپنی صورت نہ دکھاؤنگا اور وہاں چلا جاؤنگا جہاں بنی سیکڑوں برس نہیں صورت انسان پیدا ۔ تمام شہر میں زبان زد خاص و عام تھا کہ دلھن بھی بھاگ کے کہیں چلی گئی اور اسکے والدین اپنی پیاری بیٹی کی تلاش میں نکلے کہ شائد کہیں پاجائیں تو آنکھوں میں نور آجائے ۔ میں یہ خبر سنکر بڑی مسرور اور محظوظ ہوئی کیونکہ اس دشمن عاشق نما کے نہ ملنے سے اتنا رنج نہیں جتنا اس خبر کے سننے سے ہوتا کہ اسکا عقد ہو گیا ۔ کبھی یہ بھی سوچتی تھی کہ شائد یہ کل واقعہ منجانب اللہ ہوا ہو اور خدا اسکے دل میں یہ بات ڈالے کہ وہ پھر میری جانب مخاطب ہو اور میری عزت بچ جائے ۔ جب دل کو کسی طرح

تسلی نہین ہوئی تو مین نے ٹھان لی کہ دنیا ہی کو ترک کردون گو دنیا بامید قائم ہی ایک مشہور مثل ہی ۔ ع
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن +

اب سنیئے کہ جب مجھے اس شہر مین اپنے مصنوعی اور برائے نام عاشق کا کمین تباہی نیلا تو اور بھی پریشان ہوئی کہ اب کیا کرون ۔ اتفاق سے ایک دن کیا سنتی ہون کہ ڈھنڈھورا پٹ رہا ہی اور میرا نام لیکر کہہ رہا ہی کہ فلان نام کی لڑکی جو فلان قسم کے کپڑے پہنے ہی اور جسکی انیس برس کی عمر ہی مکان سے گم ہوگئی ہی اگر کوئی اسکا پتا لگا ئیگا تو انعام پائیگا ۔ اسکے ساتھ یہ منادی بھی دی کہ وہ لڑکی ایک نوعمر لڑکے کے ساتھ بھاگ آئی ہی اس سے مجھے اور بھی رنج ہوا کہ جو سنیگا وہ کیا کہیگا اور کسقدر ذلیل مجھے سمجھنے لگے گا کہ ایک تو بھاگی دوسرے اسکے ساتھ جو خود ذلیل و خوار ہی اور جو مجھے کچھ ایسا پسند بھی نہ تھا ڈھونڈھورے کی آواز سنتے ہی مین اپنے باپ کے رفیق کو ہمراہ لے کر بھاگی یہ شہر کو فوراً چھوڑا اور ان پہاڑون کو مسکن بنایا کہ کسی کے ہاتھ نہ آؤن اور رو دو دام سے دل بہلاؤن ۔ اب سنیئے کہ بدنصیبی جب آتی ہی تو ہر طرف سے آتی ہی ۔ میرے والد مرحوم کا رفیق جو میری تعظیم کرتا تھا اب مجھ سے پھر گیا اور موقع وقت غنیمت جان کر مجھ کو ستانے لگا ۔ جل جلا کر مجھ کو تو مجھے ہنسی آتی تھی اور کچھ رونا آتا تھا ہنسی یہ آتی تھی کہ یہ بوڑھا بیہودہ اور مجھ سے عشق ۔ اس بڈھے بھس کو دیکھو ۔ اور رونا یہ آتا تھا کہ اگر مین اس بے بسی اور بیکسی کی حالت مین نہوتی تو اسکو یہ جرأت کہان سے ہوتی کہ مجھ پر نظر ڈالتا ۔ نہ خوف خدا نہ پاس مراتب ۔ ع ۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + جب اسنے دیکھا کہ مین اسکی بے ادبی سے بد دماغ ہوگئی تو نابکار روسیاہ ہاتھا پائی پر آمادہ ہوگیا مگر خدا ایسے وقت پر بے کسون کی مدد کو فرشتے بھیجدیتا ہی مجھ مین خدا جانے کہان سے زور آگیا کہ مین نے اسکو دھکیل دیا اور پہاڑ سے گرا دیا واللہ اعلم زندہ ہی یا فی النار واصل ہوا ۔ یہان سے مین اب بالکل اکیلی روانہ ہوئی ۔ یا رب مددگار ۔ خدا کا نام ورد زبان اور اپنی قضا پر نوحہ خوان دست بدعا تھی کہ والد یا انکے آدمی مجھے نہ دیکھ پائین ۔ یہان ایک گلہ بان نے نوکر رکھ لیا مگر میرے ان بالون کے سبب سے طلسم ٹوٹ گیا ۔ اور میرے آقا کو معلوم ہوگیا کہ مین انیس برس کی لڑکی ہون ۔ اسکو بھی شیطان نے دور سے انگلی دکھائی ۔ اور مجھ پر اسکا عشق چڑایا ۔ اس بوڑھے بوڑھے کی طرح نفس امارہ نے اسکو بھی بوکھلایا ۔ پہلے غلام خانہ زاد پھر آقائے نامدار کو بھی بدی کا خیال ہوا ۔ جس خوش نصیبی کے ساتھ مین اپنے باپ کے رفیق نکھرام سے بچی تھی اسی خوش نصیبی کے ساتھ اس سے بچنا محال تھا ۔ نہ کوئی گھنا جنگل تھا بلکہ دم بھر بھی وہان رہنا وبال تھا ۔ لہذا وہان سے چشم زدن مین مثل سیل اشک روان ہوئی اور اس گوشۂ عزلت مین آن کے چھپی اس گلہ بان سے مثل اپنے پدر بسرور کے رفیق کے ہاتھا پائی کرنا خلاف عقل سمجھی ۔ سچ ہی ۔

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

الغرض مین اس گنج تنہائی مین آئی اور شیخ سعدی کے قول پر عمل کرکے کہ۔

تو کوئی ہر انکس کہ در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب

بصد عجز و الحاح و خشوع و خضوع بارگاہ جناب باری مین دست بدعا ہوئی کہ اے کریم کارساز خدائے بندہ نواز اس حاجزہ کی حالت زار پر رحم فرما۔ اور گاڑھے وقت آڑے آ۔

ای خدائے دو جہان بہر غلامان رسول	گوشۂ چشم سوے گوشہ نشینان خمول
بچون صدف لب چہ کشایم بپے اظہار سؤل	میتوانی کہ دہی عرض مرا حسن قبول
تو کہ دُر ساختۂ قطرۂ بارانی را	

دعا مانگی کہ ۶۔ یا بکس یادا نہ دہ یا از نفس آزاد کن ۔ تاکہ مجھ بخبون جلی کا نام بھی صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط کالعدم اور نسیاً منسیاً ہو جائے۔ ہائے میری بدنصیبی تو لوگو دیکھو کہ ناکردہ گناہ بدنام ہوئی بے قصور صید طعن سنان لسانی و رنج و آلام ہوئی۔ اپنے پرائے چھوٹے۔ غریب اور بیگانے ہون مطعون نزدیک و دور ہون۔

فصل ۔ ۲

اس نوخیز ستم رسیدہ مصیبت زدہ نے پھر سلسلۂ سخن یون شروع کیا اور ان لوگون کی جانب مخاطب ہو کر کہا ای سامعین والاتبار و حاضرین ذوی اقتدار میری بیتی کہانی سننے کے بعد اب فرمایئے کہ میری پریشانی و بیقراری۔ گریہ و زاری شور و شیون رنج و محن بوجہ ہی یا بسبب اگر جوے اشک روان کرون تو بجا ہی یا بیجا۔ اب فرمایئے کہ۔ چہ در دست این کہ پایانے ندارد ۔ پس مجھے نصیحت دینا اور پند و موعظت کے لیے زبان کھولنا عبث ہی۔

دوست غمخواری مین میری سعی فرمائینگے کیا	زخم کے بھرنے تلک ناخن بڑھ جائینگے کیا
حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ	پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائینگے کیا

درد بے دوا کی درمان کہان ۔ صرف ایک صلاح کی جویان ہون اور بس اسی قدر خواہان ہون کہ آپ کے نزدیک مین کیا اپنی زندگی کہان بسر کرون جہان مجھے کوئی گرفتار نہ کر سکے اور جہان کبھی ڈھنڈھورے کی آواز نہ آئی ہو۔ مین خوب جانتی ہون کہ اگر اپنے والدین کے پاس چلی جاؤن تو انکی جان مین جان آئے مگر مارے شرم کے جی نہین چاہتا۔ وہان کیا منھ لے کے جاؤن وہ کہینگے کہ۔

حیرت مین لگایا داغ تو نے	لٹوائی بہار باغ تو نے

مرجانا بہتر ہی دہان جانا بہتر نہین - اس تقریر دلدوز آمیز اور گفتگوے حسرت خیز کے بعد اُسنے سکوت اختیار کیا اور اسکے چہرے کے رنگ کے تغیر سے صاف ظاہر ہونے لگا کہ غیرت اور شرم اور حسرت نے اسکو نیمجان کر دیا ہی - سامعین کے دلون پر بھی اسکا بڑا اثر ہوا - باوری صاحب اپنی راے دینے کو تھے کہ اُس وحشی نے منع کیا - اور خود اسکی جانب خطاب کرکے کہا - اے خاتون عفت مآب تم نہین جانتی ہو - یہ کہکر اُنکا نام لیا اور انکے پدر بزرگوار رئیس والا تبار کا نام بتایا اور کہا کہ آپ اُس امیر الاحشم عالی ہمم کی اکلوتی لڑکی ہین - اُس پری پیکر رشک قمر نے جب اپنا اور اپنے باپ کا نام سنا تو سخت متحیر ہوئی اور استعجاب کے ساتھ اُس وحشی پر نظر ڈالی - سوچی کہ یہ تو کوئی پڑھا لکھا آدمی معلوم ہوتا ہی شکل صورت اور تقریر بھی اچھی ہی مگر پھٹے پرانے کپڑے کیون پہنے ہی - اسنے اُس اغبر زاہد فریب سے یون تقریر کی - اے جوان رعنا شمائل میری سمجھ مین نہین آتا کہ تمکو میرے باپ کا نام کیونکر معلوم ہو گیا - مین نے تو اپنی اس تقریر مین اپنے والد ماجد کا نام بھی نہین لیا - اُسنے آہ سرد بھرکر کہا (جس رئیسہ نوجوان کا تمنے ذکر کیا وہ میری مطبوعہ ہی اور جس بدبخت کی نسبت تمنے کہا کہ اپنی معشوقہ کی شادی کی رسم مین دور سے شریک تھا وہ مین ہی بدنصیب ہون ہاے عشق خانہ خراب نے مجھے کہین کا نہ رکھا -

عشق در آمد زدر گفت سلامٌ علیک	عقل برون شد ز سر گفت سلامٌ علیک

اُسکے ہاتھون مین اس حالت زار کو پہونچا کہ دیکھ گدائی تک نہین - کبھی کبھی ذرا جو عقل آجاتی ہی تو اپنی حالت زار پر روتا ہون کہ ہاے سمجھے یہ کیا ہو گیا) -

اسکے بعد جوش جنون نے زور کیا اور یون ہانک لگائی - اے میری قاتل - اے قتالہ - اے عاشق کش معشوق - مجھپر چرخ ستمگر پرور نے وہ ستم ڈھایا کہ تمھاری شادی کا دن دکھایا - مین اور تمھاری شادی مین شریک ہون - ہاے غضب واے غضب - اے مین نے اپنے کانون سنا کہ تمنے ایجاب وقبول کیونکر یون کا لفظ کہا - افسوس ہی کہ مین تمکو غشی کی حالت مین دیکھکر بزدلی کے سبب سے بھاگ آیا اتنی جرأت نہوئی کہ نتیجہ تو دیکھ لیتا - وجہ یہ کہ صبہ ہاتھ سے جاتا رہا اور دیوانہ ہو گیا - جی چاہتا تھا اپنی جان دون اور رئیس قیب روسیہ کی جان لون - خط ایک شخص کو دے کر شہر کو چھوڑا اور جنگل کی راہ لی اب اس ویرانے اور اس کوہ فلک شکوہ کو جو حشتستان اور وحشت جنون خیز ہی اپنا گھر بنایا ہی - اور ہمارا جنون ہمکو کشان کشان یہان لایا ہی - اب خواہش دل یہ ہی کہ زندگی کے باقی دن

مصیبت کے ساتھ بسر کرون کہ زندگی سے اب نہایت عاری ہون حق یون ہی کہ زندہ درگور ہون - کیا کرون خدا کے حکم سے مجبور ہون مگر آج آپ کی ملاقات سے جی بہت خوش ہوا اور دنیا با امید قائم ممکن ہی کہ ہم اور تم دونون ایک روز بچھڑے ہوؤن سے ملین - کیونکہ تمھارا عاشق بغیر تمھارے کسی اور سے شادی نہ کریگا اور نہ ہماری معشوقہ ہمارے بغیر کسی اور مرد کو چاہیگی - اس سے امید ہوسکتی ہی کہ شاید ہمارے دن بھی پھرین - ہمکو ہماری مطبوعہ اور تمکو تمھارا پیارا ملے -

مشکل نیست کہ آسان نہ شود	مرد باید کہ ہراسان نشود

رنج اور راحت دونون اسی دنیا کے لیے ہین - قبر مین کوئی کچھ نہ لیجائیگا -

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا	بستر خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی مین آہ کون ہوویگا انیس	ہم ہونگے اور قبر کا کونا ہوگا

اگر اس شخص کو جو بیسر جان دیتا ہی اور جسکے سبب سے تم اس درجے کو پہونچی ہو تمسے ہمنے نہ ملادیا تو اس پیشے کو ترک کردین - بھل منسی اور بانکپن کے خلاف ہی - اگر وہ نہ مانیگا تو بزور تیغ منواؤنگا - میرے اوپر جو ظلم میری معشوقہ نے ڈھایا ہی اسکا مجھے ذرا بھی خیال نہین اسکا انتقام خدا پر چھوڑا - وہ عقبےٰ مین سمجھ لیگا - اب رہی دنیا سو مین تمھارے آزار دینے والے سے سمجھونگا السعی منی والاتمام من اللہ -

وحشی کی گفتگو جسکے حرف حرف سے ہمدردی - ولی شفقت - مردانگی - شجاعت - بسالت - غیر پروری قدر شناسی کی بو آتی تھی سنکر اس پری کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا - اور الفاظ شفقت آمیز سنکر قریب تھا کہ اُسکے قدمون پر گر پڑے اور آنکو چوم لے مگر وحشی نے کہ اعلےٰ درجہ کا تربیت یافتہ تھا اسکی اجازت نہ دی - جید طالب علم نے جو انکے ہمراہ تھا اس اعلےٰ درجے کے تربیت یافتہ وحشی کی راے سے اتفاق کیا اور کہا آپ سب صاحب میرے کانون چلیئے اور وہان میرے مدعو ہوجیے - ہم اور آپ سب ملکر مشورہ کرین کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ جو لڑکی اپنے باپ سے جدا ہوگئی ہو وہ اپنے چاہنے والے سے کیونکر ملجائے - وحشی یعنے اعلیٰ درجہ کے تربیت یافتہ آدمی نے اور اس اعیند زاہد فریب دونون نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے لیے خضر پیدا ہوئے - میان خلیفہ اسوقت سے اب تک یہ سب باہمین بغور سن رہے تھے انھون نے بھی اپنی راے دی اور بیان کیا کہ ایک خدائی فوجدار کی تلاش مین ہم لوگ یہان آئے ہین جو پرلے سرے کے سڑی سودائی ہین - اسکے بعد خدائی فوجدار کا کل حال من وعن بیان کیا اور کہا کہ انکا رفیق انکی جستجو مین گیا ہی تھوڑی دیر مین آتا ہوگا - یہ سننا تھا کہ وحشی کو کوئی بات یاد آئی - اور ان لوگون سے بیان کیا کہ شاید وہی شخص ہونگے جنسے ہمسے ایک دن لڑائی ہوئی تھی - اس وحشی بیچارے کو خلل دماغ کے

سبب سے کوئی بات اچھی طرح سے یاد نہ تھی کہ خدائی فوجدار سے اور اُنسے بنائے مخاصمت کیا پیدا ہوئی تھی۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک غل کی سی آواز آئی اور لوگون نے کان لگا کے سُنا تو میان بدھو نفر کی سی آواز پائی گئی۔ بدھو نفر جو بادری صاحب اور خلیفہ وغیرہ کو بٹھا کر اپنے آقا کی تلاش مین گئے تھے واپس آئے اور کہا کچھ نہ پوچھیے۔ بالکل اُدھر سے پڑے ہین مارے بھوک کے دم نکل رہا ہی اور ننگ دھڑنگ ہین مگر اپنی معشوقہ کو زبان مکر کو یاد کر رہے ہین آواز اچھی طرح سے نہین نکلتی مگر اُسکی یاد اب تک ہی۔ مین نے اُنسے کہا کہ آپ کی معشوقہ سمیت رشک فرمنے حکم دیا ہی کہ آپ فوراً گھر کو واپس آیئے مگر وہ ایک نہین سنتے کہتے ہین جبتک کوئی کارنمایان نہ کرونگا ہرگز ہرگز اُس پری تمثال زہرہ خصال کے روبرو نہ جاؤنگا نہ جاؤنگا افسوس ہی کہ اُنکے دماغ مین خلل سا ہوگیا ہی اور وہ اپنے تئین شاہنشاہی اور تاجداری سے ہاتھ دھوتے ہین اور سب سے بڑی خرابی یہ ہی کہ میری بھی اُنکے ساتھ تباہی ہی۔ ہاے اگر یہ کمین کے شاہنشاہ ہوجائین تو مین ضرور کسی جزیرے کی بادشاہی پاؤن اور مزے اڑاؤن زبراے خدا انکو ڈھرے پر لگاؤ۔ جنید طالب علم نے دل مین ہنسکر اُنکی تسلی کی اور کہا گھبراؤ نہین ہم اُنکو طوعاً وکرہاً راہ راست پر لے آئینگے یہ کہکر طالب علم نے اُس وحشی اور اوشنر نژاد سے کہا کہ فلان فلان ترکیب سے ہم فوجدار کو راہ راست پر لاسکتے ہین۔ مگر اُس ننگ جاد وجمال نے اُس بات کا ذمہ لیا کہ مجھے بڑھ کر اُس کام کو کوئی انجام نہین دے سکتا ہین نامدار کے تمدن کو ہم نے بہت پڑھے ہین مظلومہ عورتون کی مدد کو یہ لوگ برابر گئے ہین۔ الغرض اُس وحشی پری نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی۔ اِس رائے سے سب نے اتفاق کرلیا اور اُس غیرت حور دور از قصور نے لباس فاخرہ سے آراستہ ہوکر تیاری کی کہ اپنے عاشق ستم کوش کے جور و تعدی کے حالات خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار سے بیان کرے۔ بن ٹھن کے جو سب کے سامنے آئی تو۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ	صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

جونہی دیکھا طالب علم نے کہا۔

رگ رگ مین بھری ہی دلربائی	جھلکی پڑتی ہی خوش ادائی
رخسارون کے روبرو ہی بے آب	رنگ رخ آفتاب و مہتاب
لاکھون مین ہین اُسکی آنکھین چیدہ	بینائی کی ہین وہ نور دیدہ
جادو ہین بلا ہین زہر ہین وہ	آفت ہین غضب ہین قہر ہین وہ
دیکھے جو وہ ابروان خمدار	قربان ہو ماہ نو کی تلوار

اللہ کا ہی الف نہین ناک	یا جلوۂ شمع بزم لولاک
زلفون مین سیاہی ہی بلا کی	ہمرنگ ہین شام کربلا کی
سب خال ہین بے مثال اُسکے	تا رگ جان ہین بال اُسکے
شوخی ہی بجاے خون رگونمین	رنگت ہو جس طرح نگون مین
مضمون دہن نہین میسّر	عنقا ہوا سیر دام کیونکر
آنکھین ہین ترک خال ہندو	زلفون مین ہی کافرون کی خوبو
سر سے پا تک ہی عالم نور	ہوتا تھا گمان شعلۂ طور
شانہ سر سینہ یا گلا ہی	جو عضو ہی سانچے کا ڈھلا ہی

اور تو اور میان بدھو نفر اس پری خسار پر انتہا سے زیادہ ریجھے پوچھا یارو یہ پری کون ہی اور یہان کیا کرنے آئی ہی - پادری صاحب نے کہا جناب یہ بڑی رئیس زادی بڑے امیر کی صاحبزادی ہین - اپنے ایک نابکار دغاباز نے بڑا ستم ڈھایا شادی کا وعدہ کرکے جل دیگیا - یہ اسلیے یہان آئی ہین کہ ہمتارے خدائی فوجدار انکو مدد اور اُس دغاباز کو سزا دین مگر اتنا یاد رہے کہ ایک دیو زاد سے مقابلہ کرنا پڑے گا - بدھو نفر تو خدائی فوجدار کی مار کھائے ہوے تھے انھون نے اکڑ کر کہا بھائی صاحب ہم تو اس قسم کے موقع ڈھونڈھتے ہی رہتے ہین - آپ نے واللہ بڑی خوشخبری سُنائی - جان مین جان آئی -

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسائش جان ماست

مگر ایک شرط سے بندۂ درگاہ سفارش کرتے ہین اور وہ یہ ہی کہ ہمارے آقاے نامدار کو ترغیب دیجیے گا کہ کارہاے نمایان انجام دینے کے بعد شاہنشاہی ہی قبول کرین ورنہ ہماری بادشاہی پر حرف آجائیگا - اگر آپ اتنا کیجیے کہ وہ اُس گلبدن زیبا اندام کے ساتھ عقد کرلین تو یہ آپکا غلام درم ناخریدہ غلام ہو جائے اس سے یہ مطلب ہی کہ شادی کرنے سے انکو خود بخود فکر پیدا ہوگی کہ بی بی بادشاہ بیگم شہنشاہ بیگم کہلائین -

طالب علم اور پادری صاحب نے انکو تسلی دی کہ جو بات آپ چاہتے ہین وہی ہوگی - اس سے میان بدھو نفر بہت ہی خوش ہوے اور پادری صاحب کو سخت استعجاب ہوا کہ آقا کے جنون کا انکے خدمتگار نے بھی اسقدر ساتھ دیا -

اتنے مین وہ رشک حور جسکو ہم اب پری کے نام سے ضبط تحریر مین لائینگے پادری صاحب کے

خاطر پر سوار ہوئی - بدھو نفر سے کہا کہ تم خدائی فوجدار سے یہ نہ کہنا کہ تم ان لوگون کو جانتے ہو یا ہمسے واقفیت ہے اُس زنکہ جادو جمال کو بھی صلاح دینے کو تھے کہ یہ کارروائی کرنا اور وہ کارروائی کرنا مگر اُسنے کہا کہ آپ لوگ خاطر جمع رکھین مین یلان نامدار کے تاریخی حالات سے خوب واقف ہون -

کوئی سو اکوس کے فاصلے پر گئے ہونگے کہ پیل دالا تاتاری بہادرون کے سردار میان خدائی فوجدار دام بالا افتخار نمودار ہوئے - جرنیلی وردی زیب بدن - بڑے کروفر کے ساتھ - مگر مسلح نہ تھے - جب اُس پری کو بدھو نفر سے معلوم ہوا کہ حضور ہی فوجدار ہین تو اُنکی اعرانی کو تیز کیا اور ادھر میان بدھو نفر نے بھی گدھے کو کدایا اور آکر اس رشک پری کو بحضور خدائی فوجدار پیش کیا یہ تو خود از بس طرار اور واقف کار تھی قدمون پر گر پڑی خدائی فوجدار نے چاہا کہ انکو اُٹھائین مگر وہ ایسی جمین کہ نہ اُٹھین نہ اُٹھین اور پڑے ہی پڑے بصد عجز و لابن عرض حال کیا -

(از فخر و افتخار یلان زمن رشک رستم و رویین تن نامی گرامی بہادر بلکہ بے بہا در رشک اسفندیار امیر والا تبار -)

ای شہ الیاس رتبت ای شہ خضر احترام	خشک و تر کو ہی سہارا تیرا دامن آب مین
تو شہ دریا نوال اور دل ترا موج کرم	ہی سخاوت سے تری دست قلمزن آب مین
تیرا نسان عطا جس دم گہرباری کرے	گوہر تر سے بحر مین موجون کے دامن آب مین
ہو ترا فیض سخن گر معنی نطق فصیح	بلبلے مانند بلبل ہون نوازن آب مین
روے دریا پر نہاتے ہین ہم موج و حباب	بر سر بازار لشکر خود و جوشن آب مین
بادپا تیرا ہی یون آتش قدم روے زمین	ہووے جون برق درخشان سا فگن آب مین
عکس بھی دریا مین ہی اور سن سے اڑ جاتا ہی یون	روح گویا اڑ گئی اور رہ گیا تن آب مین
تیرا فیل کوہ پیکر بس کہ دریا سیر ہی	ڈالے وہ کوہ روان جب اپنا دامن آب مین
مثل ابر آئے دلیکن سرعت رفتار سے	اوپر اڑ جائے مثل ابر بہمن آب مین
نسر طائر نسر طائر چرخ پیما ہون سہا	اور زمین پر ہووے ماہی کا مسکن آب مین
ہو ہوا سے شوق تیرے سر پہ ہما اقبال کا	ماہی دولت کا ہو تیرے نشیمن آب مین

خدائی فوجدار نے جب بہت اصرار کیا کہ ای زن نوجوان از برائے خدا زمین سے اُٹھکر تقریر کر تو اُس پری نے یون تقریر کی اگر حضور لامع النور نے میری دستگیری نہ کی اور مجھ عاجزہ کو دشمن ظالم کے جور سے نہ بچایا تو دنیا مین کوئی انسان میری اعانت اور دستگیری نکریگا - ایک مدت

ناکارہ نابکار مردم آزار عاشق کش ستمگر نے میری جان پر وہ ظلم ڈھایا ہی کہ جان پر بن آئی ہی۔ حضور کی بہادری اور رسالت کا حال سنکر سفر دور و دراز کرکے حاضر ہوئی۔

جز آستان تو ام در جہان پناہی نیست	سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست

لونڈی کبھی زمین سے اٹھتی مگر حضور کا حکم بجالانا فرض عین و عین فرض سمجھی لہذا القبیل ارشاد واجب الاتباع لازم ہوئی۔ فوراً حضور بجالائی۔ اب آپ دل و جان سے اقرار کیجیے کہ میری آرزو آپکے ذریعے سے بر آئیگی اور نقش مراد کرسی نشین اور تیرِ دعا بہدف اجابت قرین ہوگا خدائی فوجدار نے غنا کے کہا۔ جہان تک میری تجربہ کاری اور زور تیغ ہی میں تمھاری ضرور مدد کرونگا۔ اگر اسمیں دریغ کرون تو گناہگار۔

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

مگر تمھی باتیں غور طلب ہین۔ ایک یہ کہ اجنانب کوئی فعل کوئی کام ایسا نہ کرینگے جو ہمارے بادشاہ وقت کے خلاف ہو۔ اور نہ اجنانب سے کوئی ایسا امر سرزد ہوگا جو ملک کے فوائد کے منافی ہو اور سب سے بڑھکر یہ بات ہی کہ کوئی امر ایسا ہرگز ہرگز نہ سرزد ہوگا جو ہماری معشوقہ گلعذار مطبوعہ پری رخسار کی شان کے خلاف ہو اُس پری نے کہا بندہ پرور اگر کوئی بات بھی آپ کے خلاف ہو تو میری وہ سزا جو جو کی سزا۔ نہ کوئی بات آپکے ملک کے فوائد کے خلاف ہی نہ کوئی امر خلاف شاہ وقت ہی۔ نہ کوئی امر جو حضور کی معشوقہ سیمبر پری پیکر۔ گلعذار۔ گلرخسار کی شان کے خلاف ہو مین نے اسکے حسن صبیح کی بڑی تعریف سُنی ہی۔ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کو جوش آگیا اور ان اشعار کو ترجمان دل کیا۔

دل خوش ہی زبان پر گلا ہی	فرقت ہی سے وصل کا مزا ہی
مجھ بیل کی آنکھون مین سب ورد	پھرتی ہی شبیہ حسن افروز
اس فکر مین نیند آتی کب ہی	دوری مجبوری کے سبب ہی
ہون رستم و گیو کا مین استاد	لشکر ہو عدو کا کیون نہ برباد
تلوار کو خون کی لگی چاٹ	بڑھ بڑھ کے گرتی ہی اسی گھاٹ
اس تیزی کے ساتھ اسکی ہی دھاک	دو کرتا ہی دم مین اسکا اک وار

اتنے مین میان بدھو نے جھک کر اپنے آقائے دیکھا کے کان مین کہا خداوند نعمت سلامت یہ نوجوان عورت جو کے اُسکو مان لیجیے۔ ہرگز نہ ٹالیے گا یہ بڑی امیر زادی ہین انکے باپ صاحب حشم اور بڑے ذی اقتدار ہین۔ فوجدار نے کہا سنو جی بدھو نفر ہمکو اس سے کوئی بحث نہین کہ یہ شہزادی ہین

یا کسی غریب کی لڑکی یہان تو اس سے سروکار ہی نہین - ہر چہ باد اباد - کچھ پروا نہین ہمپر فرض ہی کہ جو ہمسے التجا کرے اُسکی مدد کرین اُسکے کام آئین -

اُس پری نے کہا لونڈی کی التجا صرف یہ ہی کہ حضور فیض گنجور لونڈی کے ساتھ چلین اور جہان مین بتاؤن وہان کے سوا دوسری جانب رُخ نہ کرین اور نہ راہ مین کسی کو ٹوکین جب تک میرا کام پورا نہو کوئی بنا کام نہ کرنے دونگی -

خدائی فوجدار نے اکڑ کر کہا ہم صدق دل سے وعدہ کرتے ہین اے نوجوان حسینہ زہرہ تمثال مشتری خصال کہ جو تم کہتی ہو وہی ہوگا مگر دل کی افسردگی اور خاطر جزین کی پژمردگی کو دور کر دو -

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلے نیست کہ آسان نشود

اب تاخیر فضول ہی مین ہون اور تیغ اصفہانی - پرے کے پرے صاف کر دون آئین چاہے لشکر ایرانی ہو یا عساکر کیانی - فوراً بدھو نفر کو حکم دیا کہ رہوار باد رفتار کو لیس کرو مسلح ہوکر ہمارے اونچی عراقی رشک حمار پر سوار ہوئے -

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہی	شیطان اسی پہ نکالا تھا جنت سے ہو سوار

نعرۂ اللہ اکبر بلند کرکے نیزے کو ہلاتے حضور خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار چلے - میان خلیفہ نے بہت ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی اب وہ رشک پری پشت قاطر پر آئی اور خلیفہ بھی سوار ہوے فقط بیچارہ بدھو نفر پیادہ پا جاتا تھا - نو دن چلے اڑھائی کوس - میان بدھو نفر کو اپنی پیادہ پائی رنج تھا -

تو دستگیر شوای خضر پے خجستہ کہ من	پیادہ مے روم و ہمرہان سوار اند

مگر جسوقت یہ خیال آتا تھا کہ خدائی فوجدار انکے آقائے نامدار اسی مہم پر رگ کے ذریعے سے نام نیک اور بادشاہی پائینگے تو باچھین کھل جاتی تھین - مگر کسی نے کہدیا تھا کہ حبشیون کے ملک کی بادشاہی میان خدائی فوجدار کو ملیگی اس سے انکو سخت رنج اور کمال افسوس تھا کہ بادشاہ بھی ہوے تو حبشیون کے رعایا بھی ملی تو شب رنگ - سوچے کہ سیاہ فام ہون بھی تو کیا مضائقہ ہی - جاکے کہین بیچ لونگا اور اونے پونے کوڑے کر دونگا اور مزے سے دندناؤنگا - لطف زندگی اُٹھاؤنگا - اور نہ بیچون تو بھی کسی موم روغن یا صابون یا آبنوس سے کالی کالی رنگت کو گورا کر دونگا - ان خیالات سے اپنی پیادہ پائی کا رنج بالکل بھول گئے - وہ تو بادشاہی اور رعایا پروری کی فکر مین تھے نا -

اب سنیے کہ پادری صاحب اور وہ حبشی تربیت یافتہ اُس کل کارروائی کو دور ہی سے بامعان نظر دیکھ رہے تھے مگر موقع نہین ملتا تھا کہ اس گروہ کے شریک ہون - پادری کہ بڑے چلتے

بزرگ تھے آخر کار ایک بات پیدا کی ڈاڑھی قینچی سے اُڑا دی اور چار ابرو کا صفایا کرکے اپنا کالا کوٹ پہنا بدیل وضع سے اب انکو کوئی پہچان نہین سکتا تھا کہ یہ وہی شخص ہی پہلے انھون نے قاطرون کو ہڑدی اور اُس گروہ کے قریب پہونچے ہی پادری صاحب نے میان خدائی فوجدار کو بغور دیکھا اور قاطر کو تیز کرکے اُنکے قریب جاکر باواز بلند کہا۔

اخوشا وقتے و خرم روزگارے	کہ ماری بر خورد از وصل یارے

اسوقت مین اپنے طالع فرخ اور بخت رسا پر جسقدر زیادہ نازکرون کم ہی کہ آپ ایسے ہمولن سے ملاقات ہوئی - بہادری اور شجاعت تمھاری لوٹڑی کا نام ہی اس جوانمردی سے دیوٗن اور دد و دام کے ساتھ نبرد آزما ہونا تمھارا ہی کام ہی) یہ کہکر قاطر سے اُترکر فوراً خدائی فوجدار دام بالا فتخار کے قدم چومے - فوجدار کو حیرت تھی کہ یا خدا میرے جاننے والون مین یہان کون پیدا ہوگیا غور سے دیکھا کیے آخر کار پہچانا اور عراقی رشک حمار سے اُترنے ہی کو تھے کہ پادری صاحب نے روکا اور کہا واللہ مین نہ اُترنے دونگا - آپ سوار رہین -

اگر ذوق تکلف مین ہی تکلیف سراسر	آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

فوجدار نے کہا پادری صاحب مجھے گھوڑے سے اُترنے دیجیئے آپ ایسے مقدس بزرگوار کا پیادہ پا ہونا اور میرا پشت توسن پر سوار رہنا نازیبا سی بات معلوم ہوتی ہی - وہ بولے اسی باد پا پر سے آپ نے وہ وہ کارنمایان کیے ہین کہ تمام دنیا مین نام ہوگیا اب اسی پر سے باتین بھی کیجیے - فوجدار سمجھتے تھے کہ یہ پیدل سفر کرتے ہین - فرمایا کہ آپ کسل راہ اور پیادہ پائی کے سبب سے ضرور تھک گئے ہونگے اُنھون نے کہا اگر حضور ان مسافرون مین سے کسی کی سواری زور لو اور تو بڑا مطلب نکلے فوجدار صاحب نے فرمایا کہ یہ شہزادی جنکے سبب سے ہمین یہ جنگل اور کسار چھوڑنا پڑا اپنے ہمراہ ایک غلام بھی لائی ہین اس غلام کے قاطر پر آپ سوار ہوئین - شہزادی نے اسی رشک حور نے کہا میرا غلام بڑا با ادب اور شایستہ اور تمیز دار آدمی ہی - ممکن نہین کہ وہ سوار ہو اور پادری صاحب سے متبرک اور مقدس آدمی کو پیادہ پا چلنے دے میان خلیفہ جو شہزادی کے غلام بنے تھے بولے حضور ایسے ایسے ہزارہا قاطر ان لوگون پر سے صدقے کردون - قاطر اور مین دونون حاضر ہین - قاطر سے اُترا اور پادری صاحب کو آگے بٹھایا اور پیچھے خود بیٹھا - گرحالد و لفات کرائے کا جانور - ایک ہی آدمی کا بوجھ نہین اٹھتا تھا دھڑ سے گرا اور اُسکے گرتے ہی میان خلیفہ کی مصنوعی ریش دراز یک مشت و دو انگشت جو لگائی کھنچی الگ ہو رہی - دوسرا ہوتا تو سمجھ جاتا کہ بنی ہوئی ڈاڑھی ہی مگر فوجدار کی بلا جھتی - فرمایا واللہ اعلم یہ ڈاڑھی یہان کہان سے

آگئی - نائی کا باپ واہ بھی اس صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ نہ کاٹ سکتا واہ واہ - پادری نے یہ دل لگی دیکھی تو ہنسی کو ضبط کر کے پھر خلیفہ کے ڈاڑھی لگا دی اور کہا مجھے ایک منتر یاد ہی جسکے زور سے ڈاڑھی چپکون مین لگا دی جاتی ہی - فوجدار کو یہ منتر بہت پسند آیا پادری سے کہا کسی دن فرصت کے وقت ہمکو بھی سکھا دینا - یہ بڑے کام کا منتر ہی ڈاڑھی گر گئی اور خون کا نام نہین اور کھال اور جلد بدستور موجود - زخم بھی ندارد - پادری صاحب نے وعدہ کیا کہ یہ نایاب منتر آپ کو ضرور ضرور سکھا دونگا اطمینان رکھیے اب یہ رائے قرار پائی کہ پہلے پادری صاحب سوار ہون اور سرانک باری باری بڑھتے اثر تے چلین جبتک سرا ملجائیگی - پانچ چھ کوس کا فاصلہ اسطرح بآسانی طی ہو جائیگا - اب تین آدمی سوار تھے فوجدار صاحب اور وہ شہزادی اور پادری صاحب بہادر - اور تین آدمی پیادہ پا تھے - وحشی اور میان خلیفہ اور بدھو نفر - فوجدار نے شہزادی کیجانب مخاطب ہو کر کہا راہ کا بتانا آپ کا کام ہی - مجھے راستہ کیا معلوم - اتنے مین پادری صاحب بولے کیا آپ حبشستان کی جانب چلتی ہین - وہ تو بڑھائی سکھائی تھی ہی - کہا جی ہان اسی ملک چلنا ہوگا جسکا مشہور دریا روضہ حبشستان نام اور جسکا ہر باشندہ سیاہ فام ہی -

پادری صاحب بولے حبشستان جائیے گا تو اسی ملک کی طرف سے گزر ہوگا جہان ہمارا قصبہ ہی - نو برس کی راہ یہان سے حبشیون کا ملک ہی - نو برس راستہ طی کر کے سو دن اور چلنا پڑیگا - بس پھر حبشستان نظر آئیگا - شہزادی نے کہا دو برس ہوئے کہ مین وہان سے حضور والا بتار خدائی فوجدار کا نام سنکر چلی تھی اب بحمداللہ کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی اور حضور کی زیارت مین نے کی دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہین جہان حضور کا نام نہو اور کوئی مظلوم ایسا نہین کہ آپکے قدمون کے تلے آن کے فائز یہ مرام نہو - خدائی فوجدار نے بد دماغ ہو کر کہا بس اپنی چالبوسی رہنے دو - مجھے اگر کسی چیز سے دلی نفرت ہی تو وہ خوشامد ہی - خوشامد کرنے والے کی صورت سے بیزار ہون - میرے پردہ گوش کو خوشامد سے صدمہ پہونچتا ہی - یان اسقدر ضرور کہونگا کہ اب جو تمھارا ساتھ دیا تو جان تک حاضر ہی بس اور مین کچھ نہین جانتا - میری سمجھ مین ایک بات نہ آئی وہ یہ کہ اس ویران سنسان بیابان ہوکے عالم دہشت بلاخیز جنون انگیز مین پادری صاحب کس غرض سے تشریف لائے ہین - پادری صاحب نے کہا جناب مختصر یہ ہی کہ مین اور میان خلیفہ میرے دوست اور یہ نوجوان تینون آدمی چلے آتے تھے مین ایک عزیز سے اپنا روپیہ جو انکے پاس جمع تھا لینے گیا تھا - دو سو اشرفیان تھین اور سب جیبوری - اور کوئی دس ہزار کے جواہرات راہ مین شب کے وقت ڈاکوون نے لوٹ لیا سنا یہ کوئی قیدی تھے سرکاری جنگی افسر اور سوار اور پیادے انکی حفاظت کے لیے ہمراہ تھے انکی حراست مین پابزنجیر جاتے تھے اور کسی بڑے نامی گرامی یل نامدار نے نوکیہ تنہا قید سے چھڑا لیا

اسمین کوئی شک نہین کہ بڑی ہی جوانمردی کی گڈریا یا کے ساتھ بھیڑ سلوکی ہوتی جیسے کوئی بھیڑون مین بھیڑیا یا بندرون مین لنگور یا لومڑیون مین شکاری کتے چھوڑ دے بادشاہ وقت بلکہ سچائی خیفۃ الرحمانی کہلاتا ہی اُسکے افسرون کو زخمی اور مجروح کیا اور اُن بدمعاشون ڈاکوون انسان کے قاتلون کا ساتھ دیا جو قتل اور حبس دوام اور پانچ دس برس کی قید کے مستوجب اور سزاوار تھے الغرض اس کارروائی سے اس بہادر نے ایسا کام لیا جو ہر آئینہ قابل تحسین ہی۔

پادری صاحب میان بدھو نفر کی زبانی پہلی کہانی سن ہی چکے تھے۔ بیان کی کہ دیکھین فوجدار چہ میفرماید۔ خدائی فوجدار کے چہرے کا رنگ بدل بدل جاتا تھا مگر تہور درویش بر جان درویش۔ یہ کیا کہتے کہ میری ہی حماقت کا نتیجہ ہی۔ پادری صاحب نے کہا انھین لوگون نے ڈاکہ مارا۔ خدا اس بہادر پر رحم کرے جسنے ان نامی بدمعاشون کو اُس سزا سے بچا دیا جسکے وہ مستوجب تھے۔

نکوئی با بدان کردن چنانست	کہ بد کردن بجاے نیکمردان

فصل ۳۰

ادھر پادری صاحب اس بہادر کو جسنے غلطی سے ان ڈاکوون کو رہائی دی تھی بُرا بھلا کہتے اور میان خدائی فوجدار تک تک دیدم دم نہ کشیدم چپکے چپکے اپنی حماقت کا حال سُن رہے تھے کہ بدھو نفر گدھے تو تھے ہی بے سمجھے بوجھے چٹ سے بول اُٹھے (پادری صاحب یہ جوانمردی کی کارروائی ہمارے آقاے نامدار حضور خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار ہی سے سرزد ہوئی تھی۔ شاہی سوارون اور کیدانون کو بھگا کے اُن سب کو رہا کیا اور مین نے کہدیا تھا کہ اُن چوٹٹون قاتلون کو رہا نہ کرنا۔ میرا کہنا نہ مانا۔

اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار کے آگ ہی تو لگ گئی۔ جھلا کے کہا ارے گدھے کے بچے سور نابکار تو ان باتون مین کون دخل دینے والا ہی۔ تو کیا جانے۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ اتنی سی جان گز بھر کی زبان دخل در معقولات دے بیٹھتا ہی۔ ہم لوگون کو اس سے کیا مطلب کہ کسکا قصور ہی کسکا نہین ہی۔ ہم تو مظلوم کے دوست ہین چاہے قاتل ہو چاہے ڈاکو۔ اگر کوئی اسکے خلاف کہے تو اُسکی غلطی ہی۔ ہان پادری صاحب ایک مقدس بزرگ ہین وہ جو چاہین کہین تو گنوار کے لٹھ گنوار کے بچے کیفے پاجی تو بیچ مین بولنے والا کون ہی کسی روز قتل کر کے دھر دونگا۔ اب اِنکو انتہا سے زیادہ غصہ آیا اور نیزہ درست کر کے اور تلوار کو کھڑکھڑاتے ہوے ذرا عراقی کو تیز کیا۔ آنکھین خون کبوتر کی سی شرخ گھوڑے کی کاٹھی جو اُن ڈاکوون کی کلوخ اندازی سے بگڑ گئی تھی انکو اچھی طرح گھوڑے پر جمنے نہ دیتی تھی۔

شہزادی یعنے وہی رشک پری بصد ناز دلبری آگے بڑھی - بدھو نفر کی حماقت اور میان خدائی فوجدار کے غیظ و غضب کی کیفیت دیکھکر سب کو بجز بدھو نفر کے جسکی جان پر بنی تھی بڑی ہنسی آئی تھی - پری بڑی ہنسوڑ عورت بڑی بذلہ سنج اور حاضر جواب تھی - آگے بڑھ کر کہا خدائی فوجدار صاحب اپنا قول و قرار یاد فرمائیے - ہم سے وعدہ ہو چکا ہی - اگر پادری صاحب کو یہ معلوم ہوتا کہ آپکی اس شمشیر خوش غلاف اور نیزۂ خارا شگاف اور قوت بازو کے زور سے اُن لوگون کی رہائی ہوئی تھی تو زبان کو نہ اور منھ کو سی لیتے اور یہ جو کہا ہی ہرگز نہ کہتے - پادری صاحب نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا فوجدار ٹھنڈے ہو کر بولے بی بی اب مین سکوت ہی اختیار کرونگا بس - اور غصے کو روک کر چپ چاپ چلونگا اور جب تک تمھارا مطلب نہ حاصل ہوگا اپنے آپ کو بالکل بھول جاؤنگا - اگر تکلیف نہو تو ذرا اسقدر بتا دو کہ تمکو شکایت کس امر کی ہی اور کسقدر آدمی تمھارے دشمن ہین جنھون نے تمپر ظلم ڈھایا ہی اور کن کن سے پورا پورا بدلہ لون - پری نے کہا یہ تو مین دل و جان سے بتانے کو تیار ہون - مگر خوف ہی کہ میرا طول طویل تقریر نا گوار طبع مبارک ہو اور پھر اسمین بجز رنج اور غم اور الم کے اور کیا ہی -

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

خدائی فوجدار نے کہا پیاری بی بی مین تو ان باتون کے سننے اور دیکھنے کا عادی اور خوگر ہو گیا ہون اسنے کہا اچھا تو پھر اب کان دھر کے سنیے -

اتنے مین میان خلیفہ اور وحشی بھی قریب آئے کہ دیکھین کیسی کہانی یہ پری پیکر ایجاد کرتی ہی بدھو نفر بھی پاس آئے انکو بھی اپنے آقا کی طرح یہ نہ معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہی اس پری نے دو چار ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرین اور نہایت خوبی خوش اسلوبی کے ساتھ بلبل زبان کو یون نغمہ سنج بیان کیا -

وہ حضرات سب سے پہلے مین یہ عرض کرونگی کہ میرا نام "" جو نام پادری صاحب نے سکھا دیا تھا وہ یہ بھول گئی - پادری صاحب سمجھ گئے - بڑھ کر کہا (خاتون عفت مآب - جب انسان کے دل پر انتہا کا رنج ہوتا ہی - تو عقل اور ہوش اور حواس سب خیرباد کہہ جاتے ہین - آپ کا نام نازنین ہی - اور ملک نازآباد کی آپ شہزادی ہین جو چشمستان مین واقع ہی - مجھ سے آپ کے رفیق نے پہلے ہی بیان کر دیا تھا ہی یعنی نازنین بولی (حقیقت حال یہ ہی کہ بقول آپ کے ہوش و حواس ٹھکانے نہین - اب مین دل کو ذرا دھارس دیکر اپنا حال بیان کرونگی اور اب آپ کو کہین پر ٹوکنا نہ پڑیگا اب آدم برسر مطلب -

عاجزہ کے پدر بزرگوار کا نام علاء الدین فرقانی تھا - عالم اصل روکش بدر دلج طالب آملی و خاقانی تھا علم غیب مین دستگاہ کامل تھی اسی علم کے ذریعے سے اُنکو معلوم ہوگیا تھا کہ میری والدہ پہلے قضا کرینگی اور

اُنکی وفات کے کچھ دن بعد وہ خود بھی عالم فانی سے عالم جاودانی کی راہ لینگے اور مین بن مان باقی رہجائونگی اُنھون نے مجھ سے کہدیا تھا کہ اپنی اور اپنی بی بی یعنی میری مان کے مرنے کا اُنکو اسقدر رنج نہ تھا جسقدر اس بات کا افسوس تھا کہ ایک عفریت بنام اہرمن دیو میری مملکت پر حملہ آور ہوکر مجھے نکال دیگا اور ایک گاؤن تک میرے پاس نہ رہیگا اُس دیو کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ جس شخص کیطرف نظر اُٹھا کر دیکھ لیگا وہ مارے دہشت اور خوف کے تھر تھر اکر زمین پر گر پڑیگا یہ بھی کہا تھا کہ اگر مین اُسکے ساتھ شادی کرلونگی تو اس مصیبت اور تباہی سے بچونگی اور نجات پاؤنگی ورنہ ضرر اُٹھاؤنگی مگر اُنھون نے پیشینگوئی کردی تھی کہ مین اُس دیو سے شادی کرنے پر راضی نہونگی اور ایسا ہی ہوا اُنھون نے یہ بھی صلاح دی تھی کہ جب وہ حملہ آور ہو تو مین اُس سے لڑنے کے عوض مفرور ہوجاؤن - اور ایک بل نامدار سے مدد کی طالب ہون جو اُسوقت تک بڑا نام نیک جہان مین پیدا کریگا اُسکا نام خدائی جمعدار یا شاید خدائی فوج کا سردار یا ایسا ہی کچھ بتایا تھا اُسپر سدھو نفر نے کہا خدائی فوجدار کہا ہوگا - اُس شہزادی نے کہا ہان یہی بتایا تھا خدائی فوجدار - کہا تھا کہ وہ کشیدہ قامت آدمی ہونگے اور چھوٹی چھوٹی مونچھین ہونگی اور اُنکے سر کے بال آئینے کیطرح چمکینگے اور اُنکے کاندھے پر دائین جانب ایک چھوٹا سا تل ہوگا -

اسقدر سنتا تھا کہ خدائی فوجدار نے بدھو کو آواز دی اور کہا بدھو نفر ہم گھوڑے پر سے اُترتے ہین ہمارے کپڑے اُتار لو - دیکھین کاندھے پر تل ہی یا نہین اگر تل ہی تو ہم سمجھ جائینگے کہ ہماری ہی نسبت پیشین گوئی کی تھی - بدھو نے کہا کپڑے اُتارنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مجھے معلوم ہی کہ آپ کے کاندھے پر ایک چھوٹا سا تل ہی شہزادی نے بھی کہا کہ بس بدھو کا اتکا فی ہی - کپڑے اُتارنے کی کوئی ضرورت نہین ہی میرے داندی کی کوئی پیشین گوئی غلط نکلی ہی نہین - بڑی خوش نصیبی کی بات ہی کہ مین آپ تک پہونچی -

بخت رسیدہ در بسوے من نہادہ باز	بر من در سعادت و دولت کشادہ باز

جو کچھ اُنھون نے اُس بل نامدار کے بارے مین کہا تھا وہ سب باتین آپ مین موجود ہین - اور آپ کی بہادری کی شہرت بھی دور دور تک ہوگئی ہی - دو منزل بھی مین نہ چلنے پائی تھی کہ جسے سنتی ہون آپ ہی کا مداح پاتی ہون کوئی کچھ کہتا ہی کوئی کچھ بیان کرتا ہی بس دل کو پورا پورا یقین ہوگیا کہ آپ ہی کا ذکر خیر تھا -

فوجدار نے پوچھا آپ نے کہان کہان میرا ذکر سُنا اُسنے کہا جشتان کے ملک مین اور وہان سے یہان تک برابر سنتی آئی ہون فیض آباد کی جامع مسجد کے قریب بھی لوگ بڑے مدّاح تھے - فوجدار نے غور کرکے کہا فیض آباد مین تو کوئی جامع مسجد نہین ہی - شہزادی کچھ کہنے ہی کو تھی کہ پادری صاحب نے یون بات بنائی (شہزادی کا مطلب دہلی سے ہی) شہزادی اِس اشارے کو تاڑ گئی - کہا ہی ہان دہلی کی جامع مسجد کا ذکر تھا - کیا میرے مُنھ سے کچھ اور نکلگیا تھا - الغرض مین اب صرف اسقدر اور عرض کرونگی کہ میرے طالع فرخ مجھے

بفضل خدا یہان تک تو لے آئے اب مجھے کامل یقین ہے کہ خدائی فوجدار کی بدولت مین اپنی کل بادشاہت کی مالک اور سلطانہ ہو جاؤنگی - اور جہان پناہونگی لیجاؤنگی اور ایک رہزاس یل نامی گرامی کو اُس زبردست حضرت یعنی اہرمن دیو سے مقابلہ کرنا اور نبرد آزما ہونا پڑیگا - اور یہ اُس غبازے ایمان غاصب کو قتل کرینگے اور جو چھین لے ایمانی کر کے مجھ سے چھین لیگا ہے وہ مجھکو دلوا دینگے میرے والد نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ بڑی آسانی کے ساتھ انھین کی یاب ہو جائینگے اور مجھے نصیحت کر گئے ہین کہ اگر وہ بن مانس یعنی حضور والا بتاراس شقی موذی دیو کو قتل کر کے مجھ سے عقد کرنا چاہین تو مین انکار نکرون -

فوجدار کی باچھین کھل گئین کہ آپون بدھو وہی بات آئی نا سلطنت ملی کہ نہین - شہزادی کے ساتھ شادی کی بات چیت ہی نہین - بدھو کا دماغ ساتویین آسمان پر تھا - ہاتھ شہزادی کے چومیلے - آقا کی حماقت اور بدھو کی سادہ لوحی پر سب نوکر چاکر ہنسے - بدھو نے شہزادی کا بڑا شکریہ ادا کیا کہ راج کرونگا اور دن رات فدا ہونگا -

شہزادی نے کہا حضور میری داستان ابھی ہمجولین نے بیان کی میرے ساتھ جو لوگ آئے تھے اُنمین سے صرف ایسی داڑھی والا رہ گیا ہے جس جہاز پر آئی تھی وہ ڈوب گیا - ہم دونون تختون پر آئے خدا کی شان ہی جیسے کسی نے معجزہ کر دیا - اُسکی کریمی کے صدقے -

فوجدار نے کہا فتح ملک اور قتل غنیم کے بعد تمکو شادی کرنے کا اختیار ہے مین تو اگر پرستان کی پری بھی ہو تو شادی نہ کرون - میرا دل اور ہی کے ہاتھ مین ہے -

	خورشید آنکھ ملائے بھی شیدا تیرا	سب سے بیگانہ ہوا ہی دوست یگانا تیرا	

اسپر بدھو فقرہ بگڑ گئے اور کہا آپ کے حواس اسوقت ٹھکانے نہین معلوم ہوتے - کجا یہ پری اور اسکی شان دلبری - کجا وہ بازاری عورت - اپنے پاؤن بھی تو اُس سے یہ نہ دھلوائین سلطنت پر قابض ہو جاؤ اور اکلوعقد مین لاؤ اور مجھے کہین کا راجہ بناؤ ورنہ شیطان کے حوالے اُس چڑیل کا کر کہ بار بار اس پری کے ذکر بد نہ کرو -

اُس فقرہ کا سننا تھا کہ فوجدار جلکے خاک ہو گئے معشوقہ کی شان مین اور یہ رکیک الفاظ سنکر لیکر بدھو کو بیدم کر دیا - زمین پر گر پڑا وہ تو اگر شہزادی نہ منت کرتی تو بدھو کو اخون نے مار ہی ڈالا تھا - کہا ہے بد نصیب بدزبان بار بار سمجھایا تھا کہ اُنکی شان کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لانا نہ مانا - نہ مانا - بیچارہ بولا - یہ تو بتاؤ بڑے کہ یہ سلطنت کسکی وجہ سے مجھے ملی اور تمکو راجہ کسنے بنایا - یہ مین سب سے کہتا ہون کہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ سب باتین پوری ہو گئین - سب کارنمایان اُسی جان جان دلکش

بسی خانِ جہان کی بدولت ہوئین - میری قوت بازو کا تو ویلہ ہی جیلہ ہی - یک جان اور دو قالب ہم اور وہ ہین -

من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تو من شدی	تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ای احسان فراموش محسن کُش خاک سے تجھکو مین نے پاک کیا - خطاب راجہ پایا - اور جس حسن و قلیم حسن و جمال کی بدولت یہ درجہ حاصل ہوا اُسکی شان مین کلمات نا ملائم اِس بے ادبی سے استعمال کرتا ہی بدھو آقا کی تقریر سنکر جھاڑ پونچھکر اُٹھے - اور شہزادی کے پاس پناہ لیکر کہا حضور میرا مطلب صرف یہ تھا کہ اگر آپ اُسسے عقد نکرینگے تو مجھے کیا خاک ملیگا - باقی رہا یہ امر کہ آپ کی معشوقہ حسین ہین یا نہین اِسکا حال خدا جانے اچھا اب بے ادبی معاف کیجیے اور غصے کو تھوک دیجیے فوجدار بولے ہان بس اس قسم کی گفتگو کیا کرو مین جوش کے وقت جامے سے باہر ہو جاتا ہون - اور انسان کو مار بیٹھتا ہون - ہاتھ قابو مین نہین رہتا - بدھو نے کہا مین بھی اسی مرض مین گرفتار ہون - میری زبان میرے قابو مین نہین رہتی - دونون ناچار ہین شہزادی نے کہا بس اب لڑائی جھگڑا ختم کرو اور بدھو جا کے آقا کے ہاتھ چوم لو - مین نے انکی معشوقہ کو نہین دیکھا ہی مگر مین اُنکی نوندلیون کو بھی نہین پہنچتی ہون - خیر ہر چہ باد باد اللہ پر شکر کرو راجہ اور والی ملک ہوئی جاؤگے - اُسکی بڑی شان کریمی ہی -

بدھو نے معافی مانگی - فوجدار نے بہ کشادہ پیشانی دعا دی اور کہا اس بحث اور قصے کہانی مین ہم نے اچھی طرح وہان کے حال نہ دریافت کر سکے کہو کیا پیام لائے ہو - بدھو نے کہا پہلے آپ کے گھوڑون اور گالیون سے فراغت پاؤن اور بدن کو سینک لون پھر کوئی بات کرون فوجدار نے جواب دیا بدھو اب از برائے خدا وہ ذکر جانے دو - مجھے یہ باتین سخت ناگوار گذرتی ہین - مین نے تمکو پہلے بھی معاف کر دیا تھا - ایک مشہور مثل ہی کہ ہر گناہ نو کے لیے نئے سر سے توبہ کرنی چاہیئے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ سامنے سے ایک آدمی گدھے پر سوار نظر آیا - جب قریب تر آیا تو بدھو نفر نے پہچانا کہ یہ اُسی کا گدھا ہی جو ایک دن اُن بدمعاشون کے گروہ کے سب سے بڑے بدمعاش نے چُرا لیا تھا گو یہ بدمعاش بھیس بدلے ہوے تھا مگر بدھو نے پہچان لیا اور بآواز بلند کہا آؤ ماموں آؤ - بہت دن بعد ملے - اُتر گدھے سے - تیرے چور کی دم مین مندا - اُترنا معقول - وہ فوراً اُتر کر اسطرح بھاگا جیسے خرگوش - انھون نے جا کے گدھے کو گلے سے لگایا - (کہو بیٹا کہان رہے - ہمکو چھوڑ کے کہان گئے تھے) اسکے بعد جو ماجیسے کوئی آدمی کو چومتا ہی گدھا گردن ڈالے کھڑا رہا - چپ چاپ - سب نے انکو مبارکباد دی کہ کھویا ہوا گدھا پایا فوجدار نے بھی خوش ہو کر کہا گدھے کا گدھا ملا اور وہ جو مکر ہنسے بتن گدھون کے لیے دیا ہی وہ بھی ہم نجار لیتے ہین

بدھو اور بھی خوش ہوے اور دل سے شکریہ ادا کیا۔

بدھو اور خدائی فوجدار کو باہم مخاطب پاکر پادری صاحب نے شہزادی کی صفائی اور فصاحت بیانی کی بڑی تعریف کی قصۂ ماقل و دل اس حسن سے بیان کیا اور ایسا مضمون چھیڑا جو اس قسم کی کتابوں سے بالکل مبتا جلتا ہی۔ اسنے کہا مین نے ایسی کتابین بہت پڑھی ہین مگر وہ ایک تمام غلطی ہوگی آپنے خوب سنبھال دیا۔ پادری صاحب نے کہا آپ نے دیکھا کہ جسقدر جلد یہ سڑی سودائی ہر بات کو آمنا و صدقنا تسلیم کرلیتا ہی کوئی قصہ کوئی کہانی کیسے انکو یقین آجائیگا۔ وحشی نے بھی انکی راے سے اتفاق کرلیا اور کہا حضرت اسقدر مہملات ان کتابون مین بھرا ہوا ہی کہ الامان۔ واللہ اعلم کس دماغ کے لوگ تھے۔ پادری صاحب نے کہا ایک بات اور بھی قابل غور ہی وہ یہ کہ ان فضول اور مزخرفات مضمون کے ذکر مین تو بالکل ہی بالکل بیجا تا ہی مگر اور امور کے ذکر کے وقت آدمی کی باتین کرنے لگتا ہی اور کل امور کی بحث مین دماغ کے خلل کا ذرا اثر نہین پایا جاتا۔ یہانتک کہ لاگردیو اور جن اور جنگ اور بہادری کا نام نہ لیجیے تو اسکی گفتگو سے ہرگز ثابت نہو کہ یہ مجنون ہی

فصل ۴

جب اور سب ہمرہان خود بدولت کو فوجدار صاحب نے مصروف مکالمہ پایا تو عراقی رشک حمار کو اک ذرا کڑکڑایا اور بدھو نے بھی گدھے کو تیز کیا خدائی فوجدار نے کہا یا ربدھو نفر بے جھونٹ برابر بڑھی کر رکھو۔ گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط۔ اب یہ بتاؤ کہ ہماری معشوقۂ زرین کمر کیا کر رہی تھین۔ کہان بیٹھی تھین۔ تمنے انسے کیا کہا۔ جب میرا خط پڑھا تو انکے بشرے کا کیا حال ہوا کسنے پڑھ کر سنایا میرے خوش کرنے کے لیے گھٹانا بڑھانا نہین۔ بدھو نفر نے کہا سرکار سچ یہ ہی کہ خط مین بھول گیا تھا مگر حضور نے جو کچھ پڑھکے سنایا تھا اُسمین سے بہت سا حصہ یاد ہی۔ فوجدار نے پوچھا بھلا وہ ملکۂ اقلیم سخنوری اُسوقت کیا رہی تھین کس شغل مین تھین۔ اسمین تو کوئی شک ہی نہین کہ یا تو جوہری بیٹھے ہوے جواہرات بیچ رہے ہونگے یا سنار زیور بنا رہے ہونگے یا وہ اپنے دست سیمین سے ہمارے لیے کسی ہار مین قیمتی موتی پرو رہی ہونگی۔ بدھو نفر بولے ہمنے نہ تو جوہری دیکھے نہ سنار۔ گوبر کے اُپلے پاتھتے البتہ دیکھا سر ننگے پاؤن ننگے۔ مجھسے چہل کرنے لگی۔ مین ذرا ہٹ بجاؤن تو لپٹ کے مجکو چوم لے۔

فوجدار اس فقرے پر ناراض ہونے کے عوض خوش ہوئے۔

پیار انہین پیارے کا پیارا	برے اُسپہ ہو کسطرح گوارا

برے ایلچی اور میرے رفیق ہونا۔ چلتے وقت کچھ کہا۔ بدھو بولے چلتے وقت چکی پیس رہی تھی اور روتی گنوار دگیت گا رہی تھی۔

فوجدار۔ ہماری نسبت کیا پوچھا۔ کہان ہین کیسے ہین کیا کرتے ہین۔

بدھو۔ آپ کی نسبت کوئی ذکر ہی نہین کیا۔ مین نے بیان کیا کہ تمھارے لیے جنگلے گھسیٹتے ہین اور دیوون اور اگر وہون سے لڑتے ہین اسکے بعد مین نے اپنی بدنصیبی اور آپ کی بدنصیبی کا حال بھی من وعن بیان کیا۔ کہ ہماری حالت افسوس کے قابل ہے۔

فوجدار۔ اگر تمنے واقعی یہ کہا تو جھک مارا۔ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ اس بلندی کو پہنچا کہ ایسی بلند مرتبت خاتون عاشق ہوئی۔

بدھو۔ اسکے ہم بھی قائل ہین بلندی بدن کوئی شک نہین۔ خدا جھوٹ نہ بلائے تو ہم سے دو ہاتھ اونچی ہی ہوگی۔ عورت کاہے کو بکیس کا لگا۔ چھپر کی ٹھونی ہے۔

فوجدار۔ جب کہ قریب جاکے کھڑے ہوئے تو اُنکے جسم کی خوشبو ضرور آئی ہوگی۔

بدھو۔ خوشبو وشبو تو مین نہین جانتا ہان پسینے کی بو اور گوبر کی بو تو ضرور آتی تھی۔ بے ادبی معاف کیجیے گا۔

فوجدار۔ بڑا نامعقول۔ معلوم ہوتا ہے تو نے اپنے ہی بدن کی بو سونگھی ہوگی اسکے جسم پاک سے گلاب اور عنبر اور مشک اذفر کی خوشبو مہکتی ہے۔

بدھو۔ میرے اور اُسکے بدن کی خوشبو یکسان ہے۔ گلاب کیسے چاہے مشک۔ اور مین بھلا کیا کھاکے بھنس سکتا ہون۔ چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید ہین مزدور تو وہ بیچاری دکھیا مزدورن ہے۔

فوجدار۔ اچھا صاحب پہلے اُنھون نے اپنے ہاتھ بھر آٹا پیسا پھر روٹی بچائی سچ کہنا بلاؤ کو بات کرتی تھی کہ نہین۔ سچ ہے۔

اگر حنظل خوری از دست خوشروے	بہ از شیرینی از دست ترشروے

بھلا جو خط تمنے ہماری جانب سے لکھوا کر دیا تھا اُسکے پڑھ کے کیا کہا۔

بدھو۔ دیکھتے ہی پھاڑ کے پھینک دیا اور کہا مین جاہل گنوار ان عورت۔ پڑھنا لکھنا کیا جانون اگر کسی سے پڑھواؤن تو راز فاش ہو جائے مین نے اُنسے کہا کہ وہ آپ کے عشق مین سرننگے پاؤن ننگے خرس بنے ہوے سودائیون کی طرح جنگلون بیابانون پہاڑون مین مارے مارے پھرتے ہین خاک بسر۔ نہ کھانے کا چین نہ پینے کا آرام۔

فوجدار۔ بھئی خوب کہا۔ مالدیسراجی خوش ہو گیا وہ بھی خوش ہوئین۔

بدھو۔ ہنس کے کہا اُس سودائی سے کہو کہ ان جنون کی حرکتون کو چھوڑے اور یہان آئے۔

فوجدار - آزمائش کرتی ہین کہ دیکھون کتنے پانی مین ہی بھئی واللہ بڑی کائیان عورت ہی - انوہ کوئی انیلا ہو تو چٹکیون مین اڑا لے - بھلا کوئی دیو یا مظلوم یا کوئی شخص اُنکے پاس گیا تھا کہ تمھارے عاشق زار خدائی فوجدار نے ہمکو بھیجا ہی کہ آستانہ بوسی کی سعادت حاصل کرین -

بدھو - کہتی تھین کہ فقط ایک شخص آیا تھا آپ کی بہادری کی تعریف کرکے آپ کی معشوقہ سے کہا کہ وہ تو پاگل ہو گیا ہی تم ہمارے ساتھ نکاح کرلو - اور زندگی کے لطف اُٹھاؤ اور چین کرو -

فوجدار - (بگڑکر) یہ کون بدذات بدمعاش تھا - اگر نام معلوم ہوجاے تو سر مچھے کی طرح اڑا دون - کیا نام تھا -

بدھو - واللہ اعلم - کوئی اور بھی گیا تھا اُسنے کہا واہ وہ - یہ تو کوئی بھیا رن یا گھوسن معلوم ہوتی ہی اِس سے تو ہم باتون بھی نہ دھلوائین -

خدائی فوجدار کو ان باتون سے بڑا رنج ہوا - کہا اُس شہزادی کے کام سے فراغت پاؤن تو اس قسم کے بے ادبون کی پوری پوری خبر لون - انشاء اللہ - پوچھا جب تم رخصت ہوئے تو جواہرات کی قسم سے کیا دیا -

بدھو - چار جوتیان اور حقے کا پانی - جواہرات کا گاؤن بھر مین کہین نام بھی ہی کہ جواہرات ہی دیتی روٹی کھلائی وہ بھی موٹی جھوٹی - اور ذرا سا پنیر اُسپر رکھدیا - جواہرات یہ لیے پھرتے ہین -

فوجدار - اچھا یہ بتاؤ کہ اُس رشک حور نے خود کیا کیا چیزین کھائین -

بدھو - (ہنسکر) یہ کیا کیا چیزون کی ایک ہی کہی - پلاؤ اور زردہ اور سفیدا اور باقرخانی اور شیرمال اور شامی کباب اور پرندے اور سیخ کے کباب اور قیمہ اور سنبوسے اور فیرنی کھائی - اجی کھاتی کیا - وہی موٹے موٹے ٹکڑا اور ذرا سا پنیر - وہان اور میسر ہی کیا ہی -

فوجدار - اسی سے ہمنے پوچھا تھا کہ تمکو جو روٹی اور پنیر کھلایا تو خود کیا کھایا - خود بھی وہی کھایا - اور کیون کھایا - اِس سبب سے نہین کہ خدانخواستہ میسر نہین ہی - اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہی - مگر تمنے ہماری پریشانی بیان کی کہ چلے کھینچتے ہین اور کھانے پینے کا آرام نہین ہی تو ہماری محبت جوش زن ہوئی اور خود بھی موٹی روٹیان کھانے لگین - بھئی کیا محبتی عورت ہی ایک اور بات بھی قابل لحاظ ہی دیکھو معلوم ہوتا ہی کہ جیسے تم پر لگا کے اڑکے چلے آئے اور گئے اسکا سبب یہ ہی کہ ایک فرشتہ ہمارا یار ہی وہ تمکو اُڑا لیگیا - اکثر ہمارے پیشے کے لوگون کے بارہا بستر کے سوتے مین اُٹھا لیگئے ہین - صبح کو آنکھ کھلی تو ایک مہینے کی راہ طے کرکے رات بھر مین پہنچ گئے اگر اتنی قدرت نہو تو ہم لوگ ایک منٹ بھی کوئی کارروائی نکر سکین

ملک مین ہم لڑرہے ہین اور ہمارے غنیم کا لشکر ہمپر غالب آگیا اور فریب ہی کہ ہماری جان جائے فوراً اک دھوان سا معلوم ہوا اور ہمارا دوست جو انگلستان مین تھا وہان سے ہماری کمک کو آیا اور ہمکو پنجۂ اجل سے بچایا ایسے ایسے ساحر اور حکیم طبع لوگ موجود ہین کجا اہرمن کا ملک اور کجا انگلستان ۔ع۔ ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ۔ غرضکہ تم اُسی دوست کی مدد سے اسقدر جلد گئے اور آئے ۔

بدھو ۔ واللہ اعلم مگر جناب ابکی مرتبہ تو حضور کا عراقی آذھی روگ جاتا تھا ۔

فوجدار ۔ اجی بجلی ہی بجلی ۔ ادھر مین بیٹھے پر آیا اور یہ ہوا ہوگیا ۔ یہ جا ۔ وہ جا ۔ اور جو کوئی جانور ذرا آگے نکلنا چاہے تو بس غضب ہی ہوجائے ۔ ع ہوا چھوتی نہین ممکن ہی کہ اپر ہو اکھانی + اچھا اب اس گفتگو کو تو نہ کرکر کھو یہ بتاؤ کہ ہماری جانی نے جو ہمکو حکم واپسی دیا ہی اُسکی نسبت تمھاری کیا رائے ہی ۔ ایک جی تو کہتا ہی ۔ اُڑکے پرنگا کے پہونچون اور اپنی جانی پیاری سے ملون مگر سوچتا ہون کہ اِس شہزادی سے وعدہ کیا ہی قول ہارا ہون ۔ بہتر یہ ہی کہ پہلے اُس دیو کو قتل کردون اور اِس شہزادی کو تخت سلطنت پہ بٹھاؤن اور اُسکے بعد اپنی جان جان سے ملون ۔

بدھو نے کہا مین اپنا سر پیٹ لونگا میری صلاح مانیے آپ اہرمن دیو کو زیر کرکے بادشاہ ہوجائیے اور مجھے کہین کی راجگی دیجیے اور اس پھیر مین نہ پڑیے کہ اپنی پیاری جانی سے ملون ۔ بادشاہت گھڑی گھڑی نہین ملتی ہی ۔ سنتا ہون کہ دو کوڑ راہواری کی آمدنی ہی ہاے ہاے کیسا موقع ہاتھ سے جاتا ہی ۔

نصیحتے کمت بشنو دہانہ گیر	کہ آنچہ ناصح مشفق بگوید بہ پذیر
بصحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند	جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

اس شہزادی کے ساتھ عقد کرکے مالک تخت بنجاؤ ۔

فوجدار ۔ یہ کچھ فرض نہین کہ شادی ضرور ہی ہو کیونکہ بعد فتح مجھے اختیار ہی کہ جون حصہ چاہون اپنے قبضہ مین لاؤن اُسکے تم بادشاہ ہوجانا ۔

بدھو ۔ ہان یہ مانا ۔ مگر خدا کے لیے کوئی ایسا ملک تجویز کرنا جو سمندر کی جانب ہو ۔ اگر جی گھبرائے تو فوراً حبشی غلام لیکر جہاز سمندر مین چھوڑدیا ۔ ہم خرما ہم ثواب ۔ چلو اللہ اللہ خیر صلاح ۔ بس اب میری تسلی ہوگئی ۔ مگر ذرا چند روز کے لیے اپنی جان جان کو بھول جائیے پہلے ملک فتح کرکے اور زیادہ سرخروئی حاصل کیجیے

فوجدار ۔ اس رائے سے ہمین اتفاق ہی ۔ بھلا کام فتح اہرمن دیو ۔ بعد ازان حصول ملازمت جانانہ دلربا ماہ سیما ۔ مگر میری معشوقہ کی نسبت کسی سے کچھ ذکر مذکور نہ کرنا وہ اس قسم کی شہرت کو ناپسند کرتی ہین سمجھے

بدھو ۔ تو پھر حضور اُن لوگون کو کیون اُنکے پاس بھیجتے ہین خلکر آپ فتح کرتے ہین ۔

فوجدار۔ کسقدر سادہ لوح ہو۔ ارے ظالم سے بڑھکے عورت کا باعث اعزاز و خوشی اور کیا ہوگا کہ بادشاہ اور وزیر اور رانکے بانکے بہادر اور دلیر اُسکے قدمون پر جاکے گرین جاہل آدمی تو کیا سمجھے مگر ہماری فیضان صحبت سے تو ایسی شستہ تقریر کرنے لگا ہے کہ گویا پڑھا لکھا ہے۔ یہ ہمارا فیض ہے دل لگی نہین ہے۔ اچھا عالم تمھارا مقابلہ کرے تو جھک کے سلام کرون اور ٹانگ کی راہ نکل جاؤن۔ ہماری معشوقہ زرین کمر دل مین خوش ہو جاتی ہوگی کہ ایسے ایسے لوگ ہماری آستانہ بوسی کو آتے ہین۔

بدھو۔ مگر یہ اتنی معزز ہو کے اس بھٹے حال کیون رہتی ہین چکی پیسنا اور ناج پھٹکنا اور کمینون کے کام کرنا کوئی اعزاز کی بات ہے۔

اتنے مین سیان خلیفہ نے پکارا۔ ذرا ٹھہر جانا۔ سامنے کے چشمے سے چلکے پانی پی لین۔ فوجدار نے گھوڑا روک لیا اور سیان بدھو نفوڑے ہی خوش ہوئے کہ ان سب کے سامنے اُنسے معشوقہ زرین کمر کی نسبت سوالات نہ کیے جائینگے کیونکہ جھوٹ بہ جھوٹ بولتے بولتے یہ حاضر آگیا تھا اور پریشان ہوگیا تھا خوف تھا کہ مبادا فوجدار سمجھ جائین تو بُری ہے۔ اُنکی معشوقہ کا نام تو اُنسے سُنا تھا مگر کبھی ہمکلام ہونیکا موقع نہین ملا تھا۔

سب کے سب سوار یون سے اُترے اور پادری صاحب نے سب کی دعوت کی سڑک سے جو کھانا لائے تھے وہ تھوڑا تھوڑا کھلایا۔ گیہون کے آٹے کی چپاتیان۔ اردیون کا سالن۔ مسور کی دال اور چٹنی۔

اتنے مین ایک گبرو جوان کا اُدھر سے گذر ہوا ان لوگون کو اُسنے غور سے دیکھا اور جھپٹ کر فوجدار کے قدم لیے اور کہا آپ مجھے بھول گئے۔ مین وہ لڑکا ہون جسکو آپ نے ایک شقی کے ظلم سے بچایا تھا میرا نام تیغ بہادر ہے حالانکہ اصل مین تیغ بہادر آپ ہی ہین۔ خدائی فوجدار نے لڑکے کو بخوبی پہچان لیا اور گروہ کیجانب مخاطب ہو کر کہا اب جاے انصاف ہے غور فرمایئے کہ ہمارے پیشے کے لوگون کی دنیا کو کسقدر ضرورت ہے یہ لڑکا برہنہ ایک درخت کے تنہ سے بندھا تھا جسکا یہ بیچارہ نوکر تھا وہ سخت بیرحمی سے اسکو گھوڑے کی لگام سے بید کر رہا تھا مین نے وجہ دریافت کی تو اُس ظالم نے کہا کہ یہ کام نہین کرتا۔ اُسنے ہانپتے ہوئے کہا سرکار میرا جرم یہ ہے کہ مین اپنی تنخواہ مانگتا ہون مین نے ڈانٹا تو درخت سے اسکو کھولا اور مین نے اسکی تنخواہ مع سود دلوادی۔ کیون بھئی گبرو سچ ہے یا جھوٹ۔ اِن صاحبون سے کل اصل واقعی بیان کردینا کہ اُنکو معلوم ہو جائے کہ ہم لوگون کا پیشہ مردم آزاری کے سدباب کے لیے کسقدر ضروری ہے اُس لڑکے نے کہا حضور مین آپ کا شکر گذار ہون مگر افسوس ہے کہ آپ کی مدد کا نتیجہ برعکس نکلا۔ فوجدار نے حیرت کے ساتھ پوچھا۔ کیا اُسنے تنخواہ نہین دی۔ اُسنے کہا تنخواہ گئی چولھے مین۔ آپ کے جاتے ہی اُسنے پھر درخت سے باندھ مجھے مارنا شروع کیا اور آپ کی نسبت وہ وہ مذاقیہ کلمات زبان پر لایا کہ اگر تکلیف نہوتی تو مارے ہنسی کے بُرا حال ہو جاتا یہ سب آپ کی

بدولت ہوا اگر آپ دخل در معقولات نہ دیتے تو وہ دو چار کوڑے اور لگا کر مجھے رہا کر دیتا اور دام دام بیباق کر دیتا مگر آپ نے اُسکو اسقدر گالیان دین اور بُرا بھلا کہا کہ وہ آگ ہو گیا اور ادھر آپ کا جانا تھا کہ اُس نے مجھسے اُن گالیون کا بدلہ لیا۔ اللہ دے اور بندہ لے اور ایسا بدلہ لیا کہ الامان والحذر۔

فوجدار۔ بولے ہمسے یہ بڑی غلطی ہوئی کہ ہم معاً وہان سے چلے آئے۔ ہمکو ذرا وہان ٹھہرے رہنا چاہیے تھا۔ مگر یاد آتا ہی کہ ہم نے اُس سے کہا تھا کہ اگر تو نہ دیگا تو ہم تجھکو ڈھونڈھ نکالینگے اگر آسمان پر بھی بفرض محال چلا جائیگا اگر مچھلی کے پیٹ مین چھپ رہیگا تو بھی ڈھونڈھ نکالونگا۔ اس لڑکے نے کہا حضور نے کہا تو سب کچھ تھا مگر میری جان پر بن آئی اور آپ نے جو کچھ کہا تھا اُسکے تو کوئی معنی ہی نہین ہین۔ یہ تو تعلی کی باتین ہین کہ چڑیا کا دودھ مانگو تو دے دون اور کہو تو تارے آسمان سے اُتار لون۔

فوجدار یہ فقرہ سنکر آگ ہو گئے۔ کہا (اچھا میان صاحبزادے ہم ابھی ابھی دکھا دینگے بدھو نفر گھوڑا کسو گھوڑا گھانس اور یہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ اس شہزادی نے جو یہ کیفیت دیکھی تو کہا کیون صاحب یہ کیسی وعدہ خلافی ہے پہلے ہمارا کام انجام دو پھر اس لڑکے کی کمک کو جاؤ۔ فوجدار نے کچھ دیر غور کر کے کہا اچھا میان صاحبزادے ذرا صبر کرو انشاء اللہ اُس لعین کو فوراً نیچا دکھاؤنگا۔ وہ لڑکا ایک ہی شریر تھا اُسنے کہا جی حضرت یہ کہانی کسی اور کو سنایئے۔ بندے کی مدد کو اسی وقت چلیے من بہت ہی بھوکا ہون۔ بدھو خدا سے دعا مانگتے تھے کہ کہین یہ لونڈا دفان ہو۔ دور ویٹان اور اروبان دیکر رخصت کیا۔ چلتے وقت اُس افعی لونڈے نے کہا لے فوجدار صاحب از برائے خدا اب اگر کبھی مجھے بٹتے ہوئے دیکھیے گا تو للہ میری مدد کو نہ آیئے گا۔ خدا آپکو غارت کرے بس۔ فوجدار اُٹھ کے سزا دینے ہی کو تھے کہ لونڈا یہ جا وہ جا۔ اس لڑکے کی گستاخی اور بے ادبی سے خدائی فوجدار کسی قدر ان سب کے سامنے شرمائے اور کل حاضرین کا مارے ہنسی کے بُرا بُرا حال تھا مگر سب نے ہنسی ضبط کی کہ مبادا راز سربستہ کھلجائے۔

فصل ۵

اس چشمہ سار دلکش و دلربا کا آب خنک و باضم و شیرین پی کر اور پادری کے معاف ہو کر قافلہ روانہ ہوا اثنائے راہ مین کوئی ایسی بات واقع نہین ہوئی جو قابل گزارش بالائق بیان ہو۔ دوسرے روز اُس سرا مین داخل ہوئے جہان بدھو نفر کی مرمت کی گئی تھی اور جہان سے فوجدار صاحب بے کرایہ دیے ہوئے چل کھڑے ہوئے تھے۔

بھٹیارا بھٹیاری اور انکی لڑکی نے انکا استقبال کیا اور پہچانا فوجدار صاحب نے بڑی شان کے ساتھ حکم دیا کہ اس مرتبہ ویسا سٹھا بستر نہ بنا جیسا پیشتر دیا تھا بھٹیارے کی نوجوان چھوکری چمک کر بولی

(میان مسافر شرط یہ ہی کہ اسکی خاطر خواہ کرایہ بھی دینا) اس مرتبہ الھنون نے واقعی ایک عمدہ پلنگ پر غالیچہ وغیرہ بچھا دیا اور یہ تھکے ماندے تو تھے ہی پڑکے دراز ہوے۔

انکا سونا تھا کہ بھٹیارے نے میان خلیفہ کی ڈاڑھی پکڑکر کہا (ے میان بس دل لگی ہوچکی میری گھوڑیا کی دم میرے حوالے کرو۔ بڑے ڈاڑھی لگانے والے آئے دیان سے) پادری صاحب نے کہا دے بھی دو اور خلیفہ نے فوراً ڈاڑھی اُتار کے حوالے کی اور سب نے ملکر کھانا کھایا مگر فوجدار کو نہ جگایا کہ نوم سے صعوبت سفر کا رفع ہونا بہتر ہی۔

کھانے کے وقت خدائی فوجدار صاحب کی حماقتون اور مجنونانہ کارروائیون کا ذکر کور ہوا کیا اور بھٹیارے کی چھوکری نے کہا اللہ جانتا ہی انکی دشمنزادی کی طرف مخاطب ہوکر) خوبصورتی اور حسن وجمال کی سراپھر مین دھوم مچی ہوئی ہی اور وحشی سے کہا کہ آپ پر اس سرا کی عورتین بہت ریجھی ہوئی ہین۔ پادریصاحب اور کل ہمراہیون سے بھٹیارے نے خدائی فوجدار کے گزشتہ قیلم کا حال بیان کیا تو پادری نے اس جنون کی وجہ بتائی کہ فلان فلان محل کتابون کے پڑھنے سے انکا دماغ پھر گیا ہی مگر بھٹیارے نے اس راے سے اتفاق نہین کیا اور کہا ہماری سرا مین لوگ گرمی کے دنون مین اِدھر اُدھر سے اکثر آجاتے ہین کہ اس زمانے مین یہان کئی قسم کے پھول بکثرت پھولتے اور خوشبو اور دیرپا ہونے کے سبب سے بڑی قیمت پر بکتے ہین انمین کوئی نہ کوئی پڑھا لکھا ضرور ہوتا ہی مین نے تین چار کتابین اس قسم کی خریدی ہین۔ رات رات بھر گانا ہوتا ہی صدہا آدمی دور دور سے ان قصون کے سننے کو آتے ہین اور ہم لوگ خوب پیدا کرلیتے ہین دو دو تین تین دن گانا بجانا ہوا کرتا ہی اور بڑی دل لگی رہتی ہی بھٹیارے کی مسانی ایسلی چھوکری نے ایک آہ سرد بھر کر کہا ہاے جسوقت عاشق ومعشوق کا ذکر ہوتا ہی کہ کرومندے کی چھانون کے نیچے ایک بہادر سپاہی کئی لڑائیان سرکرکے اپنی معشوقہ کو لپٹاتا اور گلے سے لگاتا ہی اور رقیب دور سے دیکھ دیکھ کر جلتے اور خار کھاتے ہین اور عاشق معشوق لطف بوس وکنار اُٹھاتے ہین تو ایک اُمنگ سی پیدا ہوتی ہی مگر یان جب گھونسون اور لاٹھی پونگے اور توپ اور بندوق کا ذکر آتا ہی تب مجھے یہ قصہ ایک آنکھ نہین بھاتا ہی اور بعض بعض مقامون پر یہ بھی ذکر ہی کہ عاشقون کے ساتھ معشوق اس ظلم سے پیش آتے ہین کہ وہ بیچارے رنج سہتے سہتے انکو کوسنے لگتے ہین کوئی ترک خونخوار بتاتا ہی کوئی شیرزیان کہتا ہی کوئی زلف کو مار سیاہ بتاتا ہی۔ اگر ذرا نظر کرم سے دیکھین تو انکا کیا ہرج ہوجاے ہم تو اپنے عاشق پر جان تک قربان کردین بلکہ ہم تو بیاہ لین۔ اسپر اُسکی ماں نے ڈانٹ بتائی (کیا بک بک کرتی ہی چھوکری چھوٹا منھ بڑی بات شرم نہین آتی۔ تو ان باتون کو کیا جانے۔

پادری صاحب نے بھٹیارے سے کہا اچھا ذرا وہ کتابین تو لاؤ۔ جب وہ ان کتابون کو اُٹھا لایا

تو پاڑی صاحب نے افسوس کیا کہ اسوقت خدائی فوجدار کی خادمساور [illegible] نہوئی - خلیفہ بولا مین تو حاضر ہون بیان کیجیے باکے جلاوون بھٹیارے نے افسوس کے ساتھ کہا - واسطے خدا کے ایسا غضب بھی نہ کیجیے گا میرے کسی عزیز یا اپنے یا ہاتھ پانون کو چاہے جلاوو بھونجو مگر انکو مین نہ جلانے دونگا -

شہزادی نے کہا مین جہانتک ہے متفق ہون کہ مین تو جب خوش ہونگی کہ کوئی نہ کوئی قصہ سنون اور ذرا دل گھڑی دل بہلاؤن کیونکہ دل قابو مین نہین ہے نیند بھی نہین آئیگی لاکھ چاہتی ہون کہ اسو رہون مگر آنکھ تک نہین جھپکتی پادری صاحب نے کہا اچھا آپ کے خوش کرنے کو ادھر اُدھر کے قصے سُنا تے دیتا ہون شاید کوئی بھی دلچسپ نظر آئے خلیفہ اور بدھو نفر نے بھی اصرار کیا کہ کچھ ضرور فرمایئے پادری صاحب نے دیکھا کہ ان سب کی یہی مرضی ہے تو انکی دلشکنی نہ کرنی چاہیے - کہا اب مین شروع کرتا ہون گوش دل سے سُنیے گا - ہو نبدا -

فصل - ۶

راویان روایات سلف یون رقمطراز ہین کہ کوہ کمایون یا المورا نام کا ایک مشہور و معروف شہر اگلے زمانہ مین بڑے فروغ پر تھا - اس شہر مبارک بنیاد مین دو رئیس نامدار امیر کبیر رہتے تھے دونون مین اسقدر یارانہ تھا کہ شیر و شکر - یک جان دو قالب - دونون ہم سن - نوجوان - دونون کا ایک مذاق - دونون کی ایک ہی سی طبیعت - اور انھین وجوہ سے باہم بڑا گہرا یارانہ تھا - ایک کا نام مادھو - دوسرے کا نام سادھو تھا - شمشیر خنگ منسوڑ آدمی تھا اور اسقدر بارکو نور اشکار کا زیادہ شوق تھا مگر جو کام کرتے تھے دونون مل جل کے کرتے تھے - ایک دوسرے کا عاشق زار - یار دیدگار - مادھو ایک متمالہ جہان زن امیرو نوجوان پر عاشق ہو گیا جو اسی شہر مین رہتی تھی اور جسکا نام بیلا تھا - مادھو نے سادھو سے کہ یار غار تھا صلاح لی اور نوبت بانجا رسید کہ اس زن عابد فریب عدوے شکیب کے والدین نے کہ صاحب جاہ و مال و منال تھے اور بڑے باجلال تھے اس تجویز کو پسند کیا اور بی بیلا نے میان مادھو کی بغل گرم کی - دونون مل جل کے رہنے سہنے لگے -

اوائل اوائل مین لطف ملاقات خوب رہا - میان بی بی عاشق و معشوق کی بڑے لطف کے ساتھ بسر اوقات ہوتی تھی - عرصے غم و زدنے غم کالا - سادھو جو مادھو کے دلی دوست تھے روز حسب معمول بلا ناغہ آیا جایا کرتے تھے اور میان بی بی دونون انکی آمد و رفت سے خوش اور محظوظ و مسرور رہتے تھے یہ دیور بھاوج اور وہ بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے سابق کی طرح ورد دکھ کے شریک حال - دولت انس و محبت سے مالا مال مگر کچھ روز بعد سادھو نے آنا جانا کم کر دیا کہ مین اب بن بیاہا آدمی ہون بی بی والے کے ہان کیونکر روز روز جا سکتا ہون اگر بھائی بھی ہو تو یہ بات کسی قدر ناجائز و نامناسب ہے اور مین تو دوست ہون -

مادھو کی سمجھ مین نہ آیا کہ سادھو نے کیون اب آمد و رفت کم کر دی - اپنے دوست جانی سے اکثر شکایت کرتا تھا

کہ بار اب تم بدلتے جاتے ہو اور ہمسے ملنے کم آتے ہو۔ اسکا کیا سبب ہی۔ میری بی بی کو تمسے کچھ رنجش تو نہیں ہی کہ تم اُنکے ساتھ مثل اجنبیون کے پیش آتے ہو اور کشادہ پیشانی سے جیسا دیور کو بھاوج سے ملنا چاہیئے نہین ملتے۔ بلکہ اُنسے گفتگو کرتے ہوے شرماتے ہو۔ سادھو نے اِن سب باتون کے جواب مین یقین دلایا کہ مجھے تمھاری ویسی ہی محبت ہی جیسی پیشتر تھی۔ بال برابر فرق نہین آیا ہی۔ باہم اس امر کا فیصلہ ہوگیا کہ ہر ہفتے مین دو دن ضرور سادھو اُنکے ساتھ کھانا کھایا کرین اور تعطیل کے دن ضرور آیا کرین سادھو نے اِنسے اقرار کرلیا کہ جب فرصت ہوگی ضرور ملا کرونگا مگر ساتھ اسکے اِسکو بہت سمجھایا کہ یار جس شخص کو خدا نوجوان اور خوبصورت بی بی دے خصوصاً بیلا کی سی خوش اردو عجب مو بی بی۔ اسکو لازم ہی کہ بڑی ہوشیاری سے رہے۔ خوبصورت اور نوجوان عورتون پر ہزارون کی نظر پڑتی ہی اور انسان کی نیت اکثر ڈانوان ڈول ہوجاتی ہی طبیعت پر قابو نہین رہتا نفس امّارہ اکثر نفس مطمئنہ پر غالب آجاتا ہی۔ ہوا جس نفسانی اور وساوس شیطانی سے انسان دیوانگی کے کام کرنے لگتا ہی افعال قبیحہ سرزد ہوجاتے ہین۔ ہوش و حواس ہوا ہوجاتے ہین۔ لہذا عقلا کو چاہیے کہ اگر زن جوان و خوبرو ہو تو دو تین باتون کا ضرور خیال رکھے۔ ایک یہ کہ جن مردون کو گھر مین آنے کی اجازت دے وہ چال چلن کے اچھے ہون اور قابل اعتبار۔ دوسرے یہ کہ جن عورتون سے بی بی ملے وہ پاکباز اور پاک نظر اور عفت کوش وحیا پرور ہون۔ زن بد کی صحبت مین بی بی کو نہ بیٹھنے دے کہ مبادا اُنکی بدی مثل امراض سارید سرایت کرجائے تیسرا امر قابل لحاظ یہ ہی کہ بی بی کے ساتھ بہ لطف و خلق پیش آے تاکہ وہ میان سے خوش رہے اور ہزار بات کی ایک بات یہ ہی کہ اگر عورت دانمی بد ہی تو میان کی جان عذاب مین ہوجائے۔

	زن بد در سرائے مرد نکو		ماندرین عالم ست دوزخ او

سادھو نے اپنی طبیعت اور خیالات کے مطابق آنا جانا کم کردیا اور مادھو روز اُنسے شکایت کرتے تھے اور یہ اپنی غیر حاضری کا کوئی حیلہ شرعی عذر لنگ پیش کردیتے تھے۔ سادھو نے اُسنے یہ بھی کہا تھا کہ کوئی نکوئی رازدان اور رازدار ایسا بھی ہونا چاہیئے جو وقت ضرورت دوست کو اُسکی بی بی کے حالات نیک و بد سے جہان تک اُسکے امکان مین ہی مطلع کرتا رہے۔

	دوست آنست کو معائب دوست		بپوشد نہ کہ چون شانہ با ہزار زبان
			پس مو رفتہ مو بمو گوید

ایک دن یہ دونون یاران موافق و دوستان صادق باذل شادبنسرہ زار پُر بہار مین لطف و مسرت کے ساتھ مصروف گلگشت تھے کہ مادھو نے اپنا راز سربستہ کہنے کے لیے ایک تمہید شروع کی۔ وہ بولا۔ یار سادھو۔ اول تو یہ کہونگا کہ مین خدا کا جسقدر زیادہ شکر یہ ادا کرون کم ہی کہ مجھے ایسا پور دو ایمندان بابا کے

گھر مین پیدا کیا - خدا کے فضل و کرم سے کھانے بھر کو بہت ہی - کسی شے کی کمی نہین - پھر یہ بھی بڑی خوش نصیبی کی بات ہی کہ ہمارا سا دوست صادق یار جان نثار ملا اور سب سے بڑھکے شکریہ اس بات کا ادا کرتا ہون کہ بی بی خوبصورت اور طرحدار دی کہ -

آنا فہا گر دیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

حسن و جمال صباحت ملاحت صابرہ وری صفت گستری مین طاق ہی اور خوبصورتی مین تو واقعی شہرۂ آفاق ہی اس سے بڑھکے خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہی -

دہ بری ساتھ لیکے سوتا ہون	حور جسکا پلنگ کشتی ہی

گر جہان گل ہی وہان خار ہی جہان گنج ہی وہان مار ہی - ان سب خوش نصیبون کے ساتھ اک دکھ کی بات ایسی ہی جو میرے دل کو کھٹکتی ہی میرے دل کو پھول سمجھے اور ہر گل کے ساتھ خار ہوتا ہی - اسیطرح میرے دل کے پھول کے پاس ایک کانٹا کھٹک رہا ہی - یعنی یہی حال ہی کہ کسی خوبصورت نگار گلبدن نسرین نسترن بناگوش سیم غبغب کی انگشت حنائی مین پھانس چبھی ہو - تم سے بڑھکے نہ کوئی راز دار ہی نہ کوئی پردہ پوش - اگر تم مدد کرو تو بیڑا پار ہی - ورنہ ہم ہین اور یہ منجدھار ہی -

سادھو نے جو یہ تقریر سُنی تو سخت متحیر ہوا - کچھ سمجھ ہی مین نہ آیا کہ مادھو کہتے کیا ہین - کہا بھئی ہماری سمجھ مین تو ذرا بھی نہ آیا کہ تم کہتے کیا ہو - ہمارے تمہارے اتنا پُرانا یارانہ ہی - اور تم اب گول گول باتین کرتے ہو - صاف صاف نہین بیان کرتے ہو کہ اصل بات کیا ہی -

مادھو نے کہا بھئی اب مین راست بر راست بلا کم و کاست کہتا ہون اور ایمان بھی شک نہین کہ تم ہی سے کہتا ہون دوسرے سے چاہے میرا باپ بھی ہوتا مین کبھی نہ کہتا اور وہ یہ ہی کہ مین اپنی پیاری چاہیتی بی بی کو نہایت نیک سمجھتا ہون مگر مین چاہتا ہون کہ مجھے اچھی طرح سے اور بہات طور پر معلوم ہو جائے کہ بدتو نہین ہی مین چاہتا ہون کہ کسوٹی پر کس کے دیکھون کہ کامل عیار ہی - یا ناسرہ - میری رائے تو یار عزیز یہ ہی کہ جیسا شاعر کہتا ہی -

زن دوست بود دبے زمانے	تا جز تو نیافت مہربانے
چون در بر دیگرے نشیند	باشد کہ ترا دگر نہ بیند

اکثر ایسا ہوا ہی کہ کسی گبرو خوبصورت جوان نے مجھے تحائف دیے حسن اور جمال کی تعریف کی اور اپنے عاشق ہونے کا اظہار کیا کہ جانی تم پر ہماری جان جاتی ہی - عرتے ہین سُنتے سُنتے عورت ہوا پر آجاتی ہی - اگر عورت کو موقع ہی نہ ملے کہ کوئی اُسکو چھیڑے تو وہ خواہ مخواہ نیک رہے ہی گی ایمان اُسکی نیکی کا کیا بھروسہ ہی

ہان اگر موقع واردات پر نفس امارہ کو روکے اور ایمان کے ساتھ کام لے تو البتہ تعریف کی بات ہی اگر میری بی بی ایسے کسی موقع پر نلوہ بچ آئے اور اپنے دامن عصمت کو گناہ کے دھبے سے آلودہ نہ کرے تو میں سمجھون کہ بڑا خوش قسمت ہون پھر اپنی بی بی کی جانب سے مجھے تسلی ہو جائے اور پوری پوری تشفی ہو کہ واقعی بڑی نیک بی بی ہی۔ یا رتم سے بڑھ کے اس کام کو اور کوئی پورا نہین کر سکتا ہی میں تم کو عمدہ عمدہ موقع اس بات کی آزمائش اور جانچ کرنے کو دونگا کہ دیکھو غیور اور نیک اور یارسا ہی یا نہین تمکو میں نے اس غرض سے تجویز کیا کہ اگر بفرض محال پیلا راہ پر آ بھی جائے تو تم اسکا فائدہ نہ اٹھاؤ گے اب تم اس بات پر آمادہ ہو جاؤ مجھے تمھاری جانب سے پورا پورا اطمینان ہی۔

سادھو نے کمال حیرت اور استعجاب کے ساتھ اپنے دوست کی تقریر سنی اور کہا تم بڑے دلگی باز ہو اب تم نے یہ مذاق شروع کیا۔ میں تو ابتک اسکو مذاق ہی سمجھا ہوا ہون اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مذاق نہین بلکہ واقعی تمھاری یہی راے ہی تو میں تمکو اسقدر اول طول بکنے نہ دیتا جسمے ہی پر ٹوک دیتا اور تنک اسی بات کو سادھو نے مختلف طرز پر بیان کیا کہ ہمارے درمیان میں خدا واسطہ ہی۔ سادھو نے ایک نہ سنی کہا بھائی ایسی جوان اور اسقدر خوبصورت عنبر بو بیوی رو دیوی خو عورت کا امتحان لینا ضروری ہی۔

وہ چشم نرگسی میں طور کاسرمہ لگاتے ہین	ہمارے قتل پر تلوار کو پتھر چٹاتے ہین
نہین وحشت میں باقی جسم پر اک تار پیراہن	گریبان پھاڑ کر دامن کی ہم دھجی اڑاتے ہین
حباب آسا قیام انسان کو ہی اس بحر فانی میں	مگر اس زندگی پر بھی ستم کیا کیا وہ ڈھاتے ہین
انھین کے عشق میں یار دھاری زرد رنگ ہی	یہی جوسا منے سے زعفرانی پوش آتے ہین
خدا کا شکر ہی ہر روز وہ آکر مجھسے ملتے ہین	کبھی تو خود وہ آتے ہین کبھی ہمکو بلاتے ہین

سادھو نے انکو بہت سمجھایا کہ دیکھو اس گدھے پن کی کارروائی سے احتراز کرو۔ اور باز آؤ۔ جب تم جانتے ہو کہ تمھاری بی بی نیک اور پارسا ہی تو اسکو کیون خواہ مخواہ چھیڑتے ہو۔ ایسا کام کرنا جسکا نتیجہ تمھاری ساری عمر کو برباد کر دے جہلا کا کام ہی۔ عقلا کا فعل نہین ہی اگر تمھاری بی بی رانی ہو گئی تو بتاؤ تمھارے دل پر کتنا بڑا صدمہ پہونچے گا میں کچھ اشعار سناتا ہون بشرطے گرانمایہ و بلند پایہ کارجہان دل ہی۔

نہ شاید ہوس باختن با کسے	کہ ہر با مداد ش شود ہمنفسے
زن بد در سرائے مرد نکو	اندرین عالم ست دوزخ او
بی بی کی بدی جو کوئی سن پائے	کیونکر نہ دل اسکا ہاتھ سے جائے
بی بی کو سکھاؤ علم اخلاق	پڑھنے لکھنے میں ہو وہ مشاق

صحبت اچھی ہو جسمین بیٹھیے	نیکون سے نیک بات سیکھیے		
نامیرون پر نہ آنکھ ڈالیے	ساتھی ہون سب اُسکے بھولے بھالے		
بیوجہ نہ بدگمان ہو اس سے	بے دیکھے بھالے بدنہ جانے		

اگر تم نے آزمائش کی اور وہ کسوٹی پر کھری نہ اُتری تو کتنا رنج ہوگا اور لاعلاج بات - اسکے علاوہ سراسر زشت ازبام ہوگا - بی بی کے ساتھ میان بھی بدنام ہوگا - اور اگر راز افشا نہوا تو اس سے تمھارے دل کو کیا خاک شفی ہو گی - ایک مثال مین دیتا ہون - فرض کرو تمھارے پاس ایسا بے بہا جواہر ہو جسکی نسبت کل جوہریون کی رائے ہو کہ اس سے بہتر دنیا مین نہین کوہ نور بھی اسکے مقابل مین گرد ہی تو اب یہ کونسی دانائی ہی کہ تم اُسکے امتحان لینے کے لیے ہتھوڑون سے کوٹو اور چکنا چور کردو اگر کامل عیار نکلا تو آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اگر ٹوٹ گیا تو ہنسی کی ہنسی ہو گی اور خوبصورت چیز کی چیز گئی - زن نیک سے بہتر اور گران تر جواہرات اور دنیا مین کیا ہونگے اور یہ کوئی شک ہی نہین کہ تمھاری بی بی کوہ نور سے بھی زیادہ گران بہا اور دریاے نور سے کہین بیش قیمت ہین عورت ذرا دقت سے راہ پر آسکتی ہی لیکن عقلا کو یہ لازم نہین ہی کہ اپنی بی بی کو اس امتحان کی کسوٹی پر آزمائین عورت جس راستے مین چلتی ہو اُسمین کنوان کھودنا کہ اندھیری رات مین کنوین کے اندر گر پڑے دانشمندی کا فعل نہین ہی بلکہ اُسکی راہ کو وساوس شیطانی سے پاک رکھنا چاہیے - عورت کو آئینہ جلبی سے مثال دینی چاہیے آئینہ کو گرد سے صاف رکھنا چاہیے نہ کہ ایسی جگہ پر رکھے جہان نوسن گرد دن رات اُڑتی ہو - عورت کو گلستان پر بہار سے مثال دینی چاہیے مالک باغ کو لازم ہی کہ روشون مین لوگون کو جانے دین مگر پھول کوئی توڑنے پائے ایک اور شاعر غرا اور سخندان بے ہمتا نے اسی معاملے کو بڑی خوبی اور لطافت کے ساتھ نظم کیا ہی - ایک تجربہ کار خرانٹ بوڑھے آدمی نے ایک شخص کو نصیحت کی ہی جسکی نوجوان لڑکی کو [illegible]

اگر ہی نیک عورت اُسکی نیکی تم پہ ثابت ہی	اگر بد ہی تو اُسکی
محک امتحان پر آزمانا بد نہایت ہی	وگرنہ [illegible]
چرا کارے کند عاقل کہ	
نہ عورت کو کرو تم بے سبب آزاد اے صاحب	
سکھاؤ اُسکو اخلاق اور رکھو دل نہاد اے [illegible]	
چرا کارے کند	
برائے آزمائش کسی عورت کو تر	
دل وجان سے ہو وہ نیک اور تم خود	

	چہ اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ایک بات اور بھی قابل غور اور حافظ ہے وہ یہ کہ تمہاری بی بی مجھے کیسا سمجھینگی اب تک تو وہ ہمکو تمہارا بھائی بھائی کی طرح سمجھتی ہین اور مجھے دیور جانتی ہین اور جب میری جانب سے دست اندازی ہوگی یا اشارہ بازی تو وہ کیا دل مین کہینگی کہ واہ اچھی بھاوج بنائی ہے بھاوج ہی پر ہاتھ صاف کرنے کی تیاری کی۔ اسکے علاوہ اگر مین نے تمہاری بی بی سے عشقیہ لڑایا اور انکو آزمایش کیلیے راہ پر لایا تو گو کوئی بات ایسی نہ بھی ہو جس سے ان کے عشقیہ عصمت کو ٹھیس لگے تاہم دو چار آدمیون کو معلوم ہی ہو جائے گا اور راز سربستہ کھل جائیگا جتنے منھ اتنی زبانین۔ لوگ خدا جانے کیا کیا کہینگے اور تم کو خواہ مخواہ ذلیل ہونا پڑے۔ عورات بد کے میان ہمیشہ ذلیل و خوار رہتے ہین گو اس بیچارے کا ذرا بھی قصور نہو۔ ذرا غور کرکے یہ حال سنیے گا جو بندہ معرض بیان مین لاتا ہی۔

جب جناب باری عزاسمہ نے آدم کو فردوس اعلی مین سب سے پہلے خلق مین خلق کیا تو حضرت آدم پر لشکر نوم تاخت لایا ادھر انکو سلایا ادھر انکی پسلی مین سے انکی بی بی کو پیدا کیا اور جب آدم کی آنکھ کھلی اور انھون نے اسکو دیکھا تو کہا لحمک لحمی و دمک دمی اسی وقت عقد اور شادی بیاہ کا معاہدہ ہوا۔ ایک جان دو قالب سمجھا یون چاہیے کہ دونون ایک ہین۔ عزت ایک۔ آبرو ایک مال و متاع ایک۔ اگر دونون مین سے ایک بدنام ہو تو دوسرا بھی ضرور ہی بدنام ہوگا۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضو ہا را نماند قرار

یاد رکھو کہ اس آزمائش مین تمام عمر رنج اور قلق مین رہوگے۔ اس سے درگزرو۔ اور اپنی پاک دامن کی نظر آلودہ خاک بدنامی سے آلودہ نہ کرو۔

بہ شنود بہانہ جوئے	ہر آنچہ ناصح مشفق بگوید بشنود

تم ہی مگر کسی اور کے ذریعے سے اپنے ناموس کی آزمائش کرو۔ بندے کو

ہمکو تو یہ جنون ہی خبط کہو جنون کہو مالیخولیا کہو جو چاہو
لی بی کو چھیڑنا یہ تو ممکن ہی نہین کہ دفعتہً چھیل پڑے
بعد مین خود ہی کہدونگا کہ ملی بھگت تھی۔ تم کو

ے لگا کہ کس تدبیر سے اسکو اس مخمونہ کارروائی
سے کہونگا۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ

کہ خود ہی اسکی بی بی کو آزماؤ۔ اگر بدنیتی تو نہ تو کوئی بدی کا کام ہوگا اور نہ مین کسی سے ذکر کرونگا یہ چالاک سادھو نے کہا اچھا صاحب بندہ یہ کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی۔ مگر از براے خدا کسی اور سے نہ کہنا۔

دوسرے روز مادھو نے سادھو کو اپنے گھر پر بلایا اور دعوت کی۔ کھانا کھانے کے بعد سادھو سے کہا کہ ہم ایک ضروری کام کے لیے باہر جاتے ہین تم ذرا ہماری چہیتی بی بی بیلا کے پاس رہو کہ مبادا وہ گھبرا جاے کوئی بہانہ انھون نے ڈھونڈھ لیا اور بی بی کو دوست کے سپرد کرکے روانہ ہوا۔

اب گھر مین دو آدمی رہ گئے۔ میان سادھو اور زن نوجوان و خوبرو مادھو کی زوجہ عنبر مو۔ سادھو نے کرسی ہی پر بیٹھے بیٹھے سونا شروع کیا اس زنکۂ حسینہ نے کہا اے کوچ پر جاکر آرام کرو۔ کرسی پر بے چینی سے سونا کیا معنی۔ انھون نے کہا نہین نہین سوؤنگا۔ بے ادبی معاف کیجیے گا۔ آنکھ اُسنے اس لیے بند کرلی کہ مبادا تیر نگاہ دل کو گھائل کردے۔ جب مادھو واپس آیا تو دیکھا کہ سادھو ہے ہین اور بی بی اپنے کمرے مین ہین سوچا کہ معلوم ہوتا ہی بات چیت ہو چکی ہی اور اب آرام مین ہین۔ سادھو کو جگایا اور باہر بیجا کر پوچھا دیکھو کیا ہوا انھون نے کہا مین نے تنہائی مین صرف اُنکے حسن و جمال کی توصیف کی اور کہا شہر بھر آپ کا مداح ہو کر حُسن گلوسوز پایا ہی۔ یہ سنکر بہت ہی خوش ہوئی۔ مادھو نے کہا وہان پہلے پہل اسی قدر چاہیے تھا) کئی دن یہی حال رہا۔ سادھو ایک لفظ بھی خلاف شان نہین کہتے تھے اور مادھو سے آئین بائین شائین بیان کردیتے تھے کہ یہ کہا اور وہ کہا مگر بیلا مین نے کوئی بات ایسی نہین پائی جو بیہودیون کے شان کے خلاف ہو۔ مادھو نے کہا اچھا ہم تمکو دو ہزار اشرفیان و جواہرات دیتے ہین اگر اس رقم پر بھی نہ پھسلی تو ہمکو کامل یقین ہوجائیگا کہ بڑی پارسا ہی۔ سادھو نے کہا (اچھا جو کہو وہ کرینگے مگر ہونا ہوانا کچھ نہین ہی)۔

دوسرے روز زر کثیر وغیرہ اپنے دوست کو دے کر یہ مکان ہی کے ایک گوشے مین چپکے سے گم ہوگیا اور تھوڑی دیر مین باہر آن کر علیحدہ لے گیا اور کہا یار کیسی گذری۔ سادھو نے کہا آج تو بڑی ہی خفا ہوئین۔ اسپر مادھو نے کہا (یار ہمکو یہ یقین نہ تھا کہ تم ہم سے دغا کروگے۔ مین جھانک رہا تھا تمھاری زبان سے ایک لفظ بھی نہین نکلا۔ واہ واہ واہ۔ سادھو بہت غرمائے اور قسم کھائی کہ اب جھوٹ نہ بولینگے۔ (بکی مادھو کسی حیلے سے ایک ہفتے کے لیے اپنی پیاری بی بی بیلا سے رخصت ہوے کہ سادھو کو امتحان و آزمائش کا پورا پورا موقع ملے ایسے بیوقوف بھی کم دیکھنے مین آئے۔ اپنی قضا کا خود نوحہ خوان ہوا ہی۔ اپنا آپ دشمن۔ خود اپنی بے آبروئی کا باعث۔ ایسی پاکدامن پاکباز پاکی نظر پاک دل کو عمر بھر کے لیے خراب اور غارت کرنے کی فکر مین ہی۔ اس عقل کے صدقے ع۔ بریں عقل و دانش بباید گریست + انکی حالت بالکل مایوسی کی حالت ہی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہی۔

موت مانگوں تو رہے آرزو خواب مجھے	ڈوبنے جاؤں تو دریا ملے پایاب مجھے

اہلی کی جڑ سے بادم کا نکلنا اور گوارک درخت سے آم نکلنا آسان ہے۔ مگر نوخیز عورت کو علیحدہ مکان مین یکہ تنہا چھوڑنا اور نوجوان مرد سے ہمراہ کرنا کہ تنہائی مین اسکو آزمائے اور زر وجواہر کی طمع دے ایسی حالت مین اُسکا پاک رہنا ع - این خیال است ومحال است وجنون + مادھو اپنی بی بی سے کہ گئے تھے کہ سادھو سے ہم نے کہدیا ہے کہ وہ روز یہان آیا اور کھانا کھایا کرینگے - اس زن عاقبت اندیش کے کہا ہمارے نزدیک مرد غیر کا جو خود جوان ہے نوخیز عورت کے ہان اُسکے میان کی عدم موجودگی مین بار بار آنا نامناسب ہے آئندہ تمکو اختیار ہے - مگر انھون نے اصرار کیا اور اُسنے کہا بہتر - مگر میری مرضی کے ضرور خلاف ہے -

خیر - مادھو کے روانہ ہونے کے دوسرے روز میان سادھو صاحب داخل دفتر ہوے - جل جلالہ - بیلا بکشادہ پیشانی پیش آئی بٹھایا کھلایا مگر کوئی آدمی ضرور اپنے پاس رکھتی تھی - جب دسترخوان اٹھاکے لیجاتی تھی اور خود کھانا کھاتی تھی تب البتہ تھوڑی دیر کی تنہائی ہوتی تھی - بیلا کی خواص نرگس جوانکی ہم جولی بھی تھی اکثر انھین کے پاس رہا کرتی تھی تین دن تک سادھو کو جرأت نہوئی کہ بیلا کو چھیڑے - ایک نوع صحیح کا رعب - دوسرے خطر مآب کا خیال تیسرے شرم مانع - مگر تین دن کے بعد دل ہاتھ سے جاتا رہا اور موقع تنہائی پاکر گورے گورے گالون پر ہاتھ پھیرا - بیلا کا رنگ فق کہ یہ بدنیتی !!! - سوچی کہ اب اس بدنیت کو زیادہ موقع دینا خلاف عقل ہے فوراً اپنے میان کے نام خط لکھا اور سوچی کہ رات ہی کو آدمی روانہ کرونگی -

فصل - ۷

میان کے نام یون خط لکھا - مثل مشہور ہے کہ مکان بے مکین - لشکر بے سرخیل - قلعہ بے قلعہ دار ضرور بے رونق ہوگا - مین کہتی ہون کہ نوخیز کم عمر بیاہی عورت کی رونق سب سے زیادہ خاک مین مل جاتی ہے جب اُسکا پیارا شوہر اُسکی بغل سے بیوجہ بے سبب جدا ہوتا ہے - تمھاری مفارقت مجھے بڑی شاق گذرتی ہے اگر تم فوراً نہ آئے تو مین میکے چلی جاونگی اور بے محافظ کے تمھارا گھر چھوڑ دونگی کیونکہ وہ جسکو تم محافظ مقرر کر گئے تھے وہ تمھاری امانت مین خیانت کرنے کے لیے تیار ہے - العاقل تکفیہ الاشارۃ - اگر ذرا نہ کس ست یک حرف بس ست -

اس خط کا مادھو نے زبانی جواب دیا کہ ہرگز گھر چھوڑ کر نہ جاؤ - مین جلد آتا ہون - اب جاے ماندن نہ پاے رفتن - غور کرکے ٹھان لی کہ یہین رہے - ہر چہ باد باد - دوسرے روز سادھو نے آن کے کہا کہ جانی اب تو ضبط محال ہے اب مین نہ رہونگا کھا لونگا - تھوڑی دیر کی گفتگو مین بیلا کی طبیعت کا رنگ بدل گیا سادھو کو بھی معلوم ہوگیا کہ اسکا مجھپر دل آیا ہے - آتش شوق وصل تیز ہوئی اور اُس نے زار زار رونا شروع کیا ہاتھ جوڑے پانوں پڑے خوشامد کی -

پسیجے گا کبھی تو دل کسی کا	ہمیشہ اپنی آہوں کا دھواں ہو

دعوت باہمی ہے کہ دونوں مل گئے اور سادھو اپنی کوشش میں سرخرو اور کامیاب ہوئے۔ اور بیلا کا شعر کی مصداق تھی۔

کیا جانے وصال میں کیا بات ہوگئی	آنکھیں نہیں ملاتے ہیں تھرا جاتے ہیں

اگر بیلا اپنے سسکے چلی جاتی تو عصمت میں داغ نہ لگتا۔ شیطان کے اغوا سے زن نوعمر کا [illegible] میں بچنا دل الگی نہیں ہے۔

نرکس خواص کے سوا اور کسی کو یہ حال نہیں معلوم تھا اس سے اخفائے راز محال تھا۔ چند [illegible] میاں مادھو بدبخت مادھو کم عقل مادھو نازل ہوئے سادھو کو اسکے گھر پر پایا۔ گلے سے لگا [illegible] خیر ہی بار۔ سادھو بیرے بھائی صاحب خدا ایسی بی بی سب کو دے۔ جواہرات میں تولنے [illegible] سلطنت کی سلطنت بھی دے کر کوئی مطلب نہیں نکال سکتا۔ اگر ساری دنیا کی سلطنتیں کوئی [illegible] بھی جرمت میں داغ نہ لگائے۔ اب فرصے میں جان خوش گزران کرو۔ اور زندگی کے لطف اٹھاؤ۔

سادھو نے یہ خوش خبری سنکے مادھو بڑے ہی محظوظ ہوئے اور اپنی خوش نصیبی پر ناز کرنے لگے اور [illegible] اعتبار کر لیا۔ اور کہا یار ہمارے نام ایک خط ہماری بی بی نے بھیجا تھا کہ تم کافظ جسکو مقرر کیے [illegible] مطلب نکالنا چاہتا ہے۔ تم ایک کام کرو کسی عورت کے نام نامۂ منظوم عشقیہ لکھو میں اپنی بی بی سے کہونگا کہ سادھو تو ایک اور خوبصورت عورت پر عاشق ہے تم سے کون بحث ہے بس وہ چلے میں آئیگی اور جرم سے اسی پہلی مہربانی کے ساتھ پیش آئیگی اور تم شعر نہ کہو تو ہم کہدیں سادھو نے کہا اسی نہیں میں خود کہونگا۔

ایک روز یہ تینوں کھانا کھا رہے تھے کہ مادھو نے سادھو سے کہا یار وہ غزل جو تمنے اپنی معشوقہ کی تعریف میں تصنیف کی ہے ذرا ہماری بی بی کو بھی پڑھ کے سنا دو۔ کھانے کے بعد سادھو نے غزل سنائی۔

بتوں کے در پہ سب کی جبہہ سائی ہوتی جاتی ہے	انھیں کے قبضے میں اب تو خدائی ہوتی جاتی ہے
عجب کیا جو مرادِ دل یار کے دل میں جگہ کرلے	کہ حاصل لطف حق سے یہ رسائی ہوتی جاتی ہے
یہ پہنچے زخم تک تھے در پہ اب جاتے نہیں پاتے	رسائی میں بھی اُن تک نارسائی ہوتی جاتی ہے
ہوس عشاق کو اب مال و زر کی کچھ نہیں پروا	تمھاری خاک در سے کیمیائی ہوتی جاتی ہے
نہیں نہدی لگائی ہے یہ رنگ خون مفتوں نے	عجب کیا جو لف قاتل حنائی ہوتی جاتی ہے
نہیں آتے ہے گھر غیر دل بے اختیار ہے کیا	غضب ہے آہ بھی تیر ہوائی ہوتی جاتی ہے

ہین ناسہ خوبی بخت سیہ سے اُنکو کیا لگون	قسم ملنا ہی تو کم روشنائی ہوتی جاتی ہی
ملائک تابع فرمان ہین اُس رشک سلیمان کے	بفضل اللہ اب اُنہین خدائی ہوتی جاتی ہی
کیا دو بوسون کا وعدہ دیا اک لاکھ عمر دن سے	دلا باقی بھی دینگے خوش ادائی ہوتی جاتی ہی
اسید وصل کیا ہو عاشق ناکام کو اُس سے	مزاج یار ہین اب پارسائی ہوتی جاتی ہی
ظرافت کیسی اب تو گالیان دیتے ہو اے صاحب	سمجھتے تو مٹھائی ہین مٹھائی ہوتی جاتی ہی
خبر لے اوبت بے رحم جب سے مر گیا ہی تو	ہماری دشمن جان اک خدائی ہوتی جاتی ہی
ادھر سے کرتے ہین ہم شوق دل سے یاریان باتین	اُدھر سے وہ بگڑتے ہین لڑائی ہوتی جاتی ہی
کھلایا ہی عجب اُسنے شگوفہ اک گلشن مین	گل و بلبل کی روز افزون لڑائی ہوتی جاتی ہی
پھنسا کر زلف مین دل عمر بھر اُنکی بلا رکھے	اسیری ہوتی جاتی ہی رہائی ہوتی جاتی ہی
ہمارا کباب صیاد کو مژدہ اسیری کا	بہت مشہور میری خوشنوائی ہوتی جاتی ہی
مخاطب ہون کسی سے بزم مین وہ چوٹ ہی ہم پر	مرے ہی سامنے میری بڑائی ہوتی جاتی ہی
وہ چشم فتنہ زا سے دیکھکر آئینہ کہتے ہین	بہت اے شوخ تجھ مین بے حیائی ہوتی جاتی ہی
خدا جانے یہ کیا بھید کیا ہوتا ہی اے کافر	جدھر تو ہی اُدھر ساری خدائی ہوتی جاتی ہی
نہ وہ آتش نہ ہین سیماب یارب کیا سبب اسکا	جہان تک دل ملتا ہون جدائی ہوتی جاتی ہی
سُنا ہی تیج اگر دربان نے تو کل وہ بھی سُن لینگے	مرے نالون کی اب اُن تک رسائی ہوتی جاتی ہی
اُنہین سر نذر دینے سر کے بھل سر بار جاتے ہین	سر امید ان مقدر آزمائی ہوتی جاتی ہی
یہ چرخ پیر دشمن ہی جو اے سرشار اعلے کا	فقیری سے بھی بدتر بادشاہی ہوتی جاتی ہی

بیلا یہ غزل سُنکر از بس محظوظ ہوئی مادھو نے اور بھی زیادہ پسند کی اور کہا جس خاندان پر انکی جان جاتی ہی اُسی کی شان مین انھون نے کہا ہی۔ بیلا نے اک سادگی اور بھولے پن کے ساتھ کہا ہی تو کہا یہ جو شاعر لوگ کہا کرتے ہین یہ سب سچ ہی ہوا کرتا ہی۔ سادھو نے کہا (نہین سب تو نہین ہوا کرتا ہی مگر ہان یہ جو مین نے کہا یہ تو سب سچ ہی ہی۔) مادھو نے انکی تائید کی اور اس کم عقل بیوقوف کو یہ معلوم ہی نہ تھا۔

حرمت مین لگا یا داغ اس نے	لیلائی ہمار باغ اس نے

بیلا تو جانتی ہی تھی کہ اشعار اور غزلین سب میری ہی جانب ہین اسنے باصرار کہا کوئی اپنی غزل اور سُنا دو سادھو بولے ایک غزل اسوقت اور ہو جائے فرمایش ہم لوگون کو پسند آجائے۔

ممکن مریض عشق کی ہرگز دوا نہو	کوچہ جو اُس میکدہ کا شفا نہو

کرتا ہون ضبط آہ کہ فتنہ بپا نہو ۔۔۔ ورنہ فلک پہ جائین جو نالے تو کیا نہو
ملتا نہین ہی دل کا مرے رات سے پتا ۔۔۔ دزد حنا چرا کے کہین لے گیا نہو
کیا قہر ہی کہ مفت مین بلبل تو قید ہو ۔۔۔ گلچین جو پھول توڑے اُسے کچھ سزا نہو
گلشن مین آج چند ہو اخواہ ساتھ مین ۔۔۔ ممکن نہین کہ کوئی نیا گل کھلا نہو
نشتر کی طرح چبھتی رہتی ہی کوئی نہی ۔۔۔ دل مین تصور قرۂ دلربا نہو
کہتا نہین ہی مجھ سے کبھی کچھ اُدھر کا حال ۔۔۔ کم بخت دل اُنھین سے کہین مل گیا نہو
ہم نے نہین چھوا ہی قسم سر کی آپ کے ۔۔۔ جس سے یہ پردہ اُٹھا ہی نسا ید ہو انہو
اُس بلبل اسیر کی حالت پہ روئیے ۔۔۔ جو فصل گل مین بند قفس سے رہا نہو

ما دھو نے اس غزل کی بھی بڑی تعریف کی اور دشمن عقل کو اسکی خبر ہی نہ تھی کہ معاملہ گڑبڑ ہو گیا ہی اور وہ بات نہین ہونی تھی وہ ہو گئی ہی - دوست جانی نے پوری پوری آزمائش کر دی - کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا جس قدر زیادہ اُس کم بخت کے شیشۂ عصمت پر صدمہ پہونچتا تھا اُسی قدر وہ زیادہ بیلا کو پاک نظر اور پاک دامن سمجھتا تھا -

ایک روز بیلا نے اپنی خواص نرگس سے کہا (نرگس ہمکو سادھو نے مجبور کر دیا ہین عورت وہ مرد - اُس سے میرا کیا بس چلتا - مگر اسمین شک نہین کہ وہ مجھے چشم کم سے دیکھتا ہوگا کہ اسقدر جلد اور اسقدر آسانی سے مین نے اُسکا کہنا مان لیا - نرگس تو خود چربانک تھی بولی اے بی بی جو شخص انسان کو بخشش کرنی ہو اُسمین دیر نہ کرنی چاہیے - فیاضی کے خلاف ہی - بیلا نے کہا مگر اُسکے ساتھ یہ بھی تو سوچو کہ جو شخص انسان کو مفت ملتی ہی اُسکی کوئی بھی قدر نہین ہوتی - نرگس نے کہا حضور اور چیزون کی نسبت تو مین نہین کہہ سکتی مگر ہان اسمین شک نہین کہ عشق وہ شے ہی کہ یہ جس بات کو لینا چاہتا ہی اسمین کچھ بھی صرف نہین ہوتا - کم خرچ و بالانشین یہ وہ ناگنی ہی جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا - لہر تک نہین آتی - دل کے تلے پر جو عاشق چڑھائی کرتا ہی تو کبھی شکست ہی نہین کھاتا ہی کبھی برسون مین کبھی برسون مین کامیاب ہوتا ہی اسکے لیے کوئی وقت اور کوئی خاص زمانہ نہین ہی - اگر آپ فراد یر کرین تو آپ کے میان آجائے اور پھر کوئی بھی کارروائی نہو سکتی مین بھی تو آخر جوان ہون کیا مین ان باتون سے بری ہون کیا مجھے ان باتون اور عشق کی گھاتون کا تجربہ نہین ہی - ضرور ہی اور یہ تو فرمائیے کہ آپ ایسا کرین تو کتنی بیرحمی کی بات تھی - سادھو بیچارے کی گرہ وزاری - انتہا کی بیقراری بے چینی مضطر اسمجھ خدا شاہد گواہ ہی یہ سب باتین دل پر اثر کر گئی تھین اور پھر کیا کہا جائے کہ اُسکی تمیز جان جاتی رہی آپ کسی اصابت کا خیال دل مین نہ لائیے مین کچھ نہین کہتی ہون - آخر شاطر جوان خود دیدہ کے

قابل ہے اور میان عقل سے بے بہرہ۔ اس سے بڑھ کے اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔ اور بڑی دولت ہو جو کہ سادھو مالدار اور کل خسار اور مفلس آدمی جو عاشق ہو تو ایسا اور دل دے تو ایسے کو جو عاشق کیا معنی عشق کی پوری الف بے ہے۔

ا۔ آزاد مرد قانع۔	ط۔ طالب علم۔
ب۔ بے ریا۔	ظ۔ ظالم کا دشمن۔
ت۔ توفیق نیک۔	ع۔ عالم۔
ث۔ ثور فلک کا مقابلہ کرنے والا۔	غ۔ غطریف۔
ج۔ جری جبار۔	ف۔ فارس مضمار شجاعت۔
ح۔ حاضر جواب۔	ق۔ قانون دان۔ قانع۔
خ۔ خردمند۔	ک۔ کلمۂ طیب زبان پر لانے والا۔
د۔ دریا دل۔	گ۔ گردنا مور۔
ذ۔ ذی لیاقت۔	ل۔ لاف وگزاف کے خلاف۔
ر۔ راستباز۔	م۔ مردجری۔
ز۔ زردار۔	ن۔ ندیم۔
س۔ سرمست۔	و۔ وداد کا مصدر۔
ش۔ شیر مسار شجاع۔	ہ۔ ہوشیار ہنرمند۔
ص۔ صابر۔	لا۔ لاحول ولا قوۃ پڑھنے والا۔
ض۔ ضبط کرنے والا۔	ی۔ یار راستباز۔

بیلا نے اس الف بے کی بہت تعریف کی اور بہت ہنسی۔ کہا چھوکری تو تو آسمان میں خگلی لگانی ہو کی نرگس اب بے شرم اور شوخ تو ہو ہی گئی تھی۔ بولی سرکار میں بھی ایک گورے گورے لونڈے پر ریجھی ہوئی ہوں۔ میری اُسپر جان جاتی ہے۔ بیلا دل میں سوچی کہ ایسا نہو کہیں یہ اپنے آشنا سے میرا حال کہدے تو پھر رسوائی جگت ہنسائی ہو۔ پوچھا اُس سے تجھ سے کہاں تک پینگ بڑھے ہوے ہیں۔ وہ بے شرم بولی۔ حضور میں تو کلب کی اس سے ملنے والی ہوں۔ آج کوئی نئی بات ہے کیا۔ بیلا کے دل میں بڑا خوف پیدا ہوا اس سے کہنا پڑا کہ دیکھو نرگس اپنے آشنا سے میرا حال نہ کہنا۔ نہیں تو مفت رازشت ما بر ہوا جائے گا اُسنے کہا جی نہیں مجھے کہنے سے کون فائدہ اگیہ یہ جواب اس قطع سے دیا کہ بیلا کی پوری پوری تسلی نہو گئی

تسلی دی کنارا ایک روز بیلا نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسی مکان کے ایک کمرے میں اس آشنا نوزگس نے چھپا دیا۔ گر کرے تو کیا کرے اگر سرزنش کرے تو اپنے راز کے کھلنے کا خوف ہی۔ قہر درویش برجان درویش اب اسکو یہ کوشش کرنی پڑی کہ اپنے میاں سے چھپائے اگر وہ اس گورے لونڈے کو مکان میں دیکھتا تو نرگس کو در کنار بلی ہی بہ رشک کرتا۔

ایک روز رسادھو نے اس لونڈے کو ترک کے وقت مادھو کے مکان سے باہر آتے دیکھ لیا اور پورا یقین کر لیا کہ بیلا نے اس سے بھی آشنائی کر لی رقابت کی آگ جوش زن ہوئی۔ بیلا پر دل وجان سے عاشق تھا اس لونڈے کو دبتے اور ڈرتے ہوئے گھر سے نکلتے دیکھا غضب ہو گیا اور مادھو سے کہا بھائی صاحب۔

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

افسوس ہی کہ بیلا کی طبیعت کا اب رنگ بدل گیا اب وہ بیلا ہی نہیں اب وہ مجھ سے راضی ہی میری ہی طرف سے اب ڈھیل ہی۔ تم پیشتر کی طرح بہانہ کرو کہ میں چار روز کے لیے غیر حاضر ہونگا اور اس کمرے میں جہاں تمھارے کپڑے رہتے ہیں تہ خانے کے پاس والی کوٹھری میں چھپ رہو۔ مگر خفیہ طور پر بہت سمجھ بوجھ کر مادھو کی نظروں میں تمام عالم تیرہ و تار تھا۔ یہ تو خوش تھا کہ بیلا کی سی پاک دامن کوئی نہ ہوگی اور ادھر یہ گویا لگا۔ کہا سادھو تم نے حق دوستی ادا کر دیا اب میں بالکل تمھاری صلاح کے مطابق چلونگا۔ واقعی بہت ہی پوشیدگی کے ساتھ کارروائی کرنی چاہیے سادھو نے کہنے کو تو کہدیا مگر کہکے بہت پچھتایا کہ ہائے یہ کیا شوم میں نے بیلا بیچاری پر ڈھایا۔ اسی دن موقع پاکر اپنی معشوقہ سے ملا۔ دیکھتے ہی اسنے کہا ارے جانی۔ پیارے ہمیں سخت رنج ہی کہ نرگس کم بخت نے ایک نے آشنائی کر لی اور اسکو تمام شب اپنے مکان میں رکھتی ہی اور میں کچھ کر نہیں سکتی کہ میری چوٹی تک دبی ہوئی ہی۔ سادھو کو اور بھی رنج ہوا اور کچھ دیر بعد اسکو بیلا کے قول کا پورا یقین آگیا۔ کہا جانی میں صدقے ہو جاؤں نرگس کا سر اڑا دینا اور نکال دینا کتنی بڑی بات ہی مگر ایک قصور مجھ سے سرزد ہوا ہی کہکر وہ واقعہ بیان کیا تو مارے غصے کے بیلا کانپنے لگی بہت برا بھلا کہا سخت ناراض ہوئی۔ کہا کل جب مادھو جیب کے بہانہ کرے کہ میں جاتا ہوں تو تم فوراً ہی آجانا۔ اسکے بعد سادھو کو رخصت کر کے نرگس کو بلایا اور کل باتیں سمجھا دیں۔

دوسرے روز مادھو جیب رہے اور کہہ گئے کہ تین دن کے بعد آؤنگا۔ جہاں مادھو چھپے تھے وہاں بیلا گئیں اور آہ سرد بھر کر کہا نرگس آج یہاں ادھر ہمارے یہاں کی ہوا نی تو دیکھو کہ ایسے یاجی شہد سے پیارا نہ کیا اور مجھ جوان عورت کے پاس چھوڑ جاتے ہیں آج اگر اسنے کوئی بات میری عصمت کے خلاف کہی تو میرے

میان کی یہ کنار ہی اور مین ہون - آج کٹار بھوک لونگی وہ تمہارا بدکردار سینہ نبلا دونگا کہ مادھو تو اب دو تین کے لیے گھر سے چلے گئے اب میدان خالی ہی چل کے بیلا کو ٹھکانے لگا دو - جوان عورت ہی کہنے سننے سے سمجھ جائے گی اور مین آج اپنا خون کرونگی اور اُسکی جان لونگی - قدم اُسنے رکھا اور مین نے کٹار بھوکی - نرگس نے سکھلائی پڑھائی تھی ہی - کہا بی بی - اگر تم مار ڈالوگی تو موے کو دفناؤگی کہان - بیلا نے کہا میری جوتی دفنائیگی دفنائیگے وہ جو ایسے بدمعاش کو بہو بیٹیون مین رہنے سہنے کی اجازت دی - اب جاکے اُس نابکار کو بلاؤ - کہین قریب ہی نہ ہو مین کھڑا ہوگا کہ چل کے جوان عورت کو راہ پر لاؤن اڑی حوالی پر دے کو قربان کیا تھا - میرے پیارے شوہر کے سوا اور کوئی مجھے چھوے کیا مجال - نرگس از جاے خدا جاکے اس محسن کش دشمن دوست نما کو بلا لاؤ - وہ بولی سرکار مین ابھی ابھی جاتی ہون مگر یہ کٹار مجھے دے دیجیے - بیلا نے کہا مین تو آج بدلہ ضرور ہی لونگی - میرے ساتھ اور یہ گفتگو گویا بازاری عورت ہوئی - میرا اسمین کوئی قصور نہین - قصور سارا میرے میان کا ہی -

نرگس کمرے کے باہر گئی - اور بیلا نے خود بخود کہنا شروع کیا آج ان خرمستیون کا نتیجہ نکلے گا - اس بیجا جوش کا خمیازہ اُٹھانا پڑے گا - میرا خدا جانتا ہی کہ مین جب میان کے پاس گئی تو کوری تھی اور اب تک بجز اپنے پیارے شوہر کے کسی نامحرم کو چھوا تک ہو تو اللہ سمجھے - ہان میرے بدبخت روسیاہ میرے میان کا دوست بنکے اُسکی بی بی کو بے آبرو کرنا چاہتا ہی - یہ کہکر خنجر بکف کسی بڑے ڈاکو یا سرخیل کی طرح کمرے مین جوش کے ساتھ پھرنے لگی -

میان مادھو یہ سب واقعات بچشم خود دروازہ مین سے دیکھ رہے تھے - یہ حال دیکھکر سوچے کہ بیلا کو سمجھا ئین اور کل امور واقعی سے مطلع کرین کہ مبادا غیظ اور غضب مین آکر سادھو کو مار ہی ڈالے باہر آئے ہی تھے کہ دیکھا نرگس کے ساتھ سادھو آرہے ہین - سادھو نے ادھر کمرے مین قدم رکھا اور اُدھر بیلا نے کٹار چھوڑکر میان کی تلوار لی اور کہا ایسے بے ایمان اگر آگے قدم رکھا تو گردن اُڑا دونگی - ارے نابکار بے شرم تجکو شرم نہین آتی کہ ہمارے میان کا اتنا بڑا دوست اور اُسکی بی بی کی آبرو کا خواہان ہی -

سادھو سمجھ گیا - گڑگڑاکر کہا پیاری مین کیا کرون عشق نے مجھے چونچیا دیا - تم پر میری جان جاتی ہی - تمہارے قدمون پر ٹوپی تک رکھی مگر تم نہین مانتین - اوظالم مطلب نکالنے والی -

مقابل حسن لیا ہی جب سے تیرے روے روشن کا	صنم خانہ مین خود ہی دل ہی کعبہ مین برہمن کا

دو ایک دن جو مین نے ذرا اشارے کیے اور تم نے کوئی چشم نمائی نہ کی تو مجھے اور بھی جرات ہوئی - قسم کرلی بھد کو گواہ کرکے کہتی ہون کہ مین جو ذرا بھی سمجھی ہون اگر بھتی تو سر اُڑا دیتی یہ کہکر

تلوار تول کر اس بُجرتی کے ساتھ سادھو پر چلائی کہ سادھو کو خود یقین ہو گیا کہ مذاق نہیں ہے واقعی اسکے سر پر خون سوار ہے فوراً تلوا چھین لی اور اس چھینا جھپٹی میں زلف عنبر بو پریشان ہو گئی اور نازک بدن نازک اندام عورت تو تھی ہی ہانپنے لگی سادھو کے باہر آیا اور اشارے سے نرس کو بلایا اور نرس نے اشارے سے بیلا کو بلایا اور وہ بھی اندر جا کے بیلا اور سادھو نے خوب پیٹ کے پیار کیا اور اس نے اسکے اور اس نے اسکے خوب ہی بوسے لیے اور کہا وہ جو تم نے ہوے سب باتیں سن رہے اور کارروائیاں دیکھ رہے ہونگے اور دل ہی دل میں خوش ہوتے ہونگے کہ آج کسوٹی پر بی بی کی پارسائی کامل عیار اتری اب کوئی شک نہ رہا سادھو نے اپنی معشوقہ کی تعریف کی کہ کس فہمائش کے ساتھ کارروائی کی ہے کہ واہ وا واہ - ادھر سادھو رخصت ہوا ادھر بیلا اور نرس نے مادھو کو موقع دیا کہ کمرے سے نکل کے باہر جائے - یہ سیدھے سادھے پاس دوڑ گئے اور کہا یار آج بڑی سلی ہوئی تمہارا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - سادھو نے اسکا کچھ بھی جواب نہ دیا بلکہ سوچنے لگا کہ نیچ کس قدر سیدھا ہے اور میں نے اسکے ساتھ کیا کیا - مادھو سمجھے کہ بیلا کے ہانپنے اور پریشان ہونے اور چھینا جھپٹی کے سبب سے نہیں بولتا - کہا ابھی پریشانی کا ذرا بھی خیال نہ کرو - آج تو خوشی کا دن ہے اب آج سے میں بیلا کی پاکدامنی کی تعریف کے پُل باندھ دونگا کہ بہو بیٹیوں کو ایسا پاکباز ہونا چاہیے - سادھو نے کہا ہم بھی شریک ہیں واقعی تمہاری بی بی بہو بیٹیوں کی سرتاج ہے - ناظرین خود واقف ہیں کہ وہ کیسی پارسا اور پاکدامن تھی - خدا ایسی عورت سے بچائے - بیلا اس دن سے مادھو کے سامنے اپنے عاشق جانباز سادھو سے ذرا جھجک کر ملتی تھی مگر میاں کی عدم موجودگی میں لپٹ لپٹ کر جوم لیتی تھی چند ماہ تک مادھو کے دل پر بی بی کی عصمت کا نقش جما رہا - مگر رفتہ رفتہ کل حالات کھل گئے اور جز اصدمہ جانکاہ ہوا -

فصل - ۸

اس نادل اور مختصر و موزوں ماقبل و دل قصے سے سامعین والا تمکین بہت مسرور ہوے شہزادی بھی اداس تھی کہ کتنا اچھا اور دلچسپ قصہ دلکش ہے کہ اتنے میں میاں بدھو نفر ہانپتے ہوے دوڑتے آئے اور کہا خدا کے لیے آپ لوگ جلد تشریف لے چلیے وہاں جوں خرابا ہو رہا ہے سرکار آقائے نامدار جان دیے دیتے ہیں ایک بہت بڑے جن سے لڑے ایک ہی ہاتھ میں دو ٹکڑے کر دیے - وہ مارا - پادری صاحب نے کہا بھئی ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ تم نے یہ کیا ہانک لگائی - ہوش کی دوا کرو عقل کے ناخن لو جن ابھی مزدور ہے - اتنے میں شور و غل کی آواز آئی اور بدھو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ جن کے ساتھیوں کو بھی تہ تیغ کیا - خوب کے دریا روان ہیں بھیا رے کہا ارے! کہیں اس شیری سودائی نے شراب کے چرمی بورے تو نہیں کاٹ ڈالے جا کے دیکھا تو خدائی فوجدار صاحب نے پیترے بدل بدل کر ان چرمی بوروں کو جنمیں شراب بھری ہوئی تھی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور شراب بہنے لگی - اب دل لگی دیکھیے کہ آپ نے خواب میں کہیں دیکھ پایا کہ جن مقابلے کو آیا ہے سوتے ہی سوتے لڑنے لگے

آنکھ بند ہی مگر پیترے بدل رہے ہین شراب کی خرابی - بورے کٹے ہوے - یہ خرابی دیکھکر بھیٹیارے کو انتہا سے زیادہ غصہ آیا اور فرط غضب سے خدائی فوجدار کی ایسی مرمت کی اسقدر مارا اسقدر پیٹا کہ بڑی درگت بنائی اور اس سے بڑھکر لطف یہ ہوا کہ اتنا پیٹ پیٹکے بھی آنکھین آپ کی ابھی بند ہین - میان طیفہ نے تازے پانی کا ڈول کنوین سے بھر کر انپر ڈالا تب کہین خدا خدا کرکے آپ بیدار ہوے - مگر ابھی تک انکو یہ خبر نہ تھی کہ یہان کیا معاملہ ہوا - شہزادی کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ خدائی فوجدار صاحب بہادر میرے دشمن یعنی اہرمن دیو سے مقابلہ کرنیمین مگر جب سُنا کہ خیر سے برہنہ ہین تو انپر جانے کی جرات نہوئی -

اب بدھو کی سُنیے کہ آپ بیٹھکے اور لیٹ کے اور چوپائے بنکر ادھر اُدھر ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ جن کا سر کہان ہے جب نہ ملا تو جھلاکے کہا معلوم ہوتا ہے وہ مکان جاتے رہے ہونگے میں نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ سر تن سے جدا ہوا اور خون کے فوارے بہنے لگے بھیٹیارے نے کہا او سور کے بچے گیدی خر - نابکار اندھے - ارے بدبخت سر کسکا اور خون کیسا - اس سودائی نے نیزے اور تلوار سے چمڑے کے بورے توڑ پھوڑ کے چھید چھید کے شراب بہا دی اور تو کہتا ہے کہ جن کا سر کاٹ ڈالا - دونون کمبخت سڑی سودائی -

بدھو نفر نے کہا مین یہ جھگڑا نہین جانتا اگر سر نہ ملے گا تو میری نوابی خاک مین مل جائیگی - الغرض خدائی فوجدار نے تو نیند مین مجنونانہ کارروائی کی اور انکے رفیق جیتے جاگتے سڑی سودائی بن گئے اسکو دلی افسوس تھا کہ جن کا سر کٹ کے گر گیا اور مجھے نہین ملتا اب جزیرے کی نوابی اور جنستان کی شاہی گئی گذری بھیٹیارے نے کہا اپکی چاہی بنا کے چھوڑونگا سے اپکی توبے کرایہ دیے ہوے جاؤ - اس شراب اور چمڑے کے بورون کے دام دام نہ رکھوالون تو سہی چلے تو جاؤ بھلا -

پادری صاحب نے فوجدار کے ہاتھون مین ہاتھ دے کر اُٹھایا تو وہ سمجھے کہ شہزادی شکریہ ادا کرنے آئی ہے کہ جن کے قتل کے بعد اب میری سلطنت مجھے آپ کے ذریعہ سے مل گئی - لہذا آپ نے دست بستہ اپنے پیشے کے قاعدے کے موافق یون ناک لگائی (اے خاتون عالی جناب شہزادی والا درجات - مین نے بفضل خدائے عزوجل آج یہ کارنمایان کیا کہ جن کو جسکا نام اہرمن دیو تھا مار ڈالا - بڑی سخت جنگ ہوئی دونون جانب سے میدان کارزار اور ہنگامۂ ستیز گرم تھا تلوار کی چمک اور نیزون کی انیون و نوکین اور زرہون کی چمک اور زینون کی شعاع نورانی عجیب لطف دکھاتی تھی - قیامت کی گھڑی یاد آتی تھی - بارے خدا خدا کرکے ہم نے سُرخ روئی حاصل کی اور اُس عفریت قوی ہیکل اہرمن دیو کا سر کاٹ کے پھینک دیا) بدھو بولے دیکھا مین کیا کہتا تھا مین کچھ نشہ مین تھوڑا ہی تھا مین نے تو خود دیکھا کہ میرے آقا نے اہرمن دیو کو نیچا دکھایا - الغرض آقا اور ملازم دونون کی حماقت پر سب کو بے اختیار ہنسی آئی مرت بھیٹیارے تو ضرور ہنسے تھا

آخر کار خلیفہ اور پادری صاحب اور اس وحشی نے بہزار خرابی فوجدار صاحب کو لٹایا اور مارے تھکاوٹ اور پژمردگی کے انکی آنکھ لگ گئی۔ ادھر ان لوگوں نے بدھو کی تسلی کی مگر بھٹیارا بڑے رنج میں کہ اس سنری سودائی نے اسقدر نقصان کیا۔ بھٹیارن نے بھی پانی پی پی کے کوسنا شروع کیا۔ اس موے کی میت نکلے۔ مونڈی کاٹا کہاں سے مرتا ہوا یہاں آیا۔ بھٹیاری کی خادمہ نے بھی اس کوسنے میں ان سب کا ساتھ دیا مگر اسکی چھوکری کبھی کبھی مسکرا کے رہ جاتی تھی۔

پادری تسلی کرتے گئے کہ جہاں تک ہم لوگوں کے امکان میں ہے تمہارے اس نقصان کا معاوضہ کر دیا جائیگا شہزادی نے بدھو نقرے کہا کہ تم گھبراؤ نہیں تخت پر بیٹھتے ہی میں کہیں کا راجہ تمکو بنا دونگی اور انہوں نے کئی بار یقین دلایا کہ بچشم خود دیکھا تھا کہ جن کا سر انہوں نے کاٹ کے پھینک دیا شہزادی نے کہا ہمیں پورا پورا یقین ہے تم اب زیادہ فکر نہ کرو جو دلی خواہش ہے وہ بر آئے گی۔

جب امن و امان قائم ہوئی تو پادری نے اور لوگوں کی خواہش کے مطابق اُس ناول کا باقی حصہ پڑھ کے سُنایا۔ جب تک مادھو پر اپنی بی بی کی عصمت کا نقش جما رہا تب تک وہ اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب آدمی سمجھتا تھا اور بیلا کہ بہت ہی چرب زبان تھی میاں پر اپنی پارسائی ظاہر کرنے کی غرض سے اب سادھو سے اُس خفگت کے ساتھ نہیں پیش آتی تھی مگر موقع وقت پاکر اپنے عاشق کا کلیجہ ٹھنڈا کر دیتی تھی سچ ہے ع۔ زنان را کید ہا بس عظیم ست + اور میاں کے سامنے گویا اسکی صورت سے بیزار تھی سادھو نے ایک روز مادھو سے کہا بھائی صاحب اب ہم آپ کے ہاں نہ آئینگے آپ کی حماقت کے سبب سے آپ کی بی بی جو اب تک ہمکو مثل اپنے دیور کے سمجھتی تھیں اب ہماری صورت سے اُنکو نفرت ہے۔ مگر اس عقل کے دشمن نے نہ مانا اور ہزار ہا ترکیبوں سے اپنی بے آبروئی اور ذلت کا خواہاں ہوا۔ ایک دن مادھو کو شک ہوا کہ کوئی آدمی اسکے مکان کے اندر آیا اور کمرے میں گھس گیا مارے غصے کے آگ ہو گیا اور کمرے میں جانے لگا تو دیکھا کہ ایک مرد دریچی کی راہ سے کود کے بھاگ گیا یہ تعاقب کرنے ہی کو تھا کہ نرگس نے روک لیا اور کہا وہ حضور کی لونڈی کا میاں ہے۔ مادھو کو یقین نہ آیا۔ کہا صاف صاف بتا ورنہ مار ہی ڈالونگا۔ نرگس اُسوقت گھبرائی ہوئی تو تھی ہی اسکے مُنہ سے نکل گیا کہ (حضور میں وہ باتیں بیان کرونگی کہ آپ کی آنکھیں کھل جائینگی) مادھو نے کہا (فوراً کہو ورنہ تمہاری لاش پھڑکتی ہوگی) نرگس بولی حضور کل تک کی مہلت دیجیے تو اور سلسلہ افشا کروں اسوقت صرف اسقدر کہنا ہے کہ جو مرد بھی بھاگا اُس سے اور مجھ سے شادی کا پیغام ہے۔ مادھو کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ بیلا کے خلاف کوئی بات سُنے گا کہا اچھا کل تک کی مہلت ہے۔

نرگس کو کمرے میں بند کر کے کہ بھاگ نہ جائے مادھو بی بی کے پاس گئے اور کچا چٹھا اُس سے

بیان کیا سنتے ہی کانپ اٹھی اور سمجھ گئی کہ نرگس کل ہمارے یہاں سے سادھو کی آشنائی اور بے آبروئی اور رسوائی کا حال سن و عن بیان کرے گی اور غضب یہی ہوجائیگا جواہرات و زیور و اسباب فیلان و زنوٹ لیکر فوراً وہاں سے چمپت ہوئی کسی کو کانوں کان خبر نہیں چپٹ سادھو کے ہاں پہونچی اور کل حال بیان کرکے کہا ہائے پیارے اب سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ ہم بھاگ چلیں سادھو کے ہوش اڑ گئے کہ یہ کیا خبر سنائی ع - کاٹو تو لہو نہیں بدن میں - راتوں رات بیلا کو اپنی بیتی سے کہہ سنا یا جو کوئی چارہ کوں سے ہاتھ پر ایک گانو میں رہنے لگی اور خود بھی شہر کو چھوڑ دیا اور کسی کو اطلاع نہ دی -

صبح کو اٹھتے ہی مادھو نرگس کے پاس گئے مگر وہاں سناٹا تھا معلوم ہوا کہ اسی دریچی کی راہ سے نرگس بھی رات کو بھاگ گئی - یہاں سے پُر از غیظ ادھر آیا کہ بیلا سے یہ حال کہے مگر بیلا کیا - ادھر ڈھونڈھا ادھر ڈھونڈھا صدائے برنخاست چیختے چیختے تھک گیا - اب اسکا دیوانوں کا سا حال ہونے لگا - نوکروں سے پوچھا انھوں نے کانوں پر ہاتھ دھرے کہ ہاشا وکلا ہم نہیں جانتے کسی کام کو ایک کمرے میں جو گیا تو ع - کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے + جواہرات اور زیور سب غائب ار - ے ! فوراً کمال غضب کے ساتھ سادھو اپنے دلی دوست کے مکان پر آیا کہ اپنی انتہا سے زیادہ مصیبت کا حال اس سے بیان کرے اور صلاح معقول لے وہاں نوکروں کی زبانی سنا کہ وہ تو روپیہ پیسہ اسباب سب لیکر کہیں چلے گئے - یہ سننا تھا کہ مادھو بالکل ٹھنڈی ہوگیا - گھر واپس آیا تو آدمی نہ آدم زاد - سناٹا - ایک دم میں بی بی ندارد - دوست غائب - لونڈی نوکر جا کر کوئی نہیں ہاں اسباب جواہرات زیور سب رفوچکر - جل جلالہ - یہ یہاں سے ایک دوست کے گانو گئے - جہاں اول مرتبہ انھوں نے اپنی حماقت کی آزمائش کا ذکر کیا تھا - ایک ایک قدم پر رونا آتا تھا تھوڑے ہی دور گئے تھے کہ انواع اقسام کے خیالات پریشان نے انکو مجبور کیا کہ گھوڑے سے اترے اور اسے ایک درخت سے باندھ کر سائے میں پڑ رہے مگر مُردے سے بدتر - جب آنکھ کھلی تو ایک سوار شہر کی طرف سے آتے دیکھا پوچھا بھئی شہر کی کیا خبر ہے اُسنے کہا بڑی حیرت آمیز خبر ہے شہر بھر میں چرچا ہے کہ سادھو جو مادھو کے بڑے دلی دوست تھے انکی بی بی بیلا کو مع زر و زیور بھگا لے گئے اور مادھو اسکی تلاش میں نکلے ہیں یہ مادھو کی خواص نے مشہور کیا ہے - کُل واقعات تو میں جانتا نہیں مگر شہر بھر کو حیرت ہے کہ اسقدر یارانہ اور یہ حرکت !!! مادھو اور سادھو تو یک جان دو قالب تھے مادھو نے غصے کو ضبط کرکے پوچھا بھلا یہ معلوم ہے کہ بیلا اور سادھو کس راستے سے گئے - اسنے کہا جی نہیں یہ نہیں معلوم مگر گورنر وقت اسکی بڑی تحقیقات کر رہے ہیں - دونوں ایک دوسرے سے خدا حافظ کہکر رخصت ہوئے

اب مادھو کا حال ناگفتہ بہ - اپنی قضا کا خود نوحہ خوان تھا - خدا خدا کرکے دوست کے مکان پر پہونچا مگر نیم جان - جاتے ہی قلم دوات اور کاغذ مانگا اور دوست سے کہا مجھے ایک کمرا دو جہاں کوئی نہ ہو

ہین ابھی آتا ہون - تنہائی مین کچھ تھوڑا سا حال لکھا تھا کہ دفعۃً قلق اور فرط غم سے دم نکل گیا اور اپنی حماقت کے نتیجے مین اس رنج کے ساتھ دم توڑا -

جب ذرا دیر ہوئی تو انکے دوست نے خود جاکے دیکھا تو ایک نعش بے کفن - ارے !!! اور لوگون کو بلایا مردہ پایا - ہاتھ مین کاغذ تھا - پڑھا اسمین صرف اسقدر لکھا تھا - (مین اپنی انتہا کی حماقت اور بیوقوفی کے سبب سے جان دیتا ہون اگر میرے مرنے کی خبر بیلا کے کانون تک پہونچے تو کہدینا کہ مین نے کا قصور معاف کرتا ہون وہ انسان ہی درشت نہین ہی - مین نے اپنے پاؤن مین اپنے آپ کلہاڑی ماری ازماست کہ براست - کوئی وجہ - الخ) بس صرف اسقدر لکھا ہوا تھا اس سے صاف ظاہر ہی کہ کچھ اور بھی لکھنے کو تھا کہ جان نکل گئی - انکے دوست نے انکے اعزہ کو اطلاع دی اور بیلا جوگن ہوگئی - چند روز کے بعد بیلا نے سنا کہ سادھو بھی ایک جنگ مین قتل کیا گیا - بیلا نے جوگن ہی بنکے زندگی بسر کی اور مادھو کی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ارباب خرد پر مخفی نہین ہی - تمام شد -

پادری صاحب نے کہا ہمکو تو یہ ناول بہت ہی پسند ہی مگر یقین نہین آتا کہ سچا قصہ ہو اگر ناول محض ہی تو نجر کے خلاف ہی ایسا سودائی کون خود ہوگا جو اپنے دوست کو اسقدر موقع دے جسقدر مادھو نے دیے - لاحول ولاقوۃ !!! ہان اگر عاشق اور معشوق کا ذکر ہوتا تو یقین بھی آتا مگر مرد مان کی نسبت کیونکر یقین آسکتا ہی - محال بالکل محال - مگر ہان طرز بیان خوب اور مرغوب -

فصل - ۹

اتنے مین بھٹیارے کی آواز آئی (خدا کرے یہ قافلہ آج میرا ہی مہمان ہو تو بلا گاؤن نعلین بجاؤن) - پادری صاحب ناول کو ختم ہی کر چکے تھے کہ یہ آواز آئی پوچھا کون لوگ ہین - کہا (چار سوار مسلح اور درمیان مین ایک مالدار عورت اسپ بیش بہا پر اور سیاہ برقعہ پوش اور دو سیاہی پیادہ پا) پادری صاحب نے پوچھا کیا قریب ہین اُسنے کہا دروازے پر آگئے - شہزادی نے بھی برقع پہن لیا اور وحشی تربیت یافتہ خدائی فوجدار کے کمرے مین ہو رہے اتنے مین وہ قافلہ سرا کے اندر داخل ہوا - دیکھا کہ سوار بھی منہ چھپائے ہوے ہین پہلے سوار اترے اور انہون نے اُس خاتون عفت مآب کو پشت توسن سے اُتارا اور انکو ایک کرسی پر سرائے کے کمرے کے دروازے پر بٹھایا - مین وحشی نے بتا دی تھی اُس زن مالدار نے ایک آہ سرد بھری اور کرسی پر اسطرح جھک گئی کہ معلوم ہوتا تھا بیہوش ہی - سپاہی گھوڑون کو اصطبل لیگئے پادری صاحب نے جو انکو اس بھیس مین دیکھا اور اتنی دیر تک کوئی لفظ انکی زبان سے نہین سنا تو حیرت مین آکر نوکر کے پاس گئے اور پوچھا کیون بھئی یہ کون رئیس ہین - انھون نے کہا یہ تو ہم بھی نہین جانتے مگر صرف اسقدر جانتے ہین کہ جن صاحب نے اس امیرزادی کو گھوڑے پر سے اُتارا وہ ان سب کے سردار معلوم ہوتے ہین - پوچھا یہ امیرزادی کون ہین - کہا یہ بھی ہمکو نہین معلوم - ابتک کبھی صورت بھی نہین دیکھی مگر ہان آہ سرد بھرتے اکثر سنا ہی - ہم راہ جاتے تھے کہا فلان

مقام تک ہمارے ساتھ چلو ہم تمکو خوش کر دینگے۔ پوچھا انکے نام معلوم ہین آپس مین ایک دوسرے کو کیا کہکے پکارتے ہین۔ جواب دیا۔ بات تو کرتے ہی نہین چپ پیرکا روزہ رکھا ہے صرف ٹھنڈھی سانسون کی آواز آتی ہے اور کلیجا پھٹتا ہے۔ عجب نہین کوئی جوگن ہون۔ اس تقریر کے بعد باوری بلٹ نے آئے معلوم ہوا کہ شہزادی اُس خاتون کو مصیبت کی حالت مین دیکھکر اُسکے قریب گئی اور کہا بہن اگر ہم عورتون سے کوئی مدد ہوسکتی ہے یا ہم کسی کام آسکتے ہین تو حاضر ہین۔ مگر جواب نہ ملا۔ وہ ساکت ہی رہین۔ کہ اتنے مین وہ رئیس جنکے گھوڑے سے اتارا تھا قریب آیا اور کہا آپ بی بی صاحب انسے کچھ نہ کہین یہ نہ بولینگی ہان اگر جھوٹ بات سُننے کا آپ کو شوق ہو تو خیر اتنے مین اُسنے بھی زبان کھولی اور کہا اتنک مین نے لب تک نہین ہلایا تھا مگر اب نہین رہا جاتا۔ یہ میری سچائی اور راستبازی ہی نے میرے ساتھ کانٹے بوئے کہ اس درجے کو پہونچی اور اس سچائی کی بدولت تم نے میرے ساتھ نرد غا کھیلی۔

وحشی تربیت یافتہ جو کمرے کے اندر اس زن امیر کی کرسی کے قریب ہی بیٹھے تھے انھون نے جو یہ آواز سنی تو باہر نکلکر کہا ارے! یہ کسکی آواز ہے۔ یہ کسکی آواز گوش گزار ہوئی) اس زن امیر نے سُنکر سخت حیرت کے ساتھ گردن پھیرکر دیکھا اور جس رخ سے آواز آئی تھی اُدھر چلی مگر اس امیر مسلح نے زور سے روکا اور اس چھینا جھپٹی مین دونون کا برقع گر گیا۔ اس امیرزادی کو جو لوگون نے برافگندہ نقاب دیکھا تو سمجھے چاند زمین پر اُتر آیا۔ نور عالم افروز شہزادی نے جو اس امیرزادی کو مدد دی تو کیا دیکھتی ہے کہ جس شخص نے اسکو جانے سے روکا تھا وہ شہزادی کا میان ہے دیکھتے ہی ٹھنڈھی سانس بھرکر گری اور گرتے ہی غش آگیا۔ خلیفہ دوڑے۔ باوری دوڑ پڑے اور برقع ہٹاکر ٹھنڈھے پانی کے چھینٹے چہرے پر دیے۔ برقع کا ہٹنا تھا کہ شہزادی کے میان نے جو اُس امیرزادی کو روکے ہوے تھا اپنی بی بی کو پہچانا اور مثل پیکر تصویر خاموش کھڑا ہوا۔ ابسُنیے کہ اس وحشی نے جو یہ آواز سُنی تو باہر نکل آیا اور آتے ہی دیکھا کہ شہزادی تو غش مین پڑی ہے اور اُسکی معشوقہ کو شہزادی کا میان روکے کھڑا ہے تینون ایک دوسرے کو دیکھکر دنگ ہوگئے سب کے پہلے اس وحشی تربیت یافتہ کی معشوقہ زرین لمر نے شہزادی کے میان کی جانب مخاطب ہوکر کہا (غدا کیسا مسبب الاسباب ہے اگر تیری خوشامد اور منت وسماجت سے میرے دل کی مراد بر آتی ڈول ہوگئی ہوتی تو آج مین اپنے خدا اور اپنے اس پیارے کو کیا صورت دکھاتی شکر ہے کہ میرے پیارے میان کو میری نیکی اور صفت کا پورا پورا ثبوت مل گیا)۔

اتنے مین شہزادی کو ہوش آیا اور اسنے وحشی کی بی بی کی پوری تقریر سُنکر کہا۔ اے میرے بہترین میان طوطے چشم میان اگر اس آفتاب آسمان حسن و خوبی اور مہر سپہر صباحت و محبوبی نے شعلۂ زرنگار رخسار تابان نے تم کو چوندھیا نہ دیا ہوتا تو تم کو پہلے ہی معلوم ہوجاتا کہ مین تمھون جلی جو تمھارے قدمون کے سامنے پڑی ہون

تمھاری بی بی ہون مین وہ بیکس غریب لڑکی ہون جسکو تم نے خاک سے عالم پاک پر چلہ دی تھی اور اپنی چاہیتی بی بی بنایا تھا۔ خوب یاد رکھنا کہ میری جان چاہے جاتی رہے مگر آبرو نہ جانے پائیگی افسوس کہ تم نے میرے ساتھ دغا کی اور میری ذرا قدر نکی تم اس حسین عورت کو اپنی بی بی نہین بنا سکتے کیونکہ تمھاری تو مین بی بی ہون اور وہ تمکو میان نہین کہہ سکتین کیونکہ وہ تو اس نوجوان کی بی بی ہین۔ یہ کون عقلمندی ہے کہ جو تم پر جان دے اور تمھاری قتل خدا کے معاذ اللہ پرستش کرے اسکو تم پیار نہ کرو اور جسکو تمھاری صورت سے نفرت ہو اسکی جوتیان تک اٹھاؤ مجھ سی بہو بیٹی کو جھانسے دے کر بے آبرو کرنا بیسیون دھلے مانسون کا کام نہین ہے۔ اور نہین تو ظالم مجھے اپنی لونڈی ہی بنا کے رکھنا۔ تیری ہو کے اب مین کسکی ہو کے رہون۔ مین ہرجائی نہین ہون مجھے لوگون کی نظرین ذلیل و خوار نہ کرو۔ نہ میرے والدین زہر ہی کھا لینگے۔ اگر اسوجہ سے مجھے چھوڑ دیا کہ میرے والدین میرا اور نامی گرامی نہین ہین تو بیسلے ہی سوچنا چاہیے تھا جسکا ہاتھ پکڑا اسکو نباہنا چاہیے۔ عورت کا سب سے بڑا جوہر پاکدامنی ہے خدا کو گواہ کر کے تو نے مجھے اپنی بی بی بنایا ہے۔ ورنہ خوب یاد رکھنا کہ تو خوش نہ رہ سکے گا اور تیرا دل ایسی سرزنش کرے گا کہ کوئی خط تجکو اچھا نہ معلوم ہوگا۔

زبان پر یہ تقریر اور آنکھون مین اشک خونین ترجمان دل۔ اسکے ساتھیون تک کا دل بھر آیا اور اسنے جسکی طرف مخاطب ہو کر یہ تقریر کی تھی اسکے دل پر اسقدر اثر ہوا کہ وحشی تربیت یافتہ کی بی بی کو چھوڑ کر اپنی بی بی کی جانب مخاطب ہوا اور کہا تم نے میرے دل پر فتح پائی اور پوری پوری فتح پائی۔

وحشی تربیت یافتہ کی بی بی نے رہائی پائی تو وہان سے قدم اٹھانے ہی کو تھی مگر کمزوری کے سبب سے قدم اٹھانا دوبھر ہو گیا۔ اتنے مین وحشی نے کہا پیاری بی بی خدا نے بعد مدت اب پھر یہ دن دکھایا تم میری بغل مین آئین اور مجھے تم نے پورا یقین دلایا کہ تمکو جسقدر نیک مین سمجھتا تھا اسی قدر پایا۔ اسکی بی بی نے پہلے تو آدر پہچانی اور بعد غور سے دیکھا اور ایک دفعہ ہی لپٹ کر کہا خدا کا شکر ہے پیارے کہ تمھاری لونڈی اب پھر تمھاری آغوش مین ہے جسکو اسکی آنکھین مدت سے ڈھونڈھتی اور جسکے دیکھنے کو ترستی تھین اب پھر حق بہ حقدار رسید۔

شہزادی اور اسکے میان وحشی اور انکی بی بی اور کل حاضرین و ناظرین کو انتہا سے زیادہ حیرت تھی کہ یہ واقعات چشم دید ہین یا کوئی قصہ یا ناول پڑھ رہے ہین۔ چار بچھڑے ہوؤن کو خدا نے بہم ملایا۔

وحشی اور وحشی کی بی بی کے عاشق مین تلوار کھنچنے ہی کو تھی اور دونون آمادہ تھے کہ ایک دوسرے کا خون کرین اور جان لین مگر انکی بیبیون نے اپنے اپنے میان کو گلے لگا کر اور بوسے لیکر باز رکھا اور ادھر خلیلہ اور پادری اور سوار دن اور بدھو نے دونون کو سمجھایا کہ اب اپنی اپنی بی بی پا گئے اب کاہے کا جھگڑا ہے پادری صاحب کی تقریر فصاحت تحمیر نے ان دونون کے دل پر جادو کا اثر کیا انھون نے کہا اسی غافلو اتنا نہین

سوچیے کہ کل کارروائی منجانب اللہ ہوئی ہے ورنہ تم کہاں تمھاری بی بی کہاں یہ مقام کہاں ہم سب کہاں خدا کا شکر ادا کرو اور بقیہ عمر ستعار کو میاں بی بی خوش خوش بسر کرو کہ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے شہزادی کے میاں کا بھی دل اپنی حماقت اور جہالت کی حرکت سے بھر گیا۔ اور اسنے کہا اے میری پیاری بی بی میری خطا معاف کرو۔

ہوا جو کچھ وہ ہوا بس گذشتہ را صلوٰۃ	کہاں تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

اب از برائے خدا اٹھو اور لپٹ جاؤ۔ پیاری جانی کا اپنے میاں کے قدموں پر گرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ہیں اپنی خطا کا خود معترف ہوں خدا کے لیے تم زبان طعن نہ دراز کرنا ہم خود منفعل ہیں۔

ہر کہ از تقصیر خود شد منفعل	آب رحمت از جبین خویش یافت

ایک دفعہ در اُس زن خوبرو کو بھی دیکھ لو کہ اب وہ اسوقت کسقدر خوش ہے ہمکو تم ملیں اور اسکو وہ ملے لیے وہ اپنی جان تک دینے کو تیار تھی بس اب مل مل کے لطف اُٹھاؤ۔ یہ کہکر اپنی بی بی کو اس ورسے لپٹایا اور اسقدر بوسے لیے اور اسقدر اشک چشم تر سے رواں ہوے کہ انکی بی بی نے قسم کھا کر کہا اب مجھے کامل یقین ہو گیا کہ تم کو میری پھر وہی محبت دل میں پیدا ہوئی ہے۔ الغرض کچھ عجب سماں تھا پہلے تو دو قافلے سرا میں تھے ایک دوسرے سے اجنبی۔ پھر سب نے باہم ایک دوسرے کو پہچانا۔ پھر میاں بی بی کے جوڑے ملے پھر حیرت اور مسرت ہوئی۔ گلوا ملنے کی نوبت آئی۔ پھر لکھ بازی ہوئی اب پھر سب ملے اور ان سب باتوں کے بعد نفر سیان بی بی بلکہ کُل گروہ کا گروہ فرط طرب سے نیست ہو دیا۔ انمیں میاں بدھو نفر کو اس بات کا رونا تھا کہ جنستان کی بادشاہی ہاتھ سے گئی گذری تھوڑی دیر اپنی اپنی سرگذشت سب نے بیان کی کسی نے کہا ہم مارڈالنے کی فکر میں تھے کسی نے کہا ہم اپنی جان پر کھیلنے والے تھے کسی نے اپنی تباہی کی دردانگیز کہانی بیان کی کسی نے اپنی انتہا سے زیادہ مصیبت اور بدنامی کا حال کہا۔ الغرض اپنی اپنی بیتی سب نے کہ سنائی شہزادی کے عاشق نے اپنے حال کے آخر میں کہا کہ میں گھر میں گھس کے اس عورت کو نکال نایا اسکو غش آگیا تھا اور جب غش جاتا رہا تو مارے رنج اور غصے کے اتنا ایک لفظ اسنے زبان سے نہ نکالا بجز گریہ وزاری اور اختر شماری کے شدہ شدہ ہم لوگ اس سرا میں داخل ہوے سرا میں کیا ہم تو اپنے نزدیک داخل بہشت ہوے کیونکہ یہاں کل مصیبتیں اور تکلیفیں اور رنج و غم کا خاتمہ ہو گیا۔ الحمد باقی داخل فانی۔

فصل - ۱۰

میاں بدھو نفر سلمہ اللہ الاکبر دل ہی دل میں سوچتے تھے کہ کسی کو بی بی ملی کسی کو میاں۔ مگر ہم موچی کے موچی ہی رہے اور اقاے نامدار کو خبر ہی نہیں کہ بیل کی دُم کد حرکتی ہے وہ جن کا سر بھی نہ دیکھا تھا لوگوں نے غائب کر دیا اور وہ جنستان کی شاہی بھی غتر بود ہو گئی اور غلامان جنسی کی صورت بھی نہ دیکھنے میں آئی۔ وہ دونوں

میان بی بی بھی دل مین سوچتے تھے کہ یا الٰہی یہ خواب تو ہم نہین دیکھ رہے ہین ع - انچہ می بینم بہ بیداری ست یا رب یا بہ خواب + پادری صاحب نے ان سب کو سبارکباد دی اور کہا مین بھی خوش ہون کہ آپ لوگون نے مدت کی کاہش کے بعد آج یہ روز خوش دیکھا سب سے زیادہ خوش بی بلیاری ہین کیونکہ ان لوگون نے وعدہ کر لیا کہ خدائی فوجدار کی حماقت سے جو نقصان ہوا تھا اُسکا پورا پورا معاوضہ دیا جائے گا -

میان بدھو بادشاہی کو ابتک رو رہے تھے - فوجدار جو خواب غفلت سے بیدار ہوے تو بدھو نفر رنگتے ہوئے اُنکے پاس گئے کہا حضور ابھی ناحق بیدار ہوے - آپ گھوڑے بیچ کے سوتے رہیے بس - نہ جن سے جنگ و جدل کیجیے نہ شہزادی کو بادشاہی دیجیے یہان کُل امور کا تصفیہ یون ہی ہو گیا - خدائی فوجدار بولے ہم کو خوب معلوم ہے کہ ہم سے اور اُس جن سے بڑی سخت جنگ ہوئی اور ہم نے اسکا سر اُڑا دیا اور خون کی ندیان جاری ہو گئین - بدھو نفر تو کُل حال سے واقف ہی ہو گئے تھے حل کے کہا خون نہین یون کہیے کہ لال شراب کا سا لہو تھا - اب سُنیے کہ وہ جن نہ تھا چمڑے کے بورے تھے اور جسکو حضور خون سمجھتے ہین وہ شراب کی گیلن تھی فوجدار غصہ گئے کہا کیا بکتا ہے - اُسنے کہا ذرا اُٹھ کے اپنی حماقت کو ملاحظہ تو فرمائیے فوجدار بورے تو پھر اُس مرتبہ کی طرح ابکی بھی جادو کا کھیل ہے - اچھا کپڑے لاؤ تو دیکھون کہ شہزادی اور جن اور خون کو ساحرون نے کیونکر بدل دیا اور اسقدر کا پالٹ کر دی -

یہ تو کپڑے پہننے لگے اور اُدھر پادری صاحب نے کُل گروہ نو سے جو ناواقف تھے فوجدار کی حماقت اور بیوقوفی کا حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ انکو شہزادی بنا کر لیے جاتے تھے کہ راہ مین فوجدار کو انکے مکان پر قید کر دینگے - جن لوگون کو اس بڑی سودائی کا حال نہین معلوم تھا وہ بڑے متحیر تھے کہ واہ عجب سودا ہے سودائی نے کہا ہم اب شہزادی کی جانب سے اپنی بی بی کو شہزادی بنا دینگے (اس مقام سے ہم سودائی کے لفظ کی جگہ فرخ استعمال کرینگے اور اُنکی بی بی کو جمیلہ کہینگے) شہزادی کے میان نے کہا ہم خود یہ کارروائی دیکھنا چاہتے ہین اور ہماری بی بی بھی ہمراہ چلینگی - کسقدر فاصلہ ہوگا) لوگون نے کہا کوئی دو دن کی راہ - اُسنے کہا کچھ پروا نہین چاہے جسقدر فاصلہ ہو ع - درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست +

اتنے مین حضور خدائی فوجدار برآمد ہوے اوپچی بنے ہوے از سر تا پا مسلح - اور ہتھیار بھی ہندکی عنایت سے خاص راجپوتانہ کے ہاتھ کے بنے ہوے ایک سے ایک بڑھیا - جن لوگون نے انکو نہین دیکھا تھا انھون نے حیرت کے ساتھ انپر نظر ڈالی اور آپ یون گویا ہوے (اے شہزادی حسینہ و جمیلہ - نازک اندام و گلفام - میرے رفیق نے مجھ سے بیان کیا کہ جادو کے زور سے آپ بالکل مسخ ہو گئین - کہان تو اتنی بڑی سلطنت کی ملکہ و شاہ نشین اور کہان اب ایک معمولی شریف زادی بن گئین اگر آپ کے پدر مہربان نے مجھے کم طاقت سمجھکر اس مہم کی پیشگوئی کی

تو بڑی غلطی کی سب نے دیکھا کہ مین نے ایک بہت بڑے دیو بڑے جن کو تہ تیغ کیا۔ اسپر بھیڑا رابول اٹھا دیو کو نہین۔ شراب کے بورون کو تہ تیغ کیا۔ یون کہو (شہزادی کے میان بے بھیڑا رے کو) اتنا دم خاموش ہو رہی وہ چپ ہو رہا۔ فوجدار نے سلسلۂ سخن یون شروع کیا (خوب یاد رکھو کہ مین اپنی اس شمشیر براں سے کوہ البرز تک کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہون مین تمہارے دشمن دیو اہرمن کا سر کاٹ کے تمکو سلطنت پر بٹھا دونگا۔ اور یہ سب کارروائی چند ہی روز مین ہو جائے گی۔

فوجدار نے سکوت اختیار کیا شہزادی تو جانتی تھی ہی کہ اُسکے میان کی یہی مرضی ہی کہ فوجدار کو اسکے گھر تک پہونچا کے راہ راست پر لائین۔ اُسنے یون جواب دیا۔ اے فخر یلان نامی گرامی جسنے آپ سے کہا کہ مین مسخ ہو گئی ہون وہ جھوٹ بولا مجھے آپ کی تیغ خارا شگاف اور شمشیر خوش غلاف پر بھروسا ہی پس آپ پر فرض ہی کہ میرے والد مرحوم کی پیشین گوئی کے مطابق میری کمک کیجیے اور خدا آپ کو اسکا اجر دیگا۔ آپ ہی کی بدولت آج میری خوش نصیبی کا ستارہ چمکا اب بھی اپنی کامیابی کا آپ کی جوان مردی اور خدا کے فضل وکرم پر بھروسا رکھتی ہون۔

یہ فقرہ سُنکر فوجدار آگ ہو گئے اور کہا او سور کے بچے بدھو کے بچے۔ گدھے کے بچے اس ملک بحر مین تجھ سا گدھا اور بیوقوف اور خجلا اور کوئی نہین ہی۔ ابے یا جی دروغ گو تو نے مجھ سے ابھی آکے کہا کہ شہزادی مسخ ہو گئی اور یہ کون ہی۔ ایک روز اسقدر مارونگا کہ مزا بتا دونگا۔ اور پھر کبھی کسی کی جرأت نہوگی ہمارے پیشے کے بہادر کے سامنے کوئی جھوٹ بول سکے۔ بدھو نے کہا سرکار شہزادی اور امیرزادی اور مسخ ہونے کا حال ہم نہین جانتے مگر اتنا تو غلام ضرور جانتا ہی کہ سرجو حضور نے کاٹا تھا وہ شراب کے بورے کے چمڑے تھے اور سُرخ شراب سے کمر ابھرتا لاب شراب بن گیا تھا۔ جب میان مالک سرا کو معاوضہ دینا پڑے گا تب قلعی کھلیگی اب رہا شہزادی کی نسبت خدا کرے یہ سچ ہو اور اینجانب کو بھرپور معاوضہ ملے۔ خدائی فوجدار نے کہا تم بدھو بڑے گدھے ہو۔ بے ادبی معاف نہ کیجیے گا۔ شہزادی کے میان نے کہا چونکہ شہزادی کی رائے ہی کہ آج عرصہ ہو گیا کل سفر پر روانہ ہونگے لہذا آپ شب فرے اور مذاق مین صرف ہو۔ صبح کو ہم سب خدائی فوجدار کے ہمراہ رکاب روانہ ہونگے اور اپنی آنکھون انکی بہادری کا حال دیکھینگے اور امید ہی کہ عیش عیش کرنے لگین گے۔ فوجدار نے جواب دیا۔ حضرت اصل مین ہم آپ کے ہمراہ نہین نہ کہ آپ ہمارے ہمراہ۔ انشاء اللہ آپ لوگ محروم نہونگے۔ ہان یا تو جان ہی جائے گی یا اُسی کا سر کاٹینگے۔ ع۔ بیدل نیم ہنوز بہ بینم چہ پیشود خدا مالک ہی خدائی فوجدار اور شہزادی کے شوہر عالی وقار مین خوب بنی اور لطف و اخلاق کی باتین ہوئین مگر ایک مسافر کے آنے سے ذرا سب کے سب کسی قدر جھجکے نیلگون کوٹ

زیب بدن - سفید شرٹ اور لمبی ٹوپی - بھوری جراب اور تیز اور خوش خلاف شمشیر برآن کمر سے لٹکتی ہوئی اُسکے بعد ایک قاطر پر ایک زنانہ نوعمر آئی - برقع پوش از سر تا پا - مرد کوئی چالیس برس کا ہمراہ تھا ہاتھ پانوں خوبصورت ریش یکمشت - مونچھین بڑی بڑی - اگر پوشاک اچھی پہنے ہوتا تو معلوم ہوتا کہ کوئی رئیس ہی - آکے کہا رہنے کی جگہ دو - سُنا سرا مین مسافر بھرے ہوئے ہین اس سے ذرا تردد سا ہوا - اس عورت کو قاطر سے اُتارا - شہزادی اور جمیلہ اور بھٹیاری اور اُسکی چھوکری اس عورت کی انوکھی پوشاک دیکھکر جو بیشتر اُنھون نے نہین دیکھی تھی اُسکے قریب آن کے کھڑی ہوگئین - شہزادی نے جو بڑی خلیق اور مہمان نواز تھی دیکھا کہ یہ دونون جگہ نہ ملنے کے سبب سے پریشان ہین تو یون مخاطب ہوئی آپ کچھ تردد نہ کیجیے اگر جگہ نہ ملی تو ہم آپ کو اپنے کمرون مین جگہ دینگے - سرا مین کبھی کبھی مسافرون کی کثرت کے سبب سے جگہ کی قلت ہوہی جاتی ہی - اُسنے اسکا کچھ جواب نہ دیا مگر اشارون سے ادب کے ساتھ شکریہ ادا کیا - اس سے وہ سب سمجھ گئین کہ یہ ہماری زبان اچھی طرح سے بول نہین سکتی -

اتنے مین وہ مرد جو جگہ کی تلاش مین گیا تھا آگیا اُسنے کہا بیبیو - یہ ہماری زبان نہین سمجھ سکتین سوائے اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نہین بول سکتین - اسی سبب سے خاموش ہین اور جو کچھ آپ نے دریافت کیا اُسکا جواب یہ نہ دیسکین اُنھون نے کہا ہمنے اُنسے صرف یہ کہا کہ اگر یہان جگہ نہ ملے تو ہمارے ساتھ شب باش ہوجیے ہم جہان خود رہینگے وہان ہی یہ بھی رہینگی ہمپر مہمان نوازی فرض ہی یہ بھی عورت ہین ہم بھی عورت ہین - اِسنے کہا مین اپنی اور اِنکی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون یہ اخلاق جو آپ نے ظاہر کیا آپ کی شان کے شایان ہی - شہزادی نے کہا اگر مضائقہ نہو تو ایک امر دریافت کرون یہ مسلمان ہین اِسنے کہا قطع وضع سے تو معلوم ہوتا ہی شہزادی نے کہا اگر نہین ہین تو ہونے والی ہین اِسنے جواب دیا جی ہان جب سے یہ اپنے وطن سے روانہ ہوئی ہین تب سے موقع نہین ملا - مگر انشاء اللہ جلد مشرف ہونے والی ہین اور اس شان کے ساتھ مشرف ہونگی جو اِنکے شایان ہی آپ ابھی اِنکی علوے شان سے واقف نہین ہین - میرے اور اِنکے مسافرانہ لباس پر نہ جائیے سب کو دلی خواہش ہوئی کہ اس عورت کے حال سے آگاہی حاصل کرین شہزادی اسکو اپنے کمرے مین لیگئی اور وہان جاکے نقاب اُلٹی تو اس شعر کا مصداق پایا -

نقاب اُس بت کے چہرے پر پڑی ہی	قیامت آڑ مین اُسکے کھڑی ہی

نور کا عالم نظر آیا شہزادی اور جمیلہ دونون عش عش کرگئین اور باہم کہا کہ یہ تو بعض بعض امور مین ہم سے بھی بڑھ گئی ہی حسن کے سبب سے کل ناظرین و حاضرین اس توس ابرو کے ساتھ بہ لطف و تواضع پیش آنے لگے نام دریافت کیا تو اُسنے کہا لیلیٰ - جمیلہ نے فرط محبت سے اُسکو لپٹا لیا اور شہزادی نے چوم لیا

شہزادی کے میان نے کھانا سرامین پکوایا تھا۔ سب نے ملکر کھایا اور خدائی فوجدار کو صدر مین جگہ دی انکے قریب شہزادی بیٹھی۔ اسکے بعد جمیلا اور لیلیٰ اور اسکے بعد یادری صاحب اور اُسکے بعد لیلیٰ کا ساتھی اور خلیفہ۔ کھانا بھٹیارے نے اپنے امکان تک عمدہ پکوایا تھا کھانا کھانے کے بعد سب سے زیادہ لسف اسمین آیا کہ فوجدار نے ایک بڑے معرکہ کے کی اپیسچ دی۔

(اسمین کوئی شک نہین کہ جس معزز پیشہ نامور کا مین ایک ناچیز ممبر ہون اُس سے زیادہ معزز اور کوئی پیشہ روے زمین پر نہین ہی۔ دیکھیے کس شان کے ساتھ ہم لوگ اس قلعۂ برین مین متمکن ہین اور یہان کا گورنر کسقدر اعزاز ہمارا کرتا ہی اور یہ شہزادی جو میرے روبرو ہی کس دبدبہ اور طنطنہ کی عورت ہی اور مین خدائی فوجدار کس شان کا بیل نامدار دام بالافتخار ہون جسکی توصیف کا آوازہ دور دور تک گیا ہی اور جو ساری خدائی مین شہرۂ آفاق ہی۔ خطرے کو ہم کوئی شی سمجھتے ہی نہین کہ خوف اور خطرہ کس شی کا نام ہی ہم صاحب السیف والقلم ہین صاحب سیف بھی اور صاحب قلم بھی۔ اگر کوئی قلعہ چوطرفہ سے محصور ہو تو اُسکو غنیم سے بچانا ہر فرد بشر کا کام نہین اسکے لیے دماغ کی ضرورت ہی مرد سپہ گری اور اُجڈپنے سے کام نہین نکل سکتا۔ ع۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے +

فوج کے جنرل کو بڑا عالم ہونا چاہیے۔ جو لوگ علوم وفنون مین اعلےٰ درجہ کا تجربہ رکھتے ہین اُنکی ہمارے مقابل مین کیا حقیقت ہی۔ پادریون کا اسمین ذکر نہین ہی۔ اُنکے تقدس کے سبب سے اُنکا ہم مقابلہ نہ کرینگے مگر ہم جرنیلون پر فرض ہی کہ صاحب سیف ہونے کے علاوہ صاحب قلم بھی ہون۔ اگر کسی دریا کا پل بنانا ہو اور ہم انجنیری سے ناواقف ہون تو جرنیلی مین بٹا لگ گیا۔ اگر دماغ صحیح نہین تو وغا کے وقت سوجھ بوجھ اچھی نہ ہوگی۔ ہمارا پیشہ یہ ہی کہ ظالم کسی پر ظلم نہ کرنے پائے اور مظلوم کو نہ ستائے۔

ای زر دوست زیر دست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
بہ چہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

اسی سے تو ہم خدائی فوجدار ہین کہ بلا نفع صرف خدا کی راہ پر جان دینے پر آمادہ اور تیار ہو جاتے ہین۔ اس سے زیادہ معزز اور کون پیشہ ہو سکتا ہی خدا سے ہم لوگ دعا مانگتے ہین کہ۔

ای خدائے دو جہان بہر غلامان رسول	گوشۂ چشم سوے گوشہ نشینان خمول

ع۔ بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت +

صدقے اس بندہ نوازی کے تری ہم جائین	اب باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

جنگ کو لوگ بہت برا سمجھتے ہین مگر اصل مین جنگ کو صلح اور امن وامان کی کنجی سمجھنا چاہیے۔

الغرض خدائی فوجدار نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ اپیل دی کہ اکثر سامعین کے دلون پر یقین ہوگیا کہ یہ دیوانہ نہین - دیوانون کی یہ تقریر نہین ہوا کرتی ہے یہانتک کہ بعض سپاہی پیشہ آدمیون کو شک کی جگہ پورا یقین ہوگیا کہ یہ واقعی بڑا قابل آدمی ہے -

اسکے بعد خدائی فوجدار نے یون کہنا شروع کیا حضرات طالب علم کو اگر دقت ہے تو یہ ہے کہ اول تو بیچارے مفلس ہوتے ہین انکا افلاس انکو تباہ کر دیتا ہے کبھی فاقے خان سر پر کھڑے ہین - کبھی کپڑے لتے ہو گئے کبھی جڑاول کا بنانا مشکل ہوجاتا ہے - لیکن اگر صاحبان سیف سے مقابلہ کیجیے تو طالب علم کی سختیون اور مصیبتون کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہے -

فصل - ۱۱

اسقدر تقریر اتنی دیر تک کرکے اب ذرا خدائی فوجدار سلمہ اللہ الغفار نے دم لیا اور اسکے بعد پھر یون ارشاد فرمایا - مانا کہ طالب علم مصدر دائرۂ افلاس ہوتے ہین مگر سپاہی بیچارہ تو اور بھی مفلس ہوتا ہے یا یون کہین کہ مفلسی کو بھی سپاہی کا افلاس دیکھکر شرم آتی ہے - تنخواہ قلیل اور وہ بھی وقت پر نہین ملتی اور اگر ملی بھی تو -

میری تنخواہ مین تنہائی کا	ہوگیا ہے شریک سا ہوکار

ہان اگر جنگ کے بعد لوٹ مار ہوئی اور کچھ ہتھے چڑھا تو شیر مادر ہے ورنہ فاقے خان ہر گھڑی سر پر موجود مزاج پرسی کر رہے ہین - سردی سے دانت کڑکڑاتے ہین اور سپاہی بیچارہ میدان جنگ مین فضا سے دوچار ہو رہا ہے - گرمی وہ کہ چیل انڈا چھوڑتی ہے اور یہ آگ کے منھ مین ہین - دن ہو چاہے رات ان کو یکسان ہے اور جو اک ذرا سی گولی لگی اور اٹھا غفیل ہوگئے تو بس گئے ہی گذرے - اب کوئی پوچھنے والا نہین طالب علم کو ان باتون سے کیا واسطہ ہے وہ اپنی گون پھڑکاتے پھرتے ہین اور بیشبہا تنخواہین پاتے ہین طالب علم سے سپاہی پوچھ سکتا ہے کہ -

من و تو ہر دو خواجہ تاشائیم	بندۂ بارگاہ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیاسودم	گاہ بیگاہ در سفر بودم
نہ تو رنج آزمودۂ نہ حصار	نہ بیابان و راہ و گرد و غبار
قدم من بسعی پیشتر است	پس چرا راحت تو بیشتر است
تو بر بندگان مہر وئی	با کنیزان یاسمن بوئی
من فتادہ بدست شاگردان	بسفر پائے بند و سر گردان

اسکے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہین جنسے ظاہر ہوتا ہی کہ صاحب سیف کو صاحب قلم پر ترجیح ہی - اب اس امر کا قطعی طور پر فیصلہ نہین ہوا کیونکہ دونون فریق اپنے اپنے دلائل قاطعہ پیش کرتے ہین اور اسی سبب سے بات بڑھتی ہی -

تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین	ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

اہل قلم کہتے ہین کہ انتظام دنیا اُنکے بنائے ہوئے قوانین اور وضع کیے ہوئے آئین پر منحصر ہی لہذا انکو اہل سیف پر ترجیح ہی اور ہم کہتے ہین کہ آپ ایک دس قانون وضع کیجیے پیچ نمی شود - اگر رعایا اُنکی پابندی نکرے تو فوجی کارروائی کی ضرورت ہو یا نہو - لہذا تلوار کو قلم پر ترجیح ہی وہو المراد - اناکہ عالم و فاضل ہونے کے لیے محنت مشقت شب بیداری درکار ہی مگر سپاہی کو اس سے کہین زیادہ محنت کرنی پڑتی ہی تب کہین جاکے سپاہی ہوتا ہی اور اس سے بڑھکر فضیلت اور شرافیت اور کیا ہوگی کہ سپاہی ہر دم جان بکف رہتا ہی ادھر بگل ہوا اور اُدھر وہ لیس - فرض کرو کہ سپاہی کو حکم دیا گیا کہ فلان قلعے کے پھاٹک پر کھڑے رہو وہ ہتھیار لگائے بندوق چھتیائے سنگین چڑھائے رپ رپ کرتا ٹہل رہا ہی اُسکو معلوم ہی کہ جہان وہ کھڑا ہی وہان غنیم نے نیچے سرنگ لگائی ہی اور اب تھوڑی دیر مین وہ اُڑا ہی چاہتا ہی مگر اپنی جگہ سے ہل نہین سکتا کہ سپہ گری مین بٹا لگ جائیگا مرجانا قبول مگر بھگوڑون کی فہرست مین نام لکھوانا نہین منظور - ہان ٹھہرنے سے اتنا ہو سکتا ہی کہ اپنے افسر کو اطلاع دے مگر خود ہر دم تیار رہے کہ سرنگ سے بارود اُڑی اور مع قلعہ کے زمینون کے اُڑکے آسمان پر پہونچا اور وہان سے گرا تو تحت الثریٰ کی خبر لی اور اس سے بچگیا تو میدان جنگ مین شمشیر کی چمک ہی یا توپ دھرتی دھمک ہی یا گولہ بجلی کڑک ہی غنیم کا نیزہ جگر کے قریب ہی - گولی سن سے نکل گئی - بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی - ایک دن چھری گلے پر پھیری ہی جائیگی مگر بایں ہمہ وہ اپنے نام کے لیے آگ مین پھاندنے تلوار کے منہ چڑھنے کو معراج سے کم نہین سمجھتا - اور سب سے بڑھکے لطف یہ ہی کہ ادھر ایک گرا اُدھر دوسرے نے اُسکی جگہ لی اور اگر وہ بھی غرق بحر فنا ہوا جیسا کہ اکثر ہوتا ہی تو فوراً ایک اور آگیا اور اسی طرح سلسلہ برابر تا قیام رہتا ہی - ان آلات جدید نے اور بھی سپاہی کی جان پر غضب ڈھایا ہی - یہ گولیون کی خبر لاتے ہین - تمارے آسمان سے اُتارتے ہین - ان آلات جدید نے یہ ستم ڈھایا کہ بودے سے بودا اور بزدل سے بزدل آدمی جب چاہے بڑے بڑے نامی بہادرون کو کمینگاہ سے مار ڈالے - لاحول ولاقوۃ الا باللہ ان آلات کے موجدون کو غارت کرے - انسان بے سان و گمان کھڑا ہوا ہی اور سن سے ایک گولی خدا جانے کہان سے آئی اور ہاتھی اور شیر تک کا کام تمام کر دیا - اور ایسے ایسے بہادرون کی جان لی جو بنی نوع انسان کے تحر و افتخار تھے مجھے افسوس ہی کہ اس پاجی پنے کے زمانے مین مین نے اس پیشہ کو کیون اختیار کیا افسوس

اس بات کا ہے کہ ذرا سی بارود یا ننھی سی گولی میری جان لینے کے لیے کافی ہے ایک ذرا سی گولی اگر اینڈی بینڈی لگی تو جان سن سے نکل جائے اور وہ نام نہاد جو مین اپنی قوت بازو سے حاصل کر سکتا ہون اُسکے حاصل کرنے سے محروم رہون مگر اس بات سے البتہ تسلی ہوتی ہے کہ آجتک تمام روے زمین پر میرا سا بہادر یا نامدار نہین پیدا ہوا اور نہ کسی نے اسقدر سختیان اور مصیبتین برداشت کین۔

اور سب لوگ تو کھا رہے تھے اور خدائی فوجدار بڑھ بڑھ کے باتین بنا رہے تھے بدھو نے کئی بار کہا کہ خدا کے واسطے کھانا تو کھا لیجیے۔ تقریر کرنے کو ابھی بڑا وقت ہے مگر وہ سنتے کسکی تھے۔ لاحول ولاقوۃ۔ ایک لقمہ بھی نہ کھایا۔ سامعین کو اس اسپیچ کے سننے سے اور بھی رنج ہوا کہ ایسا عالم آدمی اور دماغ کا یہ حال اور سب باتون مین صحیح المزاج مگر اس ایک امر مین سودائی سپاہی صاحب نے کہا حضرت گو مین صاحب قلم اور ایم اے اور علوم ہنر کا غلام ہون سپاہی نہین ہون مگر آپ کی اس راے سے مجھے اتفاق ہے کہ قلم پر تلوار کو ترجیح ہے۔

کھانا کھانے کے بعد جب دسترخوان بڑھایا گیا تو بھٹیارن اور اسکی لڑکی نے وہ کمرہ مستورات کے لیے آراستہ کیا جسمین خدائی فوجدار کا پلنگ پہلے بچھا ہوا تھا اور ادھر شہزادی کے میان نے لیلیٰ کے ساتھ جو مرد تھا اُس سے کہا کہ یار اپنی سرگذشت بیان کرو کہ ذرا دل بہلے اسنے کہا تعمیل ارشاد واجب الانقیاد مین کوئی عذر نہین مگر شاید میری سرگذشت بہت دلچسپ نہو۔ بہرکیف مین ضرور عرض کرونگا۔ پادری اور شہزادی اور جمیلہ نے اِنکا شکریہ ادا کیا اور کہا بسم اللہ۔ ع۔ کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے۔ اِسنے کہا ضرور عرض کرونگا۔ آپ کے ذرا سے اشارے کی دیر ہے اور میرا حال ایک سچا واقعہ ہے کوئی کہانی تو ہے نہین کان دھر کے سُنیے۔ سب ہمہ تن گوش ہوے اور اس شخص نے فصاحت بیانی کے ساتھ اپنی سرگذشت یون سُنائی۔

فصل ۱۲

کوہ ہمالچل کی چوٹی کے پاس ایک قصبہ واقع ہے۔ سبز شہر۔ میرے آبا و اجداد کا یہی شہر ملجا و ماوا تھا۔ مگر ہم لوگ مرزبو اور دُرودینارو دوم مین اسقدر خوش نصیب نہ تھے جسقدر قدرت نے ہمکو احسانمند کیا تھا۔ والد بزرگوار نے اپنے خاندان مین سب سے زیادہ روپیہ پیدا کیا مگر سب اُڑا دیا اور اس ناعاقبت اندیشی کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکپن سے سپاہی پیشہ تھے کیونکہ سپہ گری وہ پیشہ ہے جسمین غریب تک فیاض ہوتا ہے اور فیاض تباہ حال سپاہیون مین شاذ ہی ایسے ہین جو فضول خرچ نہ ہوتے ہون۔ میرے آبا و اجداد بڑے فضول خرچ تھے اور ظاہر ہے کہ جن لوگون کی شادی ہوگئی ہے اور جو صاحب اولاد ہین اُنکا فضول خرچ ہونا ستم کا سامنا ہے۔ اور اُنکے بال بچون کی بڑی شامت ہے۔ میرے باپ کے تین لڑکے تھے اور تینون بالغ۔ والد نے یہ راے قائم کی کہ وہ اپنا مال اور اسباب تقسیم کر ڈالین۔ ایک دن اُنھون نے تینون لڑکون کو بُلوایا اور یون تقریر کی

اس بات کے کہنے کا تو مجھے کوئی ضرورت نہین کہ مجھے تم سے بڑی محبت ہے کیونکہ تم میرے لخت جگر اور نور بصر ہو۔ آج مین سوچا کہ مجھے زیبا نہین ہے کہ تمھارے لیے کچھ چھوڑ نہ جاؤن اور سب مال اُڑا دون۔ تم تینون بالغ ہو اور کوئی پیشہ یا نوکری اپنی مرضی کے موافق کر سکتے ہو تاکہ عزت اور توقیر کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ مین اپنی جائداد کے چار حصے کرتا ہون ایک حصہ مین تو گا تاکہ بقیہ زندگی بسر کرون اور تین حصے تم تینون کو دونگا۔ مساوی۔ برابر مثل مشہور ہے کہ تین معزز پیشے ہین۔ یا تو چرچ کی نوکری کرے یا سمندر اور جہاز کے ذریعے سے سوداگری کو ترقی دے یا بادشاہی ملازمت اختیار کرے۔ بادشاہ کی ملازمت مین اگر مقرب سلطانی ہو جائے تو سگ حضور ببرادر دوراب ہماری صلاح یہ ہے کہ تم مین سے ایک تو علم و فضل کے مسلک کا سالک ہو ایک سوداگری کرے اور ایک شاہی فوج مین ملازمت کرکے بادشاہ وقت کے کام آئے اور دولت اور مال سے مالا مال ہو جائے۔ تین دن کے اندر تم کو تمھارا حصہ ملجائیگا اب یہ بتاؤ کہ تم میری صلاح کو پسند کرتے ہو یا ناپسند سب کے پہلے مجھے حکم ہوا کہ تم بڑے لڑکے ہو جواب دو۔ مین نے کہا ہم لوگ اپنے اپنے سمجھ لینگے آپ خوب دل کھول کے صرف کیجیے اور اگر ہم پر فرض ہے کہ اسکا ضرور جواب دین تو بندے کو سپاہ کی نوکری پسند ہے۔ خدا اور بادشاہ دونون کی خدمتگزاری کرون منجھلے بھائی نے کہا مجھے سوداگری پسند ہے۔ اور سب سے چھوٹے بھائی نے چرچ کی نوکری پسند کی۔ والد نے یہ فیصلہ ہونے کے بعد ہم سب کو مال اور جائداد اور اسباب تقسیم کر دیا اور ہمارے چچا نے سب جائداد ہم سے مول لے لی تاکہ آبائی جائداد ایک ہی مین رہے سب بھائی والد سے رخصت ہوئے مگر مین نے اپنے حصے مین سے ایک حصہ والد کو واپس دیا اور ایسا ہی میرے دو اور بھائیون نے کیا۔ بندہ ایک جہاز پر وطن سے چلا اور بائیس برس سے نہ باپ کا حال معلوم ہے نہ بھائیون کا صدہا خطوط بھیجے مگر جواب ندارد۔ اب میری بیتی سنیے کہ مجھ پر کیا گذری۔

مین نے فوج مین نوکری کی اور نوکر ہوتے ہی کئی لڑائیون مین نام کیا اور کچھ دن بعد سُنا کہ بہت بڑی جنگ عظیم کی تیاریان ہو رہی ہین مجھ سے صیغۂ جنگی نے وعدہ کیا کہ ابکی موقع ملیگا اسمین مین کپتان کا عہدہ پاؤنگا۔ الغرض کئی جنگون مین اس مہم کے بعد بھی مین شریک ہوا اور کئی فتوح پائین اور فوج پیادہ کا کپتان مقرر ہوا خوش نصیبی سے یہ عہدہ معزز پایا اور نہ مجھ مین اتنی لیاقت کہان۔ جنگ بحری و بری دونون مین ہمارے بادشاہ نے سرخروئی حاصل کی ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ خطاب اور تمغون کے عوض ہاتھون مین ہتھکڑی پڑگئی اور پاؤن مین بھاری بھاری زنجیر۔ مجھے غنیم نے گرفتار کر لیا اور میرے سپاہی میری کمک نہ کر سکے۔ چار دن تک بحری اور بری جنگ مین میری فوج کامیابی کے ساتھ لڑی۔ اور کئی بار غنیم کے نشان اور پھریرے چھین چھین لیے۔ ہماری فوج ایسے ایسے مقامون پر گئی جہان کوئی اور سپاہی دقت سے جا سکتے۔ پہاڑون پر چڑھنا اور دریاؤن کے

پُل بنانا اور آگ مین پھاند پڑنا اور توپون کے مُنھ مین چلے جانا اُنکا ادنیٰ سا کام تھا۔

بعض بعض مقامات پر غنیم اپنے قیدیون کے ساتھ بڑا ظلم کرتے تھے ایک بحری فوج کے کپتان کو گرفتار کرکے اسقدر گھونسے لگائے کہ ضرب شدید کے سبب سے اُسکا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کرگیا قید کی حالت مین طرح طرح کی خبرین سننے مین آتی تھین کہ فلان قلعہ غنیم کے قبضے مین آگیا فلان مقام پر چھاپا مارا۔ فلان جزیرے مین غدر ہوگیا۔ قیدیون کے ساتھ یون جبر سے پیش آئے۔ یون ظلم ڈھائے۔ جی بھر آتا تھا کہ مین اس قید سے نجات پاؤن تو جوہر دکھاؤن مگر اسیری کی حالت مین کیا کرسکتا تھا۔ قہر درویش بر جان درویش۔

از دست گدائے بے نوا نا ید ہیچ	جز آن کہ بصدق دل دعائے بکند

مجھے معلوم ہوتا تھا کہ تمام عمر قید ہی مین رہونگا اور رہائی کی صورت خواب مین بھی نظر نہ آتی بالکل مایوس ہوگیا تھا کیونکہ غنیم کی فوج کی روز بروز ترقی دیکھکر یقین نہین آتا تھا کہ وہ کبھی شکست پائیگی مفصل اور قصبون اور دیہاتون اور جزیرون سے اُنڈی چلی آتی تھی۔

ایک روز مین نے سُنا کہ غنیم نے جسکی فوج مین بندہ قید تھا بائیس اعلیٰ درجہ کے جرنیل اور بیس ہزار آدمی تہ تیغ کرڈالے مگر ہم لوگ اُس بہادری اور جرأت سے لڑے کہ جو تین سو آدمی بچے تھے اُنمین سے کوئی بغیر زخمی ہوئے گرفتار نہ ہوا۔ جان پر کھیل کے لڑے اس جنگ مین ایک بڑا نامی کمانیر جو اعلیٰ درجے کا انجینیر اور بڑا تجربہ کار افسر تھا گرفتار ہوا۔ اُنکے علاوہ اور کئی نامی گرامی افسر قید کرلیے گئے۔ اور بڑی تباہی ہوئی ایک سال کے بعد جسکی فیاضی تمام ملک بھر مین مشہور تھی غنیم کے چند آدمیون نے اس بہانے سے جنگل مین لیجا کر مار ڈالا کہ ہم بچا دینگے اور اپنی پناہ مین لینگے اسکا سر کاٹ دیا اور تردد فاضلہ جو سپہگری کے اصول کے منافی ہے کرکے قاتل بھی سزایاب ہوے۔ اُنکے جرنیل نے اُنکو پھانسی دے دی کہ زندہ کیون نہ لائے۔ میرے ساتھی قیدیون مین سے ایک نوجوان آدمی چھوٹا سا افسر تھا اُسکو شعر و سخن کا بڑا شوق تھا یہ اور مین دونون ایک ہی کمرے مین قید تھے اسنے دو نظم حسب حال سُنائین۔ دونون مجھے بزبان یاد ہین مین آپ کو سُناؤنگا۔ محظوظ ہوجیے گا اور حظ وافر اُٹھائیے گا۔ اس شاعر کا نام ابراہیم تھا۔

فصل ۔ ۱۳

ابراہیم کا نام سُنتے ہی شہزادی کے میان نے کہا اخاہ! آپ ابراہیم کو جانتے ہین۔ جل جلالہ۔ بھلا کچھ معلوم ہوا کہ وہ اب کہان ہین۔ اُسنے کہا میرے سامنے ایک جاسوس کے ہمراہ قید سے بھاگے تھے واللہ اعلم پھر تو نہین گرفتار ہوے اُسنے کہا ابراہیم میرے بھائی کا نام ہے اور مین آپ کو خوشخبری سُناتا ہون کہ وہ اب رہا ہین اور تین لڑکون کے باپ۔ اس مرد اجنبی نے کہا مین بڑا خوش ہوا کیونکہ دنیا مین اس سے بڑھکے خوش نصیبی کی بات

ور گیا ہوں کہ تیسرے رہائی نصیب ہو۔ شہزادی کے میان نے کہا ابراہیم کا وہ کلام منظوم ہمین خوب یاد ہم سب کی راے ہوئی کہ تصنیف المصنف نیکو کند بیان۔ بھائی کا کلام آپ خود ہی سُنائیے سنو وہ یون زمزمہ سنج ہوے۔

بس بگردید و بگردد روزگار	دل بدنیا در نبندد ہوشیار
اے کہ وسعت میرسد کاری بکن	پیش ازان کز تو نیاید ہیچ کار
اے کہ در شہ ہا مہا آوردہ اند	رستم و اسکندر و اسفندیار
ما بدانستیم این خداوندان ملک	کز بسے خلق ست دنیا یادگار
این ہمہ رفتند و ما اے شوخ چشم	ہیچ نگرفتیم از ایشان اعتبار
اے کہ وقتے نطفہ بودی در شکم	وقت دیگر طفل بودی شیر خوار
مدتے بالا گرفتی تا بلوغ	سرو بالاے شدی شیرین عذار
ہم چنین تا مرد نام آور شدی	فارس میدان و مرد کارزار
آنچہ دیدی بر قرار خود نماند	آنچہ بینی ہم نماند برقرار
دیر و زود این شکل و شخص نازنین	یاد خواہد برد خاکش را غبار
گل نخواہد چند بیشک باغبان	ورنہ چیند خود فرو ریزد ز یار
این ہمہ ہیچ ست چون پی بگذرد	تخت و بخت و امر و نہی و گیر و دار
نام نیکو گر بماند ز آدمی	بہ کزو ماند سراے زر نگار
سال دیگر را کہ میداند حساب	تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار
خفتگان بیچارہ در خاک لحد	خفتہ اندر کلۂ سر سوسمار
صورت زیباے ظاہر ہیچ نیست	اے برادر سیرت زیبا بیار
آدمی را عقل باید در بدن	ورنہ جان در کالبد دارد حمار
پیش ازان کز دست تو بیرون برد	گردش گیتی ز رایم اختیار
گنج خواہی در طلب رنجے ببر	خرمنے می باید تخمے بکار
چون خداوندت بزرگی داد و حلم	خردہ از خُردان مسکین درگذار
چون زبردستیست بخشد آسمان	زیردستان را ہمیشہ نیک دار
غدر خواہان را خطا کاری بخش	بے نہارے را بجان دہ زینہار

شکر نعمت را نگہ میدار کہ حق	دوست دارد بندگان حق گزار	
باغربان لطف بے اندازہ کن	تا برندت نام نیکی در دیار	
ہر کہ دو پا مردم بد پرورد	دیر و زود از جان برآرندش دمار	

اسکے بعد انھون نے دوسرا کلام جو ابراہیم نے اپنے ساتھی قیدی کو سنایا تھا یون پڑھا۔

اے دل بکام خویش جہانرا تو دیدہ گیر	در دے ہزار سال چو نوح آرمیدہ گیر	
بستان و باغ ساختہ گیر اندرا و بسے	ایوان قصر سر بفلک بر کشیدہ گیر	
با دوستان مشفق و یاران مہربان	بنشستہ و شراب مروق چشیدہ گیر	
ہر نعمتے کہ ہست بعالم تو خواجہ وان	ہر لذتے کہ ہست سراسر چشیدہ گیر	
چون با دشاہ عدل نہ بر تخت سلطنت	صد جامۂ حریر بدولت دریدہ گیر	
ہر گنج و ہر خزانہ کہ شاہان نہادہ اند	آن گنج و آن خزانہ بنگ آوریدہ گیر	
روز پسین کہ ہیچ نماند بجز دریغ	صد بار شہیت دست بدندان گزیدہ گیر	

اس کلام پند و موعظت کو سب نے پسند کیا اور اُس مرد اجنبی سے کہا جناب مجھے کمال مسرت دلی ہوئی کہ ہمارے دوست نے اس کنج اسیری سے رہائی پائی اور آزاد ہوے۔ اسکے بعد سلسلۂ سخن جاری کیا۔ (ہمارے غنیم نا ہنجار نے دو قلعۂ بزرگ مسمار کر ڈالے۔ اُنکا مسمار کرنا اور ڈھانا بڑا مشکل تھا اسکی تدبیر یہ کی گئی کہ تین چار مقام پر سرنگ دی گئی اور قلعہ کو اُڑا دیا۔

جن قیدیون کو غنیم زبردستی لیگئے اُنکے ساتھ اکثر بڑا برتاؤ کیا گیا اُنکے قید خانون سے خدا بچائے۔ الامان والحذر۔ اکثر مقامون پر تو ایسے قید خانے ہین کہ وہان سے انسان نکل ہی نہین سکتا۔ بس کھانا اور کپڑا بھر تو ملتا جلتا ہی اور کوئی انسے یہ نہین پوچھتا۔

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہی	ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی	

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ لوگ قیدیون سے زر کثیر لیکر اپنے غلامون کو اُنکی جگہ قید خانے مین بٹھا دیتے ہین اور یہ دونون مزے مین رہتے میرے سامنے کئی معزز قیدیون کی درگت بنائی گئی کسی کے کان کاٹے کسی سے پہیّی پسوائی۔ کسی کو پھانسی دے دی۔ ہمارے وارڈ کا انسپکٹر بڑا جاہل آدمی تھا اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ کسی کو سزا دے کسی کو پھانسی پر چڑھائے۔ ہر وقت بدی کی طرف مائل۔ صرف ایک قیدی سپاہی کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا تھا اُسکو نہ کبھی گالی دی نہ برا بھلا کہا حالانکہ اس سپاہی سے اکثر امور ایسے سرزد ہوئے کہ ہم لوگون کو خوف تھا کہ مبادا اسکو کھڑے کھڑے زندہ چنوا دے اگر وقت ہوتا تو کچھ نہ کچھ

آنکی بے ضابطگیون کا حال بیان کرتا۔ خیر آمدم برسر مطلب۔

ایک دن مین اور تین قیدی قید خانے کے سہ منزلے مکان کی اِدھر اُدھر چھتون پر کود رہے تھے کہ دیکھین زنجیر مین کے کون زیادہ کود سکتا ہی اب سُنیئے کہ قید خانے مین کئی دریچے تھے ایک دریچے سے ایک بید نظر آیا جسکے کونے مین رومال بندھا ہوا تھا مین کو لیا اور کونے سے رومال لیا تو اُسمین سے پانچ اشرفیان نکلین معلوم ہوا کہ کوئی عورت ہی ہمنے جھانک کے دیکھا اور شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بید نظر آیا اور پھر پندرہ روز تک گو یہ لوگ روزد دریچے کی جانب نظر ڈالتے تھے مگر بے سود۔ پندرہ دن بعد پھر بید مع رومال کے دیکھا رومال کو کھولا تو چالیس اشرفیان اور ایک خط بزبان عربی لاہم بڑے خوش ہوے کہ اتنی اشرفیان قید خانے مین ملین مگر عربی دان کوئی نہ تھا کہ خط کو پڑھ سکتا۔ ایک قیدی عربی جانتا تھا اور لکھ بھی سکتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ یار یہ کاغذ ہمنے اپنی کوٹھری کے سوراخ مین پایا ہی دیکھو تو اسمین کیا لکھا ہی۔ اُس سے مجھسے یارا نہ ہوگیا تھا خط لیکر کھولا اور پڑھا اور کچھ دیر تک خود اپنی زبان مین اُسنے ترجمہ کیا۔ دریافت کیا کہ تمھاری سمجھ مین کچھ آیا اُسنے کہا ایک ایک حرف سمجھ سکتا ہون لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ لفظی ترجمہ ہو تو قلم دوات کاغذ منگواؤ۔ اوریون ترجمہ کیا۔ جب مین بچہ تھی میرے باپ کے پاس ایک لونڈی تھی جو مجھے اچھی اچھی باتین سکھاتی تھی اور حضرت مریم کی نسبت بہت سے امور سکھائی تھی۔ وہ عورت عیسائی تھی مگر بعد وفات وہ قعر جہنم اور آگ مین نہین گئی بلکہ سیدھی اللہ کے پاس گئی دو بار خواب مین مین نے اُسکو دیکھا اور دونون دفعہ اُسنے کہا کہ بیٹی تم فلان ملک مین جاؤ اور وہان جاکے حضرت مریم کی زیارت سے مشرف ہو۔ آپ لوگون کو اگر اُس ملک کا پتا معلوم ہو تو ضرور بتایئے۔ اگر بتاؤ تو مین تمھارے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہون اور اگر تمکو پسند نہین تو حضرت مریم میرے لیے کوئی اچھا سا شوہر تجویز کر دینگی یہ خط بہت پوشیدہ لکھا ہی کسی غیر کے ہاتھ نہ پڑنے پائے خبردار رہنا۔ کسی کا اعتبار نہ کرنا اگر والدہ ماجد سن پائینگے تو کنوین مین ڈھکیل دینگے۔ اور پتھرون سے کنوین کو دھنک دینگے اور اگر عربی زبان مین جواب نہ لکھ سکو تو اشارون سے بتا دو۔ حضرت مریم کی مدد سے ہماری سمجھ مین آجائیگا۔ خدا اور بی بی مریم اور صلیب کا تمپر سایہ رہے مین صلیب کو اکثر چوم لیتی ہون۔ کیونکہ اُس قیدی نے مجھے یہی ہدایت کی تھی۔

اس خط کے مطلب سے سامعین کو بڑی خوشی ہوئی اور خوشی کے ساتھ حیرت بھی تھی جسنے خط پڑھا تھا اُسکو ہماری مسرت اور حیرت سے یہ یقین ہوگیا کہ ہم لوگون کو اتفاق سے نہین ملگیا ہی بلکہ کسی نے واقعی ہمارے نام بھیجا ہی۔ اُسکو یقین ہوگیا کہ اس اجنبی کے ذریعے سے ضرور ہم سبکی رہائی ہوجائیگی گریہ وزاری سے اُسنے کہا کہ یارو ہمکو بھی اُسکے ذریعے سے رہا کرادو۔ لوگون نے جو یہ سُنا تو اُسکی حالت پر رحم آیا اور سوچے کہ اسپر

افشاں ہوا کر دو۔ سب حال صاف صاف کہدیا جس ورجے مین سے بید آیا تھا وہ ہمنے اسکو دکھادیا اور اسکا مکان بھی دکھادیا تو اُسنے کہا چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہوجائے مین اس مکان کے مکین کو ضرور ڈھونڈھ نکالونگا اب ہماری رائے ہوئی کہ اس عورت کے خط کا جواب لکھین اور چونکہ ایک عربی خوان ملگیا تھا لہذا اب تحریر جواب مین آسانی تھی مین بتاتا گیا اور وہ عربی خوان عربی مین ترجمہ کرتا اور لکھتا گیا۔ مین ابھی ابھی حرف بہ حرف بیان کرونگا کہ اس خط مین مین نے کیا لکھوایا تھا اس مصیبت کے دنون مین جو جو سختیان میرے اوپر گذرین وہ مجھے ازبر ہین اور جب تک دم مین دم باقی ہے مین اُنکو نہ بھولونگا۔ جواب خط یون لکھا گیا۔

اے بی بی خدا سے برحق تمکو اپنے سایۂ عاطفت مین رکھے اور بی بی مریم کی تمپر ہمیشہ مہربانی رہے جسنے تمھارے دل مین یہ بات ڈال دی کہ اُنکی زیارت کرو اور جو تمپر اسقدر مہربان ہین۔ انسے دعا مانگو کہ وہ تمکو ہدایت کرین کہ کن کن آسان طریقون سے تم اُنکے احکام کی تعمیل کرسکتی ہو کیونکہ وہ اسدرجہ نیک ہین کہ ضرور بالضرور ہدایت کرینگی اور سیدھا راہ دکھائینگی ہین جہانتک ممکن ہوگا اور میرے ہمراہیان اور ہمدم سبکی جان تک تمھارے لیے حاضر رہے مجھے برابر اپنے ارادون سے مطلع کرتی رہیے کہ کون کون کارروائی آپ کرنے والی ہین مین ہمیشہ جواب شافی بھیجا کرونگا۔ خدائے تبارک وتعالے کی عنایت سے ایک قیدی ہم مین سے عربی زبان پڑھ لکھ لیتا ہے اس خط سے تمپر ظاہر ہوجائیگا۔ آپ بلا اندیشہ وتامل ہمکو اپنی حرکات سکنات سے مطلع فرماتی رہیے۔ اب رہا یہ امر کہ تم میری بی بی ہونا چاہتی ہو۔ ازینجہ بہتر چشم ما روشن دل ما شاد۔ خانۂ احسان آباد۔ جب کبھی اس قسم کا موقع ہاتھ آئیگا تو ہرگز ہاتھ سے نہ دینگے تم خوب جانتی ہو کہ ہمارے اہل وطن اور ہم لوگ اپنی بات کا کسقدر خیال رکھتے ہین جان جائے بات نہ جائے اے پیاری بی بی اللہ اور بی بی مریم تمکو اپنے ظل عاطفت مین رکھین۔

خط لکھکر بند کیا اور دو دن تک اس انتظار مین رہا کہ بھیڑ چھٹے تو کام نکلے جب لوگ کم ہوے تو مین حسب سابق اُسی مقام پر بید کی تلاش کرنے لگا جہان اسکے دیکھنے کا عادی تھا کچھ عرصے بعد خدا خدا کرکے بید نمودار ہوا اب مجھے کیا معلوم کہ بید کسکے ہاتھ مین تھا مین نے دیکھا تو کل سامان لیس تھا لہذا کاغذ یعنی وہی خط بید مین باندھدیا تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمارا ستارہ چمکا اور بید مع رومال نمودار ہوا۔ مین نے اُٹھالیا دیکھتا ہون تو ہر قسم کے سکے اشرفیان روپیہ کوئی سب ملاکے پچاس کے قریب ہونگے اس سے ہم لوگونکی باچھین کھل گئین اور اب اور بھی زیادہ امید ہوئی کہ اس قید سخت سے ضرور رہائی پائینگے اور آزاد ہوجائینگے اُسی شب کو وہ عربی خوان واپس آیا اور کہا کہ وہ عورت بڑی مالدار کی لڑکی ہے اور لوگون کی رسے ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت عورت اس ملک مین نہین ہے کئی امرائے ذوی الاقتدار اور کروڑپتی رئیسون نے خواہش کی کہ اُسکے ساتھ شادی کرین مگر اُسنے منظور نہ کیا۔ اب ہم نے جو غور کیا تو اُس خط کے مطالب اور اُس گفتگو کے منشا کو مطابق یکدیگر پایا یا

مشورہ کیا کہ کونسی تدبیر ایسی ہے کہ اس پری کو لیکر چل دین اور اس قید سے رہائی پائین راے یہ قرار پائی کہ اسکے
گھر کے منتظر رہین اور یہ بھی یقین واثق تھا کہ ہماری مدد کے بغیر وہ کوئی کام نہ کر سکیگی جب ہم نے یہ راے
قائم کرلی تو عربی خوان نے کہا آپ لوگ اصلا تردد نہ کرین یا تو میری جان ہی جائیگی یا مین آپ کو رہائی ہی دلوا دونگا
اسکے بعد چار دن تک ہمارے قید خانے مین آدمیون کی کثرت رہی جب لوگ چھٹے تو پھر بدستور سو اشرفیون
کے آیا اور باقی عربی خط مین جو عربی خوان نے پڑھکر سنایا یون لکھا تھا کہ مجھ مین نہین آیا کہ انجام مرام کیونکر ہوگا۔
حضرت مریم نے بھی کوئی تدبیر نہ بتائی۔ مین صرف اتنا کر سکتی ہون کہ اس دریچے کے ذریعے بہت سی اشرفیان
بھیجدون اس روپیے کے زور سے اپنے آپ کو اور اپنے احباب کو قید سے آزاد کرو اور ایک کشتی لیکر آؤ
مین اپنے باپ کے باغ مین جاکے رہونگی وہین مجھ سے ملنا وہان سے شب کو بلا خوف مین کشتی پر سوار ہوکر
چلی چلونگی یاد رکھنا تمکو میرے ساتھ شادی کرنی ہوگی ورنہ حضرت مریم کا عتاب تمپر نازل ہوگا۔ ابھی اور
روپیہ دونگی ذرا بھیڑ چھٹنے دو۔ خدا تم کو سلامت باکرامت رکھے آمین)۔

اس خط کے مضمون کے مطابق کئی آدمیون نے کہا کہ ہم اس بات پر راضی ہین کہ اور زر ہمکو بھیجا اور ہم رہا ہونے
کشتی لائین اور سب کو رہائی حاصل ہو مگر عربی خوان نے اس سے اتفاق نہ کیا انھون نے کہا صاحب سنیے
اسی طرح سے اکثر مفرر قیدی اورون کو جھانسا اور چکمہ دے کے چلدیئے اور آجتک آتے ہی ہین جب انسان
قید خانے کی مصیبتون سے رہائی پاتا ہے اور آزاد ہوجاتا ہے تو پھر باوصف وعدہ و اقرار واپس آنا غیر ممکن ہوجاتا
ہے اجل کے منھ سے نکلکر پھر اجل کے منھ مین جانا محال ہے۔ الغرض عربی خوان کا منشا پایا گیا کہ وہ خود جائین اور اپنی
تجربہ کاری و دیرینہ سے خود بھی فائدہ اٹھائین اور ہم سبکو بھی رہا کرین ہمنے اس خط کے جواب مین لکھا کہ جو تمنے
ہدایت کی ہے اور جو واقعی منجانب حضرت مریم ہے اس سے ہم کو اتفاق ہے۔ فورا اسکی تعمیل ہوگی۔ مین تمھارے
ساتھ شادی کرنے کو تیار ہون دوسرے دن جب بھیڑ چھٹی تو وہ پیادی کئی پارا آئی اور سب ملاکر دو ہزار اشرفیان
دیگئی اور خط مین لکھا کہ جمعہ کے دن مین اپنے باپ کے باغ مین جاؤنگی اُدھر مین نے روپیہ خرچ کرکے اپنی رہائی
کی فکر کی اور اس عربی خوان کو تنا روپیہ دیا جو کشتی کی خریداری کے لیے کافی تھا۔

اب سنیے کہ جمعہ کے ایک روز قبل یعنی جمعرات کے دن وہ زن خوبرو ایک ہزار اشرفی اور لائی اور
لکھا کہ مین اپنے باپ کے باغ جاتی ہون تم رہا ہوتے ہی پتا پوچھ کے فورا آنا مین نے لکھا کہ مین بسر و چشم
آؤنگا تم دعا مانگو کہ بی بی مریم ہمپر تمپر دونون پر مہربان رہین اس کارروائی کے بعد تکمیل کی مین کہ ہمارے
تینون ساتھی بھی رہائی پائین اور قید سے بچین مبادا ہمکو رہا اور اپنے آپ کو اسیر زندان دیکھکر کوئی ایسی بات
مین کی کارروائی کر بیٹھین جو اُس خاتون بلقیس مرتبت کی خواہشون کو پورا ہونے دے اور ہمکو آنیتین

گلے پڑین اور ظاہر ہو کہ روپیے کی اب ہمارے پاس کمی نہ تھی گو وہان ایسے ایسے معزز آدمی تھے کہ اس خوف کو میرے دل سے دور کر دیتے مگر مین سوچا کہ خطرے سے جہانتک بچا جائے بچنا ہی اچھا ہو۔ ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ لہذا جس ترکیب سے مین رہا ہوا تھا اُسی ترکیب سے اِنکو بھی مین نے رہا کیا اور کل روپیہ ایک معزز تاجر کے پاس رکھوا دیا کہ سرکار مین داخل کر دے اور ہم اطمینان آزادی حاصل کرین مگر ہمنے اپنا راز اُسپر افشا نہ کیا نہ اپنی کسی تدبیر سے اطلاع دی کہ۔ ع۔ نہان کے ماند آن راز کز سازند محفلہا ۔ ڈر تھا کہ مبادا وہ افشاے راز کر دے اور کیا کرایا سب خشت از بام ہو جائے۔ ع۔ یار را یار رے بود از بار یار اندیشہ کن ۔

فصل ۔ ۴۱

پندرہ دن بھی پورے نہین ہوے تھے کہ مرد معلوم یعنی وہی شخص جو کشتی کرایہ کرنے کی غرض سے بھیجے گئے تھے مع کشتی واپس آئے اس کشتی مین بیس آدمی بفراغت تمام و آسانی مالا کلام بیٹھ سکتے تھے سوچے کہ پہلے کام کی انجام دہی کے لیے پورا پورا وثوق حاصل ہونا چاہیے کہ کام واقعی بعنوان مناسب انجام پائیگا کوئی خلل اندار تو نہ ہوگا اندا انھون نے ایک اور جانب کا سفر کیا اور کشتی پر سوار ہو کر محمود نگر گئے جو وہان سے کوئی تیس فرسخ کے قریب تھا اور جہان انجیر خشک کی بڑی سوداگری ہوتی تھی۔ دو تین مرتبہ انھون نے یہ سفر اپنے دوست کے ہمراہ طے کیا یہ دوست اِس فرقے کے لوگون مین تھے جنکو بادشاہ وقت جنگ کے لیے نوکر رکھتے تھے بڑے تنومند بڑے جری سانتھا کے بہادر اور دلاور جب کشتی اُس باغ کی طرف سے گزری جہان کا پتا اس زن نے دیا تھا اُنھون نے کشتی کو لنگر انداز کیا اور ہر بار اُس زن امیر کے باغ مین جا کر اُسکے باپ سے میوے مانگے اور اُسکے باپ نے مسافر اور رئیس جانکر میوے کے دینے سے انکار نہ کیا حالانکہ کبھی کے صورت آشنا بھی نہ تھے یہ کچھ میوون کی چاٹ سے نہین جاتا تھا بلکہ مطلب سوا دیگر است کا معاملہ تھا مطلب یہ تھا کہ اُس رشک پری سے ملے اور کہے کہ کشتی تیار ہے انجام مرام کی فکر ہو گئی ہے مگر اسمین کامیاب ہونا میرا بھی کھیر تھی کیونکہ اس قسم کی عورتین ہر کس و ناکس سے مل نہین سکتین اور نہ نامحرم سے بول سکتی ہین ہان اگر باپ یا شوہر اجازت دے تو مضائقہ ندارد۔ اور اگر اصل مین دیکھیے تو اچھا ہی ہوا۔ کیونکہ اگر اُس رشک پری کو معلوم ہو جاتا کہ ہم لوگون نے ایسے ایسے آدمیون پر افشاے راز کر دیا تو غضب ہی ہو جاتا۔ خدا تو بڑا ہی مسبب الاسباب ہے اُسکی کریمی کے صدقے کہ اُسکا موقع ہی نہ آنے دیا۔ الغرض جب اسکو اسقدر معلوم ہو گیا کہ باغ تک رسائی آسان ہے۔ کشتی کو لنگر انداز کیا اور داخل ہوئی۔ تو جان مین جان آئی اور جمعہ کا دن ہماری روانگی کے لیے مقرر کیا گیا۔

کوئی بیس آدمی ہمارے ہمراہ چلنے کو تیار ہو گئے۔ مین نے اُنکو یہ صلاح دی کہ یکے بعد دیگرے چھپ چھپ کے پوشیدہ اور مخفی طور پر روانہ ہون۔ کسی کو کانون کان خبر نہ ہونے پائے اس مقام پر اتنے آدمیون کا ملنا آسان امر نہ تھا۔ الغرض ان سب کو ہدایت مناسب کی کہ علیحدہ علیحدہ آؤ اور اگر کوئی شخص راہ مین پوچھے کہ کون ہو اور کہان جاتے ہو تو کہدینا کہ فلان شخص نے بھیجا ہے میرا نام بتا دینا بس کوئی تمسے مواخذہ نہ کریگا اور مقام بتا کر حکم دیا کہ تم وہان ہی ٹھہرے رہنا۔

اس کارروائی کے بعد اب صرف ایک شی کی ضرورت باقی رہی اور یہ ضرورت بڑی اہم ضرورت تھی یعنی اس زن نیک کو لکھین کہ ہم فلان روز روانہ ہونگے اور یہان اس اس امر کی کارروائی ہو رہی ہے اگر ہم لوگ دفعتہً داخل ہو جائین تو ڈرنہ جانا اور نہ تعجب کرنا۔ میرا ارادہ ہوا کہ باغ مین جا کر کوشش کرون کہ اگر اتفاق سے کہین ملاقات ہو جائے تو گفتگو کرلون اور کل معاملات اور امور سے اطلاع دون۔ بہانہ یہ کیا کہ مجھے کچھ بوٹیون کی ضرورت ہے سب کے پہلے مجھے اُس زن نیک کا پدر پیر ملا اور اُس سے مین نے ایسی زبان مین گفتگو کی جو عام نہم تھی۔ اُسنے اُسی زبان مین جسمین کئی زبانین ملی ہوئی تھین مجھسے پوچھا کہ آپ کہان سے آئے ہین اور کیا کام ہے اور آپ کون ہین مین نے کہا حضرت مین ملا فرغول کا غلام ہون اور کچھ جڑی بوٹی کے لیے آیا ہون چٹنی بنانا چاہتا ہون۔ مین نے اپنے آپ کو اس وجہ سے غلام ملا فرغول بتایا کہ مجھے خوب معلوم تھا کہ اُس سے اور فرغول سے بڑا یارانہ ہے۔ پوچھا آپ کو رہا ہونے کا کیا دینا پڑا۔ آزاد ہو یا ابھی تک قیدی ہو۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ زن نیک خوش جمال برق وش پری تمثال نظر آئی اور مجھے دیکھکر آہستہ آہستہ ادھر کی جانب قدم بڑھایا۔ اسکے باپ نے جو اسکو آہستہ آہستہ میری جانب آتے دیکھا تو اشارہ کیا کہ قدم بڑھائے ہوے۔ اس مقام کی عورتین پردہ نہین کرتین بے حجاب مردون سے ملتی اور باتین کرتی ہین۔ قریب جو آئی تو۔

	ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ	صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ	

اُس وقت وہ جوبن تھا کہ اگر پری بھی دیکھ پاتی تو گلے سے لگائی عاشق ہو جاتی۔

	چلتی تو زمین مین سر و گڑتے	باتون مین منہ سے پھول جھڑتے	

بے اختیار جی چاہا کہ گلے سے لگالون۔ کسی سے پوچھون نہ پچھون۔ بس گلے ہی سے لگالون اور ہزار ہا مچھیان لون۔

	ہر بات مین سحر آفرینی	ہر رنگ مین شان نازنینی	
	غیرت دہ گلرخان نوشاد	شیرین حرکات اور پریزاد	

بر خیالہ آتش و ستم کوش	نسرین تن و نسترن بنا گوش

حق یون ہی کہ کسی کے سر پر اتنے بال بھی نہونے ہونگے جتنے اسکے گلے اور دست حنائی اور پائے مصفا مین جواہرات تھے۔ گوندنی کی طرح زر و جواہر سے لدی ہوئی تھی۔ حق تو یون ہی کہ جواہرات کو اُس نسے فخر تھا نہ اُسکو جواہرات سے۔ سر پر چھپکا طلائی گلے مین دُھلگی طوق چمپا کلی۔ جگنو اور پور پور چھلے۔ اور ہر زیور گرانبہا

ہیرہ دو عالم قیمت خود گفتہ	انرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

سب سے زیادہ قیمتی ہیرے تھے اور وہان کی عورتین ہیرے کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہین اور زیادہ تر ہیرے ہی کے دھنے زیور زیب بدن کرتی ہین انسے زیادہ اور کوئی قوم ہیرے کو عزیز نہین رکھتی اس مقام مین اسکے باپ سے زیادہ ہیرے جو مقدار اور قیمت دونون مین بڑھے ہوے تھے اور کسی کے پاس نہ تھے اور حاصل دریا و کان انیرسے قربان تھا حسن کی یہ کیفیت کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی کم نہوگا۔ دولت الانتہا والازوال کوئی بار پیشتر بھی دیکھا تھا مگر اس مرتبہ تو ستم ہی ڈھا دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خدائے پاک نے میرے اوپر رحم کھا کر پرستان کی پری لونیجا ہی۔ جب وہ بالکل قریب آئی تو پھر اسکے باپ نے کہا یہ میرے دوست صادق اور یار یکرنگ ملا فرغول کے غلام ہین اور یہان باغ مین آلوے بخارا اور آم کی کیری اور رادرک و پودینہ اور نسرین لینے آئے ہین اس پری نے تجاہل عارفانہ کرکے گفتگو شروع کی اور مجھ سے پوچھا کہ تم نے اپنی آزادی کی قدر پہچان لی۔ کیا اسیری کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو مین نے کہا مین اب آزاد ہوا ہون اور جس رقم کثیر پر مین نے رہائی پائی تھی اُس سے بھی اطلاع دی۔ اُسنے کہا حق یون ہی کہ اگر تم میرے باپ کے رفیق ہوتے تو اس سے دوچند رقم پر بھی رہائی نہ پاتے تم لوگون کا قاعدہ ہی کہ ہم کو فریب دینے کے لیے غریب اور مفلس بنجاتے ہو مین نے کہا مین آپ سے حجت نہین کرسکتا مگر اسمین شک نہین کہ مین ایک راستباز آدمی ہون اور آقا سے ہمیشہ بہ انکسار و اطاعت پیش آتا ہون۔ اور تادم مرگ خیرخواہ آقائے نامدار رہونگا اور ایک آقا ہی پر کیا فرض ہی ہر شخص سے مجھکے ملونگا۔ اس رشک حور نے پوچھا تم یہان سے کب جاؤگے مین نے کہا حضور عن جاؤنگا ایک نامی جہاز یہان سے روانہ ہوگا اُسی پر جاتا ہون اُسنے کہا اس جہاز کے لوگون کو تمسے کوئی بھی ہمدردی نہین ہوسکتی بہتر ہی کہ تم کسی ایسے جہاز پر جاؤ جسکے مسافر تمھارے ہمدردی کرین مثلاً ملا فرقان کا جہاز ہی چونکہ [illegible] مین نے کہا اگر یقین کامل ہو کہ ملا فرقان کا جہاز ضرور ہی روانہ ہوگا تو دو ایک روز اور [illegible] جاؤنگا کیونکہ اب اپنے وطن اور اپنے عزیزون کے دیکھنے کو ترستا ہون ایک ایک گھڑی ایک [illegible] معلوم ہوتی ہی۔ دم بھر کی جدائی بھی کمال شاق ہی۔ اگر جہاز پر ذرا تکلیف بھی ہوئی تو مضائقہ نہین [illegible] ہی ہرج کی بات نہین ہی مگر جی چاہتا ہی کہ پر لگا کر اُڑ جاؤن اُسنے کہا معلوم ہوتا ہی جو رو

ہو بس یہی سبب ہی۔ بی بی کا پیار آیا ہی اس سے پر لگا کے جانا چاہتے ہو مین نے کہا جی نہین میری شادی نہین ہوئی ہی مگر قصد ہی کہ وطن پہونچتے ہی عقد کرلون مین نے ایک عورت سے وعدہ کرلیا ہی۔ اُسنے پوچھا وہ عورت کچھ حسین بھی ہی۔ مین نے کہا بس اب یہ نہ پوچھیے ایسی خوبصورت ہی کہ بعینہ آپ ہی کی سی ہی۔ ذرا سرمو فرق نہین۔ اس غیرت حور کے باپ نے اس گرما گرم فقرے پر ہنسکر کہا اگر واقعی حسن مین میری بیٹی سے ٹکر لڑتی ہی تو سمجھین اصلا شک نہین کہ اپنی آپ ہی نظیر ہی یعنی بے نظیر ہی۔ کیونکہ میری لڑکی سے زیادہ حسین تو اس ملک مین اور کوئی نہین ہی غور سے دیکھیو سچ کہتے ہو یا جھوٹ۔ اس تمام گفتگو مین ایک شخص جو ہماری اور اُنکی زبان بخوبی سمجھتا تھا ہم کو جا بجا سمجھاتا جاتا تھا کیونکہ وہ غیرت حور ہماری زبان اچھی طرح نہین سمجھ سکتی تھی اشارون سے زیادہ تر گفتگو کرتی تھی۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی دوڑا آیا اور کہنے لگا چار آدمی باغ کی دیوار پھاند کر کود آئے ہین اور میوے توڑ رہے ہین۔ جب اس مرد پیر نے سُنا کہ قوم فاتح کے لوگ ہین تو خائف ہوا اور زنانہ حسین و نازنین بھی کانپ اُٹھی کہ اب غضب ہی ہو جائیگا کیونکہ اُس قوم کے لوگ اِس فرقے کے آدمیون کے ساتھ غلامون سے بھی بدتر برتاؤ کرتے ہین۔ اُسنے اپنی لڑکی سے کہا بیٹی تم جا کے چھپ رہو۔ مین ان سورون یا جیون سے گفتگو کرتا ہون۔ اور میری طرف مخاطب ہو کر کہا اچھا چٹنی کا سامان باغ سے لیکر تم بھی اب رخصت ہو اللہ تمھارا حافظ ہی۔ وہ تو اُدھر گیا اور اِدھر جب وہ درختون کے سائے مین ہوا تو اس حسینہ ماہرو نے آبدیدہ ہو کر کہا کیا تم اب جاتے ہو ہائے کیا اب تم رخصت ہی ہوتے ہو۔ مین نے کہا مین جاتا ہون مگر تمکو ساتھ لیکر جاؤنگا۔ تیار رہو اور جب ہمارے لوگ آئین تو تم کسی طرح کا خوف ہرگز نہ کرنا خبردار خبردار۔ جلدی اور کمال عجلت مین مین نے اپنے خیال ظاہر کیے اور وہ میرا مطلب بخوبی سمجھ گئی۔ اور میرے گلے مین بانہین ڈالکر آہستہ آہستہ خرام ناز سے ڈرتی کانپتی ہوئی گھر کی جانب چلی کہ اتنے مین اُسکا باپ اُن چارون کو باغ سے نکال کر واپس آیا اور ہم دونون کو معشوق و عاشق کی طرح گلے سے لگاتے اور لپٹاتے ہوئے دیکھ لیا ہمارا دم ہی تو نکل گیا مگر وہ رن خوشرو بڑی اُستاد تھی۔ ذرا ہراسان نہوئی سمجھ گئی کہ اگر ڈر کے الگ ہو جائینگے تو باپ کو بدی کی جانب خیال جائیگا حال کھل جائیگا۔ آہستہ سے کہا ذرا اور لپٹ جاؤ اور ایسی صورت بنائی کہ معلوم ہوتا تھا سچ مچ غش ہی آگیا۔ سر اور بھی جھکا دیا گردن ڈالدی اور لڑکھڑاتی ہوئی چلنے لگی اور مجھ سے اور بھی زیادہ لپٹ گئی اسکا باپ دوڑتا ہوا آیا۔ کہا ارے یہ کیا ماجرا ہی۔ خیر باشد۔ بیٹا کیسی ہو۔ جواب سننے کے قبل ہی خود کہا کہ (معلوم ہوتا ہی ان چارون سورون کتون یا جیون کے باغ مین دھنس آنے کے سبب سے اسقدر خائف ہوئی کہ غش کی نوبت آگئی) مین نے بھی اسطرح روکا اس قطع سے لیکر چلا کہ گویا گری ہی

پڑتی تھی مین نہ روکتا تو غش کے باعث سے گر پڑتی۔ اسکے باپ نے مجھ سے لیلیا اور چلنے لگا اور اُسنے آہستہ سے میری ہمانب مخاطب ہوکر کہا اب تم جاؤ۔ اب جاؤ، اور ایک آہ سرد بھری۔ پیر مرد نے کہا بیٹی لوگون نے تو کوئی بدی کی بات نہین کی۔ ڈرتی کیون ہو۔ اُن چارون کو مین باغ سے نکلوا آیا۔ دفان ہوگئے۔ اب کیا خوف ہی۔ مین نے کہا جناب اب مین اُنکو تکلیف نہ دونگا یہ مجھے ہنسی خوشی رخصت کرتی ہین اب جانے دیجیے انشاء اللہ اگر چٹنی کی ضرورت ہوئی تو پھر حاضر ہونگا خدا حافظ ہی۔ میرے آقا نے کئی بار کہا تھا کہ اس باغ سے بہتر لوبیا اور آم اور لہسن اور ادرک چٹنی کا پورا سامان اور کہین نہ ملیگا۔ اُسنے کہا آپ کا گھر ہی جب ضرورت ہوآئیے مگر میری لڑکی کے اتنا کہنے سے بُرا نہ مانیے گا اس وقت کی حالت قابل معافی ہی مطلب اِنکا یہ تھا کہ اب آپ زیادہ تکلیف نہ اُٹھائیے جائیے چٹنی بنائیے۔

اب مین اُن دونون سے رخصت ہوا وہ اپنے باپ کے ساتھ گئی مگر معلوم ہوتا تھا کہ گویا روح اُسکے اور میرے دونون کے بدن سے مفارقت کرگئی۔ چٹنی کے سامان کے جمع کرنے کے بہانے سے بندۂ درگاہ نے باغ کی خوب سیر کی اور ہر سمت اور ہر رخ کا جائزہ لیا اور ہر مقام کو بڑی غور سے جانچا کہ دیکھون کس کس طرف سے بھاگنے اور بھگانے کا آسان راستا ہی یہان سے جاکر مین نے اپنے دوست سے جو کشتی لایا تھا اور اُسکے علاوہ اور احباب سے بھی کل حال بیان کیا اور کہا یارو خدا وہ دن دکھائے کہ نقش مراد کرسی نشین ہو اور ہماری پیاری ہم سے یکجا ہوجائے۔

وقت رفتہ رفتہ گذر گیا اور خدا نے روز معہودہ دکھایا۔ الحمد للہ۔ جو جو امور بانجام کار انجام مرام کے لیے طے پائے تھے اُنکا ہم سب نے بڑی احتیاط سے خیال رکھا تاکہ تیر مراد ہدف پر پہونچے نشانہ خطا نہ کرے۔ جمعہ کا روز اس معشوقۂ عالم افروز سے ملنے کا مقرر ہوا تھا اُس روز میرے دوست نے کشتی روان کی اور کشتی اس مہر طلعت کے مکان کے محاذی داخل ہوئی۔ اور شام کے وقت وہان لنگر انداز ہوئی۔ جو لوگ اس کشتی کے ملاح تھے وہ اِدھر اُدھر کمینگاہ مین چھپے رہے اور خوش تھے کہ وقت مقررہ آگیا۔ کشتی کے نمودار ہوتے ہی وہ سب جو کمینگاہ مین چھپے ہوئے تھے نکل آئے اب پھاٹک شہر مین بند ہوگئے اور سناٹا ہوگیا ہو کا عالم۔ اب کوئی آدمی بجز سنتریون کے باہر نکلنے نہین پاتا کشتی پر غیر مذہب والے ملاح بھی تھے۔ ہمارے دوست نے جو کشتی لائے تھے کہا کہ یارو اب دیکھتے کیا ہو۔ غیر مذہب والے ملاح جو اس کشتی پر ہین اور جنسے ہمکو اذیت پہونچنے کا اندیشہ ہی اُنکو تہ تیغ کرو وقت کو ہاتھ سے نہ دو۔ اچانک سب کو گرفتار کرلو۔ ہم سب ایک مذہب والون نے ایکا کرکے دفعۃً ان سب کو گرفتار کرلیا اور وہ بھی چپ چپاتے گرفتار ہوگئے اور وہ بیچارے کرتے ہی کیا ہتھیار پاس نہ تھے اور آدمی تھوڑے۔ یہ چشمکیون مین یہ سب کارروائی ہوئی چشم زدن مین ہم لوگون نے مخالف

مذہب والون کو سمجھا دیا کہ خبردار اگر ذرا بولے یا چون کیا یا آواز نکالی یا غل مچایا تو مار ہی ڈالینگے بس دفعۃً قتل۔ اگر جان سے بیزار ہو تو خیر۔ جان پر کھیل جاؤ ورنہ کامل سکوت اختیار کرو۔ اور تلوار کی آنچ سے بچو۔

اس کارروائی کے بعد ہم مین سے نصف آدمی جہاز پر رہے کہ اُن قیدیون کی حفاظت کرین جنکی مشکین باندھدی تھین اور نصف آدمی اُس باغ مین گئے۔ جو دوست جہاز لائے تھے وہ ہمارے سرگروہ ہوے۔ خوش نصیبی سے دروازہ اس آسانی سے کھل گیا کہ گویا کبھی بندہی نہین ہوا تھا۔ ہم سب بہت ہی حزم واحتیاط کے ساتھ دبے پانون مکان مین داخل ہوے مگر قدم قدم پر خوف تھا کہ خلاہی خیر کرے۔ بارے بہزار خرابی پہونچے۔ مگر کسی کو کانون کان خبر بھی نہوئی۔ ہماری پیاری ہمارے اقرار اور وعدے کے بموجب ہمارے انتظار مین تھی۔ جب پانون کی آہٹ سُنی تو اُس رشک حور نے آہستہ سے کہا آپ لوگ کون ہین اور یہان کیا کام ہے۔ مین نے چپکے سے کہا جانی ہم ہین بس اب اُترآؤ میری آواز پاتے ہی ایک لحہ بھی نہ ٹھہری۔ فوراً نیچے اُتر آئی۔ مگر کچھ کہا نہ جو بر یا۔ بس آدار ستے ہی موجود۔ دروازہ کھلا اور وہ صورت زیبا اور پری کا سا نظر آیا۔ کہ ہم سب عش عش کرنے لگے ماہ پیکر حسن توجہ مرطلعت۔ زیبا شمائل پری تمثال زہرہ خصال۔ دیکھتے ہی مین نے لپٹا کے چوم لیا۔ بوسون مین جو مزہ مجھے اُسوقت آیا کبھی پہلے نہین آیا تھا میرے رفقانے بھی وہی کیا جو مین نے کیا وہ سمجھی کہ شکریہ ادا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ دوست نے جو کشتی لیکر آئے تھے اس عروس طاؤس زیب عدوے شکیب سے عربی مین دریافت کیا کہ آپ کے والد بزرگوار گھر مین ہین یا نہین۔ اُسنے کہا جی ہان گھر مین ہین آرام کر رہے ہین۔ سوتے ہین۔ انھون نے کہا اچھا تو پھر ہم چلکے اُنکو جگائینگے اُنکو بھی ساتھ لیچلو اور جو کچھ اُنکی قیمتی جائداد ہو اُسکو بھی لیچلو۔ اُس نازنین نے جواب دیا کہ (خبردار میرے باپ کو کوئی ہاتھ نہ لگائے) یہان کوئی بڑی بیشبہا چیز بھی نہین ہے۔ ہان جو کچھ مین پہنے اوڑھے ہون بس وہی ہے باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ اور یہی کیا کم ہے۔ اسقدر ہے کہ تم سب کو تمام عمر کسی شئی کی ضرورت نہوگی۔ تونگر اور قانع ہوجاؤگے اک ذرا توقف کرو۔ مین ابھی آئی مگر غل نہ مچانا خاموش کھڑے رہنا۔ اپنے دوست سے پوچھا کہ انھون نے کیا کہا معلوم ہوا کہ ہمکو ہدایت کی ہے کہ خاموش کھڑے رہو وہ ابھی آئینگی تھوڑی دیر مین ایک طشت زر مین دینار و درم لیکر آئی اور اسقدر کثرت سے کہ طشت کا اُٹھانا اُس نازک اندام پر دوبھر تھا۔

ہمارے [illegible] سے اُسکا باپ جاگ اُٹھا۔ ہم تو دعا مانگتے تھے کہ این فتنہ است خوابش بردہ۔ دریچے سے اُس نے جھانکتے دیکھا اور اُسکو معلوم ہوا کہ خلاف مذہب کے لوگ باغ مین در آئے ہوئے ہین۔ دیکھتے ہی چلا اُٹھا کہ نکالو۔ چور۔ چور۔ ہم لوگون کے حواس غائب ہوگئے۔ جان نکل گئی۔ مگر اُس دوست نے بڑی پھرتی کی

سوچا کہ اگر ذرا چوکے تو غضب ہی ہو جائیگا۔ فوراً ایک کے اس کمرے کو کھولا جہان اسکا باپ سو رہا تھا اور دم کے دم مین ہم کیا دیکھتے ہین کہ اس بوڑھے کو گرفتار کر کے لوگ لیے آتے ہین مگر مین اُنکے ہمراہ نہین گیا اسکے دو سبب تھے ایک یہ کہ اُس رشک حور کا باپ مجکو جانتا تھا دوسرے یہ کہ میرا جی نہین چاہتا تھا کہ اس پری سے ایک لمحہ بھر بھی جدا ہون۔ اسکے باپ کو اس قطع سے لائے کہ مُنھ رومال سے بندھا کہ آواز نہ نکالنے پائے اور مشکین کسی ہوئین اور کہتے آتے تھے کہ اگر ایک لفظ بھی زبان سے نکالا تو مار ہی ڈالینگے اسنے اپنی لڑکی کو یہان دیکھکر حیرت اور حسرت کی نظر ڈالی اور یہ معلوم ہی نہ تھا کہ وہ خود ہمارے خیر مقدم کی آرزومند تھی۔ ہم لوگ بزودی تمامتر روانہ ہوئے اور کشتی کے پاس آئے جہان ہمارے رفقا انتظار مین کھڑے تھے اور دعا مانگ رہے تھے کہ خدا کرے کوئی اُفتاد نہ پڑے۔

رات کے دو گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ ہم سب کشتی پر سوار ہو گئے اور اس غیرت قمر کے باپ کی مشکین کھولڈالین اور مُنھ سے رومال ہٹایا مگر اتنا سمجھا دیا کہ خبردار غُل نہ مچانا نہین تو سر نہین لوٹتا ہوگا۔ جب اُسنے دیکھا کہ اُسکی لڑکی مجھے لپٹا کے جھوم رہی ہے تو آنسو آنکھون سے جاری ہو گئے مگر خوف کے سبب سے خاموش تھا کہ اگر بولونگا تو یہ لوگ مار ہی ڈالینگے اسکی لڑکی نے خواہش کی کہ اُس کے باپ اور اہل مذہب کو ہم لوگ آزاد کر دین اُسنے کہا مجھ سے دیکھا نہین جاتا کہ میرا باپ جسکو مین اسقدر عزیز تھی قیدی بنکے میرے سامنے رہے مگر لوگون کی صلاح اب یہ ہوئی کہ اگر انکو آزاد کر دینگے تو بڑا بلوہ مچائینگے اور عجب نہین کہ کوئی کشتی ہماری گرفتاری کے لیے روانہ کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ جو بندرگاہ سب سے پہلے ملے جہان ہمارے مذہب کے لوگونکی عملداری ہو وہان انکو رہا کر دین اس رشک حور نے بھی ہم سب کی اس راے سے پورا پورا اتفاق کر لیا۔

اب خدا کی عنایت پر بھروسا کر کے ملاحون نے کشتی کو تیری سے روان کیا مگر قدم قدم پر خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی غیر مذہب والا دیکھ لے اور کشتی کو لیجائے خدا خدا کر کے کوئی تیس میل چلکے ٹرکا ہوا اور ساحل بحر دور سے صاف نظر آنے لگا سو وہ نازنین مہ جبین اب تک میرے ساتھ اُسی خلق و اخلاق سے پیش آیا کی جدا نہ ہوئی۔ اس عرصے مین ہوا تیز چلنے لگی اور کشتی کوئی آٹھ کوس دوسرے رُخ نکل گئی۔ ہم نے قیدیون سے کہا کہ تم لوگ گھبراؤ نہین ہم موقع دیکھکر تم سب کو رہا کر دینگے اسپر اُس حسینہ کے باپ نے کہا یہ بتاؤ کہ تم کس قسم پر مجھے رہا کرنے کا وعدہ کرتے ہو۔ جو کہو وہ دون۔ مگر مجھے اور میری لڑکی کو چھوڑ دو۔ یہ کہکر زار زار رونے لگا۔ روتے روتے آنکھین خون کبوتر ہو گئین۔ ہم سب کا دل بھر آیا اور جب ہمنے اُس پیر کو روتے دیکھا تو ہم سب کو رونا آگیا۔ ضبط نہ کر سکے اور باپ کی محبت نے جو جوش کیا تو وہ بھی مجھے چھوڑ کر جا کے باپ کے پاس آنسو آنسو رونے لگی اور یہ حالت دیکھکر کشتی ساکن ہو گئی اسکے بعد اُس پیر نے پوچھا بیٹا جو مصیبت مجھ پر

پڑی ہو وہ تو ہی ہو مگر یہ تو بتاؤ کہ تم اسقدر جواہرات اور بیشبہا زیور لیکر کیونکر آئین۔ اسکے بعد جواہرات کا ڈبا دیکھکر اور بھی متحیر ہوا اب ہوش اڑ گئے حواس غائب پوچھا ارے یہ ڈبا تو باغ مین نہ تھا ایک اور ہی شہر مین تھا۔ اسپر ہمارے اُس دوست نے جو کشتی لائے تھے کہا سنو جی بڑے میان۔ اپنی لڑکی کو مکرر سہ کرر سوال کرکے دق نکرو۔ ہزار بات کی ایک یہ ہو کہ یہ اب ہمارے مذہب مین آگئین اور ہم لوگ جو قید تھے اُنکو انھون نے رہا کیا اور اپنی مرضی اور خوشی سے یہان آئی ہین اور ایسی خوش ہین کہ گویا قارون کا خزانہ کسی نے اِنکو دے دیا۔

پیر مرد۔ بیٹا کیا یہ سچ ہو۔

لڑکی (یعنی وہی رشک حور) ہان ابا صحیح ہو۔

پیر تو تمنے انکا مذہب اختیار کرلیا اور اپنے باپ کو دشمنون کے حوالے کردیا۔

لڑکی۔ بیشک مین نے مذہب بدل دیا مگر تمکو قید کرنے کا ہرگز میرا منشا نہ تھا منشا صرف یہ تھا کہ میرا بھلا ہو۔

پیر۔ تمھارا کیا بھلا ہوا بیٹی۔

لڑکی۔ یہ حضرت مریم ہی کہ سکتی ہین۔ میری کیا حقیقت ہو۔

یہ سُنکر وہ سمندر مین کود پڑا اور اُس رشک حور نے زور سے چیخا تو کچھ آدمیون نے اُسکے کپڑے پکڑکر اسکو کھینچلیا ورنہ ڈوب ہی گیا تھا مگر وہ سمجھی کہ واقعی ہی مرگیا اور لاش پر زار زار رونے لگی۔ ہمنے اسکو اوندھا لٹکا کر منھ سے بہت پانی نکالا کوئی دو گھنٹے مین جاکے ہوش آیا۔ اور اب ہم ساحل بحر کے قریب آئے اور خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ مع الخیر داخل منزل مقصود ہوے۔

یہان اس رشک حور کی خواہش کے مطابق حکم دیا گیا کہ غیر مذہب والون اور اسکے باپ کو رہائی دیجائے تا بتک غیر مذہب والون کی مشکین کسی ہوئی تھین۔ اس پری نے کہا گو مین نے لاکھ مذہب بدل دیا ہو مگر یہ ممکن نہین کہ اپنے باپ اور ہموطنون کو قید کی حالت مین دیکھون۔ الغرض ایک بندرگاہ کے ساحل پر ہمنے سب غیر مذہب کے قیدیون کو رہا کردیا مگر اس رشک حور کے باپ نے غل مچانا شروع کیا ای اہل جہاز یہ بدبخت عورت گولی مارنے کے قابل ہو یہ ہرگز تمھارے مذہب کو اپنے خاص مذہب پر ترجیح نہین دیتی بلکہ یہ اس سبب سے تبدل مذہب کرتی ہو کہ تمھارے مذہب مین آزادی زیادہ ہو اور میری رہائی کے لیے جو اسنے فکر کی اُس سے یہ نہ سمجھنا کہ اسکو مجھ سے ہمدردی ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ مین اُسکی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکتا ہون اور اس کانٹے کو یہ دور کرنا چاہتی ہو۔ جب ہمنے دیکھا کہ اول جلول بک رہا ہو تو کشتی سے زبردستی اُتار دیا اور وہان سے اسنے پھر اسی قسم کی باتین کرنی شروع کین اور آخر کار کہا ای میری پیاری بیٹی۔ خدا کے لیے چلی آؤ۔ زیور کو جانے دو

میرے دل پر صدمہ ہی۔ اس رشک حور نے کہا آپا خدا مالک ہی اور وہی تمھارے دل کو تسلی دیگا۔ جب کشتی دور نکل گئی تو ہمنے اُس پری پیکر کو تسلی دینی شروع کی۔ اب سُنیے چلنے کو تو چلے اور خوش خوش چلے مگر بدقسمتی نے اپنی صورت دکھائی۔ یا اللہ بچا ئیو۔ باد مخالف ہماری کشتی کو کمین سے کمین لیگئی۔ اور ایک جہاز ہمکو نظر آیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اُنھون نے دھمکایا کہ اگر ذرا آگے قدم بڑھایا تو توپون پر تی لگا دیجائیگی اور دھوان اُس پار ہوگا۔ ہم سب مارے ڈر کے لنگر انداز ہوے اور اُنھون نے کشتی مین آکر کہا خاصہ جہاز کا جہاز ہی۔ جو اسباب اور مال اور روپیہ اور اشیاے بیشبہا ہون سب دھر دو ورنہ قتل کیے جاؤگے ع۔ مثل سچ ہی کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ بجز اسکے کہ حکم بجا لائین اور چارہ ہی کیا تھا۔ اور سب کو تو چھوڑ دیا مگر اس رشک حور کے ہاتھ کے زیور نکال لیے۔ خیر جان تو بچی۔ ہمارے دوست نے یہ چالاکی کی کہ اس رشک حور کا جواہرات کا ڈبا سمندر مین ڈبو دیا۔ جل جلالہ لے دے کے اس جہاز کے ناخدا نے ہمکو آزادی دی اور ایک چھوٹا سا جہاز جو ہمارے جہاز سے جسکو وانکسار کے سبب سے ہم کشتی کہتے تھے کم قیمت تھا ہمکو دیا اور کچھ سفر خرچ دیکر رخصت کر دیا مگر خدا سے بعض بدنفس آدمیون نے التجا کی کہ ان سبکو سمندر مین ڈبو دو۔ خدا خدا کرکے رہائی پائی اور ایک جزیرے کے پاس لنگر انداز ہوے۔ اُترے تو آبادی کا نام و نشان نہین چلتے چلتے ایک پہاڑ نظر آیا اُسکی چوٹی پر گئے۔ ذرا اُترے آبادی کے سے نشان نظر آنے لگے تھوڑی دیر مین ایک درخت کے سائے مین ایک نوجوان گڈریا نظر آیا جو چاقو سے اپنی چھڑی کو چھیل رہا تھا ہمنے اسکو آواز دی گردن اُٹھا کر ہماری جانب اُسنے دیکھا دو آدمی ہم مین سے اور ملک کے کپڑے پہنے ہوے تھے وہ ہمکو کافر سمجھا اور غل مچا کے دوڑا کہ ارے چلو جلدی چلو کافر لوگ اُتر آئے ہین۔ دوڑو۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ ہمکو کافر سمجھا ہی ان دونون کے کپڑے ہمنے بدل دیے کہ اتنے مین پچاس سوار نظر آئے معلوم ہوا کہ سرکاری سوار جو ساحل کی حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنھین کے سوار ہین۔ آکے دیکھا تو کہا ارے یہ تو ہمارے ہم مذہب ہین۔ کیا آپ ہی لوگون کو دیکھکر اُس لونڈے نے غل مچانا شروع کیا تھا۔ ہمنے کہا جی ہان ہم ہی کو کافر سمجھا تھا اتنے مین ایک آدمی نے اُن سوارون مین سے ایک کے قریب جاکر کہا چچا جان مجھے پہچانا۔ وہ سوار فوراً اُتر پڑا اور اپنے بھتیجے سے بغلگیر ہوا اور کہا خدا گواہ ہی اسوقت جیسے کسی نے ہزارون روپے مجھے دے دیے اس سے بڑھکر خوشی اور کیا ہوگی ع۔ کہ یارے برخوردار وصل یارے بعد مدت مین۔ تب اپنے لخت جگر نور بصر کو دیکھا جب سوارون نے سُنا کہ ہم اُنکے ہم مذہب ہین تو گھوڑون سے اُترے اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے گھوڑون پر سوار ہوکر نور آباد کو چلیے یہان سے قصبہ مذکور تین کوس تھا۔ چند سوار سمندر کی جانب گئے کہ ہمارے جہاز کو قصبے کے قریب لاکے لنگر انداز کرین۔ اب ہم ان سوارون کے گھوڑون پر اسطرح سوار ہوے کہ ایک ایک جانور پر دو دو۔ ایک وہ اور ایک ہم مین سے

ایک وہ رشک حور ہمارے دوست کے چچا کے پیچھے سوار ہوئی سواران سرکاری نے ہماری بڑی خاطر کی کوئی کسی کے ہاں ٹکا کوئی کسی کے ہاں۔ ہم بھی ایک دوست کے ہاں اُترے۔ وہ رشک حور میرے ساتھ اور میرے ہمراہ تھی۔ ہمارے میزبان نے بڑے تپاک اور اخلاق سے حقوق میزبانی ادا کیے چند روز بعد ہمارے اکثر ساتھی نورآباد سے اِدھر اُدھر اپنی مرضی اور خوشی کے موافق چلے گئے ہیں اور وہ رشک حور دو راز قصور البتہ نورآباد ہی میں رہے کیونکہ ہمارے پاس خرچنے کو روپیہ کافی موجود تھا اس غیرت پری کو نا خدا رخصت کے وقت دے گیا تھا میں نے اُنکو ایک قاطر خرید دیا جسپر وہ اسوقت سوار ہیں ابتک میرا اُنکا عقد نہیں ہوا ہے گو اس سے بڑھکر دولت دنیا میں اور کیا ہو سکتی ہے کہ مجھے ایسی پری ملی مگر میں غریب آدمی ہوں سدت سے بیدل اپنے وطن جاتا ہوں خدا کرے میرے والدین اور بھائی زندہ ہوں تو میں اور یہ پرستان کی پری خوش خوش زندگی بسر کریں آیندہ یا قسمت یا نصیب یا بخت۔ اگر وہ بقید حیات خدا نخواستہ نہ ہوں یا اُنکی حالت خراب ہو گئی ہو تو افسوس کا مقام ہے۔

حضرات یہ اختصار حال ہے جو میں معرض بیان میں لایا اب آپ خود غور فرمائیے کہ غیر معمولی اور انوکھی بات ہے یا نہیں۔ اگر آپ کی سمع خراشی کا خیال نہ ہوتا تو اس سے بھی زیادہ وضاحت اور تصریح کے ساتھ بیان کرتا۔

فصل ۱۵

جب اس قصے کو اس شخص نے ختم کیا تو ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے کہا حضرت واقعی کس خوبی اور لطف کے ساتھ آپ نے اپنی انوکھی سرگذشت اسوقت بیان کی کہ جی خوش ہو گیا۔ ہر ہر قدم پر ایک نئی ہی بات سننے میں آئی۔ ماجرے اور روایات طرفہ ہی سُنے جو لفظ ہی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہی سامعین بحر حیرت میں غرق کہ الٰہی یہ خواب پریشان ہے یا واقعی امور بیان کیئے گیے اگر کل تک آپ اسکو ختم نہ کرتے تو اللہ جانے ہماری کیا حالت ہوتی۔ دلچسپی رکھنے والے اور کل سامعین نے کہا کہ اگر کوئی امر ہمارے قابل ہو تو بسر و چشم حاضر ہیں۔ خدمت کو سر و چشم حاضر ہیں۔ اس رئیس زادہ والا تبار نے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کہا کہ اگر آپ ہمارے ہمراہ ہمارے مکان پر چلیے اور اُس رشک حور کو ساتھ لیجیے تو جو دلی آرزو آپ کی ہے وہ اعزاز کے ساتھ پوری ہو جائیگی۔ اُسنے شکریہ ادا کیا مگر وہاں جانا اور روپیہ لینا منظور نہیں کیا۔

اب شام ہو گئی اور غروب کے وقت ایک گاڑی سرائیں میں کھڑاتی ہوئی داخل ہوئی چند سوار اسکے ہمراہ تھے۔ جگہ تلاش کرنے لگے بھٹیارے نے ادب کے ساتھ عرض کی کہ حضور آج تو تل رکھنے کو بھی جگہ نہیں ہے ایک سوار نے ڈانٹ کے کہا کچھ پروا نہیں۔ جگہ ہو یا نہ ہو ہمارے حضور قاضی صاحب کے لیے جگہ خالی کرنی ہوگی

بھٹیارے

ہوشیار ہے نے پریشان ہوکر عرض کی حضور صاف بات یہ ہو کہ بستر میرے یہاں کوئی خالی نہیں ہو اگر بستر قاضی صاحب کے ساتھ ہو تو میں اپنا کمرا خالی کردوں۔ سوار نے کہا فوراً خالی کردو۔ اتنے میں گاڑی سے ایک بہت ہی معزز آدمی اترا جسکی وضع قطع لباس شان اور آن بان سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑا جلیل القدر افسر ہی۔ غور سے دیکھا تو قاضی القضات کے ہمراہ ایک مہوش زرین کمر پری پیکر تھی۔

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	جوانی کی راتیں مرادوں کے دن

جسنے دیکھا عش عش کرنے لگا۔ سراوے پہلے لیلی اور جمیلہ وغیرہ کو اگر نہ دیکھ چکے ہوتے تو ہرگز یقین نہ آتا کہ ایسی ایسی صورتیں بھی انسانوں کی ہوا کرتی ہیں۔ اسوقت خدائی فوجدار بھی موجود تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ قاضی صاحب ایک نوجوان حسینہ کو لیکر آئے ہیں تو قریب جاکر یوں فرمایا حضور قاضی صاحب قبلہ آپ بے کھٹکے اس محل معلے میں قدم رنجہ فرمائیے ایک تو یوں ہی یہ پرستان تھا لیکن اب اس پری کے قدوم میمنت لزوم سے اور بھی پرستان ہوگیا۔ وہ بچہ حور حضور کے ہمراہ ہی کہ واللہ اگر بہادر دیکھے تو بایں ہمہ رفعت پشت ادب خم کرے اور دریا لہریں مارتا ہوا پائے مبارک کا بوسہ لینے آئے۔ مانا کہ محل ذرا کوچک ہی مگر آپ کے سے علما اور فضلا کو کوچک اور کلان سے چہ سروکار۔ جو صاحب سیف ہیں جو صاحب قلم ہیں انکو اس سے کیا بحث تمام دنیا میں جہاں کہیں یہ حور دور از قصور جائیگی فرشتے درود پڑھینگے۔

قاضی صاحب نے جو یہ گفتگو سنی تو خدائی فوجدار باوقار کو از سر تا پا غور سے دیکھا اور دل ہی دل میں ہنسے کہ ماشاء اللہ ہے۔ سب صورت لنگور نقطۂ دم کی کسر ہی۔ وضع اور برزخ شریف واہ واہ۔ سبحان اللہ وہ تینوں پریان جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی سامنے کھڑی ہوئیں اور پادری صاحب اور وحشی تربیت یافتہ اور نوجوان رئیس زادے نے جاکر یہ اخلاق صاحب سلامت کی۔ قاضی صاحب اندر آئے پادری صاحب اور نوجوان رئیس زادے وغیرہ کو دیکھکر خوش ہوے کہ معزز لوگ بھی سرا میں موجود ہیں مگر خدائی فوجدار کی قطع سے انکو ذرا وحشت ہونے لگی۔ اب رائے یہ قرار پائی کہ مستورات ایک کمرے میں شب باش ہوں اور مرد باہر رہیں قاضی صاحب نے یہ بات منظور کی کہ انکی صاحبزادی ان عورتوں کے ساتھ رہیں کچھ بستر سرا سے ملا اور کچھ قاضی صاحب کے پاس تھا۔

قاضی صاحب کے آنے سے صرف ایک شخص کو ذرا ملال سا تھا۔ یہ شخص وہی صاحب تھے جنھوں نے اس رشک حور کا قصہ چھیڑا تھا اور فوج کے افسر رہے تھے۔ انھوں نے جو قاضی کو غور سے دیکھا تو انکے ہمراہیوں اور سپاہیوں سے جاکے انکا نام دریافت کیا اور پادری صاحب اور وحشی تربیت یافتہ سے جاکے یوں ہمکلام ہوے (یہ جو قاضی آئے ہیں یہ میرے بھائی ہیں ہم تین بھائی ہیں جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں

انھون نے علم و فضل کی طرف توجہ کی۔ مین نے فوج مین نوکری کی اُسکے بعد کل قصہ جو اوپر بیان ہو چکا ہے بیان کیا اور اُنکی صلاح لی کہ بھائی سے اسکا ذکر کرون یا نہ کرون۔ کیونکہ مین اسقدر غریب ہون اور یہ فضل خدا سے اس درجۂ اعلیٰ کو پہونچا ہے۔ پادری صاحب نے کہا آپ سب امور میری راے پر چھوڑ دیجیے۔ مین ایک خوبصورتی کے ساتھ کل امور طے کرونگا۔

کھانا کھانے کے وقت پادری صاحب نے عند التذکرہ قاضی صاحب کو چھیڑا کہا جناب قاضی صاحب آپ کے ایام ہمنام سے اور مجھ سے جزیرۂ قرطوس مین ملاقات ہوئی تھی۔ وہ تین بھائی تھے۔ ایک نے بحری نوکری اختیار کی۔ ایک کہین کے منصف ہوے اور وہ فوجی افسر تھے اسکے بعد کل امور جو اُنکی زبانی سُنے تھے بیان کیے۔ قاضی صاحب نے ایک آہ سرد بھری اور کہا جس بہادر فوجی افسر کا آپ ذکر کرتے ہین وہ میرے حقیقی بڑے بھائی ہین۔ اسکے بعد کل حال از سر تا پا بیان کیا کہ یون ہمارے والد نے اپنی جائداد تقسیم کی اور ہم تینون نے تین پیشے اپنے والد کی صلاح کے مطابق اختیار کیے۔ یہ بھی کہا کہ ہمارا ایک بھائی بڑا امیر ہو گیا ہے اور وہ اب بمبئی مین تجارت کرتا ہے اور زمیندار بھی ہے اور اپنے باپ کی نسبت کہا کہ ابھی تک زندہ اور صحیح و سلامت ہین خدا کرے ہمارے اُس بھائی کو جو گم ہو گئے ہین اپنی آنکھون سے دیکھین ہاے افسوس خدا جانے کہان قید ہوے اور کیا حشر ہوا۔ ہاے اگر ہمکو اپنی مصیبت سے ذرا بھی مطلع کرتے تو ہم اپنی جان تک لڑا دیتے اور اُنکو بچاتے مگر بے بسی اور بیکسی کا عالم ہے۔

اب سُنیے کہ پادری صاحب نے عند التذکرہ یہ بھی کہدیا تھا کہ اتنا سُننے مین آیا ہے کہ ایک رشک حور کی مدد سے اُنھون نے زندان سے رہائی پائی مگر پھر نہ معلوم ہوا کہ کہان گئے۔ اسپر قاضی نے کہا اے رشک حور جو کوئی تو ہو خدا تجھے سلامت اور باکرامت رکھے اور تیری دلی آرزو پوری ہو۔ خدا کرے مین اور میرے بھائی اور باپ کو وہ دن دیکھنا نصیب ہو کہ ہمارے بھائی سے تمھارا عقد ہوا اور ہم سب اُسمین دامے درمے قدمے سخنے شریک ہون۔

قاضی صاحب کی یہ حسرت بھری گفتگو سُنکر سامعین کو خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا خوشی اس بات کی کہ اب تھوڑی ہی دیر مین بچھڑے ہوے پھر ملا چاہتے ہین اور رنج یہ کہ قاضی کو اپنے بھائی کی مفارقت سے اسطرح زار زار روتے دیکھا۔ پادری صاحب نے اتنے مین ایک ہاتھ اسکے بھائی کے ہاتھ مین دیا اور ایک ہاتھ اس رشک حور کے ہاتھ مین اور کہا (قاضی صاحب اب خوشی کے شادیانے بجائیے یہ تو آپ کے بھائی صاحب ہین اور یہ وہ زن نیک ہے جسنے اُنکی جان بچائی اور آپ کی بھاوج ہین غنیم اور لٹیرون نے اُنکو اس درجے کو پہونچایا کہ اب مفلس ہو گئے یہ زن نیک ایک کروڑپتی کی صاحبزادی ہین) الغرض دونون بھائی گلے مل مل کے خوب ہی روئے اپنے اپنے درد و دکھ کا حال دونون نے مختصراً بیان کیا راے یہ قرار پائی کہ دونون

بھائی اور قاضی کی لڑکی اور وہ رشک حور پہلے قاضی صاحب کے والد کے پاس بھائین اور یہ مژدہ طرب انگیز سنائین کہ انکا بہادر لڑکا بالفضلہ صحیح وسالم ہی اس خوشی کی کارروائی سے کل حاضرین خوش وخرم اور دست بجانے

جس طرح آنکھین بہم لاپایا	بچھڑے ہوے سب ملین خدایا

اب چونکہ رات بہت بھیگی تھی اور بچھلے کا وقت آگیا تھا سب اپنے اپنے بستر پر گئے خدائی فوجدار نے کہا مین آپ سب کی خدمت کے لیے حاضر ہون۔ سنتری کا کام دونگا اور اس محل فلک توامان کو دیو دن اور غفریتون اور جنون کے ہاتھ سے بچاؤنگا جن لوگون کو اونکے جنون کا حال بخوبی معلوم تھا اونھون نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور قاضی صاحب سے اختصار کے ساتھ اس سودائی کی سرگذشت کہی۔ بدھو نفر نے اپنے کندھے کی لادی کو اپنا بستر بنایا۔ عورتین اپنے کمرے مین گئین سب نے آرام کیا مگر فوجدار نے وعدے کے مطابق سنتری کا کام دیا۔ ہوکم ذرہ

فصل - ۱۶

پو پھٹنے کے وقت کسی ناہید نغمہ کی آواز دلکش نے سوتون کو جگایا جسطرح نسیم سحری غنچون کو خواب ناز سے آگے تڑکے جگاتی ہی۔ ان تینون پری رخسار معشوقون مین سے ایک بیشتر ہی سے جاگ رہی تھی اسنے ان سبکو جگایا اور ڈرتے ڈرتے قاضی صاحب کی صاحبزادی بلند اختر رشک قمر کو آواز دی کہ بہن ذری آنکھین کھولو دیکھو تو اتر کی جانب سے کسی کے گنگنانے کی آواز آتی ہی۔ دلکش بھائی ہی سچ کان دھر کے سنو ہوش کرنیکے اور اب اس امر کی تحقیقات لازم آئی کہ یہ کون یا مبدء تراوش ہی جسکا نغمہ روح پرور یا عالم کو فریفتہ اور ساری خدائی کو شیفتہ کر رہا ہی کبھی اُتر سے آواز آتی معلوم ہوتی تھی کبھی دکھن سے۔ اتنے مین وحشی تربیت یافتہ نے کہا جو لوگ آرام مین نہین ہین اُنسے میری التجا ہی کہ ذرا غور کرکے سنین کہ خچر والا لونڈا کس فرنے سے بھیرون مین سچی تانین لگا رہا ہی نور کا گلا ہی اور سوز ہی اونھون نے کہا ہم خود عرصے سے جان لڑائے ہوے سن رہے ہین۔ اتنے مین یہ اشعار سنے۔

شب فرقت اسی کو کہتے ہین	لوگ آفت اسی کو کہتے ہین
جان لیتا ہی کام اسی شب کا	شام غربت ہی نام اسی شب کا
جان بچتی نہین یہ ہی وہ شب	شب بیمار ہی اسی کا لقب
ہی بلائے فراق یار یہی	ہی شب آدل مزار یہی

تیری ظالم بسر نہین ہوتی
اے شب کی سحر نہین ہوتی

سب عزیز خاک ہوتری حسرت مین کھوئی ہی	او موت تیرا تو مرگئی کس نیند سوئی ہی

مجھ سخت جان کو موت نہ آئیگی تا حشر تک | آب حیات سے مری مٹی بھگوئی ہے
اور مر کے بھی کٹی نہ شب تار ہجر یار | بھاری ہوئی ہے جون جون یہ کلی بھگوئی ہے

اسقدر گانے کے بعد اُن پریون مین سے کسی نے کہا لاڈو غافل سو رہی ہے اُسکو بھی ضرور جگانا چاہیے یہ کہکر یون جگایا میٹھی نیند جو سو رہا ہو اسکو جگانا نہ چاہیے مگر مین اسوقت تمکو جگاتی نہین ہون بلکہ تمپر احسان کرتی ہون ذرا اُٹھ کے سنو تو کوئی خوش گلو قوال کیسی تانین لے رہا ہے کہ دل مسوس رہا ہے۔ کبھی عمر بھر ایسی پیاری آواز نہ سنی ہوگی) لاڈو نے آنکھین ملین۔ نیند کا خمار ابھی تک باقی تھا۔ کہا ہمین کیون جگایا سمجھا یا گیا کہ کوئی شخص سرا مین بھیرون اس لطف سے گا رہا ہے کہ راگ اور راگنی دونون ہاتھ باندھے غلامی کو تیار ہین۔ دو چار شعر سُنکر لاڈو کانپنے سی لگی معلوم ہوتا تھا کہ گویا تشنج کا عارضہ شروع ہوگیا ہے۔ لاڈو نے آہستہ سے اُسکے کان مین کہا۔ تمنے ہمین ناحق جگا دیا۔ بڑبڑا کیا اس بدبخت قوال کی آواز میرے کانون تک نہ پہونچتی تو مین بڑی خوش نصیب اپنے آپ کو سمجھتی۔ اِسنے کہا یہ تم بک کیا رہی ہو۔ یہ تو کوئی بخیر والے کا لونڈا ہے۔ ذرا سمجھ بوجھ کے عشق کی باتین کیا کرو۔ لاڈو بولی۔ نہین صاحب بخیر والا کیسا۔ یہ ایک نوجوان رئیس زادہ ہے۔ صاحب جائداد کثیرہ۔ اور میرے دل پر اسنے پورا پورا قبضہ کر لیا ہے۔ قبضہ کیا معنی اُسی کا ہوگیا ہے۔ اس پری نے جو یہ تقریر سنی تو کہا ارے یہ کیا بات ہے۔ ابھی اتنی کمسن کم عمر ہو اور یہ باتین۔ تم دل کے لینے اور دل کے جانے کا حال کیا جانو۔ اچھا خیر اب سنتے ہی رہو۔ کوئی نئی چیز شروع کرنے والا ہے) لاڈو نے دونون ہاتھون سے اپنے کان بند کر لیے۔ تاکہ آواز گانے کی نہ پہونچے۔ اسپر اُسکو اور بھی حیرت ہوئی کہ یا للعجب یہ کیا بوالعجبی ہے۔ اب اس قوال خوش گلو نے یون گانا شروع کیا۔

طاق ابرو خوشنما ہین یہان شیون پہ شیون ہے | تجانب جوشش گریہ ہے کہ تر دامن پہ دامن ہے
ہے زلف معنبر رخ پہ تیرے خال ہندو ہے | متاع جان و ایمان کے لیے رہزن پہ رہزن ہے
عجب شوق نہاوت ہے ترے عشاق کو قاتل | کریگا قتل کس کسکو جھکی گردن پہ گردن ہے
تری تلوار مین جوہر ہمین زخمون سے بیان تن پر | ہمارے قتل پر قاتل عیان گلشن پہ گلشن ہے
جماتے ہین دھونی گیسو بناتے ہین سمورے ہین | چھٹا پڑتا ہے عالم آجکل جوبن پہ جوبن ہے
بسا ہے بوسے لینے سے پڑا ہے نیل عارض پر | چمن مین حسن کے اے گل ترے سوسن پہ سوسن ہے
فنا کے بعد بھی باز آئے کب نظارہ بازی سے | بھری قبرون مین رخنہ قبر مین روزن پہ روزن ہے
مشک کر دیا سینے کو عشق تیر فگن نے | دل صد چاک مین اپنے ہنا روزن پہ روزن ہے

اِسکے بعد گانے کی آواز نہ آئی تو لاڈو نے از سر نو ایک آہ سرد بھری۔ اس پری کا اب اور بھی زیادہ

حیرت ہوئی ہر کہ یہ کیا اسرار ہی پھر پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ کان سے منھ لگا کر لاڈو نے بغواے دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنبان کہنا شروع کیا میری پیاری۔ یہ قوال یا خچر والے کا لونڈا نہین ہی۔ یہ ایک رئیس کا لڑکا ہی اور بڑا رئیسزادہ ہی۔ میرا اسکا مکان آمنے سامنے ہی۔ ع۔ اچھا مقابلہ ہی رخ و زلف یار کا + میرے مکان کے دروازے بند رہتے تھے مگر واللہ اعلم اُسنے مجھے کہان سے دیکھ لیا اور عاشق زار ہو گیا اور کوٹھے پر سے اور دروازون اور سوراخون اور کھڑکیون کی راہ سے تاک جھانک کرنے لگا نوبت بایںجا رسید کہ میرے دل مین بھی عشق پیدا ہو گیا دل سے دل کو راہ ہی۔ اشارہ بازیان ہونے لگین۔ اکثر اسطرح پر اشارہ کرتا تھا کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جوڑ کے مجھے دکھاتا تھا مطلب یہ کہ پیوند یعنی عقد کا طالب ہون۔ میری مان مرچکی تھی۔ سوچتی رہی کہ یا اللہ کس سے صلاح لون آخر کار جب میرے اور اُسکے دونون کے والد باہر چلے گئے تو ایک روز مین لب بام آئی اور کھلے بندون ٹہلنے لگی تاکہ وہ مجھے از سر تا پا بغور دیکھے۔ دیکھا تو اور بھی لٹو ہو گیا بس مین یہ سمجھی کہ دیوانہ ہی تو ہو گیا۔ ع۔ عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک + اتفاق اور بدنصیبی سے میرے والد نے وہان سے نقل و حرکت کا قصد کیا کیونکہ اُسکو کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا تھا مگر افسوس ہی کہ عجلت اور چوری اور خوف اور عاقبت اندیشی کے لحاظ سے مین اُس سے نہ ملسکی اور نہ وہ مجھسے ملسکا اور ہم روانہ ہو گئے اس سے اُسکا دل پاش پاش ہو گیا۔ سُنا چہرے پر نصیب اعدا مردنی سی چھا گئی دونون کے سفر کے بعد ہم اور ابا سراین گئے کہ مین نے اس شوریدہ سر آوارہ مزاج کو سرا کے پھاٹک سے داخل ہوتے دیکھا۔ خچر والون کی وردی اسطرح پہنی تھی کہ اگر اُسکی صورت میرے لوحۂ دل پر بخوبی مرتسم نہوتی تو مجھے خود دھوکا ہو جاتا کہ خچر والا ہی ہی۔ دیکھا تو پہلے حیرت پھر انتہا سے زیادہ خوشی ہوئی لیکن چھپون سے اُسنے بھی مجھے دیکھا مگر میرے باپ کے سامنے نظر اُٹھا کے دیکھا بھی نہین۔ میرے لیے یہ سفر پیادہ پا اُس غریب نے اختیار کیا عشق صادق اسکا نام ہی۔ میری آتش شوق بھی اب تیز ہوئی۔ واللہ اعلم اُسکا دل منشا کیا ہی۔ اور اپنے گھر سے کیونکر جدا ہونے پایا کیونکہ اُسکا باپ تو تہ دل سے اسپر عاشق زار ہی۔ اسمین تو شک ہی نہین نہ آیا میرے ہی پھیر مین ہی۔ مین نے یہ بھی سُنا کہ نوعمر ہی اور اسی سن مین شکتاب اور جید طالب علم ہی جب کبھی مین اسکے گانے کی آواز سُن لیتی ہون میرا کلیجا کانپ اُٹھتا ہی کہ مبادا میرا باپ سُن لے اور اُسکو ہمارے عشق کا حال معلوم ہو جائے۔ میری تو اُسپر جان جاتی ہی۔ یہ خچر والے کا لونڈا نہین ہی۔ یہ بنیزادہ ہی۔ تم سب کو آواز و لکنت سے بھالیا یا نہین۔ پھر خچر والا ہی یا نون کا سخر کرنے والا یا لون کہون کہ کشور دل کا فتح کرنے والا ہی۔)

اُس پری نے یہ کل حال سُنکر کہا اچھا پیاری اب تم یہ امر میری رائے پر چھوڑ دو۔ اب تم کچھ نہ کہو۔

اگر خواستہ خدا ہو تو کل سے تدبیر کرونگی انشاء اللہ شاید آزروسے ہم آغوش ہوگی اور انجام بخیر ہوگا۔ وہ بولی نہین یہ امر محال ہی اسکا باپ اسقدر امیر ہی کہ مجھے اپنی بہو بنانا تو درکنار اس قابل بھی نہ سمجھیگا کہ مین اسکے لڑکے کی خواص بنلے ہون اور یہ بھی ہی کہ چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہوجائے مین بھی اپنے باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہ کرونگی مگر مین چاہتی ہون کہ یہ نوجوان یہان سے اپنے گھر چلا جائے تو شاید ذرا ذرا درد دل کم ہو گو زوال مرض تو بے وصل و وصال محال ہی خدا جانے اس سن مین یہ عشق ہمین کہان سے چمڑا یا۔ ہم دونون ابھی پورے سولہ برس کے بھی نہین ہین) اس لڑکین کی بھولی تقریر پر اس پری کو ہنسی آئی اسکے بعد لاڈو نے کہا کل کا دن بڑی بڑی آزمایشون کا ہی۔ یا عمر بھر کا رنج ہوگا یا تمام عمر کی راحت۔ اب ذرا آرام کرنا چاہیے۔ دونون نے آرام کیا اور چونکہ صبح کا وقت اور گرمی کے دن تھے تمام سرا مین سناٹا پڑا ہوا تھا۔ مگر خدائی فوجدار کی مجنونانہ حرکات سے بھٹیارے کی لڑکی اور اُسکی خادمہ دونون جاگتی تھین۔ آپ دروازے کے اندر مسلح پشت تو سن پر کھڑے تھے۔ دونون مین صلاح ہوئی کہ آؤ ذرا دیر دل لگی دیکھین اور انکے اول جلول تقریر سے دل کو شاد کرین دل لگی دیکھنے کے لیے دونون سرا کے ایک گوشۂ محل کی چھت پر جا بیٹھین اور ایک جھروکے سے آواز دی کہ خدائی فوجدار صاحب والا تبار دام بالافتخار ذرا ادھر تشریف لایئے عزت بخشیے رتبہ بڑھایئے۔ اتنا سننا تھا پھر انکو چین کہان۔ پہلے سمجھے کہ کوئی ساحر جادو کے زور سے کسی خبیث کو عورت بنا کر انکو بلاتا ہی۔ بھالا اُٹھا کر چلنے ہی کو تھے کہ معاً دیوانگی نے دوسرا زور کیا اب انکی رائے یہ قرار پائی کہ اس قصر مرتفع کے گورنر دیجاہ کی دختر رشک ماہ ہمپر نثار جان سے عاشق ہوکر ہمکو بلاتی ہی ہم پھر کیا تھا۔ رشک حمار کو خیز اور نیزے کو سیدھا کرکے آواز پر پہونچے اور دو عورتون کو جھروکے مین بیٹھے دیکھکر یون اسپیچ دی (ای نوعمر نوخیز شہزادی والا دودمان اس قصر مرتفع کی روح و روان مجھے افسوس ہی کہ مین آپ کے عشق کا جواب نہین دیسکتا کیونکہ عشق کا جواب عشق ہی۔ اور مین ایک دشمن صبر و شکیب کو دل دے چکا ہون۔

دیوانہ ہون تیرا مجھے کیا کام کہ لون گل	زیبا نہیں سر کو ہی مرے داغ جنون گل
اُس گل مین نہ پایا اثر بوے محبت	سو بار سنگھائے اُسے پڑھ پڑھ کے فسون گل

ورنہ ممکن نہ تھا کہ تمھاری سی جمیلہ و حسینہ کے عاشق ہونے سے خوش نہوتا۔ اس سے تو مجھے معاف فرمایئے ہان اگر اور کوئی کام میرے قابل ہو تو بسم اللہ جان تک سے دریغ نہین۔

اسقدر اسپیچ خدائی فوجدار دینے پائے تھے کہ خادمہ نے کہا حضور ہماری شہزادی یہ آپ سے نہین چاہتی ہین کہ آپ اُنکے ساتھ شادی کرین بلکہ اُنکی یہ خواہش ہی کہ آپ مدد دین اور

دمردانگی دکھائین مگر اُنکے والد بزرگوار کو کانون کان خبر نہ ہونے پائے ورنہ وہ دُھتّے ہی اُڑا دینگے اسپر فوجدار بگڑکے کہا کیا مجال۔ دُھتّے اُڑا دینا کیا دل لگی ہی۔ خادمہ نے کہا حضور بات یہ ہی کہ ہماری بی بی شہزادی پر ایک دیو عاشق ہی اور ایک بہت بڑے عامل نے بتایا ہی کہ کسی نامی گرامی مشہور پیر نامدار کا ہاتھ اُنکے ہاتھ کو مس کرے مگر وہ ہاتھ ایسا ہو کہ کسی عورت نے نہ کبھی چھوا ہو۔ لوگون سے پوچھا تو سب نے آپ کا نام لیا۔ خدائی فوجدار بہت ہی خوش ہوے۔ کہا بیشک ہمارا ہی ذکر خیر ہوگا۔ اور دوسرا کوئی ہو کون سکتا ہی کسی عورت نے واقعی اجتک ہمارا ہاتھ مس نہین کیا یہان تک کہ جو حسینہ مہر لقا ماہ سیما ہمارے تن بدن ہر عضو کی مالک ہی اُس تک نے نہین چھوا۔ یہ کہکر انھون نے کہا مگر آپ آسمان پر ہم زمین پر۔ بھلا ہاتھ کیونکر پہونچے وہ بولی یہی تو دل لگی ہی کہ ہم تم آمنے سامنے کھڑے ہین مگر ہم کو تم آسمان پر معلوم ہوتے ہو اور تمکو ہم۔ یہ اچھی دل لگی ہی۔ خدائی فوجدار نے رشک سمار سے ہاتھ بڑھایا اور اونچا کیا۔ اور اونچا کیا۔ تو خادمہ نے کہا شرط یہ ہی کہ آنکھین بند کر لیجیے تو ہماری شہزادی آپ کا ہاتھ فقط چھو لین۔ بس فوجدار نے کہا اسکے ساتھ یہ شرط بھی ہی کہ یہ حوم نہ لین۔ وہ ہماری خاص معشوقہ طناز سراپا ناز کا حصہ ہی۔ یہ کہکر ہاتھ بہت ہی اونچا کیا نیچی چھتین تو تھین ہی خادمہ نے کہ اپنی بی بی کی سکھائی پڑھائی تھی جب دیکھا کہ فوجدار کا ہاتھ دراز اور آنکھین بند ہین تو فوراً ہوے ہوے سوئی چبھو دی۔ یہ بولے ارے یہ کیا غضب ہی۔ ہاتھ کو چھو لیا کہ چھید دیا۔ خادمہ نے کہا۔ صاحب ہمسے یہ کچھ نہین پوچھے یہ سب جادو کا کھیل ہی ہمنے تو فقط ہاتھ چھوتے ہوئے دیکھا مگر عامل نے کہا تھا کہ اگر وہ غل مچائین کہ ارے سوئی چبھوے دیتی ہو تو سمجھا نا کہ آرام ہو جائیگا اور اگر کمر جکڑ دیجائے تو سمجھنا کہ پورا آرام ہو جائیگا۔ اُسکے بعد ایک رسی کا پھندا بنا کر اُنکی کمر مین لٹکا کے کھینچ لیا۔ اب وہ گھوڑے پر سوار ہین مگر کمر جکڑی ہوئی ہی۔ دل مین خوش تھے کہ عامل تو فتوی ہی لگا گیا تھا کہ اگر کمر جکڑ دیجائے تو اور بھی اچھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کمر کسنے لگی اور سوئی جو چبھوئی گئی تھی اسمین بھی ذرا ذرا درد ہونے لگا پہلے تو اپنی معشوقہ گلرخسار کو یاد کیا کہ تیرے سبب سے مین اس مصیبت مین پڑا اور یہ تباہی مجھپر آئی۔ بعد اسکے بدھو تفر کو یاد کیا۔ وہ گدھے کی لادی کے خراٹے لے رہے تھے کوئی نقارہ بھی بجاتا تو اُنکو کانون کان خبر نہوتی۔ اسکے بعد اپنے خاص خاص مصاحبون کو یاد کیا مگر صدائے برنخاست۔ سخت پریشان کہ سا حرون نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ سوچتے تھے کہ روز روشن ہونے پر لوگ آنکے مدد ضرور کرینگے مگر یہ اُنکی بڑی غلطی تھی۔ تڑکے گجر دم چار سوار بھی پھاٹک پر آئے گھوڑے تیار۔ ساز و سامان سے لیس۔ پھاٹک پر دستک دی داسپر فوجدار نے ڈانٹ کے کہا۔ کون ہی۔ چاہے جو کوئی ہو اسوقت یہان سے چلے جاؤ یہ شاہی قصر ہی۔ اسمین بے اُفتاب کے کوئی آنے نہین پاتا ہی۔ ایک نے کہا۔ کوئی پاگل ہی ذرا سی سرا کو قصر شاہی بتاتا ہی۔ ایک اور بولا۔

اگر تم بھٹیارے ہو تو کھول دو۔ انھون نے کہا (ہماری بھٹیارون کی سی صورت ہی) وہ بولا خدا جانے کون ہو۔ مگر واہی تباہی ضرور بکتے ہو۔ کہ سرا کو قصر شاہی بتاتے ہو۔ الغرض دیر تک انکے اور انکے رد و بدل رہی اور سوارون نے کہا اس ذرا سی سرا کو کوئی بڑی سودائی ہی شاہی قصر کے نام سے پکاریگا۔ فوجدار نے کہا تم بالکل جاہل آدمی ہو۔ اور بیلان نامدار کے قواعد سے محض ناواقف ہو اس پر ایک سوار نے اٹھکر اس زور سے پھاٹک پر دو ہتھڑ دیا کہ بھٹیارا جاگا اور سرا والون کی آنکھ کھل گئی۔ بھٹیارے نے پوچھا (کون ہی)۔

دروازہ کھولدیا گیا اور سوار اُتر پڑے اتفاق سے ایک سوار کے گھوڑے نے جاکے رشک حمار پر دولتی جو جھاڑی تو فوجدار اوندھے منہ ہو گرے اور اب خدائی فوجدار صاحب لٹکے پڑے ہین کمر سے دوا چاہتے ہین۔ گئے تھے اورون کی کمک کو وہان الٹی آنتین گلے پڑین۔

فصل ۱۷

خدائی فوجدار اتنی دیر کی سختی اور انتہا کی پریشانی برداشت کرکے اب بول گئے۔ اور زور زور سے غل مچانے اور رونے لگے یہان تک کہ بھٹیارے نے کہا ٹھہرو نہین میں آتا ہون خادمہ نے ڈر کے مارے فوراً رسی کو چاقو سے کاٹ ڈالا اور فوجدار صاحب زمین پر دھڑ سے گرے اور گرتے ہی جھاڑ پونچھ کے اُٹھے اور رشک حمار پر سوار ہو کر تبدہ تان کے تلوار کو کھڑکھڑاتے باہر نکلے۔ اور کہا ابے چاہے جو ہو اور جس کسی نے جادو کیا ہو میدان مین آ۔ ہم اُس سے اکیلے لڑنے کو تیار ہین بیا پیادے نہین آ اور سب تو خدائی فوجدار کی حماقتون اور جنون کی باتون سے آگاہ تھے مگر یہ سوار جو نئے نئے آئے تھے یہ انکی برزخ اور شان دیکھکر حیران ہین آئے کہ بھئی یہ کون بزرگوار ہین مگر بھٹیارے نے مختصر طور پر انکا قصہ بیان کر دیا اور کہا انکی باتون کا خیال نہ کیجیے یہ اپنے آپے مین نہین ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد سوارون نے ان سب سے دریافت کیا کہ اس سرا مین یا کہین اور آپ مین سے کسی صاحب نے ایک خوبصورت سا نوجوان تو نہین دیکھا ہی جو خچر والون کی وردی پہنے ہو۔ بھٹیارے نے کہا یہان اسقدر آدمی آتے جاتے ہین کہ مجھے یاد نہین رہتا کون آیا تھا کون نہین آیا تھا چار سوارون مین سے ایک تو اس سرا کے پھاٹک پر رہا اور دوسرا کے اِدھر اُدھر دیکھنے گئے اور چوتھا سرا کے باہر دیکھنے لگا۔ بھٹیارا سمجھا کسی نوجوان عورت کی تلاش ہی اور کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا ہو رہا ہی۔

اب خلاصہ تو یہ ہوا کہ سب کے سب جاکے خدائی فوجدار کا جنون اور بھی جوشزن ہوا کہ ہم تو ان چار دن سوارون کو دانٹ رہے ہین اور انھین سے کوئی مسکتا ہی نہین یہ ماجرا کیا ہی؟

اگر خلاف قواعد نہوتا تو یہ بہلوا کیلئے اُن چاروں پر حملہ آور ہوتے مگر خیر اب بغور آپ دیکھنے لگے کہ یہ سوار ادھر اُدھر کیا تلاش کر رہے ہین شاید اسی مین کوئی نئی بات پیدا ہو جائے۔

اب سنیے کہ ایک سوار کو یہ لوگ کا مل گیا۔ دیکھا کہ ایک خچر والے کے قریب سو رہا ہی۔ شانہ ہلا کر کہا اے حضور اب آرام فرما چکے یا نہین ماشاء اللہ کتنی عمدہ پوشاک آپ پہنے ہین رئیسون کے لڑکون کو ایسا ہی چاہیے اور یہ بستر واقعی آپ ہی کے قابل ہی جو پوتڑون کا رئیس ابن رئیس ہو آنکھ ملتے ہوئے وہ جو اُٹھا تو پہچانا کہ اسکے باپ کا ایک ملازم ہی۔ ازبس حیرت ہوئی۔ سوار نے کہا سرکار بس اب کچھ سوچیے نہین۔ ہمارے ساتھ چلے چلیے ہان اگر آپ اپنے باپ کی جان کے دشمن ہوے ہین تو خیر کیونکہ وہ اس جدائی کے صدمے کو برداشت نہ کر سکین گے۔ لڑکے نے کہا یہ تو بتاؤ کہ میرے باپ کو یہ کہان سے معلوم ہو گیا کہ مین یہان یا یہ لباس اور اس لباس مین ہون۔ اسنے کہا ایک طالب علم نے تمھاری زبانی سُنا ہوا بیان کیا تھا۔ جو خچر والا اسکے قریب لیٹا تھا اُسنے جاکے پادری صاحب اور کرنل صاحب سے کہا کہ یہ لڑکا تو کوئی نواب زادہ معلوم ہوتا ہی اور وہ سوار کہہ رہا ہی کہ اب آپ اپنے والد بزرگوار کے پاس چلیے۔ جب یہ سُنا اور سوچے کہ خوش آواز اور خوش الحان نوجوان ہی تو صلاح کرنے لگے کہ اس معاملہ مین دست اندازی ضرور کرنی چاہیئے لہذا اسکے پاس گئے اتنے مین اُس خاتون پر یہ رولے جو اس نوجوان کا سب حال لاڈو سے سُن چکی تھی کل حاضرین کو پہچانے اسکے حال سے مطلع کیا کہ یہ معاملہ ہی لہذا پادری صاحب وغیرہ نے سب عورتون کو صلاح دی کہ تم لوگ اندر چلے جاؤ ہم بعنوان مناسب طے کر دینگے اتنے مین چاروں سوارون نے اس نوجوان کو گھیر لیا اور کہا ہم مجبور کرتے ہین ضرور چلیے اور اپنے باپ کی تسلی کیجیے۔ وہ انکار کرتا گیا کہ میری جان اور آبرو کی بات ہے ابھی نہ جاؤنگا اور وہ کہتے تھے کہ ہم لے ہی جائینگے۔ لڑکے نے کہا زندہ تو مجھے کوئی بھی نہین لے جا سکتا۔ ہان لاش لیجاؤ تو لیجاؤ۔ سواروں کو ایک دل لگی ہاتھ آئی۔ ایک نے پوچھا تم زبردستی اسکو لیجانے والے کون ہو۔ انھون نے کہا جناب اسکے باپ کی جان نکل جائیگی اُنکو اسسے دلی عشق ہی جو عشق باپ کو اولاد سے ہوتا ہی اُس سے کچھ بڑھا ہوا ہی۔ اتنے مین قاضی صاحب نے سوار کو ذرا ڈانٹا تو ایک سوار نے کہا حضور بڑے تعجب کی بات ہی کہ حضور نے اِنکو نہین پہچانا۔ غور کر کے دیکھا تو قاضی صاحب لپٹ گئے کہا برخوردار یہ کون بھلمنسی کی بات ہی۔ اس بچے کو اب چھوڑو۔ ایسی کونسی بیبت مصیبت علاوہ بڑی تھی۔ اسپر اس نوجوان کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔ قاضی نے سواروں سے کہا تم لوگ ذرا خاموش رہو۔ اور اسکو علیحدہ لیگیا۔ اِدھر ایک دور قصہ چھڑ گیا جسکا ذکر اسکے بعد کیا جائیگا۔ قاضی صاحب نے اس نوجوان رئیس زادے سے کہا کہ بیٹا اتنے بڑے باپ کے ایسے کام نہ چاہیے۔ تم نے اپنی یہ گت بنائی۔ افسوس کا مقام ہی اس نے قاضی صاحب کے

دونون متقدس ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے اور زار زار رو کر یون عرض کی (قبلہ حقیقت حال یون ہی کہ جب سے بفضل خدا ے لایزال مین آپ کا پڑوسی اور ہمسایہ ہوا اور آپ کی صاحبزادی لاڈو پر میری نظر پڑی دل کا عجب حال ہی ہر دم اسی کی یاد کھانا پینا سب حرام ہو گیا اب مین دست بستہ ملتمس ہون کہ اگر آپ میری اور اسکی شادی کے سد باب ہونگے تو مین اپنی جان دونگا اور میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا اسی کے پیچھے گھر بار چھوڑا لغیر چھوڑا یار چھوڑا۔ ماں باپ کو چھوڑا اور خدا کی راہ پر گھر سے اس قطع کے ساتھ نکل پڑا۔ آپکی صاحبزادی کو ابھی اس امر کی اطلاع نہین ہی گو میری آنسو بھری آنکھون سے کبھی کبھی انکو میرے عشق کا حال ضرور معلوم ہو گیا ہوگا آپ میری عالی خاندانی میری ثروت میرے منصب جلیلہ سے بخوبی واقف ہین اب مجھے یہ فخر بخشیے کہ اپنی دامادی مین قبول فرمائیے مین اپنے باپ کو راضی کرونگا۔

قاضی صاحب اب حیرت مین تھے کہ یا الٰہی کیا جواب دون۔ دفعتہً ایک بات کی اطلاع ہوئی۔ بے سوچے ہوے کیا کہون۔ جواب کیونکر دون اور معاملہ نازک ہی۔ جلدی مین جواب دیا کہ اپنے نوکرون کو روک لو۔ کل اس امر پر غور کیا جائیگا۔ اسنے انکے ہاتھ کو پھر چوما اور اشکون سے تر کر دیا۔ قاضی کے دل پر اسکی گفتگو نے بڑا اثر کیا اور سوچنے لگا کہ اچھی جوڑی ہی ایسا داماد اور کہان ملے گا۔ صرف دقت اسمین یہ تھی کہ اسکے باپ کی رائے لے کیونکہ اس لڑکے کو اعلیٰ درجے کا خطاب ریاست ملنے والا تھا۔

خیر ایک ذرا سا قصہ یہان یہ قابل بیان ہی کہ جب قاضی صاحب سے اور اس نوجوان سے تقریر ہو رہی تھی تو اسوقت چار مسافرون سے جو کرایہ دیے بغیر بھاگے جاتے تھے بھٹیارے سے دنگا ہو گیا۔ بھٹیاری نے فوجدار سے کہا کہ میرے میان کی مدد کرو کیونکہ اور سب سرا والے اسوقت اس نوجوان اور سوارون کی جنگ زرگری دیکھ رہے تھے۔ فوجدار صاحب نے مسافرون کے بیچ مین بولنے سے انکار کیا انکو یاد آیا کہ ایک دفعہ انھون نے بھی کرایہ نہین دیا تھا تو بدھو نفر بیچارے پر بڑی پٹس پڑی تھی اور انکی گت ہونے کو تھی مگر آخر کار انکی فہمایش سے ان لوگون نے کرایہ دے دیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک خلیفہ کا کوئی ظرف خدائی فوجدار نے زمین پر پٹکا تھا۔ خدائی فوجدار سے اور ایک نائی سے دنگا ہوا تھا اور اسکا ایک ظرف گر پڑا تھا اور فوجدار صاحب نے اٹھا کر زیب سر کیا تھا۔ وہی نائی سرا مین اتفاق سے آگیا اور یہ بدھو نفر کو دیکھکر آؤ دیکھا نہ تاؤ پٹے پاڑکے مارتے مارتے بھرکس نکالدیا۔ انھون نے بھی جان پر کھیلکر اس زور سے گھسنا لگایا کہ منھ سے خون کی ندی جاری ہو گئی۔ اسنے غل مچایا دہائی سرکار کی چور ہے بدھو بولے جھوٹا ہی دغا باز۔ ہمنے چوری نہین کی۔ ہمارے آقا سے اور اس سے جنگ ہوئی اور اس

جنگ مین بطریق مال غنیمت یہ ظرف ہمارے آتا نے لیا۔ لوٹ کا مال ہی۔ اسلئے حلال ہی۔ خدائی فوجدار یہ گفتگو سُنکے آگے بڑھے اور خوش ہوے کہ انکا رفیق اس لیاقت کے ساتھ اپنے فریق سے لڑا۔ سوچے کہ ابکی کوئی موقع ملے تو اسکو بھی اپنے زورۂ بہادری مین لے لین۔ نائی نے کہا صاحبو یہ ظرف مجھے اس چور سے دلوا دیجیے اگر میرا نہو تو خدا کرے مجھے ابھی ابھی ہیضہ ہو جاے۔ بس۔ خدائی فوجدار کو بڑا غصہ آیا۔ بدھو نفر نائی کو الگ کیا اور کہا۔ حضرات سامعین۔ یہ ناہنجار نامعقول جھوٹا اور کاذب اور دروغ گو ہی۔ یہ اس کا ظرف نہین ہی۔ یہ خود مین نے جنگ اعضانوس مین شعلہ وش جنگی سرخیل سپاہ اطلاوق سے چھینا تھا۔ اور یہ میرا مال ہی۔ ہان اور جو جو چیزین غنیمت مین میرا رفیق لایا مین نے ایک نہ چھوئی رفیق کو دے دین اور یہ ایک امر جائز ہی۔ بدھو سے تو آؤ تاکہ سب صاحب دیکھ لین کہ یہ کسقدر بے ایمان آدمی ہی۔ بدھو نے کہا اجی لے آکے کیا ہوگا۔ اسکو بکنے دو۔ فوجدار جھلا کے بولے تو اپنی راے کو کیون نہین ظاہر کرتا ہی جو حکم دین وہ کرین۔ بدھو جا کے لے آیا۔ اور فوجدار نے ہاتھ مین وہ ظروف لیکر کہا حضرات ملاحظہ فرمائیے۔ بھلا اسکو یہ کس منھ سے کہہ سکتا ہی کہ خود نہین ہی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ مجھے جنگ مین بعد فتح ملا۔ اسمین کوئی بناوٹ کی بات نہین ہی۔ بدھو نفر نے کہا جب سے یہ خود ملا صرف ایک ہی جنگ ہوئی اور اسمین اسی خود کے سبب سے خدا نے انکی کھوپڑی بچائی ورنہ پتھر اور ڈھیلے اسطرح پڑ رہے تھے جیسے مینھ برس رہا ہی۔

فصل - ۱۸

نائی بیچارہ کہتے کہتے تھک گیا کہ یہ خود نہین ہی مگر خدائی فوجدار نے مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی نائی نے کہا مین سب صاحبون کی طرف مخاطب ہوکر عرض کرتا ہون کہ چاہے میرا مال نہ ملے مگر آپ لوگ اتنا تو فرماوین کہ آپ کی ذاتی راے کیا ہی۔ فوجدار نے سُنا تو کہا اگر کوئی شخص میری راے کے خلاف کہیگا تو مار ہی ڈالونگا۔ وہ جھوٹا ہی اسمین چاہے کوئی ہو۔ کسے باشد ہمارے خلیفہ یعنی جو ہمارے قصبے کے خلیفہ ہمارے ہمراہ تھے انکا ذرا دل لگی دیکھنے کو جی چاہا تاکہ تھوڑی دیر ہنسی مذاق ہو۔ اس اپنے ہم پیشہ یعنی نائی سے کہا بھائی صاحب سنیے ہم بھی آپ ہی کے پیشے کے ہین بیس برس سے سرٹیفکٹ ملا ہی اور جراحی بھی خوب جانتا ہون اور مین جوانی مین فوج مین بھی نوکر تھا۔ اسمین شک نہین کہ نائی کا ظرف نہین ہی۔ ایسا کوئی لفظ ہی ہمنے نہین سُنا۔ ہان خود ضرور ہی مگر اسمین کچھ قطع و برید ہوئی ہی۔ اس سے فوجدار صاحب نے اقبال کر لیا۔ اب ان سب نے اتفاق کر لیا اور نائی بیچارہ جھلا جھلا کے رہ گیا کہ یہ سب کے سب سودائی ہو گئے۔ صرف ایک قاضی صاحب تو خاموش تھے انکو اس مذاق کے

جانب ذرا توجہ نہ تھی کیونکہ اس نوجوان نواب زادے اور اپنی لڑکی کے عقد کی طرف انکا خیال زیادہ متوجہ تھا۔

پادری صاحب نے کہا اس معاملے مین ہم لوگو نکو چنداں دخل نہین ہی بہتر ہو کہ خدائی فوجدار صاحب ایک قطعی راے قائم کر دین چلو فراغت ہوئی۔ اسمین جھگڑا ہی کیا ہی۔ فوجدار بولے حضرت اس قصر معلے مین جو بات ہوتی ہی انوکھی ہی ہوتی ہی۔ بالکل نئی ہر شے مین جادو کا اثر ہی ہر سمت سحر۔ دو گھنٹے تک ٹکا کھڑا رہا۔ اور پچھلی دفعہ بیچارے بدھو کی جان پر بن آئی تھی۔ اُس نوجوان نواب زادے اور اُسکے چارون سوارونکو فوجدار والا تبار کی اول جلول باتون سے نہایت ہی استعجاب ہوتا تھا کیونکہ یہ لوگ اُنسے واقف نہ تھے نائی روتا چلا جاتا تھا کہ میرا مال مجھے آپ لوگ ملکر دلوا دیجیے۔ بڑے غضب کی بات ہی روز روشن کو یہ لوگ شب دیجور اور ظلمات کو عین نور ثابت کرنا چاہتے ہین اب یہ اندھیر ہی یا نہین مین اسوقت نشہ مین نہین ہون۔ ٹھری سودائی بالکل نہین ہون خلل دماغ نہین ہی مگر افسوس ہی کہ آپ لوگ بھی انصاف نہین کرتے۔ ستم تو یہ ہی۔ اب دل لگی دیکھیے کہ خدائی فوجدار عالی تبار دام بالا قتدار کی مجنونانہ حرکتون سے وہی لطف خاص حاصل ہوتا تھا جو اس نائی کی سادہ لوحی اور گھبراہٹ سے حاصل ہوتا تھا۔

سرا مین اتفاق سے کئی مسافر اور آگئے یہ سب افسر سرکاری تھے۔ نائی کی باتین سُنکر انمین سے ایک نے کہا دیکھو اس بیچارے کو کیون دق کرتے ہو خواہ مخواہ۔ بھلا خود ایسا ہوا کرتا ہی۔ لاحول ولا قوۃ اتنا سننا تھا کہ خدائی فوجدار آگ بھبھوکا ہو گئے۔ کہا چپ رہ او سور۔ دروغگو۔ کاذب خوار بے اعتبار بے ایمان۔ تیرے باپ نے بھی کبھی خود کی صورت دیکھی تھی۔ یہ کہکر نیزہ اُٹھایا اور بھونکنے ہی کو تھے کہ وہ افسر ڈوب کے ہٹ گیا ورنہ لاش پھڑکتی ہوتی۔ خدائی فوجدار کے جسم مین سر سے پانون تک آگ لگ گئی تھی۔ مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا۔

اس افسر کے ساتھیون نے جو دیکھا کہ اِنکے ساتھی کو ایک شخص مارے ڈالتا ہی تو سب کود پڑے بھٹیارے نے بھی اِنکا ساتھ دیا۔ نوجوان رئیس زادے کے سوارون نے اپنے آقازادے کو گھیر لیا کہ مبادا اس گڑبڑ مین بھاگ جائے۔ اور اس نوجوان نے اِنکو ہدایت کی کہ خدائی فوجدار کو مدد دین نائی نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر خود پر ہاتھ مارا اور بدھو نے اپنی طرف کھینچا وحشی تربیت یافتہ اور وہ نوجوان جسکا ذکر پیشتر کیا گیا ہی یہ دونون خدائی فوجدار کی طرف سے جھپٹ پڑے۔ پادری صاحب نے غل چلانا شروع کیا۔ بھٹیاری چیخنے لگی۔ اُسکی پریزاد لڑکی نے چمک چمک کے کوسنا شروع کیا خادمہ

رونے لگی - لیلیٰ ششدر کھڑی تھی - جمیلہ ہکا بکا - نائی نے بدھو نفر کو ایک پٹوٹار رسید کیا - بدھو نے نائی کو گھونسا مارا - الغرض سرا بھر مین غل غپاڑا شور و شر منگامہ محشر مار کوٹ مار پیٹ دو کوب لپاڈکی ہاتھا پائی دنگا جھگڑا بکھیڑا فساد عناد لڑائی جنگ جدال گھونسم گھونسا اور خون خرابا تھا - سب آدمیت سے خارج افسر صرف چار آدمی اور ادھر میان خدائی فوجدار کے پاس پورا لشکر - سب کے سب انھین کے طرف دار - افسرون پر بڑی بودی مار پڑی - ایک کی دو ادو - مثل مشہور ہی - خون کی ندیان جاری تھین - انھون نے بھی اپنا بدلہ لیا مگر کہان تک - بدھو اور نائی اس طرف کو پکڑے ہوے گالی گلوج کر رہے تھے نہ یہ چھوڑتا تھا نہ وہ چھوڑتا تھا - دونون کو کچے گھڑے کی چڑھی ہوئی بھٹیارے کی لڑکی ایک سرے سے سب کو کوس رہی تھی کہ اللہ کرے یہ موے ابھی ابھی مرجائین - انھین ہیضہ ہو - انکا جنازہ نکلے - جان جاے اور خادمہ مارے ڈر کے کانپ اور رو رہی تھی - بھٹیارے پر بھی بے بھاؤ کی پڑین - خوب ہی پیٹا گیا افسرون کی کمک کو گئے تھے وہان الٹی آنتین گلے پڑین اتنے مین فوجدار صاحب نے پہنچ بچاؤ کیا - فرمایا خاموش - بس اب اگر کسی نے کسی پر ہاتھ اٹھایا - یا کوئی لفظ زبان سے نکالا تو بھالا پار ہو گا - بس خاموش سکوت اختیار کرو - بدھو نفر جو بہت بک رہے تھے اپنے آقا کا حکم سنکر خاموش ہو رہے - نائی جو اس عرصے مین بہت پٹ چکا تھا وہ بھی خاموش ہو رہا - رئیس زادے کے چارون سوارون نے بھی سکوت اختیار کیا مگر بھٹیارا خاموش نہ تھا - وہ غل مچا مچا کر کہتا تھا کہ اس سودائی کو یہان سے نکال باہر کرنا چاہیے یہ اس قابل ہی کہ اسکو زندہ چنوا دے بس - اور سب کو کہنا پڑا کہ یہ ظرف واقعی خود ہی اور یہ سرا سلطانخانہ ہی جب فساد رفع ہوا تو فوجدار صاحب نے معشوقہ کو یاد کر کے یون ہانک لگائی -

نزدیک صبح تھک کے وہ سویا سر مزار — پھر چشم ناز یار بجز شمع وا نہ تھی
تو وہ ہی جسکی دل مین زمانے کی ہے جگہ — مین وہ ہون ایک جسکی ترے دل مین جا نہ تھی
دل سے کمر کے ہونے کا مٹتا خیال کیا — گمان پاس وہم کی میرے دوا نہ تھی
اے شوق ذبح تو نے ابد تک جدا کیا — دم بھر بھی تیغ یار سے گردن جدا نہ تھی
کیا جانے کیون ڈرا کیا اپنا دل سیاہ — زلف رسا سے یار تھی کالی بلا نہ تھی
سایہ تو اپنا سمجھا ہی پر ہی یہ میری روح — اے جان سچ بتا مجھے الفت تھی یا نہ تھی
نرگس نے دیدے پھاڑ کے تم سے لڑائی آنکھ — نور ایک سمت آنکھ مین مطلق حیا نہ تھی
اس گل بغیر دل کو چمن مین جلا گئی — باد سموم تھی ترے حق مین صبا نہ تھی
اے مہروش کبھی نہ کیا بھول کر بھی رحم — کیا تیرے ساتھ خلقت مہر و وفا نہ تھی

آئی قضا جو ہجر مین مجکو نہ ہوش تھا	آتے ہی تیرے ہوش جو آیا قضا نہ تھی
اے گل در آئے سنگ مین کانٹا محال ہی	مجھ زار کی جگہ ترے دل مین بجا نہ تھی
مارا تھا تیر تاک کے پر لے اُڑی ہوا	اس ترک کی خطا نہین میری قضا تھی
دنیاے بیوفا سے محبت نہ مین نے کی	قابل نگاہ کرنے کے یہ بیسوا نہ تھی
تربت مین بھی وہی شب تاریک ہجر ہی	ہم کو فنا ہوئی مگر اسکو فنا نہ تھی
بلا قبول باغ سے جانے کو پھاڑکر	خوشبو ترے لباس سے گل کی قبا نہ تھی

اے رشک پری سخان دنیا و دین نازک بدن نازآفرین بیا در پہلوے من بنشین و خانہ مارا نورانی و منور کن از عطر دامن و گریبان و عنبر نافہ تاتار و مشک خطا و ختن و چوب چینی و لخلخہ روح پرور و رائحہ جان افزا کہ خوشبوئش خانہ خانہ و کو بکو میرود و مست میکند مثل بھنورا ے سیاہ۔

من نہ گویم کہ این سخن آن کن	مصلحت بین و کار آسان کن
نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	ہر انچہ ناصح مشفق بگوید بپذیر

مین از برائے شما دیو تک سے جنگ کرتا ہون۔

از کجا می آئی اے سرمست خوبی نخوانا	عطر آگین تا بہ دامن عنبر افشان تا کمر

مگر ہم خوب جانتے ہین کہ۔

عاشقان کشتگان معشوق اند	بر نیاید ز کشتگان آواز

مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ۔

خوبرویان کلمہان جنگ و جفا نیز کنند	غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

یہ بھی ہم کو معلوم ہی کہ۔

بیجا نہین حسینون کی ہین لنترانیان	اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی

خدا وہ دن دکھاے کہ ہم زبان حال و قال سے یہ شعر پڑھتے ہون۔

تو بخواب ناز بودی کہ من از رقیب پنہان	کف یار بوسہ دادم مرحبا شنیدہ باشی

تم کو ہمارے دل کی سوزش اور احتراق اور جلن کا حال کیا معلوم۔

تو اے کبوتر بام حرم چہ می دانی	طپیدن دل مرغان رشتہ دریا را

ہم سمجھ گئے کہ تم کیون ہم پر اتنے فلکتوڑے کرتی ہو۔

مجرد حسن اجازت مگر نداد اے گل	کہ پرستشے بکنی عندلیب شیدا را

سچ ہی ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند۔ مگر ایک بات اور بھی ہی۔ ع۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا۔

زشان و شوکت سلطان نگشت چیزے کم
التفات بہ معماسرائے دہقانے

کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید
کہ سایہ بر سرش انداخت چو تو سلطانے

ایک بات جان جان یاد رکھنے کے قابل ہی۔

نہ اپنی شان و شوکت پر ہو مغرور
سلیمان کے ہی آگے دیو بھی مور

نہین کچھ فائدہ اس شور و شر مین
مناسب آشتی ہی ہمدگر مین

عداوت ہی بہت شاہون سے ممنوع
در توبہ ہی وا اور عذر مسموع

خمار تند لشکر سے نہ کھا جوش
خمار اسکا پشیمانی ہی بیہوش

ای رشک حوران جنان غیرت پریخان دوران اب خدا سے بس اس زار و نحیف کی یہی دعا ہی کہ۔

خداوندا شبم را روز گردان
چو روز اندر جہان فیروز گردان

شبے دارم سیہ چون بخت امید
درین شب ہر دو سپیدم کن چو خورشید

توئی یاری دہ فریاد ہر کس
بفریاد من فریاد خواہ رس

آمین آمین ثم آمین۔ ع۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد + بالنون والصاد۔ ایک وہ دن تھا کہ ہم تم یک جان دو قالب مثل سایہ ساتھ ساتھ تھے اور ایک دن آج ہی۔

ایک دم ہرگز نہین تنہا مین اسکو چھوڑتا
چھپ کے پیچھے ہو لیا جس سمت وہ اٹھکھیلا

خلق کو مجھ پر یقین ہو جائیگا ہمزاد کا
گر یون ہی مین ساتھ ہون تو نہ تہ رشتہ دیکھنا

اُس پری کو اپنے سائے کا گمان ہو جائیگا

دیکھ پائی ہی جو صورت روے آتشناک کی
ہی یہ گرمی فی الحقیقت روے آتشناک کی

دل جلا ڈالیگی حیرت روے آتشناک کی
قہر لائیگی شرارت روے آتشناک کی

شعلۂ آتش ترے آگے دھوان ہو جائیگا

تیر کتنی دیکھنا تیغ نگاہ ناز ہی
صاف ٹکڑے مرغ جان کا ہر پر پرواز ہی

پر کہان عالم مین ہمسا عاشق جانباز ہی
کیا مضر ہم کو جو وہ محبوب تیر انداز ہی

ہر قدم رنگ اسے بدن مین استخوان ہو جائیگا

ہم وہ لوگ ہین جنکی خاطر ساری خدائی کرتی ہی۔ تمام دنیا جنکا دم بھرتی ہی۔ ہمکو کسسے بھی کوئی چیز نہ مانگنی

نہ کرایہ نہ درزی اپنا بل پیش کرسکے نہ کوئی گورنر ہم سے تعظیم کا خواستگار ہو کوئی بادشاہ ایسا نہیں کہ ہمکو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلائے۔ کوئی معشوقۂ زرین کمر ایسی نہیں کہ جو ہم پر نثار جان سے عاشق زار نہ ہو جائے اور ہمکو دل سے پیار نہ کرے اور ہماری خوشنودی مزاج کو اپنے فخر کا باعث نہ سمجھے۔ کوئی افسر بھلا ایسا ہے جو ہم لوگون کے پیشۂ سفر کا مقابلہ کرسکے۔ ہرگز نہیں۔ ہم اکیلے تنہا آدمی چار سو پر بھارو۔

فصل ۔ ۱۹

خدائی فوجدار خدائی خوار تو ادھر یہ بڑبڑ قافیے اڑاتے ہانک لگاتے تھے اور اُدھر پادری صاحب ان چارون افسرون کو سمجھاتے تھے کہ یہ شخص بالکل دیوانہ سڑی سودائی پاگل ہے اسکے منھ نہ لگیے۔ اور وہ کہتے تھے کہ ہم اسکو یہان ہرگز ہرگز نہ چھوڑینگے اپنے افسر کے پاس لیجائینگے اور سزا دلوائینگے اسکی اب خیر نہیں نظر آتی۔ پادریصاحب نے ان سب کو دیر تک بدلائل منطقی سمجھایا تو انھون نے مانا۔ اب سرا مین خدا خدا کرکے امن وامان ہوئی دنگا فساد رفع ہوگیا۔ نوجوان رئیس زادے کے تین ملازم روانہ ہوگئے کہ انکے والد بزرگوار کو انکی خیریت مزاج سے مطلع کرین مگر ایک سوار انکی حفاظت کے لیے ساتھ رہا۔ لاڈو دل مین انتہا سے زیادہ خوش کہ شاہد آرزو سے ہم کنار ہوگی پادری صاحب نے نائی کو کچھ دے کر راضی کرلیا اور وہ خوش خوش چلا گیا۔ فوجدار نے جو شراب کا خون کیا اسکا معاوضہ اسکو دیا گیا۔ خدائی فوجدار صاحب نے امور جنگ اور حرب وضرب کی نسبت بڑی لمبی چوڑی تقریر کی اور اپنی پیرو معشوقۂ فرضی کو یاد کرکے بہت ہی روئے اور دیر تک انکے حسن وجمال کی تعریف مین عذب البیان اور رطب اللسان رہے اسکے بعد شہزادی کی جانب مخاطب ہوکر کچھ تقریر کی اور انھون نے بھی بعنوان مناسب جواب معقول دیا کہ اے یل نامدار جس جس اخلاق کے ساتھ آپ نے مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا اور میرا ساتھ دیا اُسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔

خدائی فوجدار نے بدھو نفر کو حکم دیا کہ رشک حمار کو تیار کرو اور اپنے گدھے کو لیس رکھو اور شہزادی بلند اختر رشک قمر کی سواری مثل باد بہاری لاؤ۔ اب ہم روانہ باشہ ہونگے۔ اور اس قصر رفیع ومعلے کے گورنر اور انکی خاتون عصمت مآب اور کل امرائے نامدار سے رخصت ہونگے۔

بدھو نے کہا جناب والا اگر آپ غصہ نہ کرین اور بھل منسی سے پیش آئین تو عرض کرون اور دست بستہ کہون کہ یہ جنکو آپ شہزادی اور بادشاہ بیگم کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین وہ اگر شہزادی ہو تو میری مان بھی بادشاہ بیگم ہی۔ آپ تو ہر بات کا یقین کرلیتے ہین اگر شہزادی ہوتی تو ادھر اُدھر چوپاچاٹی نہ کرتی۔ یہ فقرہ سُنکر شہزادی کا رنگ بدل گیا وجہ یہ کہ بدھو نفر نے کئی بار دیکھا تھا کہ شہزادی کو اُنکے عاشق زار نے لپٹ کر چوم لیا۔ خدائی فوجدار نے جو سُنا کہ شہزادی کو یہ شخص ایک معمولی عورت بتاتا ہے تو آگ بھبھوکا

ہوگئے۔ اور مارے غصے کے ہاتھ کانپنے لگے اور گرج کر کہا اوفا بکا جھوٹے دغا باز۔ اچھون کو برا۔ نیکون کو بدکہنے والے بھلے مانسون کو بدنام کرنے والے پاجی۔ سور مُرغے۔ خدا تجھکو غارت کرے۔ تو انپڑھ جاہل کندۂ ناتراش کم فہم کم عقل گنوار بلکہ گنوار کے اٹھرو سیاہ خدا تجھے جہنم مین جگہ دے تجھے اسقدر جرأت کیونکر ہوئی کہ تو ہماری بات کو کاٹے اور جسکو ہم شہزادی سمجھتے ہین اُسکو تو ایک بازاری عورت سے تشبیہ دیتا ہے چل دور ہو میرے سامنے سے ہٹجا۔ جھوٹ کے پُل باندھ دیتا ہے۔ فضول آدمی۔ یاوہ گو۔ کاذب ناہنجار۔ موجد طرز بدی۔ سواد الوجہ فی الدنیا و سواد القلب فی العقبیٰ۔ ناہنجار۔ تجھے نہین معلوم کہ بادشاہون کو اکثر آدمی (قال سبحانی خبیثۃ الرحمانی کہتے ہین)۔

یہ کہکر زور سے پانون زمین پر دے پٹکا جس سے صاف ظاہر تھا کہ انتہا سے زیادہ غصہ اور غضب ہے پادری کانپنے لگا سمجھا کہ اب خیر نہین ہے مگر زبان سے مجبور تھا۔ کہ اگر زمین کے اندر دھنس جاتا اور خدائی فوجدار سے مٹ بھیڑ نہوتی تو بڑا خوش نصیب اپنے آپ کو سمجھتا۔

اتنے مین شہزادی نے بیچ بچاؤ کیا۔ کہا صاحب معلوم ہوتا ہے کہ بدھو کی آنکھ پر کسی نے جادو کر دیا اور جادو کے سبب سے اسنے دیکھا کہ مجھے کوئی مردِ حوم رہا ہے۔ گویہ میری آبرو اور شان کے بالکل خلاف ہے مگر جادو کو کیا کیا جائے۔ خدائی فوجدار اس گفتگو سے خوش ہوئے۔ کہا شہزادی صاحب حضور کی رائے سے خاکسار کو اتفاق ہے واقعی ایسا ہی ہوا ہوگا۔ جادو برحق مگر جادو کرنے والا کافر ہے۔ اتنے مین سب لوگ بیچ مین پڑے اور کہا کہ اب اسکا قصور معاف کر دیجیے۔ پادری صاحب اپنے دوست بدھو نفر کو ساتھ لائے اور وہ قدمون پر گر پڑا اور کہا معاف فرمایئے فوجدار بولے سُن بدھو ہم ان اِن معرکون مین رہے ہین جہان شیر کا زہرہ آب ہوجائے۔

وہ شور کہ الحفیظ کی جا	غل پیر ہر ایک کر رہا تھا
تھا سحر کی جنگ کا عجب رنگ	دشمن ہوے اپنی جان سے تنگ
ظاہر تھا کہین طلسم کا ساز	آتی تھی کہین غیب آواز
تھا ایسا غبار کر چھایا	اندھا آئینۂ جان بنایا
تلوارین چمک رہین تھین ہر سو	نہرین لیتی تھین موت کی جو
تلوار جو گرزی دوش و بر سے	بوندون کی طرح سے سر تھے برسے
بھڑکر ایسی چلی تھی تلوار	تھے ملک عدم کو راہی سردار
لشکر نہ عدو کا تاب لایا	لڑنے سے ہر اک نے جی چھپایا

بھاگا ہر ایک جی چھپا کر	ہم سب کو پھرے بھگا بھگا کر
برباد ہوا جلال دشمن	غارت گیا سارا مال دشمن

خدائی فوجدار نے تصور معاف کر دیا اور کہا یہ سب جادو کا کھیل ہی۔

دو دن برابر یہ سب لوگ اس سرا مین مقیم رہے اب صلاح ہوئی کہ میان خلیفہ اور پادری صاحب اپنے سودائی دوست کو اس بہانے سے گھر لیجائین کہ شہزادی کے ملک کو دیوون اور ساحرون سے واپس کرادین۔

اسکی تدبیر یہ کی کہ ایک شخص سے دو بیل کرایہ پر لیے اور ایک بڑا سا پنجرا بنوایا جسمین انسان اچھی طرح سے اُٹھ بیٹھ سکے۔ اسکے بعد سب نے بھیس بدلا اور فوجدار کو پنجرے مین بٹھانے کے لیے انکے کمرے مین گئے۔ دیکھا کہ آپ آرام مین ہین۔ گھوڑے بیچ کے سوئے ہین۔ سب نے ملکر انکو باندھا۔ جب بیدار ہوے تو بہت ہی جھلائے اور معا یقین ہوگیا کہ جادو کا کھیل ہی۔ اور پادری صاحب کا یہ چکما پورا کارگر ہوا۔ تیر بہدف۔

بدھو نفر ہوش مین تو تھے مگر انھون نے بھی کسی کو نہ پہچانا نہ زبان ہلانے تک کی جرأت نہوئی کہ مبادا یہ پریت اور بھوت مار ڈالین۔ فوجدار کو اچھی طرح سے جکڑ کر پنجرا اُنکے بستر کے قریب لایا گیا۔ اور اسمین سوار کیے گئے اور قفل ڈالدیئے گئے۔ ع۔ زندان سے چلے مچل مچل کر+

اتنے مین ایک آواز آئی (ای پہلوان جہان گرد دوران خبردار اس حالت زار مین ذرا نہ گھبرانا پست ہمت نہوجانا۔ بہادرون اور مبازرون اور صف شکون پر ایسا گاڑھا وقت اکثر پڑا ہی مرد میدان رہنا خدا حافظ و ناصر ہی۔)

یہ تقریر خلیفہ نے کی تھی یعنی نائی نے۔ وہ نائی نہین جس سے بدھو سے جوتا چلا تھا بلکہ دوسرے خلیفہ جو پادری صاحب کے ساتھ آئے تھے اُسکا فوجدار پر بڑا اثر ہوا۔ اور دل کو ڈھارس ہوئی کہ ایسا تو ہوتا ہی آیا ہی۔ کوئی نئی بات نہین ہی اور یہ بھی یقین ہوگیا کہ غیب کی آواز تھی۔

آپ نے اُس پنجرے ہی کے اندر سے آواز غیب سے مخاطب ہوکر کہا (ای آواز غیب چاہے جس کسی کی ہو۔ میری جانب سے تم جاکے اُس ساحر اُستاد کامل فن سے کہو جو میرا محافظ ہی کہ اس قید سے مجھے نجات دلوادے تاکہ آرام کے ساتھ ظالمون کو اُنکے ظلم کی سزا دون۔ گو یہ زندان میرے لیے درجات ارم سے بڑھکر ہی اور یہ بستر مجھے شب عروسی کے بستر سے کہین اچھا معلوم ہوتا ہی مگر مین نے ایک شہزادی سے وعدہ کیا ہی اور قول جان کے ساتھ ہی اسکے بعد بدھو نفر نے

بعد حسرت و ملال اپنے آقا کے دونوں ہاتھ ایک دم سے چوم لیے ایک ایک ہاتھ الگ الگ اس وجہ سے نہ چوم سکا کہ دونوں ایک ہی بیل میں بندھے ہوئے تھے۔ پریتوں نے پنجرے کو گاڑی پر رکھا۔ جل جلالہ۔

فصل ۲۰

بیلوں کی گاڑی پر پنجرے میں بیٹھ کر میاں خدائی فوجدار نے یوں آسیب دی (ہم نے اپنے عزیز پڑھنے کی ہزار ہا کتابیں پڑھ ڈالیں مگر کہیں نہ پڑھا نہ لکھا نہ دیکھا کہ اس برزخ سے بیلوں کی سواری کسی کو نصیب ہوئی ہو۔ انکی صورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نودن چلے اڑھائی کوس۔ ہم لوگ تو غباردن میں اڑنے والے ہیں۔ بادلوں میں رہنے والے۔ یہ بیل اور بیل گاڑی سے ہمیں کیا سروکار۔ اس سبب سے ذرا طبیعت گھبراتی ہے۔ ہاں ایک بات ہو سکتی ہے کہ اب میں اور پچھلے زمانے میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا اور ہمیں تو شک ہی نہیں کہ اس زمانۂ جہالت و ظلم میں میرا ثانی کوئی نہیں ہے کسی کو کیا پڑی ہے کہ پرائے پھٹے میں پانوں ڈالے۔ جسے دیکھو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے تمہاری کیا رائے ہے یار بدھو نفر! بدھو نے کہا ہماری تو عقل حیران ہے مگر ایک بات کہونگا کہ یہ پریت ہوں یا بھوت مگر نئے قسم کے پریت ہیں۔ ہم نے سنا ہے اور آزمایا بھی ہے کہ پریت اور بھوت کے جسم سے چونے کی سی بو آتی ہے مگر یہ موٹا تازہ پریت جو ساتھ ہے اسکے جسم سے کوس بھر سے عنبر سارا اور مشک ہوفر کی خوشبو آتی ہے۔ گانوں بھر مہک گیا (یہ اشارہ نوجوان نواب زادے کی جانب تھا جو مصنوعی شہزادی کے عاشق زار تھے)۔

خدائی فوجدار۔ بدھو سے معلوم ہوتا ہے کہیں سے عنبر ساتھ لایا ہوگا ورنہ اسکے جسم میں یہ خوشبو کیسی یا شاید تمہیں دھوکا دینے کو عنبر لایا ہو کہ تم اسکو پریت نہ سمجھو۔ بھٹیارے کو بلا کر ان لوگوں نے رشک حمار اور بدھو نفر کے گدھے کو کسوایا اور قبل اسکے کہ خدائی فوجدار کی سواری آگے بڑھے بھٹیاری اور اسکی لڑکی الیسے رخصت ہونے کو آئی اور آپ نے پنجرے ہی کے اندر سے بلاغت کے دریا بہانے شروع کر دیے (اے خاتونان بلقیس مرتبت جو امر آپ دیکھ رہی ہیں اس سے آپ کو پریشان خاطر نہ ہونا چاہیے ہم لوگوں کو اس قسم کے مصائب سے مفر نہیں۔ ضرور ایک نہ ایک سانحہ پیش آتا ہے اور ادنے درجے کے بہادروں پر ادنی درجے کی سختی ہوتی ہے اعلی درجے کے یلان نامدار مصائب بے شمار برداشت کرتے ہیں یہ تو نئی بنائی بات ہے۔ اگر مجھ سے کوئی بات آپ کی شان کے خلاف اس قصہ علی میں ہوئی ہو تو معاف فرمائیے گا۔ اب دعا مانگیے کہ خدا مجھے ان ساحروں سے نجات دے اور یہ پریت جو بھیس بدل بدل کے میرے پیچھے پڑے ہیں ان سے سمجھے۔ جب آزادی حاصل ہو گی تو آپ کی ان مہربانیوں کو شکریہ کے ساتھ یاد کرونگا جن سے آپ اس سلطان خانے میں میرے ساتھی پیش آئیں) ادھر میاں خدائی فوجدار صاحب بھٹیاریوں سے

جنکو وہ شہزادیون سے بڑھکے سمجھتے تھے باتین کر رہے تھے اور ادھر خلیفہ اور پادری صاحب ساتھ کے لوگون سے رخصت ہوتے تھے وحشی تربیت یافتہ اور انکی معشوقہ اور جمیلہ اور انکے عاشق زار یعنے نواب زادہ اور لیلیٰ اور انکے عزیز باتمیز اور قاضی صاحب اور انکی صاحبزادی پری خو سے رخصت ہوے اور وعدہ کیا کہ باہم سلسلۂ رسل رسائل جاری رکھینگے۔ آپس مین بغل گیر ہوکر رخصت ہوے۔

بھٹیارے نے پادری صاحب کو کچھ کاغذ دیے اور کہا کہ فرصت کے وقت انکو ملاحظہ فرمائیے گا۔

اب پادری صاحب اور میان خلیفہ روانہ ہوے۔ جلوس اس طرح سے جاتا تھا سب کے آگے **خدائی فوجدار** صاحب کا گاڑی خانہ۔ گاڑیبان گاڑی کو ہانکتا تھا۔ ادھر افسران سرکار گھوڑون پر سوار بندوقین توڑے دار۔ انکے بعد میان بدھو نفر بر پشت حمار اور رشک حمار پیچھے پیچھے۔ خلیفہ اور پادری صاحب سب کے پیچھے قاطرون پر سوار۔ یہ منہ چھپائے ہوے آہستہ آہستہ جاتے تھے **خدائی فوجدار** صاحب بالکل چپ چاپ پنجرے شریف مین متمکن تھے نہ بولتے تھے نہ چالتے تھے گویا تصویر بنے ہوے تھے ٹانگین پھیلائے۔ ہاتھ بندھے ہوے۔

گاڑیبان ایک دلکش مقام پر گاڑی روکنے کو تھا کہ خلیفہ نے کہا ابھی تھوڑی دور اور چلے چلو وہان یہان سے کہین بہتر گھانس ہی۔ جانورون کو آرام ملے گا۔ اتنے مین پانچ سات رئیس گھوڑون پر سوار جارہے تھے **فوجدار** صاحب کا جلوس دیکھکر سمجھے کہ کوئی بڑا نامی مجرم یا گنہگار ہی۔ پوچھا یہ کون قیدی ہی۔ **خدائی فوجدار** صاحب نے سن لیا اب انکو تاب کہان خود ہی یون جواب دیا ای نستایقین اشیع وسامعین درجات ارفع سلام علیکم۔ بشنوکہ بعض بد اور بدکردار آدمیون نے مجھے اپنے پاجی پن کے سبب سے اس پنجرے مین بند کردیا اور اب خدا جانے کہان لیے جاتے ہین۔ مین ایک وہ شخص ہون جسکی ساری خدائی مین شہرت ہی اور جسکو ایک زمانہ جانتا اور جنکے ساتھ یاد کرتا ہی مین وہ ہون کہ زمانۂ آیندہ تک میرا نام نیک صفحۂ روزگار پر قائم اور دائم رہے گا۔

آن نہ من بہ باشم کہ روز جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

مجھے جادوگرون نے جادو کے زور سے تباہ کرڈالا اور اس درجے کو پہونچایا کہ میرا ہی دل جانتا ہی یا مین جانتا ہون۔ ع۔ دل من داند و من دانم و داند دل من)۔

اتنے مین پادری صاحب نے آگے بڑھ کر کہا جناب یہ بڑے مشہور آدمی ہین۔ انکا پیشہ یہ ہی کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچاتے ہین اور زبردستون پر زبردستون کی زبردستی جائز نہین رکھتے۔ چندرد سیاہ اور سواد القلب بداختر ون نے عداوت کے سبب سے انپر جادو کردیا اور اب یہ بندے چلے جاتے ہین

اِن لوگون نے جو قیدی اور آزاد دونون کی زبانی یہ اول جلول کہانی سُنی تو ازبس متحیر ہوے - اتنے مین میان بدھو نفر آگے بڑھے اور ان سب کی جانب مخاطب ہوکر کہا صاحبو قسم کھاکر کہتا ہون کہ اپنے اسی قدر جادو کا زور ہی جسقدر میری والدہ پر اسکا اثر ہی ان لوگون نے زبردستی ان کو آلو بنا رکھا ہی بات چیت گفتگو سوال جواب کسی سے بھی جادو کا زور یا اثر پایا جاتا ہی ہرگز نہین گفتگو کیسے دیکھیے سو پیشتر ایک جانب ہون اور یہ اکیلے - اور یہ صاحب جو آپ سے باتین کر رہے ہین یہ سب انھین کے کانٹے بوئے ہوے ہین پادری صاحب آپ مجھ سے کہان تک چھپیے گا آپ لاکھ منھ اور چہرہ چھپائیے مجھ سے کہین آپ چھپ سکتے ہین - لاحول ولاقوۃ اگر آپ دشمنی نہ کرتے تو اب تک میرے آقا کا اُس بادشاہ بیگم سے عقد ہوگیا ہوتا اور مجھے اُنکے جزیرے کا نواب کیا ہوتا اور یہ بندہ زادہ مرزا ولی عہد بہادر کہلاتا - مگر اسکا نام دنیا ہی -

یہ دنیا دو رنگی سکا را سراسے	کہین خوب خوبان کہین ہا ے ہاے

مجھے اس بات کا بڑا رنج ہی کہ میری بی بی اور بچے مجھے کہین کا نواب یا والی ملک دیکھتے اسکے برعکس وہ دیکھینگے کہ مین موچی کا موچی ہی رہا -

خلیفہ نے جھلاکر کہا میان بدھو نفر فرا چوپ سنبھال کے بات کرو - سودائی پن کی تقریر نہ کرو - ورنہ تم بھی پنجرے کے اندر ہوگے - بدھو نے سر پیٹ کر کہا یہ دوسرے بے ایمان ہین - انھین دو کے سبب سے تاج شاہی سے محروم رہا - افسوس کا مقام ہی - یہ انھین دونون صاحبون کے کانٹے بوئے ہوے ہین پادری ان صاحبون کو علٰحدہ لے گئے اور خدائی فوجدار کا حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا جسنے سنا اُسکو کمال حیرت ہوئی ان لوگون مین سے ایک نے کہا کہ اس قسم کی کتابین مین نے بھی پڑھی ہین مگر کوئی لطف مجھے حاصل نہین ہوتا - فضول اور بے معنی باتین درج ہین - ایک شانزدہ سالہ لڑکے نے ایک جن کو جو قطب کے مینار سے بھی اونچا تھا تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالا گویا آدمی نہین بھٹا تھا - ایک بہادر نے تن تنہا سو جنون کا مقابلہ کیا - وہ اکیلا اور جنون کی فوج کی فوج - بھلا یہ بات کبھی قیاس مین آسکتی ہی لاحول ولاقوۃ بالکل خلاف عقل و قیاس - حسب عادت و حسب عقل دونون طرح محال - سفر اور جنگ رزم اور بزم جنگ و جدال حرب و ضرب ہر رنگ مین مبالغہ کو انتہا سے زیادہ دخل دیا ہی - کوئی لطف ہی نہین ہی -

پادری صاحب کو ان بزرگوار کی تقریر بہت پسند آئی - کہا مین نے بھی خدائی فوجدار کی اس قسم کی گل کتابین ایک دن سوخت کر دین ایک دم سے جلا دین - اسنے کہا ایک امر البتہ ان کتابون مین پڑھنے کے قابل ہی وہ یہ کہ انھین بیان عمدہ ہوتا ہی - جہاز غرق ہوگیا طوفان زور سے آیا - جنگ مین گولہ باری ہونے لگی غنیم قلعہ پر حملہ آور ہوے - سپہ سالار نے اپنے سپاہیون کو ایسے بڑھاوے دیے کہ نزدیک تھا کہ فتح ہو گئے

اس قسم کی کتابون کی تصنیف مین مصنف کو اظہار قابلیت کا بڑا موقع ملتا ہی - اور ہر قسم کی عبارت آرائی کرنے کا موقع ملتا ہی - رزم - بزم - جنگ صلح - وفات ممات خوشی مسرت اور شر و نظم دونون کا لطف اور یہ سب فصاحت و بلاغت کے ساتھ -

فصل — ۲۱

پادری صاحب نے کہا چونکہ ان لوگون کو جنھون نے اس قسم کی کتابین تصنیف کی تھین بڑی آزادی نثر و نظم مین حاصل تھی اس سبب سے انکا کلام دلچسپ نہوا گلستان سعدی یا سکندر نامہ نظامی گنجوی یا نتاہنامہ فردوسی طوسی یا مثنوی ملدسن کی سی کوئی تصنیف مشہور نہوئی اُسنے جواب دیا مین خود اس پیشے کی نسبت ایک کتاب لکھنے والا ہون جن امور کا مین نے ذکر مذکور کیا ہی اُنکا اس کتاب مین ضرور خیال رکھونگا حقیقت یون ہی کہ کوئی سو صفحے تک اس کتاب کے لکھ چکا ہون مین نے ان لوگون کو بھی یہ صفحے دکھائے جو اس فن کے بصیر ہین اور ان لوگون کو بھی جو مذاقیہ اور حرارہ کی معمولی کتابین پڑھا کرتے ہین سب نے پسند کیا اس سے امید ہوتی ہی کہ عام پسند ہوگی مگر میرا قصد اب اسکے ختم کرنے کا نہین ہی - ایسی مہمل کتابین جہان تک کم ہون اُتنا ہی اچھا - اس قسم کی چیزون سے جہلا کے دماغ خراب ہو جاتے ہین - وہ لوگ انکی باتون اور تذکرون کو بڑی فخر کی بات سمجھنے لگتے ہین جن لوگون نے تھیٹر اور اسٹیج کے لیے کتابین اور تمثیلین لکھی ہین اُنکو بھی لازم ہی کہ اخلاقی امور کا زیادہ تر خیال رکھا کرین کیونکہ اسٹیج پر ایکٹ کرنے کا نتیجہ اچھا بھی ہو سکتا ہی بُرا بھی ہو سکتا ہی کل امور کا دار و مدار مصنف اور ناظم کی طرز تحریر پر ہی - اچھا نتیجہ بھی نکل سکتا ہی - بُرا بھی نکل سکتا ہی - دیکھیے بلبل بیاہ مین کیا کیا سین ہین - اندر سبھا کا ڈراما کیا لطف دیتا ہی کہ واہ واہ - اگر محل باتین زیادہ ہون تو رنگ پھیکا ہو جائے مثلاً ایک گڑھے مین فلان شخص گرا تو برسون لڑھکا ہی کیا - یا جن اور دیو کا ذکر - یا یہ تذکرہ کہ فلان شخص نے انکو بند کر لی تو فقیر کی دعا سے سمندر پار ہو گیا - نہ جہاز کی ضرورت نہ سفر بحری سے کوئی سروکار رکھا یہ امور عادت اور عقل دونون کے خلاف ہین لہذا تربیت یافتہ آدمی اُنکے پڑھنے سے ہرگز خوش نہونگے اگر واقعات صحیحہ کا بیان ہو تو اسٹیج پر ایکٹر لکھو کھا روپیہ لوٹ لے اور لطف کا لطف سامعین کو آئے اور اخلاقی عمدہ نتیجے الگ حاصل ہون - ع - چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار + ہم خرما ہم ثواب - لون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے -

مجھے افسوس ہی کہ مین نے ان سو صفحون کے لکھنے مین کیون اپنا وقت عزیز بیکار ضائع کیا مگر شکر ہی مجھے معاً خیال ہوا کہ اس خرافات سے درگذرد اور ایسی کتاب نہ لکھو جسے - دنیا کا فائدہ ہی نہ دین کا - جس طرح آپ نے اس رنگ کی کتابین جلا دین اسی طرح میری کتاب بھی سوخت کر دی جاتی - پھر ایسی

کتاب کے لکھنے سے فائدہ - وقت کا وقت رائگاں ہوا اور بدنامی کی بدنامی حاصل کیا کچھ نہیں حسرت اور ناکامی - ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر میان بدھو نفر نے پادری صاحب اور خلیفہ کی غیر حاضری میں آپنے ساتھیوں سے بالافتخار سے کہا پیر و مرشد - میری سمجھ میں اب یہ آتا ہے کہ آپ پر جادو کا اثر نہیں ہوا ہے بلکہ عقل دماغ ہی میں خلل ہو گیا ہے کہ قید ہوا تھا اور آپ کے ہمراہ رکاب میں یہ آپ کے شہر کے رہنے والے ہیں ایک تو خلیفہ نائی ہے جو آپ کا خط بنا کر بھیجا تھا دوسرا پادری ہے - اور یہ تینوں دونوں کی کارستانی ہے کہ آپ جکڑے اور بندھے ہوئے جہنم کو چلے جاتے تھے خدائی فوجدار نے بھلا بدھو نفر تجھکو ذرا بھی عقل نہیں ہے اور یہ فردوس کا مقام ہمارے رخصت ہونے سے ہے جہاں میں رہوں اور باقی عمر آرام سے کاٹوں جن لوگوں نے تجھ پر جادو کیا ہے تجھ پر نہیں بلکہ نائی اور پادری کا جادو ہے ہم نے تیری عقل کو چلا دیا - یا اگر تجھکو خلل دماغ بتاتا ہے - اچھا اب ہم سے تو گفتگو کر منطق - فلسفہ - ریاضی - ادب - شاعری - بلاغت - فصاحت - بذلہ سنجی جس امر میں جی چاہے بحث کر اگر ہار نہ جائے تو میرا سر ہے ہر مقام پر ہر مقابلہ کے لیئے تیار ہوں - تجھے لکھتی - نبوت میں پرکھ کے دیکھ لے - تو مجھے اس حالت میں دیکھ کر کیا کہتا ہے اور خلل دماغ بتاتا ہے - ع - تفو بر تو اے چرخ گردان تفو -

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے	ان منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

یہ خیال اپنے دل سے نکال ڈال - اگر یہ دونوں ہمارے وطن کے ہیں تو پھر بندہ بھی ترک ہے اور چونکہ ان میں ترک نہیں ہوں لہذا یہ دونوں ہی وہ نہیں ہیں جو تم سمجھے ہوئے ہو - اب اگر تجھکو مجھ سے کچھ سوال کرنے ہیں تو بسم اللہ پوچھے جاؤ میں برابر جواب دیتا جاؤنگا - کل صبح تک کہو تو جواب میں حاضر ہوں -

بدھو نفر نے جھلا کر کہا مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ آپ کے دماغ میں اسقدر فتور ہو گیا ہے کہ حق اور باطل میں تمیز نہیں کر سکتے - لاحول ولا قوۃ - یہ جادو ہے نہ تو نائی ہے نہ سحر ہے - یہ کچھ بھی نہیں ہے - ان لوگوں کے پاجی پن سے آپ اس مصیبت میں پڑے ہیں - اچھا اب یہ فرمایئے کہ اگر اس طوفان بے تمیزی سے خدا نے آپ کو نجات دی اور آپ اپنی مقصود مہر مطلب سے ملے - اسقدر کہا تھا کہ خدائی فوجدار بگڑ کھڑے ہوئے فرمایا ارے بدنصیب تو مجھے سودائی سمجھتا ہے - لے اب جو سوال ہو ان پوچھ - دیکھ کیسے کیسے جواب دیتا ہوں بدھو نے کہا جو دریافت کروں اسکا صحیح جواب دو غلطی ذرا نہ ہو - فوجدار بولے راست راست بلا کم و کاست ہوگا غلطی ذرا نہ ہونے پائے گی - بدھو نے کہا تو تم نے مجھے اور بھی پریشان کر دیا سیدھو بولا خانہ زاد کو اپنے آقا کی مہربانی اور شفقت پر بھروسا ہوتا ہے اور اسی بھروسے کے اعتبار پر عرض

ہون کہ جب سے آپ اس پنجرے مین قید ہوے کبھی یہ بھی خیال گذرا کہ کسی طرح اس سے نجات ملے۔ فوجدار نے کہا بھائی صاحب حقیقت حال یہ ہی کہ جب سے مین نے اس جادو کے زندان مین قدم رکھا جان عذاب مین ہی خدارا مجھے اس پھندے سے نکلواؤ۔ اور نجات دو۔ بُرے بُرے پھنسے۔

فصل - ۲۲

بدھو نفر اپنے آقاے نامدار کے اس جواب سے ازبس شاد ہوے۔ کہا بس یہی تو مین دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ کو یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ جسپر جادو کیا جاتا ہی وہ مسخ ہوجاتا ہی۔ نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی نہ سوتا ہی۔ اگر کسی نے کھلا دیا کھالیا ورنہ کچھ نہین اس سے صریح نتیجہ نکلتا ہی کہ آپ کے ساتھ لوگون نے یا تو نیا کیا ہی۔ جادو وادو کا نام ہی نام ہی۔ خدائی فوجدار بولے بھئی تمکو اب کون سمجھائے ہم تو سمجھاتے سمجھاتے عاجز ہوگئے ارے ظالم جادو کی کئی قسمین ہین۔ اور سحر کے طریقے دقتاً فوقتاً برابر بدلتے جاتے ہین۔ مجھے پورا پورا یقین ہی کہ مجھپر جادو کیا گیا ہی اسمین ذرا شک نہین بلاشبہہ جادو کیا گیا ہی۔ افسوس ہی کہ جو لوگ میری قید کے طالب اور خواہان ہین وہ مجھے ڈھونڈتے ہونگے۔ بدھو نے کہا ارے خدا اب آپ کوشش بلیغ کیجیے کہ اس قیدخانے سے آپ کو نجات ملے اور ایک دفعہ پھر نشیت توسن پر جم جائیے۔ گھوڑا بیچارہ بھی پریشان ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا اسپر بھی کسی نے سحر کردیا۔ خدا وہ دن دکھائے کہ آپ ہتھیار باندھے ہوے ران پری جمائے سوار ہون اگر کوئی کامیابی نہو تو پھر اسی پنجرے مین واپس آسکتے ہین بلکہ بندہ درگاہ بھی حضور ہی کے ساتھ ساتھ پنجرے کے اندر ہون تو سہی۔ فوجدار نے انکا شکریہ ادا کیا اور کہا اگر مجھے اس بلا اور اس پھندے سے بچالو تو گویا تم نے مجھے جلا لیا۔ مگر تم کو ابھی تک یہ معلوم ہی نہین کہ مین کس مصیبت مین گرفتار ہون۔

اس تقریر کے بعد خدائی فوجدار اور بدھو نفر اُس مقام پر پہونچے جہان پادری صاحب اور خلیفہ اور انکے دوست دوپہر پا سناتے تھے گاڑیبان نے بیلون کو فوراً کھول دیا اور وہ ہری ہری دوب مزے سے چرنے لگے۔ بدھو نفر نے پادری صاحب کی بڑی خوشامد کی کہ میرے آقا کو ذرا دیر کے لیے پنجرے سے نکلنے کی اجازت دیجیے۔ پادری صاحب نے کہا بھئی میری تو خود خواہش ہی کہ اپنے ہم وطن اور پڑوسی کو اچھی حالت مین دیکھون مگر خوف ہی کہ مبادا پھر یہ وہی پاگل پنے کی باتین کرنے لگین اور ہمارے ناتمرے جاتے رہین۔ بدھو نے کہا ہم ضمانت کیے لیتے ہین۔ حاضر ضامنی۔ پادری صاحب کے دوست نے جو مصنف تھے کہا مین بھی انکی جانب سے ضامن ہوتا ہون اگر وہ وعدہ کرلینگے کہ بھاگونگا نہین تو ہرگز نہ بھاگینگے۔ فوجدار صاحب خود بھی سُن رہے تھے کہا مین صدق دل سے وعدہ کرتا ہون

کہ نہ بھاگو نگا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے اور بھاگون تو بھاگ نہین سکتا سا حر مجھے فوراً گرفتار کرے گا پس میری ذرا دیر کی رہائی سے مجھپر تمھارا احسان ہوگا اور تمھارا کوئی نقصان نہین مصنف نے جوانکا دوست تھا انکے وعدے اور قول و اقرار پر پنجرے کا دروازہ کھول دیا اور آپ ہشاش بشاش باہر آئے سب سے پہلے تو آپ درازہوے اسکے بعد عراقی کی پیٹھ ٹھوکی اور کہا۔

قدم کا وا ایرن میٹھی پوئی دوڑنا جمنا	ہین سب راہون مین ترکی ورتازی تیرے فانی

بیٹا گھبراؤ نہین عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہی کہ ہم تمھاری پیٹھ پر سوار ہونگے اور جو کام خدا نے ہمکو سپرد کیا ہی اُسکو انجام دینگے اسکے بعد بدھو نفر کو ایک گدھے مین لے گئے اور وہان کچھ دیر باتین کرکے خدائی فوجدار صاحب خوش خوش واپس آئے اور کوشش کرنے لگے کہ بدھو کی راے کے مطابق کاربند ہون مصنف نے جو پادری صاحب کے دوست تھے انکی جانب بغور دیکھا تو انکے پاگل پنے پر سخت استعجاب کیا سب سے زیادہ افسوس یہ تھا کہ سوائے ایک امر کے اور سب امور مین بڑی لیاقت سے جواب دیتے اور گفتگو کرتے تھے گھانس پر بیٹھکے مصنف نے بڑی ہمدردی کے ساتھ کہا کیون جناب خدائی فوجدار صاحب قبلہ معلوم ہوتا ہی کہ جنگ اور دغا کی اول طول کتابون کے مطالعہ نے آپ کے دماغ کو اسدرجہ خراب کر دیا کہ اب آپ بالکل گئے ہی گذرے اور کہین کے بھی نہ رہے آپ کو پورا پورا یقین ہی کہ آپ پر جادو کیا گیا ہی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ بھلا چنگا آدمی کیونکر یقین کرسکتا ہی کہ انسان دیوون اور جنون اور سانپون اژدہون اور اژدرون اور بھوتون اور پریتون اور ہاتھیون اور شیرون سے لڑسکتا ہی جس قدر مہمل باتین ان کتابون مین درج ہین سب غلط و غلط ہین - دس سر کے جن سے مقابلہ ہوا - اور ایک قلعہ کا قلعہ دیوون نے راتون رات بنا دیا اور کرور روپے کے جواہرات جادو کے زور سے مل گئے اور سوئی کے ناکے سے دس لاکھ اونٹ نکل گئے - سب جھوٹ بات - ارے خدا ذرا غور کر و اور عقل سے کام لو - یہ کون انسانیت ہی - ذرا تو سوچیے کہ آپ یہ کیا مجنونانہ کارروائی کر رہے ہین - خدا نے جو ہر علم و فضل دیا ہی عقل سے کام لو - آدمی بنو - بھلمنسی سیکھو - اگر جنگ اور رزم کی کتابون کا شوق ہو تو سکندر نامۂ نظامی گنجوی پڑھو - شاہنامۂ فردوسی پڑھو - بابر جلال الدین اکبر ہمایون بادشاہ تیمور لنگ - ہلاکو - محمود غزنوی سیواجی - مرہٹا - پرتھی راج - بہلول لودی کی جنگون کے تذکرے مطالعہ کرو -

جب انھون نے اپنی تقریر ختم کی تو خدائی فوجدار نے تھوڑی دیر تک انکے سر سے پاؤن تک بغور دیکھا اور کہا آپ کی گفتگو کا نشانہ یا یا جاتا ہی کہ اس قسم کی کتابون مین جو کچھ لکھا ہی سب غلط اور بے معنی ہی سب یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی اور بیہودہ یا وہ ہوا ہی کسی سچے کچھ فی نہین - اول جلول

مصنف فضول اور لکھ گئے اور کوئی زمانہ ایسا نہ تھا کہ خدائی فوجدار کوئی پیشہ سمجھا جاتا اور سب ملک میں خدائی فوجدار رہتے یہ سب ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہی۔

اسنے جواب دیا بیشک میری تو یہی رائے ہی **فوجدار** نے کہا کہ آپکی یہی رائے پائی جاتی ہی کہ اسقسم کی کتابوں سے دنیا کا فائدہ ہونا تو درکنار اور اُلٹا نقصان ہوتا ہی۔ اور پڑھنے والے کے دماغ پر اثر بد پیدا کرتی ہین اور دماغ کو خراب کر دیتی ہین۔ لہذا انکے عوض وہ کتابین پڑھنی چاہیئین جو زیادہ دلچسپ ہون جن مین واقعات صحیحہ کا ذکر ہو۔ اُسنے جواب دیا جی ہان میری بھی یہی رائے ہی۔ **خدائی فوجدار** نے کہا اگر آپ کی واقعی یہی رائے ہی تو آپ کو ضرور خلل دماغ ہی اور اسی سبب آپ پر جادو کر دیا ہی جس شخص کو ساری خدائی مانتی اور صحیح جانتی ہی اُسکو آپ غلط بناتے ہین اور اسکو قابل دلچسپی عمدہ اور دلچسپ کتابون کو بُرا بھلا کہتے ہو۔ بھلا کوئی بھی دنیا مین اعتبار کریگا کہ اودھون کوئی دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا تھا یا رستم کی نسبت سب غلط ہی امر بیان ہوے ہین یہ مجنون کا قصہ محض افسانہ ہی کوئی ذی عقل بھی دنیا مین یہ امر تسلیم کریگا کہ سہراب دسفندیار مع نام ہی نام مین اصل مین کوئی سہراب تھا نہ سفندیار ع۔ برین عقل و دانش بباید گریست + اگر سب فرضی نام ہین تو کل تاریخی باتون کو بھی سچ جھوٹ نہ کوئی سکندر تھا نہ دارا سب کہانیان ہین نہ پلاسی کی جنگ ہوئی تھی نہ بیدر مین کوئی تخت محمود غزنوی نے فتح سومنات بھی قصہ کہانی ہی۔ والد بزرگوار کہا کرتے تھے کہ بیٹا دیکھو فلان بڑھی عورت کی صورت بالکل رابعہ بصری سے ملتی ہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ رابعہ بصری کو انھون نے دیکھا تھا اور یون مانتے ہی تو بات ہی اور پھر کوروون اور پانڈوون کی جنگ عظیم کو بھی فرضی قرار دے لو۔ سیسوراسے کے معرکون کو بھی جو رامون کی پانی کہنے لگو۔ رنجیت سنگھ کے وجود سے بھی قطعی انکار کر جاؤ۔ کہدو کہ پنجاب مین رنجیت سنگھ نام کا کوئی شخص نہین محض افسانۂ بے معنی ہی۔ پرتھوی راج کی جنگ سے بھی انکار کرو۔ ہری سنگھ کے حالات جو تاریخ مین اُنکو بھی مصنوعی اور فرضی قرار دو۔ قاطون مازندرانی نے جو ایک گھونسے سے عفریت پیل شکن کو مار ڈالا تھا اُسکو افسانہ سمجھو۔ اونٹون اور دیو کا جو ذکر گلزار نسیم مین ہی اُسکو بھی غلط کہدو۔

وہ دیو لپک کے مار لایا	غراتے ہوے شکار لایا
اشتر کی جاتے تھے اُدھر سے	پر آرد و روغن و شکر سے
حلوے کی پکا کے اک کڑھائی	شیرینی اس دیو نے چرائی

اس بنا پر قصہ مصنوعی سمجھ لو ہماری رائے ہی کہ کچھ آپ ہی پر فرض نہین ہی ہر کوئی ان امور سے انکار کر سکتا ہی جو دیوانہ ہی اسکو خلل دماغ ضرور ہی بالضرور ہی۔

پادری صاحب کے دوست کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ سودائی کس لطف کے ساتھ سچ کو اور جھوٹ کو ایک مین ملاتا ہی - فاطون مازندرانی کے گھونسے سے عفریت کی جان جانا اور سکندر اور دارا کی جنگ مین جیسے کون مناسبت ہی - انکو فوجدار کی لیاقت کی بھی تعریف کرنی پڑی اور افسوس ہوا کہ اسقدر پڑھا لکھا آدمی اور یہ خلل دماغ - کہا فوجدار صاحب آپ نے جو بیان کیا اس سے مجھے کچھ کچھ اتفاق ہی خصوصاً سکندر اور دارا کی جنگ کی نسبت - بخیت سنگھ کے وجود سے کوئی انکار نہین کرسکتا - جنگ پلاسی بھی صحیح ہی - محمود غزنوی اور فتح سومنات تھوڑا واقعات تاریخی ہین - مگر دیو کو انسان کا ایک گھونسے سے مارڈالنا اسکا آپ ہی کو اعتبار ہوگا بندے کو اسکا یقین نہین ہی -

وہ دیو لپک کے مار لایا		غرّاتے ہوے شکار لایا	

یہ گلزار نسیم کی مثنوی ہی مین لطف دکھاتا ہی - اصلیت اسکی خاک نہین - افسوس ہی کہ آپکا سا پڑھا لکھا آدمی اور دماغ کے خلل کے سبب سے ایسا بیوقوف ہو جائے جو فضول باتین ان کتابون مین درج ہین انکو فضول نہ سمجھے - اور آمنا وصدقنا تسلیم کرے -

فصل - ۲۳

خدائی فوجدار نے کہا بھئی بڑے دل لگی باز آدمی معلوم ہوتے ہو واللہ - خدا کی شان بادشاہون اور قیصرون کی اجازت سے جو کتابین چھپی ہون جنکو علماے نامی گرامی نے خون جگر کھاکے تصنیف کیا ہو جسکی توصیف مین امیر غریب بڑے بوڑھے لڑکے جوان ہر قسم اور ہر طبقے کے لوگ رطب اللسان ہون وہ غلط اور جو صفحہ کہین وہ صحیح - انمین ملکون کے نام - مولد و مادا - زرمگاہ - تاریخین - باپ دادا - سن سن میان بی بی کے نام موجود ہین مگر آپ انکو غلط بیان کرتے ہین - اسکا کیا جواب اور علاج ہی - از برائے خدا آپ اُن مصنفون پر جنھون نے یہ کتابین تصنیف کی ہین تہمت نہ باندھیے - عقل سے کام لیجیے - آپ ذرا انکو پڑھیے تو - اسقدر دلچسپ معلوم ہونگی کہ چھوڑنے کو جی نہ چاہے گا کہین جلتی بلتی گرما گرم جھیل کا ذکر ملوکر ہی - کہین ہاتھی سے دس گنا بڑا لنگور ہی - کہین سانڈنیون کی قطار در قطار - کہین اژدہون کے کوس کوس بھر کے غار - کہین گھڑیال کا ذکر - کہین اور اور عجیب جانورون کا حال - رفتہ رفتہ ایک آتشین دریا سے ایک خوفناک آواز آئی کہ روح لرز گئی زاہی بہادر نامدار - اگر تجھے خزانۂ زر و جواہر کی ضرورت ہی تو اس آتشین دریا کے بیچ مین غوطہ لگا - اور دُرِ مقصود ہاتھ مین لا - اسکی سات تہ ہین اور ہر تہ مین ایک پری زور طلسم بند ہی اُسکی سیاہی دیکھکر خائف نہ ہونا - بس ادھر یہ آواز سُنی اور اُدھر بہادر نامدار نے آؤ دیکھا نہ تاؤ خدا اور اپنی معشوقہ کا نام لے کر زن سے پھاند ہی تو پڑا - غرّاب - کسکا کپڑے اُتارنا اور ہتھیار کھولنا

اور سوچنا کیا کہ مرتے نہ جاؤنگا۔ کچھ پروا نہین۔ وہان ہوئیچا تو آگ پھول بنگئی۔ گلزار جنان بھی اسکے آگے گرد ہے۔ آسمان صاف شفاف مثل دل حق پرستان۔ آفتاب نوربار۔ سامنے سبزہ زار پر بہار سبزہ لہلہاتا ہے کچھ باغ کچھ صحرائیت کا لطف دکھاتا ہے۔ ہر سمت سے عنبر و عطر کی خوشبو آتی ہے۔ روح وجد کرتی ہے۔ آنکھون کو نور کانون کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ مرغان خوشنوا کے زمزمے سن رہے ہین۔ کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو رہا ہے۔ کہین آبشار کی روانی کہین جوئبار کا صاف ستھرا پانی بھرے چھوٹے ہوے ہین۔ مور رقص کنان ہین درختون مین موتی کے مالے لٹکے ہوے ہین۔ دریا کے زینے کہین زمرد کہین مونگے کے بنے ہوے۔ جلد بجا فوارے چھوٹ رہے ہین کوئی چاندی کا۔ کوئی گنگا جمنی۔ کہین انہار آبدار ہیرے موتی کے ہار ہزار در ہزار فرزون از تعداد و شمار۔ ادھر جھپے ادھر صوت ہزار کسی طرف سے آواز آئی۔ (پی کہان) دفعتاً ایک محل سلطانی نظر آیا دیوارین طلاے خالص کی۔ شہ نشین ہیرے کی۔ غلام گردش آبنوس کی کرسیان ہاتھی دانت کی دروازے مونگے کے۔ کندیان سونے کی۔ ان سب کے بعد دیکھا کہ حسینان نازک اندام کی ایک پلٹن کی پلٹن چلی آتی ہے۔ چھم چھم۔ چھم چھم۔

ہے لطف حسینون کی دو رنگی کا آنا نت	دو چار گلابی ہون تو دو چار بسنتی

ان سب مین ایک رشک پری کا بدر فی النجوم بہادر نامدار کے آگے ہی لپٹ گئی اور محلسرا مین لیگئی اور بالکل برہنہ مادرزاد کرکے دودھ اور پانی سے نہلایا اور انواع و اقسام کے عطر بدن مین ملے۔ اور آب روان کا ہلکا ہلکا سفید بگلے کے پر کا سا زنانچایا۔ یہ بھی عطر و عنبر اسکے بعد ایک اور پری نے آن کے بوسہ لیا اور پھولون کا گہنا خوشبو کے لیے سامنے رکھدیا اب اسکو دوسرے محل مین لے گئی جسکی نسبت سمرقند و بخارا دونون کی قیمت سے وہ چند زیادہ تھی۔ اب اسکے ہاتھ آب عنبر سے دھلوائے گئے اور یہ آبنوس کی کرسی پر بصد شان متمکن ہوے اور وہ پری دست بستہ سامنے کھڑی ہوئی اور باجے بجنے لگے اور مرغ چہکنے لگے اور ادھر اعلیٰ درجے کا کھانا چنا گیا کھانے کے بعد اس سے زیادہ خوبصورت عورت آئی اور ہر کس و ناکس سے کہنا شروع کیا کہ فلان سبب سے مجھپر جادو کیا گیا اب زیادہ کون بول دے اصل امر یہ ہے کہ جس قصے کو پڑھو جس کتاب کو کھولو جس تذکرے کو اٹھالو انتہا سے زیادہ دلچسپ پاؤگے اور ضرور خط و اقرا اٹھاؤگے۔ آپ ضرور ملاحظہ فرمائیے اگر خط نہ حاصل ہو تو میرا ذمہ۔ اگر تپ دق بھی انسان کو ہو اور وہ ایک دو صفحہ پڑھے تو دو آتشہ چنگا ہو جائے اور درد کو سب بھول جائے۔ مین نے تو جب سے یہ پیشہ اختیار کیا ہے بہادر جری جرار خلیق فیاض۔ مخیر صابر شاکر ہو گیا ہون۔ گرمی کو گرمی سردی کو سردی نہین سمجھتا۔ قید خانہ بہشت معلوم ہوتا ہے گو پنجرے مین بند کر دیا گیا مگر دل قوی ہے کہ ضرور کوئی جزیرہ فتح کرونگا

اتنے مین بدھو نفر بولے حضور مجھ گنوار کو نہ بھول جائیے گا خانہ زاد سے جو وعدہ کیا ہے وہ یاد رکھنا بادشاہی دلوائیے۔ ایسا نہو جزیرہ فتح کرکے بھول ہی جاؤ۔ خدا کرے جلد ملے اور اوروں کی طرح ہم بھی شاہی کرین جو جی چاہے وہ کرین اور قانع ہوجائین اور بس قناعت بہرحال اولی ترست فوجدار نے کہا بھئی اگر تمکو کہین کا نواب یا بادشاہ بناؤنگا تو کچھ تم پر احسان تھوڑا ہی ہے وہ تو فرض ہے سب ایسا ہی کرتے آئے ہین اور تم تو اچھے اچھون سے اچھے ہو صاحب۔

پادری صاحب کے دوست کو اور بھی حیرت ہوئی کہ سڑی پن کی حالت مین تاریخی واقعات کا ذکر نہین چھوڑتا اور بدھو کی باتون پر بڑی ہنسی آئی کہ بادشاہی کی فکر مین ابھی تک غلطان پیچان ہین اتنے مین پادری صاحب کے دوست آدمی قاطر لے کے آگئے اور سبزے پر فرش بچھا کر کھانا کھانے لگے اتنے مین ایک آواز آئی اسکے بعد گھنٹی کی آواز آئی اسکے بعد دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی بکری بھاگی آتی ہے اور اسکے پیچھے پیچھے چرواہا پکارتا آتا ہے کہ چلی آؤ بیٹی۔ بکری نے ڈرکر اس جماعت کی طرف رخ کیا اور زبان حال سے مدد اور حفاظت کی خواہان ہوئی اتنے مین اسنے آن کے سینگ پکڑ کے کہا کیا حرامزادی بکری ہے یہ کیا بات تھی کیا کوئی بھیڑیا آیا تھا۔ عورت ذات ہے نا۔ تم پر خدا کی مار اور لعنت اس دیدے کی ڈھٹائی پر۔ چلو بس اب اپنے گلے مین رہو اور سب بکریون کی نگرانی کرو۔ ورنہ تمھاری دیکھا دیکھی سب ہیرہ ہوجائینگے۔

چرواہے کی گفتگو سے سب خوش ہوے اور دوست نے ہنس کر کہا یار اتنی جلد بازی نہ کرو عورت ذات تو بتاتے بھی ہو۔ وہ تو اپنی ذات پر جایا چاہے آکے ہمارے ساتھ ذرا نا شتا کرو تب تک بکری بھی دم لے لیگی اور تمھارا غصہ بھی فرو ہوجائیگا۔ یہ کہکر ایک چھری پر ایک ٹکڑا خرگوش کے گوشت کا اسکو دیا۔ اسنے شکریہ ادا کیا اور کھا کر کہا آپ لوگ مجھے سودائی نہ سمجھے گا کہ جانور سے اسطرح باتین کرین جیسے کوئی انسان سے کرتا ہے اسمین ایک بھید ہے۔ اتنے مین فوجدار صاحب بولے جو بھید ہو وہ بیان کرو ہم تو اس قسم کے معاملون کی تلاش ہی مین رہتے ہین اتنے مین بدھو نفر نے رخصت مانگی کہ ذرا دریا کے پاس جاکے کھا پی لین اور فوجدار صاحب نے درخواست منظور کرلی اور کہا جہان جی چاہے وہان جاؤ ہم تو اب بے سنے ہوے نہ رہینگے۔ پادری صاحب نے کہا ہم بھی بہت غور سے سنینگے۔ چرواہے سے کہا بھئی اس بھید کو اب بیان کرو سب مشتاق ہین اسپر چرواہے نے بکری کی پیٹھ پر دو ہاتھ مارے اور کہا بس یہان ہی پڑی رہ۔ بیوقوف گلے چلنے کو بہت وقت پڑا ہے۔ ایسا معلوم ہوا کہ بکری اسکا مطلب سمجھ گئی اور جب چرواہا بیٹھا تو وہ چپکے سے قریب پڑ رہی۔ اور اسکی جانب غور سے دیکھنے لگی گویا

جو کچھ چرواہا کہنے والا تھا اُسے توجہ سے سُننے لگی - وہ ہنسا -

فصل ۲۴

اس مقام سے تین کوس پر ایک جھونپڑی ہے گو ذرا سی جھونپڑی ہے مگر اسمین مالدار بستی تھی - ایک کسان اُسمین رہتا تھا - چال چلن کا نیک گو روپیہ والا نہ تھا مگر اُسکی نیکی کے سبب سے اُسکی بڑی عزت ہوتی تھی - وہ کہتا تھا کہ سب سے زیادہ میری دولت میری بیٹی ہے غضب کی خوبصورت غیور - نیک مزاج اور باسلیقہ جو دیکھتا تھا خدا کی شان پر عش عش کرتا تھا کہ کیسی کیسی مٹی کی مورتین بنائی ہین کہ وہ واہ پہنچنے ہی سے حسن ٹپکا پڑتا ہے بڑھ کر اور بھی پرکالہ آتش ہو گئی - سولہ برس کے سن مین دیکھنے سے انسان کی بھوک پیاس بند ہو جاتی تھی - قیامت دھاتی تھی حسن عالم افروز کی دور دور تک شہرت ہوئی حتی کہ بادشاہ کے دربار تک اس رشک حور کے حسن مبین کا حال پہونچا اور اسقدر شہرت ہوئی کہ لوگ دور دور سے اُسکے دیکھنے کو آئے گویا کسی متبرک آدمی کا مزار تھا کہ زائرین دور دور سے چلے آتے تھے - اسکا باپ اسکی بڑی حفاظت کرتا تھا اور وہ خود بھی پاکدامن تھی ورنہ باپ کیا کر سکتا تھا - عورت اگر بدہے تو سات پردون کے اندر بھی کوئی روک نہ سکے گا - باپ - مالدار لڑکی خوشرو اور طرحدار - بہتون نے شادی کے پیغام بھیجے باہر سے پیغام آنے لگے مگر اسکا باپ حیران تھا کہ اسقدر امیدوارون مین سے کسکو پسند کرے - منجملہ اور امیدوارون کے ایک مین بھی تھا - اور خوش تھا کہ خدا نے چاہا تو مین ہی کامیاب ہونگا کیونکہ اُسکے باپ کو معلوم تھا کہ مین نجیب الطرفین اور امیر اور نیک چلن اور کم عمر اور فہمیدہ آدمی ہون اور اُسی گانون کا مین بھی رہنے والا ہون - اسی گانون کے ایک اور نوجوان بھی امیدوار ہوے وہ بھی روپیہ والا اور نیک چلن تھا - اس لڑکی کے باپ نے ہم دونون کو اور سب امیدوارون پر ترجیح دی بوڑھے نے اپنی لڑکی سے کہا کہ ان دونون مین جو تم کو پسند ہو اُس سے شادی ہو جائے یہ تمہاری ہی رائے پر چھوڑتا ہون - اس لڑکی کا نام دُلاری تھا میرا نام چھوٹے اور میرے رقیب کا نام لڈن تھا - اب سُنیے کہ ہمارے گانون مین ایک غریب کسان کا لڑکا تھا وہ کئی لڑائیان سرکے وطن کو اُسی زمانے مین واپس آیا تھا بارہ برس سے وہ ایک کپتان کی فوج کے ساتھ گیا تھا اور بیس برس کی عمر مین واپس آیا - جنگی وردی پہنے - تمغے لگائے ہتھیار سر سے پانون تک - آج ایک وردی پہنی کل دوسری بدلی مگر جھوٹی بناوٹ خالی خولی ظاہر داری - لوگون نے بھانپ لیا کہ صرف تین جوڑے اُسکے پاس ہین اُنھین کو چالاکی سے بدل بدل کر پھرتا ہے - ذرا اس وردی کے معاملہ کو یاد رکھیے گا - یہ سارے کرباز ار مین جا کر بیٹھتا اور گاتا بجاتا تھا اور اپنی سرگذشت مبالغے کے ساتھ اسطرح بیان کرتا تھا گویا دنیا بھر کے ملک اُسنے دیکھ ڈالے تھے

اور کل بڑی بڑی جنگون مین شریک تھے (سب جھوٹ) ہزارہا آدمیون کو قتل کر ڈالا تھا اور خدا بھانس بھی کبھی نہ چبھی - ادھر اُدھر تلوار اور گولی کے زخم دکھاتا تھا مگر کسی کو دکھائی نہین دیتے تھے الغرض بڑا شیخی باز ڈینگ کی لینے والا آدمی تھا - ہان ایک بات البتہ تھی کہ علم موسیقی مین اچھا دخل تھا لوگ کہتے تھے کہ ستار سے گلے کا کام لیتا ہی - شعر شاعری مین بھی کچھ دخل تھا - گانون مین کوئی بات ہوئی اور آپ نے ٹوٹی پھوٹی نظم دھرد ھمکی - اس بہادر سپاہی امیر کبیر قوال کلاونت شاعر پر دلاری رجھی ہوئی تھی - ذوق لہرک کپڑے دور سے دیکھکر عاشق ہوگئی اور اسکے گلے پر جان دینے لگی اور اسکے اشعار بھی لوگون نے اسکو سنائے جنمین اُس نے اپنی بہادری کا ذکر کیا تھا اور جھوٹ کے پل باندھ دیے تھے - رفتہ رفتہ دلاری اُسمین یہان تک پینگ بڑھے کہ وہ اپنے عاشق کے ساتھ گانون سے بھاگ کھڑی ہوئی اور اسکے بعد مجھے اور امید واردن کو معلوم ہوا - اسمین اپنی اُسنے اس سے زیادہ کامیابی کے ساتھ فتح پائی جو جنگون مین پائی تھی اور جنگون کی کامیابی تو مبالغہ ہی مبالغہ تھا -

تمام گانون مین اُسکا چرچا ہوگیا - مین بڑا رنجیدہ ہوا - لڑکی سخت متحیر - اُسکا باپ زہر کھانے پر آمادہ رشتہ دار شرم کے دریا مین غرق - سرکاری آدمی دوڑ پڑے - جنگل تک مین تلاش کی کوئی جگہ نہ چھوڑی تین دن کے بعد دیکھا کہ دلاری بیچاری ایک کوہ کی کھوہ مین صرف پائجامہ پہنے کھڑی ہی زیور لٹ گیا ع - حریفان باد ہا خورند فتند + اسکو اس کے بدنصیب باپ کے پاس لے آئے اور پوچھا کہ کیا کیا مصیبتین پڑی تھین اسنے کہا اس کم بخت نے مجھے دھوکا دیا - وعدہ کیا شادی کرونگا اور اسکے سے بھگا لے گیا اور اسباب اور زیور چھین کے کوہ مین چھوڑ دیا مگر آبرو نہین لی - چوری ضرور کی اس سے ہم کو اور بھی حیرت ہوئی - ہم کو یقین نہ آیا مگر اُسنے اس طرح سے کہا کہ اسکے باپ کو یقین آگیا اور روپیہ جانے کا کچھ بھی رنج نہوا - اب سُنیے کہ جس روز واپس آئی اُسی دن اسکے باپ نے ایک اور گانون اسکو بھیجدیا تاکہ لوگ اس معاملے کو بھول جائین اور دھماکہ جائے - کم عمری کے سبب سے لوگون نے چنداں خیال نہ کیا - مگر بعض آدمی یہ بھی کہنے لگے کہ یہ لڑکی بدکار ہی اور آبرو ضرور گئی اور عورت تو ہی نہ رہا گیا - پھسل گئی - الغرض اُسکا جانا ہم لوگون کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوا - وہ کیا گئی کہ ہماری جان نکل گئی - مین اور میرا رقیب لڈن مکان گھر بار دوست عزیز آشنا اور ہر قسم کی راحت اور آرام چھوڑ کر اُس پہاڑ مین بیابان مین آئے ہین اور یہان ہی گلہ بانی بھی کرتے ہین اور زار زار روتے بھی ہین - اور ہم ہی دونون پر فرض کیا ہی بہت سے خدائی خوار ہماری طرح گھائل ہو ناکام ہو کر اس جنگل مین چلے آئے ہین اور انھین پہاڑون مین بسیرا لیتے ہین

کوئی دریا نہین جسکے کنارے پر دُلاری کے نام کی آواز نہ آتی ہو - کوئی درخت نہین جسکے سائے مین ہائے دُلاری ہائے دُلاری کا غُل نہ مچتا ہو - کوئی جنگل نہین جہان دُلاری کے نام کے ساتھ ٹھنڈی سانسون کی آواز نہ آتی ہو - کوئی رونا دھونا ہی کوئی بُرا بھلا کہتا ہی کوئی بد دعا دیتا ہی کوئی کہتا ہی کہ اُس بیچاری غریب کا کون قصور ہی ہماری بدنصیبی کو وہ کیا کرسکتی ہی - کوئی اُسکے حسن و جمال کا بھاٹ بنا ہوا ہی - الغرض سب دیوانے ہو رہے ہین اور دُلاری کا نام اسطرح یہان چمک رہا ہی جیسے یہان کی بادشاہزادی وہی تھی میرا رقیب لڈن اکثر نظم مین شکایت کرتا ہی مگر مین نے آسان طریقہ اختیار کیا ہی جو میرے نزدیک بہتر بھی ہی وہ یہ کہ مین عورتون کو بُرا بھلا کہتا ہون کہ عورت کا جنس بدنام رہے - سب کی سب کو جھوٹی بے ایمان دغا باز فسون ساز وعدہ خلاف کہتا اور سمجھتا ہون اسی سبب سے مین نے اس بکری کو کہ مونث ہی ان الفاظ سے یاد کیا تھا کیونکہ مجکو ہر قسم کی مادین سے نفرت ہی وہ میرے گل گلے مین چاہے سب سے بہتر ہی کیون نہو - باشد - اگر مین نے اسوقت سہو خراشی کی ہو تو معاف فرمایئے اسکا معاوضہ کردونگا - میرا جھوپڑا یہان سے قریب ہی چلیے اور وہان تازہ تازہ دودھ اور عمدہ پنیر اور ہر قسم کے تازے میوہ ہائے ترکھایئے اور دل بہلایئے - جنگل کا لطف اُٹھایئے -

فصل - ۲۵

اسکے بعد گلہ بان خاموش ہو رہا اور اس قصۂ دلچسپ سے سب کو عموماً اور پادری صاحب کے دوست کو خصوصاً لطف تازہ حاصل ہوا اور انھون نے آپس مین کہا کہ طرز بیان سے چرواہا نہین معلوم ہوتا پڑھا لکھا آدمی معلوم ہوتا ہی - انھون نے کہا مجھے اب پادری صاحب کی رائے سے پورا پورا اتفاق ہی کہ جنگلون اور پہاڑون مین بھی عالم اور فاضل آدمی مل سکتے ہین فوجدار صاحب سے جو اب تک کُل قصہ بغور سُن رہے تھے خاموش نہ رہا گیا کہا یار گلہ بان اگر میرے امکان مین ہوتا تو تمھاری دُلاری کو ضرور ڈھونڈھ نکالتا - چاہے جہان ہوتی - اور تمھارے حوالے کر دیتا کہ تم رسیدہ کی مدد کرنا ہم لوگون کا فرض ہی -

گلہ بان نے انکی طرف غور کرکے دیکھا اور قطع شریف اور برزخ مبارک دیکھکر خلیفہ سے کہا یہ کون بزرگ ہین عجیب خلقت !!! اسنے کہا آپ بڑے نامی گرامی مشہور و معروف جرنیل اور بہادر سپاہی میان فوجدار صاحب ظلم کے بیخ کن - ظالم کے دشمن مظلومون کے یار پریشان حالون کے مددگار - ہزارہا آسمان سیچ کر ڈالین وہ بولا صاحب آپ ان سادہ لوح آدمیون مین جو خدائی فوجدار بنے پھرتے ہین اتنا کہنا تھا کہ فوجدار صاحب آگ ہو گئے - کہا چپ ہو سور - کم عقل بدتمیز - گدی مین عقل ہی یا جی - ابے ہمکو سادہ لوح کہتا ہی

یہ کہکر آپ نے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس زور سے اُسکے چہرے پر مارا کہ ناک ہی جانتی ہوگی۔ بھلا کے وہ انکو لے پڑا اور ادھر بدھو نفر نے چھت کے چرواہے کو پُکنی دی اور فوجدار نے زور زور سے گھونسے لگائے چرواہا یا قویے کے بھونکنے ہی کو تھا کہ فوجدار نے ڈھکیل دیا اور کھانے کے برتن اور صراحی چکنا چور شد۔ الغرض خدائی فوجدار اور گلہ بان دونوں کی گت بن گئی۔ لہولہان۔ بدھو نفر کو پادری صاحب کے دوست کے ایک آدمی نے پکڑ لیا کہ اور مار پیٹ نہونے پائے۔ اتنے مین ایک آواز آئی اور سب کی نظر اُس طرف پڑی جدھر سے آواز آئی تھی دیکھا تو ایک ٹیلے سے کچھ سفید پوش اُتر رہے تھے اس سال باران رحمت کے نازل نہونے سے لوگ پہاڑ پر گئے تھے کہ خدا سے بصد عجز و انکسار دعا مانگین یہ ایک مقدس مقام تھا اور سب سفید پوش منہ کو ڈھانپے ہوے تھے اُنکے ساتھ ایک مورت بھی تھی فوجدار صاحب سمجھے کہ کسی بڑی شہزادی کو یہ ڈاکو زبردستی بھگائے لیے جاتے ہین فوراً عراقی پر سوار ہو اور نیزہ ہلاتے ہوے کہا دیکھیے حضرات۔ ہم لوگون کے پیشے کی کیا بات ہی ابھی اسی دم اس شہزادی کو ان بدمعاشون کے پھندے سے نکالتا ہون سب نے غل مچایا ہائین ہائین یہ کیا حماقت ہی۔ خلیفہ پادری یہ وہ سب چلائے بدھو نے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا یہ مورت ہی عورت نہین ہی وہ سُنتے کسکی تھی جانتے ہی مورت اُٹھانے والے کو ایک ہاتھ تلوار کا دیا اور اسنے اس زور سے جواب دیا کہ فوجدار صاحب پشت سمند سے زمین پر آرہے اتنے مین ادھر کے لوگ بھی بیچ بچاؤ کو دوڑے اور بدھو اپنے آقا کے قریب جاکر رونے لگے۔ ہاے میرے آقائے نامدار یل ذی وقار فن حرب وضرب کے یکتاے روزگار ابھی تمھارا سن ہی کیا تھا۔ ہاے مین اسوقت تمھاری لاش کے پاس ماتم کر رہا ہون ہاے تمھاری جان اور میری بادشاہی گئی۔ ارے اب مجھے جزیرے کا بادشاہ کون بنائے گا۔ ذرا آنکھ کھولو مجھے بادشاہ مقرر کرکے نہ چلے جانا۔ یہ آواز نامتم جو سُنی تو فوجدار صاحب نے کلبلا کر اپنی معشوقہ کو یاد کرکے کہا بدھو ذرا ہم کو اس جادو کی گاڑی پر بٹھا دو۔ گھوڑے پر سوار ہونے کا دم نہین ہی۔ بدھو کی باچھین کھل گئین۔ کہا اب میان ان سب کے ہمراہ اپنے گھر چلیے۔ فوجدار اس قدر خجل ہو گئے تھے کہ دم نکلا جاتا تھا اسپر یہ بھی راضی ہوے کہ اسپ کہتے ہو مگر چلو ہمارا زمانہ ابھی بدی کی طرف مائل ہی۔ جب ستارہ ون کی گردش دور ہوگی تو ہم پھر خروج کرینگے خلیفہ اور پادری وغیرہ نے انکو پھر لادا اور فوجدار کا جلو میں منت مانوس پیشان کے ساتھ چلنے لگا اور تھوڑی دیر مین صرف فوجدار اور بدھو نفر اور پادری صاحب اور خلیفہ رہ گئے اب گاڑی آہستہ آہستہ جانے لگی تو دس چلے اور اڑھائی کوس۔

پانچ دن کے بعد یہ سب فوجدار کے گانوں مین داخل ہوے دوپہر کو پہونچے - اتوار کا دن تھا بازار مین بہت سے آدمی تھے اُسی جانب سے گاڑی گذری انکو گاڑی پر پنجرے کے اندر دیکھکر سبکو حیرت ہوئی کہ این یہ تو ہمارے ہی قصبے کے ہین - ایک لونڈا انکو دیکھکر دوڑا کیا اور فوجدار صاحب کی بھتیجی اور خادمہ سے کہا کہ وہ آگیے چہرہ زرد ہوگیا ہے - جب آپ مکان مین داخل ہوے تو رونا پیٹنا مچ گیا - بدھو کی بی بی سُنکر دوڑی آئی کہا کہو گدھا تو اچھا ہے - یہ بولے ہان بہت اچھا ہے ہمارے آقا سے کہین اچھی طرح ہے - پوچھا ہمارے اور بچون کے لیے کیا لائے - جو تمان دو پیسے ؟ انھون نے کہا ابھی تو کچھ نہین لائے مگر ہان ابکی اگر گئے تو ہم تو بادشاہ ہون گے اور تم بادشاہ بیگم - لاکھون روپیہ کی مالک - انکی بی بی نے خوش ہوکر کہا اللہ کرے ایسا ہی ہو - وہ بولے ہم نے بڑے بڑے پہاڑ دیکھے - سمندر دیکھا - جنگل دیکھے - سراؤن مین رہے اور کہین ٹکانہ دیا - اب ادھر کا حال سُنیے کہ پادری صاحب نے مختصر طور پر انکی حماقتون کا حال بیان کیا اور کہا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے رکھنا - انکے کپڑے اُتار کر پلنگ پر لٹایا اور دونون عورتون نے رو رو کر اُن کتابون کو کوسنا شروع کیا جنمین یہ قصے مذکور تھے - ہر دم خوف تھا کہ ہوا ہوجائین - پھر کچھ گل کھلائین جائہ انسانیت سے خارج ہوجائین (اور یہی ہوا -

اس تاریخ کے مورخ نے بڑی کوشش بلیغ کی کہ خدائی فوجدار کے تیسرے حملے کا حال معلوم ہو مگر معتبر ذریعون سے کوئی خبر نہ ملی - صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ تیسری مرتبہ انھون نے بڑے بڑے کارنمایان کیے جو دنیا مین آج تک یادگار ہین ایک بوڑھے طبیب نے ایک روز اپنے دادا کے وقت کی کتابین دیکھنا شروع کین تو اُن مین ایک نظم فاخرہ نظر سے گذری فوجدار کی بڑی تعریف بدھو کی خیر خواہی اور نمک حلالی - رشک حمار کا صبر اور اُنکی معشوقہ زرین کمر کے حُسن و جمال کی توصیف مین وہ اشعار آبدار درج ذیل ہین - اگر ناظرین اس کے مصنف کو دعاے خیر سے یاد کرین تو احسان ہے -

ہر کہ خواند دعا بمن دارم	از انکہ من بندۂ گنہگارم

اگر دعاے خیر سے یاد کرین تو عین احسان ہے مصنف سمجھے کہ اسکی محنت ٹھکانے لگی اور اسکو رغبت اور شوق ہو کہ ایسے ہی ایسے اور قصے بھی تصنیف کرے تاکہ لطف اور حظ حاصل ہو -

اشعار متذکرۂ بالا جو طبیب نے پائے تھے درج ذیل ہین -

اشعار وفات حسرت آیات چکیدۂ کلک گوہر سلک نشاء غرا وسخندان بے ہمتا کہ برقرار شریف جناب یل نامدار خدائی فوجدار کندہ شدہ بود -

فوجدار آہ ز دنیاے دنی شد بہ بہشت — وای ویلا ز چنین رستم دوران افسوس
قائم اللیل وسحر خیز وانیس الغربا — کس نبود دست چنین گرد بہ گیہان افسوس
سالہا سال بہ یک ضربت شمشیر روان — ظالمان را پس پا کرد ز میدان افسوس
صبح در ماتم او چاک گریبان کردہ — گشت مکردہ ترا زشام غریبان افسوس

مرثیہ ہی ہی خدائی فوجدار

جس طرف چمکاتے تھے شمشیر تیز — جنگ کے میدان کے تھے جو تہمور
اسپ تازی زیر ران رکھتے تھے وہ — بھاگ جاتے تھے غنیم بدشعار
چل بسے دنیا سے ہی ہی وای وای — با دیا مرمرتگ ورشک حمار
قبلہ رخ رکھے گئے زیر مزار — چل بسے دنیا سے ہی ہی وای وای

اشعار درشان معشوقہ رزین کمر کہ خدائی فوجدار از تہ دل عاشق زارش بود -

کرون کیا جو رگردون کی شکایت — جہان دیکھو اسی کی ہی حکایت
نہین یہ دیکھو سکتا خانہ آباد — کہ ہو کوئی کسی ڈھب سے کہین شاد
نہین معلوم منظور اسکو کیا ہی — بُری چتون سے کافر دیکھتا ہی
وہ دلبر وکش عذرا و واسق — خدائی فوجدار اُسکے تھے عاشق
محبت دل سے جب پیدا ہوئی تھی — طبیعت سخت ہی شیدا ہوئی تھی
نگاہ مست تھی ایسی ہی بیباک — کہ بس دیکھے جدھر باندھے اُدھر تاک
کہین اسکی جبین کو کس طرح چاند — کہ اس سے لاکھ سے چاند تھا ماند
لگا کر ناخن پاسے وہ تا فرق — سراسر حسن کے دریا مین تھی غرق
وہ ظالم کے مسی آلودہ دندان — جھلک مین موتیون سے تھے دو چندان
ہزار افسوس وہ اب چل بسی ہی — اجل کے ہاتھ سے کیا بے بسی ہی

فقرات تعریف درشان رشک حمار توسن خاص خدائی فوجدار -

یہ گھوڑے وہ گھوڑے ہین جو مان کے پیٹ ہی سے پھدکتے کودتے نکلے ہین دوبا گے ہین تیا گے ہین - اور سرعت کی تعریف یہ کہ کوڑے پر کوڑا جمائیے ایڑ پر ایڑ لگائیے مگر ع نہ ہلدنہ ٹلدنہ

نہ جنبد زجاے ۔ دیکھنے مین لقات ۔ مرحبل ۔ دبلا پتلا ۔ مراہوا اور چلنے مین فودن چلے اڑھائی کوس کی مصداق مگر ایک دفعہ شیطان نے اُنگلی بھی دکھائی تھی اور ہن ہن کتے ہنہناتے گھوڑوں کے پیچھے بھی دوڑے تھے خرستیان بھی تھین ۔ سودا نے اسی کی شان مین کہا تھا ۔

لیکن نہ مجھے زروے تواریخ یاد ہی | شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

اشعار در شان میان بدھو نفر مصاحب خاص خدائی فوجدار ۔

بدھو صاحب فرح انور | کہیے وہ کہان ہی ملک و کشور | حق یون ہی بڑے تباہ تھے آپ
شاہی کی عجب دھن بندھی تھی | تھی ختم تمھین سپاہ لوی | سردار تمھین تھے بس اکیلے
حق یون ہی کہ تم تھے اکلوتے | آگے اقا پیچھے تھے تم | بدھو نفر اور بادشاہی
چھلاکے پانون سو رہو اب | دشت کی بہت نہ بدھو اب | آقا بھی مری تھے تم بھی اکل | دشت کے نکالے موے نے بل

رکھی رہی ساری لن ترانی | کس برتے پہ تھا یہ تنا پانی

اشعار دیگر مثل خطاب مخاطب بہ فرار شریف فوجدار عریف ۔

تربت مین خدائی فوجدار آئے ہین | رہا ہی | لڑ بھڑ کے بس اب سرفراز آئے ہین
ہر جنگ مین پیٹے گئے افسوس افسوس | | اب قبر مین از پئے فشار آئے ہین
بدھو نفر اب کہان ہین کوئی پوچھے | // | وہ دلبر اب کہان ہین کوئی پوچھے
خود شاہنشاہ بنے تھے واہ میان | | وہ کشور اب کہان ہی کوئی پوچھے

اشعار در شان معشوقۂ زرین کمر عروس پری پیکر کہ بروح فرارش بصد حسرت کندہ شدہ اند ۔

گدہ بدی معشوقۂ زرین کمر | فوجداروں کی جو تھی مرغوب دل | ہی اجل سے ہمکنار اب ہاے ہاے | اچھے اچھون کی جو تھی مطلوب دل
قبر کی آغوش کرتی ہی اب | بادشاہون کی جو تھی محبوب دل

خدا ہی اس چپ کی داد دیگا کہ تربتین زندے دلتے ہین | اجل کے مارے ہوے کسی سے نہ بولتے ہین نہ چالتے ہین

اسقدر اشعار تو پڑھے گئے باقی کرم خوردہ تھے ۔ یہ سب دفتر بے معنی ایک عجائب خانہ مین رکھا گیا کہ لوگ گدے بازی کرکے کچھ نہ کچھ معنی اسکو پنہائین ۔ خبر ہی کہ کسی لال بجکڑ نے گودگاد کے مطلب نکال ہی لیا ۔ بڑا خون جگر کھایا ۔ اب انکا قصد ہی کہ حضرت خدائی فوجدار کے قصۂ دلچسپ و نادر روزگار کی جلد ثانی مذ نماظرین اولی الابصار کرین ۔ انشاء اللہ تعالے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ اس دلچسپ و فرحت افزا فسانہ کی جلد اول بہامانکو برتنہ ۱۹ بار دوم چھپکر تمام ہوئی

تمہید

بخدمت ناظرین دالا تمکین و شائقین اعجوبہ گزین التماس عجز اساس آنکہ

اے ناظرین اعجوبہ گزین آپ چاہے سادہ لوح ہون چاہے نرم دل یہ امر ضروری ہی کہ آپ اس التماس عجز اساس کے انتظار مین ضرور رہونگے کہ دوسری جلد خدائی فوجدار کے مصنف کے خلاف کلمات ناملائم وسقط وسخت و درشت سُنین یعنی وہ مصنف جو بطن مادر مین تولد پور مین تشریف لائے اور نازل نگر مین اول مرتبہ اس دنیاے دون کی سیر کی مگر یہ آرزو آپ کی بر نہ آئیگی انسان چاہے کیسا ہی عاجز اور سیدھا سادہ کیون نہو ممکن نہین کہ انتقام لینے کو جی نہ چاہے خصوصاً اُن لوگون سے انتقام لینے کا جنسے اُسکو صدمہ پہونچا ہو مگر مین اس سے بری ہون۔ شاید آپ یہ سمجھتے ہون کہ مین اُسکو مجنون یا پاگل یا دیوانہ یا گدھا کہون مگر یہ آپ کا خیال خام ہی۔ وہ اپنے گناہ کے اعمال خود بھگت لیگا۔ کہ کرد کہ نیافت۔

ایک بات البتہ میرے امکان سے خارج ہی وہ یہ کہ مجھسے یہ ضبط نہین ہو سکتا کہ کوئی مجھے بوڑھا کہے اور مین بُرا نہ مانون اسکے یہ معنی کہ چند روز گزر جانے سے انسان بالکل بوڑھا ہو جاتا ہی اور اسکے یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ انسان کے امکان مین یہ امر ہی کہ اپنا سن گھٹا بڑھا دے اگر میرے زخم کی چمک سے جو لوگ اندھے ہین کے سبب سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے تو یہ اُنکی بینائی کا قصور ہی۔

آن نہ من باشم کہ روزے جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

اگر انسان کے امکان مین عمر رفتہ کا واپس بلانا ہوتا تو مین پھر ان جنگون مین شریک ہوتا جنمین مین اسقدر نام پیدا کر چکا ہون۔ سپاہی کے چہرے اور بدن کے زخمون سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہی۔ اِنسے وہ تمغے جو سپاہی کے زیب بدن ہوتے ہین ماند پڑ جاتے ہین اور ان زخمون اور تمغون سے اور سپاہیون کو بھی ترغیب ہوتی ہی کہ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید یہ بھی یاد رکھیے کہ جو لوگ مصنف ہین اُنکی تحریر کو اُنکے سفید بالون سے وقعت نہین ہوتی بلکہ اُنکی تجربہ کاری سے مین نے یہ بھی سنا ہی اور بڑے غصے سے سنا کہ لوگ مجھے حاسد کہتے ہین حالانکہ مین اس شعر کا مصداق ہون۔

ہی حسد و مغموم مین خوشنود ہون	شکر ہی حاسد نہین محسود ہون

ایک صاحب کا مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ اُنکی راے میری نسبت یہ ہی کہ میرے ناولون سے اخلاقی نتیجے کم نکلتے ہین اور رہجو کی طرف میری راے ظاہر ہی۔ اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم ہاجی بھی ہین اور

محقق دوانی کے طرز پر اخلاقی امور کے لکھنے مین بھی برق ہین۔

اے ناظرین والا تمکین ذرا غور سے فسانۂ رنگین کو سُنیے اور پڑھیے گا۔

ہر کہ خواند دعاے طمع دارم	زانکہ من بندۂ گنہگارم

جو لوگ کسی مصنف کو اُسکے پیٹھ پیچھے گالیان دیتے ہین اُنسے زیادہ بزدل اور کوئی نہین ہوتا اور اپنا قول یہ ہی کہ۔

کر بے ہنری زند دم طعن	معنی زندش طپانچہ لعن

الغرض کسی کے اچھا بُرا کہنے سے یہان غرض نہین اب خاکسار بصد عجز و انکسار بہ طیب خاطر و خرمی دفتر یہ فسانہ قلمبند کرتا ہی۔

ایک شہر مین ایک پاگل رہتا تھا اور ایسی مجنونانہ حرکت اُس سے سرزد ہوتی تھی کہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی راستے مین کتون کے پلّون کو پکڑ کر ایک لکڑی سے انکے دونون پچھلے پانُون اسطرح سے جکڑ دیتا تھا کہ پون پون کرتے بھاگتے تھے اور گر گر پڑتے تھے اور وہ دیوانہ بازار والون سے کہتا پھرتا تھا کہ یار دیکھا کتے کے پلّون سے پون پون کرنا آسان ہی ویسا ہی کتاب کا لکھنا آسان ہی۔ ایک اور دیوانے کا حال سنیے۔ یہ بموق سنگ مرمر کی ایک سل سر پر لیے پھرا کرتا تھا سل بہت بھاری نہین تھی۔ بلکہ بہت ہی ہلکی۔ جہان راہ مین کتا ملا اُسپر پھینک دی اور کتا بیچارہ پون پون کرتا بھاگتا تھا اور کوسون پیچھے پھر کے نہین دیکھتا تھا کہ مبادا وہی بلا پھر نازل ہو ایک مرتبہ ایک ٹوپی والے کے کتے کے سر پر پتھر مارا کتے کی پون پون کی آواز سنتے ہی ٹوپی والا گزے کے کوڑا اور مارتے مارتے بھرکس نکال دیا۔ مار کے آگے بھوت ناچتا بھاگا۔ ٹوپی والے نے کہا میرے شیرا کو مارا۔ سور۔ بدمعاش۔ سر توڑ کے دھر دونگا۔ پاجی کہین کا۔ اُس دن سے دیوانے صاحب سیدھے ہوگئے پھر جب کبھی کسی کتے کو دیکھتے تھے تو میان پاگل صاحب ٹھہر جاتے اور کہتے تھے کہ ارے بھئی شیرا آگیا اس سے بچنا چاہیے۔ جب کبھی کوئی کتا ملا چاہے اُسکا نام گیندا ہو چاہے ٹیپو وہ شیرا ہی کہتا تھا اور کلوخ انداز را پاداش سنگ ست یہ مصرع یاد کرتا تھا اسی طرح ہمارے مصنف کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کتاب ذرا بھی خراب ہوئی تو بدنام ہوگئے۔ نیکنامی درکنار لعنت کا طوق گلے مین موجود۔ پس شعر گفتن چہ ضرور۔ مصنف کا منشا تحریر کتب سے جلب منفعت ذاتی نہونا چاہیے بلکہ فائدۂ خلائق۔ اگر روپیہ مصنف کے پاس نہین ہی تو نہ سہی۔ غریب کو کوئی بُرا نہین کہتا بلکہ حرامزادے کو سب بُرا کہتے ہین نیکی مثل مہر نیمروز چمکتی ہی گو انسان مفلس ہی کیون نہو۔ لیکن اگر بدنہین ہی تو سب قدر و منزلت کرینگے ورنہ کوئی ٹکے کو نہ پوچھیگا اور حقارت سے لوگ دیکھینگے۔ نیک آدمی کی سب عزت اور توقیر کرتے ہین۔ فقط

خدائی فوجدار

یعنی

ترجمۂ ڈان کوئکساٹ

مترجمۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب ذرسرشار

جلد دوم

پہلا باب

فصل-۱

خدائی فوجدار کی جلد دوم کے مصنف نے بیان کیا ہی کہ جب تیسری بار حضور سپہ سالار نامدار پھر روانہ معرکہ کارزار اور ہنگامۂ گیرودار ہوئے تو قبل روانگی پادری صاحب اور خلیفہ نے ایک مہینے تک انسے ملنا ترک کردیا کہ مبادا انکو دیکھکر از سر نو جنون جوش کرے اور پچھلی باتین یاد آجائین گرانکی بھتیجی اور ماما سے چپکے چپکے ملتے اور حالات دریافت کرتے رہتے تھے اور صلاح دیتے تھے کہ انکی بڑی حفاظت کرنا اور تسلی دینا اور ٹھنڈی ٹھنڈی چیزین کھلانا تاکہ دماغ صحیح اور دل قوی رہے کیونکہ اعضاے رئیسہ کی قوت اور صحت مقدم تر ہی۔ انھون نے کہا ہماری جان پر بنی ہی ہم بڑی روک تھام کرتے ہین اور کچھ کچھ امید بھی ہوتی ہی کہ دماغ صحیح ہوتا چلا ہی اس خبر کے سننے سے پادری اور خلیفہ بہت ہی محظوظ ہوے اور کہا ہمکو یہ خوب ہی سوجھی کہ پنجرے مین بند کرکے ساحر کا حوالہ دے کے لے آئے۔ انھون نے صلاح کی کہ ذرا ملکے دیکھین تو کہ دماغ کا کیا حال ہی۔ روبراہ ہی یا نہین۔ یہ تو انکو کامل یقین تھا کہ پوری پوری اصلاح دماغ محال ہی اور یہ بھی صلاح ہوگئی کہ جنگ اور توپ و تفنگ کا ذکر مذکور نہو تاکہ زخم پھر ہرے نہو جائین۔

الغرض وہ **فوجدار** سے لے آپ پلنگ پر رونق افروز تھے۔ سبز رنگ کی قمیص در بر کلاہ تتری بر سر دیکھا تو لعات ہوگئے ہین ہڈیان گن لیجیے۔ **فوجدار** بڑے خلق سے پیش آئے انھون نے مزاج پرسی کی تو بڑے تپاک سے پیش آئے اور بڑی فصاحت سے جواب دیا الحمدللہ بخیر ہون آپ کا مزاج انور۔ میان خلیفہ

سب خیر و عافیت ہی۔ عند التذکرہ امور مملکت اور رتق و فتق سلطنت کی بحث چھڑی کہ یہ بات سلطنت کی بنیاد کو مستحکم کرتی ہی اور فلان فلان باتون سے عملداری کو ضعف ہوتا ہی تینون آدمی اسطرح بحث کرتے تھے کہ گویا رموز مصلحت ملک سے بخوبی واقف تھے ابو الفضل اور ابو الفیض فیضی فیاضی بھی انکے مقابل مین گرد تھے کل امور پولٹیکل کی بحث کرکے سب کو بدل دیا الغرض بقراط اور سقراط اور جالینوس اور بطلیموس اور فیثا غورث سب کے کان کاٹنے لگے۔ خدائی فوجدار نے اس خوش اسلوبی اور لطف کے ساتھ گفتگو کی کہ ان دونون کو شک کی جگہ یقین ہوگیا کہ اب انکا داغ بالکل صحیح ہی۔

اس گفتگو کے وقت فوجدار کی بھتیجی اور ماما بھی موجو تھین اور خوش تھین کہ حق تعالےٰ نے ہمارے سن لی اب یہ خلصے اچھے ہوگئے۔ باتین کرتے کرتے پادری نے بحث کو بدلنا شروع کیا اور مختلف تذکرون کے بعد کہا کہ سنتے ہین ترکی بڑے بڑے جنگی جہاز لیکر حملہ آور ہونے والے ہین اور لوہے سے لوہا لڑیگا تمام ملک بھر مین کھلبلی مچی ہوئی ہی جیسا اور برسون مین مشہور ہوجاتا تھا کہ رومی مثل سیل عظیم اُمنڈتے چلے آتے ہین اس سے زیادہ ایکی یورش اور شورش ہی اور ساحل بھر اور بندرگاہون کی حفاظت مین صیغۂ جنگ مصروف ہی اور جزیرون کی فوج بڑھائی جاتی ہی خدائی فوجداریون گویا ہوے ہمارے شاہنشاہ ذیجاہ نے ایسا عمدہ سامان حرب جمع کیا ہی کہ غنیم کے چھکے چھوٹ جائینگے اور جیسا آپ نے کہا ہی وہی ہوگا کہ لوہے سے لوہا لڑیگا۔ ہان ایک امر مین انھون نے ضرور فروگذاشت کی ہی اور وہ بات بغیر ہماری صلاح کے چل نہین سکتی۔ اگر ہمسے مشورہ لین تو وہ صلاح معقول دون کہ نصف کرۂ ارض بادشاہ کی عملداری مین آجائے۔

اتنا سننا تھا کہ پادری نے ٹھنڈی سانس بھرکر اپنے دل مین کہا واہ رے فوجدار خدا تجھے اس جنون سے محفوظ رکھے۔ اس جہالت اور حماقت کی دلدل سے تیرا نکلنا مشکل ہی۔ خلیفہ نے پوچھا بھلا سرکار وہ بات کیا ہی ایسا نہو کہ بادشاہ اس صلاح کو گستاخی سمجھین۔ فوجدار بولے یہ تو ہم جانتے ہین کہ۔

رموز مصلحت ملک خسروان دانند	گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر وہ صلاح دون کہ بادشاہ اچھل پڑین۔ وزرا گلے سے لگالین۔ ارکین پھڑک جائین۔ شعرا میری تعریف کے پل باندھ دین۔ آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز۔ خلیفہ نے کہا ہم ذرا سنین تو فوجدار بولے یہ بھرے کسی اناڑی کو دینا ہم اس چکے مین نہین آنے والے ہین کوئی سُنلے اور جاکے وزرا سے کہدے اور ہمارے دل و دماغ کے نتیجے سے خود فائدہ اُٹھائے اور ہم موچی کے موچی ہی بنے رہین

خلیفہ نے قسم کھائی کہ کسی پر افشائے راز نہ کرینگے۔ اور اسکے ساتھ ہی مزید احتیاط کی نظر سے کئی مثالین دین اور
بہت سی مثالین کہین۔ فوجدار نے مثلون پر ذرا توجہ نہ کی مگر میان خلیفہ کو ایماندار آدمی سمجھکر انکی قسم کا اعتبار
کرلیا اور ادھر پادری صاحب نے بھی کہا کہ ہم اس شخص کے ضامن ہوتے ہین کہ یہ اس راز کو افشا نہ کریگا فوجدار
نے پوچھا اور آپ کی ضمانت کون کریگا پادری نے کہا میرا ضامن ہمارا پیشہ ہے جس سے ہم مجبور ہین کہ
راز دان ہوکر پردہ در نہون۔

آپ نے بہت کڑک کر کہا سنو صاحبو اگر شاہنشاہ وقت چاہتے ہین کہ سلطنت کو محفوظ رکھین اور غنیم
کے حملے سے بچائین تو سب سے بہتر اور آسان ترکیب یہ ہے کہ چوطرفہ اشتہار دے دین اور منادی
پھروادین کہ جتنے یلان نامدار اور مبارزان جرار اور شیران شیر شمشیر بکف ولیر اس مرز بوم مین ہین وہ سب
دو ہفتے کے اندر دارالخلافت مین جمع ہوجائین۔ مین سچ کہتا ہون اگر آدھے درجن بھی ہم لوگ پہونچ جائین
تو معاذ اللہ۔ دھوئین تو اڑادین۔ روم و شام کی کیا حقیقت ہے نصف کرۂ ارض ہم لوگ فتح کرکے دم لین

بولی یہ تیغ دم سر اعدا پہ لونگی مین	برش پکاری تو یہ ٹھہرنے نہ دونگی مین
تو ضربے زدی ضرب من نوش کن	ہمہ شادی از دل فراموش کن
چل اٹھا شہپ کٹک صحرا نورد	طرارون سے دشمن کو کر گرد برد
دکھادے مجھے آج طرار یان	لکھون جوش مین آکے عیار یان

کان دھرکے سنو صاحبو۔ مین اکیلا دو کرور پر بھاری ہون۔ بھٹے اور لکڑی کی طرح اڑادون تو سہی
وہ کتابین پڑھو جنمین جنگ اور جدال کا ذکر مذکور ہے کہ صاحبقران زمان قلعۂ آہن حصار کو فتح کرکے
طرف کوہ عقیق گلزار سلیمانی کے روانہ ہوے تقابہ مقابلۂ سعد بن قباد بہ مدد سلیمان عنبرین موے
کوہی فروکش ہے۔ نامہ افراسیاب جادو کو بہ طلب مدد بھیجا ہے اسد نامدار باغ سیماب سے آوارہ ہوکر
ایک جانب جاتے ہین خواجہ عمرو ایک سمت بدحواس و پریشان چلے ہین برق و ضرغام آوارۂ دشت مصیبت
و محنت ہین ناذر اسیاب خانہ خراب باغ سیماب سے رخ لیکر شتر دو مضطر طرف کوہ بلور کے جاتا ہے۔
یہ باتین ہوتے ہوتے خلیفہ نے کہا مجھے اسوقت ایک واقعہ عجیب یاد آیا اگر اجازت ہو تو عرض کرون
ان دونون نے کہا بسم اللہ فرمائیے اور خلیفہ نے یون کہنا شروع کیا۔

چند آمیون نے اپنے ایک عزیز کو پاگل خانے بھیجدیا۔ یہ علم تاریخ کے بڑے عالم قبحر تھے اگر منطق
مین عبور کامل ہوتا تو البتہ لوگ سمجھتے کہ پڑھا لکھا سٹری ہے کچھ دن بعد اس فاضل نے جیلخانے کے
سپرنٹنڈنٹ کو لکھا کہ مین خدا کے فضل سے بھلا چنگا ہون میرے عزیزون نے میرے علاقے پر

قبضہ کرنے کے لیے مجھے پاگل بناد یا اور وہ سب ایک ہو گئے۔ جب متواتر خطوط اس قسم کے پہونچے اور سب شستہ زبان مین بطرز خوب لکھے ہوے دیکھے تو سپرنٹنڈنٹ نے داروغہ سے کہا کہ اگر وہ واقعی سڑی نہین ہے تو رہا کر دو داروغہ نے دو گھنٹے تک گفتگو کی اور صحیح المزاج دیکھکر رہا کر دیا نائب داروغہ نے چغلی کھائی کہ گو دو دو دن تک صحیح المزاج آدمیون کی طرح باتین کرتا ہے مگر اصل مین اسکو خلل دماغ ضرور ہے۔ فاضل نے کہا نائب صاحب کو میرے ان عزیزون سے رشوت ملتی ہے اس سبب سے یہ میرے دشمن ہو گئے ہین۔ الغرض رہائی کے وقت انھون نے باآواز بلند کہا اے خدائے عزوجل تیری کریمی کے صدقے تیری بندہ نوازی کے قربان۔

صدقے اس بندہ نوازی کے تری مین جاؤن باپ ماں ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق مجھے تونے اس پاگل خانے سے رہائی دی اور عقل سلیم عطا فرمائی۔ اب میرا خلل دماغ دور ہو گیا اور مین صحیح المزاج ہو کر جاتا ہون۔

اتنے مین ایک اور پاگل جو برہنہ مادرزاد ایک چٹائی پر پڑا تھا سنجون سے جھانک کر یون ہمکلام ہوا۔

پاگل۔ یہ کون صحیح المزاج ہو کر یہان سے رہائی پاکے جاتا ہے۔

فاضل۔ ہم ہین بھائی صاحب۔ خدا نے بڑا رحم و کرم کیا۔

پاگل۔ خبردار یہان سے باہر قدم نہ نکالنا۔ نہین پھر ہر پھر کے یہین آنا پڑیگا اور ساری مشیخت رکھی رہیگی۔

فاضل۔ خدا نہ اب لائے مین پاگل نہین ہون۔

پاگل۔ اچھا خیر جایئے مگر مین خدا کی قسم کھاکے کہتا ہون جنکا مین مختار عام ہو کر آیا ہون اس جرم مین کہ تجھ سودائی کو رہائی دیتے ہین اس شہر پر ایسا قہر نازل کرونگا کہ کئی صدی تک سننے والے کانپ کانپ اٹھینگے۔ او نادان جاہل تجھکو فاضل کون بھکوا کہتا ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ انگارے میرے منھ سے نکلتے ہین اور جب چاہتا ہون شہر کے شہر پر بجلی گرا دیتا ہون۔ تو صحیح المزاج بنکے رہائی پائے اور مین سڑی سودائی بنا رہون۔ آگ لگ گئی۔ نابکار۔ پاگل خانے بھر کو پھونک دونگا۔

اتنے مین فاضل نے داروغہ کے دونون ہاتھ پکڑ کے کہا جناب داروغہ صاحب آپ اس سودائی کے کہنے کا خیال نہ فرمایئے یہ اگر خدا کا مختار ہے تو مین بیرسٹر ہون اور اسکے منھ سے اگر آگ برستی ہے تو میرے منھ سے سمندر بہتے ہین اگر اُدھر اُسنے آگ لگائی اِدھر مین نے ایسا منھ برسایا کہ آگ گل شد۔

اب تو داروغہ کے ہوش اُڑے۔ کہا اب اسوقت مختار صاحب کے مزاج کو اور زیادہ برہم نہ کیجیے اور اپنی کوٹھری مین تشریف لیجائیے جب کوئی موقع ہوگا تو چلے جائینگے۔ جسقدر آدمی وہان کھڑے تھے سب ہنس پڑے کہ اس مڑی نے اچھے اچھون کو سودائی بنا دیا۔ داروغہ بیچارے سخت خفیف ہوے۔

جب خلیفہ نے یہ قصہ ختم کیا تو فوجدار صاحب نے گرمائے کہا یہ کیا اول جلول بکے آپ منھ اور آگ اور مختار اور بیرسٹر۔ اس سے مطلب۔ تم خط بنانا جانو تو کمو ان باتون سے کیا مطلب ہی۔ ہم لوگون سے پوچھو جو سلطانتون کو فتح کرتے اور غنیم کے حملے سے بچاتے ہین۔ یتیمون کی پرورش غریبون کی مدد۔ سرکشون کی سرکوبی۔ بدمعاشون کی سزا ہمارے پیر و خدا نے کی ہی سر سے پانؤن تک مسلح ہوکر ہم لوگ چٹانون اور میدانون مین سوتے اور رہتے ہین ساحل بحر اور دامن کوہ اور گرمی اور سردی اور آب و آتش خاک و باد ہمہ یکسان ست کبھی آسمان پر کبھی تحت الثریٰ۔ از سمک تا سما ہماری عملداری ہی اور ایک دفعہ طوفان باد جو آیا تو تین سو کوس اُڑ گئے۔ اور وہان سے جست بھری تو سمندر پار۔ ہان آج کل یہ البتہ ہی کہ بے ایمانی نے ایمانداری کو زیر کر دیا سستی نے ترقی پائی کاہلی زورون پر ہی۔ غرور اور تعلی کا رواج ہی جسکو دیکھو محتاج ہی اگلے وقتون زار خار ترسائی کوہ بلور پر ملکہ نیلوفر کو لیکر گیا اور وہان بہ امداد لوح طلسمی کہ زمرد کا گھر کہلاتا تھا دیوون کے سردار نامدار بلبوق غلطیمی کو ایک ضرب مین تہ تیغ کیا اور جس بادشاہزادے برق لامع نامے کو اُسنے اسیر حیلہ نیطاق کیا تھا اسکو رہائی بخشی گو اُسنے دس لاکھ کے جواہرات دینے چاہے مگر اُسنے قطعی انکار کیا کہ ہمارا کام اور پیشہ اس بخشش کا محتاج نہین ہی اگر بادشاہ ہم سے صلاح لے تو اس سے بہتر صلاح ہم نہین دیسکتے۔

بادشاہا بارگاہت چون فلک پر نور باد	داد عدلت در سرائے آخرت معمور باد
ای فریدون ہمت و رستم دل و جمشید فر	تیغ تو بر فرق دشمن ناصر و منصور باد

صندلان صندلی پوش کو محبت قیطاق نامدار کا جوش حکم دے رہا ہی کہ بارگاہ استاد کرو اور سامان عیش مہیا ہو۔ چار پہر رات بڑے زور سے کشتی ہوئی ہمراہیان صندلان صندلی پوش جرأت اطہر نامدار کی تعریفین کر رہے تھے کہ یا یون فنون سپہگری مین یہ جوان انتخاب ہی ہر فن مین لاجواب ہی وہ رات بھی بسر ہوئی۔ آفتاب عالمتاب چرخ نیلوفری پر جلوہ فرما ہوکر تماشا کشتی کا دیکھنے لگا۔ یکایک صندلان صندلی پوش قیطاق کو لے دوڑا شاہزادہ دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر بڑھتا چلا جاتا تھا۔

در کشورے کہ ناز و ادا می فروختند	مشتاق جان بہ نرخ گیا می فروختند

داریم شادگی که به بازار خود بتان	در دیده دل زما و بما می فروختند
افلاک را اگر بجهان قدر مائدے	ما را چرا به طالع ما می فروختند
یوسف اگر بعهد تو می بود در جهان	او را کرا می خرید کجا می فروختند
از مفلسی بمند هنر جوان سر فروش	اسپ و یراق رو ز و غا می فروختند
شد تشنه بقسمت از تشنگی فنا	جائے که موج آب بقا می فروختند

پادری صاحب اور میان خلیفہ کو اب پورا پورا یقین ہو گیا کہ **فوجدار** کا جنون گھٹنے کے عوض اور بڑھتا جاتا ہے۔ ایکی بالکل اول جلول ہانک لگائی۔ اتنے مین **فوجدار** صاحب نے کہا خلیفہ سنو۔ ع کار بوزینہ نیست بخارے + عمر بھر خط بنایا کیے اب ہمکو سکھانے آئے یہ رام کہانی اور دنت کتھا جو تمنے بیان کی اسکو ہم خوب سمجھتے ہین۔ مطلب تمھارا یہ ہے کہ مین بھی سڑی ہون اور مجھ سودائی کی بات کا کوئی اعتبار نہین۔ مین خوب سمجھا مین سڑی نہین ہون تم اگر طبرزیہ از ندران طباطبائی کا قصۂ فرخ بخش پڑھو کہ سرہنگون کے سرہنگ کوہ آتش فشان جنگ جب گرنبک نقرہ خنگ پر سوار ہوا تو شیران نر کا زہرہ آب آب ہو گیا۔ ایک صف شکن دوسرا تیغزن۔ شناور محیط طلسم کشائی نہنگ بحر زخار تیغ آزمائی افسر لشکر جانبازی شہزادۂ اسد بن کرب غازی دہمتر مہتران دہبتر بہتران قلعہ گیر بے جنگ خدائی **فوجدار** بے ریو و رنگ۔

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہو گا	جز خاک نہ تکیا نہ بچھونا ہو گا
تنہائی مین آہ کون ہو دیگا انیس	ہم ہونگے اور قبر کا کونا ہو گا

شعرا کا قول حرز جان کرنے کے قابل ہے۔ خلیفہ نے پوچھا کیون **فوجدار** صاحب بھلا یہ تو فرمائیے کہ کسی شاعر نے کبھی کسی زن خورد کی ہجو بھی کی ہے اگر پند اشعار یاد ہون تو فرمائیے۔ انھون نے کہا ہمنے تو نہین سُنے شاید کسی نے کہین ہون۔

اتنے مین ایک آواز آئی اور بھتیجی اور ماما و وڑین پادری نے کہا خیر باشد اتنے مین غُل مچنے لگا

فصل ۲

تھوڑی دیر کے لیے **خدائی فوجدار** اور خلیفہ اور پادری صاحب کے حال سے قطع نظر کر کے مورخ نے بیان کیا ہے کہ غُل غپاڑے کی آواز جو سُنائی دی وہ **فوجدار** کی بھتیجی اور ماما کی آواز تھی۔ وجہ یہ ہوئی کہ میان بدھو نفر باجاہ وحشم دخیل و خدم گھر مین دھنسے ہی پڑتے تھے کہ اپنے آقائے نامدار میان **خدائی فوجدار** سے ملین اور وہ دونون دروازے کے اندر اسکو گھسنے نہین دیتی تھین۔

مانے کہا اس موے درگور کا مکان مین کیا کام ہی چلے دو رہان سے۔ یہ سب تیرے ہی کانٹے بوئے ہوے ہین کہ ہمارے مالک نے دشت و کوہ و بیابان کی مفت خاک چھانی بدھو بولے اری شیطان کی نانی یہ وہی مثل ہوئی کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ مین نے انکو تباہ کیا کہ انھون نے مجھ غریب کو کہین کا نہ رکھا اینکے سبب سے مین نے البتہ کوہ و دشت و بیابان کی خاک چھانی۔ یہان سے جھوٹے وعدے کرکے بھاگے دے کے لیگئے کہ کسی ٹاپو کا نواب یا بادشاہ بنا دونگا۔ اور ابھی تک مجھے امید ہی کہ کوئی نہ کوئی ٹاپو ضرور ملیگا۔۔ بھتیجی نے کہا اللہ کرے تیری لاش نکلے موے مونڈی کاٹے خدا تجھکو غارت کرے۔ اور یہ ٹاپو کیا شی ہی کوئی کھانے پینے کی شی ہی۔ بڑا پیٹو ہی۔ بدھو بولے کھانے کی شی نہین ہی حکومت کرنے کی چیز ہی شہرون کی عملداری وہان کہین عمدہ ہوتی ہی۔ ماما بولی (چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تو یہان نہ آنے پائیگا موا حوتی خورا۔ تباہ کن۔ بدذاتی کی پوٹ۔ جا گھر جا کے ہل جوت۔ رہین جھوپڑون مین خواب دیکھین محلون کا ٹاپو کی بادشاہی کرینگے)۔

ان تینون کے مکالمے اور سرھٹپول سے خلیفہ اور پادری صاحب کو بڑا لطف آیا۔ **فوجدار کو** خوف معلوم ہوا کہ مبادا بدھو کچھ بیہودہ بک دے بے تکا تو ہی ہی اور انکو ذلیل ہونا پڑے۔ اس سبب سے عورتون کو ڈانٹ دیا اور بدھو کو بلا لیا۔ خلیفہ اور پادری چل دیے اور مایوس ہو گئے۔ **فوجدار** کی جہالت اور حماقت کو روز افزون ترقی ہونے لگی اور نشۂ جنون نے دماغ کو خراب کر دیا۔ پادری نے خلیفہ سے کہا خوب یاد رکھیے ایک روز پھر یہ غائب ہو جائینگے۔ اسنے کہا مجھے خوب یقین ہی دونون سڑی ہو رہے ہین **فوجدار** اور بدھو دونون کے سر پر جنون سوار ہی۔ بدھو کو تو پورا پورا خبط ہی کہ کسی جزیرے کی بادشاہی ضرور ملیگی ساری خدائی ایک طرف ہو جائے اسکے سر سے یہ سودا نہ نکلیگا۔ ذرا آپ بھی دیکھتے رہیے گا اللہ انکی مدد کرے دونون حماقت اور جنون کے ہاتھون بکے ہوے ہین یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات۔ خلیفہ نے کہا ذرا چلکے سُنین تو کہ یہ آپس مین مشورہ کیا کر رہے ہین۔ اسنے کہا جی یہ دونون عورتین بڑی اُستاد ہین ضرور کان دھر کے سنتی ہونگی اور ہمسے کچا چٹھا کہدینگی۔

اب سنیے کہ **خدائی فوجدار** اپنے مصاحب اور یار میان بدھو نفر کو ہمراہ لیکر ایک کمرے مین گئے۔ اور یون گفتگو ہوئی۔

فوجدار۔ بدھو بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تمنے صاف صاف بیان کر دیا کہ مین تمکو بھگا کے لیگیا تھا۔ ہم تم دونون ساتھ ساتھ گئے تھے کہ نہین ہمسفر تھے یا نہ تھے دونون کا حشر ایک ہونے کو تھا۔

ایک حمام مین سب ننگے۔ اگر تم پر سرامین ایکبار بودی مار پڑی تو مین بھی تو کئی دفعہ پٹا۔ وہ بولا پھر آپکا تو پیشہ ہی پٹنے پٹانے کا ہی۔ فوجدار نے کہا یہ تمھاری صریح غلط فہمی ہی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ بدھو بولا اب آپ تو پشتو مین بھیک مانگنے لگے اور بندہ اپنی زبان کے سوا اور کوئی زبان جانتا ہی نہین فوجدار بولے بھائی صاحب۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضو ہا را نماند قرار

تم تو ہمارے عضو بدن ہو۔ بدھو نے کہا جی بجا ہی مگر جب سرامین ہماری درگت بنائی گئی تھی تب آپ کو کیون نہ درد ہوا۔ انھون نے کہا بھلا کوئی بات بھی ہی درد نہونا کیا معنی اچھا خیر اس تقریر کو جانے دو اب یہ تو بتاؤ اُستاد کہ لوگون کی ہماری نسبت کیا راے ہی۔ شہر مین کیا چرچا ہی۔ امرا اور رؤسا کیا کہتے ہین ہماری بہادری اور رسالت کا کان کہان ذکر ہی۔ ہماری معرکہ آرائیون کی خوب خوب تعریفین ہوتی ہونگی مگر خدارا بناوٹ کی بات زبان سے نہ نکالنا راست راست بلاکم وکاست کہو۔ اگر کسی شہزادی کو سب حال معلوم ہو تو چین لکھتا ہی مگر دیکھو بدھو سچ کہنا بنا کے نہ کہنا جو سُنا ہی صاف بیان کرو بدھو بولے بسر وچشم تعمیل ارشاد کرونگا شرط یہ ہی کہ حضور خانہ زاد سے بگڑ نہ جائین۔ خفا ہونے کی سند نہین ہی صاف صاف عرض کرونگا۔ فوجدار نے کہا تم جو چاہو آزادی کے ساتھ کہو۔ مین ہرگز خفا نہونگا۔ بدھو بولے حضور پہلی بات تو یہ عرض کرنی ہی کہ ساری خدائی حضور کو سڑی سودائی سمجھتی ہی اور تمام دنیا مین آپ پرلے سرے کے پاگل مشہور ہین اور مجھے سب کے سب اُلو کا پٹھا کہتے ہین امرا کی راے ہی کہ خلل دماغ کے سبب سے آپ خدائی فوجدار بن بیٹھے۔ ایک چیا بھر زمین پر آپ رئیسون کا مقابلہ کرنے لگے۔ بھلے مانسون کی راے ہی کہ آپ اُن لوگون مین ہین جو چیتھڑے پہنکر امیری کا دعوے کرتے ہین۔ اسپر فوجدار نے جواب دیا کہ (بھئی یہ اندھیر ہی۔ اسکا کوئی جواب ہی نہین ہمارے کپڑے تو پھٹے ہوے نہین ہین۔ اور اگر کہین کہین نکل بھی گئے ہین تو اسلحہ کے بار سے اسوجہ سے نہین کہ ہم کپڑے بدل نہین سکتے۔

بدھو بولے (اب سنیے کہ آپ نے جو جو کارنمایان کیے اور لڑ لڑ پڑے اسکی نسبت مختلف راے تین ہین کوئی کہتا ہی سڑی ہی مگر مسخرہ پن کے ساتھ سودائی ہی۔ کوئی کہتا ہی بہادر ہی مگر بدنصیب۔ کوئی بدتمیز بتاتا ہی مگر ساتھ ہی اسکے خلیق بھی کہتا ہی الغرض جتنی زبانین ہین اُتنی ہی روایتین ہین۔

فوجدار نے جواب دیا بھئی یہ تو قاعدے کی بات ہی جتنے بڑے اور نامی نامی لوگ گزرے

سبکو حاسدون نے بُرا کہا ہی۔

قیل ان الاله ذو ولدٍ	قیل ان الرسول قد کَهنا	مانجی اللہ والرسول معًا	من اللسان الورنی کلیفنا

بلبل یہ زمانہ ایک کُل کا نہوا	محکوم آئمہ و رسل کا نہوا
انسان کو عبث غرور یکتائی ہی	اللہ پہ اتفاق کل کا نہوا

بدھو بولے حضور یہ دقیق کلام اور بیان غلام کی سمجھ سے باہر ہی مگر اتنا جانتا ہون کہ کل ایک رئیس زادہ ہمارے قصبے کا لکھنؤ کے مدرسے کا طالب علم آیا اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ حضور کا فسانہ تیار ہوا ہی اور اعیمن خانہ زاد اور حضور کی معشوقۂ پریزاد کا بھی ذکر خیر ہی۔ واللہ اعلم مورخ کو کہان سے سب حال معلوم ہو گیا

فوجدار نے کہا یاد رکھو بدھو یہ مورخ کوئی فلسفی ہی اور سحر سے بھی واقف ہی۔ ان لوگون سے کوئی شی چھپ ہی نہین سکتی بدھو نے جھلا کر کہا نہ فلسفی ہی نہ ساحر۔ ایک مصنف ہی اگر حکم ہو تو اُس طالب علم کو دوڑ کے بُلا لاؤن۔ **فوجدار** نے کہا اگر بُلا لاؤ تو بڑا احسان کرو یار۔ جب تک کل حال نہ سنونگا۔ کھانا پینا حرام ہی۔ بدھو رخصت ہوے اور جا کے فوراً اُس طالب علم کو بلا لائے اور ان تینون دانشمندون مین بڑی دلچسپ گفتگو ہونے لگی۔

فصل ۳

خدائی فوجدار بفحوائے الانتظار اشد من الموت طالب علم کے آنے کا راستہ دیکھا کیے اور بیحد مشتاق تھے کہ بدھو کے کلام کی تصدیق ہو جائے کہ انکی تاریخ چھپ کے شایع ہو گئی۔ یقین نہین آتا تھا کہ اسقدر جلد تاریخ شائع ہوئی ہوا بھی تو وہ خون تک انکی تلوار سے نہین چھوٹا تھا جو انھون نے اپنے دشمنون کے بدن سے بہایا تھا سوچے کہ کسی ساحر نے بزور سحر جھٹ پٹ شایع کر دیا ہوگا اگر دوست کا کام ہی تو اُسنے بڑی ہی تعریف کی ہوگی کہ صف شکن جنگجو ہی اور اگر کسی دشمن کا کام ہی تو اُسنے ہجو کی ہوگی۔ کبھی سوچی کہ ہماری سوانح عمری کسی بڑے اُستاد بے بدل کامل فن نے قلمبند کی ہوگی کبھی خیال آیا کہ اگر کسی غیر مذہب والے نے لکھی ہی تو دو کوڑی کی ہوگی۔ ع۔ ولیکن قلم در کف دشمن ست + بڑا خیال یہ تھا کہ کہین مورخ نے حسد کے سبب سے انکی معشوقہ کو بدوضع بدکار نہ لکھدیا ہو تو غضب ہی ہو جاے انھون نے تو اُس رشک پری کے سبب سے شہزادیون اور امیرزادیون پر نظر نہ ڈالی اور موئے مورخ کمبخت انکی مطبوعۂ مرغوبہ کو کلمات نا ملائم سے یاد کرے غضب ہی تو ہی۔ اتنے مین بدھو اُس طالب علم کو لیکر آئے اور **فوجدار** کمال خلق سے ملے۔

طالب علم کا نام خالد تھا۔ ایک معمولی آدمی۔ کوئی چوبیس برس کی عمر ہوگی۔ ذرا سمجھدار آدمی۔ رنگ نہ ردی مائل بہ گول۔ ناک چپٹی۔ الغرض بشرے سے ظاہر تھا کہ بڑا خوش مذاق آدمی ہے اور ایسا ہی ہوا۔ فوجدار کو دیکھتے ہی قدموں پر گر پڑا اور کہا ای بہادر جرار کرار غیور فرار حضرت خدائی فوجدار والا تبار۔ ذرا دست مقدس لائیے میں بوسے کا اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ کے پیشے کے جسقدر بہادر ہوے سب کو آپ نے گرد کر دیا۔ نہ کوئی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ کئی زبانوں میں آپ کی سوانح عمری کا ترجمہ ہوا۔ خدا اسکے مصنف اور مترجموں کو غریق رحمت کرے۔ کہ بنی نوع انسان کو ایسی دلچسپ کتاب انکے سبب سے ملی فوجدار نے اس طالب علم کو اٹھایا اور کہا اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری سوانح عمری چھپ کے شائع ہوگئی اور کسی بڑے عالم نے تصنیف کی۔ طالب علم نے کہا حضور اسوقت کم سے کم بارہ ہزار جلدوں سے کم نہونگی اور کئی شہروں میں چھپ رہی ہے۔ حق تو یوں ہے کہ کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اسکا ترجمہ نہوا اور نہ کوئی قوم ایسی ہے جسمیں پڑھی نہ جائے۔ فوجدار نے کہا اس سے زیادہ خوش نصیبی انسان کو کیا ہوسکتی ہے کہ جیتے جی اپنی سوانح عمری پڑھے اور آئین مورخ نے نیکی کے ساتھ یاد کیا ہو۔ اور اگر اسکے برعکس برا بھلا کہا ہو تو موت سے بدتر ہے۔

طالب علم نے کہا یار بدھو اگر تمھارا ذکر اس تاریخ میں نہو تو واللہ اپنا ہاتھ کٹوا ڈالوں بعض بعض مقام پر تمھاری تعریف کے پل باندھ دیے ہیں ہاں یہ بھی کہیں کہیں پر رائے دی ہے کہ یہ خیال جو تمھارے دل پر جما ہوا ہے کہ کسی جزیرے کی عملداری ملیگی یہ غلط ہے۔ فوجدار نے انکو ٹوکا اور کہا بھائی جان یہ بادشاہ ہوا اور پھر ہوا اور بیچ کھیت ہو بدھو کی باچھیں کھل گئیں اور فرط طرب سے تالیاں بجانے لگا ابھی تک بادشاہی کی امید باقی ہے دنیا بہ امید قائم۔ خدا نے چاہا تو بادشاہی کا ڈنکا بجتا ہو۔ کڑم دھم کڑم دھم۔ اور رعایا دو طرفہ سے سلامی کو کھڑی رہے۔ طالب علم نے کہا بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہماری بھی تعریف درج ہوئی ہے ازیں چہ بہتر۔ اگر کوئی امر خلاف لکھا جاتا تو غضب ہی ہو جاتا بس طالب علم نے کہا اس سوانح عمری میں ایک بڑا عیب یہ ہو گیا ہے کہ ایک فضول قصہ آپمیں ٹھونس دیا ہے جسکو آپ سے کوئی بحث نہیں ہے۔ فوجدار جبین بہ جبین ہو کر بولے اگر یہ معاملہ ہے تو بندہ نواز مورخ کوئی گھامڑ گنوار ہی دانشمندی سے یہ امر بسا بعید ہے۔ بعض گوکھے مثل مداری لال یا بھگوتی یا منجھو نامے شاعر ایسے بھی ہوتے ہیں جو بے تکی اڑایا کرتے ہیں۔ خدا جانے سہل ممتنع ہے یا دقیق۔ طالب علم نے کہا بہت ہی سہل اور عام فہم ہے۔ بچے تک سمجھ لیں اور اسقدر زبان زد خاص و عام ہے کہ ادھر کسی نے لقات دبلا پتلا گھوڑا دیکھا اور ادھر کہا وہ رشک حمار کا بھائی جاتا ہے اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ وہ کتاب کبھی کتب خانے کی

اماری پر رہے۔ ہاتھون ہاتھ جاتی ہی اور کوئی لفظ خلاف شان نہین ہی۔ فوجدار بولے اگر خلاف شان ہو تو کتاب کیا۔ جھوٹے مورخون کی سزا ہمنے یہ تجویز کی ہی کہ جو سزا جھوٹے سکے چلانے والون کو دیجاتی ہی وہی انکو بھی دیجائے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ مصنف نے اِدھر اُدھر کے قصے کیون بھر دیے۔ ہماری کارگزاریان کیا کم تھین۔ بس اس بھرتی کے تو یہی معنی ہوے کہ پیٹ کے دوزخ کو جس شی سے چاہا بھر لیا اگر میری گریہ وزاری اور بیقراری اور کارنمایان اور جنگون کا ذکر نہ کرتا تو بوستان خیال کی جلد دن سے کہین کتاب زیادہ ضخیم ہوجاتی حق یون ہی میان صاحبزادے کہ تصنیف کتاب دل لگی نہین ہی فصاحت اور لطافت کا خیال رکھکے لکھنا بڑے مرد میدان کا کام ہی۔ ع۔ کار بوزینہ نیست نجاری۔ مذاق کے رنگ مین احمق کا حال لکھنا سب سے زیادہ مشکل ہی اور گمار جو خود احمق ہو بھلا کیا لکھا کے لکھ سکیگا۔ تاریخ کا لکھنا آسان نہین ہی۔ واقعات صحیحہ ہونے چاہیین۔ تاریخ فرشتہ دیکھیے کیا زور قلم اور زور طبع دکھایا ہی شاہنامہ گو نظم ہی مگر واقعات عمدہ ہین۔

زشیر شتر خوردن و سوسمار	عرب را بہ جاے رسید ست کار		
کہ تخت کیان را کنند آرزو	تفو بر تو اے چرخ گردون تفو		

سکندر نامے مین نظامی گنجوی نے معجزہ کیا ہی معجزہ۔

علم بر کش اے آفتاب بلند	خرامان شو اے ابر مشکین پرند		
بنال اے دل رعد چون کوس شاہ	بخند اے دم برق چون صبح گاہ		

گلستان سعدی کو ملاحظہ فرمایئے۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و تنے چند مردان کاری را بکشت اخلاق اس سے بڑھکے اور کون کتاب سکھا سکتی ہی۔ منت مر خدائے را عزوجل کہ طاعت موجب قربت ست و بہ شکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست و چون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے شکرے واجب۔

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد		
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد		

بہار دانش کو دیکھیے کہین جشو و زواید نہین۔ مستانہ روی آب رود بار و خضارت سبزہ زار و خیاگری طاؤسان مرصع دم۔ چون بیاید ہوش از دماغ ما برفت و چون بنشست فغان از نہاد ما برخاست۔ کیا آمدن اور رفتن ہی اور کیا نشستن اور برخاستن۔ ایک کریما کو پڑھیے کیا لطف کی نظم ہی۔

تواضع زگردن فرازان نکوست	گدا گر تواضع کند خوے اوست
سخیان زاموال برمی خورند	بخیلان غم سیم وزر میخورند
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی بناشد بحکم خبر

طالب علم نے کہا اس کتاب پر لوگون نے اعتراض بھی کیے ہین۔ ایک یہ اعتراض بھی ہو کہ جو روپیہ بدھو نے پایا تھا وہ کہان گیا اور وہ کیا کیا۔ ایسے ایسے اور بھی اعتراض اس کتاب کی نسبت ہوے ہین۔

بدھو نے کہا طالب علم صاحب اسوقت میرے پیٹ مین درد ہونے لگا اب بات کرنے یا قصے سننے کی تاب نہین ہی اور حقیقت یون ہی کہ بندہ بھوکا ہی۔ جاکے کھچڑی کھاکے ابھی آتا ہون ذرا معاف فرمائیے گا۔ آلون تو آپ کو اور سب صاحبون کو جو جو پلے راز ہون ہر سوال کا جواب دون کہ روپیے کو کیونکر صرف کیا اور گدھا کیونکر ملا۔ اسکے بعد نہ کسی سے پوچھا نہ گچھا فوراً اپنے گھر چلا گیا۔

فوجدار نے طالب علم سے بڑی منت کی کہ ذرا ٹھہرو اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ طالب علم نے دعوت قبول کی اور انکے ساتھ کبوتر کا قورمہ اور آلو کا سالن اور کباب اور پراٹھے کھانے کے وقت بہادری اور بسالت کا ذکر مذکور ہوا کیا۔ اور طالب علم نے انکے خوش کرنے کو انکی بڑی تعریف کی کہ مہمان تھے۔ کھانے کے بعد بدھو نفر آئے اور باہم یون گفتگو شروع ہوئی۔

فصل ۴

بدھو نفر گھر سے اپنے آقا کے پاس واپس آئے اور جو گفتگو پہلے چھوڑ دی تھی اُسکو یون از سر نو شروع کیا۔ طالب علم نے ہمسے دریافت کیا تھا کہ گدھا کیونکر چوری گیا۔ کسنے چُرایا اور کب چوری ہوئی اسکا جواب یہ ہو کہ جب ہم دونون اُسروز بھاگے جب **فوجدار** صاحب نے اپنی دانشمندی سے سرکاری پیادون اور افسرون سے مقابلہ کرکے دس دس اور بارہ بارہ برس کے قیدی مجرمون کو رہا کیا تھا اور اُن محسن کش احسان فراموش نے **فوجدار** صاحب ہی کو ٹھیک بنایا اسقدر کلوخ اندازی کی کہ اُن ہی کی کھوپڑی جانتی ہوگی۔ ہم لوگ بھاگ کے ایک جھاڑی مین دھنس گئے اور وہان مارے تھکاوٹ کے نیند آگئی سو یا سو کھویا مثل مشہور ہی۔ مین تو سچ مچ گھوڑے بیچ کے سویا۔ آنکھ کھلی تو دونون پانوٗن بندھے ہوے اور گدھا غائب یا ظہر العجائب۔ اِدھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا ندارد۔ **فوجدار** بولے یہ تو کوئی نئی بات نہین ہی۔ بدھو نے کہا اب صاف صاف تو یون ہی کہ مین ایسا غافل سویا کہ اسکو اسقدر جرأت ہوئی کہ چار تھونیان گاڑکے اُنپر ایک جھلنگا رکھا اور مجھے اسپر لٹایا اور گدھے کو ہٹالیا

بندۂ درگاہ گدھے ہی پر لدے ہوئے سو رہے تھے صبح آنکھ کھلی۔ ذرا ہلا ہی تھا کہ چارون تھونیان الگ ہوگئین اور بندۂ درگاہ زمین دوز گدھے کے کھونے سے زار زار رو باکئی دن بعد جب ہم سب شہزادی کے ہمراہ جاتے تھے مین نے اپنا گدھا دیکھا اور خوب پہچانا اسپر وہی بدذات چوردغا باز سوار تھا جسکو مین نے اور میرے آقا نے بچایا تھا اگر گدھا گم ہوجاتا تو میری جورو ایلیکے لکڑی اتنی چوٹین لگاتی کہ بھرکس ہی نکل جاتا جو گھونسے اور مکے اور چپتین اور ڈنڈے اور لکڑیان اور بھالے اور تلوارین ہمنے کھائی ہین انکی اگر اُجرت ملے تو واللہ صدہا ہی کا دارا نیارا ہوجائے اور مزے مین رہین۔ مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ طالب علم نے کہا ابکی انشاء اللہ تعالے مگر کتاب چھپے تو مصنف سے کہدونگا کہ غلطیون کو رفع کردے اور ایا نداراً دمی بدھو نفر نے جو بیان کیا ہی اُسکے مطابق صحت ہوجائے تاکہ کتاب کی قدر و قیمت زیادہ ہوجاے **فوجدار** نے دریافت کیا کہ کیا ابھی بہت کچھ اس کتاب مین باقی ہی طالب علم نے کہا اس سے زیادہ اور قابل ترمیم کوئی امر نہین ہی۔ پوچھا کیا کوئی اور حصہ لکھا جائیگا۔ کہا جی ہان اور حصہ بھی نکلیگا مورخ کو بڑی فکر ہی کہ کہین سے بقیہ سوانح عمری بھی ملجائے تو فوراً چھپوادین اور انکا مطلب یہ ہی جلب منفعت ہو۔ پوچھا اسکے کیا معنی۔ کیا جلب منفعت سے مراد یہ ہی کہ مصنف روپیہ پیدا کرنے کی فکر مین ہی اگر یہ فکر ہی تو ہرگز کامیاب نہوگا۔ کہین اسطرح پر مصنف کامیاب ہوا کرتے ہین اُس عجلت مین بھلا کوئی کیا لکھ سکتا ہی اور کیا تصنیف کرسکتا ہی جیسے درزی۔ اگر درزی عجلت مین مارے گھبراہٹ کے جلدی جلدی ٹانکے لگاے تو کام خراب ہوجائے اور پھر کوئی اُس سے کام نہ لے۔ اگر مصنف ذرا غور کرکے لکھے تو دوسرا حصہ کیا معنی۔ سوان حصہ ہوجائے۔ سو حصون کی نوبت آئے۔ بدھو نے فرمایا سنو صاحب اگر ہمارے آقا ہمارا کہنا مانین اور فوراً چل کھڑے ہون کہ ظالم کو نیچا دکھائین اور مظلوم کو بچائین اور زیردست کو زبردست کی زبردستی سے مصئون رکھین تو فوراً ہمکو بادشاہی ملجائے اور ہم خوب دنیا عیش اور انکو ضرور خروج کرنا چاہیے کہ اُنکے پیشے والون پر فرض ہی۔

بدھو نے یہ تقریر ختم کی ہی تھی کہ رشک حمار کے ہنہنانے کی آواز آئی **فوجدار** نے کہا بھئی یہ بڑی فال نیک ہی اب میرا ارادہ ہی کہ تین چار دن کے اندر پھر چلون۔ طالب علم سے کہا کہ ہمارا یہ قصد ہی اب بتایئے کہ ابکی دفعہ کس جانب سے روانہ ہون۔ طالب علم نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ فیض آباد جایئے وہان بڑے بڑے معرکے ہونے والے ہین اور آپ کو خوب ہی موقع اظہار لیاقت کا ملیگا۔ آپ وہان ضرور جایئے۔ بدھو بولے حضور وہ صلاح دیجیے کہ نون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے ایسی کوئی کارروائی ہو کہ ہمکو کسی جزیرے کی بادشاہی ملجائے اور ہمارے آقائے نامدار کوئی

جنگ عظیم الشان ایسی فتح کرین کہ بس ہمکو مالا مال بنجائے اور ہم اپنی بی بی اور بچون اور لڑکے بالون کو لیکر مزے سے سلطنت کرین ہمنے اپنے آقا کے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین اٹھائی ہین اور سختیان جھیلی ہین۔ اب وہ زمانہ اور وہ وقت ہو کہ ہم آسائش اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرین اور عمدہ سے عمدہ کھانا کھائین اور اعلیٰ سے اعلیٰ اشیا کام مین لائین کھائین کھلائین یہی کچھ دنیا مین رہ جاتا ہو اور کیا رہ جاتا ہو رہے نام اللہ کا۔ مگر مجال کیا کہ ذرا غرور ہو۔ بدھو نفر پیدا ہوا اور بدھو نفر ہی مرونگا اگر خدا نے ہماری سنلی اور ہمکو جزیرہ ملگیا تو سبحان اللہ انکار کرنے والے کی ایسی تیسی اگر خدا کے فضل سے کوئی گھوڑی کا بچہ ملجائے تو فوراً اصطبل مین باندھ دو اور جب زمانہ اور بخت کام ہو تو مزے سے کام مین لاؤ اور خوب عنّاؤ۔

طالب علم نے کہا یار بدھو نفر خدا گواہ ہو تمنے تو اچھے اچھے پروفیسرون کو مات کیا۔ اللہ مالک ہو اور اُسی کی مدد سے آپ کو نہ صرف جزیرے کی بادشاہی بلکہ سلطنت کی سلطنت ملجائیگی۔ **فوجدار** نے کہا یار تم تو عجب باتین کرتے ہو۔ ارے بے وقوف تیری بادشاہی ہماری نظرون کے سامنے ہو۔ اس گفتگو کے بعد **خدائی فوجدار** نے طالب علم سے کہا کہ ایک قصیدہ ہماری معشوقۂ زرین کمر پری پیکر کی شان مین کسی سے کہیے کہ کہدے مگر صنعت توشیح مین ہو۔ طالب علم نے کہا خاکسار اُن شعرا مین نہین ہو جو شاعر عزّا اور سخندان بے ہمتا کہلاتے ہین مگر ہان کچھ عرض کردونگا صنعت توشیح ذرا مشکل ہو۔ بہرکیف کوشش بلیغ کرونگا کہ پورا نام اسی طرح پر آئے جسطرح حضور نے فرمایا ہو **فوجدار** نے کہا اعلیٰ درجے کی نظم ہونی چاہیے ورنہ حور تون کو پسند نہ آئیگی۔ مگر از براے خدا پادری صاحب اور خلیفہ سے نہ کہیے گا اور نہ ہماری بھتیجی اور ماما سے ذکر کیجیے گا۔ بالکل پوشیدہ معاملہ رہے ورنہ سب کام بگڑ جائیگا طالب علم اُنسے وعدہ کرکے رخصت ہوے اور **فوجدار** سے کہ گئے کہ ہمسے خط کتابت ضرور رکھیے گا اگر معاملہ روبراہ ہو تو بھی لکھنا اور اگر روبراہ نہو تو بھی اطلاع دیجیے گا اسکے بعد رخصت ہوے باہم یہ گفتگو ہوئی کہ **خدائی فوجدار** مع بدھو کے روانہ ہون اور زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچائین۔ بدھو ضروری سامان کے فراہم کرنے کو روانہ ہوا۔

فصل ۵

پانچوین فصل مین مترجم نے خود عذر کیا ہو کہ اکثر امور قابل اندراج اسوجہ سے نہین ہین کہ اُنمین میان بدھو نفر کا ذکر خیر ہو۔ خیر اُنمین بھی کوئی ہرج نہ تھا۔ بات یہ ہو کہ بدھو نفر نے نہ کی ایسی عمدہ اسپیچ دی کہ کوئی عالم بھی ایسی اسپیچ نہ دیتا۔ بلاغت اور فصاحت کے دریا بہا دیے۔ بدھو ایسے گھامڑ جاہل کندۂ ناتراش سے ایسی بلیغ و فصیح اسپیچ کو لوگ ضرور ہمزنان محال سمجھینگے۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور لکھا ہی جائیگا کیونکہ مترجم پر

فرض ضرور ہی۔ اسکے بعد مترجم نے یون بیان کیا۔

بدھو اپنے گھر ہو گئے تو ہشاش بشاش۔ بڑے ہی خوش۔ باچھین کھلی ہوئین انکی بی بی نے جو دیکھا کہ آج اسقدر بشاش ہین تو انسے پوچھا (جانی آج تم اسقدر خوش کیون ہو) انھون نے کہا میری پیاری جانی اسمین شک نہین کہ آج بہت خوش ہون مگر خدا کرے کہ کبھی عمر بھر ایسا خوش نہون۔ بی بی نے کہا یہ میری سمجھ مین نہ آیا۔ انھون نے کہا میری جانی پیاری اسوجہ سے خوش اور ناخوش دونون ہون کہ میرے آقائے نامدار خدائی فوجدار اب پھر ایک دفعہ یورش کرنے والے ہین ابکی انشاء اللہ پھر صدہا روپیہ لیکے آؤنگا۔ اور بال بچون مین ہمین سے کھاؤنگا۔ جسدن اثنائے راہ مین کبھی میرا بال بھی بیکا ہوگا مجھے خدا کی قسم تم ہی یاد آؤگی اور رنج ہوگا کہ ہائے مین اپنی بی بی کو کیون چھوڑکے آیا اسی سبب سے مین نے کہا کہ خدا نہ کرے مین کبھی ایسا خوش ہون۔ انکی بی بی نے کہا بدھو پیارے تمھاری باتین کسی کمبخت ہی کی سمجھ مین آتی ہون ایسی گول گول باتین کرتے ہو کہ ذرا بھی سمجھ مین نہین آتین بدھو نے کہا جان من بات صاف صاف یہ ہی کہ ہم اپنے آقائے نامدار کے ساتھ پھر جاتے ہین اور ابکی انشاء اللہ ہم تو کسی جزیرے کے بادشاہ ہونگے اور تم میری پیاری جانی بادشاہ بیگم کہلاؤگی۔ وہ دن خدا جلد دکھائیگا مگر تم کسی سے ذکر نہ کرنا کیونکہ یہان سب لوگ ہمارے اور ہمارے آقا کے خلاف ہین کوئی سڑی سودائی کہتا ہی کوئی پاگل بناتا ہی کوئی کہتا ہی انکی فصد لو۔ غرض کہ جتنے آدمی ہین سب اپنی اپنی ہانک لگاتے ہین۔ انکی بی بی نے کہا جانی ابکی وہ کوشش کرو کہ جزیرہ ضرور ملے اور اسکے بادشاہ تم ضرور ہو اور ہم بھی ضرور بادشاہ بیگم کہلائین ابکی چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر تم اپنا کام نہ چھوڑنا۔ اس مرتبہ ضرور ضرور ایسی کارروائی کرو کہ کسی جزیرے کی بادشاہی نصیب ہو۔ بدھو نے کہا میری پیاری اس دفعہ جنون اور دیوون اور اژدرون اور اجگرون سے جنگ ہوگی اور سانپون کی آواز اور ہاتھیون کی چنگھاڑ اور شیرون کی ڈکار ہمکو بچون کا کھیل معلوم ہوگا۔ ہان اگر سحر اور جادو نے اثر نہ کیا۔ بی بی نے کہا میان مین سُن چکی ہون کہ تم لوگ جو خدائی فوجدارون کے ساتھ جاتے تو تو کھانا کم کھاتے ہو مجھے بڑا افسوس ہوگا اگر تم روز روز ہمین اپنے حالات سے اطلاع نہ دوگے تو کھانا پینا حرام ہو جائیگا۔ انھون نے کہا پیاری جانی اگر مجھے جزیرے کی بادشاہی کی امید نہوتی تو واللہ مین ابکی دفعہ نہ جاتا نہ جاتا۔ ہرگز نہ جاتا۔ مگر دنیا یہ امید قائم۔ اگر ابکی بادشاہی نہ ملی تو جان ہی دیدونگا انکی بی بی نے کہا میرے پیارے جانی خدا تمکو کروڑون برس کی عمر دے۔

	تم سلامت رہو ہزار برس	ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار	

جزیرہ چاہے ملے چاہے نہ ملے تم زندہ رہو۔ تم اپنی مان کے پیٹ سے یون ہی آئے تھے۔

بادشاہی کہان تھی۔ زندگی ہی تو سب کچھ ہی۔ دنیا مین بہت سے لوگ ایسے ہین جو بادشاہ نہین ہین مگر زندگی بخیر و عافیت بسر کرتے ہین خدا کے لیے بدھوا اگر تمکو بادشاہی ملے تو مجھے اور اپنے بچون کو نہ بھول جانا یاد رکھو پیارے کہ تمھاری اور میری لڑکی اب پندرہ برس کی ہی اور جسقدر خیال تمکو بادشاہی کا ہی کہ سلطنت ملے اسی قدر مجکو خیال اس لڑکی کا ہی کہ میان اسکو ملے۔ بدھو نے کہا اگر خدا کے فضل سے مجھے کسی عمدہ جزیرے کی بادشاہی نصیب ہوئی تو اپنی لڑکی کو کسی اونچے گھر بیاہونگا کسی شہزادے کی بی بی بناؤنگا اسکی بی بی بولی بدھو خوب یاد رکھو۔ برابر والے کے ہان بیاہنا۔ پیدا ہونے کے دن سے آجتک تو سادگی کے ساتھ رہی اب جو ایک دم سے شہزادی بن جائیگی تو لوگ ہنسینگے کیونکہ شہزادیون کی سی خو بو تو ہوگی نہین۔ غریب غربا کے ہان بیاہنا اچھا۔ بدھو اس تقریر سے بگڑ گئے۔ کہا چپ بیوقوف دو تین سال مین ہماری لڑکی سب سیکھ جائیگی۔ اور نہ سیکھیگی تو کیا ہرج ہی شہزادی تو بنجائیگی۔ بی بی بولی اپنی اوقات سے بڑھکے باتین نہ بناؤ۔ اگر شہزادے کے ساتھ عقد ہو تو سبحان اللہ مگر لڑکی خوش نہ رہیگی میان یہی کہا کرینگے کہ کن گنواروں کی لڑکی ہی کن بدتمیزون مین بڑھی ہی ہمسے یہ طعنے کی باتین نہ سُنی جائینگی لڑکی کی شادی میری ہی رائے سے ہوگی۔ ہمارے محلے مین ایک بلاقی نامے لڑکا رہتا ہی سنڈا سا ہی مین اُسکو خوب جانتی ہون۔ اُس سے اگر اسکا بیاہ ہو جائے تو وہ کلیجے مین اسکو رکھے اور ہم اُسکو خانہ داماد بھی کر سکتے ہین برابر والا ہی نا۔ لڑکی بھی خوش ہم بھی خوش۔ اگر محلون مین اور بڑے آدمیون مین شادی ہوئی تو چال ڈھال بات چیت کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے مین عیب بینی کرین گے اور لڑکی کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ بدھو نے کہا تو جھک مارتی ہی حرامزادی۔ دور ہو چڑیل۔ بھری تھالی کو کوئی ڈھلکا دیتا ہی بادشرط جب چلتی ہو تو جہاز کو لنگر انداز کرنا گدھا پن ہی۔ اری بیوقوف عورت اگر خدا نے مجھے بادشاہ کیا تو تجھکو لوگ شہنشاہ بیگم کہینگے اور ہاتھی کی سواری نصیب ہوگی اور زر بفت اور کمخواب اور کامدانی کے بھاری جوڑے پہنیگی اور محلون مین رہیگی۔ تمامی کے سائبان اور سونے کے کھمبے اور سلطانی بانات کے پردے ہونگے اب اس بارہ مین جھگڑا فضول ہی مین تو لڑکی کسی شہزادے ہی کے ہان بیاہونگا۔ وہ بولی بس گئی گزری لڑکی۔ شہزادی بنا ہم نہین چاہتے۔ ہماری مرضی کے بالکل خلاف ہی ہم غریب آدمی ہین جو باپ مان نے نام رکھدیا ہی وہی کافی ہی۔ بیگم ہونے سے ہمین کیا سروکار ہی بیگم بنیگے تو لوگ دیکھتے ہی دور سے طعنے دینگے کہ وہ نو دولت جاتی ہی کل جوتیان چٹخاتی تھی آج بڑی وہ بنکے آئی ہی موٹے جھوٹے کپڑے پہن کے کھیت مین کام کرتی تھی اب کیسی اترا چلی ہی ہم اُسکے ہفتاد پشت سے واقف ہین ہمسے کیا دبیگی اگر حواس خمسہ برقرار رہے تو ایسی غلطی مجھ سے

سرزد نہوگی۔ تم بھائی جاکے سلطنت اور بادشاہی کرو مین اپنی ماں کی ہڈیون کی قسم کھاتی ہون کہ ذرا جنبش نہ کرونگی اور اس قصبے سے جہان میرے ماں باپ دفن ہین قدم باہر نہ نکالونگی اور نہ لڑکی کو جانے دونگی کسی شاعر نے کہا ہی جو بیبیان نیکنامی چاہتی ہین وہ اپنی چاردیواری مین اسطرح رہتی ہین کہ گویا بالکل لنگڑی ہین اور جو لڑکیان پاک نظر ہوتی ہین وہ اپنے باپ ماں کی مرضی کے خلاف کسی نامحرم پر نظر نہین ڈالتین تم اپنے آقا کو لیکر جاؤ اور مارے مارے پھرو۔ ہمارا بھی خدا مالک ہی۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ **خدائی فوجدار** موا کہان سے بن بیٹھا اسکے باپ دادا تک سے تو ہم واقف ہین بدھو نے کہا تیرے جسم مین شیطان کی روح حلول کر گئی ہی۔ بچۂ شیطان ہی کتنی دیر سے اول جلول بکتی جاتی ہی اری حرامزادی مین نے کیا بھس بھرا یا اگر مین کہتا کہ لڑکی کو بہار کی چوٹی سے پھینک دو یا گھر سے نکال باہر کرو تو البتہ تو مجھ سے لڑسکتی تھی ہم تو نیک بات کہتے ہین تو بدی کی طرف لیجاتی ہی مین تو اس فکر مین ہون کہ ہر قسم کی مصیبت برداشت کرکے بادشاہ ہو جاؤن اور تو بادشاہ بیگم کہلائے سونے کے محلون مین رہے چین کرے۔ اشرفی لقمہ کھائے۔ اور تو بگڑتی ہی۔ بی بی نے کہا یہ وہی مثل ہوئی کہ رہین جھوپڑون مین خواب دیکھین محلون کا۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا ایسی بات کیون کرین کہ خردہ گیرون اور عیب جوؤن کو طعنہ بازی کا موقع ملے بدھو نے کہا سن گدھی دشمن عقل اری بیوقوف مین بڑے بڑے علما کا قول کہتا ہون خالی خولی میری ہی راے نہین ہی اور وہ بات یہ ہی کہ جب کوئی آدمی عمدہ اور بیشبہا لباس پہنکر مع حشم و خدم کے چلتا ہی کہ خاص بردار اور سوار ساتھ ساتھ نقیب بولتا ہی سواری ہی نواب غضنفر الدولہ بہادر کی۔ دور باش و ادب آگے ڈنکا بجتا جاتا ہی کڑم دھم کڑم دھم۔ تو لوگ اُس رئیس کی تعظیم و توقیر کرتے ہین اور اُسکی حالت گزشتہ بھول جاتے ہین اور اگر کوئی آدمی غریبی اور افلاس کی حالت سے بڑھ جائے کل جوتیان چٹخاتا پھرتا تھا آج فیل نشین ہو گیا اور اس حالت عروج پر پہونچکر لوگون کے ساتھ بہ خلق و لطف پیش آے اور فیاضی پر کمر باندھے اور پرانے عالی خاندانون سے دب کے چلے تو اسکی بڑی ہی قدر و منزلت ہو۔ بی بی نے کہا تمھاری اس بک بک سے میرا سر پھر گیا۔ تمھارے سر پر خبط سوار ہی (اسپر بدھو نے ٹوکا کہ خبط نہ کہو خبط کہو۔ تشدید نہ دو اور وہ بدمزاج عورت بگڑ کھڑی ہوئی) تم مجھ سے ٹھائین ٹھائین نہ کرو۔ اگر جانا ہی ہی تو اپنی لڑکی کو ساتھ لو اور بادشاہی کے اصول اُسکو سکھاؤ۔ انھون نے کہا جب بادشاہ ہونگا تو بلوا لونگا اور تمکو بھی بہت سا روپیہ دونگا اگر روپے کی ضرورت ہوگی تو لکھو کھا مل سکیگا ہان ایک بات کا ضرور خیال رکھو لڑکی کو کپڑے گنوارون کے سے نہ پہناؤ۔ آدمیت سکھاؤ۔ وہ بولی تم روپیہ تو بھیجو۔ ہم اسکو

فرشتے کا چال چلن سکھا سکتے ہین۔ فوجدار نے کہا اچھا ہم تم اس امر مین متفق ہو گئے کہ ہماری لڑکی بیگم ہوگی بی بی نے کہا جس دن یہ بیگم ہوئی مین سمجھونگی کہ مر گئی۔ تمھارا جو جی چاہے وہ کرو۔ عورتون کو میان کا مطیع ہونا چاہیے چاہے وہ تمھارے سے گدھے ہی کیون نہون۔

اسکے بعد بی بی نے ایسا زار زار رونا شروع کیا کہ گویا اسکی لڑکی سچ مچ مر ہی گئی۔

اسپر بدھو نے اسکی بڑی تسلی کی اور کہا اسمین تو شک ہی نہین کہ وہ ایک دن ضرور شہزادی ہوگی مگر ہان اتنی رعایت کر سکتا ہون کہ دیر مین ایسا ہو۔ انکا مکالمہ ختم ہوا تو بدھو نفر اپنے آقا خدائی فوجدار کے پاس گئے کہ سفر کی تیاریان کرین اور روانہ ہون۔

فصل ۶

ادھر بدھو نفر اور اسکی زوجۂ نیک اختر مین چخ چل رہی تھی اور اُدھر فوجدار کی بھتیجی اور خادمہ انکے رنگ ڈھنگ اور جنون کی ترنگ سے کانپتی تھین کہ پھر نہ کل جائین فہمائش بیکار تھی۔ چون گردگان بر گنبد ست آہن سرد کوفتن انھون نے ٹھان لی تھی کہ پھر پورش کرون اور دھاوا بول دون۔

دلیل کرتے کرتے ایک روز خادمہ نے کہا اگر آپ اپنی اس حرکت سے باز نہ آئے اور نیکنامی کی تلاش مین جو صحیل مین بدنامی اور رسوائی اور جگ ہنسائی ہو گھر سے نکل کھڑے ہوئے تو مین خدا سے الگ دعا مانگونگی اور بادشاہ وقت سے الگ عرض کرونگی کہ خدا راہ راست پر لائے اور سرکار تمکو پاگلون کی طرح بیڑیان پہنائے وہ بولے سنو جی خدا اور بادشاہ سے تم اپنے گھر لو مجھے کسی کی پروا نہین ہے کیونکہ مین نیک کام کرنے جاتا ہون۔ عہ۔ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست + خدا میری کمک کریگا اور بادشاہ وقت پیٹھ ٹھوکیگا کہ شاباش۔ عہ۔ این کار از تو آید و مرداں چنین کنند + اسنے پوچھا بھلا اس زمانے مین کوئی اور بھی آپ کے پیشے کا ہے۔ انھون نے کہا بہت سے مین بیشمار۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ بادشاہ کے ہان نوکر ہین۔ اسنے کہا تو بس انھین کی طرح تم بھی نوکری کرلو اور مارے مارے نہ پھرو۔ کبھی دو دو دن کھانا نہین میسر آتا۔ کبھی پیاس کے مارے مرتے ہو۔ کبھی راتون کو نیند نہین آتی۔ کبھی زخمی ہوتے ہو خون کی ندیان بہتی ہین کبھی دانت ٹوٹا کبھی سر پھوٹا۔ تمام زمانے کی آفتین اور مصیبتین بٹور لائے اور فائدہ کیا۔ خاک۔

فوجدار بولے جو لوگ نوکری کر لیتے ہین انکی وقعت کم ہو جاتی ہے اور ہم لوگ جو مفت جان لڑاتے ہین بہت نیکنام ہو جاتے ہین نہ دھوپ کا خیال نہ گرمی کا خوف نہ جاڑے کا ڈر۔ نہ بیماری کا خیال تلوار اور بھالا اور جنگ اور کشت وخون اور خانہ جنگی اور جدال اور حرب اور ضرب اور

زخم اور گھوڑے کی پیٹھ اور پہاڑ اور بیابان اور میدان یہ ہمارا کھانا پینا ہے اگر دیو سامنے آئے تو مار چلین دیو کے باپ سے نہ ڈرین - چاہے آسمان کے برابر اونچا ہو - چاہے ۔ع۔ بہ ہیکل قوی چون تناور درخت ہو - باشد - ہم کٹ ہی مرینگے اگر جہاز سے بھی بڑا ہو کچھ پروا نہین - بدن فولاد سے سخت ہو - ہونے دو - ایک گھونسے مین پہاڑ کو گرا دین - ہمکو کوئی خوف نہین - تلوار لی اور کاٹ کے پھینک دیا جیسے کوئی گلگڑی کاٹتا ہے تیغ اصفہانی ہو چاہے بانس کی کھپاچ - بادشاہون کا قاعدہ ہے کہ ہم لوگون کا نام سُنکے خوش ہو جاتے ہین اور تپاک سے پیش آتے ہین کیونکہ ہم لوگ رکن سلطنت ہین -

اُنکی بھتیجی بولی یہ سب غلط ہے اور پایۂ اعتبار سے ساقط محض دروغ - میرا بس چلے تو اس قسم کی کتابون کو جلا دون سوخت کر دون - اُنکا بس دنیا مین نہ رہنے دون -

فوجدار آگ ہو گئے کہا (خدا گواہ ہے اگر تو میری بھتیجی نہوتی تو ایسی سزا دیتا کہ تمام دنیا سُنکے تھرا جاتی - کلکی چھوکری تو اِن باتون کو کیا جانے چھوٹا مُنھ بڑی بات - اتنی سی جان گز بھر کی زبان - اللہ کی شان - اگر کوئی اور کہتا تو مار ہی ڈالتا) اِسکے بعد ایک بہت بڑی فصیح و بلیغ اسپیچ آپ نے دی اور تاریخی واقعات مہمل سنائے تو بھتیجی نے کہا اس مارے پھرنے سے تو بہتر یہی ہوتا کہ وعظ کہا کرتے - افسوس ہے کہ یہ لیاقت اور یہ حماقت - خلل دماغ سے ناچار ہو - اُٹھنے بیٹھنے کی تو طاقت نہین اور چلے ہین دیو سے لڑنے - غریب آدمی اور سمجھتے ہین کہ مین بھی رئیس ہون - بات کرنے مین ہانپتے ہین اور زعم یہ کہ سپہ سالار ہون - **فوجدار** نے کہا تمھاری باتون کا ہم ذرا بھی بُرا نہین مانتے مثل تلسی بُرا نہ مانیے جو گنوار کہ جائے + ہمنے قیطرسون خاکستری کا قصہ پڑھا ہے جو اپنے نیزۂ خونفشان سے آسمان کو دو نیم کر دیتا تھا اور جسکی ذرا سی پھونک سے پہاڑ گر جاتا تھا اور جو مٹھی مین ہوا کو روکتا تھا اور دریا کو ایک منٹ مین خشک کر دیتا تھا مگر امیر نہ تھا ہمنے نعمت شاہ ژندباف صاحبقرانی کی آنکھین دیکھی ہین جو بس من چاول روز کھاتا تھا - بیس من کی روٹی - دو من ترکاری چالیس بکرون کی نلینی اور دو ملوائیون کی دُکان بھر مٹھائی - اور بیس مشک پانی اور دو کڑھائی بھر اونٹا ہوا دودھ اور دو کڑھائی بھر حلوائے تر - اور ایک دُکان میوۂ خشک - تو ابھی کل کی چھوکری - بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہے - ہوش کی دوا کر - ع - اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو + ہمارے پیشے سے بیشمار فوائد دنیا اور اہل دنیا کو حاصل ہوتے ہین ہمین خوب معلوم ہے کہ نیکی کی راہ گو سیدھی ہے مگر تنگ ہے اور بدی کی راہ چوڑی اور وسیع ہے اور یہ بھی مین جانتا ہون کہ اِن دونون منزلون کی سزا اور انجام مختلف ہے - جادۂ بدی کا نتیجہ موت ہے اور نیکی کی راہ گو تنگ ہے اور دشوار گزار مگر اِس ڈھرّے سے انسان کا دل خوش ہو جاتا ہے اور

انسان انتہ جیون پاتا ہی۔ رباعی۔

انسان وہی مقبول خدا ہوتا ہی	جو مسلک خیر مین فنا ہوتا ہی
قسّام ازل کا اک اشارہ بس ہی	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

بھتیجی نے کہا اخاہ چچا جان آپ شاعر بھی ہین۔ کوئی فن اور کوئی علم ایسا نہین جو آپ نہ جانتے ہون اگر کوئی مکان بنانے کو بلائے تو اچھے اچھے معمارون اور ملیارون کے دانت کھٹے کر دین۔ انھون نے کہا بیٹی ہم لوگون کو منجانب اللہ آپ ہی آپ سکھایا جاتا ہی ہم چڑیا کے پنجرے بھی بنا سکتے ہین اور ہاتھی دانت بھی۔ کمال تو یہ استے مین کسی نے زور سے دروازے کو دھدھایا پوچھا کون ہی تو بدھو نفرتے یون جواب دیا (ہم ہین بدھو)۔ اسپر ماما بھاگی۔ اُسکو بدھو کی صورت سے نفرت تھی بھتیجی نے دروازہ کھولدیا اور **خدائی فوجدار** بڑے تپاک سے ملا اور کمرے مین لیجاکے دروازہ بند کر دیا اور ایک اور شخص جو پہلے سے بھی دلچسپ تھا آقا اور صاحب مین ہونے لگا۔

فصل ۔ ے

جیسے ہی ماما نے دیکھا کہ **فوجدار** اور اُنکے بدھو نفر خدائی خوار مین مسکوٹ ہو رہی ہی وہ معاً سمجھ گئی کہ بھاگنے کی تیاری ہو رہی ہی۔ برقع پوش ہو کر اُس طالب علم کو ڈھونڈھنے نکلی کہ آدمی پڑھا لکھا ہی شاید اسکے سمجھانے سے **فوجدار** راہ راست پر آجائین دیکھتے ہی قدمون پر گر پڑی اسکی پریشانی دیکھکر اس طالب علم نے کہا کیون کیون خیر باشد۔ کیا ماجرا ہی معلوم ہوتا ہی تمھارا کلیجا مُنھ کو آگیا ہی (اسنے کہا بات ساری یہ ہی کہ میرے آقا کو پھر شیطان نے اُکسا دیا ہی۔ طالب علم اسکا مطلب نہین سمجھا اُسنے مطلب سمجھا دیا کہ اب پھر غنا گئے ہین ایک مرتبہ بھاگ کے آئے تو نیمجان۔ ابکی دوسری بار آئے تو ایک بڑے سے پنجرے مین بند۔ ہڈی ہڈی گن لیجیے ایسی بُری حالت تھی کہ اگر انکی ماں بھی دیکھتی تو نہ پہچان سکتی طالب علم نے کہا اچھا تم چلکے گھر پر ٹھہرو اور اُنکے حق مین دعا مانگو اور ہمارے لیے گرما گرم کھانا تیار رکھو۔ خدا نے چاہا تو معاملہ روبراہ ہو جائیگا ہم ابھی آتے ہین اسنے کہا اچھا مین دعا مانگتی ہون اور کھانا تیار رہیگا یہ کہکر وہ چلی گئی اور ادھر طالب علم پادری صاحب کے پاس گئے کہ چلکے مشورہ کرین۔

ادھر **فوجدار** اور اُنکے مصاحب خدائی خوار گدھے اسوار مین گفتگو ہو رہی تھی جو مورخ نے شرح وبسط کے ساتھ قلمبند کی ہی۔ بدھو نے کہا حضور میری بی بی اب اس بات پر راضی ہو گئی ہی کہ جہان جی چاہے مین آپ کے ساتھ چلون اب وہ مانعات نہونگی۔ **فوجدار** نے کہا مانعات نہ کہو۔ مانع کہو بدھو نے جھلا کر کہا خانہ زاد کئی بار عرض کر چکا ہی کہ حضور میرے الفاظ کی گرفت نہ کیا کرین۔ مگر

آپ اُسکی لیتے ہین۔

فوجدار۔ اُسکی لیتے ہین کیا معنی۔ اُسکی کے معنی مین نہین سمجھا۔

بدھو۔ یعنی آپ بے موقیت کی لیتے ہین۔

فوجدار۔ اسکے معنی میری سمجھ مین اور بھی نہ آئے بے موقیت چہ معنی دارد۔

بدھو۔ ہزار بار کہدیا کہ مین اَنپڑھ آدمی ہون پڑھا نہ لکھا۔

فوجدار۔ اگر غلطی کی صحت ہو جائے تو کیا برائی ہی۔ اچھا خیر یہ بتاؤ کہ تمھاری بی بی نے کیا کہا۔

بدھو۔ اِسنے کہا۔

ہر چیز کہ دل بدان گرایید	گر جہد کنے بدست آید

کہا کہ تمکو جو کچھ کارروائی کرنی ہو جلد کرو ورنہ تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کا حاصل ہوگا۔

فوجدار۔ ہمکو اس رائے سے اتفاق ہی مگر اسکا کیا سبب ہی کہ آج تم بڑی فصاحت کے ساتھ گفتگو کر رہے ہو۔

بدھو۔ ایک بڑا ضروری امر مجھے آپ سے کہنا ہی وہ یہ ہی کہ حضور ابکی دفعہ میری تنخواہ مقرر کردین۔ کم و بیش پر نظر نہین۔ صرف امید موہوم پر مین نوکری نہ کرونگا۔ اگر کچھ ماہواری مقرر فرمائیے تو گرہ سے تو میری کچھ نہ جائیگا بس یہ بات طے ہو جائے۔

فوجدار۔ بھئی تنخواہ مقرر کردینے مین تو کوئی ہرج نہین ہی مگر کسی کتاب مین یہ پڑھا نہین اور خلاف اُسکے کوئی کارروائی نہوگی۔ اگر بہ خوشی منظور ہو تو میرے ہمراہ چلو۔ یاد رکھو کہ تنخواہ لیکے پچھتاؤگے۔ پھر بادشاہی واد شاہی نہ ملیگی۔ اپنی بی بی سے بھی مشورہ کرلو۔ اگر نہ منظور ہو تو مین کوئی اور تجویز دون کیونکہ تم لکھے بہت ہو۔ اور بکی مصاحب اور رفیق سے ہمین نفرت ہی۔ اور تم گدھے پرلے سرے کے ہو اور بدتمیز بھی ہو۔ گاؤدی بھی ہو۔

تو گرما گرم فقرے جو سنے تو بدھو کو سخت رنج ہوا اور پانون تلے سے مٹی نکل گئی۔ انکو پورا پورا یقین تھا کہ اِنکے آقا بے اِنکے ہمراہ لیے نہ جائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ اب جو انھون نے آقا کا رخ بدلا ہوا پایا اور فوجدار نے سوکھی سُنائی تو اُنکو بڑا ہی رنج ہوا بالکل مردہ ہوگئے اور اِدھر فوجدار صاحب لہرانے لگے۔

بلبل سے کرتی کب ہی عروس چمن حجاب	ہمسے ہی کیلیے تجھے ای گلبدن حجاب

افسوس شرم باعث تسخیر ہوچکا	کبتک رہیگا اوبت پیمان شکن حجاب
حسن برہنگی کے اُٹھاتے بڑے مزے	ہوتا نہ روح کو جو لباس بدن حجاب
ہر بزم مین نثار ہین پروانے شمع پر	عاشق کے واسطے نہین کچھ انجمن حجاب
کجبازیون کے لطف جوانی مین خوب ہین	پیری مین ہی بشر کے لیے بانکپن حجاب
دنیا کا ترک بعد فنا بھی نہین حصول	اِس شرم سے ہی لاش بشر پر کفن حجاب
نافہ نہین یہ پردۂ غیرت ہی اوپری	رکھتا ہی تیری زلف سے مشک ختن حجاب
بے پردہ دیکھتے ترے نور جمال کو	ہوتی اگر نہ چادر چرخ کہن حجاب
برسون ہوے کہ عاشق خدمتگزار ہون	مجھ سے نہ چاہیے تجھے اے سیمتن حجاب
دیکھ آنکھ اُٹھا کے یار کہ عالم شکار ہو	کسکا تجھے ہی ظالم نا وک فگن حجاب
آخر کدورت آہی گئی اتحاد مین	کرنے لگی خزان سے بہار چمن حجاب

اس عرصہ مین میان بدھو نفر کے دل مین طرح طرح کے خیالات جاگزین ہوے اور سب خیالات جگر خراش اور دل شکن تھے کبھی سوچتے تھے کہ ہاے بادشاہی گئی۔ جزیرہ اب کسی اور کو ملجائیگا۔ ہم موچی کے موچی ہی رہے۔ کبھی سوچتے تھے کہ بی بی کی بد دعا لگی۔ وہ اپنی لڑکی کو گنوار کے لٹھ کے ساتھ بیاہنا چاہتی ہے اُسکی بد دعا نے اثر کیا اور ہماری بادشاہی رفت و گزشت۔ ایک دفعہ سر پیٹ لیا کہ ہاے بڑا غضب ہوگیا ذراسی غلطی سے بادشاہی کھوئی۔ ستم ہی ستم ہی ستم ہی ہے مین انکی بھتیجی اور ماماُس طالب علم کو ساتھ لیکر اِنسے ملین اور طالب علم نے **فوجدار** کی جانب مخاطب ہوکر یون اسپیچ دی۔

اے شاہ اقلیم شجاعت۔ خدیو مصر بسالت۔ شاہنشاہ ملک جرأت۔ امیر کابلستان سپہگری۔ خان خانان معنی پروری بسط اللہ ظلالکم العالی متعالی۔

اے قباے بادشائی راست بر بالاے تو	مصرع ثانی یادنمیست وا لاے تو

اگر آپ کو جانا ہی تو بسم اللہ۔ دنیا کو آپکی اشد ضرورت ہی۔ ضرور مکرمت چست باندھیے اگر خدمتگار کی ضرورت ہی تو غلام حاضر ہی۔ اگر ہمکو یہ شرف حاصل ہو کہ حضور کی خدمت بجا لائین تو اس سے بہتر اور کیا ہی **فوجدار** صاحب غنا گئے فرمایا دیکھو میان بدھو ہم کہتے تھے کہ تم سے بہتر اور لائق تر اور جوان اور پڑھا لکھا آدمی ملیگا — اتنا سُنتا تھا کہ بدھو کے حواس اور بھی غائب غلہ ہو گئے۔ ع۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ کہا یہ حضور نے کیا کہدیا۔ میری جان ہی نکل گئی۔ ارے غضب۔ غلام اب بھی حاضر ہی کہ خدمات حضور والا بجا لائے اور اسطرح خیر خواہی اور دیانت کے ساتھ کہ کسی نے آج تک

نہ انجام دیا نہ دیسکے۔

طالب علم کو حیرت تھی کہ یہ کیا بک رہا ہی کیا جھک مار رہا ہی انکو یقین کامل ہو گیا کہ تمام عالم مین اتنا بڑا گدھا نہ ملیگا۔ الغرض **فوجدار** اور بدھو نفر مین پھر صلح ہو گئی اور بغلگیر ہوے اور یہ بات طے ہوئی کہ تیسرے دن روانہ باشد۔ **فوجدار** نے کہا ہمکو ایک خود لا دیجیے طالب علم نے یہ بات اپنے ذمہ لی اور کہا کہ وہ فولادی خود لاؤن کہ جسکی چمک سے آفتاب کی نگاہ خیرہ ہو جائے۔ طالب علم کی اُلٹی تقریر سنکر انکی بھتیجی اور ماما نے اُسکو پانی پی پی کے کوسنا شروع کیا اور اسقدر ماتم کیا کہ لوگ سمجھے **فوجدار** اتنا غفیل ہو گئے۔

الغرض تین دن کے بعد **خدائی فوجدار** اور بدھو خدائی خوار غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوے۔ صرف طالب علم ہمراہ رکاب تھا اور بس۔ **فوجدار** گھوڑے پر سوار تھے اور بدھو نفر اپنے پرانے گدھے پر لد لیے۔ لدا ہو لدا ہی۔ **فوجدار** نے روپیہ اپنے مصاحب کے پاس رکھدیا کہ وقت ضرورت کام آئے اور بدھو نے روغنی روٹیان اور کباب اور تیتر کا قورمہ اور چٹنی دو روز کا سامان ساتھ لیا طالب علم تھوڑی دور جاکر انسے رخصت ہوے اور کہا مہربانی کرکے نیک و بد سے اطلاع دیتے رہیے گا تاکہ اگر خوش نصیبی اور کامیابی شامل حال ہو تو خوش ہون اور اگر ناکامی ہو تو خدا سے دعا مانگون۔ **فوجدار** نے اس بات کا وعدہ کر لیا اور طالب علم وہان سے واپس ہوا اور وہ دونون میدان وحشت کے یکہ تاز ہوے۔

فصل ۸

ابتداے فصل ہشتم مین مورخ فسانۂ ہذا شہب زبان کو میدان بیان مین یون گرم جولان کرتا ہی کہ الحمد للہ والمنہ جلشانہ تعالیٰ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اور یہ کلمات اسلیے زبان قلم پر لایا کہ اسکو سخت افسوس ہی کہ **خدائی فوجدار** سڑی سودائیون کے سردار اور میان بدھو نفر خدائی خوار گدھے سوار پھر میدان وحشت کے یکہ تاز ہوے پھر دو پاگل ہمدم و ہمساز ہوے۔ اب بعد مدت **خدائی فوجدار** کے کارہاے نمایان پھر عرصۂ ظہور مین آئینگے پھر فصیح و بلیغ دھوان دھار اسپیچون کی بھرمار ہوگی پھر ظرافت کے دریا جناب **فوجدار** صاحب بہائینگے اب سُنیے کہ شیطان کے پورے پورے شاگرد طالب علم ان دونون سے رخصت ہوے اور آقاے سپہ سالار اور خادم جان نثار چلے **فوجدار** کا رشک حمار ہنہنایا اور اِدھر بدھو نفر کا گدھا سیپون سیپون ڈھیچو ڈھیچو کرنے لگا **فوجدار** دفعۃً رطب سے جانتے ہین پھولے نہ سمائے بدھو نفر سے کہا یار بغلین بجاؤ گھوڑے کا سفر جانے کے وقت ہنہنانا اور گدھے کا

بولنا بڑی نیک فال ہی یہ سنتے ہی بدھو نے گدھے سے اُتر کر فوجدار کے قدم لیے اور مارے خوشی کے لوٹنے لگا۔ کہا بس اب یہ فرما دیجیے کہ جزیرہ کتنے دن مین ملیگا۔ انھون نے کہا یار ہمنے تو کہدیا تاکہ ابھی ملجاے تو کوئی تعجب نہین اور دس دن نہ ملے تو کوئی تعجب نہین۔ اب سنیے کہ گھوڑا تو ہنہنانے خاموش ہو رہا مگر گدھا سیپون سیپون ہی کرتا رہا اس سے بدھو نے نتیجہ نکالا کہ آقا کی خوش نصیبی سے ہماری خوش نصیبی بڑھ جائیگی اتنے مین فوجدار نے کہا یار بدھو رات بڑی تیرہ و تار ہی اور ہمکو دور جانا ہی پہلے تو مین اپنی معشوقہ بے نظیر بدر منیر سے ملونگا کہ مین اُنکے چاندی کے تیر کے سے پانون چومون اور وہ دعا دین بے اُنکی دعا کے کامیابی محال ہی۔ بدھو بولے حضور اب تو اُنکا ملنا غیر ممکن ہی۔ ہان اگر کہین آٹا پیسنے جاتی ہون تو شاید ملجائین جب حضور اس پہاڑ پر جہالت کے دو بالگے گھوڑے پر سوار تھے اور جنون زوردن پر تھا اور حضور کا خط لیکے مین آیا تھا تو انکو ایک دفعہ پیستے بھی دیکھا تھا۔ فوجدار بولے ارے بیوقوف وہ تیری آنکھون کا مغالطہ تھا وہ ریشمی بوٹے دار رومال کاڑھتی ہونگی۔ اچھا اس بحث کو چھوڑ دو بھی اور چلو۔ ع۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا۔ بس اُنکی صورت زیبا دیکھتے ہی ہمارا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جائیگا اور جرأت اور شجاعت رگ و پے مین دوڑ جائیگی اور دانش اور بہادری مین کوئی ہمارا مقابل نہو گا۔ بدھو بولے حضور اگر اُنکی صورت زیبا سے جرأت کو اسقدر ترقی ہوتی ہی اور کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جاتا ہو تو چلیے مین ایسی صورت زیبا دکھا دون کہ کلیجا گز بھر کا ہو جائے۔

انمین سوائے چیچک کے داغون کے اور ہی کیا مین ایسی چیچک رو دکھاؤن کہ اگر اُنکے لیے پاؤ بھر قیمہ کی ضرورت ہو تو اسکے لیے سیر بھر کی ضرورت ہو جس روز مین آیا ایک دن چکی پیس رہی تھی اور۔

اور کا لفظ کہا ہی تھا کہ یہ آگ ہو گئے۔ کہا او نابکار۔ تو چیچک رو کسکو بتاتا ہی اور چکی پیستے کسکو دیکھا اور یون تو بڑی بڑی شہزادیان کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتی ہین اور بڑی بڑی مہارانیان بن مین میان کی جان نثار رہی ہین۔ مگر تو کیا یہ راز کی باتین جانے۔ سن لیا کہ نہین کہ ہماری تاریخ چھپ گئی۔ بدھو بولے ہمکو تو اُسنے سادہ لوح لکھدیا اور حرامزادہ بھی لکھا ہی۔ گو ہم ذرا سیدھے ہون مگر خدا ترس و خداشناس تو ہین مذہب کو تو مانتے ہین۔ یہودیون کے تو خلاف ہین۔ مین تو برہنہ پیدا ہوا تھا اور برہنہ ہی مرونگا۔ خدا کا نام زبان پر ہوگا۔ جسکا جی چاہے وہ کہے خدائی فوجدار نے کہا ہم اس بات کو پسند کرتے ہین۔ کوئی کچھ کہے کہنے دو۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہی۔

سُن کوئی ہزار کچھ سُنائے	کیجیے وہی جو سمجھ مین آئے

ایک شخص کا قاعدہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسی کام مین روکتے نہ تھے پاس پڑوس کے آدمیون نے کہا میان اس لڑکے کے کیون دشمن ہوے ہو۔ جو وہ کہتا ہی وہ تم منظور کر لیتے ہو بھلا یہ بھی کوئی بات ہی اسی لاڈ مین تو لڑکا غارت ہو جاتا ہی اُسنے کہا آپ مجھے اور میرے لڑکے کو یون ہی رہنے دیجیے بخشو بی بلی چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہو کے جیے گا مگر لڑکے سے کہدیا تھا کہ بیٹا جسدن تمنے سبق نہ یاد کیا کھالی ہی ادھیڑ کے پھینک دونگا۔ سونے کا لقمہ کھاؤ اور اچھے سے اچھا کپڑا پہنو مگر خبردار پڑھنے لکھنے سے غافل نہ رہو۔ یہ مقدم ہی۔ اُستاد کی خدمت کرو اور خوب پڑھو لکھو۔

بادشاہی پسر بہ مکتب داد	لوح سیمیش در کنار نہاد
بر سر لوح او نوشتہ بزر	جور اُستاد بہ ز مہر پدر

آخر کار یہ ہوا کہ لڑکے کے دل مین کوئی ہوس باقی نہ رہی اور جب باپ نے انتقال کیا تو لڑکا ایسا ہونہار ہوشیار سعادتمند نکلا کہ جو لوگ اُسکے باپ کو نفرین کرتے تھے کہ لڑکے کو غارت کر رہے ہو وہ مداح تھے اور بعد وفات اسکے باپ کی تعریف کرتے تھے کہ سبحان اللہ کیا دور اندیش آدمی تھا اگر وہ اِن جاہلون کے کہنے پر چلتا تو لڑکے کے دلمین سب ہوس رہ جاتی اور باپ کے مرنے کے بعد دولت سب لُٹا دیتا۔

ایک اور بات بدھو سننے کے قابل ہی ایک شاہنشاہ خاقان کلاہ کو شوق چرایا کہ تاج بی بی کا روضہ چلکے دیکھین۔ اُسکے مجاور کو اِنھون نے طلب کیا اور حکم دیا کہ ہم پرسون تاج بی بی کا روضہ دیکھینگے۔ بادشاہ کا حکم مرگ مفاجات روضے کی آراستگی کی گئی۔ تیسرے روز بادشاہ سلامت مع ارکین روضے کے ملاحظہ کو تشریف لیگئے۔ شہر بھر مین آئینہ بندی ہو گئی۔ سواری بڑے کروفر سے نکلی ہجوم عام تمام عالم جوق جوق جمع۔ بادشاہ نے روضۂ منورہ اور اُسکے مرقد مطہرہ ملاحظہ فرمائے۔ اور بعد ملاحظہ برج دیکھنے گئے۔ مجاور ساتھ تھا۔ جب برج خاص پر صدہا زینے طے کر کے مجاور بادشاہ کو لیگیا تو وہان جاکر اُسنے عرض کی کہ جہان پناہ سلطان عالم ایک گزارش ہی وہ یہ کہ مدت سے مجھے تمنا تھی کہ حضور کو کسی برج بلند سے زمین پر پھینکون اور خود بھی آپ کو لپٹ کر کود پڑون۔ تاکہ میرا نام ہو کہ فلان شاہ کا قاتل ہی اور یہ بھی نام ہو کہ اتنے بڑے شہنشاہ ذیجاہ کے ساتھ ہم آغوش ہو کے فلان شخص نے جان دی۔ اس سے بڑھ کے آجتک کسی نے نام نیک نہ پیدا کیا ہوگا۔

شہنشاہ نے جو یہ تقریر سنی تو دنگ ہو گئے۔ کہا اب مہربانی کر کے اس محبت کے ساتھ مجھے

نہ یاد فرمائیے گا اور لوگون کو حکم دیا کہ اسکو مالا مال کردو۔ اس تقریر سے مطلب بدھو یہ ہی کہ لوگ نام پیدا کرنے کے لیے جان تک کا خیال نہین کرتے۔ یاد رکھو بدھو کہ ہم لوگ دنیا کی نیکنامی نہین چاہتے بلکہ عقبیٰ کی نیکنامی۔ جنون اور دیوون کے قتل کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہی کہ غرور کی گردن توڑین اور اگر کوئی ہمسے حسد کرے تو اُس سے بہ خلق و مروت پیش آئین اور آرام کم کرین ایذا رسانی سے لوگون کو زیادہ محفوظ رکھین اور نفس امارہ پر ہمارا نفس مطمئنہ غالب آجائے کسی کی بھوبٹی پر نظر بد نہ ڈالین اور سستی کو یون دور کرین کہ تمام عالم کی سیاحت کرین اور موقع ڈھونڈھتے رہین کہ مذہبی امور کے مطابق بھی کاربند ہون اور یلان نامدار اور میاں زان صعف شکن مین بھی نام ہو۔ اسی بدھو انھین باتون سے انسان نام نیک پیدا کرتا ہی۔

بدھو نے کہا جو کچھ حضور نے فرمایا وہ حرف بہ حرف مین سمجھا مگر اب مجھے یہ بتائیے کہ مین اصل مین کسی جزیرے کا بادشاہ ہونگا یا نہین۔ دنیا بہ امید قائم ہی۔ فوجدار نے کہا تم اور تمھارے غلام ٹاپو نہین بلکہ سلطنت کی بادشاہی کروگے مگر اونہین وہ وقت اب قریب ہی کہ تم اپنی بی بی کو لیکے بادشاہی کرتے ہوگے اور تمھاری لڑکی کسی شہزادے کو بیاہی جائیگی۔ بدھو نے اپنا سر پیٹ کر کہا یہی تو خرابی ہی جناب والا میری بیوقوف انپڑھ بی بی مجھ سے کٹی مرتی ہی لڑی پڑتی ہی کہ یہ لڑکی کسی گنوار ہی کو بیاہی جائے شہزادے کے تو نام سے اُسکو نفرت ہی۔ اور میری جان عذاب مین ہی وہ کمبخت کہتی ہی کہ اگر اچھے گھر بیاہ کے لڑکی گئی تو وہان اسکی کم قدری اور بے وقعتی ہوگی اور اگر کسی اپنے برابر والے کے ہان گئی تو مزے مین رہیگی اور چین کریگی۔ مین کہتا ہون کہ خدا وہ دن تو دکھائے کہ یہ رانی یا شہزادی بنجائے۔ پھر سمجھا جائیگا۔ رانیون کے مُنھ کو کوئی چڑھ سکتا ہی یا شہزادیون کو کوئی ٹوک سکتا ہی۔ بھلا حضور آپ ہی فرمائیے کہ ان دو باتون مین آپ کسکو ترجیح دیتے ہین مردے کو زندہ کرنا مشکل ہی یا جن اور دیو سے مقابلہ کرکے اُسکو نیچا دکھانا فرمایا زندے کو مُردہ کرنا مشکل ہی جو مُردے کو زندہ کردیگا وہ لنگڑون کو اسکے لنگ سے محفوظ رکھیگا اندھون کو نور بخشے گا۔ بیمار کو شفا عطا کریگا اور اُسکے مزار پر چاندی کے لمپ اور شمع کا فوری روشن ہوگی اور بڑے بڑے فقرا اور خدا رسیدہ درویشان کامل فن اُسکے مرقد منورہ کی زیارت کو جائینگے اور عورتین چاہینگی کہ ہمارے لڑکا ہو۔ ہمارے میان ہمسے خوش رہین۔ برائی عورت کے پاس نہ جائین۔ خود شاہان وقت ایسے لوگون کے جنازے کو اپنے کاندھے پر لیجائینگے اور لیجاتے ہین اور انکی قبر پر شمع کافوری جلاتے ہین کہ عود و عنبر کی خوشبو سے معنبر ہوجاتی ہی مگر جو عزت ہمارے اہل پیشہ کی ہوتی ہی وہ ان بادشاہون سے پوچھیے کہ انکی رائے ہی کہ بادشاہون کے

علاوہ مقدس اور متبرک درویشون سے دریافت کیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہی اور وہ کیا کہتے ہین یہی کہین گے کہ یلان نامدار نے وہ وہ کارنمایان کیے کہ کسی اور اہل پیشہ نے نہین کیے مگر بہت لوگ ایسے بھی ہین جو اس پیشے کو بدنام کرتے ہین۔

تمام شب انھین تقریرون مین گزر گئی اور افسوس کا مقام ہی کہ کوئی جنگ یا جھگڑا یا معرکہ نہین ہوا الغرض دوسرے روز داخل منزل مقصود ہوے دور سے شہر کو دیکھتے ہی فوجدار کا دل بھر آیا مگر بدھو نفر کو سخت رنج تھا کہ آقا کی معشوقہ گلعذار کا مکان نہین دیکھا اور حق یون ہی کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ کے علاوہ انھون نے اسکی صورت بھی نہین دیکھی تھی اور علیٰ ہذا القیاس انکے آقا نے بھی کبھی نہین دیکھی تھی شاید دو دفعہ دور سے دیکھی ہو۔ الغرض دونون کو رنج تھا۔ فوجدار کو رنج تھا کہ اب جمال مبین جلوہ فگن ہوگا۔

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

اور بدھو کو رنج تھا کہ افسوس ہی معشوقۂ پری رخسار کو نہین دیکھا اگر فوجدار اسکے پاس بھیجین تو غضب ہی ہوجائے۔ ایسے تو کہہ چکے کہ ہمنے خط بھی دیا اور رسلے بھی وہ چکی بیٹھی پیستی تھی اور اب۔

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا	آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

الغرض فوجدار نے ٹھان لی کہ شب کے وقت شہر مین داخل ہون۔ شام کو درختون کے سائے مین دونون بسر کرنے لگے جو شہر کے قریب تھے جب وقت مقررہ آیا تو شہر مین نازل ہوئے اور وہان جو وہ کارروائیان ہوئین جو قابل بیان ہین۔

فصل ۹

آدھی رات کے وقت یا قریب آدھی رات کے وقت جھاڑی سے نکلکر خدائی فوجدار اور انکے خدائی خوار گدھے اسوار مصاحب باوقار شہر مین داخل ہوئے۔ گانون مین سناٹا پڑا ہوا تھا سب بیٹھی نیند سو رہے تھے گویا گھوڑے بیچ کے سوتے تھے۔ رات تیرہ وتار۔ بڑی اندھیری چھائی تھی۔ سوائے کتون کے بھونکنے کے اور کسی کی آواز نہین آتی تھی۔ فوجدار کے کان ان آوازون سے کھڑے ہوئے جاتے تھے بدھو نفر کی راحت مین خلل آتا تھا کبھی کبھی گدھا بول اٹھتا تھا کبھی الو کی صدائے دلخراش آتی تھی کبھی بلی آہستہ سے میاؤن کردیتی تھی چونکہ رات کا وقت تھا یہ آوازین بہت دور تک جاتی تھین۔ فوجدار صاحب ان سب آوازون کو فال بد سمجھے مگر بدھو سے کہا بھئی اُس رشک پری کے مکان کو چلو شاید خواب ناز مین نہون جاگتی ہون محلسرا کا پھاٹک کھلا ہو۔ دربان پہرا دیتا ہو۔ بدھو نے جلکے کہا محلسرا کے پھاٹک کی ایک ہی کہی اللہ مین نے

تو اسکو ایک ٹوٹی ہوئی جھونپڑی مین مجرا دیکھا تھا۔ انھون نے کہا شہزادیون اور رئیس زادیون کا قاعدہ ہی کہ تفریح طبع کے لیے ادھر اُدھر بھی چلی جایا کرتی ہین۔ وہ دیکھو سامنے وہ اونچی اونچی سی برجیان نظر آتی ہین وہ منار سر بہ فلک کشیدہ عجب نہین کہ اسی فرح بخش و دلکشا مین وہ نازنین مہ جبین جلوہ افگن ہو۔ بدھو نے کہا باشد مگر مین تو اگر اپنی آنکھون سے بھی دیکھون تو بھی کسی مرد و دہی کو یقین آئے واللہ یہ مین یقین کر سکتا ہون کہ اسوقت دن ہی مگر یہ نہین یقین کر سکتا کہ وہ سلطان خانے مین جلوہ فگن ہین۔

چلتے چلتے کوئی دو سو قدم گئے ہونگے کہ وہ منار رفیع قریب آیا جسکو **فوجدار** صاحب معشوقۂ گلمدار کا محل زرنگار سمجھے ہوے تھے دیکھا تو گرجا گھر کھڑا ہے جو گرجا آگیا وہ بولا اب قبرستان باقی رہ گیا ہی بس یہی جنون کی حرکتین تو انسان کو تباہ کرتی ہین وہی تباہی مارے مارے پھر رہے ہو۔ **فوجدار** کو یہ سننے کی تاب کجا۔ کٹ مرے۔ او گیدی خر۔ او خر شخص۔ کیا رئیس زادیون کے شہرون مین ہر محل کے پاس گرجا نہین ہوتا۔ خبردار ہماری معشوقہ گلمدار کی شان کے خلاف اگر کوئی کلمہ زبان سے نکالا تو مارہی ڈالونگا۔ بدھو نے کہا آپ تو اب زبردستی کرنے لگے مین سوچتا ہون کہ آج کی شب کیونکر کٹیگی مین نے تو صرف اُنکا جھونپڑا (ٹھیڑ لگا کر) جھونپڑا نہین جھونپڑا نہین۔ محل معلے صرف ایک مرتبہ دیکھا ہی آپ ہزارون بار دیکھ چکے مگر ڈھونڈھے سے پتا نہین ملتا۔ **فوجدار**۔ بولے۔ گدھے اُلو۔ ابے ہزارون بار تو کہہ چکا ہون کہ اُنکے جمال مبین کی زیارت کبھی عمر بھر نہین ہوئی مگر۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کاین دولت از گفتار خیزد

اُنکے محل کا پتا مجھے کیا معلوم۔ صرف صیت حسن و جمال نے سنتے ہی سنتے عاشق بنا دیا۔ بدھو نے کہا حضور صاف صاف یون ہی کہ خانہ زاد نے بھی کبھی اُنکو نہین دیکھا۔ **فوجدار** بولے۔ تم خط دیتے وقت دیکھ آئے تھے کہ چکی پیس رہی تھین۔ انھون نے کہا مین نے بھی سنی سنائی کہی تھی کون مرد و دیکھا اور کس باپ نے صورت دیکھی ہو۔ **فوجدار** جھلا کر بولے یہ دل لگی کا کون سا وقت ہی۔ مین نے جو کہا کہ اُنکے جمال مبین کی زیارت کبھی نہین ہوئی تو خود بھی وہی کہنے لگا۔

اتنے مین ایک آدمی دو قاطر لیے ہوئے جاتا تھا اور کچھ گاتا تھا۔ **فوجدار** نے کہا بدھو یار شب بخیر گزرتی نہین نظر آتی۔ کیون بھئی کسان بھلا تمنے ہماری معشوقۂ زرین کمر حسن و جمال مین بے نظیر رشک بدر منیر کا آستانۂ فیض کاشانہ دیکھا ہی۔ وہ بولا صاحب مین یہان کا رہنے والا نہین ہون آپ پادری صاحب سے دریافت فرمائیے وہ خیر سے بتا دینگے مین دو تین دن سے آیا ہون مین نے کوئی محل نہین دیکھا ہان وہ ایک رئیس زادیان البتہ رہتی ہین۔ انھون نے کہا بس اُنھین مین ایک وہ بھی ہونگی۔

وہ بولا ذرا گھوڑے کو تیز فرمائیے اب تڑکا ہی۔ یہ کہکر وہ ملبا ہوا کہ ایسا نہو اور کوئی سوال کر بیٹھیں بدھو نے جو آقا کو پریشان حال دیکھا تو بہت گھبرایا۔ کہا سرکار اب آفتاب نکلا چاہتا ہی۔ دن کو گلی کوچون مین مارا مارا پھرنا حماقت ہی چلکے شہر کے باہر کسی جھاڑی مین قیام کیجیے۔ صبح کو مین چپا چپا ڈھونڈھون گا۔ اور عرض کرونگا کہ حضور کے عاشق صادق خاک چھانتے بے آب و دانہ حاضر ہین جو ارشاد فرمائیے بجا لائین۔ فوجدار صاحب نے پیٹھ ٹھونک کے کہا شاباش کیا معقول صلاح دی ہی واپس چلو صبح کو بہ ادب عرض کرنا اور وہ تمکو ایسا مالا مال کردین گی کہ عش عش کرنے لگوگے جب آقا کو شہر بدر کیا تب بدھو کی جان مین جان آئی دو میل پر جاکے دونون نے بسیرا لیا فوجدار صاحب جنگل مین رہے اور بدھو شہر کو واپس آئے کہ آقا کی معشوقہ کجکلاہ سے ہمکلام ہون۔ مگر اس قاصدی مین چند سانحے ایسے ہوئے جو قابل توجہ ہین اور اس لائق کہ میان بدھو نفر انعام پائین۔

فصل ۱۰

اس کتاب بزرگ کے مصنف عالی وقار نے اس باب مین بیان کیا ہی کہ ان واقعات کے بعد خدائی فوجدار کی وحشت نے وہ زور باندھا کہ تمام عالم مین اس قسم کی وحشت کسی سے سرزد نہوئی ہوگی۔ بس جنون کی انتہا ہوگئی جو کچھ انھون نے بیان کیا ہی وہ راست بلا کم و کاست ہی۔ ع۔ راست میگویم و یزدان نہ پسند و جز راست۔

راستی موجب رضای خداست		کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست	

اب سنیے کہ فوجدار نے بدھو کو یہ کہکر رخصت کیا کہ جاکے ڈھونڈھو اور ڈھونڈھ کے اُس غیرت حور سے دست بستہ عرض کرو۔

ای آنکہ باقبال تو در عالم نیست		گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست	

کہنا حضور کا غلام شہر کے باہر زیارت کے لیے حاضر ہی۔

بدھو بولے مین گیا اور چٹکیون مین آیا اور فوراً گدھے کو خیز کیا تو یہ جا وہ جا اب فوج تنہا غنا نے دیکھیے یہ تو مغموم و رنجیدہ سوچ مین ہین اور اب ہم اور آپ بدھو نفر کے سا جب بدھو فوجدار صاحب کی نظر سے اوجھل ہوئے تو گدھے سے اُتر کر ایک سبزہ زار اور سوچنے لگے دل ہی دل مین اپنے آپ کو خود مخاطب کرکے کہا یار بدھو نفر کہ جاتے گدھر ہو۔ کیا کوئی گدھا کھو گیا ہی۔ اچھا اب اُس نچنی چڑیل کو کہان

اسکو یہان جانتا کون ہوگا کہ کون ہی کون نہین ہی اور اُسکا سلطان خانہ کہان تلاش کرتا پھرون لطف یہ
جسکی تلاش کو بھیجے گئے اُسکو نہ ہمنے دیکھا ہی نہ ہمارے آقائے دشمن خر دنے۔ اب ہماری عقل کی
خامی دیکھیے کہ اُس مرغ کی جستجو کو نکلے ہین جسکی ایک ہی ٹانگ ہو۔ ہمپر لعنت خدا۔ لعنت بکار شیطان
اصل یون ہی کہ یہ جو ہمارے آقا ہین وہ پورے پورے سڑی سودائی ہین اور حق یون ہی کہ این جانب بھی
اُنکے قدم بہ قدم ہین۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ اس دیوانے کے ساتھ رہ کے ہم بھی
دیوانے ہوگئے۔ اس آقا کے جنون کی کوئی حد و پایان ہی نہین۔ اسکی تو یہ فکر ہونی چاہیے کہ مشکین باندھ
کے گدھے پر الا دھوبی کی لادی کی طرح رکھدے اور خوب جکڑ دے سفید کو سیاہ اور سرخ کو
زرد کہنا کوئی بات ہی نہین ہی۔ بکریون اور بھیڑون کے گلے کو پاگل اغطران مازندرانی کی فوج بتاتا ہی
پنچکی کو دیو کا باپ کہتا ہی۔ بہتر یہ ہی کہ مین اِس گانون مین جس کسی پنچنی کو پہلے پہل دیکھونگا کہدونگا کہ یہی ایکی
معشوقہ ہی اور قسم کھانونگا بس اب دو ایک بار زرک اُٹھائینگے تب ذرا آنکھ کھلیگی۔ کہونگا کہ کسی ساحر نے انکو
اِس گت کو پہونچایا اس سے بدھو نفر کے دل کو ذرا تسلی ہوئی اور جان مین جان آئی درخت کے سایے مین
دراز ہوئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے لگے شام کو اُٹھے اور گدھے پر سوار ہوکر کھڑ کھڑ کرتے ہوئے
چلے اور اُنکی خوش نصیبی سے راستے مین تین پنچنیان تین گدھون پر سوار ملین گدھے تھے یا گدھی اسکا
حال نہین معلوم۔ انکو دیکھتے ہی بدھو نے گدھے کو تیز کیا اور آنکے دیکھا تو فوجدار صاحب بہت کچھ
اول جلول بک رہے تھے۔ دیکھا تو پوچھا بغیر کسی اور گفتگو یا تقریر کے صاف صاف بتادو کہ لڑکا ہوا یا
لڑکی۔ بدھو بولے حضور والا لڑکا نہ لڑکی۔ توام ہوئے اور دونون بیٹے بس اب مہربانی کرکے وقت
ضایع نہ کیجیے۔ بس سوار ہوجیے۔ فائز برام ہوگئے۔ نقش مراد کرسی نشین ہوا۔ فوجدار نے کہا مار لیا
مگر ایسا نہو کہ راحت کے بعد رنج ہو خوشخبری کے عوض مین ماتم کرنا پڑے۔ بدھو نے کہا جھوٹ بولنے
سے فایدہ۔ چلکے اُس غیرت پری کو دیکھیے ایا ہا جاند ماند ہی۔ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کالبد رفی النجوم ہی اور
تھ کی سہیلیان سب پری چہم برق وش پرکالہ آتش۔ جواہرات سے لدی ہوئین۔ لباس فاخرہ
رہو باف زرنگار بیشبہا۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ		نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز	

اناقہ ہاے بغدادی پر سوار۔ ایک ایک کی قیمت دس دس ہزار۔

وہ تینون پنچنیان نظر آئین۔ فوجدار نے دیکھا تو معمولی بازاری چھوکریان۔ کہا
ی ہین بدھو نے جھلا کے کہا حضور کی آنکھین گدی مین ہین یہ یون کو بازاری عورتین

بتاتے ہو۔ جی چاہتا ہی اپنی اور تمھاری دونون کی ڈاڑھی نوچ لون۔ فوجدار بولے بھئی اگر مین فوجدار ہون اور تم بدھو نفر تو یہ تینون گدھے پر سوار ہین اور اگر یہ گدھے کی سواری نہین ہی تو ہم فوجدار بھی نہین ہین وہ بولا اب وحشت کی نہ بہت لیجیے اُتر کے قدم لیجیے وہ تشریف لا رہی ہین۔

یہ کہکر وہ آگے بڑھے کہ ان گنواریون سے ملین اور گدھے سے اُتر کر انمین سے ایک کے گدھے کی لگام لی اور دوزانو بیٹھکر کہا ہی ملکہ ملک حُسن وجمال ای بدر منیرای رشک قمر۔ وہ یل نامدار جو آپ کے طرۂ طرار کے دام کا اسیر ہی اسکو شرف حضوری بخشیے۔ ع۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا + وہ دوری کے سبب سے ازبس مجہور و رنجور ہی۔ مین اُنکا غلام اور مصاحب خاص و عام میان بدھو نفر ہون اور وہ خدائی فوجدار رئیس والا تبار یل نامدار ہین) اتنے مین یہ بھی آگے بڑھے اور غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین شہزادگی کی خو بو کیا ہی۔ اس عورت نے سخت غضب مین آکر کہا سڑک سے ہٹ جا اور جا جہنم کو۔ ہمکو جلدی جانا ہی۔ بدھو نے کہا ای یوسف مصر صباحت ای بلبل گلزار ملاحت سلامت۔ تو کان حُسن ہی۔ تو جان حسن ہی ذرا ادھر تو دیکھو کہ تمام عالم کے لائق جز یون کے افسر اعلیٰ تمھارے قدم لے رہے ہین) اس عورت کے ساتھ کی عورتون نے جو دیکھا کہ وہ عجیب الخلقت آدمی اِنکے ساتھ کی ایک عورت کو گھیرے ہوے ہین تو بڑا رنج ہوا اور ایک نے کہا کمبخت نابکار خدا تمکو غارت کرے۔ ایسا بدلہ ہم لینگے کہ جہنم ہی مین تو جاؤ گے ڈاڑھی جارو۔

اتنے مین فوجدار نے بدھو نفر سے مخاطب ہوکر کہا۔ بدھو نفر بس اب دوزانو نہ بیٹھو۔ اُٹھو اور چلو۔ اللہ ہمارے خلافت ہی۔ اب مین تیری جانب مخاطب ہوکر عرض کرتا ہون (او قتالۂ عالم او معشوقۂ عاشق کش ستمگر سست پیمان۔ قیامت قیامت آشوب دوران۔ تیری وجہ سے دیوون اور جنون سے خاکسار جنگجو ہوتا ہی۔ اور ہر قسم کی سختیان سہتا ہی۔ اور یہ سب کیون کرتا ہی۔ اس سبب سے کہ تمھارے لب جان بخش کے بوسۂ رح پرور کا کمال اشتیاق ہی مین دوزانو ہوکر دست بستہ ملتمس ہو کہ ای جان جان ناتوان ای آشوب دوران میری خواہش پوری کرو)۔ وہ عورت بولی ارے ظالم بدبخت مجھسے شادی کریگا۔ دور ہو یہان سے۔ چل ہٹ۔ ہمین اب جانے دے۔ بڑا احسان

بدھو نفر دل مین بڑے ہی خوش تھے کہ بلا مار لیا ہی۔ چکا کار گر ہوا اب اس زن ما
جو انکی معشوقہ بنی تھین اپنے آپ کو آزاد پاکر گدھے کو ایڑ لگائی اور زور سے ایک قہقہہ جا
زور سے قہقہہ کھانے کی عادت تو تھی نہین۔ بھڑکا اور بھڑک کے ٹھوکر کھائی تو زنکہ با
زمین پر گرین۔ ارارا رادھون۔ فوجدار نے جو یہ حال دیکھا تو اپنی معشوقہ جا

مدد کو دوڑے اور قبل اسکے کہ **فوجدار** صاحب مدد کو سکین وہ جلدی سے زمین سے اُٹھی اور بجلی کی طرح گدھے پر سوار ہوئی۔ عورت کیا سوار مرد معلوم ہوتی تھی۔ اسپر بدھو نے کہا خدا گواہ ہی حضور اس پُھرتی سے سوار ہوتی ہین جیسے اچھے سے اچھا چابک سوار۔ کہ پیٹھے پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ پر تھین۔ مگر وہ تو بیجا دہ جا اور اسکے ساتھ ہی وہ دونون بھی غتا گئین۔ اور ہوا ہوگئین اور دو میل تک پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا۔

فوجدار ٹکٹکی لگائے ہوے دیکھ رہے تھے جب نظر سے اوجھل ہوئین تو بدھو سے کہا (بدھو دیکھو یار ہمپر کیسا تیز جادو چل رہا ہی۔

ہر بلاے کز آسمان آید	گرچہ بادیگرے قضا باشد
بر زمین نارسیدہ می پرسد	خانۂ انوری کجا باشد

اِن ساحران ناہنجار اور جادوگران بدکردار نے میری معشوقۂ گلعذار پری رخسار کو ایک زن بدکار بنا دیا یعنی بازاری عورت کے کپڑے پھنا دیے۔ مگر یار بدھو تم تو کہتے تھے کہ ناقۂ بغدادی پر سوار ہین مگر ہمکو تو واللہ گدھا معلوم ہوا۔ ہان ایک بات البتہ ہی کہ خوشبو بدن سے ایسی آتی ہی کہ واہ واواہ ابتک خوشبو آرہی ہی) بدھو بولے (ای نابکار بد معاشان ناہنجار تم ساحر بدکار بڑے مکار و عیار ہو۔ خدا تمکو غارت کرے۔ ارے ظالمو تنے میری بادشاہی اور سلطنت چھین لی اور جزیرے کا بادشاہ نہونے دیا۔ خدا تمسے سمجھے۔ تم بدبخت کفار ناہنجار انسان کو بہایم اور دیو کو انسان اور چڑیل کو پری اور پری کو چڑیل اور ہاتھی کو مچھر اور مچھر کو ہاتھی بنا دیتے ہو اور خوبصورت سی خوبصورت عورت کو ذرا سے منتر تین ایک بدقطع زن بازاری بنا دیتے ہو آبدار موتی کو مٹی کی گولی اور زلف چلیپا کو مار سیاہ کر دکھاتا تمھارے بائین ہاتھ کا کرتب ہی۔ ہان بس ایک بات البتہ تمھارے امکان سے خارج ہی وہ یہ کہ اسکی خوشبوے دہن کو تم بدل نہین سکتے۔ تل نے اُسکے رخ زیبا کو کیسی زیب دی ہی کہ واہ واواہ) **فوجدار** نے کہا یار بدھو مین سچ کہتا ہون خدا نے اُسکی صورت اپنے ہاتھ سے بنائی ہی ایسی مشکل صورت کسی نے کب پائی ہی۔

بصورت تو بتے کمتر آفریدِ خدا	ترا کشیدۂ و دست از قلم کشید خدا

رخسار تابان کے جن تلون کی تم تعریف کرتے ہو وہ تل نہین ہین بلکہ چاند ہین۔ اب یہ تو بتاؤ ہین کون جانور تھے مجھے تو گدھے معلوم ہوتے تھے اور تم ناقہ ہاے بغدادی کہتے تھے وہ ناقہ ہاے بغدادی کہ۔ ع۔ جو لاے ندارد کمند ہوا۔ اور اُنکی جھولین لکھو کھا بکہ ایک سلطنت کے مول کی۔ **فوجدار** نے کہا افسوس کہ ہم یہ سب باتین غریب آدمی ہون۔ بدھو نے اپنے آقا کی حماقت دیکھکر ہنسی کو بہت ضبط کیا

اِدھر اُدھر کی باتین ہوتی ہوئی منزل مقصود کی راہ لی تاکہ جو تقریب وہان سال مین ایکبار ہوتی ہی آسمین شریک ہون مگر وہان داخل ہونے کے قبل اسقدر نئی باتین سرزد ہوئین اور اس کثرت سے ان سانحون سے مقابلہ کرنا پڑا کہ دیدہ نہ شنیدہ ہی۔ آیندہ فصل مین اُنکا ذکر کو رہوگا۔

فصل - ۱۱

خدائی فوجدار دام بالافتخار کے دل پر چوٹ تو لگی ہی تھی کہ احران عیار و مکار نے اپنے نرد خانگی اور انکی معشوقہ مشتری خصال زہرہ تمثال کو ایک زنکہ آوارہ و بدکار گنوار ان کے بھیس مین بدل دیا اور یہ انکی سمجھ مین نہین آیا تھا کہ کس ترکیب سے اسکا بھیس بدلین اور جیسی پہلی زیادہ تھی ویسی ہی نظر آنے لگے اسی غور و فکر مین غلطان پیچان تھے کہ رشک حمار کی لگام ہاتھ سے جاتی رہی اور اُسنے پوری آزادی پاکر تازی تازی گھانس پر ادھر اُدھر مُنھ مارنا شروع کیا جو اُن کھیتون مین بڑی کثرت سے تھی۔

بدھو نے انکو اس مرتبہ للکارا اور کہا سرکار آپمین کوئی شک نہین کہ رنج جانورون کے لیے خدا نے نہین پیدا کیا بلکہ انسان کے لیے لیکن اگر انسان انتہا سے زیادہ رنج کرین تو بہایم سے بدتر۔ ذرا دل کو ٹھارس دیجیے آدمی سے جانور نہ بنجائیے۔ یلان نامدار کو یہ بے حمیتی نہین لازم ہی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ آخر ہوا کیا۔ اُس سخی کو شیطان کے حوالے کیجیے جان ہی تو جہان ہی اس خیال سے اُسکے دل کو اور بھی تقویت ہوئی اور جوش مین آکر کہا کہ۔

آن نہ من باشم کہ روزے جنگ بینی پشت من	آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

اسکے بعد گاڑی کے سامنے کھڑے ہوکر کہا۔ او گاڑیبان بے ایمان بچہ شیطان فوراً عرض کر کہ کیستی و از کجای آئی و کجا میروی اور اس گاڑی مین یہ کن بیگانا ہون کو تو پھانس پھونس کے پکڑے لیے جاتا ہی او گیدی خر خرناشخص۔ گاڑیبان نے جسکو انھون نے شیطان بنایا تھا کہا سرکار ہم لوگ ایک سیدھی سی کرنے نکلے ہین کل اس سامنے والی پہاڑی پر گئے تھے آج پورب کے رُخ جاتے ہین یہ لڑکا جو بہنے ہاتھ بیٹھا ہی مورت کی صورت بنتا ہی اور یہ بائین ہاتھ والا فرشتہ بنتا ہی اور وہ اُدھر والا عورت کا بھیس کرتا اور جو ہمارے آقا ہین اُنکی بی بی بنتی ہین اور یہ شخص سپاہی کی وردی پہنتا ہی اور انمین سے دو پانی پی رہا ہی شہنشاہ بنکے آتا ہی اور بندۂ درگاہ شیطان مجسم کا روپ بھرتے ہین جو کچھ آپ کو مجھ سے دریافت فرمائیے کیونکہ شیطان سے بڑھ کے اور کون جانتا ہی فوجدار بولے خدا گاڑی کے دیکھتے ہی ہمکو یقین ہوگیا تھا کہ آج بڑا معرکہ عظیم ہوگا اچھا تم لوگ بے غل و غش ذرا تمھاری جانب آنکھ اُٹھا کے دیکھے تو تلوون سے مل ڈالون مین لڑکپن سے مذہب

اور عاشق ہون حسن اتفاق سے ایک شخص جو اس جماعت کے ساتھ مسخرون مین تھا انکے روبرو آیا۔ لباس بھی مسخرون کا سا اور چوطرفہ گھنٹیان لگی ہوئی تھین۔ ٹھنا ٹھن بولتی تھین اور ہاتھ مین ایک لکڑی تھی۔ انکے روبرو مسخرہ پن کرنے لگا۔ لکڑی گھما کے اِدھر اُدھر اچکا اور گھنٹیون کو اس روز سے بجایا اور اتنا کودا پھاندا کہ فوجدار کا رہوار یادرفتار بھڑکا اور اس زور سے بھاگا کہ فوجدار صاحب باوصف یل نامدار ہونے کے روک نہ سکے گو بدھو گدھے پر سے کودا اور مدد کو دوڑا مگر وہ گھوڑے سے زمین پر آہی رہے۔ اب سنیے کہ اِدھر فوجدار کی مدد کو میان بدھو کودے اور اُدھر مسخرے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ گدھے پر سوار ہو کر غل مچاتا ہنستا ہنساتا یہ جا وہ جا۔ نو دو گیارہ ہوا۔ بدھو نے دیکھا تو حیران پریشان کہ یا خدا گدھے کو بچاؤن یا آقا کی مدد کو جاؤن اور ادھر مسخرے نے زور زور سے اڑنا شروع کی اور قہقہے پر قہقہے جانی اگر خود بدولت کی پیٹھ پر قہقہیان پڑتین تو اتنا رنج نہ ہوتا جتنا گدھے پر پڑنے سے ہوا مگر قہر درویش بر جان درویش۔ جب فوجدار کو انھون نے اُٹھایا تو کہا سرکار وہ مسخرہ جو شیطان کا بھی باپ معلوم ہوتا ہی گدھا لیکے فرار ہوا۔ انھون نے پوچھا (کون شیطان) کہا وہی جو گھنٹیان پہنے ہی۔ فرمایا کچھ پروا نہین بدھو۔ اگر قعر جہنم مین بھی چھپا ہی تو ڈھونڈھ نکالونگا گاڑی تو ابھی سامنے جا رہی ہی۔ اُسکے خچر چھین لینگے۔ بدھو نے کہا اب جلدی نہ کیجیے اُسنے گدھے کو چھوڑ دیا اور پیدل جا رہا ہی فوجدار نے کہا کچھ پروا نہین گستاخی کی سزا اُسکو ضرور پانی چاہیے وہ نہ ملے تو اُسکے کسی ساتھی کو لو۔ چاہے اُنمین اُنکا شہنشاہ ہی کیون نہو۔ بدھو نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر یہ کسکی سنتے تھے فوراً کارٹ پر پہونچے اور کہا اوجانے والو۔ بس روک لو۔ یہ کیا بات تھی۔ ہم ملان نامدار کے مصاحبین و رفقا کے قاطرون سے اور یہ بدسلوکی! اچھا لیتے جاؤ۔

اِن لوگون کو اُنکی گفتگو سے معلوم ہو گیا کہ بدی کی جانب طبیعت مائل ہی۔ فوراً پہلے وہ لڑکا جو مورت بنتا تھا کود پڑا۔ اسکے بعد شہنشاہ۔ پھر گاڑیبان اور سب کے سب پتھر اور ڈھیلے لیکے کھڑے ہو گئے۔ فوجدار بڑھتے ہوے ذرا جھجکے کہ بدھو نے آواز دی سرکار یہ کیا دیوانگی ہی پتھراؤ کرینگے تو تلوار اور لاسب دکھا ہی رہیگا۔ اس اُجڈپن کو چھوڑو۔ ورنہ کھوپڑی چھلنی ہو جائیگی۔ ہاتھیون سے گئے تو۔ اِسی سے تو لوگ سودائی کہنے لگتے ہین۔ یہ چھوٹی اُمت کے لوگ ہین۔ نام کے شہنشاہ اور ورودہ۔ حضور اپنے کسی برابر والے سے مقابلہ کرین۔ ایسے ویسون کے مُنھ نہ لگین۔ مے کہا یہ بدھو سچ کہتے ہو۔ ہماری توہین ہی۔ ایک کام کرو تم اِنسے اپنے گدھے کا بدلہ لو مین ٹھن بتاؤنگا کہ سب گیدی بھاگ کھڑے ہونگے۔ بدھو ایسی کب سننے والے تھے کہا ع۔ درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست۔ فوجدار نے کہا ع عاقبت اندیش

نیک دور بین بدھو۔ اگر یہ رائے ہے تو یہان سے چلدو۔ سخت سی سخت مہم اس ملک مین پیش آسکتی ہین اور کل جدید لہ یذ۔

خود رشک حمار اور بدھو قاطر راہوار پر سوار ہوے اور ادھر مورت اور اُنکی فوج گاڑی کی جانب روانہ باشد۔ الغرض ملک الموت کی مہم مین ۔۔۔ رسیدہ بود بلاے وے بخیر گزشت ۔۔۔ اگر بدھو صلاح معقول نہ دیتے تو فوجدار صاحب کی کھوپڑی پلپلی ہوجاتی دوسرے روز اس سے بھی بڑھ کے سخت اور حیرت انگیز معرکۂ عظیم پیش آیا۔

فصل ۔ ۱۲

ملک الموت کے حوالی موالیون کے پتھراؤ سے نلوہ بچکر خدائی فوجدار اور بدھو گدھے سوار نے شب کو ایک شجر سایہ دار کے گوشۂ عافیت مین بسیرا کیا بدھو نے دستر خوان بچھا دیا انھون نے کھانا کھایا۔ بدھو نے کہا آج اگر جنگ ہوتی تو کوئی نہ کوئی جزیرہ ضرور ملتا۔ اب تک تو سوائے گدھے کی سواری کے اور کچھ نصیب نہوا۔ فوجدار نے کہا اگر آج غنیم کا اسباب لوٹا جاتا تو تمکو شہنشاہ کا تاج زرین دے دیتا اور کچھ جواہرات۔ بدھو بولے یہ تو سب جھوٹی پنّی کی چیزین تھین۔ تاج زرین کجا۔ فوجدار بولے تم پہلے اینٹ کی عینک لگاؤ اور آنکھین بنواؤ۔ اب ایمان سے بتاؤ کہ کسی تماشے مین۔ مذہبی ہو یا ایسا تمنے جھوٹی چیزین کبھی دیکھی ہین۔ رام لیلا مین یا محرم مین یا کہین اور۔ ہرگز نہین۔ بدھو بولے جی ہان دیکھی ہین اور وہ دیکھی ہین نہین اس سے کیا بحث ہے۔ انسے اگر جنگ ہوتی تو آپ کی کھوپڑی اور سر کے لالے پڑتے کہ مجھے تاج زرین ملتا اور مین بولتا ہی کیون۔ پاگل تو ہون نہین۔ ہی سے تو مین نے آپ کو لڑنے نہ دیا۔ فوجدار بولے یار بدھو تم روز بروز دور اندیش ہوتے جاتے ہو اور سادگی بھی زیادہ آتی جاتی ہے۔ بدھو نے کہا اسکا سبب یہ ہے کہ خداوند کہ زمین کیسی ہی خراب کیون نہو ممکن نہین کہ جو تنے بونے سے کچھ بھی غلہ نہ پیدا ہو۔ مین لاکھ گدھا سہی مگر آپ کی مار کھائی ہے یا نہین۔ بس آدمی بنگیا۔ تخم تاثیر صحبت اثر۔ آپ کی نصایح و پند نے میرے ذہن ناقص تک پر رنگ اثر جمایا۔

فوجدار بڑے خوش ہوے کہ ہمارا شکریہ ادا کرتا ہے اور لطف یہ کہ میان بدھو جب فصاحت و بلاغت لیتے تھے تو سر کے بھل گر پڑتے تھے اور مثلین استعمال کرنے کے وقت اور بھی گنوار پن ظاہر ہے جیسا کہ اس تاریخ سے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوگا۔

اس گفتگو مین رات بھیگی اور بدھو نے کہا کہ اب اپنی اپنی آنکھون کے پردے کھولو اور آرام کرو۔ ادھر رشک حمار اور بدھو کے گدھے کا حال سنیے کہ ان دونون مین انتہا

معشوق و عاشق۔ ایک دوسرے پر فدا۔ جان جاتی تھی دم بھر کی جدائی بھی شاق گزرتی تھی۔ اس کتاب کے مصنف نے اِن دونون کے یارانے کے حال مین کئی فصلین لکھ ڈالین۔ سچ ہی کہتے ہین ولی کی خصلتین ہین رفیق بے زبان اور صابر۔ اور نمک حلال اور چوپٹیون کو دیکھیے کسقدر محنتی اور جفاکش ہوتی ہین۔ سائیس کو ملاحظہ فرمائیے ہر دم چوکتا۔ ہاتھی سے زیادہ شرم کسی کو نہین۔ جانورون تک سے انسان کو سبق حاصل کرنا لازم ہی

آقا اور مصاحب علیحدہ علیحدہ درختون کے سائے مین سوئے۔ اتنے مین ایک آواز نے اِنکو جگا دیا۔ دیکھا تو دو سوار ہین۔ گھوڑے سے اُتر کے ایک نے دوسرے سے کہا ارے یار بس یہان ہی اُتر پڑو جانورون کو گھانس کثرت سے ملیگی اور بڑے آرام کی جگہ ہی نہ غل نہ غپاڑا۔ ع۔ نے غم دزدے نے غم کالا۔ گوشۂ غربت یہ کہتے ہی سو گیا اور لیٹتے وقت اِنکے ہتھیارون کی بڑے زور کی آواز آئی۔ فوجدار سمجھے کہ یہ بھی کوئی نامی گرامی یل نامدار ہی۔ بدھو کو چپکے سے جگایا اور کہا یار معرکۂ عظیم سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ بدھو نے کہا اسوقت معرکہ کیسا۔ یہ بولے ذرا آنکھین کھول کے دیکھو تو۔ اتنے مین فوجدار نے کہا یار ذرا ٹھہر جاؤ یہ شخص گانے والا ہی۔ بدھو بولے شاید کوئی عاشق ہی۔ فوجدار نے کہا ہم مین سے کوئی بھی ایسا ہی جو عاشق نہو۔ اتنے مین گانے کی آواز آئی دونون سننے لگے آواز بُری نہ تھی یہ غزل سنی۔

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے	اجل مر رہی تو کہان آتے آتے
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا	نکل جاے دم ہچکیان آتے آتے
نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہی کوئی	بہت دیر کی مہربان آتے آتے
کلیجا مرے مُنھ کو آئیگا اِک دن	یونہین لب پر آہ و فغان آتے آتے
ابھی سن ہی کیا ہی جو بیباکیان ہون	اُنھین آئینگی شوخیان آتے آتے
چلے آتے ہین دل مین ارمان لاکھون	مکان بھر گیا میہمان آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی	وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے
تمھارا ہی مشتاق دیدار ہوگا	گیا جان سے اک جوان آتے آتے
یقین ہی کہ ہو جائے آخر کو سچی	مرے مُنھ مین تیری زبان آتے آتے
سنانے کے قابل جو تھی بات اُنکو	وہی رہ گئی درمیان آتے آتے
تری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہی	مری راہ پر آسمان آتے آتے
ے آشیان کے تو تھے چار تنکے	چمن اُڑ گیا آندھیان آتے آتے
نے کچھ اُنکو ابھارا تو ہوتا	نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

ایک آہ سرد بادل پر درد بھر کر اُس غزل کو جنگل کے بانکے نے ختم کیا اور بڑی حسرت بھری آواز سے کہا (ای مہ جبین نازنین فخر خوبان چین رشک حسینان عالم یہ بے مہریان تا کے۔ کیا بیداد تیرے ہتھے چڑھ گئی ہے۔)

درد بنکر دل مین آنا کوئی تم سے سیکھ جائے	جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے
ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تم سے سیکھ جائے	روٹھ کر پھر مسکرانا کوئی تم سے سیکھ جائے
آتے جاتے یون تو دیکھے ہین ہزارون خوشخرام	دل مین آنا دل مین جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

فوجدار بولے (سب جھوٹ ہے۔ یہ سب ہماری معشوقہ زہرہ تمثال جادو جمال کی شان مین البتہ می زیبد۔ بھائی بدھو یہ دیوانہ کیا بک رہا ہے۔ سنو شاید ابھی کچھ اور بھی کہے) بدھو کی نیند مین خلل واقع ہوا۔ کہا اجی یہ رات بھر بکے جائیگا۔

مگر فوجدار اور بدھو کی پیشین گوئی غلط نکلی۔ وہ آواز پھر نہ آئی اور تھوڑی دیر کے بعد جنگل کے بانکے نے کھڑے ہو کر بڑے ادب سے کہا آپ کون ہین اور کہان جاتے ہین۔ خوش نصیبون مین ہو یا بدنصیبون مین۔ **فوجدار** بولے (بدنصیب) اسنے کہا (اگر بدنصیب ہو تو مہربانی کر کے ذرا تکلیف کرو اور میرے پاس آؤ اور اپنے حال زار سے اطلاع دو) **فوجدار** انکی انسانیت سے خوش ہوے۔ اور پاس جا کے بیٹھے تو بانکے نے اُنکے ہاتھ مین ہاتھ دے کر کہا (ای دل نادار آفرین باد بریں ہمت کہ جنگل بیابان مین اہل دنیا کے فوائد کے لیے دن کو دن اور رات کو رات نہین سمجھتے کنج عزلت اور تنہائی یار اور ساتھی ہین۔ شاباش)۔

فوجدار نے کہا آپ خوب سمجھے۔ میرے نزدیک آپ زیادہ تر عشق کے گھائل ہین کیونکہ ابھی ابھی آپ نے اپنی معشوقہ قتالہ عالم کی تعریف کی تھی۔

اِن دونون مین ذرا ہی سی دیر مین اسقدر تپاک بڑھا کہ دونون ایک مقام پر بیٹھے۔

بانکے۔ شاید آپ بھی عاشق ہین۔

فوجدار۔ میری بدنصیبی۔ شومی طالع نے مجھے کہین کا نہ رکھا مگر۔

در دلم عشق زلیلے کافی ست	خواہش وصل زنا انصافی ست

بانکے۔ یہ صحیح ہے لیکن اگر معشوق کی جانب سے نفرت ہو تو عشق نہین حماقت ہے۔

فوجدار۔ ہماری معشوقہ نے ہمسے کبھی نفرت نہین کی۔

بدھو (بیچ مین بول اُٹھے) کبھی نہین وہ تو بالکل بکری ہین جیسے بودی مٹی کا کھلونا۔

بانکے۔ کیا یہ آپ کا مصاحب اور رفیق ہی۔

فوجدار۔ جی ہان۔

بانکے۔ ہمنے تمام عمر مین ایسا شوخ اور گستاخ مصاحب نہین دیکھا جو اس جرأت کے ساتھ آقا کے سامنے زبان کھول سکے۔ وہ سامنے ہمارا مصاحب بیٹھا ہی آج تک ہمارے سامنے زبان بھی نہین کھولی۔

بدھو۔ ہم تو برابر بولتے ہین اور۔ اچھا خیر اب نہ کہونگا۔ اب سنیے کہ بانکے کے مصاحب نے بدھو کا ہاتھ پکڑا اور کہا ایک یک بیان کیون لگائی ہی۔ چلو ہم تم ملکے کہین باتین کرین اور انکو اپنی اپنی سرگزشت اور عشق اور معرکون کا حال بیان کرنے دو۔ چھوٹا منھ بڑی بات۔ ہمارے آقا تو کل صبح تک بکتے ہی جائینگے۔ بدھو نے کہا بسر و چشم۔ چلو مین اپنا حال بیان کرون۔ دیکھو تو کسقدر بکی ہون۔

اسپر یہ دونون مصاحب ذرا دور چلے گئے اور انمین ایسی دلچسپ گفتگو ہوئی جیسی انکے آقاؤن مین جو متانت اور سنجیدگی لیے ہوے تھی۔

فصل ۱۳

اپنے آقاؤن سے ذرا دور رہکر جیسا کہ گزشتہ فصل مین بیان ہوا ہی دونون مصاحبون نے اپنی اپنی سرگزشت بیان کی اور ادھر آقاؤن نے اپنے اپنے عشق کا حال کہنا شروع کیا۔ پہلے مصاحبون کی گفتگو سنیے۔ بدھو نفر سے اپنے نئے دوست نے کہا (برادر ہم لوگ بڑی مصیبت مین بسر کرتے ہین اور لہو پسینا جب ایک ہو لیتا ہی تب کہین کھانا نصیب ہوتا ہی) بدھو نے کہا (بھائی بس کیا کہین ہم لوگون کو خدا نے مصیبت ہی اٹھانے کو پیدا کیا تھا۔ نہ کھانا نہ دانہ۔ دو دو دن بے آب و دانہ) وہ بولا (مگر کبھی انعام بھی تو بھرپور ملتا ہی) بدھو نے کہا (بس یہی تاکہ خیریت سے بادشاد ہو گئے) وہ بولا (بھی ہم سے بھی یہی عہدہ ہوا ہی مگر ہمکو تو پادریون سے فائدہ ہوگا) بدھو بولے (تو پھر تمھارے آقا اور ہمارے آقا کے پیشے مین ذرا فرق ہی ہمکو آپ سے بہتر انعام ملیگا) اسنے کہا (ایک فانی ہی دوسری جاودانی۔ فانی کو جاودانی سے بھلا کیا نسبت خدا کرے جلد کوئی انعام ملے اور ہم اپنے گھر چلے جائین۔ ایسا بھی کوئی مصاحب ہی جسکے پاس یا تو نہین یا تازی کتے نہین یا مچھلی کے شکار کا سامان نہین ہی) بدھو بولے (انکو ان چیزون کی کوئی ضرورت نہین مگر میرا گدھا کیا برا ہی میرے آقا کے لقات گھوڑے کی دونی قیمت کا ہی گدھا ہی تو کیا ہوا اور تازی کتون کی دہ چند بھی بڑی کثرت ہی۔ شکار کا شکار بیگار کا بیگار۔ پھر اگر دام صرف کرکے شکار کھیلا تو کیا انکے دوست ہے بھائی صاحب ہم تو اپنے آقا کی حماقتون اور مجنونانہ حرکتون سے

ایسے پریشان ہین کہ واللہ روز جی چاہتا ہی کہ گھر چلے آئین اور بچون کی تعلیم کی جانب متوجہ ہون میرے تین لڑکے ہین۔ لڑکے کیا لعل ہین) بدھو نے کہا ہمارے دو بچے ہین اور دونون اس قابل کہ خود لیجا کے کسی بادشاہ کو نذر دے۔ اور لڑکی کو ہم کسی شہزادے کو بیاہینگے) اُسنے پوچھا آپ کی لڑکی کی عمر بھلا کیا ہوگی۔ انھون نے کہا کوئی پندرہ برس کی ہوگی اور نیزے کے برابر قد کی ہی اور تر و تازہ جیسے صبح کے پھول اور خاصی ہتّی کتّی گولا دنگ۔

دوست۔ بھئی شہزادہ کیا معنی۔ واللہ ایسے کے ساتھ تو فرشتہ تک عقد کرے ایسی شوخ اور مستانی ملے کہان۔ ایسی البیلی۔

بدھو (خفا ہوکر) مستانی نہین ہی۔ نہ اُسکی مان ایسی تھی۔ ذرا آپ تمیز کے ساتھ گفتگو کیجیے جیسے پڑھے لکھے آدمیون مین ہوتی ہی۔

دوست۔ بندہ نواز آج کل یہی شایستہ گفتگو ہی۔ یہ تو اب رواج ہی۔

بدھو۔ اگر عام رواج ہی تو ہماری بی بی کو بھی مستانی اور البیلی کہیے۔ خدا وہ دن دکھائے کہ اُنکی اور ہماری آرزو پوری ہو جائے اور ہمارے اچھے دن آئین اور جو لوگ ہمکو دیوانہ کہتے ہین وہ خود دیوانے متصور ہون۔

دوست۔ یار سچ تو یہ ہی کہ دیوانہ ہمارے آقا سے بڑھکے اور کوئی نہین ہی۔ بالکل ٹری سودائی ایک بازاری عورت پر عاشق ہوے ہین۔

بدھو۔ بھئی اللہ جانتا ہی کہ ہمارے آقا بھی اسی فیشن کے ہین۔ ٹری۔

دوست۔ ہمارے آقا ٹری ہین مگر بہادر اور بڑے زود رنج اور بدنیت۔

بدھو ہمارے آقا بدنیت نہین ہین۔ بلکہ ہمارے ہی سے سیدھے ہین۔ دوپہر کو ایک بچہ تک رات کہدے وہ مان لینگے۔ اس سادگی کے سبب سے ہین اُنکی بعض حماقتون کا خیال نہین کرتا۔

دوست۔ یہ سب سچ مگر ہفتہ رخفتہ کمند بیدار ہم تو اُنکے ساتھ برسون سے ہین اور روز نئے چوڑے وعدے ہوتے ہین مگر روز شکست کھاتے یا سودائی پنے کی حرکتین کرتے ہی دیکھتے ہین۔ اب واللہ گھر کی طرف رخ کرو۔ ورنہ مطلب برآری معلوم۔ جزیرہ و زیرہ خاک نہ لیگا۔

بدھو۔ یہ سامنے کپڑے مین کیا بندھا ہی۔

دوست۔ کھانا ہی۔ اسقدر مین اپنے ساتھ رکھتا ہون اور باقی گھر رہتا ہی۔

بدھو۔ اللہ اللہ اسقدر کھانا ساتھ رہتا ہی۔ آسمین کیا کیا ہی۔

دوست۔ آسمین ہرن کے کباب مسلم مرغ کے کباب۔ تیتر کا قورمہ۔ آلو کا سالن۔ خمیری روٹی۔ چاول اچار مگر ہمارے آقا پانی اور ہوا پر بسر کرتے ہین۔

بدھو نفر ایسے مزے مین آئے اور اسقدر غنا ہے کہ بغیر اسکے کہ کوئی اُنسے اصرار کرے کہ بسم اللہ کچھ کھائیے فوراً دسترخوان کھول کے بیٹھ گئے اور چاولون کے ساتھ تیتر کا قورمہ نوش جان کرکے ہرن کے کباب چکھے اور پانی پی کر دراز ہوے اور باتین کرنے لگے۔

دوست۔ ہم تو ترلقمہ روز کھاتے ہین۔ آقا چاہے آب و نمک پر بسر کرین چاہے ہوا کھائین بندۂ درگاہ تو ہوا نہ پھانکینگے۔ ہم دسترخوان فراخ ساتھ رکھتے ہین اور کھانے کا اسقدر شوق ہی کہ دسترخوان کو چوم لیا کرتے ہین۔

بدھو کو انھون نے تھوڑی سی شراب پلائی اور پیتے ہی نشہ تیز ہوگیا اور اول جلول بکنے لگے او شراب تو حرامزدی مردار ہی۔ یہ گالی نہین سہالی ہی کیونکہ ع۔ ناز برآن کن کہ خریدار تست + یہ تیرے ساتھ ہم مزاح کرتے ہین۔ کیون یار۔ یہ شراب تو بن موردسکی ہوتا۔ دوست نے کہا بیشک یہ بولے سچ کہیے گا کیا پہچانتا ہون۔ سونگھے سے پہچان جاؤن واللہ کہ کون شی ہی۔ اگر پی لون تو کل اجزا بتا دون۔ تو وجہ کیا۔ ہمارے قصبے مین بڑی قدر ہی اور کثرت۔ اگر اسکی تجارت کرون تو ہزارہا لمحامین

دوست تو اسی سے تو کہتے ہین کہ گھر واپس چلو۔

بدھو۔ اچھا دو ایک روز مین پھر ہم اور آپ باہم گفتگو کرینگے۔

الغرض ان دونون نے ملکر گپین اُڑاتے اُڑاتے اسقدر شراب پی اور اسقدر بکے کہ اب تھک کے سو گئے۔ اب فصل آیندہ مین **خدائی فوجدار** اور بانکے کی گفتگو کا حال درج ہوگا۔

فصل ۱۴

یک نشد دو شد۔ **خدائی فوجدار** کے ایک ساتھی بھی ملگئے۔ ان دونون مین بڑی شد و مد سے گفتگو ہوئی منجملہ اسکے تاریخ سے منکشف ہوا کہ بانکے نے اپنی معشوقہ کی تعریف کے پل باندھ دیے کہ خوشرو نہ آجتک پیدا ہوئی نہ پیدا ہوگی۔ اسنے مجھے اپنی سوتیلی مان کے ہان نوکر رکھا دیا تھا مین نے لاکھون لڑائیان سرکین اور بڑا نام پیدا کیا اور فتح مین وعدہ کیا کہ ابکی تمکو یعنی تم سے عقد کرونگی مگر ہنوز روز اول ہی۔ ایک دن مجھ سے کہا کہ جا کے عفریتیہ فی کو نیچا دکھا اور گرفتار کرلا۔ یہ دیو فی پیتل کی بنی ہوئی ہی مگر بلا جنبش کیے ہوے

فولاد اور پتھر کی بنجاتی ہی۔ مین نے جاکے اُسکو دیکھا اور نیچا دکھا دیا اور ایسا جکڑ دیا کہ ایک ہفتے تک بیتی تک نہ ہلی۔ ایک دفعہ حکم دیا کہ بندا ناتھ پہاڑ کو جاکے تول کہ کتنا وزنی ہی ایکبار گیا کہ جاکے چاہ بابل مین سر کے بھل کود اور سرہی سے کودتا ہوا سکندر کی پرانی عملداری کی خبر لا۔ دوسرا سنتا تو ہوش اُڑ جاتے۔ یہ سب مین نے کیا مگر وہان کچھ شنوائی ہی نہین ہوتی اب اُسنے مجھے حکم دیا ہی کہ مین اس ملک بھر مین سیاحی کرون اور جتنے بلوان نامدار ہین اُن سب کو مجبور کرون کہ وہ اس بات کو تسلیم کرین کہ اُس سے بڑھ کے دنیا مین کوئی حسینہ نہین ہی اور یہ کہ مجھ سے زیادہ بہادر اور شہ زور کوئی ساری خدائی مین نہین۔ نصف حصۂ ملک تو مین پھر آیا۔ اور کل بلوان نامی اور پہلوانان ہفتخوان منازل بسالت کو زیر کر آیا اور سب سے بڑھ کر کام یہ کیا کہ سب سے بڑے کو مارا اور اپنی معشوقہ کی تعریف بزور تیغ اُسکی زبان سے سُنی۔

اس گرما گرم فقرے پر **فوجدار** نے پوچھا اُسکا نام کیا ہی۔ اُسنے اُنکا نام لیا تو یہ جل مرے۔ کہا سنو صاحب آپ نے ساری خدائی سر کی ہو۔ باشد۔ مگر یہ آخر مین جسکا نام لیا ہی وہ ہارنے والا نہین ہی اس نے کہا ارے صاحب اُسی کو شکست دی دراز قد ہین۔ دبلے پتلے ہین۔ راست قامت۔ بڑا تیکھا آدمی ناک باز کی سی ہی۔ رشک حمار گھوڑے کا نام ہی۔ ایک گنوار ساتھ رہتا ہی بدھو نفر۔ گدھا اُسکی سواری مین ہی۔ **فوجدار** بولے تو اُنکی شکل صورت کا کوئی اور ہوگا۔ وہ میرے بڑے دوستون مین یک جان و دو قالب۔ ہان پتا آپ نے ٹھیک دیا مگر کسی نے آپ پر جادو کرکے اُنکی صورت لاکے سامنے کھڑی کردی ہوگی اور اگر اب بھی تمکو اصرار ہی تو لو۔ مین ہی وہ شخص ہون۔ ع۔ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو + چاہے پیدل لڑ دیا سوار۔ بزور تیغ تمکو مجبور کرونگا۔ یہ کہکر اُٹھکے تلوار ہاتھ مین لی اور جواب کے انتظار مین تیوری چڑھائے رہے۔

فریق ثانی نے اُنکی یہ کیفیت دیکھکر کہا سنیے حضرت جسنے ایک دفعہ کسی کو زیر کیا وہ دوسری دفعہ بھی زیر کردیگا مگر رات کو اندھیرے مین نبرد آزما ہونا چوٹٹون اور بدمعاشون کا کام ہی۔ دن کو ہمارے آپ کے مقابلہ ہو تاکہ آفتاب گواہ رہے **فوجدار** نے یہ عہد منظور کرلیا۔

اب انھون نے اپنے مصاحبون کو ڈھونڈھا اور خراٹے لیتے پایا۔ فوراً جگایا۔ کہا اُٹھو گھوڑے تڑکے سے قبل تیار رکھو۔ سویرے ہم دونون مین بڑی خونخوار جنگ ہوگی کہ چشم فلک نے کبھی ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی۔ بدھو کے تو ہوش اُڑ گئے کہ اب **فوجدار** ڈھیر ہوے اور جزیرے کی سلطنت گئی گزری کیونکہ بانکے کا مصاحب اُنکی طاقت کا حال کہ چکا تھا۔ جاکے دونون نے جانورون کو

دیکھا اور سب کو تلاش کر کے نکالا۔ ذیل کا مکالمہ سننے کے قابل ہی۔

دوست۔ ایک بات اور یاد رکھو۔ ہمارے ہان یہ رسم ہی کہ جب مالک لڑتے ہین تو اُنکے مصاحبون کو بھی اُسی وقت لڑنا پڑتا ہی تو تم بھی تیار رہو۔ کل صبح کو ہم تم بھی جھٹ جائین اور ہم تمھارا اور تم ہمارا پیٹ چاک کر ڈالو۔

بدھو۔ یہ رسم آپکے ہان ہوگی۔ آپ دیوارون سے صبح کو سر ٹکرائیے گا۔ ہمارے ہان یہ رسم نہین ہی اور نہ بھلے مانسون مین یہ جائز ہی۔ بندہ درگزرا۔ چاہے وہ کسی اور کو اپنا مصاحب مقرر کرلین تو صاحب جزیرے کی بادشاہی تو گئی ایسی تیسی مین۔ اور اُلٹا پیٹ چاک کرائین۔ اگر تھوڑا سا جرمانہ ہو جائے تو بلا سے۔ ہم لڑنے بھڑنے والے آدمی نہین ہین۔ دنگئی آدمی سے نفرت۔ اور ہم لڑینگے کیا اپنا سر۔ تلوار یہان کہان۔ اور ہو بھی تو تلوار سے لڑنا کون جانتا ہی۔ اگر لڑا بھی تو اتنا روپیہ کہان سے آئیگا کہ زخمون کا علاج کروں کیونکہ جنگ مین سر ضرور کٹیگا اور کٹے یا نہ کٹے مجھے تو اسی وقت سے سر کی خیر نہین نظر آتی۔ کیا بُرے پھنسے۔

دوست۔ اچھا ایک کام کرو۔ رومالون سے لڑو۔

بدھو۔ منظور۔ ایک ہم لین ایک تم لو۔ رومالون کی لڑائی ہو بس۔

دوست۔ اور اگر ہمارے آقا نہ منظور کرین تو رومالون مین ایک ایک پتھر باندھ لو۔

بدھو۔ نا صاحب ہمین نہین منظور ہی۔ ہڈی پسلی توڑنا منظور نہین ہی۔ اگر بانس کی کھپاچ بھی ہو تو بندہ نہ لڑیگا۔ ہمارے آقا لڑ بھڑ کے چاہے کٹ مرین مرنے دو۔ دوسری دنیا مین وہ اپنی اپنی بیتی کا حال سُن لینگے ہم کیون اُنکی طرح سودائی ہو جائین۔ کھاؤ پیو چین کرو۔ مرگ مفاجات مرنے سے کیا فائدہ

دوست۔ اچھا زیادہ نہین تو آدھ ہی گھنٹا سہی۔

بدھو۔ آدھا گھنٹا تو بہت ہوتا ہی۔ مین ایک منٹ نہ لڑونگا۔ خصوصاً ایسے شخص کے ساتھ جسکا مین نے نمک کھایا ہی۔ یہ نمکحرامی مجھ سے نہوگی کہ کھا پی کے میزبان سے لڑنے پر تیار ہون۔ اور بے اشتعال طبع کے کوئی لڑائی کیونکر سکتا ہی۔

دوست۔ اسکا تو سہل علاج ہی۔ مین دو تین گھونسے زور زور سے لگاؤنگا اشتعال طبع کے لئے کافی ہی۔

بدھو۔ کہین اُلٹی آنتین گلے نہ پڑ جائین۔ ایسا نہو کہ اون چھینے جاؤ اور خود چھلے بھُنے کیسر بنکے آؤ چاہے کٹو یا مرو۔ خدا دنگئی آدمی کو دوست نہین رکھتا۔ صلح کل کو غریز رکھتا ہی۔ تم اشتعال طبع کے

اُسکے روبرو ذمہ دار ہو۔

دوست۔ بہتر ہی۔ صبح کو قلعی کھل جائیگی۔

اس وقت ہزار ہا قسم کے مرغان خوش الحان نے زمزمہ پردازی اور چہچہانا شروع کردیا۔ نسیم سحری اور صبح دلکش کے استقبال کے لیے مبارکباد گانا شروع کیا۔

وہ صبح اور وہ چھاؤن ستارون کی اور وہ نور	دیکھے تو غش کرے ارنی گوے اوج طور

نور شمس جو چھن چھن کے آتا تھا تو سپیدۂ صبح کھلکھلاتا تھا اور طیور ذی شعور کو وجد مین لاتا تھا۔ قطرہ ہاے شبنم آبدار موتیون کی طرح درختون پر جھلکتے تھے اور سبزہ بھی قطرات شبنم کی بارش کے فیض سے گویا اسطرح نکھرا تھا جیسے دُلھن نہا کے نکھرتی ہی۔ دور سے عطر و عنبر کی رشک دینے والی خوشبو پھولون سے آتی اور مشام جان کو قوت پہونچاتی تھی۔ فوارے گویا ہنس رہے تھے دریا کی روانی اور جنگل کے درختون کا وفور طرب سے تالیان بجانا عجب لطف مزید دکھاتا تھا۔ نہالان چمن مختلف رنگ کے لباس سے ناظرین کو لبھاتے تھے صبح کا تو یہ سہانا سمان تھا مگر بدھو اور رہی تاک مین تھے یہ کب چوکنے والے تھے اپنے غنیم کو صبح کے وقت دیکھا تو عجیب الخلقت آدمی پایا بڑا بدقطع ہی۔

دانت اُسکے تھے گورکن قضا کے	دو نتھنے رہِ عدم کے ناکے

دیکھتے ہی کانپ اُٹھا کہ اچھے گھر بیعانہ نہین دیا۔

فوجدار نے بھی اپنے مخالف پر نظر ڈالی اور کل امور پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ بڑی فوق البھڑک وردی پہنے ہوے ہی۔ اور بڑا بانکا سپاہی معلوم ہوتا ہی اور رہا تھ پانوٗن بہت اچھے اور خوبصورت۔ خود پر انواع و اقسام کے پر پھریرے کی طرح اُڑ رہے ہین نیزہ بھی شیطان کا ماہی مراتب معلوم ہوتا ہی مگر یہ بدھو کی طرح خالف نہین ہوے۔ للکار کے کہا ے اب اٹھو اور قبل اسکے کہ ہم تم جنگ آزما ہون بتاؤ اب تمھاری کیا راے ہی کیا مجھی کو تمنے شکست دی تھی دیکھکر اُسنے جواب دیا کہ جسطرح انڈے آپس مین ملتے جلتے دکھائی دیتے ہین اُسی طرح تم اُسکے ہمشکل نظر آتے ہو مگر تم کہتے ہو کہ ساحر تمکو دق کر رہے ہین تو ممکن ہی کہ تم کوئی اور ہو۔ اچھا غور کرکے دیکھو اور بتاؤ کہ کیا مین وہی ہون جسکو تمنے شکست دی تھی اور میدان مین آ دونون سوار ہوکر میدان مین آئے اور ادھر بانکے کا مصاحب بھی نکلا۔ بدھو بھاگ کے آقا کے پاس آئے کہا خدا کے لیے ذرا اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے مجھے اس درخت پر چڑھا دو۔ اس بدقطع [illegible] صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہی اس سے خود بدولت نے بھی اتفاق کر لیا اور کہا آؤ ہم [illegible] درخت پر چڑھا دین۔ اور مدد دے کر درخت پر سوار کرا دیا اب ان دونون مین چھڑ گئی اتفاق [illegible] بانکے کا

گھوڑا اڑ گیا اور فوجدار موقع وقت غنیمت سمجھکر بڑھے اور اس زور سے ہاتھ دیا کہ غنیم پشت توسن پر جم نہ سکا اور گرا تو بیہوش۔ وہ مارا سمجھے کہ دم نکل گیا۔ خوش خوش بدھو درخت سے اُترے مالک کے پاس آئے اور فوجدار نے گھوڑے سے اُتر کر دیکھا کہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اگر زندہ ہے تو پانی پلائین قریب جاکے دیکھا تو کہا ارے بدھو یہ تو وہ ہمارا یار طالب علم ہے جو شہر کے باہر تک ہمارے ساتھ ساتھ آیا تھا۔ بدھو نے آکے دیکھا تو کہا حضور ضرور یہ کسی جادوگر کا کام ہے اب آپ اسکو مارہی ڈالیے طالب علم تو یہ ہے نہین ضرور کوئی ساحر ہے تو جتنے جادوگر مرین اُتنا ہی اچھا۔ یہ تلوار اُٹھانے ہی کو تھے کہ بانکے کے مصاحب نے کہا خدا کے لیے ہاتھ نہ اُٹھانا یہ تھا ہمارا یار رہی۔ بدھو نے جو اسکی طرف دیکھا تو اسکی ناک ندارد۔ وہ بھیانک صورت ہی نہین معلوم ہوا کہ چہرہ لگا کے آیا تھا۔ بدھو نے غور کرکے دیکھا تو کہا ارے! یہ تو میرا پڑوسی موہن ہے۔ اسنے مسکرا کر کہا ہان یار بدھو مین موہن ہون خدا کے لیے طالب علم کو بچاؤ اس سے بڑی خطا ہوئی اور لوگون کے بہکانے مین آگیا یہ ہمارا تمہارا ہمجولی ہے

اس عرصہ مین بانکے صاحب کو ہوش آیا اور فوجدار نے ننگی تلوار گلے کے پاس رکھکر کہا اگر تم میری سی نہ کہوگے تو دم کے دم مین دم نہوگا۔ اسنے کہا مین تسلیم کرتا ہون کہ آپ کی معشوقہ زرین کمر کی پھٹی جوتی کی پھٹپھٹ کے مقابل مین میرے معشوق کی زلف عنبرین بھی گرد ہے اور آپ سب سے بڑے یل نامور ہین جنکا ثانی روے زمین پر نہین ہے۔ فوجدار نے کہا وعدہ کرو کہ جاکے ہماری معشوقہ سے ملوگے اُسنے یہ بھی وعدہ کرلیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اور التجا کی کہ اب مجھے اجازت دیجیے تو ذرا زمین سے اُٹھون گویا اُٹھنا محال ہے۔ فوجدار نے اسکو مدد دی اور اُس شکست کھائے ہوے مصاحب نے بھی ہاتھ بٹایا مگر بدھو اسکی جانب گھورا ہی کیے اور صدہا سوال کیے کہ یہ موہن ہی ہے یا کوئی اور ہے۔ جادو کے اثر کا ایسا اسکے دل پر خوف طاری تھا کہ ابتک پورا پورا یقین نہ تھا سمجھتا تھا کہ آنکھین دھوکا دے رہی ہین۔

الغرض آقا اور ملازم دونون اسی دھوکے مین رہے اور بانکے صاحب یعنی وہی طالب علم اور انکا مصنوعی مصاحب دونون کہ جیسے ہوے تھے اور بہت ہی پریشان حال تھے فوجدار اور بدھو نفر سے رخصت ہوے کہ کہین آرام کی جگہ جاکے مرہم پٹی کرین کہ زخم بہت ہی دق کر رہے تھے فوجدار اور بدھو نفر نے اپنا ڈھرا لیا اب تاریخ مین انکو چھوڑ کر جنگل کے بانکے یعنی طالب علم اور اُنکے بڑے ناک والے حسب کا حال قلمبند ہوتا ہے کہ یہ لوگ کون تھے۔

فصل ۱۵

فوجدار کا جام آرزو بادۂ مسرت سے لبریز تھا کہ ہنگامۂ ستیز مین سرخرو رہے اور بڑے

موذی کو مارا اور زیر کیا اتنے بڑے نامی بل معروف وجری کو شکست دی۔ اور یہان تک کامیاب ہوے کہ اُس سے قول لے لیا ہی کہ معشوقہ کو جاکے سب امور ضروری سے مطلع کرنا اور یہان آکے جواب کہ جانا ورنہ بُری ٹھہرے گی۔ حالانکہ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید کا معاملہ تھا۔ وہ تو بیچارہ اس پھیر مین تھا کہ جاکے مرہم پٹی کی فکر کرے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہی۔ اسکے بعد تاریخ مظہر ہی۔ کہ جب طالب علم نے **فوجدار** کو مجبور کیا کہ اگر معرکہ آرائی اور نبرد آزمائی کے لیے جانا ہی تو جلد جاؤ ورنہ لگاؤ یہ بات کوئی بدی کی راہ سے نہین کہی تھی بلکہ خلیفہ اور پادری صاحب کی صلاح سے یہ کارروائی کی گئی تھی کیونکہ یہ تو یقین ہی ہو گیا تھا کہ **فوجدار** کا روکنا محال ہی اب وہ کسی کی مان کے نہین ہین۔ بہتر یہ ہی کہ یہ پھر جنون کے گھوڑون پر سوار ہو کر روانہ ہون اور ادھر طالب علم ایک آدمی کو لیکر انسے اثنائے راہ مین بھڑے اور شرط یہ ہو جاے کہ جو مفتوح ہوگا وہ فاتح کے حکم موجب چلیگا اور یہ بھی یقین تھا کہ **فوجدار** جھوٹ نہ بولینگے اور لوگون کو اچھا موقع ملیگا کہ انکے مرض جنون کا جم کے علاج کرین۔

طالب علم اور موہن جو بدھو نفر کا دوست اور پڑوسی اور سادہ مزاج آدمی تھا دونون مدد کو چلے۔ طالب علم تو خوب مسلح ہو لیا اور اوپچی بنا ہوا اور موہن نے ٹکے والا چہرہ لگا لیا جس سے صورت ازبس مہیب ہو گئی تاکہ بدھو نفر اور **فوجدار** کوئی اِن دونون کو نہ پہچان سکے کہ کون ہین۔ دونون اسی راستے سے چلے اور جب گاڑی والون اور موت اور شہنشاہ سے مار پیٹ ہونے کو تھی تو یہ بھی قریب ہی تھے۔

موہن نے کہا اگر مین بیچ بچاؤ نہ کرون تو بدھو کی صلاح سے تمھارا تو کام ہی تمام ہو گیا تھا کسی کام کا شروع کرنا اور کر گذرنا تو آسان ہی مگر انجام کو پہونچانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہی۔ تم بدھو نفر کو تو ہنستے تھے کہ سڑی سودائی ہی اور خود یہ کیا ہو گیا کہ اب ہلدی لگانے کی ضرورت ہوئی۔ اب فرمائیے سب سے بڑا سودائی کون ہی سرکار یا خدائی **فوجدار** اُسکا تو دماغ صحیح نہین ہی تم کیون جنون خریدتے ہو۔ طالب علم نے کہا فرق اِن دونون دیوانون مین یہ ہی کہ جو اصلی دیوانہ ہی وہ تو ہمیشہ اس مرض مین مبتلا رہیگا اور جو دیوانگی خریدتا ہی وہ ایک دفعہ کے بعد پھر یہ سودا نہ خریدیگا۔

موہن نے کہا تو اس حالت مین جب مین نے حضور کی مصاحبت کی کوشش کی تو مین واقعی سودائی تھا اب وہ سودا سر سے دور ہوا۔ اب میری خواہش ہی کہ چپ چاپ گھر پہونچ جاؤن اور بس۔ طالب علم نے کہا ہان بھئی تم اپنے گھر جاؤ مگر مین جب تک **فوجدار** کو اچھی طرح ٹھیک نہ بنا لونگا تب تک گھر نہ جاؤنگا اب یہ خواہش نہین ہی کہ اسکے مرض دیوانگی کا علاج کرون بلکہ اب انتقام کی خواہش ہی کہ اُس سے

بدلہ لون درد اسقدر ہی کہ اب فرشتہ بنکے ایسے خیالات کا جاگزین ہونا محال ہی کہ۔ع۔ درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست +

دونون گفتگو کرتے ہوے ایک گانون کے قریب آئے اور وہان ایک جراح ملا جسنے انکی مرہم پٹی کی موہن انکو چھوڑکے چل دیے۔ اور طالب علم وہان رہ گئے اور انتقام کے ذریعے ڈھونڈھا کیے تاریخ سے اسکا حال پیچھے معلوم ہوگا بالفعل تو فوجدار ہمشاش بشاش ہین۔

فصل - ۱۶

خدائی فوجدار اس کامیابی اور فتح نمایان سے اسقدر محظوظ ہوے کہ گزشتہ باتین سب بھول گئے اور مغرور ہوگئے کہ ہم سے بڑھ کے دنیا مین کوئی بہادر یل نامدار نہین ہمچو من دیگرے نیست جہان جہان پٹتے تھے جہان جہان جوتیان کھائی تھین پتھر پڑے تھے۔ دانت ٹوٹے تھے وہ سب بھول گئے اور ساحرون کے سحر اور عیارون اور عیارنیون کی عیاری سے بھی بے خبر تھے مورخ کہتا ہی کہ اس فتح نمایان نے **فوجدار** صاحب کو اور بھی سرکش کردیا اور جنون کا جوش بدرجہا بڑھ گیا۔ انکو اگر کوئی خیال تھا تو یہ تھا کہ کسی ترکیب سے انکی معشوقۂ ماہ طلعت سحر کے پھندے سے بچین۔ اتنے مین بدھو نفر نے انسے کہا حضور واللہ ابتک مجھے اپنے پڑوسی موہن کی ناک جو شیطان کی آنت سے بھی بڑی تھی بخوبی یاد ہی۔ خدا کی مار ناک ہی کہ بیکس کا لگا۔ وہ بولے ارے ظالم تو اب تک اسی دھوکے مین ہی کہ وہ طالب علم تھا اور اُسکا مصاحب تیرا یار موہن۔ اسنے کہا آنکھ ناک کان مُنھ چہرہ بات چیت سب وہی۔ آواز وہی۔ میرے بال بچون کا پتا تک دیا میرا پڑوسی ہی۔ **فوجدار** نے کہا اچھا آؤ اسپر ہمارے تمھارے بحث ہو۔ یہ بتاؤ کہ طالب علم مذکور کو تلوار اور نیزے اور بندوق سے کون سی بحث ہی۔ اُسکو بھی جانے دو۔ مجھ سے اُس سے کونسا ایسا جھگڑا ہی کہ وہ خواہ مخواہ میرا دشمن ہوجاتا اور پھر اسکو کیا پڑی تھی کہ وہ گھر بار چھوڑکے یہان مجھ سے لڑنے آتا۔ بھلا کوئی بات بھی ہی۔ بات یہ ہی کہ چونکہ مجھ سے اور طالب علم سے ایک قسم کا لطف مزید اور تپاک ہی اس سبب سے سب میرے اور اُسکے دشمن ہوگئے۔ مگر۔ع۔ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + بازوے توانا اور قوت سردست سے اگر اس نابکار کا سر نہ توڑا ہو جسنے مجھکو اور میرے دوست طالب علم کو لڑوانے کی کوشش کی تھی تو نام نہین۔ ارے بیٹا یہ ساحر بذات انسان کو سور اور گدھا اور بیل بنادیتے ہین یہ بڑے

دیکھ — تے ہین۔ انکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ افسوس کہ مین اپنی پیاری مطبوعہ مطلوبہ کو گنواروں کی شکل مین سر پیٹنے کا موقع ہی۔

بدھو ہی دل مین ہنستے تھے کہ اسکو ایسا اُلو بنایا ہی کہ کبھی کبھی تو یاد کریگا سات تیرے گیدی کی

نامعقول! مین نے بھی ایسا بنایا کہ عمر بھر نہ بھولیگا انکی معشوقہ کو کسی ساحر نے گنوار بنا دیا۔ ہو نہ ایا کوئی پوچھے وہ معشوقہ کون ہی۔ اور وہ ساحر کون ہی۔ وہ ساحر ہم ہین اور وہ معشوقہ خدا جانے کون بختی ہی۔ مگر میان بدھو دل ہی دل مین باتین کرتے تھے کہ مبادا یہ سُنلے اور راز افشا ہو جاے۔

اتنے مین ایک آدمی گھسی گھوڑی پر سوار انکے قریب آیا۔ سبز کوٹ در برجسمین اودی مخمل کی چوڑی چوڑی گوٹ تھی اور گھوڑی کا سب سامان ارغوانی اور کاہی تھا۔ تیغ صفہانی کمر سے لگی ہوئی۔ بڑا وضعدار بانکا آدمی۔ جب قریب آیا تو بہت بانکپن اور بھلمنسی کے ساتھ سلام کیا اور جانے لگا کہ اتنے مین فوجدار نے روکا اور کہا اگر آپ کو کوئی عجلت نہو اور اسی سڑک سڑک چلنا ہو تو ساتھ ہی ساتھ چلیے اُسنے گھوڑی کو روک کر کہا مین تو چاہتا تھا مگر مین ڈرا کہ شاید گھوڑی کو دیکھکر آپ کا گھوڑا بھڑکے۔ اتنے مین بدھو بولے ابی جناب یہ اصیل گھوڑے ہین۔ اگر گھوڑی بھی اشارہ کرے تو یہ اپنی وضعداری نہ چھوڑین۔ شائستہ گھوڑے ہین صرف ایک دفعہ تو البتہ ذرا شیطان نے انکو انگلی دکھائی تھی اور ہم اور ہمارے آقا کی شامت آئی تھی پھر تب سے کان تک نہین ہلاتا۔ گھوڑی کی جانب تو آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھتا۔

گھوڑی کو روک کر اُسنے فوجدار اور فوجدار نے اُسکی جانب غور سے دیکھا اور وہ فوجدار کی اونکی وضع دیکھکر حیران ہوا کہ این کیست۔ عمر کوئی پچاس کے پیٹے مین۔ بال کچھڑی شکل صورت سے رئیس معلوم ہوتا تھا انکو اور انکے نقات گھوڑے دونون کو عجیب الخلقت پایا۔ فوجدار سمجھ گئے کہ ہمین غور سے از سر تا پا دیکھ رہا ہی قبل اسکے کہ وہ کچھ کہے آپ خود ہی بول اُٹھے مین خوب جانتا ہون کہ آپ میری اس اونکی وضع سے بہت متحیر ہوے ہونگے اور یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہین۔ وہ قطع ہی اللہ کی عنایت سے ایسی ہی مین اس صدی مین وہ کارنمایان کر رہا ہون جو قطر لیس مقطوتی اور برادق آملی اور باژ ذیق سندہ ملغونی نے مدت ہوئی کیے تھے۔ ظلم کی بیخ کنی ہمارا خاص کام ہی دیون اور شاہنشاہان عظام سے نبرد آزما ہونا کار مین فوجدار ست۔ یون اپنے مُنہ میان مٹھو بننا تو فضول ہی مگر جواب نہین رکھتا۔ میری اور میرے گھوڑے اور مصاحب کی قطع اور وضع پر حیرت نہ کیجیے کیونکہ اب آپ کو میرے پیشے کا اور میرا حال بخوبی معلوم ہو گیا ہی جب فوجدار نے زبان بند کی تو دیر کے بعد اُسنے جواب دیا۔ دسنیے جناب۔ واقعی آپ کی قطع اور وضع دیکھکے مجھے سخت حیرت ہوئی تھی اور اب اور بھی زیادہ حیرت ہوئی کہ اس زمانے مین بھی پرانی جہالت ابتک باقی ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ اُن پرانے فشن کے بانکون کا اب اس دنیا مین کون کام ہی نہ کسی کے نوکر نہ چاکر خواہ مخواہ پرائے پھٹے مین پانون ڈالنے کو مستعد۔ یہ جتنی باتین کتابون مین لکھی ہین سب مہمل۔ غلط محض۔ بیوون اور یتیمون کی مدد کر رہے ہین۔ ظالم کے ظلم سے مظلوم کو بچاتے ہین۔ فوجدار بولے ابھی آپنے

دنیا ہی نہین دیکھی ہی۔ اے بندہ نواز ہماری سوانح عمری لوگون نے جیتے ہی جی ہاتھون ہاتھ چھاپ دی اور ہمین ان جنگلون اور محاربون اور لڑائیون کا ذکر ہی جو ہمسے اور دیوون اور جنون سے ہوئی تھین اس شخص نے کہا اگر تمھاری سوانح عمری واقعی کسی سودائی نے لکھی ہی تو واللہ اسکے مقابل مین اور سب مہمل اور اول جلول کتابین گرد ہوگئی ہونگی) **فوجدار** نے کہا اچھا آپ ذرا بندے کے ساتھ رہیے ابھی ابھی معلوم ہوجائیگا کہ ان کتابون مین غلط بیان ہی یا صحیح۔

اس گفتگو سے اسکو معلوم ہوگیا کہ یہ شخص پاگل ہی کچھ کہنے ہی کو تھا کہ **فوجدار** نے پوچھا جناب کا کہان سے آنا ہوا اور اسم مبارک کیا ہی اسنے کہا مین ایک چھوٹا سا رئیس ہون اور ایک موضع مین میرا مکان ہی جہان ہم اور آپ انشاء اللہ آج ساتھ ہی کھانا کھائینگے۔ میرا نام عبداللہ ہی کچھ علاقہ ہی۔ بی بی بال بچون مین زندگی بسر کرتا ہون شکار کا بہت شوق ہی کتب بینی کا بھی ذوق ہی اکثر اپنے احباب اور ہمسایون کی دعوت کرتا ہون نہ کسی کے بھلے مین۔ نہ کسی کے برے مین۔ کسی کے کام سے غرض نہین۔ راہ پے بردکا ہے بخور غربا کی مدد بھی حتی الامکان کرتا ہون۔ بغض وحسد عداوت سے طبیعت کو نفور ہی۔ مرنجان مرنج مزاج پایا ہی مذہبی کتابون کا مطالعہ زیادہ رہتا ہی اور پرستش کو سعادت سمجھتا ہون اور خدا کے رحم اور فضل وکرم پر بھروسا ہی بدھو یہ سب ذکر بڑی توجہ سے سن رہے تھے اور اسکو ایک راستباز اور ایماندار خداترس اور رسیدہ آدمی سمجھکر آپ گدھے سے اترے اور جھٹ اسکا قدم لیا اور صدق دل سے بوسے لیے اسنے حیرت مین آکر پوچھا بھئی یہ میرے قدم کیون چومتے ہو۔ اسکے کیا معنی۔ بدھو نے کہا بس مجھے قدم چومنے دیجیے۔ اور یہ کہکر پھر گدھے پر سوار ہوے **خدائی فوجدار** یہ حرکت دیکھکر بعد مدت ذرا مسکرائے اور رئیس کو اور بھی زیادہ استعجاب ہوا۔

فوجدار صاحب انکی گرستی کا حال پوچھنے لگے کہیے آپ کے کتنے لڑکے ہین علماے اجل کا قول ہی کہ جسقدر خوشی انسان کو دوستون اور بچون سے ہوتی ہی کسی سے نہین ہوتی۔ اسنے کہا میرے ایک لڑکا ہی اٹھارہ برس کا۔ اگر یہ لڑکا نہوتا تو مین اور بھی زیادہ خوش ہوتا۔ اس وجہ سے نہین کہ وہ بد ہی بلکہ اسوجہ سے کہ جیسا ہونا چاہیے ویسا نہین ہی۔ مین چاہتا ہون کہ مذہبی کتابون کو پڑھے یا سائنس۔ مگر وہ شعر شاعری کا شائق ہی۔ دیوان حافظ اور رباعیات عمر خیام اور شاہنامۂ فردوسی طوسی بہت پڑھتا ہی۔ اس بحث کی فکر رہتی ہی کہ ناسخ اچھے تھے یا آتش۔

فوجدار نے کہا بندہ نواز آپ کو یہ بھی معلوم ہی کہ لڑکے جواہرات سے بھی زیادہ بیشبہا ہوتے ہین اچھے ہون یا بُرے۔ والدین پر فرض ہی کہ بچون کو اعلیٰ درجے کی تعلیم دین اور نیکی کا ڈھرا سکھائین

شعر و سخن بندہ نواز مثل ایک عورت نوخیز زن جمیلہ کے ہی جسکی شادی نہوئی ہو جس کسی کے ساتھ اسکی شادی ہوا سکو لازم ہی اُسکی دلشکنی نہ کرے اور خاطر کرے اور گنواروں اور احمقوں کی صحبت سے بچاوے۔ اگر اس عروس زیبا شمائل کو انسان اچھی طرح سنوارے تو دنیا مین نام ہو جاوے۔ باقی رہا یہ امر کہ ناسخ اچھے تھے یا آتش۔ اسکا جواب یہ ہی کہ اپنے اپنے رنگ مین دونون اچھے تھے۔ اصل یون ہی کہ شاعری سیکھنے سے انسان نہین ہوتا بلکہ شاعر کے ساتھ شاعری پیدا ہوتی ہی یہ خلقی جوہر ہی آپ اپنے لڑکے کو علم نجوم بھی سکھائیے۔ اور فرسٹ کلاس جنٹلمین بنائیے۔ شعر شاعری بھی عمدہ شی ہی اور بادشاہ اور شہزادے تک شاعر کی قدر کرتے ہین۔

رئیس کو انکی تقریر سے اپنی راے بدلنی پڑی اب انکو یقین ہوا کہ یہ دیوانہ نہین ہی اتنے مین فوجدار صاحب کی نظر ایک گاڑی پر پڑی جسپر شاہی جھنڈون کے پھریرے اُڑ رہے تھے۔ انھون نے بدھو کو آواز دی کہ ارے یار۔ ذرا ادھر آؤ اور ہمارا خود ہمکو دو۔ بدھو ایک گھوسی سے تازہ دودھ لے رہے تھے سنتے ہی دوڑ پڑے۔ گدھے کو ایڑ لگائی تو آقا کے قریب آئے اور ایک ایسا عجیب و غریب معاملہ ہوا کہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔

فصل ۱۷

پیارے ناظرین۔ مورخ۔ مظہر ہی کہ جب **خدائی فوجدار** نے بدھو کو آواز دی کہ خود پہلوانی جلد لاؤ تو وہ گھوسی سے اسوقت تازہ دودھ لے رہے تھے فوراً دوڑ پڑے۔ کہا حضور۔ ارشاد۔ **فوجدار** نے کہا۔ بھئی بڑے موذی سے ابکی سابقہ ہی وہ آگیا۔ بڑا معرکہ ہونے والا ہی۔ رئیس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو حیرت ہوئی کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ صرف ایک سرکاری گاڑی آرہی ہی پھریرون سے یہ سمجھا کہ سرکاری روپیہ آسیمن ہوگا۔ **فوجدار** سے کہا مگر انکو ایسی باتون کا کب یقین آتا تھا۔ **فوجدار** نے انسے کہا۔ ع۔ علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد۔ جنگ کے پہلے ہی سے انسان کو مستعد ہو رہنا چاہیے مبادا ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے اور میرے دشمن دو قسم کے ہین ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ واللہ اعلم کس رخ سے حملہ آور ہون پھر بدھو سے خود کے طالب ہوے اب سُنیئے کہ جلدی مین بدھو نے دودھ کا پیالہ خود مین رکھدیا اور اب مارے بوکھلاہٹ کے خود مع دودھ اسی طرح دے دیا اور دودھ چہرے اور جسم اور کپڑون پر گرا۔ جھلا کر کہا ارے بدھو ذرا دیکھ تو یہ سفید خون کہان سے آیا۔ سر سے پانون تک خون ہی خون ہو گیا اور سب سفید۔ ذرا رومال تو لاؤ۔ خود اُتارا تو پیالہ بھی گرا مگر خود بدولت ایسے چوندھیاے ہوے تھے کہ ذرا خبر نہوئی۔ بدھو دل مین ہنس رہا تھا کہ اچھے اُلو بنے مگر خوف یہ تھا کہ مبادا **فوجدار** کو

حال معلوم ہو جاے اب سینے کہ گاڑی قریب آئی اُسپر گاڑیبان اپنے قاطر پر سوار تھا اور ایک آدمی اسکے پاس بیٹھا تھا۔ **فوجدار** سامنے کھڑے ہوگئے۔ کہا یہ کسکی گاڑی ہی اور تم لوگ کون ہو اور کہان جاتے ہو گاڑیبان نے کہا گاڑی میری ہی۔ اسمین جنرل بیر جنگ کے دو شیر ہین جو اُنھون نے بادشاہ کی نذر کے لیے بھیجے ہین آپ سڑک سے ہٹجائیے یہ دونون اسوقت بھوکے ہین۔ **فوجدار** مسکراے کہا وہ سیر تو ہم سوا سیر۔ شیرون کی بھی کوئی حقیقت ہی بڑے ہون خواہ چھوٹے بنگال کے ہون یا افریقہ کے۔ اچھا اب سنو ہم **خدائی فوجدار** ہین جانورون تک پر ظلم روا نہین رکھتے۔ لے اب بس انکو کھول دو۔ اگر یہ اپنی مرضی سے اسمین جاتے ہون تو لیجاؤ ورنہ ابھی کھولدو اور نکھولوگے تو یہ نیزہ پار ہوگا۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی سڑی ہی کہا حضور اپنی مرضی سے یہ جاتے ہین آپ نے مسکراکر کہا یہ بھونڈے چکلے کسی اور کو جاکے دینا۔ اگر اپنی مرضی سے جاستے ہین تو کٹہرا کھولدو۔ بند کیون کیا ہی۔ اتنے مین بدھو نے ٹیس سے کہا سرکار ذرا انکو سنبھالیے اگر شیر کھولدیئے گئے تو ہم سب کو مارڈالینگے۔ رئیس نے کہا کیا یہ واقعی سڑی ہین۔ ارے یہ شیرون سے جاکے لڑینگے۔ لاحول ولاقوۃ!!! اچھا مین سمجھاتا ہون **فوجدار** صاحب سے کہا حضرت خدا کے لیے انکو نہ چھیڑیئے گا۔ وہ خفا ہوکر بولے خاموش۔ ع۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ آپ دخل نہ دین۔ او گاڑی والے کھولدے ورنہ جہنم واصل کرونگا۔ یہ کہکر تلوار لیکر چلے گاڑی والے نے کہا خدا کے لیے مجھے قاطر لیکر بھاگ جانے دو۔ فوراً قاطر گاڑی سے کھولے اور دور لیگیا۔ شیر پالنے والے نے جو ساتھ تھا باآواز بلند کہا ارے صاحبو۔ یہ اندھیر کیا ہی۔ آپ لوگ کیون اپنی جان کے گاہک ہوے ہین۔ دور بھاگ جایئے رہا مین مجھ سے سدھے ہوے ہین۔

اسپر بدھو نے پھر سمجھایا۔ سرکار یہ جادو کا کھیل نہین ہی مین نے ابھی ابھی ایک شیر کا پنجہ دیکھا پنجہ اصل ہی اس پنجے سے معلوم ہوتا ہی کہ شیر پہاڑ سے بھی بڑا ہی انھون نے بدھو کی ایک نہ سنی اور نہ رئیس کا کہنا مانا اور اب سب کی امیدین منقطع ہوگئین۔

اب سنیے کہ اگر **فوجدار** کو یہ لوگ دیوانہ نہ سمجھتے تو گرفتار کرلیتے مگر دیوانے پاگل اور شمشیر بکف سے کون بولے۔ بدھو نے گدھے کو بھگایا۔ گاڑیبان قاطر لیکے الگ چلا رئیس نے گھوڑی کو تیز کیا۔ بدھو اپنے آپ کو کوستا چلا کہ اس سودائی کے ساتھ کیون آیا۔ اور شیرون سے دور ہو جانے کی سب نے کوشش کی کہ ایسا نہو نکلتے ہی کام تمام کردین جب سب لوگ خطرے سے دور چلے گئے تو شیر کے پالنے والے نے کہا حضور اب بھی سویرا ہی ذرا تو غور کیجیے انھون نے اسکے جواب مین کہا خاموش بس کھولدے ہم پیدل لڑینگے یہ کہکر رشک حمار سے اُترے کہ ایسا نہو بھڑکے اور لیکے بھاگ جائے

اُتر کر کٹہرے کے پاس گئے اور نیزے کو سنبھال تلوار کو سوت کر پیترے بدل کے کھڑے ہوے اور خدا اور اپنی معشوقہ کو یاد کیا۔

واضح ہو کہ اس تاریخ کے مصنف نے اس مقام پر خدائی فوجدار صاحب کی اعلیٰ درجے کے اُجڈپن کی بسالت اور انتہاے وحشت کی بڑی تعریف کی ہو کہ شاباش ای نامی بہادر۔ ایک کچ لوہیا تلوار ہاتھ مین جس سے نکٹے کی ناک دیر مین کٹے اور تن تنہا میدان مین کھڑا کس سے لڑنے کو تیار ہی۔ شیر سے۔ کون شیر۔ شیر ببر۔ کیسے شیر ببر۔ ایسے شیر ببر جنسے بڑے شیر پیدا ہوے اور نہونگے الغرض خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنا نیست

اب مورخ میگوید۔ جب اس آدمی کو پورا پورا یقین ہوگیا کہ یہ سودائی اب کسی طرح نہ مانے گا اور اگر نہ کھولونگا تو مار ہی ڈالیگا چنانچہ چھوڑیگا فوراً خدا کا نام لیکر شیر نر کے کٹہرے کا دروازہ کھولدیا۔ شیر جو دیو کے برابر تھا اور بڑا بھیانک لیٹا ہوا تھا۔ پہلے تو اُسنے کٹہرے کے اندر جھومتے ہوے ایک چکر لگایا اسکے بعد ایک پنجہ باہر نکالکر لیٹا۔ بعد ازان زبان سے بدن چاٹا اور جمائی لی۔ فوجدار چاہتے تھے کہ شیر نکلے تو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالون۔

شیر نے انسانیت کی کہ اُٹھ کے دوسری جانب لیٹا۔ اُسپر فوجدار نے اُسکے پالن سے کہا ذرا اسکو دو تین گھونسے زور زور سے لگاؤ کہ اسکو غصہ آئے۔ اُسنے کہا بس اب اس سے معاف فرمائیے اب جو اسوقت نہین نکلا تو دن بھر نہ نکلیگا آپ کی جرأت کا ثبوت تو ہوگیا شیر تک لوہا مان گیا۔ فوجدار نے کہنا مان لیا اور کہا اچھا بند کردو مگر ہمکو ایک سرٹیفکیٹ دو ہم اپنے ساتھی بھگوڑون کو بھی بلاتے ہین تاکہ تمھاری زبانی ہماری بہادری کا حال وہ بھی سُنین۔ وہ بھی آئے مگر ڈرتے ڈرتے۔ آتے ہی پوچھا فوجدار صاحب کہان ہین زندہ ہین یا مار ڈالے گئے۔ اِنھون نے کہا ذرا انکی زبانی سنو۔ میرا کہنا اپنے مُنھ میان مٹھو بننا ہی۔ اِنکی زبانی سُنیے کہ کیا کارنمایان ہمنے کیے اُسنے بڑے مبالغے کے ساتھ تعریف کی کہ یہ ہوا اور وہ ہوا اور پہلے شیر مارے ڈر کے کٹہرے سے بھاگ جانے کو تھا مگر حضور جو دروازے پر کھڑے ہوگئے تو رونے لگا کہ کوچہ گریز بند ہی آخر کار قدمون پر گرا اور پھر مارے ڈر کے بھاگ کے اُدھر ہو رہا اور اگر بند نہ کرون تو مارے خوف کے مرہی جائے فوجدار صاحب نے اکڑ کر کہا کہو بدھو نفراب کہو۔ جادو کی ایسی تیسی۔ بدنصیبی اور شی ہی وہ جادو کے زور سے ہمپر غالب ہی مگر ہماری جوانمردی کو تو دیکھو بدھو نے آقا کے حکم کے بموجب گاڑی والے کو دو اشرفیان دین اور اُسنے کہا کہ مین جس سے ملونگا اُس سے آپ کی بڑی تعریفین کرونگا اور خود بادشاہ سے کہونگا۔ فرمایا کہ بادشاہ سے کہدینا کہ نوشیروان خدائی فوجدار نے شیر کو نوک دم بھگادیا۔ آج سے ہمارا خطاب نوشیروان ہی

اگلے وقتوں کے بیان نامدار نے بھی ایسا ہی کیا ہو اور بندے اُنکے مقلد ہین۔ گاڑی اب اپنی راہ لگی اور فوجدار اور بہ ھونقرا اور رئیس اپنے راستے چلنے لگے۔

رئیس شش و پنج مین تھے کبھی دیوانہ سمجھتے تھے کبھی نیم پاگل کبھی عالم۔ کبھی یہ رائے ہوتی تھی کہ باتین عالمون کی ہین اور حرکتین پاگلون کی۔ کمتا ہو ٹھیک۔ مگر ہو سڑی۔ پڑھا لکھا سودائی۔ خواندہ دیوانہ اس سے بڑھکے دیوانگی اور کیا ہوگی کہ خود سر پر ہو اور رد و مد کو جادو کا سفید خون سمجھے۔ واہ۔ اوہ اُجڈپن کے صدقے کہ شیر ببر سے لڑنے چلے۔ الو مرگئے اور اولاد چھوڑ گئے۔

اتنے مین فوجدار نے کہا جناب رئیس صاحب آپکو کوئی شک نہین کہ آپ مجھے سڑی سودائی سمجھتے ہونگے اور میری حرکتون سے بھی ایسا ہی کچھ ثابت ہوتا ہو۔ سُنیے جناب جو بہادر لوگ کہ بادشاہون کے ساتھ رہتے ہین وہ چمک دمک کی وردی سے بڑے بانکے سپاہی معلوم ہوتے ہین اور جو بہادر لوگ شہزادے یا وزیرزادے کی سواری بادہاری کے ہمراہ حفاظت کے لیے رہتے ہین وہ بھی بڑی نوک کے جوان معلوم ہوتے ہین۔ مگر۔

تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار	نہ بیابان و بادو گرد و غبار

یہ سب سے زیادہ دلاور اور بانکے اور خوبصورت وہ بہادر لوگ ہین جو گرمی اور سردی اور برسات ایک کو نہین مانتے اور تنہائی اور عزلت اور رنج اور تعب اور کشت و خون اور جنگ و جدال کو فخر سمجھتے ہین۔ اور ابدالآباد تک اُنکا نام رہتا ہو۔ کوئی یل نامدار شہزادیون کی سواریون کو زینت دیتا ہو کوئی شہنشاہون کے دربار مین سنہری رپہلی وردیان اور تمغون سے زیب بخش ہوتا ہو مگر جو سر کٹ جاتا ہو وہ بندہ ہی ہو۔ یہ بہتر ہو کہ ہمکو کوئی اُجڈ کہے بہ نسبت اسکے کہ بُودا کہے۔ بُودا کہنا ایسا ہو کہ جیسے ہمپر سو جوتے لگا دیئے اُجڈ کہو شوق سے کہو ہم اسکا کب بُرا مانتے ہین۔ ہم اُجڈ ہمارا باپ دادا اُجڈ۔ مگر بزدل کوئی کہے تو ہم اُسکو مار ڈالین۔ انسان چاہے سخی نہو۔ چاہے مالدار نہو چاہے عالیخاندان نہو مگر جری ضرور ہو۔ یہ نہ کوئی کہے کہ فلان یل نامدار بزدل اور بودا ہو۔ رئیس نے کہا ای یلان نامدار کے بعد موت نام لینے اور پانی دینے والے آفرین ہو ای بہادر آفرین۔ شاباش۔ آپنے جو کچھ کہا وہ صحیح ہو۔ تمنے اُن سب کا نام روشن کر دیا۔ اب ذرا تیز چلیے ورنہ میرے گانون اور بکان تک جاتے جاتے دیر ہو جائیگی۔ اس تکلیف کے بعد ذرا آرام بھی چاہیے۔ گو جسمانی تکلیف نہ اُٹھائی ہو مگر دل تو اُٹھائی اور دماغ اور دل کا اثر جسم پر بھی ضرور پہونچتا ہو۔ فوجدار نے کہا بھائی صاحب آپ کی نوازش اور مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہان سے ذرا

تیز چلے تو دو بجے دن کے یہ قافلہ رئیس موصوف کے مکان پر پہونچا انکا نام **فوجدار** نے بہادر مخملی پوش سبزہ گلگون رکھا تھا۔

فصل ۱۸۰

خدائی فوجدار نے اپنے یار بہادر مخملی پوش سبزہ گلگون کے مکان کا خوب جائزہ لیا۔ اور مکان کو فراخ پایا کاؤن کی قطع کا مکان تھا اور بڑے بڑے پھاٹکون پر آلات حرب بنے ہوئے تھے اور ادھر ادھر بیلین چڑھی ہوئین تھین اور دو چار بہت ہی بڑے بڑے چھپر پڑے ہوئے جنکے بانس اور رسّے نیان شیطان کے ماہی مراتب کی خبر لاتی تھین جس قصبے مین **فوجدار** کی معشوقہ طرحدار رہتی تھین وہان کے کھار مٹی کے بڑے بڑے شیرنانے مین دور دور تک مشہور تھے۔ دو شیر ایک پھاٹک پر ادھر ادھر دیکھکر انکو اپنی معشوقہ یاد آئین اور یون چہچہہ زن ہوے۔

اے شیران گلی تمھارے دیکھنے سے مجھے اپنی معشوقہ سیمبر یاد آئین۔

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا	کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

یہ شعر ایک شاعر نے سنا وہ شاعر کون تھا رئیس کا لڑکا۔ وہ اور اسکی مان دونون **فوجدار** سے ملنے آئے۔ انکی قطع اور وضع دیکھکر دونون کو ازبس حیرت ہوئی۔ **فوجدار** صاحب زاہوار سے اترے اور بہت ادب کے ساتھ اجازت چاہی کہ رئیسہ کے ہاتھ کو بوسہ دین۔ رئیس نے کہا بی بی اپنی خلقی اور معمولی اخلاق سے نوشیروان شیرافگن **خدائی فوجدار** صاحب سے ملو آپ یل نامدارمین اور بڑے جڑی بہادر سپہ سالار۔ تمام دنیا مین آپ سے زیادہ اور کوئی نہین ہے۔ یہ رئیسہ جسکا نام مہمیز تھا بڑے تپاک سے انسے ملی اور **فوجدار** صاحب بھی بہ اخلاق و ادب پیش آئے اور الفاظ شستہ استعمال کیے انسے اور اُس لڑکے سے بھی خلق و اخلاق کی گفتگو ہوئی۔ اور اسکی گفتگو سے **فوجدار** سمجھ گئے۔ کہ لڑکا ذکی اور ہونہار ہے۔

مورخ نے رئیس کے مکان کا کل حال بیان کیا ہے کہ اُس امیر کے مکانین کیا کیا اسباب تھا مگر ترجمہ کتاب نے انکا ذکر مرفوع القلم کر دیا کیونکہ خفیف خفیف باتون کا ذکر اوکی سرانے کے خلاف ہے رئیسہ نے اپنے معزز مہمان کی خاطرداری اور تواضع مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ وہ یہ دکھانا چاہتی تھین کہ گو مین گانؤن مین رہتی ہون مگر مجھے مہمانداری اور مہمان نوازی کے طریقے خوب یاد ہین **فوجدار** کو بدھو نفر میزبان کے حکم سے ایک کمرے مین لیگئے اور وہان انکے ہتھیار اُتار کر ایک کونے مین رکھے اب یہ ایک سفید پتلون اور سفید شرٹ پہنے تھے کئی گھڑے پانی سے انھون نے منہ دھویا کیونکہ دھو

سستی کا ہلی عیاشی کا ڈنکا بجتا ہی۔ رئیس زادے نے اپنے دل مین کہا اب انکی دیوانگی جوش پر ہی اور اگر نئے قسم کے دیوانے کو ہم دیوانہ نہ سمجھینگے تو خود دیوانے۔

یہان پر انکی گفتگو ختم ہوئی تو کھانے کی گھنٹی بجی اور رئیس نے اپنے صاحبزادے سے پوچھا کہ مہمانکی لیاقت کا تمنے کیا اندازہ کیا اس نوجوان نے کہا اچھے اچھے اور لائق سے لائق ڈاکٹر سٹرپک کر جائین مگر ممکن کیا کہ انکے دیوانہ پن کا علاج کرسکین۔ عجیب قسم کی دیوانگی ہی۔ پڑھا لکھا سڑی اسی کو کہتے ہین۔

اب کھانا کھانے بیٹھے۔ انواع اقسام کے کھانے۔ لذیذ و نفیس۔ **فوجدار** صاحب ایک بات سے بہت ہی خوش ہوے وہ یہ کہ جسکو دیکھو خاموش۔ سناٹا پڑا ہوا۔ کھانا کھانے کے بعد دسترخوان اُٹھایا گیا اور شعر شاعری کی بحث شروع ہوئی۔ **فوجدار** صاحب نے رئیس زادے سے کہا شعرا مین آپ کو کسکا کلام پسند ہی اُنھون نے کہا میر اور آتش اور غالب اور صبا کا کلام۔ **فوجدار** نے اُنکی راے سے اتفاق کیا اور کہا سودا اور ناسخ کو کیون چھوڑ دیا۔

رئیس زادہ۔ ناسخ کا کلام بھی خوب ہی اور سودا سے بڑھ کر ہاجی کوئی نہ تھا۔

فوجدار۔ مرثیہ گویون مین آپ کسکو بہتر سمجھتے ہین۔

ر۔ انیس کو۔ میر انیس صاحب مبرور۔

ف۔ اور دبیر کو کیسا سمجھتے ہین۔

ر۔ وہ بھی اپنے رنگ مین اچھے تھے مگر اس سے بہتر رباعی کوئی کہ تو دے۔

آغوش لحد مین جبکہ سونا ہوگا	جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی مین آہ کون ہوویگا انیس	ہم ہونگے اور قبر کا کونا ہوگا

ر۔ سبحان اللہ۔ یہ رباعی بھی ملاحظہ ہو۔

جسروز کہ ہو اذا السماء انشقت	اور ہو وے عیان اذا النجوم کدرت
خاتون قیامت یہ کرینگی فریاد	اولاد مری بائے ذنب قتلت

ف۔ بلاغت زیادہ ہی۔

ر۔ بیشک مگر کس قابلیت کے ساتھ۔ ایک شاعر کا شعر آپ کو سناؤن بلکہ دو شعر۔

ہوش میخوار کو اے ساقی گلفام آئے	جان آجائے لبون تک جو لب جام آئے

ف۔ خوب کہا ہی۔ بہت ہی خوب کہا ہی۔

ر۔ اور سنیے۔

واں بھی ناکام رہے خلق سے ناکام آئے	ہم لب گور تھے جب آپ لب بام آئے

ف - خواجہ صاحب کا یہ شعر ہمیں ازبس پسند ہے۔

بھول کر ای چاند کے ٹکڑے اِدھر آ جا کبھی	میرے ویرانے میں بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

ر - خوش گفتہ است - صبا کا شعر سنیے گا۔

دل میں اِک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے	بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیے کیا یاد آیا

ایک مثنوی کے چند اشعار سُناتا ہوں - ساقی نامہ سنیے۔

لندن کی پلا دو آتشہ مے	آ پیر مغاں کدھر چھپا ہے
ہمن برسے گا میکدہ پر ای یار	لندن کو جو تو کریگا سرشار
واتا پلوا شراب اچھوتی	جسکو خوشرنگ تیز چوکھی
کوثر کی کھنچی تہمیں ہے منظور	لیڈی وائین جسے پیے حور
سرجوش شراب ناب لادے	بوتل منہ سے مرے لگا دے
بوتل سے نہو گی میری سیری	مشکیزے میں لا شراب شیری
رم جھم یہ برس رہا ہے پانی	بے مے ہے حرام زندگانی
فتوے واعظ کا کون مانے	لاکھوں میں پیوں گھلے خزانے
گھر گھر کے یہ آ رہے ہیں بادل	میخانے کو کر دے تو بھی جل تھل

واعظوں کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔

کیوں قبلہ اگر کوئی پری چھم	بانازو کرشمہ
بحر خوبی ز پائے تا فرق	ہنستے کہتی ہوئی انا
پھڑکا فی ہوئی وہ بوٹی بوٹی	ابھرا سینہ بھوری چوٹی
پرکالہ آتش دستم گوش	نسرین تن و نسترن بناگوش
غیرت دہ گلرخان نوشاد	شیرین حرکات اور پریزاد
لپٹا نے گلے کے مری جان	جو کچھ کہوں مان لو میں قربان
پی لو یہ شراب پرتگالی	اٹھی ہیں گھٹائیں کالی کالی
اچھا ہو برا ہو میں ہوا پی	جو کہیے سب وہ کیجیے آپ

فوجدار نے ایک قہقہہ مستانہ بلند کیا اور کھڑے ہو کر کہا۔

اے نوجوان غیرت سحبان رشک شعرائے ہند وایران مین اور میرا خدا ساری خدائی مین تمھارا سا
لوئی شاعر عزا سخندان بے ہمتا نہین۔ شعر غلا ... تمھاری لونڈی کا نام ہی۔ از آدم تا این دم
از خاقانی تا قاآنی تمھارا ثانی کوئی نہیں ... ن سنج خلق مین خلق نہین ہوا از برائے خدا کچھ
ور بھی اپنا پاکیزہ کلام سنائیے۔ اب سنیے ... ادے کو خوب یقین تھا کہ فوجدار دیوانہ آدمی ہی
مگر۔ ع۔ خوشا مدہر کرا کردم خوش آمد۔ پھول۔ ... ندپڑھا۔

ہان ساقیا چھکا دے مئے لالہ فام سے	... نون لب لب رنگین جام سے
مطلب نہین تمیز حلال وحرام سے	ہم ... ض ہی ہمین اپنے کام سے

مانند ہوش بھاگین عدو خو ... ہو
موج شراب ہاتھ مین اپنے حسا ...

فوجدار نے اس شعر کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اب کو ... جواب دینے والا نہین ہی
چار روز کے بعد فوجدار اپنے میزبان سے خوش خوش رخصت ... مگر میان بدھو نفر کو
بڑا رنج تھا کہ مفت کا کھانا اور آرام چھوڑکر اب جنگل بیابان مین پر ... ونا پڑیگا۔ چلنے کے قبل
فوجدار اور بدھو نفرین بڑے مزے کی گفتگو ہوئی جس ... اور رئیس زادہ
اور بھی محظوظ ہوے۔

بدھو۔ حضور وہ جزیرہ جسکے ہم بادشاہ ہونگے اب کب ملیگا۔

ف۔ اسوقت ہم شاہ ... ۔

... بیت مائل ہو تو از برائے خدا اپنی رائے ... مطابق
... کا ورنہ شعر تباہ ہو جائیگا۔

ت۔ اوگھا مڑ توجہ دانی۔

... ئیس اور رئیس زادے نے اس مہمل لاطائل گفتگو کا بڑا لطف اُٹھایا۔ اور اخلاق ... ہم
... ن ہو کر دونون رخصت ہوے فوجدار صاحب رشک حمار پر سوار اور بدھو
گدھے کی پیٹھ پر۔

فصل ۱۹

فوجدار صاحب چند ہی قدم رئیس کے گھر سے آگے بڑھے ہونگے کہ چار سوار ملے
... لب علم اور دو گنوار۔ دونون گدھون پر سوار گنوارون کے پاس گوئی شے تھی جو معلوم ہوتا تھا

کہ وہ کسی بڑے شہر سے آئے ہین اور ان دونون کے پاس بھی کچھ چیزین تھین۔ **فوجدار** کو دیکھتے ہی ان سبکو حیرت ہوئی اور قطع شریف۔ **فوجدار** نے سلام کیا اور جب انکو معلوم ہوا کہ ہمارا اور انکا دونک ساتھ ہوگا تو بڑے خوش ہوے۔ اب سنیے کہ انکی تیز قدم گھوڑی بنکے رشک حمار سے آگے بڑھنے لگی تو انھون نے ڈانٹا کہ ذرا باگین روکے ہوے اور کہا سنو صاحب ہم یل نامدار ہین۔ **خدائی فوجدار** ہین شیر افگن ہمارا خطاب ہی۔ گنوار تو ذرا بھی نہ سمجھے کہ ع۔ چہ میگوید ابولفہ فراہی ؟ مگر طالب علم سمجھ گئے کہ سودائی ہی۔ ایک نے کہا اگر آپ کسی ضروری مہم پر نہ جاتے ہون تو ہمارا بھی ساتھ آج سفر مین کیجیے ہم ایک برات مین جاتے ہین بڑی دھوم کی شادی ہی کئی کوس تک برابر جلوس رہیگا۔ پوچھا کیا کسی شہزادے کی شادی ہی کہ اسقدر دھوم دھام ہی۔ کہا نہین۔ ایک کسان کی شادی ہی دولھا دنیا بھر کے کسانون سے مالدار ہی۔ دُلھن ایسی طرحدار ہی کہ اتنی حسینہ جمیلہ تمام عالم مین نہین۔ دولھا کا نام امیر کبیر ہی اور دلھن کو گلاب کا پھول کہتے ہین۔ دولھا کا سن بائیس برس کا دُلھن اٹھارہ برس کی برابر کی جوڑی۔ چاند سورج کی جوڑی۔ برات کے ساتھ ناچ بھی ہوگا اور تلوار کی لڑائی بھٹیاریون کی لڑائی مینڈھون کی لڑائی۔ ہاتھیون کی لڑائی۔ گینڈون کی لڑائی بھی ہوگی اور بھیڑ بھی ساتھ ساتھ ہوتا جائیگا۔ سبز پری اور پکھراج پری اور شہزادۂ گلفام۔

محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہی	سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی
جسکا سایہ نہ کبھی خواب مین دیکھا ہوگا	آدمی زاد مین وہ آج پری آتی ہی

دولھا بڑا شکاری بڑا کھلاڑی بڑا لڑیا ہی۔ اس جرأت کو ملاحظہ فرمائیے کہ اکیلا گھڑیال کا شکار کرتا ہی۔ گھڑیال کے کُنڈ مین بے تحاشا کود پڑتا ہی اور شیر کی طرح لڑتا ہی آؤ دیکھتا ہی نہ تاؤ دھم سے کود پڑتا ہی اور شیر کی طرح لڑتا ہی میرا شیر۔ ہاتھ مین صرف ایک دو ہاتھ کی چھڑی۔ اِدھر یہ کودا اور اُدھر گھڑیال لپکا۔ آدمی کی بو پر لپکتا ہی۔ اسکے لپکتے ہی اسنے پھرتی کے ساتھ غوطہ مارا اور گھڑیال بھی ڈوبا۔ اور یہ تڑسے وہ ہوا گھڑیال پھر بلا کی طرح لپکا اور یہ تیر کی طرح غائب۔ اُدھر وہ بھلایا اور اِدھر انکو طیش آیا۔ یہ پھر غوطہ مار کے مستعد کارزار ہوے۔ اور اکی دفعہ غصے مین آکے وہ انکو چھاپ بیٹھا اور انھون نے چھری سے پیٹ کو چاک کر ڈالا۔ وہ مارا۔ خون جو دریا کے سطح پر آیا تو لوگ سمجھے یہی مار ڈالا گیا اور تھوڑی ہی دیر مین اسنے گھڑیال کو نکال کے پھینکدیا۔

فوجدار کی باچھین کھل گئین۔ کہا واہ رے بہادر۔ ایسی جمیلہ گلبدن حسینہ غنچہ دہن کے قابل تو ہی ہی۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + اسپر سب عورتین عاشق ہوجائین اور جان دینے لگین۔

شادی کے لیے ضرور ہی کہ دیکھ بھال کے کرے۔ عقلا کا قاعدہ ہی کہ سفر دراز مین کسی نہ کسی ایسے دوست یا رفیق کو ہمراہ لے لیتے ہین جو دلچسپ اور خوش مزاج ہو۔ زندگی کا بہت بڑا سفر ہی۔ اسکے لیے اور بھی دیکھ بھال کے رفیق ساتھ لینا چاہیے۔ کیونکہ عقد کے وقت سے تا دم مرگ ساتھ ہوگا۔ بدھو اب تک خاموش تھے اب یہ بھی چرکنے لگے۔ کہا مرضی مولے از ہمہ اولے۔ اللہ میان کے بڑے بڑے ہاتھ ہین۔

یہ دنیا دورنگی مکار اسرا ہے	کہین کھوب کھو با کہین ہاے ہاے

فوجدار نے جھلا کر کہا ارے بدبخت اس گفتگو کا یہ کون موقع ہی۔ تو گدھے اس شعر کے معنی تو بتا۔ خوب خوبا کو کھوب کھوبا کہتا ہی اور دخل در معقولات دینے کو مستعد۔

اب سنیے کہ ادھر تو ان دونون مین یہ بحث ہو رہی تھی اور اُدھر اُن دونون طالب علمون مین جھگڑا ہونے لگا کہ لفظ مشک صحیح ہی۔ یا مُشک۔ دیوانہ باندھنا جائز ہی یا ناجائز۔

اب سنیے کہ چھٹپٹے وقت یہ معلوم ہونے لگا کہ انکے اور گانون کے درمیان مین ایک آسمان پیدا ہوگیا۔ ع۔ اک آسمان بنا اور آسمان کے تلے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ تارے چھٹکے ہوے ہین۔ اور آسمان جگمگا رہا ہی اور چاند سامنے سے نظر آتا ہی۔ بدر منیر بصبہ خوبی و شان جلوہ افگن ہی۔ اتنے مین تاشون اور شہنائی اور روشن چوکی اور انگریزی باجے کی آواز کانون مین آئی۔ کڑم دھم کڑم دھم۔ قصبے کے قریب آے تو دیکھا کہ ایک پھاٹک بنا ہی۔ سونے کا۔ اور چاندی کی ہانڈیان ٹنگی ہین اور اسپر فوتخانہ ہی اور نوبت مزے دکھا رہی ہی۔ شہنائی رنگت جما رہی ہی۔

بجتے ہین خوشی کے شادیانے	کیا دن یہ دکھاے ہین خدا نے

آگے بڑھے تو رندیان ناچ رہی ہین۔ کوئی توڑے بھر رہی ہی۔ کوئی بتا رہی ہی۔ کوئی گا رہی ہی اور آگے بڑھے تو پھکیتی ہو رہی ہی۔ دو رویہ بازارون مین لوگ ٹوٹے پڑتے تھے اور چھتین بھٹی پڑتی تھین اور کیون نہو امیر کبیر اور گلاب کے پھول کی شادی تھی۔ اور دولھا دلھن کی خانہ آبادی تھی۔

فوجدار نے کہا قصبے کے اندر مین قدم نہ رکھونگا۔ طالب علمون اور گنوارون دونون نے اصرار کیا مگر انھون نے یہ عذر پیش کیا کہ ہم لوگون کو جنگلون اور میدانون مین سونا چاہیے نہ کہ طلائی پھاٹکون کی چھتون پر۔ یہ کہکر برات سے ذرا دور ہٹگئے اس سے میان بدھو نفر کو دلی رنج ہوا کہ رئیس کے مکان مین جو آرام ملتا اسکے بعد یہ آرام اب ہاتھ سے جاتا ہی۔ مگر قدر درویش برجان درویش۔

فصل ۲۰

اِدھر ع۔ پیدا ہوا سپیدۂ ظلمت نشان صبح + اُدھر خدائی فوجدار کی آنکھ کھلی۔ دیکھا تو سہانا سمان تڑکے کا وقت۔ بدھوا بھی تک زور زور سے خراٹے لے رہے تھے۔ انکو دیکھکر کہا واہ رے خوش نصیب خوش بخت۔ تیرا سا ستارا کسکا ہوگا تیری اُنچی بلند ہمت نے غم زدہ نے غم کا لا + کوئی فکر ہی نہین گھوڑے بیچ کے ٹانگین پھیلا پھیلا کے خراٹے لے رہا ہی۔ واہ ری اُلٹی باتین۔ مالک جاگتا ہی اور نوکر آرام مین ہی۔ ماشاء اللہ۔

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز	بہ سوخت عقل زحیرت کہ اینچہ بوالعجبیست

(ماشاء اللہ) اسکا بدھو نفر نے کچھ بھی جواب نہ دیا اور کیونکر دیتا وہ تو آرام مین تھا۔ وہان سنتا کون ہی فوجدار نے جھلا کر ایک لکڑی سے اُنکا سر سہلا دیا۔ انگڑائی لیکر اٹھے۔ انگڑائی لیتے اِدھر اُدھر آنکھین کھول کھول کے دیکھتے اُٹھ بیٹھے اور چھوٹتے ہی کہا پیاز کی کیا خوشبو آرہی ہی۔ کیا دھوم دھام کی شادی ہی اور کیا خوشبودار کھانا پک رہا ہی واہ واہ واہ۔ بڑا روپیہ صرف ہوا ہوگا۔ فوجدار نے کہا چپ پٹیو۔ بندۂ شکم چل کے دیکھ کہین کوئی فساد اس شادی مین نہونے پائے۔ ایسا نہو کوئی رقیب پیدا ہوجاے۔ اسنے کہا جی بندہ نوازوہ کروڑپتی آدمی ہی۔ بھلا کوئی غریب آدمی کیا اُس سے رقابت کرسکتا ہی۔ لاحول ولا قوۃ!!! کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی۔ سونے اور مٹی مین فرق ہی۔

فوجدار نامعقول۔ کیا بک بک لگائی ہی اتنا بڑا بکی نہین دیکھا۔ بک بک بک زبان ہی یا کترنی۔

بدھو۔ ہمارے آپ کے جو شرطین ہوئی تھین اُنکو یاد کیجیے کہ مین جسقدر چاہونگا بکونگا۔

فوجدار۔ مجھے ایسی کوئی شرط نہین یاد ہی اور اگر شرط ہی بھی تو ہم نہین مانتے۔ جاؤ اور بکومت وہ سُن باجے کی آواز آتی ہی۔ معلوم ہوتا ہی عقد ہی وقت ہونے والا ہی۔ تڑکے کا وقت ہی نا۔ گجردم۔ دوپہر کو عقد کا لطف کیا۔

بدھو نے آقا کے حکم کی تعمیل کی اور دونون سوار ہوکر روانہ باشد یہ رشک حمار پردہ گدھے پر سب کے پہلے بدھو نے دیکھا کہ مسلم مرغ کا کباب پک رہا ہی اور کئی اور مرغ کا بھی اسی طرح مسلم کباب پک رہا ہی اور ایک جانب پلاؤ کے بے نخنی توڑی جاتی ہی۔ اور کہین نور محلی پلاؤ کا پسائو ہورہا ہی۔ کہین اردیان تلی جاتی ہین۔ کوئی مٹر کی پھلیون کا قیمہ پکا رہا ہی۔ کوئی پراٹھون کی تیاری کررہا ہی۔ مگر جتنی چیزین پکائی جاتی تھین سب گنوارین کے ساتھ نور محلی پلاؤ مین زیرہ سیاہ۔ اردیان بے ہلدی کے۔ بان کھانا بڑی کثرت سے تھا۔ ایک فوج کو کھلا دیجیے۔

بدھو کہ کل اشیا دیکھ دیکھکر مُنھ مین پانی بھر آتا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ مرغ کا مرغ کھا جایئے۔ شراب کے قرابے کے قرابے لنڈھایئے آخر کار اِنسے نہ رہا گیا اور ایک باورچی کے پاس جاکر کہا یا راک دو پراٹھے اور قلیہ اردلن کے سالن کا پیالہ تو ادھر لاؤ۔ اُسنے کہا بھائی صاحب آج کا دن وہ نہین ہو کہ کوئی بھوکا رہے۔ برتن لاؤ۔ اور خوب کھاؤ۔ بدھو بولے جامہ ندارم دامن از کجا آرم۔ اُسنے کہا اچھا وہ برتن اُٹھاؤ میان بدھو کو باورچی نے ایک پلیٹ مین پلاؤ اور ایک پیالہ اردی کے سالن اور دو پراٹھے دیئے اور اونھون نے خوب پیٹ بھر کے کھانا چکھا۔

اب فوجدار صاحب کی سنیئے کہ اونھون نے دیکھا کہ دس بارہ آدمی ایک بچاٹک سے عمدہ عمدہ اور قیمتی گھوڑیون پر سوار نکلے۔ گھوڑیان خوب سجی سجائی۔ لیس۔ سونے چاندی کے زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی اور گھنٹیان بجتی ہوئین اور بہت سے آدمی غُل مچا رہے تھے کہ دولھا دُلھن کی جوڑی برقرار عمر و راز۔ گلاب کا پھول وہ دُلھن ہو دنیا مین کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ فوجدار کو یہ گفتگو سخت ناگوار گزری سچے کہ ہماری معشوقہ کو اِن لوگون نے نہین دیکھا ورنہ بھوکے پیاس بند ہو جاتی۔ ع۔ تمنے دیکھے ہی نہین نازو نزاکت والے + استے مین ایک آدمی نے تلوار کے کرتب دکھائے لیمون کو اُچھالا اور تلوار سے دو ٹکڑے۔ آنکھ مین تلوار سے سرمہ لگا دیا۔ رومال مین چکوترا رکھکر تلوار لگائی تو چکوترے کے دو ٹکڑے اور کپڑا بدستور۔ فوجدار اس کرتب سے بہت خوش ہوے اور دل ہی دل مین اعتراف کیا کہ ایسا کرتب دیدہ ہو نہ شنیدہ ہو۔

اِسکے بعد دس بارہ خوبصورت خوبصورت معشوقان طناز نے بصد ناز رقص دکھایا۔ طاؤس زمردین پر و بال کو شرمایا۔ چودہ چودہ برس کے سن۔ مراد ون کے دن۔ بعد ازان اُنھون نے اپنے بال جو کھولے تو غضب ہی ہو گیا۔ ع۔ اُڑتی ہوئی ناگن قدادم نظر آئی + اِن سب مین ایک مہ پارہ چہاردہ سالہ ایسی جادو نگاہ تھی کہ تعریف محال ہو اور رقص مین تو اپنا نظیر ہی نہین رکھتی تھی۔

اِسکے بعد کہروا ناچ شروع ہوا۔ زلف چلیپا کھلی ہوئی۔ کمر پر ہاتھ رکھکر ایسا تھرکتی تھین کہ واہ۔ بعد ازان ایک غول ماہ رخان سحر نگاہ کا اور آیا۔ پوشاک فوق البھڑک۔ زربفت اور کمخواب کا لباس اسپر عطر و عنبر کی بو باس۔ کسی کا نام لے۔ کسی کا نام راگنی۔ کسی کا نام ٹھمری۔

اِس غول کے بعد گنواروں کا غول آیا۔ کوئی نصف برہنہ کوئی مُنھ پر کالا چہرہ لگائے ہوے چہرہ دیکھکر بدھو تو ڈر گئے۔ اِسکے بعد ایک نئی قسم کا بہت بڑا ستارا آیا چھ آدمی اُٹھائے ہوے تھے

اور دس آدمی بجا رہے تھے اور یہ غزل گا رہے تھے۔

وہ بیکس ہون نہین ہی کوئی میرے غمگسارون مین — رہا اکیل سو وہ بھی ہے تمھارے جان نثارون مین
سوے گورِ غریبان آئین وہ یہ پوچھتے یارب — مرے گشتے کی تربت کونسی ہی ان مزارون مین
ترا ابھرا ہوا جوبن یہ اُنکو گدگدا تا ہی — کہ لوٹے جاتے ہین مارے ہنسی کے پھولی رون مین
حقیقت عاشقون کے مرگ کی ہمسے کوئی پوچھے — بہت جب نیند آئی سو رہے جا کر مزارون مین
ادھر بھی اک نگاہ ناز اپنے حُسن کا صدقہ — الٰہی حشر کے دن آنکھ نیچی ہو نہ یارون مین
جگر روتا ہی دل کو دل جگر کو طرفہ ماتم ہی — یہ اُسکے سوگوارون مین وہ اِسکے سوگوارون مین
ادھر دل لوٹتا ہی اُسطرف بجلی تڑپتی ہی — الٰہی خیر ہو بحث آپڑی دو بیقرارون مین
نظر ہی آئینے پر مانگتے ہین عکس سے بوسہ — وہ خود اپنے در دولت پہ ہین امیدوارون مین

یہ غزل ختم کرکے وہ لوگ گئے اور اُنکے بعد ایک اور زاہد فریب نے آکر ناچنا اور گانا اور لبھانا شروع کیا اور یہ گائی۔

سامنے اک نگار کو پایا — بوستان مین بہار کو پایا
بلور کا اک چبوترہ خوب — اک حوض بھی سنگین تھا خوش اسلوب
اُسپر تخت اور تخت پر حور — یعنی اک نازنین مغرور
باغ کی سیر کوئی کرتی ہی — کوئی انگیا مین پھول دھرتی ہی
کوئی گلرو ہی محو گلبازی — کوئی دکھلا رہی ہی طنازی
گلبدن اک کھڑی ہی زیر شجر — ہی لب نہر اک پری پیکر

اسکے بعد زہرہ نامے ایک مشتری خصال یون چہکی۔

گل در بر و می در کف و معشوق بکام ست — سلطان جہانم بچنین روز غلام ست
گو شمع میارید درین جمع کہ امشب — در مجلس ما ماہ رخ دوست تمام ست
در مذہب ما باده حلال ست ولیکن — بے روے تو ای سرو گل اندام حرام ست
گوشم ہمہ بر قول مے و نغمۂ چنگ ست — چشمم ہمہ بر لعل لب و گردش جام ست
از ننگ چہ گوئی کہ مرا نام ز ننگ ست — وز نام چہ پرسی کہ مرا ننگ ز نام ست
میخوارہ و سرگشتہ و رندیم و نظر باز — وانکس کہ چو ما نیست درین شہر کدام ست
حافظ نشین بے مے و معشوق زمانے — کایام گل و یاسمن و عید صیام ست

اس غزل کے ختم ہونے پر ایک اور نازورۂ گلبدن چمکتی ہوئی آئی اور یون چہچہائی۔

رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید	وظیفہ گر برسد مصرفش مُل ست بہ عید
صفیر مرغ برآمد بط شراب کجاست	فغان فتاد بہ بلبل نقاب گل کہ درید
زروے ساقی مہوش گلے بچین امروز	کہ گرد عارض بستان خط بنفشہ دمید
چنان کرشمۂ ساقی دلم زدست ببرد	کہ با کسے دگرم نیست روی گفت و شنید
بکوے عشق منہ بے دلیل راہ قدم	کہ گم شد آنکہ درین رہ برہبری نرسید
زمیوہ ہاے بہشتی چہ ذوق دریابد	کسے کہ سیب زنخدان شاہدی نگزید
گلے بچید زبستان آرزو دل من	مگر نسیم مروت درین چمن نوزید

اسکے بعد اور اور کھیل ہوئے اور ناظرین و حاضرین نے لطف وافر اُٹھایا اور حظ موفور پایا اور **فوجدار** اور بدھو نے ان کرتبون اور تماشون کی نسبت مختلف مختلف رائین دین۔ بدھو نے کہا صاحب حقیقت یہ ہی کہ ان کرتبون مین جان جوکھم بھی بہت ہی دل لگی نہین ہی۔ اجل نہ بادشاہ کو چھوڑتی ہی نہ وزیر کو۔ نہ امیر کو نہ فقیر کو۔ نہ بھیڑ کو نہ ہاتھی کو۔ نہ اکیلے کو نہ ساتھی کو۔ اجل کی ایسی تیسی۔ خدا اس سے سمجھے اور اسکو غارت کرے۔ آمین۔

فوجدار۔ بس اب ذرا چونچ سنبھال۔ او نامعقول۔ پھر بک بک کرنے لگا اگر ذرا بھی پڑھا لکھا ہوتا تو اسقدر اول جلول نہ بکتا۔ بیوقوف۔

بدھو۔ اس سے زیادہ بکتا۔ اور عالمانہ بکتا۔ اب جاہلانہ بکتا ہون خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی

ف۔ پھر بیوہ بکا۔ اسکا یہ کون موقع تھا۔ اچھا اگر خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی تو چھپکلی تک سے کیون تو ڈرتا ہی بے۔ بودے۔

ب۔ جناب وہ جان دینے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے یہان ابھی بادشاہی کرنی ہی جنون نہین ہی کہ کٹ مرین اور اس دنیا کی بادشاہی چھوڑ کر دوسری دنیا مین جا رہین۔

اسکے بعد بدھو نفر نے وہ بوتل کھولی جو باورچی نے انکو دی تھی اور اسقدر پی کہ **فوجدار** صاحب کا بھی جی للچایا مگر پی نہ سکے اسکا سبب آیندہ بیان ہوگا۔

فصل ۲۱

جب بدھو نفر اور **فوجدار** یہ بیان بک چکے تو اک زور کی آواز آئی۔ یہ آواز ان تماشا کرنے والون کی تھی جو نوشہ اور دُلھن کے خوش کرنے کے لیے گھوڑون پر سوار ہو چکتے اور پھدکتے پھرتے تھے

اُنکے ارد گرد ہزار ہا لکھو کھا آدمی تھے اور سب کے ہاتھ مین باجے۔ ہزار ہا قسم کے۔ اور جو تماشائی تھے وہ بھی عمدہ عمدہ دعوت کے کپڑے پہنے تھے جب بدھونفر نے دُلھن کو دیکھا تو کہا بھئی واللہ یہ تو گنوارن کی لونڈیا نہین معلوم ہوتی۔ یہ تو وزیرزادی معلوم ہوتی ہی۔ کیا بھاری پائجامہ ہی۔ اور کیا جھلکتا ہی کہ واہ جی واہ اور یہ مخمل کا شانی سُرخ رنگ کی کرتی کیا غضب پھاتی ہی۔ اہو ہو ہو۔ اور یہ موباف۔ واہ وا واہ۔ دو لاکھ سے کم کا نہوگا۔ سر سے پانوُن تک سونا ہی سونا ہی چاندی کا نام نہین۔ انسان ہی یا شہزادن

فوجدار نے مسکراکے کہ۔ تو نے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + کہا چہ دانی مرغکہ۔ ارے ہماری شمع قد کو دیکھ تو آنکھین کھلجائین۔

دُلھن کے چہرے پر ذرا زردی سی آگئی تھی کیونکہ آرام مدت سے نہین ملا تھا دن کو بری دیر تک انھون نے نکھار کیا تھا اور اسی سبب سے تھک بھی گئی تھین۔ اور دُلھنون کا قاعدہ ہی ہی کہ شب کے لیے بڑی دھوم کی تیاریان کر رکھتی تھین۔ دولھا اور دُلھن ایک مرغزار کی جانب بصد شان چلے۔ وہان ایک عالی شان بارہ دری خاص اسی غرض سے بنائی گئی تھی کہ دولھا کا دُلھن کے ساتھ عقد ہو اِسکی چوبرجی سے جو بصرف زر کثیر تیار کی گئی تھی یہ دونون ناچ دیکھینگے اور تمام شب جلسہ رہیگا جیسے ہی دولھا اور دُلھن نے اِس بارہ دری مین قدم رکھا ویسے ہی ایک آواز بلند گوش زد ہوئی کہ ٹھہر جاؤ۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ جلد بازی نہ کرو عاقبت اندیشی اور آخر بینی سے کام لو

اس آواز کے سنتے ہی لوگون نے دیکھا تو ایک آدمی نظر آیا جو ریشمی کپڑے پہنے ہوے تھا۔ یہ شخص گلاب کا پھول یعنی دلھن کا بڑا عاشق زار اور دولھا کا پُرانا رقیب مکار تھا۔ دیکھتے ہی سب کے سب دھک سے رہ گئے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی۔ خدا ہی خیر کرے۔ وہ قریب آگیا ہانپتا ہوا چہرہ مارے غصے کے سُرخ۔ زہر کا بجھا ہوا نیزہ ہاتھ مین لیے ہوے بڑے غیظ و غضب مین تھا۔ نیزہ خارا شگاف کو جھکا کر بڑے غصے مین اسنے کہا اے احسان فراموس محسن کش تم خوب جانتی ہو کہ ہمارے اور تمھارے مذہب کے قواعد کے مطابق تم سوائے میرے اور کسی کے ساتھ شادی نہین کرسکتین تم میری ہو اور مین تمھارا ہون مدت سے اسی آرزو مین تھا کہ نقش مراد کرسی نشین ہو مگر اب تم دوسرے کی بغل گرم کرنا چاہتی ہو جو میرا خیر مین بھی اپنی جان دونگا اور اب نہ جیونگا نہ جیونگا۔ میری مرتے وقت بھی یہی دعا ہی کہ تم اور تمھارا خوش نصیب اور دولتمند میان ابدالآباد تک زندہ اور تندرست رہو۔ یہ کہکر اُسنے چھری بھونک لی اور گر پڑا اور خون کے دریا جسم سے بہنے لگے۔

اسکے دوست احباب فوراً دوڑ پڑے سب کو کمال افسوس تھا کہ مفت مین اسکی جان گئی

خدائی فوجدار رشک حمار سے اُتر کر سب کے پہلے موقع واردات پر موجود اور اس کشتۂ ناز کی نبض دیکھی تو کہا ابھی جان باقی ہی تھوڑی دیر مین ذرا ہوش آیا تو اسنے کہا۔

جانان مرا بہ من بیارید	وین مردہ تنم بادسپارید
گر بوسہ زند برین لبانم	تا زندہ شوم عجیب مدارید

ایک شخص نے سمجھایا کہ اب یہ وقت خدا کے یاد کرنے کا ہی۔ معشوقہ کی یاد کو چھوڑو۔

چھوڑدے عشق حسینان جہان اے غافل	عاشق اللہ کا ہو عشق بشر کچھ بھی نہین

اسنے کہا میرا خدا میرا معشوق ہی۔ اتنے مین **خدائی فوجدار** نے بھی رائے زنی کی یہ بھلا کب چوکنے والے تھے۔ توبہ کر بندے۔ انھون نے کہا سنو صاحبو یہ شخص اب زیادہ جی نہین سکتا کوئی دم کا مہمان ہی۔ بہتر ہی کہ اسکا عقد اس جادو جمال کے ساتھ ہو اور جب یہ مرجائے تو اسکی بیوہ کو امیر کبیر خوشی سے اپنی بی بی بنالے۔ اور عقد نکاح مین لائے۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کر لیا اب بیچارہ دولھا پریشان حیران کہ کیا کرون لوگون نے اسکو مجبور کیا کہ اس بات پر راضی ہو جاؤ۔ ناچار راضی ہونا پڑا اب لوگون نے دُلھن سے کہا کہ چلو اور اس کشتۂ تیغ جفا کے ساتھ عقد کرو۔ وہ دیر تک راضی نہوئی مگر آخر کار مجبوراً اُسکے قریب گئی اور یون مکالمہ ہوا۔

دُلھن۔ مین خوشی سے تمھاری دلھن ہونے آئی ہون۔

عاشق۔ (آنکھین کھولکر) تمنے ایسے وقت مین یہ خوشی کا کلمہ سنایا جبکہ مین اس دنیاے دنی سے کوچ کرنے والا ہون اگر خیر مرتے دم یہ کلمہ سننے سے میری روح کو کمال فرحت ہوئی۔ اب کچھ دم کا مہمان ہون۔ لیکن بڑے آرام اور بڑی آسایش کے ساتھ جان دونگا کہ میری پیاری جسپر میری جان جاتی ہی وہ سرہانے آکے میری بی بی بنی۔ شاید تم یہ آزمانے آئی ہو کہ دیکھون مرگیا یا زندہ ہی۔

مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس	بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

اسکے بعد غشی کی حالت طاری ہوئی اور لوگ سمجھے کہ دم نکلنے والا ہی دُلھن نے آہستہ سے کہا مین برضا و رغبت تمھاری بی بی ہوئی اور تم میرے میان ہوے۔ اسنے کہا مین بلا اکراہ و اجبار بہ طیب و خوشی خاطر تمکو اپنے عقد نکاح مین لایا۔ تم میری بی بی ہوئین اور مین تمھارا میان۔ وہ بولی اور مین تمھاری منکوحہ بی بی ہوئی۔ چاہے تم لاکھ برس تک زندہ رہو چاہے اسی دم مرجاؤ۔

اتنے مین میان بدھو نے ہنسکر کہا جو اسقدر زخم کاری کھالے اور جسکے جسم سے خون کے دریا رواں ہون اُسکا اسطرح پٹر پٹر بولنا کمال ہی مردہ ایسی گفتگو کرے امر محال ہی۔ الغرض مذہبی اصول کے

مطابق ان دونون کا عقد ہو گیا۔ اور عقد ہوتے ہی وہ مکار ہنستا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ حاضرین نے کہا اعجاز (اعجاز) وہ مکار بولا (اعجاز نہین۔ چکا چکی۔ فریب فریب) اب معلوم ہوا کہ چھری اُسنے اپنے بدن مین نہین بھونکی تھی بلکہ کوئی شے کمر سے باندھے تھا اسمین چھری بھوک دی اور اسی مین سے خون کے شراٹے بہنے لگے دولہا کے طرفدارون نے فوراً تلوارین میان سے نکالین اور کہا کہ یہ عقد فریب سے ہوا ہی لہذا ناجائز ہی کیونکہ اُس مکار پر جھپک پڑے اُسکے جنبہ دارون نے بھی تلوارین کھینچین کہ اتنے مین **فوجدار** صاحب نیزہ اور ڈھال اور تلوار لیے ہوے عین موقع پر پہونچ ہی تو گئے اور للکار کے سب سے کہا خبردار بس اب۔ آگے نہ بڑھنا۔ بدھو نفر اس کل کارروائی کے خلاف تھے۔ یہ وہان سے ذرا دور کھسک گئے۔

اب **فوجدار** صاحب نے یون للکار کے اسپیچ دینی شروع کی صاحبو ذرا گوش ہوش سے سنو۔ عشق کے معاملات مین انتقام لینا خلاف قوانین عاشقی ہی۔ عشق اور جنگ کا ایک حال ہی بعد جنگ اگر ملاقات ہو تو دوستون کی طرح ملتے ہین اب سنیے کہ جنگ مین فریب کاری کے بغیر کام نہین کل سکتا پس عشق کے معاملات مین بھی فریب کاری جائز ہی۔ الحرب خدعۃ۔ خدا کو ایسا ہی کرنا منظور تھا۔ تن بہ تقدیر۔ امیر کبیر اپنے روپئے کے زور سے لاکھون حسین عورتون کو مول لے سکتے ہین۔ یہ بیچارہ کیا کر سکتا ہی لہذا ہمارا حکم ہی کہ دونون فریق ہٹ جاؤ ورنہ جو آگے بڑھیگا پہلے اُسکو اس نیزے سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اور یہ نیزہ سینے کے پار ہو گا یہ کہکر اس وحشت اور اس زور سے نیزے کو ہلایا کہ لوگ کانپ اُٹھے۔ احباب نے جو دور اندیش تھے امیر کبیر کو سمجھایا کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا تمھاری قسمت۔ دونون فریق نے تلوارین میان مین رکھ لین اور امیر کبیر دل مین سوچنے لگے کہ مدت سے کنواری تھی تب اس مکار پر جان دیتی تھی اب بھی اسکو اس سے ویسا ہی عشق ہو گا یہ فقط میری دولت کے سبب سے مجھ سے اختلاط کرتی تھی اچھا ہوا کہ عقد نہوا۔ سستے چھوٹے۔ امیر کبیر کے لوگ اور احباب بھی ٹھنڈے ہوے۔ مکار کے دوست اور ساتھی بھی ٹھنڈے ہوے اور امیر [illegible] ظاہر کرنے کے لیے کہ اس فریب اور چکمے سے مجھے ذرا بھی رنج نہین ہوا ناچ رنگ اور ہو حق کو بدستور قائم رکھا گویا ان ہی کی شادی ہو رہی تھی مگر مکار کے احباب اسمین شریک نہین ہوے اِنکے گانون چلے گئے اور **فوجدار** صاحب کو ہمراہ لیتے گئے سب کی نظرون مین انکی کمال وقعت تھی کہ یہ بڑے منصف مزاج منطقی اور جری آدمی ہین۔ بدھو اپنے دل مین مکار کو کوستے جاتے تھے کہ امیر کبیر کے ہان کا لذیذ کھانا ہاتھ سے گیا شب کو چکھ چکے تھے نا۔ سر جھکاے کوستے ہوئے گدھے پر سوار ہو کر **خدائی فوجدار** کے پیچھے پیچھے چلے۔ کچھ تھوڑا سا بچا ہوا پلاؤ اور ایک پراٹھا اور کچھ تلی ہوئی اردیون کا ابھی تک سہارا تھا۔ مگر عمدہ عمدہ تازہ تازہ کھانا کجا۔ بڑے افسوس کے ساتھ

آپ اپنے آقائے نامدار کے پیچھے پیچھے کھڑکھڑ کرتے جاتے تھے۔

فصل - ۲۲

مکار اور اُنکی نئی دُلھن نے **فوجدار** کی بڑی خاطر کی اور کہا کہ جس مستعدی اور بسالت کے ساتھ آپ نے انصاف کیا اور مدد دی اسکا شکریہ ادا ہونا محال ہی۔ آپ صاحب السیف والقلم ہین معجز بیان سیف زبان بدھو نے کہا ہمنے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ چھری کھا کے زخمی اسقدر گفتگو کرسکے یہ نئی بات ہی۔ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ کوئی گل کھلا ہی۔ مکار نے کہا ہمارے چند احباب کو یہ حال بخوبی معلوم تھا وہ ہمارے رازدان تھے تاکہ اس دغا اور فریب مین وہ بھی شریک ہون **فوجدار** بولے اسکو دغا نہین کہتے عاشق معشوق کی شادی دغا کے درجے تک نہین پہونچتی۔ لیکن ایک صلاح معقول ہم تمکو دینگے وہ یہ کہ تم ایمانداری کے ساتھ روپیہ پیدا کرنے کی فکر کرو۔ اور اپنی زوجۂ حسینہ کو کہ جواہرات مین تولنے کے قابل ہی آسایش سے رکھو اور اپنی خوش نصیبی سمجھو کہ ایسی پریا زنگ جمیلہ خدا نے تمکو دی یہ بڑی خوش نصیبی ہی اگر یہ کبھی خفا ہو تم اُسکو بُرا نہ کہو جان سے زیادہ عزیز رکھو اینگے۔ قدمون کو صبح اُٹھکر دھوکر پیو۔ اور اس سے کہو کہ تمھارے حق مین دعاے خیر مانگے تاکہ اسکی دعا کی برکت سے خدا تمھارے مرتبے اعلیٰ کرے ایک بات اور بھی یاد رکھنا کہ اگر وہ ابھی اسکو دق کیا تو کھو کھا اسکے گاہک ہو جائینگے اور یہ تمھارے ہاتھ سے نکل جائیگی۔

چون در بر دیگری نشیند	با شد کہ دگر ترا نہ بیند

بدھو نے اپنے دل مین کہا کہ مین جو ذرا بھی بولتا ہون تو یہ ٹیٹوا لیتا ہی اور خود دیر سے یک رہا ہی مگر اِنکو روکے کون سڑی کے مُنھ کون لگے۔ جو خود سڑی سودائی ہو۔ مین تو جانتا تھا کہ صرف بہادری اور پہلوانی ہی کا زعم ہی مگر اب جو سُنا تو حضور ہر فن مولے بننا چاہتے ہین۔ خدا اسکو غارت کرے **فوجدار** نے اسکو بُڑبُڑاتے جو سُنا تو پوچھا کیا بک رہا ہی۔ اسنے کہا کچھ نہین مین یہ سوچتا تھا کہ اگر میری شادی کے قبل یہ راے دی ہوتی تو واللہ مین شادی ہی نہ کرتا۔

فوجدار۔ تو کیا تمھاری بی بی بد ہی۔

بدھو۔ جی نہین بد نہین ہی مگر ایسی بڑی نیک بھی نہین ہی۔

فوجدار۔ خبردار اپنی بی بی کے خلاف کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا تمھارے بچون کی ماں ہی۔

بدھو۔ اجی میری تو کیا حقیقت ہی وہ افراسیاب خان کی بیٹی ہی نہین سوار کو گھوڑے پر سے اُتارلے۔ شیطان کی خالہ ہی۔

الغرض تین دن تک آقا اور بدھو انکے ہان رہے اور انھون نے بادشاہون کی طرح انکی خاطر کی اب انکو شوق چرایا کہ تاج بی بی کا روضہ اور درگا کھوہ اور آصف الدولہ کا امام باڑہ دیکھین۔ طالب علم سے جو انکے ہمراہ تھا انھون نے یہ خواہش ظاہر کی تو اسنے کہا میرا چچا بڑا سیاح ہو اسکو ضرور ہمراہ لیجیے وہ آپ کو سب چیزین دکھا دیگا۔ انھون نے اپنے چچا کو بلا دیا اور فوجدار اپنے میزبانون سے رخصت ہو کر مع بدھو نفر و سیاح مع الخیر والشر روانہ باشہ پہلے آصف الدولہ بہادر کے امام باڑے کی طرف چلے۔ سیاح سے پوچھا آپ کا پیشہ کیا ہو جناب۔ اسنے کہا تصنیف و تالیف کتب۔ بہت خوش ہوے فرمایا کون کون کتاب آپ نے تصنیف کی انھون نے کہا ایک علم طبیعات مین ہو۔ پوچھا بھلا اسباب حدوث زلزلہ کیا ہین۔ بدھو نفر بھلا یہ الفاظ کیا سمجھتے۔ مسکرائے۔ اور سیاح نے کہا اسکے بہت اسباب ہین ایک سبب یہ ہو کہ اجزاے کرۂ ارضیہ طلب خروج کے لیے موج زن ہوتے ہین اور جب انکو اخراج کی جگہ نہین ملتی تو جوش آتا ہو اور زمین منشق ہو جاتی ہو۔ اس قسم کے زلزلے خاص کر ان مقامات مین زیادہ تر ہوتے ہین جو جبال النار کے قریب واقع ہین۔ علماے فاضل نے زلزلہ آنے کے قبل اسکے حدوث کے حال معلوم ہونے کا ذریعہ علمی پیدا کیا ہو کہ مقناطیس کو کسی شے سے دیوار مین لٹکا دیا زلزلہ آنے کے آدھ گھنٹے کے قبل مقناطیس کی قوت جاذبہ جواب دیجاتی ہو۔ اسی مقناطیس کے نیچے ایک کڑہ پیتل کا بنا ہوا رکھ دیتے ہین۔ ادھر زلزلہ آنے کو آدھا گھنٹہ باقی رہا اور اُدھر مقناطیس کی قوت جاذبہ جاتی رہی اور وہ دھڑ سے گرا اور پیتل کے کڑے پر ٹھنا کے کی آواز ہوئی اور سب کو معلوم ہوا کہ زلزلہ می آید بس چوکس ہو گئے۔

فوجدار نے خوش ہو کر کہا آپ بڑے واقفکار آدمی ہین۔ اتنے مین بدھو نے سیاح سے پوچھا کیون بندہ پرور سب کے پہلے کس شخص نے اپنا سر کھجلایا تھا۔ میری راے مین حضرت آدم نے سب سے پہلے سر کھجایا ہوگا۔ سیاح نے کہا ہان بیشک۔ انکے سر بھی تھا اور بال بھی تھے۔ بدھو نے پوچھا اچھا فرمائیے پہلا شخص جو گرا کون تھا۔ سیاح نے کہا مین عرض نہین کر سکتا۔ بدھو بولے ہم بتا دین (لولی فلک) سر کے بھل آسمان سے پھینکی گئی۔ سیاح اور طالب علم نے اتفاق کیا۔ فوجدار بولے میان بدھو تم کسی سے سیکھ کے آئے ہو یا رتبہ یہ باتین کیا جانو بھلا۔ اسنے کہا بس رہنے دیجیے اگر سوال جواب کی جانب طبیعت مائل ہو جاے تو کل تک سوال کرتا رہون فوجدار بولے بدھو تم ذہین آدمی ہو کیونکہ بعض پڑھے لکھے آدمی ایسے نکمے ہوتے ہین کہ عقل کے پیچھے سونٹا لیکے دوڑتے ہین۔

اسی قسم کی مذاقیہ گفتگو مین دن تو گزر گیا اور شب کو ایک گانون مین ٹکے جہان سے آصف الدولہ کا

امام باڑہ پانچ کوس پر تھا۔ صبح کو امام باڑہ دیکھنے چلے۔ دور سے ایک بڑا اونچا پھاٹک نظر آیا فوجدار اسکو دیکھکر بہت خوش ہوے سیاح نے کہا اسکو رومی دروازہ کہتے ہین۔ جبہ وہان پہونچے تو سواریون سے اُترے اور دروازے کو دیکھا تو ٹوپیان ہاتھ سے روک لین۔ نہایت ہی بلند اور رفیع۔

یہ اوج مین کچھ طول اجل سے بھی فزون ہی	دروازہ ہی یا گنبد گردون کا ستون ہی

اس مقام پر فوجدار صاحب سوچے کہ اگر یہان کوئی جنگ ہو تو تمام عمر نام رہے اسکے بعد پھاٹک کے اندر آے۔ اب پھاٹک سے چلے تو عش عش کرنے لگے واہ عجب مقام دلکش ہی۔

اگر فردوس بر روے زمین ست	ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

اب حضور خدائی فوجدار بہادر کو اپنی معشوقہ نامدار یاد آئین۔ فرمایا او معشوقہ من یل نامدار او اغید گلعذار رشک لعینان فرخار تیری جدائی مجھے از بس خار ہی۔ دل پہلو مین مضطرو بے قرار ہی۔ خدا گواہ ہی کہ اس نیاز مند کو تہ دل سے تمھاری چاہ ہی۔ عشق خانہ خراب سے خدا سمجھے کہ اسکے ہاتھون ہم سب تباہ ہین اور تم ہو کہ کسی کی سنتی ہی نہین۔ یا خدا مین تمکو کیونکر سمجھاؤن کہ میرے دل کا کیا حال ہی۔ خیر۔ ع۔ ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم۔ تمھارا غلام اس فرح بخش مقام پر وہ مہم عظیم کرنے والا ہی جو چشم فلک نے دیکھی اور گوش فلک نے سنی نہوگی۔

اب سنیے کہ حضرت سودائی تو تھے ہی آپ کو یہ شوق چرایا کہ اس پھاٹک پر سے کودین اور نام کرین لوگ منع کرتے رہے مگر آپ چڑھ ہی تو گئے سنتا کون ہی سڑی تو ہین ہی۔ ہائین ہائین کسکی ہائین اور کہان کی ہوئین چالیس پچاس زینے چڑھے ہونگے کہ اُلوون اور چیلون اور چمگیدڑون نے جو انکی آنے کی اور کھٹ کھٹ کی آواز سنی تو بھاگنے کی تیاری کی اور اس بھگدر مین اُنکے پرون اور بازوون اور چونچون اور پنجون سے حضرت پنھر بگڑ گئے فوجداری و وجداری سب رکھی رہی وہان سے بہزار خرابی بصرہ گرتے پڑتے بھاگے خیر باشد کی آواز گونجنے لگی۔ نیچے اُترے تو بدن بھر پر کوٹے پڑے ہوے مُنھ بگاڑ دیا۔ کہین پنجون کے نشان کہین جسم نچا ہوا۔ خون بہتا ہوا۔ جانورون کے پرون کی آواز نہان تک آتی تھی سب کو معلوم ہو گیا کہ پورے بمبوق بنے چلے آتے ہین۔ بات تہے گیدی کی۔ اب لوگ پوچھتے ہین بھئی کیا ہوا۔ صدا ے برنخاست۔ ارے میان کیسی گزری مُنھ بنائے کھڑے ہین۔ جھینپے ہوے کہا بھی تو کیا کہنا اے برادران و عزیزان من تمھارے اصرار کے سبب سے مجھے ایسے محاربۂ عظیم سے چلا آنا پڑا جو میرا نام آفتاب سے بھی زیادہ روشن کرتا۔ صدہا دیو جانور اور اابابیل بنے ہوے لپٹ گئے اور مین نے بھی وہ وہ ہاتھ تلوار کے مارے کہ سر کاٹ کاٹ کے پھینک دیے۔ واہ رے مین۔

بدھو اور سیاح غور سے فوجدار کی اول جلول تقریر سنتے رہے انکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑا درد ہی اور بہت زور دے کر آواز منہ سے نکلتی تھی۔ لوگون نے پوچھا کہ ذرا مہربانی کرکے وہان کا حال تو بیان فرمائیے کہ اُس دوزخ مین آپ نے کیا دیکھا۔ انھون نے کہا خدا کے لیے دوزخ اب نہ کہنا عجب مقام ہی۔ ذرا مجھے کچھ کھانے کو دو۔ مارے بھوک کے آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین ان لوگون نے طالب علم کی لنگی ہری ہری دوب پر بچھادی اور اغذیہ لذیذہ و اطعمۂ روح پرور رحبت سے تینون نے باہم نوش جان کیے۔ جب لنگی جو دسترخوان کا کام دیتی تھی ہٹادی گئی تو فوجدار نے غل مچا کر کہا سب صاحب ہمہ تن گوش بیٹھے رہین کوئی بزرگوار چلے نہ جائین۔

فصل ۲۳

چار بجے دن کے وقت آفتاب جہانتاب پردۂ ابر مین نہان تھا اور جھلملاتے چراغ کیطرح کچھ یون ہی سی روشنی بادل مین سے چھن چھن کے آتی تھی۔ اس سبب سے ذرا خنکی بھی تھی۔ خدائی فوجدار ایسے موقع کو بھلا کب ہاتھ سے دینے والے تھے بے غل وغش آپ نے اپنے اُن دونون معزز سامعین کو روی روائے عالیشان پھاٹک کا حال یون سنایا۔ وہو ہذا۔ بارہ یا چودہ گز کے عمق مین اس مقام ہلاخیز وحشت نسکن جنون خیز مین ایک غار بزرگ ہی یہ جانب راست واقع ہی اور اسقدر پہن اور عریض و طویل کہ دو ہاتھیون کی گاڑی سما جائے اور پھر بھی جگہ باقی رہے۔ بغیر روشنی کے اُسکے اندر جانا محال ہی۔ اور ادھر اُدھر غار شگاف اور کھوہ ہین اسقدر کہ معاذ اللہ۔ اس غار عظیم مین بندۂ درگاہ ایک رسّی سے لٹک کر دھم سے کود ہی تو پڑے ہی۔ ہان مرے شیر ترا کیا کہنا + اب وہان ادھر اُدھر سگ پاسوختہ کی طرح گھومتا ہون تو بوکھلایا ہوا۔ عجب وہشتناک مقام ہی۔ جی گھبرانے لگا۔ تھوڑی دیر ایک مقام پر ذرا آرام کیا کہ دم تو رن تم لوگون کو پکارتا ہون تو۔ ع۔ جوابے نداز دلمند ہوا + جو رسّی آپ لوگ خواہ مخواہ پھینکتے جاتے تھے وہ مین نے بی اوپر دیکھتا ہون تو اس غار کے نیچے ایک جانب ایک اور غار پیدا شد۔ اب تو نئی دل لگی دیکھنے مین آئی۔ این گل دیگر شگفت یک نشد دو شد۔ اب اس اتفاق کو دیکھیے کہ اس عالم بیکسی و مایوسی مین نیند آگئی اور سویا تو گھوڑے بیچ کے۔ خبرے نباشد۔ آنکھ کھلی تو جل جلالہ۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک سرغزار پُر بہار مین سنگ مرمر کے چبوترے پر ایرانی قالین بچھا ہی اور بندۂ درگاہ اُسپر دراز ہین۔ ع۔ نے غم دزدے نے غم کالا۔ سوچتا ہون کہ ع۔ انچہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب۔ کبھی اپنے آپ کو دیکھتا ہون کبھی اس دلکش مقام کو گھڑی گھڑی دل مین سوچتا ہون کہ خواب ہی۔ مگر اصل کو خواب کیونکر سمجھ لون۔ دل سے باتین کین اور پورا یقین ہو گیا کہ خواب نہین ہی۔

دفعتہً ایک محل سلطانی جور و کش سلطانخانہلے زمن تھا جلوہ فگن ہوا۔ دیوارین زمرد کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ جدھر نظر اُٹھا کر دیکھا عالم نور۔ بلکہ نورٌ علی نور۔ اب سنیے کہ ایک پھاٹک خود بخود کھل گیا۔ شان خدا نظر آئی۔ اور ایک مرد پیر باریش صفید یک مشت دو انگشت لمبی لباس پہنے ہوے سامنے آئے کلاہ تتری بر سر دست مبارک مین تسبیح ہزار دانہ اور ہر دانہ سیمرغ کے انڈے کے برابر۔ اور امام کے طول و عرض کا حال کچھ نہ پوچھیے۔ سنجیدگی بزرگی تقدس متانت چہرے سے برستی تھی۔ قریب آکر بغلگیر ہوے اور فرمایا اے میل نامدار پہلوان ہفتخوان منازل شجاعت خدائی فوجدار برسون کے بعد آرزوے دلی برآئی اور خداے پاک نے آپ کی صورت دکھائی ہم لوگ سحر کے پھندے مین پھنسے ہوئے طلسم مین پڑے ہین یہان وہ وہ نادر اور بیشبہا اشیا ہین جو نہ کبھی چشم فلک نے دیکھین نہ گوش فلک نے سنین مگر آپ کا سا جری پہلوان ہو تو البتہ انکا لطف اُٹھا سکے ورنہ۔ ع۔ کار بوزینہ نیست بنجارے۔ اب حضور انور اگر ذرا میرے ہمراہ آئین تو وہ وہ کرشمے دکھاؤن کہ اچھے اچھے شاہنشاہون کی آنکھین کھل جائین۔ یہ محل میرا ہی ہی۔ یہ میری ہی جائداد ہی اور اسکا نام غار طمطوق ہی کیونکہ میرا نام یہی ہی سنتے ہی مین نے پوچھا کیا آپ وہی ہین جو کئی جنون سے کشتی مین سرخرو ہو کر اپنی معشوقہ کے پاس اُنکو لیگئے تھے۔ انھون نے کہا جی ہان مین ہی ہون اتنے مین بدھو بولے دیکھا جن کشتی بھی لڑا کرتے ہین) اسپر فوجدار کو غصہ آیا اور کچھ خرخشہ باہم ہونے لگا مگر طالب علم نے بیچ بچاؤ کر دیا۔ کہا آپ اس دلچسپ حال کو ادھورا نہ چھوڑیے فوجدار نے کہا۔ الغرض وہ مرد پیر مجھے کرشمے دکھلانے لگا۔ جو محل ہی سر بفلک کشیدہ۔ جو منار ہی آسمان سے باتین کرتا ہوا اور ہر مقام برف سے زیادہ سرد۔ ایک جگہ سنگ مرمر کی ایک قبر دیکھی جسکا کام تاج بی بی کے روضے کو مات کرتا تھا اور ایک نامی پہلوان ہمیشہ کے لیے میٹھی نیند سو رہا تھا۔ پتھر یا پیتل کی مورت نہ تھی۔ جی نہین۔ ہڈی اور گوشت۔ سچ سچ آدمی۔ اسی کی قبر تھی سنیے پردست زبردست۔ پیر مرد نے کہا جناب یہ بڑے بہادر آدمی کا مزار ہی مگر ایک ساحر نے اسکو بزور سحر مردہ بنا دیا۔ مین اور کئی اور مرد اور عورتین اس طلسم مین بزور سحر گرفتار ہین۔ لوگ کہتے ہین وہ ساحر بچہ شیطان ہی اور مین کہتا ہون وہ خود مجسم شیطان ہی اتنے مین اس لاش بیکفن سے آواز آئی ارے یار مرتے وقت کی نصیحت بھی کچھ یاد ہی۔ اسنے کہا بھائی جان خوب یاد ہی۔ ہر مہینے کی پہلی کو تمھاری قبر پر پھول چن دیتا ہون اور ہر نوچندی کو آب پاک سے غسل کرتا ہون اور ہر منگل کو تمھارے اوپر نمک چھڑکتا ہون اور ہر صبح کو تمھارے دماغ مین بوے خوش پہونچاتا ہون۔

اسکے بعد پیر سے کہا کہ ہم لوگ پانچ سو برس سے یون گرفتار ہین مگر جان ہی مردہ نہین ہین ہان

زندہ درگور ضرور۔ زندہ درگور کی لفظ کی مین نے تعریف کی (بدھو بولے۔ واہ واہ کیا اچھی جگہ تعریف کی ہی ع۔ وائے بیدردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے) اسپر خدائی فوجدار بگڑنے ہی کو تھے کہ سیاح نے روکدیا اور بون حضور فوجدار صاحب چمکنے لگے۔ اُس پیر مرد نے کہا جناب والا صرف ایک مین ان سب مین اُٹھنے بیٹھنے کے قابل ہون۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ یہ کبھی کبھی کچھ بولتے ہین مگر بس اُسی قدر جسقدر آپنے سُنا ہی۔ ایک شہزادی بھی قید ہی۔ وہ بیچاری صبح کو ذرا آنکھ کھول سکتی ہی اور آہ سرد بھر بھر کر مرجاتی ہی۔ ایک وزیرزادی بھی قید ہی وہ دوپہر کو اُٹھ بیٹھتی ہی اور جام شراب پی کر مرجاتی ہی۔ اتنے مین پھر اس زندہ درگور نے وہی ہانک لگائی تو پیر مرد نے کہا بھائی جان تمھارے دل کی تسکین اور تسلی کے لیے ایک بات کہتا ہون وہ یہ ہی کہ تمھارے روبرو ایک بڑے جری اور بہادر شیران شیر کھڑے ہین جنکی بہادری اور نبرد آزمائی کے تمام عالم مین جھنڈے گڑے ہین جنکا نام مشہور انام خدائی فوجدار شیرافگن ہی۔ مردے نے کہا انکی بسالت کی عرصے سے دھوم ہی اور بڑے بڑے بنومی انکی پیشین گوئی کر چکے ہین انکے قدم رنجہ فرمانے سے دل کو سرور حاصل ہوا یہ کہکر کروٹ بدلی اور خاموش۔ اسکے بعد بیچارے مظلومون کے رونے کی آواز آئی اور ٹھنڈی سانسین سنائی دین۔ دیکھتا ہون تو ایک قطار کی قطار گلبدن گلعذار حسینون کی صف باندھے چلی آتی ہی۔ سب کا لباس ماتمی اور سب کے سر دن پر سفید پگڑی۔ سب کے آخر مین ایک زن معزز برقع پوش برقع زمین پر لٹکتا تھا۔ سب سُرخ۔ ابرو شعر کی تعریف کے قابل ہاتھ سیمین۔ پانگارین۔ دلفریب۔ جامہ زیب۔ ہاتھ مین ریشمی رومال۔ اور سیمین اندام کا دل معلوم ہوا کہ یہ سب اسکی خادمہ ہین ہفتے مین دو بار یہ جلوس نکلتا ہی اور روتے پیٹتے اِدھر اُدھر گھوم کر اور اپنے اعزا کو رو کر پھر سب کے سب مرجاتے ہین۔ یہ دل اسی شخص کا اسکے ہاتھ مین تھا جو قبر کے اندر زندہ دفن تھا پھر سوچے لگا اس عورت کا اگر پیشتر دیکھتے تو آپ خود اعتراف کرتے کہ واقعی ساری خدائی مین اس رنگ روپ کی عورت نہ پیدا ہوئی ہوگی۔ اگر حضور کی معشوقہ زرین کمر دیکھ لین تو دہ تک کہین کہ ہان کوئی شی ہی۔ اس ہوا مین کیا معنی تمام دنیا مین وہ مشہور ہین مگر یہ بھی انسے کہین بڑھ کے خوش مزاج اور خوبرو ہین۔ مین نے اسکے جواب مین کہا (سنیے بندہ نواز۔ اپنا قصہ کہے جائیے مگر تشبیہ کسی کو کسی شخص سے نہ دیجیے) وہ بولے۔ حضور واللہ مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ وہ آپ کی معشوقہ ہین ورنہ زبان تراش کے پھینک دیتا اگر ایسا کلمہ زبان سے نکلتا جو رتبہ اُنکے مقابل کی نہین ہی۔

اس کلمے سے مجھے تسلی ہوئی کہ کجا میری معشوقہ اور کجا یہ۔ بدھو بولے غلام کو بڑی حیرت ہی کہ حضور اس بوڑھے کو لے کیون نہ پڑے۔ انھون نے کہا لاحول ولاقوۃ۔ بوڑھے آدمی پر ہاتھ اُٹھانا پاجی پن ہی

سے اُنسے سوال جواب خوب ہوے۔

طالب علم نے کہا۔ حضور ہماری سمجھ مین یہ نہین آیا کہ اتنی سی دیر مین دو تین دن کی کارروائی حضور نے کیونکر کرلی اور یہ بھی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ غار اس پہاڑ کے برج پر کہان سے آیا۔ فوجدار نے پوچھا کتنی دیر مجھے ہوئی ہوگی۔ اُسنے کہا کوئی دس منٹ بلکہ اور اس سے بھی کم۔ فوجدار نے کہا ہرگز نہین دو شب اور تین دن ہم اس دور و دراز مقام مین رہے۔ پوچھا کھایا کیا۔ کہا ایک دانہ منھ مین نہین گیا۔ پوچھا جن لوگون پر جادو کیا جاتا ہی وہ کھانا کھاتے ہین یا نہین۔ کہا نہین۔ مگر اُنکے بال اور ناخن البتہ بڑھتے ہین۔ اتنے مین بدھو نفر نے چپکے سے کہا حضور وہ لوگ سوتے ہین یا نہین۔ کہا نہین۔ بدھو بولا سچ ہی صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہی تخم تاثیر صحبت کا اثر۔ اسی سبب سے حضور بھی تین دن بھوکے پیاسے رہے اور آنکھ تک نہ جھپکی مگر ایک بات عرض کرون بُرا تو نہ مانیے گا واللہ کس بھکوے کو ذرا بھی یقین آتا ہو۔ کجا غار۔ کجا پہاڑ کا منار۔ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

طالب علم۔ این! یہ گستاخی! **فوجدار** صاحب کیا جھوٹ بولتے ہین۔ یہ کیا کہا!!!

بدھو۔ یہ منشا نہین ہی کہ جھوٹے ہین۔

فوجدار۔ پھر کیا منشا ہی بے۔

بدھو۔ منشا یہ ہی کہ اُسی ساحر نے آپ کے دماغ کو خراب کر دیا اور سودائی سپنے کی آپ لینگے۔

فوجدار۔ ہان یہ مانا۔ مگر مین نے اپنی آنکھون یہ سب دیکھا۔ سحر کے کیا معنی!!!۔ ایک بات تو کہنا بھول ہی گیا۔ پیر مرد نے مجھے تین کنوارنین دکھائین۔ تینون پریان۔ تینون ناچ رہی تھین منھا پہچان گیا کہ بیچ والی ہماری معشوقہ طرحدار ہی اور وہ دونون وہ ہین جو اُسروز انکے ہمراہ خواصون مین تھین مین نے پیر مرد سے پوچھا انکو آپ پہچانتے ہین۔ کہا نہین مگر بڑی نامی شہزادیان ہین اور کہا کہ شہزادیان ہزارون یہان سحر کے پھندے مین ہین تو شاید یہ بھی ہین تو شاید یہ بھی ہین تو رابائی بھی ہی۔ چندر کنور بھی ہی۔ بدھو نے آقا کی یہ اول جلول تقریر سنی تو قریب تھا کہ مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجانے۔ آقا کی معشوقہ کا ذکر سُنکر اس سے نہ رہا گیا کیونکہ بدھو ہی نے تو اُنکے اِنکو چکما دیا تھا کہ یہیے وہ آگیین۔ کہنے کو تھا کہ حضور ذرا اپنے ہوش کا علاج کرین۔ اسنے کہا خدا اس گھڑی کو غارت کرے جب آپ اس طلسم کے جہنم مین گئے تھے خدا وہ گھڑی پھر نہ لاے آپ میرے آقا ہین اس سبب سے آپ کی دیوانگی پر رحم آتا ہی نہان کیا بُرا تھا جو تحت الثریٰ اور قعر جہنم پہونچے۔ انھین باتون پر تو غصہ آتا ہی بس لگے اول جلول

بکنے۔ فوجدار بولے اب تمھارے منھ کون لگے۔ اسنے کہا مین بھی تمھارے منھ نہین لگتا۔ بس۔ آپ جاہے مار ڈالیے۔ اچھا یہ تو حضور فرمائین کہ معشوقۂ زرین کمر کو حضور نے کیونکر پہچان لیا۔ کچھ اشارہ بازی بھی ہوئی تھی انھون نے کہا وہی کپڑے جو اُس روز پہنے تھین وہی اب بھی پہنے تھین۔ مین نے سلام کیا۔ مگر جواب نہ ملا بلکہ اور میری جانب نیشت کرلی اور تیر کیطرح بھاگین مین نے چاہا دوڑون مگر وہ ہوا ہوگئین یہ جا وہ جا۔ پیر مرد نے مجھسے پوچھا کوئی تدبیر ان لوگون کے رہائی کی نکالو۔ اتنے مین معشوقہ طرحدار کی ایک خواص چپکے سے میرے قریب آئی اور آہستہ سے کہا (ہماری خاتون بلقیس منزلت نے جھک کر آداب عرض کیا ہی اور مزاج شریف دریافت کیا ہی اور کہا ہی کہ اگر آپ کے پاس اسوقت پانچ چھ اشرفیان ہون تو مرحمت فرمائیے پھر لیجیے گا۔ مجھے سخت تعجب ہوا اور پیر مرد سے مین نے کہا کہ ایسی معزز عورت اور قرض مانگے۔ یہ کیا بات ہی انھون نے کہا بھائی صاحب ضرورت تو ہر وقت اور ہر مقام پر ہوتی ہی۔

آنکہ شیران را کند روبہ مزاج	احتیاج ست احتیاج ست احتیاج

اس بات کے سنتے ہی مین نے چار اشرفیان اُنکی خوش سلیقہ خواص کو دے دین اور اُس سے کہا میری جانی پیاری اُنسے کہدینا کہ اس حالت کو دیکھکر سخت افسوس ہی مگر سحر سے کیا چارہ ہی۔ اس سے مجبوری ہی۔ خدا نے چاہا تو اس سے جلد چھٹکارا ہوا جاتا ہی کہدینا کہ بغیر اُنکے دیکھے کھانا پینا سب حرام ہی زندگی تلخ ہی۔ ذرا شربت دیدار پلادین لب لعل شکر خا کا بوسہ دے دین۔ مین انکا دم نا خریدہ غلام بلکہ غلام کا غلام ہون اور غلام کے تلام کا چولام ہون انسے کہدینا کہ جسطرح مجنون لیلی کا عاشق زار تھا اور فرہاد شیرین کا جان نثار اور واسق اور غدرا دلی یارا اور یوسف اور زلیخا مین پیار تھا اُسی طرح مین تمھارا غلام اور دم نا خریدہ غلام ہون۔ اگر عتاب کرو تو میرا نصیب اور اگر بوسہ اور پیار کرو تو نصیب۔

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

اُس خواص نے کہا مین یہ کل پیام کہدونگی اور چارون اشرفیان لیکر ہوا ہوگئی۔

اس مقام پر بدھو نے آہ سرد بھر کر کہا یا خدا مدد ے۔ اللہ اللہ ساحرون کو یہان تک قوت ہی۔ میرے آقا کی مت بھنگ کردی۔ اس جنون اور اس وحشت کے صدقے۔ حضور راز برائے خدا ذرا عقل سے کام لیجیے اپنی عزت کا خیال رکھیے اور اس خبط سے درگزریئے اُسنے آپ کی عقل کو جہنم مین ملا دیا۔ فوجدار بولے بھائی بدھو ہم اِن باتون کا بُرا نہین مانتے۔ کیونکہ تم ہماری محنت کے سبب سے ایسا کہتے ہو ورنہ غیر کو کیا پڑی ہی مگر دنیا سے واقف تو ہو ہی نہین اس سبب سے خارج العقل ہو۔ ناتجربہ کار۔ سب چیزون کو غیر ممکن ہی سمجھنے لگے مگر جیسا کہ مین پیشتر کہہ چکا ہون کسی نہ کسی روز ورا اور باتین بھی بیان کرونگا جو مین نے

نیچے جاکے دیکھین تھین اور تب تمکو میرے کہنے کا یقین آئیگا کہ سچ کہتا ہون یا جھوٹ۔ اسمین کوئی لفظ حرف غلط نہین ہی راست براست بلا کم و کاست۔

فصل ۲۴

اس تاریخ بزرگ کے مصنف باوقار نے لکھا ہی کہ **فوجدار** صاحب جب رومی دروازے سے شکست کھاکر اور چیلون اور اُلوون سے زک پاکر نیچے آئے اور جوش جنون مین مہملات بکنے لگے تو بدھو نے اُنکے قصۂ لاطائل کے باور کرنے مین تامل ظاہر کیا یہی رائے بعینہٖ مصنف کی بھی ہی وہ کہتے ہین کہ جو امور **فوجدار** نے اپنی حماقت اور جہالت بلکہ دیوانگی کے سبب سے بیان کیئے وہ سب خلاف قیاس ہین۔ مگر ایک خیال اور بھی اُنکے دل مین جاگزین ہی وہ یہ کہ **خدائی فوجدار** صاحب کا سالائو جنٹلمین اور بہادر سپاہی اور ریل نامدار کبھی جھوٹ نہ بولیگا۔ اگر زندہ دفنا بھی دیا جائے تو بھی دروغ بے فروغ سے کام نہ لیگا۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہی کہ اتنے سے عرصے مین وہ اسقدر طومار جھوٹ کا ہرگز اپنی جانب سے گڑھ نہین سکتے تھے۔ بہرکیف خدا جانے وہ بیان صحیح ہی یا غلط۔ مصنف اسکا ذمہ دار نہین۔ واللہ علم بالصواب۔ وہ اس امر کو ناظرین ہی کی رائے پر چھوڑتے ہین کہ وہ بیان کہانتک صحیح ہی۔ اسقدر لکھنا ضرور ہی کہ مرتے وقت **فوجدار** صاحب نے صدق دل سے بیان کیا تھا کہ یہ قصہ اُنھون نے کسی کتاب مین پڑھا تھا اب سنیے کہ مورخ چہ میگوید۔

طالب علم اور سیاح دونون کو استعجاب تھا کہ **خدائی فوجدار** نے اس استقلال اور صبر کے ساتھ بدھو نفر کی زجر و توبیخ کو کیونکر برداشت کیا۔ مارکیون نہ بیٹھے اسکا سبب ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو دلی تسلی تھی کہ انھون نے اپنی معشوقۂ زرین کمر کو نظر بھر کر دیکھا گو طلسم مین سحر کی حالت ہی مین دیکھا سہی مگر دیکھا تو۔ اگر یہ تسلی نہوتی تو بدھو کی بدزبانی سے آگ ہو جاتے اور اسقدر سخت سزا دیتے کہ بدھو بھی کبھی یاد کرتا۔ بدھو نے ایسی ایسی باتین کہی تھین کہ کوئی آقا برداشت نہ کرتا۔ سڑی سودائی بنایا۔ اور یہ کہا کہ خدا اُس گھڑی کو غارت کرے جب حضور کو یہ گدھے پن کی سوجھی کہ یہان سے قعر جہنم کا سفر کیا اور بھلے چنگے ہو کر وحشت کی دی اور اسفل السافلین کا راستا ناپا۔ آپ اپنی عزت کا خیال کیجیے اور اس پاجی پن سے درگزریے اور اسقدر اول جلول اور مہمل اور فضول نہ بکیے عقل سے کام لو بالکل دیوانے نہ ہو جاؤ۔ اس سودا اور خیال خام کو چھوڑ دو اور اب آدمی بنجاؤ۔ **فوجدار** صاحب اور اسقدر الفاظ سخت کو روا رکھین۔ لاحول ولا قوۃ۔ غیر ممکن ہی۔ صرف اسقدر بدھو سے کہا تھا کہ تو ناتجربہ کار جاہل ہی۔ ہر شی کو تو غیر ممکن ہی سمجھتا ہی لیکن مین تیرے کہنے کا بُرا نہین مانتا کیونکہ تو میرے بھلے کے لیے کہتا ہی۔

سیاح نے **فوجدار** صاحب سے کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین کتابین تصنیف کرکے چھپواؤن اور اُنکو بیچون **فوجدار** نے کہا ہان بات تو خوب ہی مگر خریدار کہان سے آئیگا۔ اسنے کہا یہان اکثر روسائے گرانمایہ

مالدار امیر ہین فوراً خرید لینگے۔ پیکیون مین سے لینگے۔ یہ بولے بھائی صاحب امیر اور مالدار ہین سلمنا۔ مگر کس کام کے شوق ہی نہین۔ پڑھنے لکھنے سے سروکار ہی نہین۔ اچھا خیر یہ تو ہوا ہی کریگا اب یہ فرمائیے کہ آج ہم آرام کہان کرینگے سیاح نے کہا یہان سے تھوڑی دور پر ایک ٹھاکردوارا ہی اسمین ایک سادھو رہتا ہی جو پیشتر سپاہی تھا بڑا نیک آدمی ہی اور مخیر۔ فیاض۔ اسی ٹھاکردوارے کے پاس اسنے ایک چھوٹا سا بنگلہ بنوا لیا ہی۔ ہم اور آپ سب صاحب بخوبی اسمین رہ سکتے ہین بدھو نفر نے پوچھا بھلا یہ سادھو مہمانون کو کھانا بھی کھلواتا ہی۔ یا نہین فوجدار نے کہا تو بڑا پیٹو ہی ہے۔ ارے گدھے سادھو کو کچھ دینا چاہیے یا اس سے کچھ اور لینا چاہیے سادھو کیا لنگر بانٹا کرتے ہین سادھو بیچارے کو مہمان نوازی سے کیا غرض اور سروکار ہی۔ مگر اسمین شک نہین کہ تو بڑا بندۂ شکم ہی گرسنہ چشم۔ ہم تو رہنے اور ٹکنے کی جگہ ڈھونڈھتے ہین اور تو کھانے کا حال پوچھتا ہی

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نظر آیا۔ پیادہ پا۔ تیز رفتار۔ ایک قاطر عجیب پر نیزے اور بھالے اور اسلحہ تھے اسکے ساتھ تھا۔ انکے قریب آکر اسنے سلام کیا اور اپنی راہ لی۔ فوجدار صاحب نے ڈانٹ بتائی اور کہا ٹھہر جائیے۔ ہمین کچھ عرض کرنا ہی۔ تم چلے ہے تیز جاؤ مگر اس قاطر کو دق نہ کرو۔ اسنے کہا جناب مین دم بھر رک نہین سکتا کیونکہ یہ ہتھیار جو آپ دیکھتے ہین یہ کل کام مین آئینگے مین ذرا رک نہین سکتا۔ تسلیمات عرض ہی اگر آپ یہ دریافت کرنا چاہین کہ یہ اسلحہ کس کام مین لائے جائینگے تو مجھ سے سرا مین ملے ٹھاکردوارے کے اُدھر جو سرا ہی اسی مین مین ٹکونگا۔ اچھا خدا حافظ ہی۔ پھر رخصت ہوتا ہون۔ تسلیم۔ یہ کہکر وہ ہوا ہو گیا۔ یہ جا وہ جا۔ فوجدار اتنا بھی نہ پوچھنے پائے کہ کس کس مین جنگ ہوگی اور یہ نیزے اور تلوارین کس کام مین آئینگی۔ اُدھر وہ روانہ ہوا اور ادھر انھون نے حکم دیا کہ سامان سفر کرو اور چلو ہم ہین سرا مین نوکش ہونگے ٹھاکردوارے مین نہین رہینگے اور سیاح اور طالب علم بھی ہمارے ہی ساتھ رہینگے۔ سب سوار ہوے اور سرا کیجانب چلے۔ سیاح نے انسے کہا کہ ذرا ٹھاکردوارے کے پاس گھوڑا روک لیجیے گا سادھو کے ہان بہت عمدہ شراب رہتی ہی اور چوری چوری وہ جان پہچان مسافرون کو پلاتا ہی اور دام لیتا ہی۔ بدھو شراب کا نام سنکر بہت ہی خوش اور بشاش ہوے۔ گویا لاکھون ہی ملگئے۔ اور گدھے کو تیز کیا اور اُنکے پیچھے پیچھے اور سب چلے فوجدار صاحب بھی شراب کی طمع سے اور کل امور بھول گئے۔ ٹھاکردوارے پہونچے تو بڑے افسوس کے ساتھ سُنا کہ سادھو ہان نہین ہین بدھو تو مر ہی گئے۔ جان ہی نکل گئی۔ ایک عورت سے جو سادھو کی چیلی تھی انھون نے کہا کہ اگر سادھو نہین ہین تو تم تو ہوگی ان سی گران اور عمدہ سے عمدہ شراب لاؤ۔ اسنے کہا شراب تو نہین ہی اگر ستا پانی تو موجود ہی۔ بدھو اور بھی جل گئے۔ اور جھلا کر کہا اگر پانی کی ضرورت ہوتی تو لکھو کھا کنوین موجود ہین۔ ہاے اُس شادی کے دن کسقدر سیر ہو کر کھایا تھا

پلاؤ اور مرغ کا کباب اور سالن اور شراب۔ عمر بھر نہ بھولونگا۔

ٹھاکر دوارے سے بصد افسوس سرا کی طرف چلے۔ ایک لڑکا تیز تیز جارہا تھا وہ انکے قریب آیا۔ ہاتھ مین تلوار سر پر کپڑون کا گٹھا۔ ایک پائجامہ۔ دو قمیص۔ سبز مخمل کا کوٹ پہنے تھا اور ریشمی رومال پاکٹ مین تھا اور جوتا کوئی پانچ روپیے کا۔ کوئی اٹھارہ یا انیس برس کا سن تھا۔ ہنس مکھ اور پھرتیلا۔ راستے کی تھکاوٹ دور کرنے کیلیے گاتا جاتا تھا (یالم مورارے نیر چھوٹو جاے) اسکے بعد اسنے کہا کہ (فقط مفلسی کے سبب سے جنگ پر جاتا ہون اگر روپیہ ہوتا تو جان کاہے کو دیتا) یہ ان لوگون نے سن لیا۔ سب کے پہلے **فوجدار** صاحب مخاطب ہوے (میان صاحبزادے تم تو بڑی تیزی کے ساتھ جارہے ہو۔ اسوقت کہان کی تیاریان ہین ہرج نہو تو بتادو) اسنے کہا افلاس اور گرمی ان دونون کے سبب سے تیز تیز جارہا ہون۔ مین لڑائی پر جاتا ہون افلاس کا سبب **فوجدار** صاحب نے دریافت کیا۔ کہا گرمی تو ضرور ہو مگر تم مفلس کیون ہو۔ اسنے کہا میرے پاس ایک جوڑا ہے اگر یہان پہنون تو میلا اور خراب ہوجائیگا اسلیے یہ پرانے کپڑے پہنے ہون یہان سے بارہ کوس پر ایک مقام ہے وہان میرا نام رنگروٹون مین لکھا جائیگا۔ مین وہان سے جہاز پر سوار ہونگا میدان جنگ مین جاکے بادشاہ وقت کی خدمت کرنا اس سے بہتر ہے کہ کسی دفتر مین لکھنی چندہو۔ مین نے اگر کسی رئیس یا امیر کبیر کی نوکری کرلی ہوتی تو مالدار ہوجاتا انکی نوکری مین بڑا فائدہ یہ ہے کہ پانچ روپیے کے نوکر اور ہزارون کی آمدنی ہے مگر یہ بات کہان نصیب۔ لاحول ولاقوۃ۔ نہ زر نہ زیور۔ بس یہ تلوار ہی ہمارا زیور ہے۔ اور زر ہے۔ اگر ہزارون مین ہمارے ایسے ایک کے پاس بھی روپیہ ہو تو اسکو معجزہ سمجھنا چاہیے۔ **فوجدار** نے کہا تم اتنے عرصے سے نوکری کرتے ہو اور تمھارے پاس سپاہیون کی وردی بھی نہین۔ اسنے کہا میرے پاس دو وردیان تھین۔ مگر نوکری چھوڑنے کے وقت وہ مجھ سے لے لی گئین جب تک فوج مین ہین تبتک وردی رہتی ہے اسکے بعد چھین لیجاتی ہے اور دام وردی کے ہمسے پہلے ہی لے لیے جاتے ہین۔ **فوجدار** صاحب بولے یہ بڑا پاجی پنا ہے۔ اچھا کچھ پروا نہین۔ تم پھر نوکری کرو۔ سب کے پہلے تو خدائی طاعت مقدم ہے اسکے بعد خداے مجازی کی بندگی یعنی بادشاہ وقت کی نوکری خصوصا فوج کی نوکری صاحب سیف ہونا زیادہ عزت کی بات ہے بہ نسبت صاحب قلم ہونے کے۔ یہ ہمیشہ سے ہماری راے ہے۔ اگرچہ صاحب قلم زیادہ مشہور ہین اور تعداد مین بھی زیادہ ہین مگر صاحب سیف کی کمین زیادہ توقیر ہے ہماری ایک صلاح یاد رکھو۔

	نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ نگیر		کہ انچہ ناصح مشفق بگویدت بپزیر

یہ نصیحت تمھارے کام آئیگی اور مصیبت کے وقت اس سے بڑا مطلب نکلیگا۔ اور وہ یہ ہے کہ۔

ع۔ شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن، موت سے بڑھ کے اور کیا ہوگا۔ اچھا موت آئے تو کیا۔

شدنی امر مین یہ وہم و گمان کیا معنے	موت کے نام سے یعنی خفقان کیا معنیٰ

اور ظاہر ہی ہی کہ رن کے میدان مین مرنے سے زیادہ عزت کس مین ہی۔ تلوار کے منھ مرنا سپاہی کے لیے بڑی معراج ہی۔ ایک بڑے نامی گرامی شہنشاہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور کی رائے مین کس قسم کی موت اچھی۔ انھون نے کہا وہ موت جو دفعۃً ہوا ور جسکا پہلے سے ذرا بھی گمان نہو۔ وہم و خیال مین بھی نہو۔ گو مذہب کے خلاف ہی اور آمین کسی قدر کلمۂ کفر بھی ہی مگر کہا خوب ہی۔ فرض کرو پہلی ہی جنگ مین تم مارڈالیگئے گولی لگی اور اٹا غلغل ہوگئے۔ یا بارود سے اُڑا دیے گئے دونون ایک ہی بات ہی یون بھی مرے دون بھی مرے ایک آدمی کی رائے ہی کہ سپاہی جب مرجاتا ہی تب اچھا معلوم ہوتا ہی جیتے جی اچھا نہین معلوم ہوتا خصوصاً جب کہ وہ میدان جنگ سے بھاگا جاتا ہو۔ اور ایک بات یہ بھی ہی کہ سپاہی کا بڑا فرض یہ ہی کہ اپنے افسر کی پوری پوری اطاعت کرے آمین بھی وہی نام ہوگا جو جنگ مین ہوتا ہی یہ بھی یاد رکھو بیٹا کہ سپاہی کے کپڑون سے اگر بارود کی بو آئے تو اُس سے اچھا ہی کہ عطر اور مشک و عنبر سے اُسکی پوشاک معطر ہو۔ اگر اس پیشۂ شریف مین تم بوڑھے ہوجاؤ۔ لنگڑے ہوجاؤ۔ زخمی ہوجاؤ تو لوگ اور بھی زیادہ تمھاری عزت کرینگے مفلس بھی ہو تو لوگ نظر حقارت سے نہ دیکھینگے۔ آجکل بڑی کوشش کیجاتی ہی کہ بوڑھے اور لنگڑے لولے سپاہیون کی بڑی پرورش کیجائے وہ کوئی غلام حبشی تو ہین نہین کہ بوڑھے ہوے اور نکال دیئے گئے اور بہانہ یہ کیا کہ غلامی اور اسیری سے ہم انکو آزادی دیتے ہین اور اس احسان کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ بھوکون مرجاتے ہین۔ اب زیادہ وقت نصیحت کا نہین ہی تم ذرا میرے پیچھے گھوڑے پر بیٹھلو اور سرا تک چلے چلو اور وہان میرے ساتھ کھانا کھاؤ اور سیدھے ڈھرے سے لگو۔ خدا تمکو مدد دیگا اور منزل مقصود پر بہ آرام پہونچ جاؤگے۔

اسنے کہا مجھے معاف فرمائیے مین پیدل ہی چلونگا۔ ہان کھانا البتہ آپ کے ساتھ کھاؤنگا۔ بدھو نے یہان پر آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا دیکھا خدا کی شان ہی اتنا لائق فائق آدمی۔ کیسی عمدہ تقریر اسوقت کی ہی کہ جی خوش ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر ہوئی کسقدر مہمل اور اول جلول بکتا تھا کہ معاذ اللہ۔ غارمین گئے اور مردے زندہ درگور دیکھے۔ خدا انکے دماغ کو ٹھیک کردے۔ تھوڑی دیر مین سرا مین داخل ہوے۔ رات ہوگئی تھی بدھو بہت محظوظ ہوے کہ انکے آقا سرا کو محل مین سرا ہی سمجھے سلطان خانہ یا قلعہ معلیٰ نہ سمجھے جیسا کہ پیشتر سمجھتے تھے۔

سرا مین داخل ہوتے ہی **خدائی فوجدار** صاحب نے بھٹیارے سے پوچھا کہ جو آدمی نیزے اور

تلوار اور راسلحہ بیشمار لیکر آیا ہو وہ کہان ہو۔ اسنے کہا اصطبل مین اپنے قاطر کو باندھ رہا ہو۔ سیاح اور بڑھونے ہی اپنے اپنے جانور باندھے اور رشک حمار کو اصطبل مین سب سے بہتر جگہ دی۔

فصل - ۲۵

خدائی فوجدار نعل در آتش تھے کہ کسی طرح انکو یہ معلوم ہو جاے کہ یہ اسلحہ کس جنگ مین کام آئینگے بھٹیارے سے دریافت کرکے اس شخص کی تلاش مین نکلے اور کہا کہ او صاحب آپ کے کہنے مطابق ہم سراین آئے ہین اب ہمارے سوال کا جواب دو کہ کس کس سے اور کب جنگ ہونے والی ہو اسنے کہا جو تعجب خیز امو مجھکو آپ سے بیان کرنے ہین اُنکے لیے وقت درکار ہو اور ابھی تو مجھے اپنے قاطر کی خدمت کرنی ہو کھڑے کھڑے وحشت مین کیونکر کل امور کہہ سکتا ہون سُنکے بڑا تعجب کیجیے گا یہ بولے مین مدد دونگا آپ بیان کرنا شروع فرمایئے۔ یہ کہکر فوراً قاطر کے باندھنے مین اسکو مدد دینے لگے اس سے وہ بڑا ممنون ہوا اور کہا اچھا صاحب سُنیے ایک پتھر پر بیٹھکر فوجدار کو اپنے قریب بٹھایا اور سامنے بدھو نفر اور بھٹیارا اور طالب علم اور سیاح اور وہ لڑکا جو سپاہی تھا بیٹھے اور اسنے اپنا قصہ یون بیان کرنا شروع کیا۔

حضرات ایک گانون مین جو یہان سے کوئی تین کوس ہوگا ایک مینونسپل کمشنر کا گدھا گم ہوگیا اُسکی خادمہ ایک عورت نے چالاکی سے گم کردیا۔ انھون نے بڑی کوشش کی مگر گدھا نہ ملا۔ پندرہ دن کے بعد یہ کمشنر صاحب بازار مین جارہے تھے کہ ایک اور شہر کے مینونسپل کمشنر نے اِنسے کہا۔ لیجے اب ہماری فیس ہمکو دیجیے آپ کا گدھا ملگیا) اسنے کہا اچھا بھائی صاحب فیس لیجیے مگر یہ تو بتا دیجیے کہ گدھا تھا کہان وہ بولا آج صبح کو مین نے پہاڑ پر دیکھا۔ کاٹھی ندارد ننگی پیٹھ۔ لگام تک نہین۔ بڑا قات ہوگیا ہو پہچان نہین پڑتا مین تو پکڑ لاتا مگر اسقدر وحشت کی لیتا ہو کہ مین جیسے ہی قریب گیا وہ دوڑکے بھاگا اور جنگل کے اندر ہو رہا اگر جی چاہے تو آؤ ہم تم دونون چلین اور ڈھونڈھ لائین۔ مین اپنا گدھا گھر مین باندھ آؤن تو چلون اُنھون نے کہا واللہ بڑا احسان ہوگا گویا مول لے لیا۔ الغرض دونون کمشنر پیادہ پا ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوے جنگل مین گئے کہ قاطر کو ڈھونڈھین اور خوب تلاش کی اِدھر اُدھر چوطرفہ گئے مگر پتا نہ ملا۔ آخر کار دوسرے کمشنر نے کہا ارے یار ایک تدبیر ہمنے سوچی ہو چوپٹ ہی نہین پڑ سکتی بھئی اگر اُس دنیا مین بھی ہو تو پتا لگائے اور بندھا چلا آئے مین گدھے کی بولی جانتا ہون اور اگر تم بھی تھوڑی بہت جانتے ہو تو خوب بات ہو۔ وہ بولا کیا کہا تھوڑی بہت کی بہت ہوئی۔ ارے گدھا تو میرا مقابلہ خود نہین کرسکتا اسقدر مشق بڑھی ہوئی ہو خدا گواہ ہو۔ کمشنر دوم نے کہا اچھا ابھی ابھی اسکی

آزمائش ہو جائیگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔ تم بھاڑ اور جنگل کے ایک رُخ جاؤ اور ہم دوسرے رُخ جائینگے تم بھی سینپو سینپو کرو اور ہم بھی ڈھینچو ڈھینچو کرینگے کل جنگل کو چھان ڈالو۔ بولی سُنکے ضرور بولیگا بس گرفتار کرلیگا کشنر بولا یار اسمین شک نہین کہ تم بالکل گدھے ہی کی طرح بولوگے کیونکہ گدھے مین اور تم مین کوئی فرق نہین۔ وہ بولا اجی جناب یہ آپ اپنی ہی تعریف کرتے ہین مین کس قابل ہون دنیا مین کوئی گدھا یا انسان تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اول تو زور کی آواز ہوتی ہی دوسرے سُریلی اور جلد جلد بولتے ہو سینپو سینپو۔ مین تم سے ہارا تمنے چار دن شلنے چت مارا۔ مین تو سمجھتا تھا کہ مین بڑا ہون مگر تم گدھے کی بولی مین ہمسے بھی بڑھ گئے۔ بعض لوگ قابل تو ہوتے ہین مگر اپنی قابلیت کو کام مین نہین لاسکتے اگر ہماری تمھاری بولی سے گدھا ملجائے تو ہماری قابلیت کی قدر ہو۔ ورنہ بیکار ہی۔ یہ کہکر یہ دونون علیحدہ ہوے اور گدھے کی بولی بولنے لگے اکثر انکو دھوکا ہوگیا کہ گدھا ہی بول رہا ہی۔ مگر شناخت کے لیے کچھ علامتین مقرر کرلین تاکہ دھوکا نہ کھائین۔ اور مل نہ جائین۔ اسکے بعد پھر بولنا شروع کیا۔ مگر گدھے کا پتا نہ لگا نہ سینپو کی آواز آئی۔ اور بولتا کہان سے ایک مقام پر گھنے جنگل کے اندر مردہ ملا۔ بھیڑیون نے آدھا کھا لیا تھا جب اسکے مالک نے دیکھا تو کہا مجھے بھی تعجب تھا کہ بولتا کیون نہین۔ ہماری بولی سُنتا تو ضرور ہی بولتا ورنہ گدھا نہ تھا خیر گدھا مرگیا مگر یہ تو معلوم ہوگیا کہ گدھے کی بولی بولنے مین تم بھی گدھے کے باپ ہی ہو۔ وہ بولا اور تم بھی تو گدھے کے چچا ہو۔ اسکے بعد گھر واپس آئے اور اپنے دوستون اور پڑوسیون سے کُل حال بیان کیا اور ایک دوسرے نے اپنے ساتھی کے بولنے کی بڑے مبالغے کے ساتھ تعریف کی اور اِدھر اُدھر کے گانؤن مین بھی یہ خبر مشتہر ہوئی۔ اب سنیے کہ شیطان کو دل لگی ہاتھ آئی یہ تو ایسے موقع ڈھونڈھا ہی کرتے ہین اور گانؤن کے لوگ بھی گدھے کی بولی بولنے لگے اور ایک گانؤن سے دوسرے گانؤن اور دوسرے سے تیسرے گانؤن بولی پھیلنے لگی اب اسکی بحث ہونے لگی اور تلوارین چل چل گئین جو لوگ گدھے کی بولی بولتے ہین انکو لوگون نے چڑھانا شروع کیا اور خانہ جنگیان ہونے لگین کل پرسون ہمارے گانؤن کے لوگون سے اور ایک اور گانؤن کے لوگون سے لڑائی ہوگی اسی لیے مین یہ بھالے اور تلوارین لیے جاتا ہون کہ خوب مضبوط ہورہین۔ مین نے کہا تھا کہ وہ وہ باتین کہونگا جنسے آپ کو حیرت ہوگی اگر حیرت نہین ہوئی تو بندہ مجبور ہی۔ بیان پر یہ قصہ ختم ہوا۔

اتنے مین سڑک کے پھاٹک پر ایک آدمی آیا جو سر سے پانؤن تک سبز پوش تھا زور سے پکارا اجی بھیڑیاری ٹکنے کی جگہ ہی۔ تماشے کے لوگ آئے ہین لنگور وغیرہ بھی ہین۔ بھیڑیاری نے کہا اخاہ تماشے والے ہین۔ یہ آواز تو سبز پوش کی سی معلوم ہوتی ہی ایک آنکھ اور آدھے چہرے پر رومال پڑا تھا جس سے پایا جاتا تھا

کہ اس مقام پر درد ہوتا ہی آؤ آؤ سبز پوش - خوب چین سے آرام کرو - وہ لنگور اور تماشے والے کہان ہین دکھائی نہین دیتے - اُسنے جواب دیا قریب ہین مین پہلے چلا آیا کہ جگہ ٹھیک کر رکھون - بھٹیاری نے کہا میان چین کا بادشاہ بھی اگر آئے تو اُسکو نکال دون اور تمکو جگہ دون - یہان بھلے مانس لوگ ٹکے ہین اِنکو تماشا دکھاؤ کچھ مل ہی رہیگا لنگور کے کرتب دکھاؤ کٹ پتلی کا تماشا دکھاؤ - اسنے کہا بہتر ہی مین دونون تماشے دکھاؤنگا صرف ٹکنے بھر کا سہارا ہو جائے بس - اب مین جاکے گاڑی اور لنگور اور پتلیون کو لیے آتا ہون یہ کہکر سرائے سے باہر گیا **فوجدار** نے بھٹیاری سے پوچھا یہ سبز پوش کون ہی اور لنگور اور پتلیان چہ معنی دارد اُسنے کہا یہ کٹ پتلی والا ہی بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے - اکثر اِدھر سے تماشا لیکے جاتا ہی اور اندر سبھا کو ایسا بتاتا ہی کہ واہ واہ - ایک لنگور کو ایسے ایسے کرتب سکھائے ہین کہ لنگور کیا ہم کہتے ہین کوئی آدمی بھی مقابلہ نہین کرسکتا آپ کوئی سوال کیجیے وہ اُچک کے اپنے آقا کے کاندھے پر بیٹھ جائیگا اور کان مین اُس سوال کا جواب دیگا اور سبز پوش وہ جواب باواز بلند کہدیگا - گذشتہ زمانے کا حال بتائیگا آیندہ کا حال گزشتہ سے زیادہ بتاتا ہی کبھی کبھی جھوٹ بھی نکلتا ہی مگر عموماً سچ ہی معلوم ہوتا ہی کوئی جن اُسپر سوار ہی اور فی سوال ایک روپیہ لیتا ہی سبز پوش اب بڑے امیر ہو گئے ہونگے بڑے خوش مزاج آدمی ہین تمام دنیا قایل ہی کہ اس سے زیادہ ہنس مکھ آدمی کوئی نہین بڑا بکنے والا بڑا اپنے والا یہ سب اپنی زبان اور لنگور کے طفیل مین حاصل کیا -

اتنے مین سبز پوش بھی آگئے اور بے دُم کا لنگور اور پتلیان بھی آئین لنگور بدذات نہ تھا - دیکھتے ہی **فوجدار** نے پوچھا ارے بھئی نجومی صاحب فرمایئے ہمارا حشر کیا ہونے والا ہی روپیہ اُجرت کا حاضر ہی بدھو سے کہا روپیہ سبز پوش کو دے دو - سبز پوش نے کہا جناب میرا لنگور آیندہ کا حال نہین بتاتا ہی حال کا حال تھوڑا تھوڑا جانتا ہی - بدھو بولے لاحول ولا قوۃ - یہ بھی کوئی بات ہی مین تو ایسے لنگور کو جھنجھی کوڑی بھی نہ دون - جو ہم پر گزری ہی اسکا حال ہمارے سوا اور کون جان سکتا ہی یہ قوی کی بات ہی ہان حال کی بات اگر بتا سکتا ہی تو یہ روپیہ موجود ہی بتاؤ ہماری بی بی اسوقت کیا کرتی ہی اور کیسی ہی سبز پوش نے روپیہ نہین لیا کہا پیشگی ہم نہین لیا کرتے پہلے جواب سُن لیجیے یہ کہکر لنگور کو ایک تھپکی دی تو وہ اُچک کے کاندھے پر تھا دانت کھول کے اور مُنہ بناکے کان مین کچھ کہا اور پھر کچھ سوچا اور پھر کان مین کچھ کہا اور کھرٹ سے اُتر آیا اور سبز پوش نے **فوجدار** کے قدمون پر ہاتھ رکھکر کہا مین نے یہ قدم کیا پایے کہ نعمت پائی ہی **خدائی فوجدار** شیر افگن کو خدا صد و سی سال کی عمر عطا کرے کہ آپ زیر دستون کو زبردستون کے ظلم سے بچاتے بیوون کی پرورش فرماتے دیوتون اور جنون اور سرون سے رشتے مین

اور اسوقت تمام دنیا مین آپ کا سا بہادر نہین ہی۔)

فوجدار ازبس متحیر۔ بدھو نفر دنگ۔ طالب علم حیرت زدہ۔ سپاہی چپ بھٹیاری استعجاب مین سب کے مُنہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے مگر سبز پوش کہتے ہی گیا۔ (ای بدھو نفر تو بھی اپنا ثانی نہین رکھتا۔ خدا دنیا مین فائز المرام اور عقبےٰ مین مجھے غریق رحمت کرے تمھاری نیک بی بی بخیریت ہی اور اسوقت کپڑے بہن رہی ہی ابھی ابھی تھوڑی سی شراب پی ہی) بدھو نے اِسسے اتفاق کیا اور کہا واقعی بُری نیک بی بی ہی اگر ذرا آمنا تو ہی کہ ہمسے لڑ پڑتی ہی اور بات کرتے ہی مُنہ نوچ لیتی ہی **فوجدار** بولے حضرت واقع مین جو سپاہی زیادہ کریگا وہ بڑا لائق ہوگا اب ملاحظہ فرمائیے کہ لنگور اور یہ قابلیت۔ کل حال من وعن بتا دیا۔ اتنے مین اِس سپاہی نے یعنی اُسی لڑکے نے اِنسے پوچھا اجھا ذرا لنگور سے تو دریافت کیجیے کہ یہ سال ہمکو کیسا گزریگا۔ اِسنے کہا میر لنگور گزشتہ کا حال نہین جانتا اب مین چاہتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو تماشا دکھاؤن اور مفت۔ اسپر بھٹیارے صاحب بڑے ہی خوش ہوے اور ایک عمدہ مقام تماشے کے لیے سرا مین تجویز ہوا۔ اور کُل امور چٹکیون مین لیس ہو گئے۔

فوجدار بہت خوش ہوے اور ایک کونے مین بدھو نفر کو لیگئے اور کہا بھائی بدھو سنو معلوم ہوتا ہی سبز پوش پر کوئی چڑیل یا جن سوار ہی۔ بدھو نے کہا جناب یہ تو آپ فرمائیے میرے نزدیک تو کوئی درویش ہی یہ لنگور نہین ہی اگر لنگور ہوتا تو واللہ میری بی بی کا حال نہ بتاتا اور یہ نہ کہتا کہ ذرا سی شراب پی ہی مگر اتنا تو معلوم ہو گیا کہ بفضلہ اچھی ہین۔ **فوجدار** نے کہا ہمکو یقین نہین آتا کہ یہ یا اِسکا لنگور کوئی بھی نجوم جانتا ہی ایک عورت نے البتہ خوب پیشین گوئی کی تھی اِس سے پوچھا ہماری کتیا کے کتنے بچے ہونگے اُسنے کہا تین۔ ایک سبز ایک سفید ایک سیاہ۔ وہی ہوا۔ اور یہ بھی کہا کہ بارہ اور ایک کے درمیان مین ہوگا وہی ہوا اور پیر کے دن۔ وہی ہوا اور کہا کہ دوسرے دن مرجائیگی وہی ہوا۔ بدھو بولے آپ ذرا سبز پوش سے پوچھیے کہ اس غار مین آپ نے کیا دیکھا اتنے مین سبز پوش نے آنکر کہا لیجیے خداوند تماشا تیار ہی تشریف لے چلیے قابل دید ہی۔ انھون نے کہا پہلے تم اپنے لنگور سے آنا دریافت کرو کہ غار مین کیا ہوا۔ اسنے فوراً لنگور کو بلایا اور کہا ارے لنگور یہ ہمارے سرکار پوچھتے ہین کہ غار مین کیا ہوا تھا لنگور فوراً اچک کر کاندھے پر بیٹھا اور کان مین کچھ کہا۔ سبز پوش نے کہا حضور اسوقت شب ہی۔ کل صبح تو بتا دیگا مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضور نے خواب دیکھا ہی غار وار کسی مین نہین گئے تھے۔ **فوجدار** نے بات تالی مگر بدھو نفر نے کان مین جاکر کہا اب ہمکو اور بھی یقین ہو گیا کہ یہ لنگور بڑا نجومی ہی کیونکہ ہمکو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ حضور کو خلل دماغ ہی اور غار فقط خواب و خیال ہی۔ واللہ یہ لنگور کاہن ہی ہمارے دل کی بات کہی ہی

فوجدار نے بات ٹالی اور کہا چلو چلکر تماشا دیکھین ضرور کوئی نہ کوئی نئی بات ہوگی۔ سہین فرق ہی نہین ہمارا دل گواہی دیتا ہی۔ سبز پوش نے کہا حضور فرماتے ہین کوئی نئی بات ضرور ہوگی اور مین عرض کرتا ہون کہ ساٹھ ہزار نئی باتین ہونگی خدا کی قسم سرکار اس سے بڑھ کے تماشا دنیا مین نہین ہی اب تشریف لیچلیے دیر ہوتی ہی مجھے بہت کچھ کہنا اور بہت کچھ دکھانا ہی۔

فوجدار اور بدھو چلے اور تماشے مین آئے۔ دیکھا تو موم بتی کی روشنی ہی۔ سبز پوش پس پردہ گئے اور ایک لونڈا سامنے آن کے کھڑا ہوا کہ پتلیون کے تماشے کا حال بتاتا جائے ایک سفید لکڑی ہاتھ مین تھی اور اُسی سے وہ پتلیون کی جانب اشارہ کرتا جاتا تھا۔ سرابھر کے مسافر اور آدمی جمع ہوے کوئی آگے کوئی پیچھے کھڑا تھا۔ مگر فوجدار اور بدھو نفر اور سپاہی اور طالب علم مونڈھون پر بیٹھے اور اس لونڈے نے وہ کہنا شروع کیا جو آگے چلکے لکھا جائیگا اگر جی چاہے پڑھیے اور خط اُٹھائیے ورنہ اپنی رادھا کو یاد کیجیے۔

فصل-۲۶

کُل حاضرین اور تماشائی چپ۔ خاموش۔ کہ دیکھین اس لونڈے کے مُنھ سے کیا نکلتا ہی اور اس پردے سے کون کون بادشاہ آتا ہی اور کیا کیا عجائبات نظر آتے ہین اب پردے کے اندر سے باجے کی آواز آنے لگی شہنائی بجنے لگی اور اسکے بعد توپین دغنے لگین۔ دَن دَن۔ جب آواز بند ہوئی تو لونڈے نے آہستہ سے کہا اے حضرت یہ قصہ سچا ہی جو ہم آپ کو اصل کرکے اسوقت دکھاتے ہین یہ لفظ بہ لفظ عربی سے لیا گیا ہی اور فارسی مین بھی اسکا ترجمہ ہوا ہی۔ ہر فرد بشر کی زبان پر اسکے اشعار ہین اور بچے تک پڑھتے اور گاتے ہین اور بازارون اور گلی کوچون مین گاتے اور لہراتے پھرتے ہین۔ راجہ اندر کا اکھاڑہ اور شہزادہ گلفام اور سبز پری اور کپھراج پری کا ذکر خیر ہی۔

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی	پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

اتنے مین پتلیان آئین اور اُس لونڈے نے کہا وہ پتلی جسکے سر پر تاج ہی اور ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی یہ راجہ اندر ہین اور وہ پتلی جو ہرا ہرا لباس پہنے ہی اسکا نام سبز پری ہی۔ یہ بڑی مُنھ چڑھی ہی اور وہ پری جیسا کہ اسکی پوشاک سے ظاہر ہوتا ہی نیلم پری ہی شوخی سے سراپا بھری ہی اور یہ سامنے والی پتلی لال پری ہی سُرخ پوشاک اسکے تو شک خانے مین بھری پڑی ہی۔ اور یہ بائین ہاتھ والی لالا بائی لمبی چھپل چھپلی کپھراج پری کہلاتی ہی اور مشعلچی کے پاس والا موٹا تازہ لمبا چوڑا

آدمی لال دیو ہی اور دوسرے مشعلچی کی بغل مین کالا دیو ہی۔

اتنے مین دوسرا پردہ پڑا اور لوگ ہمہ تن شوق دیکھنے لگے کہ جو میشود۔ سب ٹکٹکی باندھے تھے کہ پردہ اٹھا اور ایک قصر معلےٰ بصد شان جلوہ افگن ہوا۔ ستون طلائی سامنے زربفت کا نمگیرہ۔ اور ادھر اُدھر اغل بغل چوبدار گنگا جمنی کے عصا لیے ہوے بڑی بڑی پگڑیان باندھے ہوے حاضر۔ اس لونڈے نے کہا یہ راجہ اندر کا محل ہی اور یہ چوبدار کھڑے ہین کہ جو حکم ہو بجا لائین۔ اور اب ناچ شروع ہوتا ہی پہلے لال پری آئی اور راجہ کا قدم چوما اور سات بار سلام کر کے محفل مین راجہ کی جانب رُخ کر کے کھڑی ہوئی اسکے بعد پکھراج پری آئی۔ اُسنے بھی پانون کو بوسہ دیا اور سات بار سلام کیا اور محفل مین حاضر۔ اسکے بعد سبز پری آئی اور اُسی طرح وہ بھی حاضر ہوئی۔ پھر نیلم پری نے آن کر بوسہ پایا اور گانا شروع ہوا۔

ہی جلوہ تن سے در و دیوار بسنتی	پوشاک جو پہنے ہی مرا یار بسنتی
مُنھ زرد ڈوپٹے کے نہ آنچل مین چھپاؤ	ہو جاے نہ رنگ گل رخسار بسنتی
ہی لطف حسینون کی دورنگی کا امانت	دوچار گلابی ہون تو دوچار بسنتی
محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہی	سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی
جسکا سایہ نہ کبھی خواب مین دیکھا ہوگا	ناچنے گانے کو وہ آج پری آتی ہی

کسی نے چمک کے یہ گایا۔

دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون	شوخی سے شرارت سے صباحت سے بھری ہون

کوئی انا البرق کہتی ہوئی یون نغمہ سرا ہوئی۔

سبھا مین آمد نیلم پری ہی	سراپا وہ نزاکت مین بھری ہی

یہ پری راجہ اندر کی محفل کی جان ہی۔ رح و روان ہی سب پریون کی سرتاج ہی۔ اس سے زیادہ حسینہ جمیلہ دنیا مین کون آج ہی۔ بڑی چالاک ہی سخت بیباک ہی۔ پرکالہ آتش عدوے شکیب ہی۔ اُسکی ہر ایک ادا دلفریب ہی۔ بڑی گانے والی ہی۔ ہر بات نرالی ہی۔ عورت نہین پری ہی۔ جبھی تو اسقدر شان دلبری ہی۔ جو اُسکے لب لعل کا بوسہ روح پرور لے بڑا باا قبال ہی کیونکہ یہ پری مشتری خصال ہی ابروے خمدار دیکھیے اور یہ طرہ خمدار طرار دیکھیے اور اُسکے جوبن کی بہار دیکھیے۔

خدا سردے تو سودا دے تری زلف پریشان کا	جو آنکھین دے تو نظارہ ہوا ایسے سنبلستان کا
غضب ہی کھینچی مصور نے کسطرح تصویر	کہ شوخیون سے تو اک رنگ پر رہی کیونکر

اسکے بعد پردے کے اندر سے پلٹنین برآمد ہوئین انمین جنگی رسالے کے سوار اور افسر تھے دردیان فوق البھڑک اور انتہا سے زیادہ چمک دمک۔ تلوارون کے غلاف سرخ کاشانی مخمل کی بندوقون کی سنگینون کی نوک سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دیو تک کے کلیجے کو بھونک دین سر سے پا فون تک اوبچی بنے ہوے اور اوبچی کیا معنی سوار ان جنگی تو تھے ہی۔ دو پلٹنین صف بستہ آمادۂ جنگ و پیکار ہوئین۔ ایک طرف مغل دوسری جانب پٹھان۔ **فوجدار** کے بنانے کے لیے سبز پوش یعنی وہ تماشا گر مغلون کی جانب سے ایک فوجدار یعنی پہلوان یل نامور کو جو ہمارے **خدائی فوجدار** صاحب کا ہم پیشہ تھا میدان کارزار مین لایا اور دو فون جانب سے جنگ ہونے لگی اور یل نامدار نے بڑھ کر کہا۔

مین ہون نامدار جہان بے عدیل	مین ہون نسل صاحبقران جلیل
وہ شمشیر تہمتن ہی مجھکو ملی	کہ ہیبت سے ہی قبر رستم ہلی
مقابل ہو مجھ سے کہان اتنی تاب	وہ برزو وہ بیزن وہ افراسیاب
چو بر دشمنان خیزم اندم سمند	یقین گردنش آرم اندر کمند
چو این وقت غافل شدہ بگذرم	عجب نیست فردا شود دا ستم
چو روزد گر شاہ گیتی فروز	بہ فیروزی آورد شب را بروز
در مہر بکشاد گردان سپہر	بیاراست روے زمین را بہ مہر

اتنے مین پٹھانون کے لشکر جرار کے ایک افسر تجربہ کار نے یل نامدار کو گرفتار کر لیا دیکھتے ہی ہمارے **خدائی فوجدار** سے نہ رہا گیا فوراً شمشیر برآن لیکر چڑھ دوڑے اب سب سمجھاتے ہین مُل مچاتے ہین کہ یہ کیا مجنونانہ کارروائی ہی وہ کسکی سنتے ہین۔ لیکے تلوار پٹھانون کی فوج پر جھک ہی تو پڑے اور ضربت شمشیر ع۔ یکے را دو کرد دو را چار کرد + سبز پوش اپنا سر پیٹنے لگا۔ ارے او سڑی سودائی مجنون تیری دیوانگی کو اور تجھکو خدا غارت کرے اور اللہ تجھسے سمجھے تو نے ہمیں سودا اور جنون کے سبب سے مجھے کہین کا نہ رکھا مار ہی ڈالا۔ تمام عمر کی کمائی گنوائی۔ رزق کا ذریعہ یہی تھا۔ اب یہ پتلیان زر کثیر صرف کرنے سے بھی نہ ملینگی ارے بدبخت یہ یل نامدار نہین ہی یہ پتلیان ہین یہان کھیل تماشا ہو رہا ہی نہ کوئی مغل ہی نہ پٹھان۔ **فوجدار** کو اس تقریر کی برداشت کہان ایک تلا ہوا ہاتھ سبز پوش پر بھی جایا اگر ستون بیچ مین نہو تو تماشے والے بیچارے کا سر اسطرح اڑ جاے جیسے کوئی کھیرے کو تراش کے پھینک دیتا ہی مگر حیات مستعار باقی تھی بچ گیا اور **فوجدار** نے بڑے غصے اور

غیظ و غضب سے کہا اے بے ایمان دغا باز فسوفساز تیری یہ ہستی ہی کہ تو کسی بل نامدار کسی خدائی فوجدار کو ذلیل کرے اور دس آدمیون کے سامنے ہفسوائے لعنت ہی تیرے اوپر۔ اتفاق سے تو بچگیا ورنہ مین تو اپنے نزدیک کام تمام ہی کر چکا تھا۔ پھر تلوار سے اور باقی ماندہ پٹلیون پر ہاتھ صاف کیا۔ بادشاہ زخمی۔ سوارون مین کسی کا سر ندار دکسی کا دھڑ ندارد۔ حاضرین کانپ اُٹھے۔ لنگور اچک کے چھت پر ہو رہا۔ طالب علم کانپنے لگا۔ سپاہی خائف اور بدھو تو چوہے کا بل ڈھونڈھنے لگا۔ اس سانحہ کے بعد اسنے قسمین کھائین کہ فوجدار کو ایسی حالت بدمین کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا۔

تماشے کو بھر بھنڈ کر کے فوجدار صاحب ذرا ذرا ہوش مین آنے لگے اور فرمایا افسوس ہی کہ اسوقت وہ لوگ یہان نہین موجود ہین جو ہمارے مغز پیشے کے قابل ہین اگر ہوتے تو اُنکو قائل ہونا پڑتا کہ ہم لوگ دنیا کو کسقدر فائدہ کثیر پہونچا سکتے ہین اگر مین اسوقت یہان نہوتا تو اس فوج کے آدمی یلون کے نام کو غارت اور تباہ کر دیتے خدا اس پیشے کو زندہ رکھے۔ آمین۔ سبز پوش نے سر پیٹ کر کہا خدا اس دیوانگی کے پیشے کو زندہ رکھے اور مجھے اس دنیا سے اُٹھالے۔ ہائے یہ وہی مثل ہوئی کہ کسی بادشاہ نے قید کی حالت مین کہا تھا کہ کل مین ایک سلطنت کا شاہنشاہ تھا اور آج چپہ بھر زمین بھی میرے پاس نہین ہی جسکو مین اپنی ملکیت کہہ سکون ابھی آدھا گھنٹا ہوا کہ مین شاہنشاہون اور بادشاہون اور سوارون اور توپخانون کا مالک تھا اور اب مین فقیر ہون بالکل مفلس ٹکا پاس نہین۔ اور سب سے بڑھ کر دردناک بات یہ ہی کہ میرا لنگور چھوٹ گیا۔ یہ بڑی تباہی کی بات ہی اور یہ سب اس بدبخت فوجدار کی بدولت ہوا یہ ظلم اور تعدی کے روکنے کے لیے خلق مین خلق ہوے ہین۔ ع۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اگر مین جانتا کہ یہ سڑی آدمی ہی تو اس کمبخت کی صورت نہ دیکھتا۔ اسنے مجھے غارت کر دیا اور میری روزی لی۔

سبز پوش کی اس درد آمیز تقریر سے بدھو نفر کا دل بھر آیا کہا بھائی سبز پوش صاحب رونے سے کوئی فائدہ نہین۔ بیکار ہمیرا دل دکھتا ہی مگر مین آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ جب یہ ہوش مین آئینگے تو اسکا بعنوان مناسب معاوضہ کر دینگے۔ اسنے کہا اگر کچھ دین تو احسان ہی نہین تو مین انکا کیا کرونگا۔ روپیہ لے کے رہ جاؤنگا۔ بس ہی کیا ہی۔ ان ایسے نامی آدمی کو کسی کی جائداد غصب نہ کرنی چاہیے۔ فوجدار نے کہا سلمنا مگر ہماری سمجھ مین اب تک نہ آیا کہ ہمنے آپ کی کونسی جائداد ضبط کرلی۔ سبز پوش نے کہا اب اور کیونکر جائداد ضبط ہوتی ہی ہمارا بنا بنایا گھر غارت کر دیا اب اور کیا باقی رہا میری تو روزی ہی اس تماشے پر تھی۔

فوجدار صاحب نے کہا اے صاحبان جلسہ۔ ان ساحرون سے خدا سمجھے کہ جادو کے زور سے کیا کا کیا سمجھا دیتے ہین۔ واللہ مین یہی سمجھا تھا کہ سچ مچ کی جنگ ہو رہی ہے پھر مجھے تاب کہان۔ چڑھ دوڑا اچھا جو کچھ ہوا وہ ہوا ہم تمھین نقدہ حرمتہ دینگے۔ جو پور کی کھری اشرفی لو۔ اور غم نہ کرو۔

سبز پوش نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور ایسے باذہب اور خدا ترس سے غلام کو ایسا ہی یقین تھا جو شجاع ہوتے ہین وہ رحم دل بھی ضرور ہوتے ہین اور غربا کی دستگیری کرتے ہین۔ بی بھٹیاری اور بدھو نفر اس امر کا تصفیہ کر دین کہ میرا کسقدر نقصان ہوا۔ ان دونون نے یہ بات منظور کر لی تو اُسنے پٹھانون کے بادشاہ کو اُٹھا کر کہا دیکھیے اسکا ہاتھ الگ ہو گیا اور سر پھٹ گیا اب یہ دو کوڑی کا ہے اُسکی قیمت ڈھائی روپیہ ہے۔ ان دونون نے منظور کر لیا اور **فوجدار** نے بھی تسلیم کیا اور کہا (اور چلو)۔ اسکے بعد مغلون کے بادشاہ کو اُٹھا کر کہا یہ تیلی بڑی قیمتی ہے مگر اس حالت مین اسکو کوئی جھنجھی کو بھی نہ پوچھیگا اسکے نو روپیے ہین۔ بدھو نے کہا بھئی یہ بہت ہے بھٹیارے نے کہا اچھا سات روپیہ کر دو۔ **فوجدار** نے کہا منظور۔ دے دو۔ روپیے سوا روپیے کی کمی بیشی کوئی بات نہین ہے اور جلد فیصلہ کرو مجھے بھوک معلوم ہوتی ہے کھانے کا وقت آیا۔ پھر ایک تیلی کو جسکا آنکھ پھوٹی ہوئی گئی کا نقشہ تھا اُٹھا کر کہا اسکی آنکھ ایک روپیے مین بنیگی یہ مغلون کے بادشاہ کا سائیس ہے۔ **خدائی فوجدار** صاحب تو مغلون کی طرف تو تھے ہی جھلا گئے کہا یہ دروغ بے فروغ ہے ہم ہرگز نہ مانینگے کہ مغلون کے شاہنشاہ اعظم کے سائیس کی آنکھ کوئی پھوڑ سکے کیا مجال۔ کوئی دل لگی بازی ہے۔ آگے چلو۔ سبز پوش نے دیکھا کہ جنون نے پھر انکے دماغ پر تسلط کیا۔ کہا۔ مین بھول گیا تھا یہ مغلون کے بادشاہ کا سائیس نہین ہے بلکہ پٹھانون کے بادشاہ کا سائیس ہے۔ **خدائی فوجدار** صاحب اس سے خوش ہو گئے الغرض اسی طرح سبز پوش نے کل اشیاے شکستہ بھر کی قیمت بتائی اور بدھو نے حسب الحکم آقاے نامدار دام دیئے اسکے بعد سبز پوش نے کہا دو روپیے اور دلوائیے کیونکہ لنگور کے پکڑنے مین مجھے بڑی محنت پڑے گی **فوجدار** صاحب نے یہ دو روپیے بھی دلوا دیئے۔ اور کہا میرے بدن مین آگ ہی تو لگ گئی تھی کہ مغلون کے شہنشاہ کا سائیس اور اُسکی ایک آنکھ پھوٹ جائے اور وہ کانا (من الکافرین) ہو جاے یہ کیا بات ہے اگر کوئی مجھے یہ بتا دے کہ سلطان ذیشان مغلیہ اسوقت کہان ہین تو دو سو روپیے تک دینے پر تیار ہون۔ سبز پوش نے کہا سوائے میرے لنگور کے اور کون بتا سکتا ہے مگر اُسکا پگڑنا دقت ہے یا ہلا ہوا ہے شاید چلا آئے۔ یا شاید بھوک کے سبب سے آئے۔ اچھا اب آرام فرمائیے کل نوروز ہے پھر ملینگے **فوجدار** نے کہا آپ سب صاحب آج ہمارے ہی ساتھ کھانا کھائیے سب نے ملکر کھانا کھایا اور

بزبان کی فیاضی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جس شخص کے پاس نیزے اور تلوارین اور اسلحہ تھے وہ پہلے چلا گیا اسکے بعد سیاح طالب علم اور سپاہی انسے رخصت کے طالب ہوے۔ سیاح نے کہا مین اپنے گھر جاؤنگا اور سپاہی زادے نے کہا کہ مین منزل مقصود کو اپنے کام پر جاتا ہون اسکو فوجدار صاحب نے سفر خرچ کے لیے بارہ روپیے دیے۔ سبز پوش اپنے دوست فوجدار صاحب کی مجنونانہ حرکتین بخوبی دیکھ چکے تھے تڑکے ہی اُٹھتے ٹوٹی پھوٹی پتلیون کو بٹور لنگور کو ساتھ لے روانہ ہاشد اس سودائی سے جان بچائی۔ بی بھٹیاری کو دو باتون سے حیرت ہوئی ایک فوجدار صاحب کا دیوانہ پن دوسرے انکی فیاضی۔ اسکو بھی بدھو نفر نے اپنے آقا کی اجازت سے خوش کر دیا۔ آٹھ بجے کے وقت رخصت ہو کر سراسے چلے اور راہ راہ جانے لگے۔ انکو اب سفر کرنے دیجیے اور آپ کچھ اور ضروری باتین سنیے۔

فصل ۔ ۲۷

اس تاریخ بزرگ کے مصنف باتوقیر نے روایت کی ہے کہ جس چور اور قیدی اور بدمعاش نے بدھو نفر کا گدھا چورایا تھا اور جسکے حال سے ناظرین والا تمکین بخوبی واقف ہین کہ فوجدار نے اسکو قید سے رہائی دی اور اس محسن کش احسان فراموش گیدی نے فوجدار پر تھپڑا اور ہاتھ صاف کیا اور بدھو نفر کا گدھا چورایا اور پھر کچھ دن بعد میان بدھو نے اسکو پکڑ پایا اور گدھا واپس لیا اور وہ بھاگ گیا انکے لیے پولیس کے لوگون کو حکم تھا کہ جہان سے ہو سکے گرفتار کرو۔ صرف ایک ہی دو جرمون کا مجرم نہ تھا کئی جرم تھے کیونکہ چوری سینہ زوری خون ڈاکا عورتون کو لے بھاگنا بچون کو زیور کی طمع سے مار ڈالنا سب گُن پُورے تھین کون کہے لنڈورے۔ اب انھون نے بھیس بدل کر کٹ پتلی کا تماشا بنایا اور ایک لنگور کسی غلام سے مول لیا اور جس گانون مین جاتے لوگون سے دریافت کرتے کہ کون کون اِدھر سے گزرا اور کیا کیا واقعات ہوے سرامین ٹوہ لیتا۔ اور پہلے تماشا دکھاتا کٹ پتلی کے تماشے مین اُسکو بڑی مشق تھی۔ بے بدل اُستاد مشہور کر دیا تھا کہ میرا لنگور غیب کا حال بتاتا ہے جو کچھ اِدھر اُدھر سُنتا تھا کچھ گدّے بازی کر کے بتاتا تھا اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ کسی کے مکان کا حال معلوم ہو گیا فوراً اُسکے ہان گیا اور لنگور سے اشارہ کیا اور کہا لنگور ہمارے کان مین یہ کہتا ہے علیٰ قدر حیثیت اُسکی فیس تھی۔ اسکا بڑا نام ہو گیا اور روپیہ بھی پیدا کر لیا سرامین پہونچتے ہی فوجدار اور بدھو نفر کو پہچانا اور خوش ہوا کہ اب ان سب کو چکا دو۔ لیکن جیسا کہ گزشتہ فصل مین بیان ہے اگر پتلیون کے خون ہونے کے وقت فوجدار کا ہاتھ ذرا بہک جاتا تو

پیایان درکنار اُنھین کا سرا ڈگیا ہوتا۔ اس لنگور اور تماشے کی نسبت ناظرین کو حیرت ہوگی کہ یہ کون شخص ہی لہذا لکھنا پڑا کہ سمجھ مین آجائے۔

اب فوجدار صاحب کا حال سنیے کہ انکو شوق چرایا کہ دریاے گھاگرا کی سیر کرین اور پھر اُسکے بعد تاج بی بی کا روضہ دیکھین۔ دو دن تک سفر ہی مین رہے۔ تیسرے دن ایک پہاڑ پر چڑھتے ہوے ڈھولون اور تاشون اور نقارون کی بڑی زور کی آواز ین آئین پہلے یہ سمجھے کہ سپاہیون کی رجمنٹ جاتی ہی فوراً ایڑ لگائی پہاڑ پر پہونچے تو دیکھا کہ کوئی دو سو آدمی بھالے اور نیزے اور تلوار اور توپ اور بندوق اور قراینیچے اور تھرکلے لیے ہوے جارہے ہین قریب جاکے دیکھا تو فوج کے لوگ۔ نشانون کے پھریرے اڑرہے ہین اور اُسپر ایک چھوٹا سا گدھا بنا ہوا سینپون سینپون کررہا ہی اور ارد گرد جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہی (زبان گدھے بول سینپون سینپون سین) اس سے فوجدار کو یقین ہوگیا کہ یہ اُس گانون کے لوگ ہین جہان گدھے کی بولی بولی جاتی ہی۔ انھون نے بدھو نفر سے کہا بھئی کیا اچھی لڑائی ہوگی کرواہ۔ واللہ قابل دید۔ بدھو تم بھی کسی جانب شریک ہوجاؤ۔ اُسنے کہا حضور ہی شریک ہون بندہ گدھا نہین ہی اس گدھے پن سے درگزرے آپ اپنے دور سے دل لگی دیکھیے۔ چاہے لڑین چاہے ایک دوسرے کا سر پھوڑین۔ مارا چہ ازین قصہ۔

الغرض تھوڑی دیر کے بعد جس گانون کے لوگون نے بدتمیزی سے اپنے ہمسایون کے چڑھانے کے لیے گدھے کی بولی بولی تھی حملہ کیا اور دھادا بول ہی تو دیا فوجدار صاحب نے گھوڑے کو تیز کیا بدھو کے ہوش اُڑ گئے اس قسم کی حرکتون سے یہ ناراض ہوجاتے تھے قریب جاکے روکا وہ سمجھے یہ بھی کوئی ہماری جانب سے جوان آیا ہی (حضرات مجھے کچھ عرض کرنا ہی۔ ذرا دیر کے لیے باگین روکے ہوے اگر سمع خراشی ہو تو مین ذرا سے اشارے مین خاموش ہورہونگا۔ ان سب نے کہا کہ بسم اللہ فرمائیے۔ انھون نے یون ہانک لگائی (حضرات بندہ خدائی فوجدار شیرافگن ہی۔ کام ہمارا یہ ہی کہ زبردست کو زیردست پر ظلم نہ کرنے دین۔ بانک مین طاق پٹے مین مشاق۔ بنوٹ کا اُستاد کشتی مین فرد۔ گل چلا بمثیل۔ تلوار یا اپنی آپ نظیر۔ گولہ انداز لاثانی شمشوار بے بدل ہون آپ کی بڑی غلطی ہی کہ آپ خواہ مخواہ لڑنے پر تیار ہین۔ گانون کے گانون سے آپ کو عداوت ہی۔ جنگ کے پانچ اسباب ہوتے ہین۔ ایک مذہب کی توہین۔ دوسرے جان کی حفاظت قانون اور مذہب دونون کی رو سے روا ہی۔ تیسرے اپنی یا خاندان

یا جید علاقے کی غرت قائم رکھنے کے لیے۔ چوتھے۔ بادشاہ کی طرف سے بہ مقابلہ غنیم بشرطیکہ بادشاہ برسرحق ہو۔ پانچوین ملک اور ہم وطنون کی حفاظت اور یہ قریب قریب دوسری شرط کے ہے۔ ان پانچون اسباب ضروری مین اور سبب بھی شامل ہو سکتے ہین جو بہت ہی ضروری ہین اور جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم ہتھیار کام مین لانے اور لڑنے پر مجبور ہین۔ ہان ذرا ذرا سی خفیف باتون پر لڑنا بھڑنا اپنے آپ کو ہنسوانا ہے اور عقل سلیم کے خلاف۔ دانشمندون کا فعل نہین ہے علاوہ برین۔ ع۔ درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست + ہمکو تو حکم یہ ہے کہ دشمن تک کے ساتھ نیکی کرین اور بدی سے محترز رہین اور جو لوگ ہمسے نفرت رکھتے ہون اُنسے محبت کرین۔ بڑا مشکل امر ہے مگر خداترس اور خداشناس ایسا ہی کرتے ہین اور ایسا ہی کرنا چاہیے کوئی حکم علماے مذہب نے خلاف عقل نہین دیا ہے ہان نفس کشی ضرور چاہیے۔ ع۔ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا۔ بدھو نے اپنے دل مین کہا یہ ہمارا آقا تو اب پادری بنگیا اگر پادری نہین تو پادری کا بھائی تو ضرور ہے۔

فوجدار صاحب نے ذرا دم لیا اور لوگون کو متوجہ دیکھکر پھر کچھ کہنے ہی کو تھے کہ بدھو نفر نے بڑی چالاکی سے انکو یون روکا کہ خود تقریر شروع کردی۔ کہا حضرات۔ میرے یہ آقا خدائی فوجدار شیرافگن ہین۔ عربی اور ترکی اور فارسی زبان جانتے ہین شعر بھی کہتے ہین سپہ گری کے کل فن یاد اور ازبر ہین۔ پھکیتی بانک پٹا بنوٹ تلوار نیزے بندوق کی لڑائی۔ جو کچھ یہ فرمائین گوش دل سے سُن لو اور اسکے مطابق کاربند ہو اور یاد رکھو کہ گدھے کی بولی بولنا گدھون کا کام ہے۔ اس گدھے پن سے درگزرو۔ لڑکپن مین ہم اسطرح کی بولی بولتے تھے کہ آدمی تو آدمی گدھون تک کو دھوکا ہوجاتا تھا مگر لوگ اچھا نہین سمجھتے تھے مین اب بھی گدھے کی بولی بول سکتا ہون کیونکہ یہ فن مثل تیرنے کے انسان عمر بھر نہین بھولتا یہ کہکر بدھو نفر نے نتھنون پر انگلیان رکھ کے سینپون سینپون کرنا شروع کیا دور تک آواز گونجی اس گانون کے لوگ سمجھے کہ یہ ہمکو پڑھاتا ہے ایک موٹا سا لٹھ اُٹھاکر اس زور سے مارا کہ بدھو نفر زمین پر آرہے فوجدار نے یہ دیکھکر نیزہ لگایا نیزہ چلاتے ہی پچاس ساٹھ آدمی ٹوٹ پڑے اور پتھر اور گولیان چلنے لگین یہ جان بچاکے بھاگے یہ جا وہ جا۔ ہر قدم پر خوف تھا کہ مبادا گولی لگے اور ٹانگین سے دم نکلجاے۔ وہ لوگ بھی خوش تھے کہ بھگا دیا مگر گولی نہین چلائی۔

بدھو کو ان لوگون نے گدھے پر سوار کیا اور کہا چلے دور۔ فوجدار صاحب جب ذرا دور نکل گئے تو بدھو یاد نے گردن پھیرکے دیکھا گدھے پر چلے آتے ہین۔ اور کسی نے انکا تعاقب نہین کیا ہے۔ گھوڑا روک لیا۔ وہ لوگ رات بھر وہان رہے اور جب دیکھا کہ غنیم بھاگ گیا تو خوش

خوش اپنے اپنے گھر واپس آئے اگر زمانہ قدیم کے یونانیون کے رسم ورواج سے واقف ہوتے تو اس مقام پر اپنی فتحیابی کی ایک یادگار بنوا تے۔

فصل-۲۸

بہادر آدمی کبھی پشت نہین دکھاتے۔ ڈٹے لڑا کرتے ہین۔ ہان اگر کوئی چکما کھا جائین یا حریف بڑا ہی شہ زور اور شیر نر ہو تو ہٹجاتے ہین۔ ع۔ نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن + اور کسی موقع پر زور آزمائی نہین کرتے ہین **خدائی فوجدار** اسی کے مصداق تھے۔ اس جنگ سے چپکے سے الگ کھڑے ہو کے سوچے کہ لوگ بھڑ ے ہوئے ہین اچھے گھر بیعانہ نہین دیا۔ ع۔ کہ جا ہا سپر باید انداختن + پر یہان عمل کرنا چاہیے فورًا بھاگ کھڑے ہوے اور بدھو تک کی خبر نہ لی کہ اُسپر کیسی گزریگی۔ نو اور دو گیارہ ہوے۔ بدھو بھی گدھے کو دوڑاتے پیچھے پہونچے مگر مشکل۔ قریب پہونچتے ہی **فوجدار** کے آگے گدھے سے گر پڑے سر سے پانون تک زخمی۔ نیمجان۔ مردے سے بدتر۔ بیدم۔ **فوجدار** نے اُتر کر زخمون کو دیکھا کہا بدھو بڑی بُری گھڑی تھی جب تمنے گدھے کی بولی بولی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسقدر پیٹے گئے خدا کا شکر کرو کہ جان تو بچی۔ مین سمجھا تھا مار ہی ڈالا۔ بدھو نے کہا مجھ مین بولنے تک کی طاقت نہین ہی افسوس کہ **فوجدار** ہو کر مجھے چھوڑ کے بھاگ آئے۔ اب سوار ہو جیے اور یہان سے چلیے۔ **فوجدار** نے کہا بھاگنا اسکو نہین کہتے ہین اسکے یہ معنی کہ ہم اب نہین لڑتے دور اندیشی عجب شے ہی تاریخون مین بڑے بڑے بہادرون کا ذکر ہی کہ میدان سے ہٹ گئے کہ جان بچے اور کسی اور موقع پر اس سے بڑھ کے کارنمایان کرین تم اِن باتون کو کیا جانو۔

فوجدار کی مدد سے بدھو سوار ہوے اور **فوجدار** بھی گھوڑے کی پیٹھ پر آئے اور کوئی سوا کوس پر ایک جنگل مین پہونچے بدھو مارے درد کے حیران تھا۔ **فوجدار** نے کہا اس درد کا سبب مین بتا دون انھون نے بڑے موٹے لٹھ سے تمکو مارا اسی سبب سے درد ہی بدھو نے جھلا کر کہا سبحان اللہ۔ کیا بات پیدا کی ہی واہ صاحب واہ۔ میرے درد کا سبب ایسا ہی مخفی تھا کہ بغیر آپ کے بتاے ہوے مین جان نہین سکتا تھا۔ اب مجھے حضور رخصت دین اور غلام کو آگے ادھر کرین بندہ اب گھر جائیگا۔ درگزرا۔ عمر اسی مار پیٹ لٹھ پونگے مین جاے بھوکے پیاسے مرین ایسی بادشاہی سے درگزرے۔ خدا اس پیشے کو غارت کرے جو حضور نے حماقت سے پسند کیا ہی لاحول ولاقوۃ۔ مین بھی مجنون حضور بھی سڑی سودائی۔ ع۔ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

فوجدار نے کہا اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ درد ورد کچھ نہین ہی ورنہ اتنی بک بک نہوتی تم احسان فراموش ہو کھلاتا ہون پلاتا ہون روپیہ دیتا ہون اب اور کیا کوئی اپنا گھر اٹھا دیگا۔ بدھو نے کہا پہلے جہان نوکر تھا اس طالب علم کے باپ کے ہان۔ وہان مجھے زیادہ ملتا تھا۔ کسانی اس نوکری سے کہین اچھی۔ روز جوتی پیزار خوف وخطر۔ سوا دو ایک مقام کے اور تو جہان حضور کے ساتھ رہا پریشان ہی رہا ہان اس شادی کی دعوت مین البتہ پلاؤ اور زردہ اور کباب اور شراب سے دو دن تک سیر رہا ورنہ جنگل اور بیابان اور کھوہ اور غار اور درون مین انتہا کی تکلیف اٹھائی مار کھائی زخمی ہوے جان پر بن آئی۔

فوجدار۔ کیا ہم تنخواہ تھوڑی دیتے ہین میان بدھو نفر صاحب۔

بدھو۔ حضور کچھ تو بڑھا دیجیے۔ ورنہ بندہ رخصت عیشود۔

فوجدار۔ اللہ نگہبان شماست پہلے کیون نہ کہا۔

بدھو۔ اسکی کسکو امید ہی۔ ایک نہ ایک دن یہ آپ کی حماقت آپ کی جان لیگی اسکا ہمکو پورا پورا یقین ہی۔ اسمین ذرا بھی شک نہین۔

فوجدار۔ الو نامعقول اب تو ہمکو کوسنے لگا۔ کھاتا ہی پیتا ہی۔ دعوتون مین شریک ہوتا ہی گدھے انعام مین پاے۔ اب اور کیا کسی کا گھر لوگے تمسے کلام ایسے ہی بے ایمان ہوا کرتے ہین دور ہو یہان سے مرغے۔ نکل جا۔ پاجی۔ اگر ایک قدم میرے ساتھ آیا تو سر الگ ہوگا دھڑ الگ ہم تو جزیرے کی بادشاہی تجویز تے ہین اور تو ہمکو چھوڑ کے چلا جاتا ہی۔ سچ ہی شہد گدھے کے لیے نہین ہی تو گدھا ہی اور گدھے کا بچہ اور گدھے ہی کی موت مریگا اور مرتے وقت تجھکو معلوم ہوگا کہ تو اصل مین گدھا ہی۔

بدھو اس کل تقریر کو غور سے سنتے اور دل ہی دل مین فوجدار اور اپنی مان کو کوستے رہے اور کہا حضور بجا فرماتے ہین مجھ سے بڑھ کے گدھا اور کون ہوگا بس اک دم کی کسر ہی اگر کسی ترکیب سے آپ دم لگا سکین تو تمام عمر گدھا بن کے حضور کی خدمت کرون۔ میری حماقت پر نظر نہ فرمائیے اور معاف کیجیے۔ خداے تبارک وتعالیٰ تک معاف کرتا ہی میری بیوقوفی مین شک نہین مگر بدھو نہین ہون فوجدار نے کہا ایکی کوئی مثل نہین یاد آئی۔ اچھا مین معاف کرتا ہون مگر اس شرط پر کہ اب ایسی بدتمیزی نہ کرنا۔ خبردار اپنا فائدہ ڈھونڈھتا ہی ہمارا ذرا خیال نہین۔ اب کوشش کر کے محسن کا احسان ادا کر یا دیکھ کہ جو وعدہ ہمنے کیا ہی وہ ضرور پورا کرینگے۔ دیر آید درست آید۔ بدھو نے کہا بہت اچھا

آیندہ ایسی خطا نہو گی اب جنگل کے اندر داخل ہوے اور دونون درختون کے سایے مین بیٹھے درخت سایہ دار اور گھنے اور محراب دار تھے شب کو بدھو کے بڑا درد ہوا اور ہوا نے درد کو اور بھی بڑھا دیا اور تڑپنے لگا فوجدار صاحب اپنے خیالات فاخرہ مین غلطان پیچان تھے جب رات بھیگی تو دونون کی آنکھ لگ گئی۔ اور صبح کو دونون روانہ ہوے کہ دریاے گھاگرا جو مشہور قمار دریا ہی اُسکی سیر کرین یہان جو واقعہ ہوا اُسکا حال آیندہ کی فصل مین بیان ہو گا۔

فصل ۲۹

خدائی فوجدار شیر افگن اور بدھو نفر یل روئین تن اس جنگل سے آہستہ آہستہ باہر آئے اور چلتے چلتے دریاے گھاگرا کے کنارے پر پہونچے۔ اس دریاے قمار کی روانی اور کوسون کا پاٹ دیکھکر فوجدار اسقدر محظوظ ہوے کہ باچھین کھل گئین چوطرفہ فرش زمردین ہری ہری دوب۔ پانی ایسا شفاف وصاف کہ تہ کی چیز معاً نظر آئے اور موجون کی وہ روانی کہ ہاتھی کے پانون فوراً اُٹھ جائین۔ کیسا ہی غمگین وغم زدہ انسان کیون نہو وہ سمان دیکھکر ممکن نہین کہ روح تک کو تازگی نہ حاصل ہو۔ عجب فرح بخش وفرحت بار مقام تھا۔ انکو لنگور کی کل باتین یاد آئین اور سب کا پورا پورا یقین ہو گیا مگر بدھو نفر انکے بیوقوف بنانے کے لیے کل باتون کو صحیح بتاتا تھا مگر دل مین سب کو دروغ بیفروغ سمجھتا تھا۔

چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ ایک چھوٹی سی کشتی جسپر آدمی نہ آدم زاد ایک درخت سے بندھی ہوئی ہی فوجدار صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً کانے ٹٹو سے اُترے اور بدھو نفر سے کہا کہ اپنے قاطر سے اُتر پڑ۔ اور دونون جانورون کو درخت سے باندھ دے بدھو نے کہا یہ آپ اسقدر عجلت سے کیون گھوڑے پر سے اُتر پڑے یہ کیا ماجرا ہی۔ انھون نے کہا تم ان باتون کو کیا جانو۔ ارے یہ کشتی یہان اسلیے ہی کہ مین اسپر سوار ہون اور کسی مبارز صف شکن کو جو بڑی مصیبت مین پڑا ہو بچاؤن اور مدد دون اسکے سوا اور کوئی سبب اگر ہو تو موچھین منڈوا ڈالون کوئی بہت بڑا آدمی مصیبت مین پڑا ہی۔ اکثر ایسا ہوا ہی جب کوئی بڑا آدمی کسی مصیبت مین گرفتار ہوا تو دریا مین اُسکے کسی ساتھی نے کشتی باندھ دی اور کسی بیل۔ نامدار نے اسکو مدد دی اور مصیبت سے بچایا ہم لوگ بادل پر چڑھ جاتے ہین۔ ایک چشم زدن مین دو دو ہزار کوس اُڑ جاتے ہین ہماری مدد کی کسیکو بڑی ضرورت ہی وہ جانورون کو باندھ دو۔ ہم ضرور کشتی پر جائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جاے کچھ پروا نہین۔ ع۔ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم + بدھو نے کہا حضور اب آپ کی حماقت

اور وحشت کا پیمانہ ایسا لبریز ہوگیا کہ چھلکا ہی چاہتا ہے۔ اب بجز موت کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ اور وہ مثل سچ ہے کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے اب میری رائے اگر لیجیے تو اس حرکت سے باز آئیے۔ یہ مچھلی پکڑنے والے کا بوٹ ہے اگر دیکھ پائیگا تو مارتے مارتے بھرکس نکالدیگا پہلوانی دھلوانی رکھی رہیگی یہاں کی مچھلیاں مشہور ہیں جھینگا مچھلی کہلاتی ہے۔ بدھو نے بڑے رنج کے ساتھ جانوروں کو درخت سے باندھا اور خدا کی راہ پر چھوڑ دیا پوچھا اب کیا حکم ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا حکم کیا معنی بس اب سوار ہو۔ اور خدا کا نام لو۔ بسم اللہ۔ بدھو نے کہا میں بسم اللہ نہیں سمجھتا۔ بولے تو گنوار کا لٹھ خاک بھی نہیں سمجھتا۔ یہ کہکر اُچک کے کشتی پر ہو رہے اور بدھو نفر بھی پیچھے بیٹھ لیے۔ ع۔ مثل سچ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا رسی کھولی اور کشتی چلی۔ تھوڑی دور چلی ہی تھی کہ **فوجدار** کے گھوڑے اور بدھو کے گدھے نے رنگ بدلا۔ گدھا تو زور زور سے سینپون سینپون کرنے لگا اور گھوڑا رسی تڑانے لگا بدھو نے آقا سے کہا کہ ذرا اُدھر تو دیکھیے کہ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کرے اب بھی آپ کو عقل آجائے اور اس بیوقوفیت اور وحشت کو چھوڑ دیجیے اور واپس چلیے یہ کہکر رونے لگا **فوجدار** صاحب بگڑے اور بگڑ کر کہا او بزدل بودے آخر ڈر کاہے کا ہے یہ خوف کی کیا بات ہے۔ چوڑیاں پہن لے یوں کہیں کا۔ معلوم ہوتا ہے جیسے توپ کے منھ جاتا ہے یا گولا چل رہا ہے یا کوئی کھائے جاتا ہے یا شیر سے مقابلہ ہے۔ خاصی عمدہ کشتی ہے دریا کس شان اور عظمت سے لہریں مارتا ہے بادشاہ بنے ہوئے بیٹھے ہیں اب کچھ دیر میں دریا سے سمندر میں ہوکر ہینگے رونا کیا ہے کوئی کم سے کم سات آٹھ سو میل تو نکل آئے ہونگے۔ کیا کوئی آلہ ایسا ساتھ نہیں ہے کہ معلوم ہو جائے کتنی دور آئے مگر ہزار کوس سے کم نہ آئے ہونگے قطب نما ہوتا تو رخ معلوم کر لیتے کہ کس طرف جا رہے ہیں آلہ مقیاس الحرارت بھی نہیں ہے) بدھو نے کہا اگر اسکو حرارت کہتے ہیں پھر ایسی جگہ کیوں چلے جہاں حرارت ہوئی اب تھوڑی دیر میں جوڑی بھی آئیگی **فوجدار** اسکے گنوارپن پر ہنسے اور کہا مقیاس الحرارت ایک آلے کا نام ہے تو ہماری صحبت میں بھی گدھا ہی رہا پہلے ہندوستان کو آتے ہوئے راس خوش امید کیجانب سے آنا پڑتا تھا اب جب سے نہر سویز ہماری معشوقہ زرین کمر کے حکم سے بصرف زر کثیر کھودی گئی تب سے اُدھر سے آمدورفت ہوئی۔ بدھو نے کہا اور یہ زر کثیر کہاں سے آیا۔ بجرے کی روٹی تو جھی آپ کی معشوقہ کو کھانے کو جڑتی نہیں۔ اور یہ آج معلوم ہوا کہ کانپور کی نہر آپ کی معشوقہ نے کھودوائی ہے **فوجدار** صاحب نے ہنسکر کہا ابے گدھے گنوار کانپور کی نہر نہیں۔ نہر سویز۔ تجھے کیا معلوم کہ سمندر کیا شے ہے اور سمندر کے عمق کو کیونکر اور کاہے سے ناپتے ہیں اور تہ ہائے قعر کیونکر دریافت کرتے ہیں اور نظام شمسی کسے کہتے ہیں اور رات میں

اندھیرے اُجالے کے کیا اسباب ہین بدھو نے کہا اسی سبب سے تو کہتا ہون کہ حضور کے دماغ مین خلل ہی دن بھی آدمی ہی کہ اسکے پاس اسباب ہی۔ **فوجدار** صاحب پھر ہنسے اور کہا ابے گنوار کی دم اسباب سبب کی جمع ہی۔ بھلا بتاؤ آفتاب کا جسم روشن ہی یا دیجور۔ بدھو نے کہا مین تو آپ سے ہزار بار کہہ چکا کہ مین عربی ترکی نہین پڑھا ہون گنوار آدمی ہون انھون نے کہا میرا مطلب یہ ہی کہ آفتاب روشن ہی یا تاریک۔ اسپر بدھو نے سر پیٹ لیا اور کہا ابکی اگر ایسا گدھے پن اور حماقت کا لفظ حضور کی زبان سے نکلا تو مین دریا مین کود پڑونگا کوئی گدھا بھی تو آفتاب کو تاریک نہ کہیگا۔ **فوجدار** صاحب ہنسے۔ کہا ابے گنوار آفتاب اصل مین جسم تاریک ہی۔ اسکے اردگرد دور تک روشنی نمودار ہی۔

اتنے مین **فوجدار** صاحب نے کہا بدھو دیکھو یا روہ سامنے شہر نمودار ہی۔ وہ مسجد وہ شوالا وہ منارہ وہ عالیشان عمارت ہی وہ قلعہ ہی۔ اب مین سمجھ گیا کوئی شہزادی معلوم ہوتا ہی سخت مصیبت مین گرفتار ہی اور اُسی کی مدد کے لیے ہم بلوائے گئے ہین۔ بدھو نے کہا بے ادبی معاف آپ یہ کیا جھک مار رہے ہین۔ شہر کہان ہی اور قلعہ کہان ہی نیچی سامنے بنی ہوئی ہی غلہ یہان پسیا جاتا ہی اور آٹا بنتا ہی۔ **فوجدار** کڑک کے بولے چپ رہ۔ ہزار بار سمجھا دیا کہ جادو کے زور سے کچھ کا کچھ معلوم ہونے لگتا ہی۔ بیشک شہر ہی تجھ اندھے کو چاہیے نیچی معلوم ہو دیکھو ہماری معشوقہ گلعذار کی قطع ان جادوگیرون نے گنوارون کی سی بنا دی تھی خدا انسے سمجھے۔

اب کشتی عین دھارا مین آئی اور ذرا تیزی کے ساتھ چلنے لگی اور نیچی والون نے جو دیکھا کہ کشتی جس رُخ جانا چاہیے اُدھر نہین جاتی تو بڑے بلے بلے بانس لیکے دوڑے کہ کشتی کو روکین اور غل مچاکے کہا ارے او آنے والو کشتی کو بائین پرلے جاؤ کیا ڈوبنے اور مرنے کو آئے ہو۔ اِدھر نہ آؤ۔ اگر کشتی ذرا اسکے پہیون سے ٹکرائیگی تو سو ٹکڑے ہو جائینگے اور تمھاری ہڈی پسلی تک کا پتا نہ لگیگا) ان لوگون کے چہرے اور بدن پر آٹا جو اُڑ اُڑ کے آیا تھا اس سبب سے صورت ذرا بدل گئی تھی **فوجدار** صاحب انکو پریت سمجھے۔ کہا دیکھو بدھو وہی بات ہوئی نا۔ دیکھو کتنے جن اور بھوت اور پریت مجھ ناتوان ناچیز پر یورش کرکے آئے ہین اور کتنے بلے بلے نیزے ہین کہ انسان کے اُٹھائے نہ اُٹھین۔ دس دس ہاتھی کا انمین سے ایک ایک کو زور ہی مگر مین بھی وہ داد شجاعت دونگا کہ تمام دنیا مین نام ہوگا۔ اف کیسی خوفناک ڈراونی صورتین ہین۔ اب سنیے کہ کشتی پر آپ کھڑے ہوگئے اور تلوار میان سے نکال اکڑ کے کہا او حرامزادو پاجیو تمنے اپنے اس قلعہ مین جس بڑے آدمی کو قید کیا ہی اُسکو فوراً رہا کردو۔ کوئی ہو امیر یا غریب۔ ہم **خدائی فوجدار** شیر افگن نامور سردار پہلوان جہان

ہین مالک ایران وتخت وتاج کیان ہین ازل سے یہ کام ہمارے سپرد ہوا ہی کہ اس شخص کو ظالمون کے ہاتھ سے رہائی دین یہ کہکر تلوار کو تول ہوا مین اُنکی طرف پیترے بدلنے لگے۔ ان لوگون نے اِنکی آواز تو سنی مگر جو اول جلول انھون نے کہا تھا دور کے سبب سے وہ سُن نہ سکے اور بانسون سے کشتی کو زور سے رد کنا چاہا کہ پہیون سے ٹکرا نہ جائے اب دھارا بڑی تیز تھی وہ اور بھی گھبرائے۔ بدھو نفر نے آنکھین بند کرلین اور سربسجود ہوکر خدا سے دعا مانگی کہ یا باری تعالیٰ اس خطرے سے بچالے۔ وہ تو اِنکی طرح سودائی نہ تھا۔ صریح دیکھ رہا تھا کہ انتہا سے زیادہ خطرہ ہی۔ پنچکی کے قلیون نے بانسون سے کشتی کو دور ہی سے روکا اس زور سے روکا کہ کشتی اُلٹ گئی۔ جل جلالہ۔ فوجدار اور بدھو نفر دونون پانی کے اندر۔ فوجدار کی خوش نصیبی سے اِنکو پیرنا خوب آتا تھا۔ بالکل مچھلی کی طرح پیرتے تھے مگر اسقدر وزنی چیزین بدن پر تھین کہ دو دفعہ تہ پر آگئے تھے۔ اگر پنچکی والے نہ کود پڑتے تو دونون غائب ہوجاتے دونون کی جان جاتی فوجدار کو ہاتھ پکڑکر گھسیٹا اور بدھو کو پانون پکڑکر نکالا اور اُلٹا ٹانگا بدھو نے تھوڑی دیر مین سربسجود ہوکر خدا کا شکریہ ادا کیا اور دعا مانگی کہ باری تعالیٰ اب اسطرح کے خطرے سے بچا اور ہمارے آقا کو راہ راست پر لا۔ اب سُنیے کہ مچھلی والے جنکی کشتی پر حضور فوجدار صاحب سوار ہوکر تشریف لائے تھے وہ آگئے۔ کشتی کے سو ٹکڑے ہوگئے تھے انھون نے بدھو کو گرفتار کیا اور کہا کشتی کے دام لاؤ۔ ورنہ مار ہی ڈالینگے۔ فوجدار صاحب نے بڑی سہولت اور استقلال سے کہا کہ ہم دام دے دینگے تم لوگ گھبراؤ نہین (یہ اسطرح پر کہا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہ تھا) مگر شرط یہ کرلی کہ ہم اُسی حالت مین دام دینگے جب آپ لوگ اُس شخص کو رہا کردینگے جسکو اِس قلعہ مین قید کیا ہی اور مفت رہا کردو ایک نے کہا کچھ دیوانہ ہوگیا ہی کیسا قلعہ اور کیسا قیدی کیا پنچکی کے قلیون کو لینے آیا ہی فوجدار دل مین سوچے کہ اِن لوگون سے گفتگو ہی کرنا فضول ہی یہ یون نہ مانینگے۔ لاتون کا آدمی باتون سے نہ مانیگا۔ مگر معلوم ہوتا ہی کہ دو جادوگرون نے اسمین میل کیا ہی۔ ایک نے مجھے کشتی دی دوسرے نے ڈبو دیا۔ اسکے بعد پنچکی کی طرف دیکھکر کہا ای دوست ای عزیز افسوس ہی کہ ہم تمھاری مدد کرنے کے قابل نہین ہین۔ تمھاری اس مصیبت پر افسوس ہی مگر یہ پاجی لوگ ہین اور پاجیون کے مُنھ لگنا دانشمندون کا کام نہین ہی یہ مہم کوئی اور جنریل سر کریگا۔ والسلام۔

اِسکے بعد مچھلی والون سے فیصلہ کیا اور پچاس روپیے اُنکو دیے۔ بدھو نے روپیہ تو دیا مگر ناک بھون چڑھاکے اور کہا اگر دو ایک بار اور کشتیان ڈوبین تو کھیل ہی ہوجائینگے۔ پنچکی کے لوگ اور مچھلی والے متحیر تھے کہ یہ کون عجیب الخلقت بزرگوار ہین۔ اُنکی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ بک کیا رہا ہی واہی تباہی

اول جلول بے سروپا سمجھ گئے کہ دونون دیوانے دونون پاگل ہین پنچلی والے اپنے کام پر گئے اور مچھلی والون نے اپنی اپنی جھونپڑیون کی راہ لی **فوجدار** اور بدھو نفر خود جانور بنے ہوے تھے اپنے اپنے جانورون کے پاس گئے اور کشتی کی مہم یون سر ہوئی۔

فصل ۳۰

بڑی مایوسی کے ساتھ حیران و پریشان آقا اور ملازم بندہ و خواجہ اپنے اپنے جانورون کے پاس گئے بدھو نفر کو سخت افسوس تھا کہ روپیہ دینا پڑا گویا انکی چمڑی کسی نے اُدھیڑ ڈالی۔ اس قہار دریا سے سوار ہو کر روانہ باشد مگر چپ چاپ۔ **خدائی فوجدار** کو معشوقہ زرین کمر یاد آئین اور بدھو کو جزیرے کی بادشاہی کی فکر ہوئی اب اسکو پورا پورا یقین ہو گیا کہ آقاے نامدار مجنون ہین ٹھان لی کہ کسی روز یہان سے گھر چلدے اور اس سڑی کا ساتھ چھوڑ دے مگر دیو کرم لیکھ نا مٹے کرو کوئی لاکھن چترائی۔

دوسرے روز ایسا اتفاق ہوا کہ جنگل سے باہر نکل رہے تھے کہ **فوجدار** کی نظر ایک سبزہ زار پر پڑی دیکھا کہ ذرا دور پر لوگ بہت سے جمع ہین معلوم ہوا کہ شکاری لوگ ہین اور آگے بڑھ کے دیکھا کہ ایک سبزی گھوڑی پر ایک بانکی ترچھی عورت سوار ہے اور چاندی کے سامان سے گھوڑی سجی ہے اور خود سبز پوش ہے۔ اور لباس نہایت بیشبہا اور چمکتا دمکتا ہوا ہے۔ بائین شانے پر ایک باز تھا یہ سمجھ گئے کہ یہ کوئی رئیس زادی اور ان سب کی مالک ہے۔ بدھو سے کہا کہ بیٹا جاکے اس رئیس زادی سے کہو کہ مین شیرافگن اور **خدائی فوجدار** ہون اس حسینہ کا دست سیمین چوم لون اگر وہ کہین تو مین حاضر ہون اور خدمت بجا لاؤن مگر خدا کے لیے بیہودہ نہ بکنا ہرزہ درائی نہ کرنا۔ خبردار۔ اُسنے کہا کیا اور کبھی کوئی پیغام نہین لیگیا ہون۔ **فوجدار** بولے سواے ہماری معشوقہ زرین کمر کے اور کسی کے پاس تو شاید نہین لیگیا۔ بدھو نے اس راے سے اتفاق کیا اور کہا اجی آپ مجھے سکھائیے نہین مین سیکھا سکھایا ہون۔ **فوجدار** نے کہا اب جاؤ۔ خدا حافظ ہے بدھو نے گدھے کو خوب تیز کیا اور اس بانکی شکاری عورت کے پاس گیا اور سر تسلیم خم کر کے عرض کیا اے حسین رئیس زادی وہ سامنے ہمارے **خدائی فوجدار** شیرافگن جو ہمارے آقا اور مالک ہین آپ کے اشتیاق مین کھڑے ہین اور ہمارا نام میان بدھو نفر ہے وہ دریافت کرتے ہین کہ اگر حضور پر نور کی راے ہو تو حاضر ہون حضور کے حسن اور خوبصورتی پر عاشق ہین جان جاتی ہے اگر حکم ہو تو وہ باتین کرین جو کسی نے دنیا مین نہ کی ہون اس عورت نے کہا تم واقعی بڑے لائق پیغامبر ہو اور بڑے فصیح و بلیغ۔ اب تم اُٹھ کھڑے ہو زمین دوز

ہو کر ارب کے ساتھ باتین کرنا تمھارے پیشے کے خلاف ہی - تم اپنے فوجدار کو بلاؤ - مین اور میرے سیان جو نواب ہین اُنکی ملاقات سے خوش ہونگے اور اُنکو اپنے گانوُن مین جو یہان سے قریب ہی لیجاکر کھینگے بدھو اُٹھے اور اُس رئیس زادی کی امارت اور حسن گلوسوز کو دیکھکر حیرت زدہ ہوے اور اخلاق کی تعریف کی آیں رئیس زادی نے فوجدار کا کچھ ذکر خیر کیا جس سے بدھو بڑے خوش ہوے اُسنے کہا جاکے کہدو کہ اُنکے آنے سے اور گانوُن پر چلنے سے ہمکو بڑی مسرت دلی ہوگی -

بدھو یہ جواب باصواب لیکر واپس آئے ازبس محظوظ - گنوارپن کے ساتھ اسکی خوبصورتی اور حسن کی مبالغے کے ساتھ تعریف کی - خدائی فوجدار راہوار بادرفتار پر خوب اکڑکر بیٹھے اور مسلح ہولیے اور جلتے ہی اُس امیرزادی کا ہاتھ چوم لیا اُسنے اپنے سیان کو بلوالیا تھا اور سب حال کہدیا تھا وہ فوجدار کی سوانح عمری اور حماقتون کی تاریخ کا حصہ اول پڑھ چکی تھی اور بہت خوش تھی کہ اب سودائی سے ملاقات ہوگی فوجدار اُترے تیتر گھوڑے سے گر پڑے اور کاٹھی بھی زمین پر آرہی اور اُنکو بڑی شرم آئی اور بدھو نفر سے بہت ہی بگڑے اور بڑے خفا ہوے - رئیس زادے نے اپنے آدمیون سے کہا کہ اُنکے کپڑون کو جھاڑ دو اور اُسنے کہا ہمین افسوس ہی کہ آپ ہمارے علاقے مین اول مرتبہ آئے اور یہ بدشگونی ہوئی مگر یہ آپکے آدمیون کا قصور ہی - فوجدار بولے ای نواب نامدار یہ بدشگونی نہین ہی مگر ہان میرا آدمی البتہ نامعقول اور نالائق ہی لیکن مین چاہے گرا پڑا ہون چاہے پیادہ پا ہون تاہم سوار - حضور کی خدمت کے لیے حاضر ہون - آپ کی بی بی بڑی حسینہ اور جمیلہ ہین - اسنے کہا ای آنجی نامدار تمھاری معشوقہ ٹرین کمر کے مقابل مین کسی کا حسن نہین ہی -

بدھو نے کہا اسمین کوئی شک نہین کہ ہمارے آقا کی معشوقہ کا حسن بیمثل ہی اسکی ہم قسم کھاتے ہین مگر فضلنا بعضکم علی بعض - یہ نواب زادی بھی کچھ کم نہین ہین - فوجدار نے رئیس زادے سے کہا مین صحیح عرض کرتا ہون کہ کسی فوجدار اور ریل نامدار کے پاس ایسا بدتمیز اور فضول گو ملازم نہ تھا جیسا بدقسمتی سے میرے پاس ہی اس سے بے بکے ہوے ہا ہی نہین جاتا اور مین ذلیل ہوتا ہون - اُنھون نے کہا اچھا کچھ حرج نہین اسوقت بدھو نفر خوش ہین اگر آپ کی معشوقہ کی تعریف کی تو مضائقہ ندارد - فوجدار نے کہا خرابی یہ ہی کہ بڑا بکی ہی - اُنھون نے کہا اسمین کیا حرج ہی - اب آپ ایک کام کیجیے چل کے ہمارے گانوُن مین رہیے اور وہان ہمارے محل مین کچھ دن آرام کیجیے ہم وہان آپ کی وہ خاطر کرینگے جو آپکے شایان شان ہی میرے ہان اکثر یلان نامدار اور پہلوانان روئین تن آیا کرتے ہین -

اب سُنیے کہ بدھو نے اُنکے عراقی کو لیس کیا اور نواب ایک عربی رہوار پر صرصر تک پر سوار ہوے اور

بیچ مین نواب زادی ادھر اُدھر فوجدار اور نواب عالی تبار۔ رئیس زادی نے بدھو نفر سے کہا کہ قریب رہو۔ انکی حماقت کی باتون سے بہت خوش تھین بدھو بھی بہت خوش تھے کہ انکی قسمت یاوری ہوئی اور تینون سوارون مین ایک چوتھے بھی شریک ہوے نواب اور اُنکی بی بی کو دلی خوشی تھی کہ اُنکی خوش نصیبی سے ایسے یل نامدار اور اُنکا غلام گھامڑ ملا دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی۔

فصل ۔ ۳۱

بدھو نفر کی باچھین کھلی جاتی تھین کہ ایسی خوبصورت نواب زادی کے دل مین جگہ کر لی اور ہر خیال سے اور بھی زیادہ خوش تھے کہ انکے محل معلی مین خوب پیٹ بھر کے عمدہ کھانا کھائینگے اور دندنائینگے اس پیٹو کو جب کبھی ذرا بھی موقع مل جاتا تھا کھانے کا ضرور بندوبست کرتا تھا چاہے جسطرح ملے ع۔ روٹی تو کما کھائے کسی طور مجھندر۔ تاریخ مظہر ہے کہ قبل اسکے کہ یہ لوگ اس محل مین داخل ہون نواب نے گھوڑے کو تیز کیا اور چلے وہان پہونچکر آدمیون کو حکم دیا کہ ہمارے مہمان آتے ہین ادب سے پیش آنا۔ جیسے ہی فوجدار صاحب مع نواب زادی کے داخل ہوے دو سائیس سلطانی بانات سرخ کی فوق البھڑک وردیان پہنے ہوے آئے اور جھک کر سلام کیا اور فوجدار کو باادب گھوڑے سے اُتارا اور کہا حضور جاکے ہماری نواب زادی کو گھوڑی سے اُتارین یہ گئے مگر نواب زادی نے کہا آپ اتنے بڑے آدمی ہین آپ یہ تکلیف نہ فرمایئے رئیس نے اپنی بی بی کو خود پشت توسن سے اُتارا اور فوجدار کے کاندھے پر ایک بیشبہا سوزنکار رومال ڈالا تھوڑی ہی دیر مین نواب کے نوکرون چاکرون نے فوجدار کو گھیر لیا اور کہنا شروع کیا مرحبا مرحبا اے گل سرسبد شجاعت اے فوجدارون کے نام لیوا پانی دیوا مرحبا مرحبا۔ خوش آمدی۔ خوش آمدی۔ یہ کہکر گلابپاشی ہوئی اب انکا جنون اور بھی بڑھ گیا پورا پورا یقین ہو گیا کہ بیشک ساری خدائی میرے نام سے کانپتی ہے بدھو نے گدھے کو باندھا اور رئیس زادی کے ساتھ ساتھ محل مین داخل ہوے اور ایک خواص سے جو رئیس زادی کی منھ چڑھی تھی کہا کہ ذرا بھاٹک پر جاکے ہمارا گدھا کھول کر اصطبل مین باندھ دو اُسنے بگڑ کر کہا کچھ ہاگل تو نہین ہو گیا ہے موے درگور۔ گدھے کو باندھنا ہم لوگون کا کام ہے آگ لگے تجھے اور تیرے گدھے دونون کو۔ بدھو نے کہا ہمنے تو اپنے آقا کی زبانی سنا ہے کہ ملکہ مرجان نے ایک نامی سپاہی کے ملازم کا گدھا اپنے ہاتھ سے باندھا۔ وہ بولی کچھ دوا نہ ہوا ہے موے یہ مسخرہ پن کسی اور سے کر جاکے۔ مین کھڑے کھڑے پٹوا دونگی۔ مونڈی کاٹا۔ ہمین دل لگی نہین بھاتی ہے۔ بدھو نے کہا مین نے ایسی ایسی بخلیان بہت دیکھی ہین۔ اسپر وہ آگ ہو گئی اور کہا سور کے

بچے کچھ لیکے یہان سے جائیگا۔ یا جی شیطان کا بچہ۔ یہ اس زور سے کہا کہ نواب زادی نے گردن پھیرکر خواص کو بڑے غصے مین دیکھا آنکھین خون کبوتر کی سی سرخ۔ پوچھا کیا ماجرا ہی اسنے کہا یہ جو سامنے کھڑا ہی یہ مجھ سے کہتا ہی کہ جاکے میرا گدھا اصطبل مین باندھ آؤ۔ اور پھر کہا کہ کہ یہ جمال نے گدھا اپنے ہاتھ سے باندھا تھا۔ رئیس زادی نے بدھو سے کہا میان بدھو نفر ہماری خواصین گدھے نہین باندھا کرتی ہین معاف فرمائیے۔ بدھو بولے حضور گدھے تو اچھے اچھے باندھتے ہین مگر خر تصور ہوا وہ کیا مثل ہی کہ از خر دان خطا۔ فوجدار نے آہستہ سے کہا بدھو یہ مثال کہنے کا کون موقع ہی انھون نے کل حال بیان کیا تو نواب نے ایک آدمی کو حکم دیکر کہ بدھو نفر کا گدھا باندھ دو اور خوب کھلاؤ۔ بدھو نفر سے کہا کہ اب تم اپنے گدھے کی فکر نہ کرو وار دغہ سے کہدیا ہی مزے مین رہیگا۔

اس گفتگو سے بھی سب کو لطف آیا سوائے فوجدار صاحب کے سب زینون پر آئے اور فوجدار ایک محراب دار کمرے مین داخل ہوے دیکھا تو دلھن کی طرح سجایا ہی بیش بہا اسباب جھاڑ۔ کنول قدآدم حلبی آئینہ چھ خواصون نے انکے اسلحہ اُتارے اور خدمت کو حاضر رہین۔ نواب اور نواب زادی نے انکو سمجھا دیا کہ اس اسطرح سے انکی خدمت کرنا تاکہ انکا جون اور بھی زوردن پر ہوجائے۔ فوجدار صاحب کے کپڑے جو اُتارے گئے تو لقات دراز قد۔ دُبلے۔ پتلے۔ گال پچکے ہوے اگر نواب نے نادری حکم نہ دے دیا ہوتا کہ فوجدار سے بکمال ادب پیش آنا تو خواصین انکی قطع دیکھکر ضرور کھلکھلا کر ہنس پڑتین انھون نے انکو ایک باریک کرتا پہنانے کی کوشش کی مگر فوجدار نے بوجوہ چند۔ درچند انکار کیا اور کہا بدھو کو دے دو اسکے بعد جب تنہائی ہوئی تو بدھو سے کہا کیون بے مسخرے بدعقل اُلّو کے پٹھے اتنے بڑے رئیسون کی خواصون سے یون گفتگو کیجاتی ہی نالائق گنوار کے لٹھ۔ اُلّو کے بچے۔ خود بھی ذلیل ہوتا ہی اور ہمکو بھی ذلیل کرتا ہی بدبخت بدنصیب روسیاہ اب اگر ایسی حرکت کی تو کھود کے دفنا دونگا۔ جہنم مین جلے تیرا گدھا اور جولھے مین جاتو۔ اب سے زبان کو لگام دے۔ نہین تو زندہ نہ چھوڑونگا۔ لو صاحب خواصون سے گدھے بندھواتے ہین۔ دوزخی۔ جہنمی۔ نابکار۔ دیکھتا نہین کہ خوش نصیبی سے کیسی اچھی جگہ آئے ہین کہ یہان سے ہمارا نام ہوگا اور تو بھی فائز المرام ہوگا۔

بدھو نے وعدہ کرلیا کہ اب بے دوبار غور کیے زبان نہ کھولونگا۔ بالکل خاموش۔ اسکے بعد فوجدار صاحب نے کپڑے پہنے اور رومال سرخ سوزن کا زاوڑھا اور بڑے کمرے مین آئے جہان دو قطار باندھ کر خواصان گلبدن گلاب اور عطر لیے کھڑی تھین کہ انکے ہاتھ پانون دھلائین

اسکے بعد بارہ خواصین آئین کہ انکو کھانے کے کمرے مین لیجائین - غرض کی خدا وند خاصہ چُنا گیا ہی سرکار بلاتی ہین بڑے تپاک سے انکو بٹھایا اور شان و شوکت سے کھانا آیا دسترخوان کئی ہزار کی تیاری کا - سفید بگلے کے پری طرح - رئیس اور رئیس زادی نے دور تک انکا استقبال کیا اور ایک داروغہ جو معزز اہلکار تھا انکے ساتھ ہولیا اور جھک کر بہ ادب سلام کیا اور خواجہ نے جو رئیس کے ہمراہ تھین سات بار جھک کر سلام کیا - مہمان اور میزبانون مین بڑی تپاک سے صاحب سلامت ہوئی - بدھو کو بڑی حیرت تھی کہ یہ روسائے عظام اس سودائی کی اسقدر توقیر کیون کرتے ہین - کھانے بیٹھے ہی تھے کہ بدھو نفر نے انتہا کی حماقت کی باتین شروع کین -

بدھو - (فوجدار سے) حضور اگر ارشاد کرین تو غلام ایک کہانی عرض کرے -

فوجدار (غصے کو ضبط کرکے) خاموش رہو یہ کیا واہیات بات ہی -

رئیس زادی - کیون صاحب آپ انکو کہانی کیون نہین کہنے دیتے -

بدھو - ہمارے گانون مین - گانون نہین قصبہ کہنا چاہیے - اس گانون مین یا چاہے قصبہ اسکو کہیے خیر تو اُس قصبے مین جسکو گانون کہہ سکتے ہین -

فوجدار (جھلاکر) یا الٰہی - وہ گانون ہو چاہے قصبہ ہو اُسکی کون بحث ہی -

بدھو - آپ تو کہنے نہین دیتے آپ کو اس سے کیا بحث ہی -

رئیس زادی - اب کچھ کہو گے بھی -

بدھو - تو ایسا معاملہ ہوا کہ اُس گانون مین - تو یہ بھول گیا - قصبے کے بیچ مین -

فوجدار - لاحول ولا قوۃ - اگر پرایا مکان نہوتا تو فوجدار بدھو کو مارتے مارتے بھرکس نکال دیتے -

بدھو - لاحول ولا قوۃ - لاحول ولا قوۃ - یہ نہ کہنے دینگے - تو اُس گانون مین ایک امیر آدمی نے کسی معزز کسان کی دعوت کی تو وہ لڑ پڑا کہ ہم سب کے اوپر بیٹھینگے حالانکہ وہ اُس گانون یا قصبے مین امیر تھا مگر کسان سے اسپر جھگڑا ہوا تو ایک شخص نے جو وہان بیٹھا تھا کہا واہ دعوت کو آئین اور لڑائی کو تیار ہو جائین -

فوجدار - اسکا مطلب ہماری سمجھ مین نہ آیا - اب اگر تو نے کوئی بات کہی تو مارہی ڈالونگا (تلوار کھینچکر) بول تو مین نے بڑا ضبط کیا -

رئیس زادی - (ہنسی کو ضبط کرکے) مین خود دیکھ رہی تھی -

فوجدار - سور کہین کا - نہ مطلب نہ مدعا نہ کہانی نہ قصہ مہمل بات بک اُٹھا اور جی نے پہلے سمجھا تھا مگر لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہی -

رئیس (ہنسی کو ضبط کرکے) جانے دیجیے قصہ ہوا -

رئیس زادی کہیے آپ کی معشوقہ زرین کمر تو یہ

فوجدار - حضور میری بدنصیبی کا حال ناگفتہ یہ - اور معلوم ہوتا ہی تمام عمر اسی حالت مین ہونگا دیوون کو مین نے نیچا دکھایا ہی جنون کو مین نے شکست دی ہی - شیرون سے مین نہتا لڑا ہون مگر ساحرون نے اُس گلبدن کو ایک دہیاتن کی قطع مین بدل دیا اب دیو اور جن اور شیر جانے کسکے پاس ہی -

بدھو یاپ کی راے ہوگی ہمکو تو وہ بری معلوم ہوتی تھین - اس پھرتی کے ساتھ چکی پیستی تھین کہ واہ - قید خانے کے قیدی کیا پیسینگے -

رئیس - میان بدھو نفر تمنے بھی اُنکو جادو کی حالت مین دیکھا ہی -

بدھو - جی ہان - گوبر پاتھتے چکی پیستے دیکھا ہی - کوئی جن اُسپر سوار ہی - جن کا سایہ ضرور ضرور ہی -

فوجدار - اُنھین کے لیے ہمنے بڑے بڑے دیوون کو مارا -

داروغہ - اخاہ - یہ خدائی فوجدار شیرافگن تو نہین ہین (رئیس کی جانب مخاطب ہوکر) مین حضور کو اسی سبب سے منع کرتا تھا کہ اس سودائی کی تاریخ اور سوانح عمری نہ پڑھیے - آج اُنکی مجنونانہ حرکتین آپنے اپنی آنکھون دیکھ لین (فوجدار سے) ابے تو اژدہون سے لڑتا ہی اور دیو اور جن تیرے تابع فرمان ہین - تو گدھا اور مجنون ہی - اور تیرا سر پھر گیا ہی - تو اپنی عقل کی فصد کھلوا اگر عقل سے کام لے تو گھر چلا جا اور علاج کر - بڑے فوجدار کے بچے بنے ہین وہ تیری معشوقہ کون چڑیل ہی - اور یہ کیا فضول اول جلول بکتا ہی) -

فوجدار چپ چاپ سُنا کیے رئیس اور رئیس زادی خاموش مگر متحیر - فوجدار نے شائستگی کے ساتھ اسکا جواب دیا جو پورے باب مین آیندہ درج ہوگا -

فصل - ۳۲

یہ گفتگو سُنکر فوجدار از سر تا پا کانپتے ہوے اُٹھے اور عجب طرح کی آواز سے یون گویا ہوے (اسوقت مجھے اسقدر غصہ ہی کہ تھر تھر کانپ رہا ہون مگر ایک تو رئیس زادی کا مہمان دوسرے

رئیس ہا توقیر کا مکان تیسرے داروغہ صاحب کی پیرانہ سالی اس سبب سے مین خاموش ہون ورنہ بھلا یہ بھی ممکن تھا کہ مجھ ساجری بل نامدار اور گلیان مسن کے خاموش رہے - ہمتو شیر کا بھی نکال لین - دیو کو ایک طمانچے مین بٹھا دین جن کو بھگا دین مگر ہم لوگ جب لڑتے ہین اپنے سے بڑھ کے بوڑھے داروغہ کو اگر ہمنے مار ڈالا تو کون بڑا نام ہوگا - لوگ کہینگے واہ زمون اور کمزور دن پر شیر ہین ہمارے پیشے کے لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی ہان اگر کسی عورت کو جن ستائے تو ہم سے اور جن سے گتھم گتھا ہو اگر علما فضلا بلغا کملا رئوسا ہمکو سڑی سودائی سمجھین تو واللہ رنج ہو مگر ان ایسے چرکٹون کے کہنے کا رنج کرنا دلیل حماقت ہی - ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک + مین بیشک وشبہہ فوجدار ہون اور اسی حالت مین مرونگا مین نے وہ وہ کام کیے ہین جو انسان کے وہم وگمان مین بھی نہین آسکتے دیوٗن کو نیچا دکھایا ہی - جنون سے لڑا - بیوٗن کی مدد کی - شیر کا کھڑا کھولدیا اور للکارا اور دہ دبک رہا گو مجھے ایک عورت کا عشق ہی مگر پاک محبت - فائدے کے سوا نقصان ہمسے کوئی نہین مرنجان مرنج اب آپ رئیس صاحب اور آپ کی بی بی خود غور کرین کہ اس قسم کے آدمی کو سڑی سودائی کہنا چاہیے یا کیا کہنا چاہیے -

اتنے مین بدھو نفر نے کہا کیا بات کہی ہی بھئی واللہ خوب ہی کہی -

داروغہ - اخاہ - میان بدھو نفر آپ ہی ہین - ٹاپو کے بادشاہ -

بدھو - جی ہان (اکڑکر) ہین تو آپ کا اجارا ہی -

رئیس - یار بدھو نفر - اگر خدائی فوجدار شاہی نہ دینگے تو ہم دینگے جاؤ ہمارے ایک جریدے کی گورنری خالی ہی - وہ تمکو دی -

فوجدار - بدھو ارے دیکھتا ہی - حضور کے قدم مبارک چوم لے - کیون مین کیا کہتا تھا کہ ہم لوگون کے ملازمون کو بادشاہیان ملجاتی ہین -

داروغہ - حضور غلام رخصت ہوتا ہی - ایک تو یہ لوگ یون ہی سودائی ہین دوسرے آپ انکو اور چنگ پر چڑھاتے ہین - مین حضور سے اتنا عرض کیے دیتا ہون کہ جب تک یہ دونون پاگل یہان رہین بندہ نہ رہیگا -

گو رئیس اور رئیس زادی نے بہت کچھ سمجھایا مگر داروغہ جسکو خدائی فوجدار کی حرکات مجنونانہ سے نفرت تھی تیر کی طرح روانہ باشد - رئیس زادی نے چپکے سے کہا مجنون انکو بتاتا ہی اور خود سڑی بنا جاتا ہی -

ہنسی کو ضبط کر کے رئیس نے کہا فوجدار صاحب اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ آپ نے خوب ہی داد فصاحت دی اور داروغہ صاحب کو قائل کر دیا مگر بوڑھے آدمی کے کہنے کا بُرا نہ مانیے گا۔

فوجدار نے کہا جی نہین - بچون اور عورتون اور بوڑھون کے کہنے کا بُرا نہ ماننا چاہیے وہ کسی کو ستا نہین سکتے کیونکہ انکو کوئی نہ ستائیگا - بچون کے منھ کون لگے - عورت کو دق کرنا کون بہادری ہی بوڑھے تو چڑچڑے ہوتے ہی ہین - مجھے کوئی رنج انکی تقریر سے نہین ہوا صرف یہ خواہش تھی کہ ذرا عرصے تک یہ گفتگو کرتے تو مین قائل کر دیتا مگر وہ جلدی سے بھاگ گئے - اگر انکی تقریر اودھمن یا رستم - یا اسفندیار - ہمارے پیشے کے نامی جو نیل سنتے تو مارہی ڈالتے زندہ نہ رہنے دیتے -

بدھو - وریں چہ شک - کسی کو بُرا کہنا دل لگی بازی ہی - حضور نے مجھے جزیرے کا گورنر مقرر کیا تو جل ہی تو مرا - جلا کرو -

رئیس زادی کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا کہ کیا جلد یقین ہو گیا کہ جزیرے کی گورنری ملیگی کہن بلی نہو - جس جس نے سنا اُسکی رائے ہوئی کہ فوجدار سے زیادہ جنون انکے خدمتگار کو ہی - بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ -

کھانا کھا کر چار خواصین آئین ایک کے ہاتھ مین چاندی کا برتن ہاتھ دھونے کو - دوسری کے ہاتھ مین چاندی کا لوٹا - تیسری کے ہاتھ مین چاندی کی بیسندانی چوتھی کے کاندھے پر سفید تولیے اور ایک اور آئی اُسکے ہاتھ مین ایک چاندی کے برتن مین خوشبودار صابون کی ٹکیان - منھ ہاتھ دھو کر خاصدان سے گلوریان کھائین ایک خواص نے فوجدار صاحب سے کہا ذرا آنکھین بند کر لیجیے اس ملک کا قاعدہ ہی کہ خواصین منھ دھو دیتی ہین - آپ نے چپکے سے منھ ڈھلوا لیا اور آنکھین بند کر لین اس خواص نے دیر تک انکو بنایا اور منھ دھونے کے بہانے الو بنا کے ہنسوایا - مارے ہنسی کے سب کا بُرا حال تھا علحدہ جا کر ہنستی تھین رئیس اور رئیس زادی کو کچھ تو غصہ تھا کہ سمجھا دیا تھا کہ ادب سے رہنا اور نہ ماننا اور کچھ خوش تھین کہ انعام دینے کا کام کیا کہ اسقدر لطف کی دل لگی دکھائی -

الغرض تولیے سے انکے منھ اور چہرے کو پونچھا اور اس دل لگی کا خاتمہ بالخیر ہوا فوجدار نے کہا اب اسی طرح سے ہمارے میزبانون کا منھ بھی دھلوانا - رئیس زادی بات بنانے کو تھی ایک

حاضر جواب طرار خواص بول اٹھی (حضور یہ کارروائی مہمانوں کے ساتھ کی جاتی ہی) اب سنیے کہ بدھو نفر بڑے غور سے یہ کارروائی دیکھ رہے تھے۔

بدھو۔ اگر اسی طرح ہمارا بھی منھ دھلوایا گیا تو ہم درگزرے پورے بمبوق بنجائینگے اسوقت ہمارے آقا بالکل چنڈول بنے ہوے تھے اب سے آئے گھر سے آئے۔ چقد کی قطع بنا کے منھ دھلانا یہ یہاں کی اچھی رسم ہی اور دل لگی یہ کہ مہمان ہی کے ماتھے جاتی ہی الو بنے تو مہمان ہی بنے۔ اچھے رہے۔ واہ رے بمبوق۔

رئیس۔ کیا دل ہی دل میں چپکے چپکے باتیں کر رہے ہو۔

بدھو۔ حضور بندے کا قاعدہ ہی کہ کھانا کھانے کے بعد اپنے آپ منھ دھوتا ہی غلام اس کارروائی سے مستثنیٰ کیا جائے کہ آنکھ بند کیے گھنٹوں بمبوق بنے بیٹھے ہیں۔

رئیس۔ اچھا خواصوں کو منع کر دینگے ہمارے گھر کی یہی رسم ہی۔

بدھو۔ وہ جو کچھ ہو مگر غلام کو معاف ہی فرمائیے۔

خواصیں بدھو کو کھانا کھلانے لیگئیں اور ادھر رئیس اور رئیس زادی نے فوجدار کو بنانا شروع کیا اور انھوں نے وہ وہ ڈینگ ہانکی اور زیٹ کی کہ تو بہ ہی بھلی اور اپنی معشوقہ زرین کمر کے حسن کی اس سبالغے کے تعریف کی کہ دریا بہا دیے۔

عارضست این یا قمر یا لالۂ حمراست این	یا شعاع شمس یا آئینۂ دلهاست این
چشم تو جادوست یا آهوست یا صیاد خلق	یا دو بادام سیه یا نرگس شهلاست این

زابروان تو بے اختیار میترسم	به مرقطے که ازین ذوالفقار میترسم

ای دشمنِ خوبان جہان ای امیرزادی والا دودمان آپ نے اسوقت مجھے کیون یاد دلایا ہی ؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا	دردا که راز پنهان خواهد شد آشکارا

میری جان اور روح اُسکی ایک ایک ادا پر نثار ہی۔ مگر اُسکے حسن کی توصیف کرنے کے لیے بڑا زبردست اور جید منشی اور بڑا فاضل آدمی ہونا چاہیے۔ اگر سلمان ساوجی کہے تو کہ سکتا ہی

رئیس زادی۔ سلمان ساوجی کون تھے۔

فوجدار۔ سلمان تخلص تھا اور ساوہ قصبے کا نام ہی یعنی ساوہ کے سلمان جیسے طالب آملی حافظ شیرازی۔ فردوسی طوسی آتش لکھنوی وغیرہ۔ ؎

شکل صنوبری که دلش نام کرده اند	سلمان بیاد قد تو در بر گرفته است

یہ فصاحت و بلاغت - گویا سلمان ساؤجی کی ہی - تو حضور اسکے حسن کی تعریف بھلا مین کیا کر سکتا ہون استغفر اللہ - زبان ناطقہ لال ہی مگر ساحرون نے اُنکو گونگا بنا دیا -

رئیس - ارے ایہ کس مردود کی شرارت ہی گولی مارنے کا کام کیا -

فوجدار - اب وہ رنگ روپ ہی نہین وہ صورت ہی نہین وہ قطع ہی نہین وہ وضع ہی نہین گوا دا تو کہان جا سکتی ہی مگر وہ بات کجا - ہاے افسوس -

رئیس - آخر یہ ہی کون -

فوجدار - بس جادو گر - خدا اُنکی قوم کو غارت کرے اتنا مادہ نہین کہ سامنے آکے دو بدو جنگ کرین - لاحول - بس جادو کے برتے پر بھولتے ہین اور شیطان کا نام روشن کرتے ہین - مجھے جادو کے زور سے اکثر ان لوگون نے زخمی کر دیا ہی - قید کر دیا ہی - بُرے بُرے خواب دکھائے ہین - ہاے جانی ہاے جانی -

رئیس زادی - آپ کی تاریخ جو چھپی ہی اُسمین تو لکھا ہی کہ آپ کی جانی ایک فرضی عورت کا نام ہی - جو صرف آپ کے دل و دماغ کا نتیجہ ہی باقی اللہ اللہ خیر صلاح -

فوجدار - اسکی بڑی بحث ہی - مین نے فرض کر لیا ہی کہ وہ بڑی نازک اندام اور خوش خرام ہی اور اسمین کوئی ہرج کی بات نہین - عالی خاندان معالی دودمان پری رخسار گلعذار شمع قد سیم غبغب حیا پرور عفت کوش پردہ نشین - مہ جبین -

رئیس - مگر جہان تک مین نے سنا ہی مشہور یہ ہی کہ حسین تو انتہا کی ہی لیکن لیلی یا نوجہان یا شیرین کو نہین پاتی -

فوجدار - اسمین ہمسین آپ سے اتفاق نہین ہی - ثانی نہین رکھتی -

رئیس زادی - بیشک ہماری بھی یہی راے ہی کہ آپ کی معشوقہ فرضی نہین اصلی ہین اور حسن کی کان ملاحت کے لب کی جان ہین - مگر ایک بات سمجھ مین آئی تاریخ مظہر ہی کہ جب یہ جونفر حضور کا خط لیکر گئے تو اُنکو وہ کام کرتے دیکھا جو سپنہاریان اور مہریان کرتی ہین - یہ کیا بات ہی - بھلے مانسونکی یہ عجوبہ نہین

فوجدار - حضور بات یہ ہی کہ ہم لوگون مین سب پر طرح طرح کی مصیبتین پڑی ہین اور میرے اوپر جو مصائب پڑے وہ اور سب مصیبتون سے بڑھے ہوے ہین - اپنی اپنی قسمت کسی کا کیا اجارا ہی کچھ کسی کا چارا ہی - کوئی نہ کوئی نئی بات فوجدارون مین ضرور ہوتی ہی کسی کا بدن اسقدر سخت ہوتا ہی کہ زخم اثر نہین کر سکتا - کوئی گولی سے نہین ڈرتا کوئی جادو کے سبب سے پریشان رہتا ہی کوئی کسی سبب سے

حیران رہتا ہی - کوئی بجز تلوار کے اور کسی ہتھیار سے زخمی نہین ہوتا - اودھون کی آنکھ مین یہ تاثیر تھی کہ دشمن کو دیکھا اور وہ بھاگا - جب اودھون اور پٹرچند سے کاندھو کے نالے پر لڑائی ہوئی تھی تو پٹرچند نے دو بار شکست دی آخرکار اودھون برہمن بنکے اُسکے روبرو بھیک مانگنے گیا آنکھ لگتے ہی پٹرچند بھاگا اور کل فوج کے قدم اُٹھ گئے - اسی طرح جنگ قلعہ چنار مین خود بخود فوج نے اسلحہ پھینک دیے - جادو کا اثر تھا - بدھونفر نے جو چکی پیستے دیکھا تو وہ گیہون کے دانے نہ تھے وہ موتی کے دانے تھے - مین نے جب بار دوم اس راحت جان ناتوان کو دیکھا تو ایسی بدقطع اور بُری معلوم ہوئی کہ توبہ مگر بدھو نے کہا حضور کو اسوقت ہوکیا گیا ہی پرستان کی پری کو بدقطع بتاتے ہو پھر جادو کا اثر اسقدر نہین ہوسکتا مگر ہان اُس بیچاری سے البتہ میرا بدلا لیا اسکو کہین کا نہ رکھا یہان روزانہ شکباری سے کام ہی خدا کرے اپنی اصلی حالت پر آجائے - انتہا ہی نا کہ پرستان کی پریون کی غیرت دینے والی اور بدھو اُسکو اس حالت مین دیکھے - ہماری معشوقہ پری رشک ارعالی خاندان اور شکیلہ وجمیلہ ہی اور بڑی فیاض اور مخیر - اسمین کوئی شک نہین کہ ہمارے سبب سے اُنکا اور اُنکے سبب سے ہمارا نام ابدالآباد تک قائم رہیگا - ؎

زندست نام فرخ نوشیروان بہ عدل	گرچہ بسے گزشت کہ نوشیروان نماند

اسمین عدل کی جگہہ حسن کا لفظ لکھدیجیے - ایک امر اور بھی قابل لحاظ ہی وہ یہ کہ بدھونفر بڑے قلی خان ہین بڑے اُستاد - اور جھوٹ تو انکی گھٹی مین ہی - عجیب قطع کا آدمی ہی کسی بات کا یقین نہین آتا - اور ہر بات کا یقین کرلیتا ہی - کبھی کبھی تو بدمعاشی اور حرامزدگی کی باتین کرنے لگتا ہی اور کبھی کبھی پاگل گدھا ہوجاتا ہی ایک ہی پاجی ہی مگر مجھے پسند ہی - لکھو کھا روپیے بھی اگر کوئی دے تو واپس مین اسکو نہ چھوڑون اگر کچھ دن میرے پاس رہ گیا تو خدا کی قسم اس قابل ہوجائیگا کہ بادشاہی کرنے لگے اور ہماری یہ بھی رائے ہی کہ بادشاہی کے لیے کوئی ضرورت اس امر کی نہین ہی کہ انسان پڑھا لکھا ہی ہو - صدہا آدمی ایسے ہین کہ برسون بادشاہی کی اور پڑھے لکھے خاک نہین - مگر نظم ونسق سلطنت اور رتق وفتق مملکت مین اپنی آپ ہی نظیر تھے مطلب یہ ہی کہ اگر بادشاہ کی نیت صحیح ہی تو سب معاملہ ٹھیک ہی ورنہ اگر نیت بد ہی تو غضب ہی تو ہی - اب ایک بات اور سُن لیجیے کہ ہمارے رفیق میان بدھونفر صاحب السیف والقلم ہین لیذا انکو کوئی ضرورت اس بات کی نہین ہی کہ کسی وزیر یا سکرٹری سے مشورہ لین ہماری مصلحت یہ ہوگی کہ رشوت رعایا سے نہ لو مگر مالگزاری سرکاری ضرور پیدا ہوجائے کچھ باتین اور بھی ہین جو مین پھر کبھی کہونگا - اور وہ سب بدھونفر کے فائدے کی چیزین ہین اور انکے

باعث سے بدھونفر اپنے جزیرے کا پورا پورا انتظام کر سکیگا۔

اسقدر گفتگو فوجدار اور رئیس اور رئیس زادی مین ہوئی تھی کہ دفعتہً بہت سی آوازین سنائی دین اور اسکے بعد ہی بڑے زور سے آواز آئی۔ بدھونفر آواز سنتے ہی دوڑکے بھاگے۔ قطع شریف ملاحظہ فرمائیے ٹوپی ندارد۔ بال بکھرے ہوے۔ جوتا پانو مین نہین۔ اب بھاگے چلے جاتے ہین۔ ارے صاحب یہان کا قاعدہ یہ ہی کہ جو لوگ آتے ہین اُنکے مصاحبین مین سے جو صاحب تشریف لائین وہ ڈاڑھی نوائین بدھونفر نے کہا جناب بندہ مین اپنی بے عزتی نہین چاہتا پانی سے تو میرا منھ دھوتے ہین اور ہمارے آقا کا منھ گلاب اور کیوڑے اور عطر اور عنبر سے دھوتے ہین۔ ماناکہ ہر ملک اور ہر مقام کی رسوم مین فرق ہی مگر مین اس قطع کو نہین پسند کرتا کہ آنکھین بند۔ اور منھ کھلا ہوا۔ اور پانی اوپر سے پھینکا جاتا ہی۔ بندہ اس سے درگزرا۔ اگر کسی نے ذرا میری ڈاڑھی شریف کا بال بھی پکڑا تو مین وہ گھونسا دونگا کہ بھیجا نکل پڑیگا وجہ یہ کہ مہمان بنا کر کسی کو ذلیل کرنا عقل کے خلاف ہی۔ اچھی مہمانداری ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

رئیس زادی نے جو یہ گفتگو سنی تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بن گئین کہ بدھونفر نے بے وجہ بے سبب اسقدر غصہ کیا مگر فوجدار صاحب بڑے خوش تھے کہ انکے مصاحب جان نثار نے اس لطف اور جرأت کے ساتھ گفتگو کی۔

اس گفتگو کے ختم ہونے کے بعد فوجدار صاحب آرام کرنے تشریف لیگئے اور رئیس زادی نے بدھونفر کو بلایا اور کہا اگر آرام کرنے کو جی نہ چاہے تو چلو ہم تم اور خواصین ملکے ایک شیشہ نشین مین جو نہایت ہی سرد و شل یخ ہی دو چار گھنٹے خوش روزہ منائین۔ بدھو نے کہا گرمی کے دنون مین میری عادت ہی کہ روز چار پانچ گھنٹے آرام کرتا ہون مگر آج حضور کی خاطر سے دن بھر نہ سوؤنگا اور حکم گرامی بجا لاؤنگا رئیس نے پھر حکم دیا کہ خبردار فوجدار صاحب کو کسی قسم تکلیف نہونے پائے اور جطرح زمان پاستان مین یلان نامدار اور سپہ سالاران ذیوقار کے ساتھ کارروائی کی جاتی ہی جسکا ذکر پرانی کتابون مین موجود ہی اسی طرح اُنکے ساتھ بھی برتاؤ ہو۔

فصل ۳۴

اس سلسلے مین مورخ ذیوقار بیان کرتا ہی کہ اُس روز سہ پہر کو بدھونفر نے خلاف عادت رئیس زادی کی خاطر سے آرام نہین کیا اور اُس شیشہ نشین مین جو بڑی ٹھنڈی تھی رئیس زادی کی خدمت مین حاضر ہوا ادب کے سبب سے اُنکی خواہش یہ تھی کہ کھڑے ہی رہین مگر انھون نے اِنکو ایک عمدہ کرسی پر بٹھایا اور کہا تم اب جو پرے کے گورنر ہو تمھاری عزت و توقیر بادشاہ تک کرینگے اور اگر گورنر نہوتے تو بھی کوئی

ہرج نہ تھا اتنے بڑے فوجدار کے مصاحب باتوقیر ہوکر سی تمھارے غلامون کے لیے حاضر ہی - تم تو بادشاہون کے سامنے حقہ پینے کے لائق ہو - بدھو نے جھک کے سلام کیا اور حسب الحکم کرسی پر بیٹھے رئیس زادی کی خواصین اور پیش خدمتین انکے اردگرد بیٹھین اور سب خاموش کہ دیکھین ع - چہ میگوید ابو نصر فراہی + رئیس زادی نے اس خموشی کے قفل کو توڑا - اور کہا اب اسوقت یہان کوئی غیر تو ہی نہین آپس ہی کے سب ہین ہمنے جو فوجدار صاحب کی سوانح عمری کا پہلا حصہ پڑھا اسمین کہین کہین شک ہی پہلا حصہ چھپ گیا ہی - ایک بات دریافت طلب یہ ہی کہ تمنے میان بدھو نفر اپنے آقا کی معشوقہ کو تو کبھی دیکھا نہین اور نہ فوجدار صاحب کا خط انکے پاس لیگئے کیونکہ خط تو جنگل ہی مین رہ گیا تھا مگر تمنے یہ کیون کہا کہ وہ چکنی پیستی تھی اور گوبر پاتھی تھی یہ تو کمینون اور نیچ قومون کی باتین ہین بھلے لوگون کی باتین نہین ہین اور ایسی حسینہ رئیسہ کی شان کے خلاف یہ تہمت کیون تراشی ایما فوجدار صاحب ایسا نہ چاہیے - یہ سنتے ہی بدھو نفر اُٹھ کھڑے ہوے اور کمر اور گردن جھکا کر کمرے مین ایک چکر لگایا اور پردے اُٹھا کر کچھ دیکھا اور پھر آکے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور کہا مین نے دیکھ لیا سب آپس ہی کے ہین اب جو جو باتین پوچھے سب کے جواب دون کوئی خوف اور خیال اب نہین ہی پہلی بات مجھے آپ سے یہ کہنی ہی کہ میرے آقا پکے سڑی سودائی ہین - پورا پاگل - گو بعض اوقات ایسی ایسی عالمانہ بحث کرتے ہین اور اس فصاحت سے بولتے ہین کہ شیطان لعین کا کان کاٹتے ہین - بہرکیف مجھے پورا پورا یقین ہی کہ یہ سڑی اور مجنون ہین اور جب سے یہ خیال ہمارے دل مین جاگزین ہوا ہی تب سے میرا جو جی چاہتا ہی کہدیتا ہون اور اس سودائی کو یقین آجاتا ہی جو کچھ آئین باتین سناتین کہدون فوراً باور کریگا - کہدیا کہ خط لیکے گیا اور ملاقات ہوئی - اسکو یقین آگیا - کہدیا کہ چھلے معشوقہ صاحبہ گدھے پر سوار جارہی ہین آپ کو پورا یقین ہوگیا کہ صحیح ہی اور جادو کے سبب سے بیچاری کی ہیئت بدل گئی ہی - نہ سر نہ پانون -

رئیس زادی نے کل حال انکی زبان سے سنا - بدھو نے کہا ابھی یہ معاملہ چھپا ہوگا کیونکہ اس واقعہ کو سات ہی آٹھ دن ہوے ہونگے - کل حال مین دعن بیان ہو تو سامعین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائین - رئیس زادی بولی تمنے جو ابھی میان بدھو نفر صاحب بیان کیا ہی اسمین مجھے کچھ شک سا ہی وہ یہ کہ تم کو پورا پورا یقین ہی کہ تمھارے آقا دیوانے پاگل سڑی سودائی ہین - تو پھر تم کیون انکے ساتھ رہتے ہو - یہ کیا حماقت ہی - اس سے تو پایا جاتا ہی کہ تم بھی سودائی ہو ورنہ اتنے بڑھ کے سڑی ہو اسپر ایک خواص بولی حضور ایسے سودائی واہی تباہی کو جزیرے کا گورنر مقرر کرنا بڑی غلطی ہی

بھلا رعایا کے ساتھ مجنون گورنر کیا عدل کر سکیگا خاک! بدھو نے کہا حضور والا واقعی میری حماقت ہی اور مجھے کبھی کبھی خود بھی خیال ہوتا ہی کہ مین پاگل ہون - میری قسمت مین یہی بدا تھا - ورنہ اگر عقل ہوتی تو اس سودائی کو ابتک کب کا چھوڑ چکا ہوتا - مین اس سبب سے نہین چھوڑ سکتا کہ اول تو بڑا سی ہی دوسرے مین نے اسکا نمک کھایا ہی - تیسرے مجھے اس سے محبت ہوگئی ہی مجھے دو گدھے دیئے تھے مجھ سے خوگی - تن بہ تقدیر ہر چہ باداباد - اگر گورنری پر حضور نے مقرر کیا تو البتہ ہماری انکی جدائی ہوگی اور اگر نہ مقرر کیا تو جو منظور خدا ہی مرضی مولی از ہمہ اولی مشہور مثل ہی - ع بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد زدرخت

تلسی ہروا باگ مین سنگت سے کملائے		رہے بھروسے رام کے پربت پر ہریائے	

قبر مین شاہ و گدا امیر و فقیر سب کا ایک حال ہوتا ہی - ع یک گز کفن و دو گز زمین خواہد بود + ع از دست اجل بسے جگر ہا خون شد + اگر حضور نے دیوانگی کے جرم مین جزیرے کی گورنری دینے سے انکار کیا تو ہمارا بھی خدا مالک ہی نہ سہی - مرنا ہر حالتمین ہی - گورنری ہو خواہ فقیری - دو دن کی زندگی کے لیے لوگ ناحق جنجال مین پڑتے ہین - انکی نادانی پر افسوس آتا ہی ہمنے سنا ہی کہ ایک بادشاہ کا خس خانہ ہر روز نئی خس کی ٹٹیون سے بدلا جاتا تھا اور غوشبودہ کوس تک جاتی تھی اور کیوڑے سے چھڑکی جاتی تھین اور اسقدر سردی سلطان خانے مین ہوتی تھی کہ گرمی کے نو نہین لوگ ٹھٹھر جاتے تھے اسی بادشاہ پر غنیم تاخت لایا شکست دی اور کہا اسکو جلا دو جسنے کبھی گرمی مین مکان سے باہر قدم نہ رکھا ہو اور گرمی سے ناواقف ہو اُسکا یہ حال - ایک خواص نے کہا حضور ہمنے سنا ہی کہ ایک شخص کو حاکم وقت نے کھڑا چنوا دیا - قبر سے آواز آتی تھی کہ جن جن اعضا سے مین نے گناہ کیے تھے اُنکو بچھو کاٹتے ہین اگر گورنر یا بادشاہ ہو کر انھون نے گناہ کیے اور قبر مین بچھو اور سانپ نے کاٹا تو اس سے تو یہی بہتر ہے کہ فوجدار کے معاصب بنے رہین اور چین کرین -

رئیس زادی کو ہنسی آتی تھی کہ یہ خواص کسقدر سادہ مزاج ہی اور بدھو کی شعر شاعری اور بات بات پر منھ بنانے اور مثل پر مثل کہنے سے ہنسی آتی تھی - کہا بدھو نفر یاد رکھو کہ فوجدار جو کہینگے وہی کرینگے رئیس یعنے اعلا امیان فوجدار نہین ہی مگر بادشاہ نے انکو وہ خطاب دیا ہی جو فوجداری کے خطاب کے قریب قریب ہی - ممکن نہین کہ وعدہ خلافی ہو - ضرور کسی جزیرے کی گورنری دینگے چاہے تمام دنیا خلاف ہو جاے - بدھو تم گھبراو نہین - ایک دم سے بادشاہی کے تخت پر بیٹھے ہوگے تاج برسر - جزیرے کی رعایا فرمانبردار - اگر اچھی طرح حکمرانی کی تو ملک وسیع کر دیا جائیگا مگر رعایا پر جبر و ظلم نہ کرنا -

رعیت جو بیخ ست و سلطان درخت		درخت ای پسر باشد از بیخ سخت	

بدھو نے کہا اس امر مین مجھے کچھ سکھانے کی ضرورت نہین ہی۔ مین خلقی رحمدل ہون۔ خدا پر خداشناس۔ اگر کوئی ماتحت میری رعایا پر ظلم کرے تو کھا ہی جاؤن۔ دل لگی نہین ہی۔ ہر بات مین انصاف کو ترجیح دونگا۔ خلاف انصاف کوئی بات ہو کیا مجال۔ غربا کے لیے خیراتخانے رعایا کیواسطے شفاخانے۔ لڑکون کے لیے اسکول مکتب مسافرون کے لیے سرا۔ رہزؤن کے واسطے جابجا میٹھے پانی کے کنوئین۔ ابتدا ابتدا مین حکومت کرنا ذرا مشکل ہی۔ لیکن عقلمند آدمی ہو تو سب آسان ہی اگر پندرہ دن جم کے حکومت کرون تو بادشاہی کے کام سے بخوبی واقف ہو جاؤن مگر بادشاہی کسانی سے بڑھکے کرون تو سہی رئیسہ نے کہا سچ کہتے ہو بدھو نفر۔ کوئی ماں کے پیٹ سے عالم نہین نکلتا ہی شعرا اور فضلا انسان ہی ہوتے ہین پتھر کے نہین بنائے جاتے ایک بات ہماری سمجھ مین یہ آتی ہی کہ جس عورت کو تمنے گدھے پر سوار دیکھا تھا وہ اصل مین فوجدار کی معشوقہ ہی تم فوجدار کو دھوکا دینے کی فکر مین تھے مگر خود ہی دھوکا کھا گئے۔ کیسی ساحر کا کام تھا کہ تمکو صاف چکما دے دیا۔ ساحر دنیا مین ایسے ایسے ہین کہ کہو لندن کا حال بتا دین کہو چین سے افیم منگا دین۔ گدھے کو بیل اور آدمی کو گدھا بنا دین ہر قسم کی انمین طاقت ہی۔ بدھو نے کہا ہان ممکن ہی کہ مین ہی غپا کھا گیا ہون تو اس صورت مین ہمارے آقا کا مقولہ صحیح نکلا کہ غار برزگ مین اپنی وضع اور لباس مین معشوقہ زرین کمر کو دیکھا تھا جسمین اُس روز تھین جس روز مین چکما کھا گیا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی حالانکہ مین یہی سمجھتا تھا کہ دھوکا کھا گئے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ آقا اور ہم دونون اُلّو کے پٹھے ہین جیسے اودھو ویسے مان۔ نہ اُنکے چٹیا نہ اُنکے کان۔ بہرکیف مین بدآدمی نہین ہون۔ ہان ساحرون کے سحر نے اگر دماغ پر افو کیا ہو مجبوری ہی۔ خدا سب کے دل کا حال جانتا ہی ہمارا دل صاف ہی رئیسہ نے کہا اچھا وہ رومی دروازے والا حال بیان کرو۔ اسنے کہا سڑی سودائی تو ہین ہی جس شخص کو گنوار ان کی نسبت یقین ہو گیا کہ شہزادی ہی اُسکی عقل کا حال ظاہر ہی اُسکی عقل ضرور گدی مین ہوگی۔ افسوس ہمین یہ ہی کہ ہمارا نام بھی احمقون کی فہرست مین چھپ گیا بس یہ ستم ہی واللہ خیر۔ ۴۔ اینہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر بات یہ ہوئی کہ آپ رومی دروازے کے پھاٹک پر جو بڑا بلند پھاٹک ہی چڑھ گئے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ وہان کے جانورون نے انکو ستایا اور یہ بھاگے اور آن کے اول جلول باتین کرنے لگے کہ مین ایک غار مین گیا تھا اور وہان جادوگرون کے مارے ہوئے شہزادے اور امیرزادیان اور انکی معشوقہ ملین اور مُردون سے آپنے باتین کین۔ وہی سب جنون کی حرکتین۔

مختلف امور کی نسبت دیر تک گفتگو ہوا کی رئیس زادی کو اسکی تقریر مین بڑا حظ ملا اور یہ بات بات مین فوجدار کو بُرا بھلا کہنے لگے آخر کار اُنھون نے کہا بدھو اب جاکے آرام کرو۔ کل پھر گفتگو ہوگی اور خوب دل کھول کے باتین کرینگے اور تمکو جزیرے کی گورنری ملجائیگی۔

بدھو نے پھر رئیسہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اتنا احسان کیجیے کہ میرے گدھے کو آپ کے اصطبل مین کوئی تکلیف نہونے پائے کیونکہ یہ گدھا میرا نورچشم ہی۔ رئیسہ مسکرائین کہ گدھے کو نورچشم اور قرۃ العین کہتے آج ہی سُنا عجب نہین کہ کسی روز قبلہ وکعبہ کہنے لگے۔ حضور کی ایک خواص سے مین نے کہا تھا کہ ذرا میرے گدھے کو باندھ دو تو وہ بہت ہی بگڑین گویا مین نے کوئی گالی دی تھی ہمارے قصبے کی خواصین تو گدھون کے پاؤن چومتی ہین۔ اب سنیے کہ وہ خواص بھی وہان کھڑی تھی جھلا کے کہا تیرے قصبے کی خواصین تیری ہی سی موئی گنوارنین ہونگی اگر رئیسون کی خواص ہو تو تجھ ایسے گنوار کے لٹھ سے پاؤن دھلواے۔ ہمکو لوگ آنکھون مین جگہ دیتے ہین اسپر رئیسہ بولی اچھا بس اب لڑائی جھگڑا تہ کر رکھو دونون خاموش رہو۔ بس ہوچکا۔ بدھو تمھارے گدھے کو سونے کا لقمہ کھلائینگے کہ تمھارا نورچشم اور قرۃ العین ہی اب گدھے کی طرف سے بے فکر رہو۔ اور ہماری راے یہ ہی کہ جب بادشاہ ہو تو اپنے جزیرے مین اسکو لیجاؤ۔ وہان ہری ہری دوب چراؤ اور پوٹ کے کھیتون مین چھوڑ دو۔ بدھو بولے حضور اسکو مذاق نہ سمجھین ایسا اکثر ہوا ہی۔ دو گدھے اسی طرح ہمارے سامنے جاچکے ہین اب کیا ہمنے چوری کی ہی اگر ہم اپنا گدھا لیجائین تو کیا ہرج ہی اسپر رئیسہ بہت ہنسین اور اسکی سادہ لوحی کا لطف حاصل کیا۔ جب بدھو رخصت ہوا تو یہ اُٹھکے اپنے سیان کے پاس گئین کہ اپنی اور بدھو کی گفتگو کا خلاصہ بیان کرین انمین باہم صلاح یہ ہوئی کہ ایسی دل لگی اسکے ساتھ کرنی چاہیے کہ جو یادگار رہے اور اسکے پیشے کے بھی خلاف نہو اور تاریخون مین بھی اسکا ذکر ہو۔ انکو انکے پیشے کی آڑ مین ایسے ایسے چکمے دیے گئے کہ اس تاریخ عظیم مین یادگار رہینگے۔

فصل - ۳۴

بدھو اور خدائی فوجدار کی گفتگو سے جو حظ رئیس اور رئیسہ نے اُٹھایا وہ انکا دل ہی جانتا ہی۔ رئیسہ کو بدھو کی اس سادگی پر بڑی ہنسی آتی تھی کہ کبھی فوجدار کی معشوقہ گلعذار کو فرضی اور خیالی کہتا تھا اور کبھی مان لیتا تھا کہ اسپر جادو کیا گیا ہی۔ رئیسہ نے فوجدار کی دل لگی کے لیے یہ تدبیر سوچی کہ رومی دروازے کے پھاٹک اور غار کی روایت کے مطابق کوئی مذاق کرنا

چاہیے۔ آدمیون کو حکم دے کر کہ فلان فلان وقت یہ یہ کارروائی کرنا پڑہ فوجدار کو شکار کھلانے لیگئے بہت سے شکاری اور قادر انداز ساتھ تھے گویا کوئی بادشاہ شکار پر جاتا تھا بدھو اور فوجدار کو شکاری کوٹ سبز رنگ کے دیے جو اعلیٰ درجے کی ریشم کے تھے اور بڑے بیش بہا فوجدار نے اسکے پہننے سے انکار کیا اور کہا ریشمی چیز سے ہم سپاہیون کو کیا سروکار۔ مگر بدھو نفر نے فوراً لے لیا اور بڑے خوش ہوے کہ موقع پاتے ہی فوراً بیچ ڈالونگا۔

روز معہودہ فوجدار مسلح ہوے بدھو نیا جوڑا پہنکر گدھے پر سوار ہوے انسے کہا گیا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر شکاریون مین چلو مگر انھون نے گدھے کی جدائی پسند نہ کی۔ رئیسہ لباس فاخرہ زیب بدن کرکے پری بنی ہوئی نکلین اور ادب کے لحاظ سے فوجدار نے انکے گھوڑے کی لگام لی۔ چلتے چلتے دو بڑے بڑے پہاڑون کے بیچ مین ایک جنگل مین داخل ہوے۔ اب شکار شروع ہوا اور علیٰ قدر مراتب ہمراہیون کے ساتھ برتاؤ کیا گیا۔ ادھر بگل بجنے لگا اُدھر تازی کتون نے بھونکنا شروع کیا۔ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی۔ رئیسہ گھوڑے سے اُتریں اور ایک بھالا جو بہت ہی تیز تھا لیکر ایسی جگہ جاکے کھڑی ہوئین جہان بنڈیلا رہتا تھا رئیس اور فوجدار بھی اُترے اور رئیسہ کے پاس کھڑے ہوے بدھو گدھے ہی پر لدے ہوے سب کے پیچھے کھڑے ہوے۔ اسی دم ایک بڑا بنڈیلا سور نظر آیا شکاری اور آدمی سب دیکھ رہے تھے ویسے ہی تازی چھٹے اور شکاریون نے تعاقب کیا۔ بنڈیلا بہت بگڑا ہوا تھا منھ سے پھین نکلتا تھا۔ فوجدار نے ڈھال سنبھالی اور تلوار لے کے چلے رئیس بھی بھالا لیکر چلا اور رئیس زادی بھی جانے کو تھی مگر اُنکے میان نے منع کیا۔ بدھو نے جو اس خونخوار جانور کو دیکھا تو گدھے سے اُترے اور بھاگے اور شہتوت کے ایک درخت پر چڑھنے لگے مگر گرے۔ ایک شاخ ٹوٹ گئی اور گرے۔ گرے تو تنے کے اوپر۔ زمین پر نہین گرے اب یہان اسقدر روئے اور غل مچایا کہ لوگ سمجھے شیر یا ریچھ یا کسی اور جانور نے مار ڈالا۔ فوجدار نے جو آواز سنی تو لپکے اور انکو مدد دی۔ دیکھا کہ خود بدولت ٹنگے ہوے ہین اور گدھا نیچے ہی اسقدر محبت انمین اور گدھے مین تھی کہ کسی دم جدا نہین ہوتے تھے ہر دم ساتھ۔ یہ ہین تو وہ بھی ہی اور وہ ہی تو یہ بھی ہین بدھو جب اُتارے گئے تو انکو معلوم ہوا کہ اس گھبراہٹ اور وحشت مین انکا کوٹ ذرا نکل گیا اس سے انکو اسقدر رنج ہوا کہ گویا ایک آنکھ پھوٹ گئی۔

اب سنیے کہ بنڈیلے کو ان لوگون نے بھالون پر رکھ لیا اور مار کے ایک اونٹ پر لادا

اور پتون سے ڈھک دیا اور ایک خیمے کی طرف چلے - وہان دیکھا کہ میز پر قرینے سے کھانا چنا ہی اور سب اعلیٰ درجے کا کھانا ہی جس سے انکا جی خوش ہوگیا بدھو کی باچھین کھل گئین بدھو نے رئیس زادی کی فیاضی کا شکریہ ادا کیا اور پھٹا ہوا کوٹ دکھایا اور کہا یہ شکاری کوٹ ہی اگر کسی چھوٹے جانور ہریل یا بٹیر کے شکار کو جاتے تو یہ کاہے کو پھٹتا واللہ اعلم اسمین کون خوبی ہی کہ اتنے بڑے خونخوار جانور کے شکار کو جائے اگر ذرا بگڑ جاے تو نوالہ بنائے - سچ کہا ہی شکار کار بیکار است ظاہر ہی کہ جانورون نے تو بادشاہون تک کو کھا لیا ہی - انسان کی کون کہے بادشاہون اور رئیسون کی بڑی غلطی اور ہٹ دھرمی ہی کہ ایسے جانور کا خون اپنی گردن پر لین جو اُنسے کوئی سروکار ہی نہین رکھتا مفت مین جان لینا کس مذہب مین روا ہی - رئیس نے کہا تمھاری راے غلط ہی بادشاہون اور شہزادون کو شکار کا ضرور شوق ہونا چاہیے کیونکہ جنگ اور شکار کی ایک قطع ہی وہی چال وہی گھاٹ وہی ترکیب وہی غنیم وہی تلوار وہی توپ بندوق وہی خطرہ وہی فتح و شکست - شکار مین سردی گرمی برسات کسی فصل کی ضرورت نہین رہتی انسان سب چیزون کا عادی ہوجاتا ہی سستی کاہلی جاتی رہتی ہی اور جسمانی طاقت کو فائدہ پہونچتا ہی - پھرتی آتی ہی بس میان بدھو نفرا اپنی راے بدل ڈالیے اور گورنری کی حالت مین ضرور شکار کھیلیے بدھو نے کہا شکار کا بیکار است ہم چارون تو جھلامیری کھیلا کرینگے اور نہین دن گیڑیان کھیلینگے اس کرامگرم فقرے پر رئیس اور رئیسہ دونون کھلکھلا کر ہنس پڑے کہ ماشاءاللہ بادشاہی جوگ گیڑیان کھیلنا کسقدر زیب دیگا - بدھو نے کہا وہ مثل نہین سُنی کہ جد چوری سے گیا کیا ایرا پھیری سے گیا - وہ بادشاہ کیا جو اپنے شوق کو کم کردے - وہ مثل نہین سنی کہ اب سے آئے گھر سے آئے - فوجدار بہت جھلائے کہا خدا تجھے غارت کرے بدھو - کمبخت ایک فقرہ بھی بے تکا کے نہین کہتا ظالم - اور کوئی مثل موقع کی نہین - بالکل بیمحل - اور مجھے اسکی چڑھ ہی - رئیسہ نے کہا انکی مثلون کی گنتی ہی نہین آسمان کے تارے اور ریگستان کی بالو کا گننا آسان ہی مگر انکا شمار ہی نہین - مجھے تو ان مثلون مین لطف آتا ہی وہ بیمحل ہی سہی لیکن برجستہ کسقدر کہتے ہین -

اس دلچسپ و دلپذیر گفتگو کے بعد خیمے سے جنگل مین گئے کہ دیکھین کیا سامان ہورہا ہی - دن گذر گیا اور رات آئی مگر جیسی فصل تھی ویسی رات نہین - گرمی کے دن تھے چاہیے تھا رات صاف شفاف دکھائی دیتی مگر معاملہ اسکے برعکس تھا اب کیا دیکھتے ہین کہ جنگل ہر چہار طرف سے جل رہا ہی ویسے ہی دہل اور کوس اور تلوارون اور توپخانے کی آواز آنے لگی معلوم ہوتا تھا کہ رسالہ جارہا ہی ادھر

فصل - ۳۵

ٹھیک اسوقت جبکہ نغمہ و سرود اور دلکش باجون کی طرب انگیز آوازون سے کانون کو سرور
فور حاصل ہو رہا تھا ایک گاڑی بصد شان و عظمت نمودار ہوئی اس قسم کی گاڑی کو کالسکہ ظفر
کہتے ہین چھ بھورے رنگ کے قاطر جتے ہوے - چاندی کے اسباب سے گوندنی کی طرح لدے
ہوے - سفید کتان کی بیش بہا جھولین پڑی ہوئین - مصرع - خرار جبل اطلس بپوشند خرسند
قاطرون پر وہ لوگ سوار تھے جو التائب من الذنب کما لا ذنب لہ کے مسلک کے سالک ہوتے
ہین یہ بھی سفید پوش - ہر ایک کے ہاتھ مین شمع کافوری - بڑی بڑی - یہ گاڑی پہلے کی سب گاڑیون سے
سہ چند بڑی تھی - اغل بغل اور اوپر بارہ اور تائب تھے سفید مثل یخ - سب کے ہاتھ مین
مشعل روشن - یہ کیفیت دیکھکر خواہ نخواہ خوف سا معلوم ہوتا تھا اور تعظیم کرنے کو جی چاہتا تھا
دیکھتے ہی انسان عش عش کرنے لگے ایک بلند تخت پر ایک پری بصد شان دلبری متمکن تھی
اور نقاب زرین رخ انور پر پڑی تھی ؎

نقاب اُس بت کے چہرے پر پڑی ہی	قیامت آڑ مین اُسکے کھڑی ہی

زربفت اور کمخواب کا لباس - اُسپر عطر فتنہ کی بو باس - جھلکتی ہوئی پوشاک - چست و
چالاک از بس شوخ و بیباک - عالم فریب - طاؤس زیب - نقاب رنگین سے رخ نورانی کی
ضیا چھن چھن کے آتی تھی عشاق کی جان جاتی تھی عجب صباحت پائی تھی - خدا نے اپنے ہاتھ سے صورت
زیبا بنائی تھی - روشنی سے مکان جگمگاتا تھا اور رخ زیبا کی ضیا دکھاتا تھا - ابھی نام خدا اٹھتی جوانی تھی

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	مرادون کی راتین جوانی کے دن

اسکے قریب ایک شخص جوگون پہنے تھا سیاہ برقع اوڑھے بیٹھا تھا حسن کا دامن زمین کی خبر لاتا تھا
جیسے ہی گاڑی آئی تو رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب کے قریب آن کر گانا بند ہو گیا اور برقع
ہٹا کر اس مرد نے اجل کی صورت مجسم دکھائی - لوگون نے آنکھین بند کر لین - ازبس خوفناک اور
ہائل - فوجدار کا چہرہ زرد ہو گیا - بدھو نیمجان - رئیس اور رئیسہ نے بھی ظاہرا خوف کی باتین کین
اجل نے آمادہ ہو کر عجب طرح کی آواز سے غنغنا کر دبی زبان سے اشعار ذیل پڑھے - ؎

نام ہی فرقان مرا شہرت پذیر	جانتے ہین اسکو سب برنا و پیر
جھوٹے افسانون مین لوگون نے مگر	بچہ شیطان کیا ہی مشتہر
ساحرون جادوگرون نے بیشتر	جو ہین مکاری کے فن مین نامور

پہلوانون اور شجاعون کو صریح — تہمتون سے نام کرتے ہین قبیح
مین مگر اُن لوگون مین ہون جان لو — سب سے بیکی کرتا ہون مین کچھ بھی ہو
ایک دن جو ہی خدائی فوجدار — اُسکی معشوقہ حسین و گلعذار
ناگہان مین نے سُنی اُسکی صدا — جس سے یہ بیساختہ ثابت ہوا
بات کرتی ہی گنوارن کی طرح — سُننے مین آواز آئی اس طرح
صاف سمجھا یہ ہی جادو کا اثر — جس سے حالت اُسکی ہی اس طرح پر
چہرہ بھی دیکھا گنوارن کی مثال — کر دیا ساحر نے اُسکا ایسا حال
اس سبب سے دل مین یہ آیا خیال — آزماؤن قوت سحر حلال
یعنی اصلی حال پر لاؤن اُسے — سعی و کوشش اپنی دکھلاؤن اُسے
اور وہ ساحر جسنے کیا — اُسکے پھندے سے یہ ہو جائے رہا
اُسکے عاشق سے کہا یہ ایکبار — اے خدائی فوجدار نامدار
دم مین برآئیگی تیری احتیاج — سہل ہی مشکل نہین اسکا علاج
جو مصاحب ہی ترا بدھو نفر — یہ اُسی کی ہی شرارت سر بسر
چوتڑون پر اُسکے کوڑے بیحظر — تین ہزار اور تین سو پڑ جائین گر
دم مین جادو کا اثر ہو جائے دور — صورت اصلی کا ہو فوراً ظہور
پھر نمایان ہو وہ حُسن بے بدل — پھر تری معشوقہ ہو زیب بغل

بدھو نے اس موقع پر کہا معقول! یہ ایک ہی کہی - تین ہزار کوڑے - اوہو چار بھی نہین تین لیڑ آہستہ آہستہ لگائے ہوتے تو خیر مضائقہ نہ تھا - جادو کا اثر دور کرنے کی واللہ اچھی ترکیب نکالی ہی - خدا جانے ہماری ہڈی پسلی کو جادو سے کون بحث ہی - اگر ان صاحب کو اور کوئی تدبیر نہین معلوم تو خدا کرے وہ بھی اسی طرح جہنم واصل ہو -

فوجدار سمجھ گئے کہ بدھو کی رائے نہین ہی - جھلا کے کہا ابے نامعقول - اگر راضی نہ ہوا تو باندھ کے درخت مین تین ہزار تین سو نہین بلکہ چھ ہزار چھ سو کوڑے لگاؤنگا اور ایک گنونگا - اُسنے کہا جناب اسکی سند نہین ہی - بدھو کو رضامندی کے ساتھ پیٹنا چاہیے - اور یہ انکی رائے پر رکھیے کہ اتنے کوڑے روز پڑین اور فلان وقت پڑین اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ جاہین تو کسی اور کے ہاتھ سے سہی و زنی ہاتھ سہی - بدھو بولے نہ ہلکا نہ بھاری - کوئی مجھے چھونے نہ پائیگا جنکی معشوقہ ہی

اور جو اُنکو اپنی جان اور روح کہتے ہین وہ کیون یہ تکلیف نہ برداشت کرین - ہین اور کوڑے کھاؤن ہا ہا ہا - شان خدا - بھلا کوئی بات ہی -

بدھو نے اسقدر کہا ہی تھا کہ پرستان کی پری نے جو آڑ مین کھڑی تھی برافگندہ نقاب ہوکر بدھو کو یون مخاطب کیا (اے بدبخت آدمی سوادالوجہ فی الدنیا اور سواد القلب فی العقبی اگر تجھسے کہا جاتا کہ تو پہاڑ کی چوٹی سے سر کے بھل گر پڑ - یا آگ مین کود یا اپنی بوٹیان کاٹ کاٹ کے چیلون کو دے یا اپنی بی بی اور بچون کو مار ڈال تو البتہ تیرا انکار بجا تھا یا یہ کہا جاتا کہ دو جھپکلی اور ایک سانپ اور نین بچھو کھا - مگر تین ہزار تین سو قسمیان تو ایک ایک مکتب کا لڑکا کھاتا ہی تم کہان کے بڑے تیس مار خان بنگئے - جو سنے گا بُرا بھلا کہیگا کہ یہ کیسا نمک حلال آدمی ہی - سننے والے کو تعجب ہوگا ای سنگدل دوزخی جہنمی نابکار خدا تجھکو غارت کرے - کہ مجھ ایسی پری کا کہنا نہین مانتا اگر بادشاہون سے کہون تو مان لین تو کس شمار و قطار مین ہی ابھی پوری بیس برس کی بھی نہین ہون ہوا لیان ملک کو تمنا ہی کہ قدم دھو دھوکے پیین او پاجی - او پاجی کے بچے اگر ذرا بھی حمیت ہی تو اسی دم اپنے چوتڑون پر پیدلگا - ارے مین تیرے آقا کی معشوقہ ہون اور جادو نے مجھے اس گت پر پہونچایا تیرے آقا کی زبان اس وقت مارے غم کے خشک ہی اور تو بیدون سے انکار کرتا ہی -

فوجدار نے غل مچاکر کہا خدا کی قسم یہ سچ کہتی ہین زبان اور گلو دونون خشک ہین - رئیسہ نے پوچھا بدھو اب کیا رائے ہی - بدھو بولے حضور بندہ کوڑے نہ کھائیگا میرا جسم لوہے کا نہین ہی سیکڑون گالیان مجھے دین - سو دل - مجھے تو تلفظ بھی نہین آتا - رئیسہ نے کہا سواد الوجہ فی العقبیٰ - انکو چاہیے تھا ہمارے لیے ریشمی کپڑے لاتین - جوتی اسلیر اپنے گورے گورے ہاتھون کے بنے ہوے لاتین - یہ سب درکنار گالیون پر گالی - واہ - وہ مثل ہی کہ فولاد بر روپیہ رکھ دو نرم ہو جائیگا اور ادھر ہمارے آقا کی سینے وہ دھمکاتے ہین وہ درخت مین باندھ کے پٹوانے کو آمادہ ہین - ہم گورزی کے عوض اب کوڑے کھائینگے -

رئیسہ - بھئی بدھو نفر - اگر خیر خواہ ہو تو اتنی سی تکلیف برداشت کرلو - تمھارے آقا ہین - وہ بدھو - اتنی سی کی ایک ہی ہوئی حضور - کھال اُدھیڑ کے پھینک دیجیے اور کیسے ذرا سی بات ہی -

رئیسہ - اب باتین تو ہو چکین - لے بس چلے آؤ - انکا نمک کھایا ہی انکے کام آؤ - ہلکے ہلکے

کوڑے پڑینگے - مرنہین جاؤ گے - سب ایک ہی دم سے نہ سہی -

بدھو - اجی بس رہنے دیجیے حضور - بندہ نوکری نہ کرنے کا - ہمارا اب استعفا ہی -

رئیس - بھئی اپنے ہاتھ سے آہستہ آہستہ لگاؤ - چلو چھٹی ہوئی - اور سچا ہے جسقدر آؤ اس روز پندرہ روز - یا صبح کو بیس شام کو پچاس یا دوپہر کو پچیس - سوتے وقت پچیس یا ہفتہ وار دو سو تین سو - تاکہ اس قرضے سے جلد سبکدوش ہوجاؤ قرضہ ادا ہی کرنا اچھا اور ساری دنیا مین نام ہوگا کہ واہ رے مصاحب کتنا خیر خواہ نکلا کہ کھال تک ادھیڑ کے دھر دی جسکا نمک کھایا تھا اُسکا کہنا مانا - ایسے ہی آدمی جان نثار ہوتے ہین بدھو کا ہے کو خاصہ وفادار بُل ڈاگ کتا ہی کہ جان تک سے دریغ نہین - ضرب المثل نام ہوجائے -

بدھو - ارے صاحب آپ سب ایک طرف ہین - اچھا راضی ہم راضی اور ہمارا خدا راضی - کون سب سے جھگڑتا پھرے -

بدھو کا اتنا کہنا تھا کہ مرحبا مرحبا کی آواز آئی اور سب خوش ہوئے کہ مار لیا ہی - باجا بجنے لگا اور بندوق سر ہونے کی آواز آئی - رئیس اور رئیسہ اس دل لگی سے بڑے محظوظ ہوے گاڑی چلی اور انکی معشوقہ زرین کمر نے رئیس اور رئیسہ کو جھک کے سلام کیا اور بدھو نفر کو دیکھ کر ہنسین -

اب صبح صادق نمودار ہوئی اور نسیم سحری نے غنچون کو گدگدا نے کے جگانا شروع کیا - اور کلیان چٹکنے لگین - دریا پر پری رخون کے غول کے غول ڈٹ گئے - ہر طرف اک عجب سماں تھا جسے سہانا سماں کہتے ہین - ع - سالے کہ نکوست از بہارش پیداست + اس صبح کی کیفیت سے معلوم ہوتا تھا کہ دن بہت اچھا ہوگا - رئیس اور رئیسہ نے جو اس کارروائی مین اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل کی تو بہت ہی محظوظ ہوے اور اپنے محل مین آئے اور ٹھان لی کہ ابھی پھر دل لگی رہیگی کیونکہ اس سے زیادہ لطف کسی شے مین نہین آسکتا -

فصل - ۳۶

رئیس زادہ جم اقتدار گردون مدار کے ہان ایک اور داروغہ نوکر تھے بڑے بذلہ سنج بڑے ہی ظریف بڑے ہنسوڑ - غدیو غ غانی یہی بنے تھے - اور اس مہم نمایان کے کل امور کے سربراہ کار تھے - اشعار مندرجہ بالا کے مصنف بھی آپ ہی تھے اور فوجدار کی معشوقہ بھون ہی نے بنائی تھی - ایک گبرو خدمتگار کو سکھا دیا تھا کہ عورت بنجا - اب اسکے بعد ایک ظرافتی

ایک اور دل لگی کی جو دیدہ نہ شنیدہ۔ اس سے بہتر ہو ہی نہیں سکتی۔

دوسرے روز رئیسہ نے بدھو نفر سے پوچھا کیا آپ نے توبہ کی کارروائی فوجدار کی معشوقہ گلعذار کی رہائی کے لیے شروع کر دی۔ کہا جی ہاں پانچ کوڑے رات کو کھائے رئیسہ نے کہا کوڑے کاہے کے بنے تھے۔ بدھو نے کہا ہاتھ سے پانچ دفعہ رسان رسان تھپڑ لگائے تھے۔ رئیسہ نے کہا واہ یہ بھی کوئی کھیل ہے اچھی کہی ندیو غراغی بھلا اس سے راضی ہونے والے ہیں یہ چکنے یار ہیں کیسی۔ بھئی۔ بدھو رسی کے کوڑے دنے چاہییں جس سے چرسا کھینچا جاتا ہے۔ کچھ معلوم بھی تو ہو۔ ایسے معاملات میں بے خون بہائے لب لعل کا بوسہ کوئی لے سکتا ہے۔ توبہ کرنے سے اتنے بڑے جرنیل کی معشوقہ کو ساحر کے پھندے سے بچانا کہیں ایسا ہنسی ٹھٹھا ہے۔

بدھو۔ اچھا تو حضور ایسا کوڑا بنائیے جو لگے نہیں میری کھال نہ اُدھیڑ ڈالے۔ گو غلام گنوار ہے مگر بدن روئی سے بھی ملائم ہے۔ ذرا اسکا خیال رہے فولاد کا جسم نہیں ہے اوروں کے لیے میں نیمجان ہو جاؤں یہ کسی اور سے سیکھا ہوگا۔

رئیسہ۔ اچھا کل ہم ایک کوڑا دینگے جس سے آپکے بدن کو ذرا بھی تکلیف نہ معلوم ہوگی۔

بدھو۔ حضور ہمنے اپنی مکرمہ کے نام ایک چٹھی لکھا ہے۔

رئیسہ۔ (مکرمہ کے لفظ سے تجاہل عارفانہ کرکے) آپ کی مکرمہ کون؟

بدھو۔ مکرمہ ہماری جورو۔ بنیا۔

رئیسہ کو جورو اور مکرمہ اور (چٹھی لکھا) کے الفاظ سُنکر ہنسی آئی۔

بدھو۔ اسمین کل حال درج ہے کہ این شد و آن شد۔

(رئیسہ) کیا وہ خط آپ نے خود لکھا ہے یا کسی سے لکھوایا ہے۔

(بدھو) اے حضور مین گنوار آدمی لکھنا پڑھنا کیا جانون لیجیے پڑھیے۔

بدھو کا خط

بنام

مکرمہ جورو بنیا

اگر چوڑون پر بید یا کوڑے پڑے تو پڑنے دو۔ مطلب بھی تو حاصل ہوا۔ بادشاہی دل مگر کوڑون کے ذریعہ سے۔ پیاری بنیا ابھی تم اس معمے کو نہ سمجھو گی مگر مین جلد سمجھا دونگا تم ایک چوکڑی پر سوار ہوؤ گی پیدل چلنا کتے بلی کا کام ہے۔ تم گورنر کی بی بی ہو۔ کوئی آنکھ اٹھا کے دیکھ سکتا

ایک ہرا کوٹ شکاری بھیجتا ہون - بیٹا کے لیے سی لو- اس ملک کے لوگ میرے آقا خدائی فوجدار کو پرمحالکھاسٹری اور احمق کہتے ہین اور مجھے بھی انھین کا برادر خرد سمجھتے ہین ہم ایک بڑے غار بزرگ مین جو پاتال مین ہی گئے تھے وہان غدیونر غائی نے جو بڑا حکیم ہی مجھے اس کام پر مقرر کیا کہ آقا کی معشوقہ دلارا کو جادو کی بیماری سے رہائی دلواؤن - تین ہزار تین سو کوڑے پڑینگے اور وہ بکری یا بھیڑ یا گاے سے آدمی بنجائیگی تمھارے گانون مین انکا بھلا ہی سا نام ہی- کسی سے کہنا نہین وہ مثل نہین ہی کہ نکلی منھ سے بات پھر نہ آئی کرو کوئی گھات - چار دن مین بندہ تخت گورنری پر بیٹھا ہوگا مزے مزے سے اور روپون کے ڈھیر لگا دونگا اور تم جواہرات سے گوندنی کیطرح لدی ہوگی - اور تمکو بھی بلواؤنگا - گدھا ہمارا تمھارا تاقیامت شیریک ہی اور سیبون بھیجتا ہی وہ عمر بھر ساتھ رہیگا - سلطان روم بھی ہوجاؤن تو کیا ہوتا ہی - میرے آقا رئیس زادے تمھارے ہاتھ ہزار بار چومتے ہین تم دو ہزار بار چومو اخلاق اور ادب سے بڑھکر اور کیا ہی کچھ نہین - ایکی خدا سقدر مہربان نہین ہی کہ اسقدر زر کثیر دلواتا جسقدر پیشتر دیا تھا - تم گھبراؤ نہین اللہ مہربان توکل مہربان - میری پیاری جانی تم جیتی رہو - کس محبت سے تم اپنے ہاتھ سے مجھے دودھ پلاتی ہو - زندہ رہو اور مین تمھارے پانون دباؤن خدا تمکو عمر خضر دے اور مین خدمت کرتا رہون -

اس محل سے روانہ کیا - ۲۰ جولائی ۱۶۱۴ع

تمھارا بچنار بے دھونا ہے

رئیس زادی نے خط پڑھ کر کہا دو باتون مین گورنر صاحب ذرا بہک گئے ایک یہ کہ کوڑون کے ذریعے سے گورنری پائی - جب ہمارے میان نے وعدہ کیا تھا کہ گورنری دینگے تب کوڑون کا ذکر بھی نہ تھا - جھوٹ تو نہین کہتی ہون - دوسری بات یہ ہی کہ تمنے عدل اور انصاف اور رعایا پروری کا کہین ذکر ہی نہین کیا اور طمع بہت دکھائی یہ گورنری کے خلاف ہی کہ جاتے ہی روپے کے بندے ہوجائین بدھو بولے یہ مطلب نہ تھا - اچھا خلاف مرضی ہی تو دوسرا لکھین اسکو چاک کر ڈالے - رئیسنے کہا نہین نہین اچھا خاصہ خط ہی - ہم رئیس کو بھی دکھائینگے - اسکے بعد باغ مین گئے اور اُس روز وہین کھانا کھایا -

رئیسہ نے بدھو کا خط رئیس کو دکھایا - پڑھ کے بڑے محظوظ ہوے - بدھو سے دیر تک بڑے مزے کی گفتگو رہی باتین ہوتی ہی تھین کہ دفعتہً نفیری کی بڑی تیز آواز آئی اور اسکے بعد دہل بجا کڑم دھم - لوگون کو حیرت ہوئی اور فوجدار صاحب کے کان کھڑے ہوے کہ یہ فوجی جنگی باجا کہان سے بجنے لگا - آواز ایسی دردانگیز اور ہولناک تھی کہ الامان - بدھو مارے ڈر کے تھرانے لگے اتنے مین دو آدمی لباس ماتمی پہنے ہوے باغ مین آئے لباس زمین دوز - ہر شخص کے ہاتھ مین

بڑا سا کوس تھا اور کوس بھی سیاہ - نفیری جو بجاتا تھا وہ بھی سیاہ پوش تھا - تین شہنائی والون کے بعد ایک بڑا موٹا تازہ لمبا چوڑا آدمی تھا ع - بہ ہیکل قوی جون تناور درخت + کپڑے نہین پہنے تھا مگر سیاہ رنگ کی رسی سے بدن بھر جکڑا ہوا - اور رسی ہی کی دُم بھی بڑی لمبی چوڑی تھی - کمر مین پرتلا اور اسمین ایک تیغ اصفہانی لٹکی ہوئی - کاٹھی سیاہ - چہرے پر سیاہ چمکتا ہوا حجاب اسمین ریش یکشت دو دو انگشت نظر آئی - سفید جیسے برف - آہستہ آہستہ یہ بڑی سنجیدگی کے ساتھ دہل کے پاس گئے - جسنے دیکھا متحیر کہ این کیست - گرانڈیل قد آور آدمی - سیاہ - متین - سیاہ - متین اور چہرہ ڈھکا ہوا - اسی سنجیدگی کے ساتھ آکر رئیس کے قدمون پر گرا اور آداب عرض کیا اور منھ کا حجاب رُخ سے ہٹایا تو معاذ اللہ ایسی بڑی بدقطع کا واک کہنہ ڈاڑھی بھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی - اور انتہا سے زیادہ گھنی - بڑے زور سے گرج کر رئیس کی جانب مخاطب ہو کر کہا -

لاکہ امیر کبیر نامور سردار بحر و بر - میرا نام غورچہ ریش ابیض ہی اور ایک فوجدار یل نامدار گینڈا اور ہاتھی اور اژدہا اور اژدر اور مگرا اور گھڑیال افگن کا مصاحب ہون اور اُنکی جانب سے آپکے لیے ایک پیغام لایا ہون اُنکی صاحبزادی ایک مصیبت مین گرفتار ہین دریافت کیا ہی کہ نامی گرامی یل نامدار خدائی فوجدار شیر افگن آج کل کہان رونق بخش ہین - آج تک انھون نے کوئی شکست ہی نہین کھائی - وہ خود بھی یہان آئی ہین اور اس قلعہ معلی کے پھاٹک پر کھڑی ہین اگر حکم ہو تو حاضر ہون اُنکا نام شیرین جمیلہ ہی) یہ کہکر ڈاڑھی پھٹکاری اور جواب سننے کا منتظر رہا (جواب سنیئے)

(ای مصاحب فوجدار گینڈا و ہاتھی وغیرہ افگن - ہمنے شیرین جمیلہ کی مصیبت اور پریشانی کا حال کئی دن سے سُنا ہی - شکر ہی کہ یل نامدار خدائی فوجدار شیر افگن ہمارے کلبۂ احزان ہی مین رونق بخش ہین ای مصاحب با تمیز رئیس ابیض نام وہ بڑی خوشی سے مدد دینگے یہ تو انکا پیشہ ہی ہے مین خود مدد کو حاضر ہون) - یہ باجا اور نفیری بجاتا ہوا بہ ادب روانہ ہوا اور متانت کے ساتھ باغ سے باہر گیا - اور لوگون کو غرق بحر حیرت کر گیا کہ عجیب الخلقت آدمی ہی -

اب رئیس ہمارے خدائی فوجدار کی جانب مخاطب ہوے اور کہا حقیقت یون ہی کہ آفتاب پہ کوئی خاک نہین ڈال سکتا جری اور جرار اور کرار آدمی آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہی ابھی چھ ہی دن سے حضور نے یہان قدم رنجہ فرمایا ہی اور مصیبت زدہ لوگ جوق جوق چلے آتے ہین - تلاش کرتے پھرتے ہین دور دور سے آتے ہین چوکڑی یا فیل نشین ہو کر نہین آتے پیادہ پا - بھوکے پیاسے - اس امید پر آتے ہین کہ آپ کی شجاعت سے اُنکا کام پورا ہو جائے

کہ آفتاب لبالب تمام جہان پر نور افگن ہی۔ فوجدار نے اکڑ کر کہا جناب افسوس ہی کہ اس وقت آپ کے وہ وارد غہ نہین ہین جو کل اس پیشے کی ہجو کر رہے تھے ہوتے تو اُنکی آنکھین کھل جاتین کہ ہان یہ کیسا بزرگ پیشہ ہی۔ رئیسون کی وارد نگی کر کے گھر مین دندنانا اور ماما پچھتیان اُڑانا اور بات ہی اور تلوار کا مقابلہ کرنا شی دیگر ہی۔ طالب علم کو جو راحت ہی وہ ہمکو کجا۔ مصاحب کاہل الوجود لوگ۔ من چیزے دیگر ہستم آنہا چیزے دیگر ہستند خدا کا شکر ہی کہ مجھ ایسے ناچیز کو اس درجے پر پہونچایا۔ دیو سے مقابلہ ہو تو چہ پرواست ان شہزادی صاحب کو آنے دیجیے اور جو مدد چاہین حاضر ہون مین اپنے بازو کے زور سے انکو بچاؤنگا۔ دیکھتے جائیے نا۔

رئیس اور رئیسہ بڑے خوش کہ فوجدار کو خوب ہی الو بنایا۔ آگیا دم مین اور جب انھون نے سنا کہ میان بدھو نفر بھی چرک رہے ہین تو اور بھی خوش ہوے اب سنیے کہ او چہ میگوید

فصل - ۳۷

بدھو گفت کہ اگر اس شہزادی کے آنے سے میری بادشاہی مین ذرا بھی فرق آیا تو کوس کوس کے کھا جاؤنگا مین نے ایک بنیاری سے سنا ہی کہ اس فشن کے وارزیش آدمی جہان جاتے ہین نحوست ضرور پھیلاتے ہین۔ یہ کمبخت اسوقت کہان سے آگیا۔ بنا بنایا گھر بگاڑ دیا۔ مار ہی ڈالا۔

فوجدار نے کہا یار بدھو نفر خوش نہین ہوتے کہ کتنی دور سے وہ بیچاری تلاش مین آتی ہی۔ وہ بنیاری گدھا ہی۔ علاوہ برین شہزادی ہین اُنکے خلاف کوئی کلمہ کہنا شرافت کے خلاف ہی جس خواص کو بدھو سے گدھے کی بابت جھگڑا ہوا تھا اُسنے جھلا کے کہا۔ گنوار ہو کیا جانے۔ ارے ہمسے پوچھ جو شہزادیون کی آنکھین دیکھنے والیان ہین یہ بولے ہمکو تم خواصون سے بڑی نفرت ہی۔ اُسنے کہا اور مصاحبون سے ہماری جان عذاب مین ہی۔ بدھو نے کہا جب ہماری بادشاہی کا زمانہ ہوگا ہم تمکو اپنے محل مین گھسنے نہ دینگے۔ وہ بولی۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچینگی۔ یہ گفتگو ابھی اور بڑھتی مگر نفیری کی آواز آئی۔ سمجھے کہ شیرین جمیلہ کی سواری آگئی۔ فوجدار نے کہا یہ بھی شہزادی ہین استقبال کو کچھ دور چلنا چاہیے۔ رئیسہ جواب دینے بھی نہ پائی تھین کہ بدھو بول اُٹھے شہزادی کے استقبال کو ضرور جانا چاہیے مگر چونکہ منحوس وارزیش ساتھ ہی لہذا کوئی ضرورت وہان جانے کی نہین ہی فوجدار جھلا کے بولے ابے تجھ سے کسنے کہا تھا کہ بیچ مین بول اُٹھ۔ بدھو نے کہا کہتا کون ہی

خود میرے دل نے کہا۔ حضور کے اسکول مین تو غلام نے تعلیم پائی ہی نیک و بدمین تمیز کرسکتا ہون۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔ رئیس نے کہا آئے تو بھیجے بات چیت ہی سے معلوم ہوجائیگا کہ کتنے پانی مین ہین۔

دہل اور کوس اور نقارے اور نفیری والے اب باغ مین پھر داخل ہوے اس مقام پر مورخ نے اس چھوٹی سی فصل کو ختم کردیا اور دوسری فصل شروع کی اور اسمین بھی وہی ذکر کو جاری رکھا۔ آیندہ فصل سب فصلون سے بڑھ جائیگی اور اس تاریخ مین یادگار رہیگی۔

فصل - ۳۸

بدھو نے دیکھا کہ بارہ خواصین اس مائی باجے کے ساتھ چلی آتی ہین دو قطارون مین آئین۔ بڑے بڑے مذہبی کپڑے پہنے ہوے۔ سیاہ ریشمی۔ برقع پوش۔ کتان کا برقع۔ اور برقع لباس سے کہین بڑا۔ انکے بعد شہزادی شیرین جمیلہ تھین۔ وہی ریش دراز ہمراہ تھا۔ بہت ہی عمدہ ریشمی لباس زیب بدن تھا۔ اور چمک دمک مین اپنی آپ ہی نظیر اور اسپر کام کیا ہوا۔ سبز ریشم کا بہت باریک کام۔ شیرین جمیلہ اسوجہ سے انکو کہتے تھے کہ ایک شخص فرہاد نامے نے تاریخی فرہاد کیطرح انکے عشق مین اپنی جان دی تھی اور جمیلہ تو تھی ہی۔ اصل نام انکا شہزادی گرگان تھا کیونکہ انکے باپ کی عملداری مین بھیڑیے بہت تھے۔ انھون نے یہ نام بدل دیا اور شیرین جمیلہ نام رکھا۔

بارہ خواصین ہم اس شہزادی کے ایک قسم کا جلوس بنائے ہوے آہستہ آہستہ آئین۔ برقع سیاہ مگر برقع باریک نہ تھا۔ اس جلوس کو مشاہدہ کرکے رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب بڑھے اور انکے ساتھ اور سب بھی بڑھے۔ بارہون خواصین ٹھہر گئین۔ رئیس اور رئیسہ اور فوجدار صاحب نے کوئی بارہ قدم بڑھ کر استقبال کیا اور اُسنے زمین کو بوسہ دیکر یون کہا (آواز ذرا بھاری تھی)۔

حضور کو خدا صدو سی سال کی عمر عطا کرے اور مین لونڈی ہوجاؤن۔ مجھپر اسطرح کی مصیبت خدا نے ڈالی ہی ع۔ کہ دل من داند و من دانم و داند دل من + عقل مرے خدا جانے کہان چلی گئی منزلون ڈھونڈھ آئی۔ اسکے بعد رئیس نے شہزادی کے اخلاق اور منکسر مزاجی کی تعریف کی اور ہاتھ مین ہاتھ دیکر اپنی بی بی سے ملایا اور رئیسہ بھی بکمال خلق ملین فوجدار خاموش رہے بدھو اس مصاحب کی ریش دراز دیکھکر خائف تھے مگر خواصون کے گھوڑنے کے بڑے شائق اور یہ امر محال تھا کیونکہ وہ برقع پوش تھین اپنی خوشی سے برافگندہ نقاب ہوتین تو ہوتین۔

سب خاموش تھے اور اس غور مین کہ دیکھین پہلے کون بولے۔ شہزادی نے کہا ای حضور اقدس

نور وای خاتون حسینہ سیمبر وای حاضرین ہمایون فر۔ مجھے یقین کامل ہی کہ میری اس انتہائی مصیبت مین آپ اپنی مروت اور ریاست کو کام مین لائینگے اور پناہ اور مدد دینگے جسکی مجھے ازبس ضرورت ہی اگر مصیبت کا حال کہون تو پتھر پانی ہوجائے۔ سنگدلون تک کو رونا آجائے لیکن قبل اسکے کہ بیان شروع کرون اسقدر ضرور دریافت کرونگی کہ اس جلسۂ فرخ مین جناب فوجدار شیر افگنان اور انکا خیر خواہ مصاحب بدھو رونق بخش ہین یا نہین قبل اسکے کہ کوئی اور جواب دے بدھو نے انکو چڑھایا اور (افگنان) کے جواب مین کہا۔ (سرکاران بدھو حاضر ہی اور فوجدار شیر افگنان بھی ہین اور اجازتان دیتان ہین کہ آپ زبان مبارکان سے فرماوان کہ ہم آپ کے غلامان)۔

فوجدار صاحب نے استادہ ہوکر شہزادی کو یون جواب دیا (ای خاتون اگر آپ کی مصیبت ایسی بیماری ہی کہ اسکا علاج ہمارے پیشے کے لوگون سے ممکن ہی اور ہماری بہادری کی دوا کارگر ہوسکتی ہی تو بندہ حاضر ہی۔ دُبلا پتلا ہون مگر وقت جنگ بجلی ہوجاتا ہون جسپر گرا اجل آگئی ہین خدائی فوجدار شیر افگن ہون اور کام یہ ہی کہ زیردستون کو زبردستون کے ظلم سے بچاؤن بس کوئی ضرورت منت وسماجت کی نہین ہی (ای نیک بی بی صاف صاف اپنی مصیبت کا حال بیان کرو جو کہوگی وہ ہم لوگ بغور سینگے اور مدد دینگے اگر دوا سے دور نہ کرسکے تو صلاح نیک دینگے) اس تقریر کے بعد شہزادی کی حرکتون سے ظاہر ہوتا تھا کہ فوجدار کے قدمون پر گرا چاہتی ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور قدمبوس ہوکر یون گویا ہوئین (ای شیر مرد شیر دل۔ حضور کے ان قدمون کے تلے مین بڑی ہون یہ قدم سقف شجاعت وبہادری کے ستون ہین۔ مین ان قدمون کے بوسے لونگی اور حضور کی خدمت بجالاؤنگی کہ اسی سے عظمت حاصل ہوگی اور مصیبت دور ہوجائیگی۔ ای دیل نامور تیری بہادری کے مقابل مین رستم سیستانی اور قنطور گرگانی کا نام گرد ہوگیا۔

اسکے بعد بدھو کی جانب مخاطب ہوکر کہا (ای خیر خواہ ملازم۔ ای نامور مصاحب۔ تیری خیر خواہی اور نیکی میرے مصاحب کی ڈاڑھی سے بھی بڑی ہی۔ تمھاری نمک حلالی کی باتین یاد کرکے جی خوش ہوتا ہی تمھاری خوش نصیبی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا کہ اتنے بڑے نامی گرامی جرنیل کے مصاحب ہو تم بھی میری مدد کرو اور ضرورت کیوقت میرے کام آؤ کہ مجھسے زیادہ بدنصیب اور عاجز کوئی شہزادی نہوگی

بدھو نفر نے کہا حضور۔ میری نیکی آپ کے مصاحب کی ڈاڑھی سے بڑی ہو یا چھوٹی۔ اس سے مجھے کوئی بحث نہین مجھے ڈاڑھی اور موچھ کی گفتگو سے نفرت ہی۔ دنیا مین ڈاڑھی رکھے جاہے بے ڈاڑھی رہے مگر عقبیٰ مین خدا نہ کرے کہ فرشتے ڈاڑھی پکڑین آپ خوشامد کرین یا نہ کرین مین ضرور آقا سے

سفارش کرونگا کہ آپ کو مدد دین حالانکہ اسکی کوئی ضرورت ہی نہین کہ سفارش کیجائے آپ حضور اپنے رنج اور تباہی کا حال فرمائیے ہم جو مناسب سمجھینگے وہ کارروائی کرینگے ہم باہم مشورہ کرینگے۔

رئیس اور رئیسہ کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور اس خواص کے مزاح اور خوش طبعی اور جالاکی پر عش عش کرتے تھے۔ شہزادی نے بیٹھکر کہا دلکھنؤ اور اُناؤ کے درمیان مین ایک فرحت افزا مقام ہی دو کوس پر شہزادی بلقیس لقا کی عملداری تھی۔ یہ بیوہ تھین۔ انکی ایک لڑکی تھی مہر طلعت اور یہی انکے بعد تخت نشین ہوئین مین نے انکی تعلیم مین روپیہ دل کھول کے صرف کیا اب سنیے کہ رفتہ رفتہ انکا جوھان برس ہوا اور حسن کی آگ ایسی بھڑکی اور وہ جوبن ہوا کہ سبحان اللہ۔ اور لطف یہ کہ اس کم سنی مین عقل کا پتلا خدا نے اسکو بنایا تھا۔ عقلمند اور اسکے ساتھ ہی حسین ساری خدائی مین اس سے زیادہ خوبصورت عورت نہ تھی اور اب تک حسن مین بے نظیر ہی۔ ہان اگر اجل نے اُس کان حسن پر اپنا دست تعدی خدانخواستہ دراز کیا ہو تو اور بات ہی مگر ہمین یقین ہی کہ اجل بھی ایسی بیدرد نہوگی کہ ایسی حسینہ کو دنیا سے اُٹھالے جائے جو رشک خوبان جہان ہی۔ اس روکش حسینان عالم فخر بنی نوع آدم پر جسکی توصیف ہماری زبان سے محال ہی صدہا شہزادے اور رئیس عاشق ہوے منجملہ اور عشاق کے ایک اوسط درجے کے آدمی بھی تھے وہ اسکے حُسن و جمال کا عاشق و دلدادہ تھا اول تو نوجوان دوسرے حسین۔ تیسرے عورتون کے لبھانے کے گر خوب یاد تھے۔ چوتھے ہنس مکھ خندہ پیشانی۔ پانچوین شاعر اور برجستہ کہنے والا ادا بانکی۔ خود بانکا۔ وضع بانکی۔ قدرتی بانکپن اور ان سب پر طرہ یہ کہ بڑا بذلہ سنج اور حاضر جواب۔ ناچنے گانے بجانے مین فرد اور یہ نئی بات ایک اور تھی کہ چڑیا کے پنجڑے ایسے بناتا تھا کہ شہر بھر مین کوئی نہین بنا سکتا تھا اگر کوئی ضرورت اتفاق وقت سے واقع ہوتی تو کاریگری کے ذریعے سے روٹی پیدا کر لیتا۔ اتنی صفتون اور خوبیون سے انسان پہاڑ تک کا دل پگھلا دے سکتا ہی اک نوخیز دوشیزہ کا دل اپنے ہاتھ مین لے آنا کون بڑی بات ہی۔ بالیقین اسکی نوجوانی رعنائی برنائی خوش ادائی لبھانے کا جادو۔ آنکھون کا جادو۔ باتونکا جادو یہ کوئی کارگر نہوتا۔ اور وہ دخت شکر لب اسکے ہتھے نہ چڑھتے پاتی مگر اسنے وہ ترکیب کی کہ واہ پہلے اسنے میرے دل کو اپنا کر لیا۔ اور ایسا رعنا غماز ملا کہ جو اسکی خواہش تھی وہ پوری ہوگئی اور اُسکا چکما پورا پورا چل گیا۔ اسکی خواہش یہ تھی کہ جس قلعہ کی مین نگہبان تھی اُسکی کنجی اُس قاتل کے حوالے کر دون۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے کیا ہوگیا۔ ایک بات کے سبب سے خاص کر میرے اوپر چکما چل گیا۔ ایک دن اسنے چند اشعار پڑھے پڑھے کیا معنی گاے شب کا وقت تھا۔ اشعار ہ

جنگجو کج کلهان صلح وصفا نیز کنند	غنچه ساز دل وکار صبا نیز کنند		
بحر عشق تو ام میکشند و غوغائیست	تو نیز بر سر بام آکه خوش تماشائیست		
قتل عشاق کیا کرتے ہین	بت کہین خوت خدا کرتے ہین		

معلوم ہوتا تھا کہ جواہرات کے شعار ہین اور نور کا گلا پایا ہی اکثرین نے حکیمون کے قول کی تائید کی ہی کہ عاشقانہ غزل کہنے والے شاعرون کو جلا وطن کرنا چاہیے کیونکہ یہ اپنے جادو کے زور سے نوخیز معشوقون اور سیانی لڑکیون کو لبھا لیتے اور چکما دیتے ہین - عورت کسی طرح اپنے بچ ہی نہین سکتی - کاٹے کا منتر ہی نہین - دوسری دفعہ یہ شعر پڑھے ؎

الٰہی افعی گیسوے دلستان کاٹے	اجل کہین مرے پاؤن کی بیڑیان کاٹے		
مریض وہ ہون جو درمان سے بے نصیب آیا	اجل ہنسی مری بالین پہ جب طبیب آیا		
ای بخت سرکش ننگش ببرکش	یا جام زرکش با لعل دلخواہ		

ایسے ایسے شعر گائے کہ جی خوش ہوگیا - گاؤ تو روح وجد کرنے لگے اور پڑھو تو عیش عشرت کرو بعض اوقات مین کلیجا مسوس کے رہجاتی تھی - خدا کی قسم دل پر عجب اثر ہوتا تھا کہ دل ہی جانتا ہی اسی سبب سے ای سامعین باتمکین عرض کرتی ہون کہ اس قسم کے شعرا کو جلا وطن کی سزا دینی چاہیے اور کالے پانی بھیجدینا چاہیے اور اصل مین دیکھو تو انکا کوئی قصور نہین قصور ہم عورتون ہی کا ہی کہ ذرا سی بات پر پھسل جاتے ہین - ہماری سادہ لوحی - اگر مین ذرا عقل سے کام لیتی تو اسکی باتون مین نہ جاتی کہ (جان جاتی ہی) (مرتا ہون) (بغیر تمہاری ملاقات کے زندگی وبال ہی) اور ایسی ہی ایسی اور فضول باتون سے دم مین آگئی اور جب شعرا وعدے کرتے ہین کہ تمکو عرب کے نادر نادر گھوڑے نیپال کی ترائی مکنا ہاتھی اور ریگستان کی سانڈنیان اور بغداد کے ناقے مول لے دینگے اور کوہ نور اور دریاے نور کے مقابل کے جواہرات خرید دینگے تو انکا تو کچھ بنتا بگڑتا نہین قلم کے ایک اشارے مین جھوٹ کے دریا بہا دیتے ہین اچھا خیر ع - کجا بود منزل کجا تا ختم + اورون کے عیب پر نظر پڑتی ہی - اور اپنا عیب بھولی ہوئی ہون - ہمکے خدا غارت کرے - بڑی بدنصیب عورت ہون اسکی شاعری اور چلبلے بازی کا کوئی قصور نہین ہی قصور سراسر میرا ہی ہی کہ اسکے بھرون مین آکر چکما کھا گئی اور اس دل فوجدار نے کامیابی حاصل کی وہ اس شہزادی کے پاس کھلے بندون جانے لگا اور مین سب سے کہتی تھی کہ یہ انکے میان ہین انہین انہین شادی گو ہو نہین سکتی تھی - وہ اوسط درجے کا - یہ شہزادی - اور تخت وتاج کی مستحق

کچھ دن تک کو یہ راز سربستہ کسی پر افشا نہوا۔ اور میری چالاکی اور دلالی کا مطلب حاصل ہوگیا۔ مگر کچھ دن بعد مین سوچی کہ تع۔ نہان کی ماندان راز نے کزو ساوند مخلہا۔ ہم تینون نے باہم صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے اور یہ رائے قرار پائی کہ پیل فوجدار اپنے باپ سے کہے کہ ہماری انکی شادی ہوتی چاہیے یہ ہمسے قول کر چکی ہین اور شہزادیون کو قول سے پھرنا نہ چاہیے اور مین نے بہت غور سے ایک اقرار نامہ شہزادی کے ہاتھ اور طرف سے لکھوا دیا کیا ہی منطقی ہوتا اُسکے خلاف بحث نہ کرسکتا یہ شدہ وہ معاہدہ انکے باپ کو دکھایا گیا اُنھون نے شہزادی سے قسم لی اور شہزادی نے پورا پورا اقبال کر لیا حکم ہوا کہ عدالت کی اس حوالات مین جو خاص شہزادون کے لیے ہی رہین۔

اسپر بدھو نفر چونک کے بولے۔ کیا۔ کیا وہان بھی حوالات اور جیل اور پولیس اور ریل ہی۔ واللہ معلوم ہوتا ہی دنیا سب جگہ یکسان ہی اب مہربانی کرکے ذرا جلد ختم کیجیے۔ طبیعت بیقرار ہی کہ کہین جلد انجام سنون اب دیر بھی ہوگئی۔ کہانی کیا شیطان کی آنت ہی۔

انھون نے کہا اچھا مین ابھی ختم کرتی ہون۔

فصل۔ ۳۹

فوجدار عجب شش و پنج مین تھے اور رئیسہ کو اپنے مہمان بدھو نفر کے ہر لفظ پر بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ فوجدار صاحب بدھو کو ٹوکتے جاتے تھے کہ چپ رہ۔ اُسنے اپنی بیتی یون بیان کی فوجدون کے بعد شہزادی سے پوچھا گیا کہ کیا واقعی اسپر تمھاری جان جاتی ہی۔ اسنے کہا بیشک حکم دیا گیا کہ اسکے ساتھ تمھاری شادی ہو جائے اور اس غم مین انکی ماں کو ہم سپرد خاک کر آئے۔ اسپر بدھو بولے۔ تو کیا بالکل مرگئی۔ اُسنے کہا بیشک (وہان زندون کو سپرد خاک نہین کرتے) بدھو نے کہا ارے صاحب کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ غش آگیا اور لوگون نے کفنا دفنا دیا۔ شہزادی کی ان بیشک غش ہی کی حالت مین دفنائی گئین۔ جب تک نسانسا تب تک آسا۔ اس شادی کے غم سے مرجانا بے معنی بات ہی اگر کسی غلام کے ساتھ شادی ہوتی یا کسی کو حمین کے ساتھ بھاگ جانین جیسا کبھی کبھی ہوا کرتا ہی تب البتہ بڑے رنج کا مقام تھا اُنھون نے تو ایل زامدار سے شادی کی ہی۔ اور جیسا کہ ہمارے آقا نے کہا ہی علما مین سے منتخب کرکے تو قاضی اور مفتی اور پادری اور پنڈت بنائے جاتے ہین اور فوجدارون مین سے منتخب کرکے بادشاہ اور شہنشاہ ہوتے ہین۔ فوجدار نے کہا سچ کہتے ہو۔ بدھو ہم لوگ ایسے معزز سمجھے جاتے ہین۔ کسی سے کم تھوڑا ہی ہین۔ اچھا اب انکو کہنے دو۔ اس قصے مین ابھی تلخ کا زمانہ نہین آیا ابھی تک شہد و شکر ہی کا ذکر ہی۔ اسنے کہا تلخ کامی سی تلخ کامی حنظل سے زیادہ تلخ

حنظل تو اُسکی تلخی کے مقابل مین شیرین ہی۔

خیر ملکہ نے انتقال کیا۔ غش نہین آیا۔ ہمنے دفنا دیا۔ اور مذہبی رسوم ادا کر کے چلنے کو تھے کہ مقبرے پر عفریت شیر گیش کا بھتیجا ایک چوبی گھوڑے پر سوار آ کے بیٹھ گیا۔ یہ ظالم بھی ہی اور ساحر بھی ہی اور اپنے عزیز کے قتل کا انتقام لیا اور شہزادی اور اس بیل فوجدار دونون پر جادو کر دیا شہزادی کو بندریا بنا دیا پیتل کی بندریا۔ اور بیل کو بڑا مہیب گھڑیال خدا جانے کس دھات کا بنایا خدا جانے کس زبان کے حرف اُسپر کندہ ہین مگر ترجمہ اسکا یہ ہو کہ یہ دونون بدبخت عاشق معشوق اُس دن تک اسی حالت مین پڑے رہینگے جب تک بہادر میخکان تن تنہا مجھ سے نہ لڑیگا یہ وہ جنگ ہوگی جو کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ اسکے بعد اسنے ایک کرانبار تیغ اصفہانی اور سیان سے نکال کر مجھے ایک بال پکڑ کر اُٹھایا معلوم ہوتا تھا سر کاٹ کے پھینک دیگا۔ مین مارے ڈر کے کانپنے لگی اور آواز گلے سے نہین نکلتی تھی مین نے جان پر کھیل کر التجا کی اور بڑی منتون سے کہا از برائے خدا میرے قتل مین ذرا تامل کرو اسنے کہا اگر قتل کرونگا تو ایذا تمکو کیا ہوگی جب سہی کہ عمر بھر ایذا اُٹھاؤ۔ ہر بُن مو مین سوئیان چبھتی ہوئی معلوم ہون۔ ہمارے سوا اور بھی کئی عورتون کی عجیب قطع کی صورت کر دی (برقع اُٹھا کر دکھایا تو) ڈاڑھیان کسی کی سُرخ۔ کسی کی سفید۔ کسی کی سیاہ۔ یہ دیکھکر رئیس اور رئیسہ گویا متحیر ہوئین۔ اور فوجدار اور بادھو نفر اور کل حاضرین کو استعجاب ہوا کہانی کا سلسلہ انھون نے پھر یون قائم رکھا۔

الغرض اُس دیو نے کہ بڑا بادر بہ کردار تھا ہمین یہ سزا دی کہ چکنے چکنے گالون کے عوض ریشائیل بنا دیا اگر ہمارے سر اُڑا دیتا تو واللہ اس سے بہتر تھا یہ تو غضب ہی کر دیا کہ گالون پر خار نکال دیے اسوقت حضور مجھے رونا آتا ہی بہت ضبط کرتی ہون مگر نہ آنسوؤن کے سمندر بہنے لگین کیا سے کیا کر دیا اب بتایئے ڈاڑھیان لے کے کہان جائین۔ کہین ٹھکانا ہی۔ صابون سے مُنھ دھوئین اور گورے گورے گال ہون تب عورت کی قدر ہی اور ریشائیل عورت کو بھلا کون پوچھتا ہی شکل کیسی خراب اور بھیانک ہو جاتی ہی۔ ہائے ہم کیسے بدنصیب ہین اور وہ کیسی خراب گھڑی تھی جب ہم پیدا ہوئے یہ کہکر اُسنے بہانہ کیا کہ گویا بیہوش ہو گئی۔

فصل - ۴۰

اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین کہ اس تاریخ بدیع و شگرف کے ناظرین یا تمکین کو اسکے اصلی مصنف عالی دماغ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ کل حال موبمو قلمبند کیا ہی۔ کیسا ہی خفیف حال

کیون نہو ممکن نہین کہ اسنسے رہ جائے - اور حرف بہ حرف لکھا ہی - دلائل قاطعہ - براہین ساطعہ طرز بیان سبحان اللہ - خیالات فاخرہ - کہین پر کوئی شک رہنے ہی نہین پاتا - نامی گرامی مصنف - اہی خوش نصیب فوجدار - اہی مشہور و معروف معشوقۂ خدائی فوجدار - اہی گھاٹر بدھو خدا تمکو ابدالآباد تک قائم رکھے علحدہ علحدہ بھی زندہ رہو اور ملکے بھی - اور تم ہمیشہ کے لیے نقل محفل اور بھانڈون کے سردار رہو -

مورخ میگوید کہ جب بدھو نفر نے دیکھا کہ وہ عالم غشی مین ہی تو چلا اٹھا کہ قسم خدا کی اور دادا جان کی روح پاک کی سوگند کہ اس قسم کی ہم کا حال مین نے اپنے آقا کی زبان سے نہین سنا - خدا اس بو کو غارت کرے - کیا اس سزاے رشائیلی کے علاوہ اور کوئی سزا ان گنہگارون کو نہین دیجا سکتی تھی اگر ناک اڑا لیجاتی تو شاید اس سے زیادہ رنج نہوتا - اب یہ روڑ بروز داڑھی بنوانا کیونکر ممکن ہی اور نہ مرد مین مرد - نہ عورت مین عورت - جان عذاب مین ہی - بس بجز اسکے کہ اس موذی کو کوسین اور کیا ہو سکتا ہی - فوجدار نے کہا گھبراؤ نہین بدھو ہم انکی مدد کو آئے ہین -

اس عرصے مین عالم غشی دور ہو گیا اور اُسنے کہا - (یہ آواز جو کان مین آئی تو جی اُٹھی یکبار پھر التماس کرتی ہون اور دست بستہ کہتی ہون کہ وعدہ ضرور وفا فرمایئے اور ہمکو مول لیجیے فوجدار نے کہا مین تو خدمت کو حاضر ہی ہون جو ارشاد ہو بجا لاؤن - کچھ آپ سے الگ تھوڑا ہی ہون مین تو خادم ہون - وہ بولی جہان ہم لے چلینگے وہ خشکی کی راہ سے پانچ ہزار فرسنگ ہی اور آسمان کی راہ سے تین ہزار دو سو ستائیس فرسنگ گھوڑے کی سواری ہی - وہی اسپ چوبی جسپر خریان آملی ایک شہزادی کو لیکر بھاگا تھا بڑا شائستہ گھوڑا ہی - اشارون پر چلتا ہی - کل موڑی اور اُڑ گیا -

جو نکلے جیم منھ سے چین مین تو لام لندن مین | سوار اسنسے ذرا چل کہکے دیکھے انکی جولانی

یہی تارنی گھوڑا شاہ اجنہ نے بلیزار فرزانہ کو مانگے دیا تھا - عجب طرح کی کل ہی دانہ گھاس کچھ نہین کھاتا اور اڑن کھٹولہ بنا ہوا ہی - پرون کی بھی ضرورت نہین - یہی نامی گھوڑا جنگ کوہ البرز مین آگ برساتا غنیم کے لشکر سے نکل گیا - جہان چاہو جاؤ - آج لندن مین کل ختن پرسون مدراس مین - ہوا پیچھے یہ آگے - گھوڑا کیا صاعقہ ہی - برق ہی - بجلی بھی مات ہی صاف تو یہ بات ہی - نوشابہ جشن کے دن اسی پر سوار ہوئی تھین - پانی پت کا قلعہ اسی کے سبب سے فتح ہوا تھا -

بدھو بولے واہ واہ ہم تو سمجھے تھے کہ ہمارا نور چشم جسکو ہم گدھا کہتے ہین وہی بڑا تیز رو ہی مگر یہ اس سے بھی بڑھ گیا کہ فلک سیر ہی مگر خشکی کا تو اس سے بڑھ کے تیز جانے والا جانور نہین دیکھا اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

راویہ نے کہا جناب میں یہ گھوڑا آدھے گھنٹے میں درد ولت پر حاضر ہوگا جب ذرا آفتاب غروب ہوکر تاریکی ہو جائیگی۔

بدھو۔ کیوں حضور۔ اُسپر کتنے آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔

راویہ۔ دو۔ فوجدار صاحب اور اُنکا نفر۔ مصاحب۔

بدھو۔ اُسکا نام کیا ہی۔

راویہ۔ بوسفرس تو بیشک سکندر کے خاصے کے گھوڑے کا نام تھا اور دارا کے عربی کا نام فرغام تھا رستم کے عراقی کا نام رہنگ تھا۔ اسکا انمیں سے کوئی نام نہیں ہی۔

بدھو۔ پس تو قلعی کھل گئی۔ جب اِن نامی گھوڑوں کے نامون میں سے ایک نام بھی نہیں اور ہمارے آقا کے گھوڑے رشک ہمار کا بھی ہمنام نہیں ہی تو کچھ بھی نہیں ہی۔

رئیسہ۔ اسکا نام چوب باد یا ہی اور اسکے لیے موزون بھی چوب ہی ہی کہ نہیں ہوا پر جاتا ہی

بدھو۔ نام تو بُرا نہیں ہی مگر لگام کاہے کی دیجاتی ہی۔

رئیسہ۔ کہا تو کہ لگام نہیں۔ کل سے چلتا ہی۔ ذرا کل چلا دی اور کبھی ادھر۔ کبھی اُدھر کبھی ہوا پر۔ کبھی زمین پر۔

بدھو۔ مگر بندہ تو سوار دوار نہیں ہوگا۔ گدھے پر تو اچھی طرح بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ اس ہوا کے گھوڑے پر بھلا کیونکر بیٹھا جائیگا۔ اور ریشم سے زیادہ ملائم گدی میرے گدھے کی ہی بھلا کاٹھ پر کون بیٹھیگا۔ نا صاحب۔ بندہ درگذرا۔ کسی کی ڈاڑھی رہے یا جائے کوئی نائی نہیں ہوں میرے ذمہ تو یہ کام ہی کہ ہلکے سے بودے بان سے دو ایک ہلکے ہلکے ہاتھ پڑ جائین اور آقا کی معشوقۂ طرحدار بچ جائین۔

رئیسہ۔ اچھا اگر ہمارے کام آؤ تو کیا برائی ہی۔ انسان انسان کے کام آتا ہی اور فوجدار کے مصاحب ہوکر کیونکر شریک نہوگے۔

بدھو۔ ارے صاحب ہمکو اپنے آقا کے فعل سے کیا سروکار ہی۔ نام اُنکا ہوا اور دھرے جائینگے انشاءاللہ۔ کہین یہ بھی کسی تاریخ میں لکھا ہی کہ فلان بل نے فلان نفر کی مدد سے کامیابی جنگ میں حاصل کی اگر وہ کمک نہ کرتے تو کچھ نہوتا۔ یہ کہین نہین لکھا ہی۔ لکھا ہی کہ قریطوس قاوزانی نے جو فوجدار آسمان جاہ تھا جنگ دیوا ہرمن میں تین لاکھ دیوؤن کو تن تنہا ایک روز میں مارلیا۔ مگر اُسکے نفر یعنی مصاحب کا کہین ذکر مذکور ہی نہین حالانکہ وہ ہر دم شریک تھا۔ بندہ نہ جانیگا ہم اپنی محنت و مہم

اور مخدوم کے ہان رہینگے جب تک ہمارے آقا واپس آئینگے تب تک غالباً معشوقہ زرین کمر نے جادو کے زور سے نجات پائی ہوگی۔ بہرکیف چاہے ڈاڑھی کے عوض سینگ بھی اُنکے سر پر نکل آئین مگر ہم نہ جائینگے۔

رئیسہ۔ تمکو یہ نہین لازم ہی کہ اپنے آقا کو چھوڑ دو۔ کوئی ایسا کرتا ہی۔ اور ان بیچاریون کی درخواست نہ مانوگے۔

بدھو۔ سرکار اگر خدا بھی کہے تو نہ جاؤن ذرا سی چڑھائی دیکھکر تو میرے ہوش فنا ہوتے ہین یہ آسمان پر کون جائیگا۔ نا صاحب۔ ہم تو سوار ہوتے ہی مرجائینگے۔ نام سننے سے بدن کانپتا ہی توبہ توبہ۔ مین سوار نہونگا۔

رئیسہ۔ تم ان خواصون کے بڑے دشمن ہو جی بدھو۔ اُس پنساری کا کہنا اسقدر اثر کر گیا

فوجدار۔ اچھا سب صاحب ذرا خاموش ہو جائین سنیئے بدھو میرے حکم کے خلاف ہرگز کوئی کام نہ کریگا۔ میری خواہش یہ ہی کہ وہ گھوڑا جلد آئے اور مین اور میرا مخالف فوراً نبرد آزما ہون خدا گواہ ہی استرا اسقدر جلد ڈاڑھی نہ اُڑا سکیگا جسقدر جلد مین اُسکا سر اُڑا دونگا گو خدا کی خدائی مین بدکار آدمیون کا زمانہ بکام ہی مگر تا بہ کے۔

شہزادی نے کہا ای فخر بہادران دوران رشک یلان جہان۔ خدا کرے جیسا رحم تمہارے دل مین اسوقت ہی ویسا ہی ہمیشہ رہے تمہاری قوت اور بسالت کے بھروسے پر ہم ہزارہا میل سے یہان آئے ہین اور تمام دنیا مین تمہارا نام روشن ہی۔ ہماری حالت زار پر رحم کھاؤ۔ ہمکو بچاؤ آپکا بدھو نفر ایک پنساری کے کہنے سے ہمارا دشمن ہی۔ ای دیو وعدہ وفا کر اور وہ چوب بادپا بھیجدو اگر یہ ڈاڑھیان یون ہی رہین۔ تو عنقریب ہو جائیگا یع۔ خدارا برمن مسکین نظر کن ٭

انھون نے اس دردانگیز آواز سے یہ فقرے بیان کیے کہ کل حاضرین کے رومال تر ہو گئے یہان تک کہ بدھو کی آنکھ بھی نم ہو گئی اور اب دل مین ٹھان لی کہ اگر دنیا کے اُس سرے بھی جانا ہو تو آقا کے ساتھ ضرور جاؤن بالفرض جاؤن اگر اسی پر یہ بات منحصر ہی کہ ایسی خوبصورت عورتین اس ڈاڑھی کے روگ سے نجات پائین۔

فصل - ۴۱

اب رات ہوئی تو چوب بادپا کے آنے کا وقت ہوا۔ فوجدار کو انتظار کرنا ستم کا سامنا تھا کہ باتو یہ شخص وہ نہین ہی یا مجھ سے جنگ کرتے ہوے خوف کھاتا ہی۔ دفعۃً چار وحشی داخل بلخ ہوے

سبز پوش اور کاندھون پر ایک اسپ چوبی - زمین پر رکھکر ایک نے کہا جس فوجدار کو اپنے بل پر ناز ہو اس عراقی پر سوار ہو - بدھو بولے مجھے معاف رکھیے نہ بل ہون نہ بل پر گھمنڈ ہی - وحشی بولا - اور اگر کوئی نفر بھی ساتھ ہو پیچھے بیٹھ لے - یہ کہکر چارون چلدیے - اس شہزادی نے روتے ہوے کہا - ای بل نامدار گھوڑا حاضر ہی بسم اللہ - مع نفر کے سوار ہو جیے -

فوجدار - یہ مین ضرور کرونگا -

بدھو - اور مین ہرگز نہ کرونگا - اگر واڑھی بے میرے صاف نہین ہو سکتی تو کچھ پروا نہین کوئی اور نفر ڈھونڈھ لیجیے مجھے اس مکان سے زیادہ آرام کہین نہ ملیگا آتے ہی گورنری ملی

رئیس - ارے بھائی وہ جزیرہ ڈوب تو جائیگا نہین - نہ بھاگ جائیگا -

فوجدار - آنکھین بند کرکے پیچھے بیٹھ لو - ہم آگے بیٹھے ہین -

بدھو - بے ادبی معاف آپ تو پکے سڑی ہو گئے ہین -

فوجدار - تم عقلمند ہو کے بیوقوف بنے جاتے ہو - بھلا یہ بھی کوئی بات ہی -

بدھو - اجی ہم الو سہی - آپ رہنے دین -

اتنے مین عورتون نے زار زار رونا شروع کیا اور بدھو نے کہا - اچھا - انکے رونے دھونے نے میرے دل پر بڑا اثر کیا ہی - اتنے مین فوجدار صاحب دن سے سوار ہو گئے اور کہا بدھو نفر جلد آؤ - گھوڑا اڑا ہی چاہتا ہی - بدھو نفر بڑی مصیبت کے بعد آنکھ بند کرکے اور لوگون کی مدد سے سوار ہوے -

بدھو - یا خدا بچائیو - انکی دیوانگی ہماری جان کی گاہک ہو گئی -

فوجدار - اے تو نامعقول ! کیا پھانسی کے تختے پر ہی یا نزع کی حالت ہی - بزدل بودا - ڈرپوک -

بدھو - جو چاہو سو کہو - اب تھوڑی دیر مین پریتون سے مقابلہ ہو گا -

فوجدار - تو کیا ہو گا - مقابلہ کرنگے -

بدھو - معلوم ہو جائیگی قدر عافیت -

حسب وعدہ و رسم دونون کی آنکھین پٹیون سے باندھی گئین اور فوجدار نے کل چلائی ویسے ہی سب کے سب نے ملکے کہنا شروع کیا - خدا حافظ ای بل نامدار - فتح فتح ! اب تو سو کوس

گھوڑا بلند ہی ہوا سے آسمان اور ظفر شال حال ہو۔ ای بدھو نفر سنبھلے بیٹھے رہو۔

فوجدار۔ بدھو دو سو کوس آئے۔

بدھو۔ مگر انکی آواز دو سو کوس سے کیونکر آتی ہی۔ ہمیں قدم پر تو سنائی نہین دیتی یہ تو معلوم ہوتا ہی یہین بول رہے ہین۔

فوجدار۔ بھائی یہ معمولی باتین نہین ہین کہ سب کی سمجھ مین آجائین مگر از براے خدا اس زور سے یہ لیٹو ورنہ مین گر پڑونگا۔ خدا جانے یہ اسقدر خوف کاہے کا ہی۔ باللہ العظیم ایسے سبک سیر جانور پر تو مین کبھی سوار ہی نہین ہوا تھا۔ ع سبک خیز اسقدر چلنے نہ پائے بیٹ کا پانی + کو یا چلتا ہی نہین اور چار سو کوس نکل آئے۔ ارے اب کانپتا کاہے کو ہی۔ ذرا ہلتا تک تو ہی نہین۔ ایسا سبکرو ہی گویا ہوا ہی۔

بدھو۔ یہ مین نے مانا۔ واللہ ہوا سے ناک مین دم ہی گویا ہزار ہا پنکھے کوئی جھل رہا ہی۔ بدھو نے صحیح کہا تھا۔ واقعی وہ لوگ چوطرفہ سے پنکھا جھلتے تھے۔ رئیس اور رئیسہ اور داروغہ نے بڑی لطافت کے ساتھ اس دل لگی کو انجام دیا۔

فوجدار۔ بدھو۔ اب تو ہم غالبًا دوسرے طبقہ کائنات الجو مین آگئے جہان ہوا کی سنسناہٹ ہی اور بجلی چمکتی اور رعد گرجتا ہی۔ اگر یون ہی رفتار رہی تو جلد کرۂ نار کے پاس پہونچ جائینگے افسوس ہی کہ ہمنے یہ نہ دریافت کر لیا کہ کل موڑنے کی کون ترکیب ہی کہ کرۂ نار سے دور رہتے۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ چہرے پر ذرا ذرا گرمی معلوم ہوئی۔ بدھو کو پہلے گرمی معلوم ہوئی ہاے اب مرے اسی آگ کے کرے کے پاس نہون تو جو چاہیے کہیے۔ ڈاڑھی آگ ہو گئی۔ اگر حکم ہو تو ذرا آنکھ کھول کے دیکھون کہ ہم لوگ ہین کہان پر۔

فوجدار۔ ایسا نہ کرنا سب کیا کرایا غارت ہو جائیگا۔ فوراً مار ڈالے جاؤگے۔ مصرع چپ چاپ چلے چلو ڈرو مت +۔

بدھو۔ یہان جان پر بنی ہی اور آپ کو شعر شاعری کی سوجھتی ہی۔

فوجدار۔ دیکھو اب ذرا دیر مین داخل منزل مقصود ہوا چاہتے ہین۔ کوظاہرا تو معلوم ہوتا ہی کہ روانہ ہوے ابھی کوئی آدھ ہی گھنٹہ ہوا مگر کوئی دو ہزار فرسنگ آگئے ہونگے۔

بدھو۔ واللہ اعلم۔ لیکن اگر واقعی نوشابہ اسپر سوار ہوئی تھین تو دیونی تھین شہزادی اور نازک اندام نہ تھین۔

رئیس اور رئیسہ اور کل حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے اتنے مین فوجدار صاحب اور بدھو نفر دونون گھوڑے سے گرے - آنکھین کھولکر دیکھتے ہین تو وہی باغ - این ! ایک جانب نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا ستون نصب ہوا اور ذیل کی عبارت اُسپر لکھی ہوئی ایک تختے سے چسپان ہے (نامور اور مشہور خدائی فوجدار شیر افگن نے مہم عظیم سر کرلی - ڈاڑھیان صاف ہوگئین اور سحر کا زور جاتا رہا پوری کامیابی حاصل ہوئی جب کوڑے بازی پوری ہوجائیگی تو سفید خاختہ باز کے ہاتھ سے نجات پائیگی اور اسکے عاشق کی بغل گرم ہوگی - یہ اُس حکیم کی رائے ہے جو ساحرون کا بادشاہ ہی

فوجدار صاحب سمجھے کہ ہمنے اپنی معشوقہ کو سحر سے چھڑایا اور ڈاڑھیان صاف کرادین - رئیس کو ڈھونڈھا ایک مسہری پر آرام مین تھے جگایا - کہا - لو صاحب ہم سرخرو ہوگئی اور نہ کوئی مرا نہ کسی کی جان گئی - وہ دیکھیے کیا لکھا ہے - بندگی - رئیس اٹھکر لپٹ گئے اور بڑی تعریف کی - بدھو نفر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ ڈاڑھی والیان کدھر ہین - سناوہ سب جل دین - دنیا اپنے مطلب کی

بدھو - حضور پہلے ہوا کا کرۂ ملا - پھر آگ کا کرۂ - پھر آگ گم ہوگئی اور دفعتہً زمین پر آرہے - مین نے چپکے سے دیکھا تو آپ لوگون کی دنیا ایک مٹر کے دانے کے برابر معلوم ہوتی تھی -

رئیسہ - دنیا دیکھی یا ہم لوگون کو دیکھا -

بدھو - اب ہمارے حواس کہان ٹھکانے تھے کہ یہ کل باتین یاد ہون کہ دنیا دیکھی یا آدمی دیکھے - جان پر بنی ہوئی تھی -

رئیسہ - بھلا وہان کی ہوا کیسی تھی -

بدھو - وہان کی ہوا ہمکو تو یا گل سی معلوم ہوتی ہے - کبھی آندھی روگ اور کبھی گرم میں تو سمجھا کہ ہم چلے اور فوجدار صاحب کی وحشت نے زور پکڑا اور ہمین مار ڈالا - جل بھن کے خاک ہوگئے اور کئے گزرے - مگر خدا نے بچالیا - ایک مقام پر ہم اُس راہ سے گزرے جہان سات بکریان معلق آسمان اور زمین کے درمیان مین لٹکی رہتی ہین - مین لڑکین سے چرواہے کا کام کرتا آیا ہون - بہت ہی جی بھر بھرایا کہ اس سے کھیلون - اور تھوڑی دیر تک کھیلا کیا - بڑی سیدھی - اور پیاری بکریان ہین اور انسان سے ملی ہوئی معلوم ہوئی ہین مگر کیا شان خدا ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین معلق ٹنگی ہوئی ہین - اور انسان سے ملی ہوتی ہین -

رئیس جناب فوجدار صاحب - حضور اسوقت کس شغل مین تھے جب میان بدھو صاحب بکریان چرا رہے تھے - آپ بھی بکرے یا بکریون سے کھیل رہے تھے -

فوجدار - ارے صاحب ہم تو خدا کی قسم کھا کے کہتے ہین کہ ہمنے نہ زمین دیکھی نہ آسمان نہ بالو - نہ پانی - مگر جادو کو بڑی طاقت ہی - بدھو نے یہ سب باتین دیکھین مگر ہمنے نہ دیکھین - اسکا کیا علاج ہی - ہان اسمین شک نہین کہ بکریون والی کہانی کا ہمکو یقین نہین آتا - بدھو یا تو جھوٹ بولتے ہین یا خواب دیکھتے ہین - ممکنات اور محالات مین فرق ہی -

بدھو - نہ خواب دیکھتا ہون نہ دروغگو ہون - حضور اُسوقت خدا جانے کہان تھے ہمسے ان ساتون کے رنگ پوچھ لیجیے - سچ جھوٹ آپ کو معلوم ہوجائیگا یہ کونسی بات ہی سنیے - دو سبز رنگ - دو سُرخ رنگ - ایک سفید - اور دو فالسائی -

رئیس - سبز اور فالسائی بکریان دیکھین نہ سنین - معلوم ہوتا ہی کہ زمین اور آسمان کی بکریون کی رنگت مین بڑا فرق ہی - سبز اور فالسائی -

بدھو - بات یہ ہی کہ ہوا کی طرح اور سب چیزون مین بھی فرق ہی -

رئیس - بھلا کوئی بکرا بھی تھا - یا سب بکریان ہی بکریان تھین وہان -

بدھو - جی بکرے اُدھر جا ہی نہین سکتے - بے سینگ والے جانور الیتہ جا سکتے ہین بس - بکریان رنگ رنگ کی - بکرے کا نام نہین -

رئیسہ نے بدھو سے اسکے بعد کوئی سوال نہ کیا کیونکہ بدھو اب اس مذاق پر تُلے ہوے تھے کہ سفر کے حالات انتہاے مبالغہ کے ساتھ بیان کرین اور کل کرون مین سفر کرنے کی قسم کھالین کہ کوئی کرہ اسنے باقی نہین رہا - حالانکہ باغ سے ایک قدم بھی باہر نہین رکھا تھا - الغرض اس دل لگی مین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ رئیس اور رئیسہ تمام عمر نہ بھولین اور جب یاد آئے تو بے اختیار ہنس پڑین - بدھو نے بہت سے آدمیون سے یہ قصہ بیان کیا - فوجدار صاحب نے بدھو نفر کے قریب جاکر یون آہستہ سے کہا -

فوجدار - تم سب کو یقین دلاتے ہو کہ یہ دیکھا وہ دیکھا زمین اور آسمان کے قلابے ملاتے ہو تو ہمنے اگر اس غار کا حال کہا تو کیا زہر ملایا - عاقلان را اشارہ کافیست -

فصل - ۴۲

اس مذاق مین جو اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہوئی تو رئیس اور رئیسہ ازبس خوش ہوے کہ کیا خوب دل لگی دیکھنے مین آئی اور کس خوبصورتی کے ساتھ - اب انکی کوشش ہوئی کہ اس دل لگی کو بدستور قائم رکھین - اور مذاق کو واقعات کر دکھائین - نوکرون اور اہلکارونکو ضرور

نصیحت اور ہدایت کرکے انھون نے بدھو سے کہا کہ اب اُس جزیرے کی گورنری کے لیے تیار رہیے۔ اہل جزیرہ آپ کی گورنری سے اُسی قدر خوش ہونگے جسقدر قحط سالی مین لوگ بارش سے خوش ہوتے ہین۔ بدھو نے جھک کے سلام کیا اور کہا جب سے بندہ آسمان سے اُترا ہی اور جب سے اُسکی بلندی سے زمین کو دیکھا ہی کہ ایک ذرا سی چیز اور چپا بھر زمین ہی تب سے مجھے وہ خواہش گورنری کی نہین رہی جو پیشتر تھی ناخن کے برابر جزیرے کی گورنری مین کون فخر ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ معدودے چند آدمیون پر اگر حکومت کی تو کون بڑی عزت کا مقام ہی اور وہ آدمی بھی بھنگے سے بدتر۔ اُس بلندی سے تمام دنیا ذرا سی نظر آتی تھی اگر حضور کے امکان مین ہو اور مجھے آسمان پر تھوڑی سی جگہ دیدین چاہے کوس ہی بھر ہو تو دنیا کے بڑے بڑے سے جزیرے کی گورنری کو لات ماردون۔ رئیس نے کہا ایک ناخن کے برابر بھی جگہ دینا میرے امکان سے بعید ہی وہ تو خدا کی بخشش ہی جسکو حق تعالے چاہے عطا کرے۔ جو حاضر ہی اُسمین حجت نہین اور غائب ممکن نہین۔ جزیرہ حاضر ہی زرخیز۔ زرریز۔ آباد۔ رعایا مطیع آب و ہوا عمدہ۔ غلہ بکثرت۔ عقل سے کام لو اور خوب انتظام کرو تو آسمان اور بہشت دونون کی نعمتین ملسکتی ہین۔ بدھو نے کہا بہت اچھا جزیرے کی گورنری ہی سہی کچھ اس سبب سے ہمکو اسکی خواہش نہین ہی کہ اپنا جھونپڑا چھوڑکے بادشاہی کی طمع ہو بلکہ ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ دیکھین گورنری مین کیا لطف ہوتا ہی۔ رئیس نے کہا لطف تو اسقدر ہوتا ہی کہ پھر چھوڑنے کو جی نہین چاہتا۔ حکومت عجب شی ہی اور لاکھون آدمیونپر حکم چلانا عجب شی ہی اگر خدائی فوجدار شاہنشاہ ہوجائین اور ایک دن ضرور ہونگے تو تمکو اسکا ہوکہ ہاے ابتک اس نعمت سے کیون محروم رہا۔ بدھو بولے حضور حکومت عجیب چیز ہی سنا ہے بھڑ لوں کے گلے ہی پر کیون نہو۔ رئیس نے کہا بھئی بدھو واللہ ہمین یقین ہی کہ تم اعلی درجے کے گورنر ہوگے کیونکہ ہر فن مولے ہو۔ بہرکیف کل تمکو لباس شاہی پہنائینگے اور لے چلینگے اور گورنری لو۔ بدھو بولے جی جناب چاہے جو لباس پہنائین ہم وہی بدھو کے بدھو ہی رہینگے۔ رئیس نے کہا یہ سچ ہی مگر عہدے اور درجے کے مطابق لباس ہونا چاہیے سپاہی کو پادری کی وضع کب زیبا ہی بیرسٹر اگر بابے والون کی دردی پہنے تو ہنسا جائے۔ رئیس نے کہا تم کچھ علما کے کپڑے پہنو اور کچھ رسالدارون کے کیونکہ اس جزیرے کی گورنری کے لیے صاحب السیف والقلم ہونا چاہیے۔ بدھو نے کہا سنیے حضور یہان تو الف کے نام بے نہین جانتے۔ اور کھیت کے کام سوا سپاہیان جنگ سے کوئی بحث نہین۔ مگر خیر کچھ کارروائی کی ہی جائیگی۔ اللہ مالک ہی۔ رئیس نے کہا بدھو ذرا اپنے حافظے سے کام لو تو سب کام پورا ہوجائیگا اور تم کامیاب ہو۔ اتنے مین فوجدار صاحب آئے اور جب انھون نے سنا کہ بدھو نفر جزیرے کے

گورنر ہوگئے تو ہاتھ پکڑ کے اپنے کمرے مین لائے اور دروازے بند کرکے انکو صلاح دینے لگے کہ گورنری کی حالت مین فلان فلان امر کا ضرور لحاظ رکھنا۔

خدائے تعالی کا بڑا شکر ہی۔ بدھو نقر کہ قبل اسکے کہ ہم شہنشاہ ہون تم گورنر ہوگئے۔ یہان ابھی دہلی ہنوز دور است اور تم نے وہ درجہ حاصل کیا جو سوائے خدا کے اُن بندون کے اور کوئی حاصل نہین کرسکتا جو مقبول ہین۔ لوگ دعائین مانگتے ہین رشوتین دیتے ہین۔ بے ایمانیان کرتے ہین اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہین مگر کامیاب نہین ہوتے۔ میری راے واقعی یہ ہی کہ تم پرلے سرے کے گدھے اور الو کے پٹھے ہو۔ دیر کو سوکے اُٹھتے ہو اور جلد سو رہتے ہو۔ کوئی ہنر نہین۔ پڑھا لکھا نہین اور جیب سے گورنر ہوگیا اسکے یہ معنی کہ اترا نہ جانا کہ اپنی قابلیت سے یہ درجہ پایا بلکہ خدا کے فضل وکرم کا شکر یہ ادا کرو کہ اللہ میان اپنے گدھے کو بھی خشکا کھلاتے ہین اور اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی ہی کہ ہمارے ہان صحبت کا بھی اثر ہی ہمکو اپنا مولی اور سرپرست اور ہادی اور ناصح سمجھو اگر ہماری صلاح پر چلوگے تو عمر کے جہاز کو آسانی کے ساتھ بندرگاہ پر پہونچاؤگے۔ ورنہ کشتی ہی اور منجدھار اور بادمخالف۔

پہلی بات تو صاحبزادے قابل لحاظ یہ ہی کہ خدا سے ڈرو۔ اگر اسکے قہر سے ڈروگے تو اچھے ہوگے دوسرے یہ کہ اپنے آپ کو بھول نہ جانا کہ کیا سے کیا ہوے۔ ع۔ چون بدولت برسی مست نہ گردی مردی + ایسا نہو کہ اصل مینڈھک کی طرح ذلیل ہو جسنے بیل سے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا تھا جسطرح لکھا گیا ہی ؎

طاؤس را بہ نقش ونگارے کہ ہست خلق	تحسین کنند وادِ خجل از زشت پاے خویش

یاد رکھو کہ سوریان پالتے تھے۔

بدھو نے کہا مانا مگر سب گورنر تیموری کے خاندان کے نہین ہوتے۔ فوجدار بولے سیلنا اسی سبب سے تو اُن لوگون کو اور زیادہ سنجیدگی کا برتاؤ کرنا چاہیے جو سوریا پالتے پالتے گورنر ہوجاتے ہین بدھو اس بات کی شرم نہ کرو کہ کسان ہو اور اگر تم چھپاؤگے تو لوگ بنائینگے اور ذلیل ہوجاؤگے تسلیم کرو کہ تم بڑے اور پرانے گنہگار ہو۔ یارسائی پر ناز نہ کرو۔ ہزارہا آدمی ایسے ہین جو نیچ قوم تھے اور بادشاہ ہوگئے۔ اتنی مثالین دون کہ تھک جاؤ۔ راہ راست پر چلو اور مسلک صنعگل کے سالک ہو تو شاہنشاہون سے آنکھ نہ چپکے۔ خون تو نسل کا ہوتا ہی اور نیکی کسوبہ۔ مگر نیکی کی قدر ومنزلت خون سے زیادہ ہوتی ہی۔

اگر کوئی تمھارا عزیز ملنے آئے تو برابری کی ملاقات کرو اور اسمین شرماؤ نہین۔ اسکی خاطر کرو۔ اس سے خدائے تعالے خوش ہوگا۔ خدا نہین چاہتا کہ کوئی فرد بشر اُسکے کسی بندے کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مٹی کو ہنستے ہو یا کھارکو۔

اگر تمھاری بی بی ہمراہ ہون (اور گورنر کو بی بی ضرور ساتھ رکھنی چاہیے) تو اُسکو احسان بناؤ اور اخلاقی باتین سکھاؤ اگر گنوارن ہو تو پڑھاؤ۔ اگر بی بی گنوارن اور گھامڑ ہوئی تو گورنر کی بدنامی ہی۔

اگر اتفاق سے بی بی مرجائے اور یہ کبھی کبھی ہوتا ہی تو اس عورت کے ساتھ شادی کرو جو تمھاری ہم رتبہ ہو۔ مچھلی والی یا کنجڑن کو نہ بی بی بناؤ۔ عیب کی بات ہی۔ اتنے بڑے گورنر کی بی بی کی اچھائی بُرائی سب کی نظر پڑتی ہی۔ اور اگر کوئی معیوب بات ہوئی تو جگت ہنسائی ہوتی ہی

غربا اور امرا کو ایک نظر سے دیکھو اور عدل کو کسی حالت مین ہاتھ سے نہ دو اگر غربا تمھارے روبرو آکر روئین تو رحم نہ کرو اور اُمرا طمع زر دین تو اُنکی سی نہ کہو۔ غرض کہ ہر حالت مین انصاف کو مقدم سمجھو۔

اگر قانون کے رو سے کوئی مجرم سزا کا مستحق ہو تو قانون کا برتاؤ سختی سے نہ کرو۔ جج کو ذرا سا رحمدل بھی ہونا چاہیے۔ اگر کبھی سزاے قانونی کم دینا چاہو تو صرف رحم کے سبب سے طمع زر کو دخل نہ دو۔

اگر تمھارے کسی دشمن کا کوئی مقدمہ تمھارے روبرو آئے تو پُرانی خصومت کا خیال نہ کرو بلکہ واقعات کے مطابق انصاف کرو۔

اگر کسی شخص سے محبت یا یارانہ ہو تو چونددعیا کے اُس محبت کے سبب سے انصاف کا خون نہ کرو۔ اس بدنامی سے بچو کہ فلان شخص سے یارانے کی وجہ سے رعایت کی۔ یہ مشہور ہونا تمھارے حق مین مضر ہوگا۔

اگر کوئی زن حسینہ داد طلب آئے تو اسکے آنسو بہانے کا خیال نہ کرو اور اگر وہ ٹھنڈی سانسین بھرے تو اُدھر نہ دیکھو خوب غور کرکے دیکھو کہ اسکی درخواست کہانتک صحیح ہی آہ سرد اور چشم تر کی رعایت نکرو۔

کسی سے بدکلامی اور بدزبانی نہ کرو۔ سزاے قانونی دو۔ تاکہ سزا سے اُسکو تکلیف ہو کہ بدکردار ہی۔ گالی گلوچ کوئی سزا نہین ہی۔

اگر کوئی مجرم گرفتار ہوکر آئے اور جرم ثابت ہوجائے تو اس مصرعہ کو یاد کرلو کہ ع - در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + سزا ضرور دو مگر رحم کے ساتھ - انسان کی ترکیب سہو وخطا ہی -

بدھو اگر ان نصائح اور پند سودمند کا خیال رکھوگے اور انکے مطابق کاربند ہوگے تو عمر دراز ہوگی - شہرت قیامت تک رہیگی - فائدہ مین رہوگے اور زندگی بھر خوش رہوگے جس اونچے گھر مین چاہوگے اپنے لڑکون اور لڑکیون کو بیاہ دوگے اور وہ اور ان کے بال بچے اچھے اچھے خطاب پائینگے سو برس تک زندہ رہوگے اور مرنے کے وقت تمھارے لڑکے اور انکے لڑکے تمھارے اردگرد ہونگے - اس سے بڑھ کے اور کوئی نعمت نہین ہی ان باتون کے کہنے سے بدھو ہمارا منشا یہ ہی کہ اخلاق کی درستی ہو - دل آراستہ ہو - اب ہم وہ صلاح دینگے کہ جسم بھی درست ہوجاے -

فصل ۴۳

گذشتہ فصل مین جو تقریر حضرت فوجدار صاحب کی چھپی ہی اُسکے پڑھنے سے کوئی آدمی یہ نہین کہہ سکتا کہ وہ عاقبت اندیش اور فہمیدہ نہ تھے - اور یہ صحیح بھی ہی کیونکہ اس تاریخ بزرگ مین ہم بیان کرچکے ہین کہ صرف اُسوقت اُنکے دماغ کا خلل زور کرتا تھا جب جنگ کا لفظ درمیان آتا تھا ورنہ اور امور کی نسبت گفتگو کرنے کے وقت صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صحیح الدماغ اور نیز طبع اور فہمیدہ آدمی ہین - اُنکے افعال ہمیشہ اُنکے اقوال کا بطلان کرتے تھے اور اُنکے اقوال سے اُنکے افعال کی تردید ہوتی تھی - اب اس فصل مین جو صلاح حضور نے دی ہی اُس سے انتہا کی دیوانگی اور جوش جنون کا اظہار ہوتا ہی -

بدھو بڑے غور سے سُنا کیے اور کوشش کی کہ فوجدار کی صلاح کو فی الذہن کرین تاکہ کوتوالی کے عہدہ جلیلہ کے فرائض بخوبی انجام دین - اب فوجدار صاحب نے حسب اقرار یہ صلاح نیک دی -

بدھو - جو شخص اپنے جسم کے ساتھ عدل نہین کرسکتا وہ دو کوڑی کا - اول مقدمہ اس فقرہ درستی جسم کا یہ ہی کہ انسان صفائی کے ساتھ رہے - ناخن ترشوا کے بڑھنے نہ دے جیسا کہ بعض جہلا حماقت سے کرتے ہین اور اپنی جہالت سے سمجھے ہین کہ بڑے ناخنون سے ہاتھ خوبصورت ہوجاتے ہین اور یہ بڑی ہی بیوقوفی ہی اور اصول صفائی کے بالکل منافی -

بدھو بغیر بٹن لگائے کہین نہ جاؤ - اگر لباس بے پروائی سے پہنوگے تو ثابت ہوگا کہ طبیعت مین حرکت نظم نہین ہی اور یہ آدمی بدذات اور فریب کار ہی اپنے عہدے اور منصب کو بچانے اور اُسکے

مطابق اردلیون کو دردیان اور دردیان کام کی ہون - فوق البحرک اور بیکار نہون - اردلیون مین نصف ملازم ہون اور نصف غربا - مطلب یہ کہ نصف اردلی ہون اور نصف دردیان غربون کو دو یہ وہ صلاح ہی کہ جن لوگون کو ظاہرداری کا شوق ہو انکو کبھی یہ بات نہین سوجھی تھی -

پیاز اور لہسن دونون نہ کھاؤ ورنہ ایسے لوگ سمجھینگے کہ کوئی نیچ قوم ہی - چلنے مین نہ بہت تیزی کرو نہ بالکل سست چلو - گفتگو سمجھ بوجھ کے کرو - بٹوٹ گفتگو مین نہو - جو دل مین ہو اسکو عجز کے ساتھ بیان کرو - بٹوٹ عیب ہی -

کھانا بھوک سے زیادہ نہ کھاؤ اور وقت دیکھ لو کہ کس وقت کتنا کھانا چاہیے ع - خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست +

شراب خواری کی کثرت بری چیز ہی - نہ چاہیے - ورنہ بدنام ہوجاؤگے اور ملعون اور یہ بڑا عیب ہی -

سب کے ساتھ جب کھاتے ہو تو چبانے کی آواز نہ آئے اور بہت جلد جلد یا بہت دیر مین نہ کھاؤ اور خدا کے لیے مہل اور بیہودہ مثلین اپنی گفتگو مین نہ ٹھونسا کرو گو شل کا آنا کوئی عیب کی بات نہین مگر بار بار بے محل استعمال کرنا سخت عیب ہی - بدھو نے کہا اس عیب سے بچنا مشکل ہی ہمارے امکان سے خارج ہی اسقدر مثلین ہمین یاد ہین کہ جب باتین کرتا ہون تو وہ آپس مین لڑنے لگتی ہین کہ پہلے ہم نکلینگے جو جلدی زبان پر آگئی وہ فوراً کہدی وہ شل ہی کہ جو زبان پر آئے وہ کہدے ورنہ ذہن کند ہوجائیگا ع - زبان دردہان ہنرمند چیست + جس گھر مین کھانا کثرت سے ہوتا ہو وہان انتظام بھی جلد ہوجاتا ہی - فوجدار بہت جھلائے کہا ابھی مین نے صلاح دی کہ محل بے محل نہ استعمال کرنا اور اسی دم تو نے مثلون کا تار باندھ دیا - خدا عادت کرے - ارے موقع محل ہو تو کوئی ہرج نہین اور بے محل ایسی بری معلوم ہوتی ہین کہ جی چاہتا ہی مار بیٹھون -

گھوڑے کی سواری کے وقت کمر خم کرکے نہ بیٹھو اور نہ ٹانگین اسطرح پھیلا دو جیسے اپنے گدھے پر بیٹھے ہو - بعض آدمی گھوڑے کی سواری سے رئیس معلوم ہوتے ہین اور بعض سائیس -

سونے کی کثرت بھی اچھی نہین - تڑکے بیدار ہوم اٹھو تاکہ دن بھر خوش رہو - بدھو یاد رکھو کہ محنت سے عظمت نصیب ہوتی ہی اور کاہلی عظمت اور خوش نصیبی کی دشمن ہی اور کاہلی سے انسان تباہ ہوجاتا ہی

ایک امر کو جسم کے متعلق نہو یاد رکھنے کے قابل ہی وہ یہ کہ کبھی خاندان مین جب جھگڑا ہو تو فیصلہ نہ دو - جسکے حق مین فیصلہ کروگے وہ کچھ دے نہ دیگا - اور جسکے خلاف فیصلہ کروگے وہ نفرت کریگا -

اب اسوقت اسی قدر صلاح کافی ہی آیندہ وقتاً فوقتاً صلاح نیک دیا کرینگے بشرطیکہ ہمین اپنے حالات سے مطلع کرتے رہو۔ بدھو نے کہا ہم مطلع کے معنی نہین سمجھے۔ فوجدار نے کہا واہ صاحب واہ یہ خوب بات ہی۔ گورنر اور مطلع کے معنی پوچھین۔ مطلع کروگے معنی اطلاع دو۔ بدھو نے کہا یہ تو حضور نے بڑی لمبی چوڑی تقریر فرمائی۔ اور یہان حافظے کا حال معلوم۔ دو باتین صرف یاد رہین۔ ایک یہ کہ ناخن بڑھنے نہ دون۔ دوسرے یہ کہ اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو کر سکتا ہون۔ مگر یہ شیطان کی آنت۔ یہ طول امل۔ یہ استقدر پند کون یاد رکھ سکتا ہی۔ مین تو اسطرح بھول گیا ہون جیسے کوئی پوچھے کہ پارسال رجب کی دوسری تاریخ کو کیا کھانا کھایا تھا۔ اچھا اب لکھ دیجیے ہم کسی سے پڑھوا لینگے اور موقع محل پر نصیحتون سے کام لینگے۔ فوجدار نے کہا لاحول ولا قوۃ۔ گورنر اور اَن پڑھ۔ گنوار آدمی بدھو بولے نام تو ہم اپنا لکھ لیتے ہین ایک عجب طرح کی لکیر سی بنجاتی ہی۔ مین اپنے سکریٹری سے لکھوا کر دستخط کر دیا کرونگا کہدونگا کہ میرے ہاتھون مین رعشہ ہی۔ فوجدار نے کہا۔ اور اگر انھون نے کوئی کاغذ پیش کیا۔ بدھو بولے تو کہونگا پڑھ کے سُنا دو۔ عینک کھو گئی ہم اپسر فوجدار ہنسے۔ کہا واہ رے گورنر عینک ندارد۔ بدھو نے کہا لاؤ بالفعل عینک مثل مشہور ہی۔ اور گورنری کی حالت مین لوگ ہمارے عیب کو نہین دیکھینگے سب خوشامد کرینگے جہان شہد ہوگا وہان مکھیان ہونگی۔ فوجدار نے بہت جھلا کر کہا دفع ہو جا بھرکے خبیث تجھکو ستائین اور غارت کرین ظالم۔ خدا تجھ سے سمجھے بدبخت۔ یاد رکھ ان مثلون سے ایک دن تو ضرور پھانسی پائیگا۔ انھین مثلون سے تیری دعا یا ایک روز گورنمنٹ تجھ سے چھین لیگی اور تخت سے اُتار دینگے یہ تو نے سیکھین کہان سے نابکار۔ اے بدنصیب یہ محل مثل کے معنی کیا ہین۔ ایک مثل کا موقع پر استعمال کرنا دہے کے چنے چبانا ہو جاتا ہی۔ بدھو نے کہا یہ حضور سقدر بگڑتے کیون ہین۔ میرے پاس سوائے اس جائداد کے اور کوئی جائداد ہی نہین۔ مگر اب آج سے سکوت۔ فوجدار بولے اسکا تو کسی ملعون ہی کو یقین ہوگا۔ لاکھون ہی مثلین یاد ہین۔ بدھو نے کہا ایک لکڑیا بانسے کی۔ کانی آنکھ تماشے کی۔ جوگر جتے ہین وہ برستے نہین۔ مانگا پوت پڑوسی برابر فوجدار نے کہا از برائے خدا اب اور مہل نہ بکو۔ اگر گورنری مین کامیابی حاصل کی تو سبحان اللہ اور اگر نا کام واپس آئے تو تم گئے گزرے اور ہم شرمندہ ہوے۔ مین نے تو صلاح نیک دے دی ع۔ اب مان نہ مان تو ہی مہمان۔ مین تو بری الذمہ ہو چکا۔ خدا کرے تم عہدہ انتظام کرو اور کامیاب ہو حالانکہ معلوم ایسا ہی ہوتا ہی کہ تم اس جزیرے کو غارت غلا کروگے۔ مین رئیس سے کہدونگا کہ یہ شخص گدھا ہی اور بے محل مثلون کے بوے اسپر لدے ہوے ہین۔ گورنری کے قابل نہین

بدھو نے کہا تو سنکا۔ مین ابھی سے دست کش ہوتا ہون۔ گورنری سے درگزرے۔ سیدھا سادا نان خشک پر اسی طرح بسر کرسکتا ہی جسطرح گورنر بدھو شاہ پلاؤ اور بورانی پر۔ علاوہ برین امیر اور غریب اعلیٰ اور ادنےٰ سب قبر مین ایک ہوجاتے ہین۔ بندہ تو گورنری اور بادشاہی کا نام بھی نہین جانتا تھا۔ حضور نے طمع دی۔ بدھو نفر اگر بہشت مین جائین تو اس سے بہتر ہی کہ گورنر بدھو شاہ بنکے جہنم مین بیٹھے ہون۔ مین گورنری کیا جانون۔ میرے باپ نے بھی کبھی گورنری کی تھی فوجدار نے خوش ہوکر کہا بدھو خدا کی قسم یہ آخری بات تنے ایسی کہی کہ تم ہزار جزیرون کی گورنری کے قابل ہو تم بڑے نیک دل ہو اور اگر نیکدلی ہی انسان مین نہوئی تو علم کو کیا لیکے جائیگا۔ خدا سے دعا مانگو کہ تمھارا خیال ایسا ہی رہے اور ہمیشہ دل سے لگی رہے کہ ہر امر مین راستبازی سے کام لو خدا تمھاری مدد پر رہیگا۔ اب چلو کھانا کھائین۔ رئیس اور رئیسہ ہمارے انتظار مین ہونگے۔

فصل - ۴۴

اس تاریخ کے مصنف خاص نے ایک فصل کی شرح بھی لکھی تھی مگر مترجم نے اُسکا ترجمہ اصل کے مطابق نہین کیا۔ اسمین مصنف نے لکھا تھا کہ کہین کہین پر اصل واقعات کے عوض اسکو ناول لکھنے پڑے جنکو اس تاریخ سے کوئی تعلق خاص نہین ہی۔ مثلاً اُن دو دوستون کی کہانی اور ایک سیدھے سادے دوست کی بی بی کی عصمت کا حال! ! ! لیکن مصنف کی رائے ہی کہ گو اکثر ناظرین ایسے ہین جو اِن ناولون کو چھوڑ دیتے ہین یا سرسری نظر انپر ڈالتے ہین اور یہ نہین غور کرتے کہ اگر یہ ناول علٰحدہ طبع ہوتے تو عجب لطف مزید دکھاتے۔ فی نفسہ ناول قابل قدر ہی مگر فوجدار کی دیوانگی اور جوش جنون اور بدھو کی سادہ لوحی انکو اسقدر پسند ہی کہ نئے ناولون کو اس تاریخ مین شامل کرنا اُنکے خلاف ہی۔ اس حصے مین مصنف کوئی نیا ناول شامل نہ کرینگے ہان ذرا ذرا سی کہانی اِدکا اُدکا اِدھر اُدھر آجائے تو مضائقہ ندارد۔ وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ وہ چاہتے ہین کہ ناظرین انکی قدر کرین۔ اِس بات کی قدر نہین کہ انھون نے اسقدر لکھا بلکہ اس بات کی قدر کہ گو وہ دریا بہا سکتے تھے مگر کوزہ دریا نوش اسکو بنا دیا اسکے بعد انھون نے تاریخ کا سلسلہ یون شروع کیا۔

جس شام کو فوجدار نے بدھو کو نصائح سودمند سے مالا مال کر دیا تھا ان سب کو لکھ دیا اور کہا کسی سے پڑھوا لینا۔ مگر اتفاق سے بدھو نفر سے وہ تحریر گم ہوگئی اور رئیس نے اُٹھالی اور انھون نے پڑھکر رئیسہ کو سُنائی اور دونون کو حیرت ہوئی کہ فوجدار صاحب جنون اور عقل دونون کے پتلے ہین۔

اب سنیے کہ مذاق قائم رکھنے کی غرض سے بدھو نفر کو رئیسہ نے اسی داروغہ ظریف کے ہمراہ اس مقام پر بھیجا جو اُنکی گورنری کا جزیرہ تھا۔ داروغہ صاحب کے حسن انتظام اور لیاقت اور مزاج کا حال ناظرین گذشتہ فصلون مین پڑھ چکے ہین۔ بدھو انکو پہچان گیا۔ فوجدار سے کہا حضور اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو خدا مجھے غارت کرے۔ اس داروغہ کی صورت مین نے دیکھی ہی مگر اور بھیس مین اور اُسکی آواز بھی پہچانتا ہون۔ کیا یہ بھی جادو ہی۔ فوجدار نے کہا صورت آشنا تو مین بھی ہون مگر اسکی کچھ پروا نکرو خدا مالک ہی۔ تجھے اپنی گورنمنٹ کے کل حالات سے مطلع کرتے رہنا۔ بدھو صاحب ایک قاطر پر سوار ہوے۔ سر پر ایرانی ٹوپی۔ اور ایک ڈھیلم ڈھال چغہ اور عمدہ اچکن اور سفید کھٹنا اور کمر مین پٹکا اور بہت سے آدمی ہمراہ رکاب۔ انکے قاطر کے پیچھے پیچھے انکا گدھا نور چشم کوتل جاتا تھا۔ نئی کاٹھی اور نئی لگام۔ بدھو پھر پھر کے گدھے کو دیکھتے جاتے تھے اگر سلطنت جرمنی بھی ملتی تو گدھے کو جدا نہ کرتے۔ رئیس اور رئیسہ سے رخصت ہوے اور فوجدار صاحب نے بادیدۂ تر دعاے خیر دی اور بدھو روانہ ہوے۔

اب بدھو کو ذرا دیر کے لیے آرام کرنے دیجیے اور دیکھیے کہ فوجدار صاحب پر اس شب کو کیسی گزری ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائیے گا۔ اگر ہنسی نہ بھی آئیگی تو بندر کی طرح سے دانت ہی کھول دیجیے گا کیونکہ فوجدار صاحب کی حرکات پر یا تو عش عش کیجیے یا خندہ زنی۔

اب سنیے کہ بدھو کے جاتے ہی فوجدار صاحب ازبس مغموم نظر آئے۔ رئیسہ نے سبب پوچھا اور کہا اگر بدھو کی جدائی کا رنج ہی تو میرے خادمون خدمتگارون سے کام لیجیے۔ مین آپ کی خدمت کے لیے اپنی خواصون کو کہ گلاب کے پھول کو شرماتی ہین مقرر کردونگی۔

فوجدار۔ شکریہ۔ مگر مجھے وہ خواصین کانٹے کی طرح کھٹکینگی۔ میری خواہش یہ ہی کہ میرے کمرے مین کوئی مرد یا عورت اہلکار یا خادم قدم نہ رکھنے پائے۔ مین تنہائی پسند ہون ؎

خواندہ ام در علم مجلسہاے رنگین صد کتاب	کردہ ام یک نکتہ تنہا نشینی انتخاب

مین کپڑے پہن کے سو رہنا بہتر سمجھتا ہون۔ یہ بسبب اسکے کہ کوئی نوکر میرے کپڑے اتارنے مین مجھے مدد دے۔ بس جناب رئیسہ۔

رئیسہ۔ اگر یہی خواہش اور مرضی ہی تو مین حکم دے دونگی کہ پرندہ تک پر نہ مار سکے یکھی تک نہ جا سکے۔ ع۔ دریں حرم رہ نیست بیگانہ را + آپ کے کمرے مین کل ضروری اشیا خاص رہینگی۔ اور کوئی نہ جا سکیگا۔

فوجدار۔ عورت کی تو پرچھائین سے بھی نفرت ہی۔ خادمہ نہ آنے پائے۔

رئیسہ۔ خدا آپ کی معشوقہ زرین کمر کو صد و سی سال کی عمر عطا کرے کہ آپ سا پاک دامن جرنیل اُنکا غلام اور عاشق ہی۔ خدا کرے بدھو کو ڈون کی کارروائی سے جلد نجات پائے تاکہ حضور کی معشوقہ شیرین حرکات کا جمال ہم لوگ دیکھ سکین بڑی مشہور حسینہ ہین اُنکے نور حُسن سے دنیا کو نورانی اور منور ہونا چاہیے۔

فوجدار۔ حضور نے صحیح فرمایا اور یہی خیالات ایسی رئیسہ کے شایان شان ہین۔

رئیسہ۔ اب یہ اخلاق بھری خوشامد رہنے دیجیے چلیے رئیس صاحب کھانے کے انتظار مین ہونگے اور آپ اتنے بڑے سفر کے بعد تھک بھی گئے ہونگے آرام جلد فرمائیے۔

فوجدار۔ لاحول ولاقوۃ۔ تھکاوٹ کیسی۔ چوب بادپا سا تیک خیز اور تیز گھوڑا دیکھا ہی نہین برسون کی راہ لیگیا اور لے آیا اور ذرا تکان نہین۔

الغرض کھانا کھانے کے بعد فوجدار نے کہا حکم دیجیے کہ کوئی عورت از قسم خادمہ وغواص و پیش خدمت نہ ہمارے ساتھ ساتھ جائے نہ ہمارے کمرے مین قدم رکھے مبادا نیت ڈاوان ڈول ہوجائے۔ نیز یانون نے انکی پاکبازی کی بڑی تعریف کی اور اُنکی معشوقہ کو بہت دعائین دین سڈو شمع کافوری لیکر حضور کمرے مین گئے اور بدھو کی جدائی کا افسوس کرتے ہوے کپڑے اُتارنے لگے اتفاق سے جُراب جب پانون سے نکالنے لگے تو چرکی آواز آئی۔ ایک پانون کا جراب پھٹ گیا اسکا انھون نے سخت افسوس کیا کہ مفلسی مین آٹا گیلا۔ اب جراب کہان سے لائین۔ جراب کا رنگ سبز تھا۔ اگر کوئی اُسے ایک اشرفی بھی مانگتا تو ایک پانون کے جراب کے لیے دے دیتے مگر وہان یلون اور جزیلون اور خدائی فوجدارون کی دردی کی جوڑی کی جراب کہان ملسکتی ہی روپیہ بھی کام نہین دیسکتا۔ گو۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا	ستار عیوب قاضی الحاجاتے

مانا کہ ع۔ زر بر سر فولاد نہی نرم شود ✽ لیکن موقع محل ہی۔ روپیے کے مفلس یہ نہ تھے مگر ضرورت کا افلاس ضرور تھا۔

جراب کے چاک ہونے سے خدائی فوجدار صاحب کے دل مین ان خیالات افسوسناک نے جگہ بائی مگر ذرا تسلی یہ تھی کہ بدھو ایک شکاری بوٹ چھوڑ گئے تھے آخر کار بدھو کی جدائی اور جراب کے چاک کے غم مین لیٹے۔ گرمی بہت تھی۔ مچھر انھون نے گل کردیا۔ مگر گرمی کے سبب سے نیند نہ آئی بستر سے اُٹھکر ایک دریچہ اُنھون نے کھولا تو باغ آراستہ نظر آیا۔ سُنا کہ کوئی شخص ٹہلتا ہوا باتین

کر رہا ہی - غور سے سُنا کہ کیا کہتا ہی - آواز آئی اے گلبدن اصرار نہ کرو - مین ہرگز نہ گاؤن گی جب سے یہ اجنبی اس محل مین آکے رہا ہی نیند حرام ہی اور رونا آتا ہی - نہ ہماری مالکہ سوتی ہین - اتنے مین دوسری آواز آئی - نہین پیاری تم یہ خیال نہ کرو - رئیسہ اور سب آدمی آرام مین ہین - ہان اسکے لیے البتہ نوم نہین ہی جسپر تمھارا دل آیا ہی اور جو تمھارا دلبر ہی - ابھی ابھی مین نے دیکھا کہ اسنے کھڑکی کھول دی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جاگتا ہی - اگر رئیسہ سُن لیگی تو ہم کہینگے حضور آج سخت گرمی ہی باغ مین ذرا دل بہلاتے ہین آہستہ آہستہ گاؤ - وہ بولی پیاری گانے مین کچھ ہرج نہین ہی - مگر ایسا نہو کہ راز افشا ہو جائے اور عشق کا حال کھلجائے ؎

خوف سے لیتے نہین نام کہ سُن لے نہ کوئی		بیٹھے بیٹھے تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین	

یہ کہکر بین بجانی شروع کی - معلوم ہوتا تھا ہاروخان کی سواری آرہی ہی -

یہ تقریر اور باجا سُنکر فوجدار غرق بحر حیرت ہوے اور انکو پرانی کتابون اور پرانے زمانے کی تاریخی باتین یاد آئین کہ یون باغ مین فلان بہادر پر پری عاشق ہوئی اور یون فلان جنگل مین عاشق اور معشوق مین باہم راز و نیاز کی باتین ہوئین فلان عورت کو عشق آگیا ذہن مین جم گئی کہ رئیسہ کی کوئی خواص ہم پر عاشق ہو گئی ہی مگر راز عشق افشا نہین کرنا چاہیے کہ جگت ہنسائی ہوگی - سوچے کہ ایسا نہو کہ ہمارا بھی دل آجائے مگر ٹھان لی کہ دل کو قابو مین رکھونگا اپنی معشوقہ کو یاد کرکے اور دعاے خیر دے کے آپ بین سُننے لگے اور اُنپر یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ بھی وہان موجود ہین - آپ نے بناوٹ کی جھنک کی آواز سُنائی - اسپر وہ بہت خوش ہوئین وہ تو چاہتی تھین کہ فوجدار کے کان تک اُنکی آواز جائے - اب اُس گلعذار نے بین کو درست کرکے اور بُھلا اُسپر یہ گانا شروع کیا ؎

اے خدائی فوجدار نامدار	گوش دل سے سن تو میرا حال زار	جب سے دیکھا ہی تجھے اے رشک ماہ
ہی دعا لب پر یہی شام و پگاہ	تو میان ہو اور مین بی بی تری	پوری کر ہر خواہش مری
بات کو میری نہ ٹالو جان من	ورنہ مجھکو مار ڈالو جان من	تم مکدر - دل ہمارا صاف ہی
واہ صاحب یہ کوئی انصاف ہی	تم تو ہو آرام مین اے فوجدار	ہم کھڑے پائین رہے ہین زار زار
آنکھ پرنم اور دل بیتاب ہی	رحم دل معشوق پان نایاب ہی	اے جری اے شیر دل اے شیر مرد
صبر مین بے شل اور جرأت مین فرد	رحم بھی ہی جزو جرأت رحم کر	رحم ہی جزو شجاعت رحم کر
فوجدار نامدار نامور +	لونڈیون پر کر عنایت کی نظر	اے خدائی فوجدار بامال

تیری خدمت مین ہی بس یہ عرض حال	قتل کر انکو جو ہون تیرے عدو	ای خدائی فوجدار جنگجو
عاشقون پر یہ عتاب اور یہ جفا	واہ صاحب واہ صاحب واہ وا	مین ہون میدان الم کی یا تمنا

آپ اور پھولون کی سیج اور خواب ناز

ہر دم تف درون سے ہم آغوش طلب رہے	ہی دشمن حیات جگر مین جو تب رہے
جا کی ہی تو نے منزل دل مین جو فوجدار	مطلق نہ کچھ حجاب بس ای جان اب رہے
گفتم خم دام بلا گفتا سر گیسوے من	گفتم دم تیغ قضا گفتا خم ابروے من
گفتم کہ خون کردی دلم گفتا ہمین کار منست	گفتم زدی آتش بجان گفتا کہ ہست ارجمندی
گفتم کہ ماہ آسمان گفتا کہ روے روشنم	گفتم کہ سرو گلستان گفتا قد دلجوے من
گفتم کہ در عالم عیان کردست سحر سامری	گفتا نگاہ کافرین نرگس جادوے من

اب معشوقۂ ناہید نغمہ خاموش ہوئین تو فوجدار صاحب نے آہ سرد کھینچی اور سمجھے کہ یہ بھی ہزار جان سے عاشق ہوگئی - کہا باخدا یہ کیا میری خوش نصیبی ہی کہ جہان جاتا ہون عورتین عاشق ہوجاتی ہین خدا میری آبرو رکھے - پیاری معشوقہ کے نصیب مین خدا جانے کیا بات ہی کہ انکے عاشق پر اور معشوق بھی عاشق ہوجاتے ہین - ای شہزادی اور بادشاہ بیگم از برائے خدا تم کیون اُس بیچاری کی دشمن ہوئی ہو - ای نوخیز ماہرویان یا نازدہ سالہ کیون اُسپر سختی کرتی ہو - خدا کے واسطے اس بیچاری پر رحم کرو - اُسکی جان پر عذاب نہ ڈالو - یاد رکھو کہ اُس معشوقہ زرین کمر کے سوا اور کوئی میرا دل نہین لے سکتا - کیا مجال - اُسکے لیے مین شہد ہون - اورون کے لیے حنظل وہ توحسین مہ جبین دور اندیش پری چہر شوخ و شنگ - عالی خاندان مجھے معلوم ہوتی ہی اور سب میرے نزدیک بد تمیز اور تلون مزاج اور بیوقوف ہین - خلق مین مین اُسی لیے خلق ہوا ہون کہ تم میری اور مین تمھارا ہون - یہ گلعذار جو ابھی ابھی بین پر گاتی تھی روئے یار پیٹے - ہر چہ باداباد گر بندہ تو اپنی معشوقہ کو نہ چھوڑیگا چاہے دنیا ادھر کی اُدھر ہوجائے -

یہ کہکر جا کے بستر پر گرے معلوم ہوتا تھا کہ انکا باپ اسوقت مرگیا یا کسی اور عزیز کے مرنے کی خبر سنی ہی - اب انکو بستر پر مرنے دیجیے اور بدھو نفر کا حال سنیے کہ گورنری کی ابتدا کیونکر ہوئی -

فصل - ۴۵

ای باعث پیدائش غلۂ دنیا - ای باعث پرورش انسان وحیوان - ای وہ جس سے نظام عنصری کا نظم ہی اور جو وجہ تسمیہ ہی ای وہ جسکی کرنون سے انسان کبھی کبھی مرجاتا ہی کبھی جی جاتا ہی ای آفتاب

عالم تاب صبح سے شام تک دورہ کرنے والے۔ اے تاریکی شب کے دور کرنے والے میری مدد کو آ کہ مین بدھو نفر اعظم کی جانداری اور شہریاری کا حال معرض بیان مین لاؤن۔ سوتے ہوؤن کو تیری امداد سے جگاؤن۔ تیری اعانت کے بغیر پریشانی اور سستی اور کاہلی مین رہونگا۔ کچھ نکر سکونگا مدد فرما مدد فرما۔

الغرض بدھو مع ہمراہیون اور حشم وخدم کے ایک قصبے مین داخل ہوے جہان کوئی ہزار آدمی بستے تھے اور جو رئیس کے بہتر قصبون مین سے تھا۔ اُسکا نام جزیرہ حمق پور تھا۔ جیسے ہی شہر پناہ کے پھاٹک پر داخل ہوے افسران میونسپل استقبال کو آئے اور گھنٹیان بجنے لگین اور لوگ حضور کو بڑے کروفر کے ساتھ ایک مقام متبرک پر لیگئے کہ خدا کا شکریہ ادا کرین۔ بعد ازان کل دفترون اور خزانون کی کنجیان اُنکو دے دین اور کہا آپ کو اس جزیرہ حمق پور کی استمراری گورنری مبارک ہو نئے گورنر صاحب کی قطع وضع لباس انوکھی داڑھی گنوارون کی سی صورت اور برتاؤ مبارک دیکھکر اُن لوگون کو سخت حیرت ہوئی جو اس راز سے واقف نہ تھے اور جو واقف تھے وہ بھی اس اتفاق سے متحیر تھے۔ الغرض اس مقام متبرک سے انکو ایوان گورنری مین لیگئے اور تخت گورنری پر بٹھایا۔ داروغہ نے کہا حضور اس جزیرے کا قاعدہ ہی کہ جو شخص پہلے پہل گورنری پر آتا ہی اُس سے ایک سوال کیا جاتا ہی اور جو جواب گورنر صاحب دیتے ہین اس سے لیاقت اور عدم لیاقت کا حال معلوم ہو جاتا ہی اور لوگ اس سے خوش یا ناخوش ہوتے ہین۔

داروغہ تو یہ گفتگو کر رہے تھے اور میان بدھو نفر ایک اور ہی جانب مخاطب تھے کہ سی کے سامنے جلی قلم سے خط طغرا مین کچھ لکھا تھا اُسکو غور سے ملاحظہ فرما رہے تھے پڑھے لکھے تو تھے ہی نہین پوچھا سامنے دیوار پر گل بوٹے کیسے بنے ہوے ہین۔ لوگون نے کہا حضور کی آمد کا حال ہی لکھا ہی کہ فلان تاریخ اور فلان سال نواب بدھو نفر بھینس افگن نے اس جزیرہ حمق پور کی گورنری کی رونق بخشی بدھو بولے یہ نواب بدھو بھینس افگن کون صاحب ہین۔ کہا حضور۔ اور کون حضور گورنر حضور بدھو بولے سنو صاحب بندہ بدھو ہی۔ نواب بدھو نفر بھینس افگن یا ارنا بھینسا افگن کوئی اور ہونگے۔ داروغہ نے کہا اور تو کوئی بدھو اس جزیرے مین آیا ہی نہین۔ انھون نے کہا بندہ تو افگن نہین ہی۔ مجھے تو ان افگنون کی صورت اور نام دونون سے نفرت ہی۔ اگر چارون گورنری کی تو ان افگنون کا بنس نہ رکھونگا معلوم ہوتا ہی اس جزیرے مین یہ افگن پتھرون سے زیادہ ہین اور پتھرون کی طرح انسان کو دق کرتے ہین۔ اچھا داروغہ اب وہ سوال کیجیے جو اب

پوچھنے والے ہیں۔ ہماری رعایا جاہے خوش ہو جاہے ناخوش۔

اسنے یہ گورنر صاحب کو لوگ ہائی کورٹ میں لیگئے اور کسی طرح ان کے مقدمات گورنر ہی فیصل کرنے ہیں ماجھو کہنے ہی کو تھے کہ دو آدمی عدالت میں داخل ہوئے ایک گنواروں کے سے کپڑے پہنے تھا اور دوسرا درزی۔ ایک مقراض ہاتھ میں لیے ہوئے۔ درزی نے کہا حضور میں اور یہ گنوار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ کل یہ شخص میری دکان پر آیا اور مجھ سے کہا کہ میرا لوا دیکھو اسمیں ٹوپی بن سکتی ہے یا نہیں۔ میں نے کہا بن سکتی ہے۔ درزی تو چور بدنام ہی ہیں۔ کہا ڈوب سکتی ہیں یا نہیں۔ میں نے کہا بن سکتی ہیں۔ شدہ شدہ پانچ تک کا اقرار ہوا اب یہ ٹوپیاں مجھ سے مانگتا ہے اور اجرت نہیں دیتا تو پیاں حاضر ہیں میری سلائی مجھکو دلوا دیجائے۔ اسنے کہا یہ ٹوپیاں ہمارے سر کی ہیں میرا کپڑا اس سے دلوا دیا جائے۔ بدھو نے کہا درزی کو لازم تھا کہ سر ناپ لیتا اور اسکے مطابق جتنی ٹوپیاں آتی بناتا۔ گاہک کو لازم تھا کہ سر نپواتا تب بنواتا۔ درزی کی محنت گئی اور گاہک کا کپڑا۔ ٹوپیاں ضبط۔ فیصلہ کو دیجائیں۔ چاچہ یہ انوکھا مقدمہ ختم شد۔

حاضرین بہت ہنسے کہ مقدمہ اور حکم دونوں انوکھے ہیں۔ حکم کے مطابق کارروائی کی گئی اس مقدمے کے ختم ہونے کے بعد ایک عورت ایک مرد کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئی جو دیہہ والے گلہ بانوں کے سے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اور غل مچایا کہا۔ انصاف حضور۔ انصاف۔ دہائی گورنر کی ع اگر تو می ندہی داد روز داد ے ہست + اس کمبخت نے آج زبردستی میری عزت لی اور کھیت میں میری کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔ گورنر نے پوچھا تم کیا کہتے ہو جی۔ اسنے کہا حضور میں تقاضا کرنے گیا تھا جب واپس آتا تو راہ میں شیطان نے ورغلا دیا عورت جوان ہے۔ نہ رہا گیا۔ میں نے اسکو روپیہ دیا۔ یہ زیادہ مانگنے لگی اور مجھے یہاں تک کھسیٹ لائی زبردستی کوئی بات نہیں ہوئی۔ گورنر نے پوچھا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے اسنے کہا جی ہاں تیس روپے ہیں۔ فرمایا اس عورت کو دے دو۔ روپیہ لیکر عورت نے شکریہ ادا کیا اور گورنر کی جان و مال کو دعا دیکر روانہ ہوئی اور ادھر گورنر نے اس مرد کو حکم دیا کہ ابھی جاکے اس عورت کو پکڑ لا۔ وہ سمجھ گیا کوئی بیوقوف یا گوکھا تو تھا ہی نہیں۔ جاکے گھسیٹ لایا۔ عورت نے آتے ہی غل مچایا انصاف حضور گورنر اس بدمعاش کی بیباکی کو ملاحظہ فرمائیے کہ جو روپیہ ایسے ذیجاہ نے دلوایا تھا وہ یہ مجھسے بازار میں چھینتا تھا۔

گورنر۔ چھین لیا۔ روپیہ اسنے چھین لیا یا نہیں۔ یہ بات بتاؤ۔

عورت - چھین لینا کیا ہنسی ٹھٹھا ہی - اسنے تو بڑا زور کیا مگر یہ اور اسکا باپ دونون ملکے چھیننے آتے تو کیا مجال تھی - یہ ہانپ ہانپ گیا مگر مین جمی رہی - ابتک ہانپ رہا ہی - دانتون سے بوٹیان نوچتی -

مرد - حضور یہ ٹھیک کہتی ہی مین بیدم ہوگیا اور ہانپنے لگا -

گورنر - ای پاکیزہ عورت یہ تھیلی ذرا دیر کے لیے ہمکو دے دو -

عورت نے گورنر کو تھیلی دے دی اور بدھو نے اُس مرد کے حوالے کی اور کہا ای بدکار یہ کردار زن نابکا - اگر تو نے اسی طرح اپنی عزت بچائی ہوتی جسطرح تھیلی بچائی تو یہ تو کیا رستم بھی تیرا کچھ نہ کرسکتا - ابھی اسی دم اے فاحشہ میری سلطنت سے نکل جا - مین ایسی کسبیون کو اس جزیرے مین جنوا دونگا اگر تو پھر واپس آئی تو تین سو دُرّے لگائے جائینگے - عورت نے گردن جھکائی اور بھاگ گئی - مرد سے کہا سنو جی اگر اب پھر تمنے کوئی ایسی حرکت کی تو بُرا ہوگا -

گنوار نے گنوارو فاعدے سے شکریہ ادا کیا - حاضرین اس فیصلے پر عش عش کرنے لگے اور نئے گورنر کی بڑی تعریف کی اور رئیس اور رئیسہ کو داروغہ نے کل امور سے اطلاع دی یہ بڑے انتظار مین تھے کہ نئے گورنر کی کارروائی کا حال سنین - اب بدھو نفر کو تو یہان ہی چھوڑیئے اور فوجدار کا حال سنیے کہ نئی معشوقہ کے اشعار عاشقانہ سے انکا دل کسقدر پریشان تھا کہ الامان -

فصل - ۴۶

اب خدائی فوجدار صاحب کا حال زار سنیے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس گلعذار کے اشعار عاشقانہ سے انکو کمال افسوس تھا کہ کیون عورتین انپر جان دیتی ہین - بستر پر سوئے - ایک یہ بھی افسوس تھا کہ جُرّاب چاک شد - خواب کہا آخر کار تڑکا ہوا اور سپیدۂ صبح نمودار شد روشنی دیکھتے ہی فوجدار صاحب نے رئیس اعظم اپنے میزبان مہربان کے گُدگُدے بچھونے اور آرام کے بستر کا کچھ خیال نہ کیا اور کپڑے پہن کر شکاری جوتا پہن لیا تاکہ جُرّاب کے چاک ہونے کا عیب رفع ہوجائے ارغوانی جبغہ زیب بدن فرمایا اور سبز مخملی ٹوپی جسمین رُپہلی لیس ٹکی تھی فرقدان مبارک پر رکھی اور کمر سے تلوار لٹکائی اور بڑے تزک اور احتشام کے ساتھ رئیس اور رئیسہ سے ملنے باغ کے ہموار حصے کی جانب چلے جہان وہ دونون انکے انتظار مین تھے

جس روش اور انگور کی ٹٹی کی جانب سے فوجدار صاحب بہادر کی راہ تھی وہان پر گلعذار اور چندا اور خواصان ماہرو عمداً آور قصداً کھڑی تھین - جیسے ہی گلعذار اور فوجدار کی آنکھین چار ہوئین اُسنے بناوٹ کی راہ سے غشی کی صورت بنائی - ایک خواص نے اُسکو سنبھالا اور کہا - (ارے غش آگیا) فوجدار صاحب نے آگے بڑھ کر کہا ہم خوب جانتے ہین کہ اس غشی کا کیا سبب ہی - خواص بولی اس سے زیادہ تندرست اس کو ٹٹی بھر مین کوئی نہین ہی - مگر ان فوجدارون کو خدا غارت کرے آپ یہان سے چلے جایئے ورنہ یہ لڑکی بیچاری مارے غشون کے مرجائیگی - انھون نے چپکے سے کہا آج ہمارے کمرے مین ایک ستار رکھ دینا ہم اُسنے سمجھ لینگے عشقبازی کوئی بازی طفلان نہین ہی - یہ کہکر روانہ باشد کہ کوئی اور نہ سُن لے -

جب یہ آگے بڑھ گئے تو گلعذار نے اپنی ہمجولیون سے کہا ستار ضرور ضرور انکو دینا - بڑی دل لگی ہوگی - دیکھین یہ سودائی ستار سے کیا کرتا ہی - رئیسہ نے یہ حال سُن کے ایک آدمی کو جسنے جنگل مین فوجدار کی معشوقہ کا روپ بھرا تھا بدھو نفر کی بی بی کے پاس بھیجا - بدھو نفر کا خط بھی مصنوعی روانہ ہوا -

اب سنیے کہ شب کو گیارہ بجے کے وقت خدائی فوجدار صاحب سونے کے لیے کمرے مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ باغ مین ٹہل رہے ہین - انھون نے ستار چھیڑا اور عجب قطع کی آواز سے اپنا نو تصنیف قصہ منظوم گانا شروع کیا ؎

ہی دنیا مین جو مہ وش دلربا	بجز عشق ہی کام ہی اُسکو کیا	مگر جتنے ہین یان یل نامدار
ہی کام اُنکا صبح و مساگیر و دار	یہ تعریف معشوق ہی اے عزیز	کہ ہو صاحب عصمت و پاکیز
جو بد قطع عورت کہ ہو رشک حور	حیا اور عفت ہو اسمین ضرور	اگر عشق سے جو نہ حیا جائے وہ
بھلے مانسون مین نہ جا پائے وہ	پہلوان کو چاہیے لا کلام	کہ عورت کی صورت سے نفرت ہو تام
فقط ایک کا ناز بردار ہو	فقط ایک کا عاشق زار ہو	کہا شیخ سعدی نے کیا خوب ہی
مجھے دل سے یہ قول مرغوب ہی	کہ شاید ہوس باختن با کسے	کہ ہر بامداد خوش بود بلبلے
کجائی تو اے مہ وش رشک حور	مرے دل کا چین اور آنکھون کا نور	کسی اور سے دل ملاؤن مین کیون
کسی ایسی ویسی کو پیا ہون مین کیا	مرا دل ہی دلدار کے پاس یار	مجھے اسکی الفت اُسے پیار پیار

دکھادے وہ دن پاک پروردگار | کہ ہم اور معشوق ہون ہمکنار

اسقدر کہہ چکے تھے کہ اوپر سے دروازے کی راہ کسی نے ایک بڑا صندوق اینکے کمرے میں لٹکایا صندوق ایک بڑی رسی سے بندھا تھا جسمین بہت سی گھنٹیان بندھی تھین صندوق سے بلیون کے بچے نکل پڑے اور کمرے بھر مین پھیل گئے - انکی دمون اور گلے اور پانون مین گھنٹیان بندھی تھین - بیشمار گھنٹیون کی ٹھن ٹھن کی آواز اور بلیون کی میاؤن میاؤن سے سب کان جی گھبرانے لگا - روشنی بھی انھون نے گرا کے گل کر دی اور دو ایک کو دکے فوجدار صاحب کے بستر پر بھی آرہین - جن لوگون کو یہ حال نہین معلوم تھا وہ بہت ہی خائف ہوے اور فوجدار نے پریشان ہوکر اور تلوار کھینچکر کہا ای جادوگرو - خدا تمکو غارت کرے - ابھی (ابھی) قتل کرکے دھر دونگا - یہ کہکر تلوار کی چوٹین لگانا شروع کین - اور بلیان بھاگین کوئی رسی چھچھلتا ہوا ہاتھ پڑا - سب بھاگ گئین مگر ایک کا انھون نے ایسا پیچھا کیا کہ وہ بھاگ نہ سکی اور دبے پر آچک کے اُنکے منھ سے لٹک گئی اور انھون نے اس زور سے غل مچایا کہ رئیس اور رئیسہ اور سب سمجھ گئے کہ دبے پر بلیون نے ٹیٹوا لیا - گھس پڑے تو دیکھا کہ بلی منھ سے لپٹی ہوئی ہے فوجدار صاحب نیمجان تھے مگر بڑی بہادری سے کہا خبردار میری مدد نہ کرنا مین تنہا اس دیو سے لڑونگا - لوگون نے بلی کو بہزار خرابی الگ کیا تو دیکھا کہ انکا چہرہ لہولہان ہے اور افسوس کر رہے ہین کہ اس جادوگر دیو سے تنہا نہ لڑنے پائے -

گلعذار نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے مرہم پٹی کی اور کہا ارے ظالم تو میری بددعا سے اس مصیبت مین گرفتار ہوا خدا کرے سوائے میرے اور کوئی عورت تیری بغل نہ گرمائے - جو مجھے کلپائیگا وہ بھی نہ کل پائیگا - میری جان جاتی ہے - فوجدار نے صرف ایک آہ سرد بھری اور بستر پر دراز ہوے - رئیسہ اور رئیس کو افسوس ہوا کہ اس دل لگی مین فوجدار زخمی ہو گئے - پانچ دن تک یہ بیچارہ اسی حالت مین پڑا رہا - پانچ دن کے بعد ایک اور مہم اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہوئی - بالفعل موخ اسکا ذکر نہ کریگا اب بدھو نفر اور اُنکی گورنمنٹ کا حال سنیے -

فصل - ۴۷

فوجدار کو ذرا آرام کرنے دیجیے اب سنیے کہ ہائی کورٹ سے بدھو نفر کو لوگ ایک محل معلی مین لیگئے جہان دسترخوان بچھا ہوا تھا - نہایت بیش بہا - پہونچتے ہی باجا بجنے لگا اور چار خدمتگار پانی لیکر ہاتھ دھلانے آئے - اور بڑی متانت سے ہاتھ دھلوائے - بدھو کے سر پر

بیٹھے وہان صرف ایک کرسی تھی ایک میز اور ایک گلو بند اور ایک پلیٹ - ایک شخص جو طبیب معلوم ہوتا تھا - ایک جانب کھڑا تھا - ایک ہڈی ہاتھ مین - دسترخوان پر سے کپڑا ہٹایا تو انواع واقسام کے فواکہ اور لذیذ لذیذ کھانے ایک پلیٹ میوؤن کی لائی گئی بدھو کھانے ہی کو تھے کہ اُس ڈاکٹر نے ہڈی سے چھولی اور ایک خدمتگار نے فوراً ہٹالی - پھر گوشت کی رکابی آئی وہ بھی اسی طرح ہٹالی گئی - گورنر مرچکے آدمی - ہاتھ بڑھانے ہی کو تھے کہ رکابی غائب - انھون نے جھلاکے کہا ارے یارون کیا گورنرون کے ساتھ بھی دل لگی کرتے ہو تو ڈاکٹر نے کہا خداوند مین اس جزیرے کے گورنر کا طبیب خاص ہون - قاعدہ یہان یہ ہی کہ جو چیز عمدہ سمجھتا ہون وہ کھانے کو دیتا ہون -

بدھو - اچھا وہ کلیجی کی رکابی اُٹھادو - وہ عمدہ پکی ہوئی معلوم ہوتی ہی -

طبیب - مین اجازت نہ دونگا - تیل پر پکی ہی - اور مضر صحت ہی -

بدھو - یا میرے اللہ - اچھا تو وہ سُرخ پیالہ اُٹھادو - وہ تو ٹھیک ہی -

طبیب - اِسمین ماش کی دال ہی - خالی خولی دال کیا کھائیے گا بھلا -

بدھو - اچھا وہ چاول لاؤ - اس دال کے ساتھ چاول کھائینگے -

طبیب - سرکار - سادے چاول نہین ہین پلاؤ ہی دال کے ساتھ نہین کھایا جاتا -

بدھو - پھر کاہے کے ساتھ کھایا جاتا ہی - لاحول ولاقوۃ !!!

طبیب - یہ خالی کھایا جاتا ہی کسی شے کے ساتھ نہین کھایا جاتا -

بدھو - اچھا پھر لاؤ - ہم خالی ہی کھا وینگے لاؤ تو - ادھر لاؤ جی -

طبیب - خداوند مین صلاح نہ دونگا - یہ پلاؤ بڑا ثقیل بلکہ اثقل ہی -

بدھو نے جھلاکر کہا خدا اس جزیرے کے طبیبون کو غارت کرے - اگر مین رہ گیا تو کل طبیبون کو جلاوطن کردونگا - جب کھانا ہی نہین ملتا تو گورنری کو لیکے کوئی کیا چاٹے -

اتنے مین ایک بگل بجا اور چوبدار نے آن کر خواب والا تبار یعنی رئیس ذوی الاقتدار کا عجب نامہ پیش کیا اور سکریٹری نے پڑھ کر سُنایا - اسمین یہ لکھا تھا - (بابدولت واقبال نے سُنا ہی کہ ہمارا کوئی غنیم اُس جزیرے پر چڑھا ہے آپ کو گورنر کیا ہی تاخت لانے والا ہی آپ مستعد ہو رہیے اور یہ بھی معتبر جاسوسون کی زبانی سُنا ہی کہ چار آدمی بھیس بدل کر جزیرے مین داخل ہوے ہین کہ تمکو مار ڈالین کیونکہ تمھاری لیاقت کا اُنکو حسد ہی - ہوشیار رہنا - کسی کی بھیجی ہوئی چیز نہ کھانا اور

دہر ایک شخص سے ملاقات کرنا - ہم کمک کو مستعد ہین - گھبرانا نہین - تمھاری لیاقت سے امید ہی کہ عمدہ کارروائی کروگے - ۱۶ - اگست - ۴ بجے صبح - راقم نواب رئیس - تمھارا دوست -

بدھو کو سنکر حیرت ہوئی اور جسنے سنا متحیر ہوا - داروغہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا سب سے پہلے تو یہ کارروائی کرو کہ اس ڈاکٹر کو جیلخانے بھیجدو کیونکہ سب کے پہلے یہی میرے قتل کی فکر کریگا - مطلب یہ کہ بھوکون مارڈالیگا بس اسکو جیلخانے بھیج ہی دو - داروغہ نے کہا ہماری رائے ہی کہ حضور اس کھانے مین سے کچھ نہ کھائین - خدا جانے کیا ہو کیا نہو - بدھو نے منظور کیا اور کہا ایک روٹی اور آدھ سیر انگور لادو - اسمین زہر کا اثر نہوگا - اور حضور کے نام خط لکھو کہ حضور کے حکم کی بسر وچشم تعمیل ہوگی اور حضور مہربانی کرکے میرا خط میری بی بی کے نام ضرور بھیجدین اس خاص عنایت کا شکر گزار ہونگا - فوجدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرو اور جو چاہو گھٹا بڑھا دو - اب مجھے کچھ کھلادو - پھر مین ان ساحرون اور غلیمون اور جاسوسون سے سمجھ لونگا جو جزیرے پر حملہ آور ہونگے -

اتنے مین چوبدار نے عرض کی خداوند ایک کسان کو کچھ عرض کرنا ہی - یہ بولے بھلا یہ کون وقت عرض معروض کا ہی - آخر ہم لوگ پتھر کے بنے ہین - پہلے تو یہ دیکھو کہ کوئی جاسوس تو نہین ہی بھلا مانس معلوم ہوتا ہی - حکم ہوا آنے دو - فریادی حاضر ہوا - دیکھتے ہی انسان اسکی صورت سے سمجھ جاتا کہ بھلا آدمی اور مردنیک ہی -

فریادی - گورنر صاحب کون اور کہان ہین -

داروغہ - وہی جو کرسی پر رونق بخش ہین کوئی اور بھی بھلا بیٹھ سکتا ہی - فریادی نے کہا حضور دست بستہ عرض ہی کہ میرے دو لڑکے ایک بی اے کا امتحان دینے والا ہی - دوسرا وعظ کے لیے تیار ہورہا ہی - بی بی نے قضا کی مین بچون کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون مگر جو لڑکا بی اے ہونے والا ہی وہ ایک لونڈیا پر عاشق ہوا اور اسکی جان اسپر جاتی ہی اور اسکا باپ نہین مانتا حضور سفارش کردین تو بڑا احسان ہو - مین موضع خرد پور کا رہنے والا ہون - بدھو گورنر نے پوچھا تمھاری بی بی کس عارضے مین مری - کہا حضور ایک گوکھے ڈاکٹر نے چیچک مین دست آور دوا دے دی بس پھر نہ بچی - بدھو نے کہا اُن سب کو قید کی سزا دیجائیگی - جانے کہان ہین اسکے بعد فریادی کی جو شامت آئی تو اُسنے کہا خداوند غلام کو کچھ اور بھی عرض کرنا ہی اور وہ یہ کہ اگر حضور اسوقت چار سو روپیہ عنایت فرمائین تو احسان ہو - گورنر اس درخواست پر آگ ہوگئے

اور مارے غصے کے کرسی لیکے قریب تھا کہ سر پھوڑ ڈالین مگر داروغہ نے روک لیا۔ بدھو نے جلا کر کہا ارے گدھے بجوڑے بچھ چمار کے بچے اگر اسی دم میرے سامنے سے نہ چلا گیا تو اس کرسی سے سر ہی پھوڑ ڈالونگا۔ ابھی ڈیڑھ دن بھی گورنری کو نہین ہوے اور باجی تو نے سوال کرنا شروع کیا۔ بھیجا نکال لونگا۔ چوبدارون نے کہا ہٹ جا بے ہٹ جا۔ اور وہ بیچارہ گردن جھکائے ہوے روانہ ہوا گویا بہت ہی شرمندہ تھا۔ بناوٹ کی بات نہ تھی۔

بدھو کو تو اب اسی غصے کی حالت مین چھوڑیئے اور فوجدار صاحب کا ذکر خیر سنیے کہ چرا بگڑا ہوا رحمی پریشان۔ آٹھ دن تک اسی حالت مین رہے اس اٹھوارے مین ایک روز ایک معاملہ وقوع پذیر ہوا جسکا حال مورخ نے بشرح وبسط بیان کیا ہی جیسا کہ اس تاریخ مین ابتدا سے انتہا تک کل امور من وعن درج کیے ہین۔

فصل - ۴۸

اب سنیے کہ فوجدار صاحب کا حال زار معرض بیان مین لاتے ہین کہ یہ غمزدہ ستم رسیدہ کس مصیبت مین تھا بلی کے پنجون سے کسی سپاہی یا جرنل یا لیل نامور نے یہ مصیبت نہین اٹھائی تھی شیرون کے پنجون سے لڑتے تھے مگر انکی بدنصیبی کہ بلی نے نکوٹے مارے۔ یہ بستر پر پڑے ہوے سوچ رہے تھے کہ دفعتہً کسی نے دروازہ کھولا اور انکو یقین ہوگیا کہ وہی خواص اس غرض سے آئی ہی کہ انکو بے عزت کرے اور زبردستی اپنا کام نکالے۔ فوراً فرمایا۔ اے خواص یاد رکھنا کہ تمام دنیا بھی اگر ایک طرف ہوجائے تو مین سوائے اپنی معشوقہ زرین کمر کے اور کسی عورت کی جانب رخ تک نہ کرون۔ تہ دل سے اسکا عشق ہی اور اسی پر جان جاتی ہی اگرچہ وہ گنوار ہی تو بھی دل وجان سے جان جائیگی اور اگر زربفت اور کمخواب اور مقیش اور زیور سے آراستہ ہوکر آئین تو بھی وہی محبت رہے اسی کا ہون اور اسی کا ہو کے رہونگا۔ اتنے مین دروازہ بخوبی کھلا اور فوجدار صاحب اٹھ کھڑے ہوے۔ زرد رنگ کی چادر سر سے پانون تک لپیٹے ہوے۔ اونی ٹوپی سر پر۔ منھ اور داڑھی بندھی ہوئی۔ اور منھ سب چھپا ہوا۔ ڈھاٹا باندھا ہوا۔ اس قطع اور برخ سے بریت معلوم ہوتے تھے۔ آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین۔ گلعذار کے عوض ایک اور عورت انھون نے دیکھی ایک ہاتھ مین موم کی بتی دوسرا ہاتھ روشنی کی ٹکر بچانے کے لیے بتی پر رکھا ہوا عینک لگائے سفید برقع اوڑھے۔ آہستہ آہستہ آئی۔ ہمارے سودائی سمجھے کہ ساحرہ ہی اور دق کرنے آئی ہی۔ خدا سے دعا مانگی کہ تو محفوظ رکھنا۔

یہ پریت ادھر اُدھر گھومنے اور انکے قریب آنے لگا۔ جب کمرے کے وسط مین آیا تو فوجدار کو دیکھا یہ مردہ تھے۔ فوجدار کو اس قطع سے دیکھکر سمجھی کہ کوئی بھوت ڈرا رہا ہی۔ بتی ہاتھ سے گر گئی۔ کہا یا خدا بچائیو۔ اور مارے خوف کے تھرا کے گر پڑی۔

ادھر فوجدار صاحب بھی خائف ہوے مگر ڈب کے نکل جانا تو انھون نے سیکھا ہی نہ تھا کہا ارے آسیب یا جو کوئی تم ہو۔ بتاؤ تمھین خدا کی قسم کہ تم کون ہو اور مجھ سے کیا مطلب ہی۔ مین خدا ترس آدمی ہون اگر تم مصیبت مین ہو تو مجھ سے کہو۔ مین تمھاری مصیبت رفع کر دونگا۔ بندہ تمام کا غلام ہی اور نیکی کرنا میرا خاص کام ہی۔ اسنے کہا حضور مین نہ پریت ہون نہ آسیب مین اسی سرکار کی لونڈی ہون۔ انھون نے کہا سنو جی اگر تم کٹنی ہو اور کوئی پیغام لائی ہو تو ہمسے نہ کہو۔ ہم سوائے اپنی معشوقہ زرین کمر کے اور کسی سے کچھ مطلب نہین رکھنا چاہتے اور اگر کوئی اور بات ہی تو بتی روشن کرو اور آؤ۔ وہ بولی خدا نہ کرے کہ ایسے پاجی پنے کے پیشے سے مین روٹی کماؤن۔ ابھی میرا سن ہی کیا ہی۔ مین بتی روشن کرون تو حضور سے عرض حال کرون کہ آپ نے ساری خدائی کے مظلومون کی مدد کا بیڑا اُٹھایا ہی یہ کہکر وہ باہر آئی اور فوجدار اسکے انتظار مین دیدے پھاڑ پھاڑکر دروازے کی جانب دیکھنے لگے اور سوچنے لگے کہ شہزادیون اور بیگمون سے تو ہم بچ بچ کے آئے اب اگر ان ادنیٰ ادنیٰ عورتون پر ریجھین تو افسوس ہی۔ ہان شیطان سے خدا بچائے بڑے بول کا سر نیچا۔ تک بڑی بڑی پریون کے پھندے مین تو ہم پھنسے نہین اب ان چڑیلون کے دم مین بھلا کیونکر آسکتے ہین۔ انکی اوقات پر لعنت۔ ہم انکو کیا سمجھتے ہین۔ ایک امیرزادی کی تصویر کھنچوائی تھی کہ اسی قسم کی چڑیلین اُنکے پاؤن دھو رہی تھین یہ اسی قابل ہین۔

فوجدار نے اُٹھکر چاہا کہ دروازہ بند کر دین تاکہ وہ اندر نہ آنے پائے مگر دروازے تک پہنچے ہی اُس سے مڈھ بھیڑ ہوئی وہ بتی روشن کرکے آرہی تھی انکو دیکھکر بھیر ڈری۔ اور کہا اگر اس کمرے مین چڑیلون کو کوئی ڈر تو نہین ہی بھلنسی سے پیش آؤ گے نا۔ فوجدار نے کہا مجھے تو تمھاری جانب سے یہ خوف ہی۔ اُلٹا چور کوتوالی کو ڈانٹے۔ یہ کمرا ایسا محفوظ ہی کہ اگر کسی کو مار بھی ڈالو تو کانون کان خبر نہو۔ اور آدمی کا دل ڈاوان ڈول ہو ہی جاتا ہی۔ اچھا مجھے اپنا ہاتھ دو اس پڑھ کے ثبوت تمھاری پارسائی کا اور کیا ہوگا۔ یہ کہکر اسکا دست راست چوم لیا اور دونون ہاتھ مین ہاتھ دیکر چلے۔ مورخ کہتا ہی کہ اگر مین ان دونون کو اس قطع سے جاتے ہوے دیکھتا

تو بڑی ہی ہنسی آتی حالانکہ وہ عورت کہہ چکی تھی کہ آدھی رات کے وقت بستر سے اُٹھ کے کسی بیت کے پاس جانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

الغرض فوجدار صاحب تو بستر کے اندر گئے اور لیٹ لپٹا کے پڑے اور وہ کرسی پر بیٹھی۔ فوجدار صاحب نے منھ کھول دیا۔ پہلے فوجدار مخاطب ہوے۔ لے اب تم اپنے دل کا حال اور وہ راز سربستہ بیان کرو اور صاف صاف کہو۔ مین بغور سنونگا اور پوری پوری ہمدردی کرونگا اُسنے کہا حضور مین نے حضور کی معشوقہ زرین کمر کو عجب حالت مین دیکھا۔ مین اپنی بیتی کہنے نہین آئی ہون۔ اُنکی بیتی کہنے آئی ہون۔ جسوقت مین نے اُنکو دیکھا جادو کا اثر کم ہوگیا تھا فرمایا کہ اگر وہ ملین تو کہنا کہ تمھارے کارن اس مصیبت مین پڑی ہون مگر اسمین انکا کون قصور ہی۔ اتنا ہی کہ جو خون فاسد جادوگرون نے اُنکے جسم مین بیرونی ترکیبون سے ڈالا یا تھا وہ دو دیوتاؤن کی مدد سے جو اُنپر مسلط ہین پسینا بن کے نکل جاتا ہی تو اب سنیے حضور انکو اسکے لیے خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اسکے بعد اُن دو فوارون کا شکریہ جو ہرٹانگ مین ہین۔ ایک ٹانگ مین ایک۔ اِن دونون کے ذریعے سے خون فاسد پسینا بن کے نکل جاتا ہی۔ یہ اطبا کی راے ہی اور اس قسم کا خون اُنکی ہر رگ وپے مین دوڑتا ہی۔ فوجدار نے کہا یا خدا خیر کیجو کیا ہماری پیاری معشوقہ کے بدن سے ندیان جاری ہین۔ مجھے واللہ نہ یقین آنا چاہے کوئی درویش کامل بھی کہتا مگر جب تم کہو تو کیون نہ یقین آئے مگر ان فوارون سے ضرور عنبر اور عود اور مشک کی خوشبو آتی ہوگی۔ اِس سے ہماری سمجھ مین آتا ہی کہ فوارے صحت کے لیے بڑے مفید ہین۔

فوجدار صاحب نے یہ کہا ہی تھا کہ دروازہ کسی نے کھولا۔ عورت کے ہاتھ سے بتی گر گئی وہ متحیر ہوئی کہ یہ کون آتا ہی اور کمرا بالکل تیرہ وتار ہوگیا اور ویسے ہی اس بیچاری کا گلا کسی نے دونون ہاتھون سے دبایا اور دوسرے آدمی نے آرام پائی سے اسکو مارنا شروع کیا۔ فوجدار سناٹے مین۔ خاموش۔ سوچے کہ مبادا اسکے بعد ہمارا ٹیٹوا کوئی لے اور پاپوش کاری ہونے لگے۔ انکا خوف بیجا نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر مین انپر بھی بے بھاؤ کی پڑنے لگین۔ یہ ذرا کھانس لیتے تھے۔ مگر چپکے چپکے۔ زبردست مارے رونے نہ دے۔ آدہ گھنٹے کے بعد اس آسیب سے نجات ملی۔ وہ عورت آہ سرد بھرتی لباس درست کرتی کمرے سے باہر چلی گئی اور فوجدار سے ایک لفظ بھی نہ کہا اور یہ بیچارے مار کھا کے اور پٹ پٹا کے بادل غمگین آہ آتشین سینا

پڑے رہے اب انکو یہان پڑے رہنے دیجیے اور غور کیجیے کہ یہ کس جادوگر کا کام تھا کہ موئے پر سو درّے۔ یہ موقع محل پر کہا جائیگا۔ اب بدھو نفر ہمکو بلاتے ہین تاریخ کا سلسلہ مجبور کرتا ہی کہ ہم اب بدھو نفر کا ذکر خیر کرین۔

فصل - ۴۹

اب ہم اُن گورنر صاحب والا مناقب کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ یاد ہوگا کہ اس کسان سے حضور بہت ہی بگڑے تھے جسنے چار سو روپیے مانگے تھے۔ اسکو تو اب داروغہ نے سمجھا دیا کہ تو روپیہ نا مانگنا۔ بدھو نے سب کی جانب مخاطب ہوکر کہا اور ڈاکٹر بھی موجود تھے کہ اب مجھے کامل یقین ہوگیا ہی کہ ججون اور گورنرون کو چاہیے کہ فولاد کے بنے ہون۔ اس بدبخت کو تو دیکھو کہ مردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی۔ جسوقت جی چاہے غرض لیکے موجود۔ کوئی وقت مقرر ہی نہین۔ اور اگر بیچارے جج کو وہ وقت نامناسب معلوم ہو یا موقع نہو تو بڑبڑانا اور کوسنا اور اسکے کنبے بھر کو بکھاننا شروع کرین۔ ای خود غرضو۔ اسقدر جلد بازی روا نہین ہی۔ وقت مناسب پر کُل امور اچھے معلوم ہوتے ہین۔ سونے کے وقت یا کھانے کے وقت فریاد لیکے آنا عین حماقت ہی۔ ہم لوگ بھی آدمی کا جامہ رکھتے ہین ہمکو بھی کوئی وقت آرام کرنے کو چاہیے۔ ہان اگر ان ڈاکٹر صاحب کی رائے لیجائے تو یہ ہمکو بھوکون ہی مار ڈالین خدا انکو اور انکے پیشے کے سب لوگون کو یون ہی بھوکون مارے۔ میرا مطلب گو کھے اور بد طبیعون سے ہی۔ لائق اور نیک طبیعون کو تو موتیون مین تولنا چاہیے۔

جو لوگ بدھو سے واقف تھے انکو استعجاب ہوا کہ یہ گو کھا اور اس لیاقت سے گفتگو کرتا ہی۔ اور حیرت کا مقام ہی تھا۔ گنوار اَن پڑھ۔ گدھا۔ اور اس فصاحت کے ساتھ گفتگو کرے۔ شان خدا۔ سچ ہی جسکو تو اخود کو تو الی سکھا دیتا ہی۔ الغرض ڈاکٹر صاحب نے اجازت دی کہ آج شب کو آپ کھانا کھائین حالانکہ اصول کے یہ بات بالکل خلاف تھی۔ اس سے گورنر کو تسلی ہوئی اور دعا مانگی کہ کہین کھانے کا وقت جلد آئے اور اسکے ساتھ ہی کھانا بھی آئے آخر کار خدا خدا کرکے وہ وقت آیا اور مرسے کا ساگ تیل مین پکا ہوا اور اونٹ کا اُبالا ہوا گوشت اسپر پیاز چھڑکی ہوئی اور روٹی اسکو بھوک کے وقت اس مزے سے انھون نے کھایا کہ بلاؤ سے بہتر معلوم ہوتا تھا مطبخ کی کیا حقیقت تھی۔ مسلم مرغ کا کباب گرد تھا۔ بریانی مات تھی۔ کھاپی کر جب پیٹ بھرا تو بدھو نے ڈاکٹر سے طنزیہ کہا یہ بھاری کھانا اب

نہ پکوائیے گا۔ مین تو بکری اور جنگلی سور کے گوشت اور شلجم اور پیاز کا عادی ہون اور اگر کوئی شخص بے ایمانی کرنا چاہیگا تو مین ہون اور وہ ہی۔ مل جُل کھاؤ پیو چین کرو۔

ز اتفاق نکس شہد میشود پیدا	خدا چہ لذت شیرین در اتفاق نہاد

مین اس جزیرے کی گورنری اسطرح کرونگا کہ کسی کی حق تلفی نہو اور نہ میرے حقوق پر آنچ آنے پائے۔ سب مساوی۔ روز روشن جو خدا نے پیدا کیا وہ سب کے لیے روز روشن ہی امیر ہو یا غریب۔ اگر طمع کا شہد کھاؤ گے تو مکھیان نوچ کھائینگی۔ داروغہ نے کہا حضور واقعی حضور نے وہ گورنری کی کہ واہ وا۔ ہم سب اہل جزیرہ حضور کی غلامی کرینگے اور مطیع رعایا بن کے رہینگے کس خوبی سے انتظام شروع کیا ہی کہ واہ۔ بدھو نے کہا یہ آپ کی رائے صحیح ہی اگر کوئی اس سے تا انفاقی کرے تو وہ گدھا ہی۔ مین ان ڈاکٹر صاحب کو پھر سمجھائے دیتا ہون کہ میرے کھانے کا عمدہ بندوبست کرین اور میرے باد پا گدھے کا بھی بہت خیال رکھین۔ کل نظم و نسق سلطنت مین یہ دو امر سب سے زیادہ ضروری ہین۔ کسی روز دورہ کرینگے تاکہ بد معاشون اور چوروں اور اُچکون سے جزیرہ خالی ہوجائے۔ اور صفائی کا بھی خیال رکھینگے۔ یاد رکھو دوستو ملک مین کاہل اور سست آدمی ایسے ہی ہوتے ہین جیسے وہ شہد کی مکھیان جو خود کام نہین کرتین اور محنتی مکھیون کا حصہ کھا جاتی ہین۔ ہم کسانون کے حقوق محفوظ رکھینگے اور جو حقوق خاص یہان کے رؤسا کو حاصل ہین اُنپر آنچ نہ آنے دینگے۔ اہل حرفہ کو جو قابل ہین انعام دینگے اور مذہب کو ترقی اور مذہبی آدمیون کو عزت دینگے اسکی نسبت آپ کی کیا رائے ہی۔ صحیح کہتا ہون یا آپ لوگون کا سر پھراتا ہون۔ داروغہ نے کہا حضور خدا گواہ ہی کہ آپ سے اَن پڑھ آدمی کا اس فصاحت کی تقریر کرنا ایک قسم کا معجزہ ہی۔ پہلے تو ہم حضور کو کم عقل سمجھتے تھے مگر اب تو سبحان اللہ۔ فیصلہ مقدمات مین۔ مذاق مین۔ واقعات مین۔ ملکی امور مین۔ سب مین بے مثل پایا۔

شب کو حسب اجازت ڈاکٹر صاحب کھانا کھایا اور اُسکے بعد مع سکرٹری و داروغہ اہلکاران و اعیان معزز و بخشی الملک و افسران جوڈیشل ایک بٹالین کی بٹالین لیکر روانہ ہوچلے۔ سب کے درمیان مین بدھو نفر عصائے شاہی در دست۔ دو چار بازار روں کی گشت کے بعد تلوار چلنے کی آواز آئی دیکھا تو دو آدمیون مین تلوار چل رہی ہی۔ افسرون کو دیکھکر ایک نے غل مچا کر دہائی دی۔ (بادشاہ کی دہائی ہی خدا کے نام پر یہ تو بتا دو کہ کیا اس

قصے مین جائز ہی کہ کوئی سربازار حملہ کرکے مال چھین لے) بدھو بولے بھائی صاحب چیلستان نہ بھیجئے صاف صاف حال بیان کیجیے مین یہان کا گورنر ہون - اسپر دوسرے نے جواب دیا حضور مین مختصراً بیان کردونگا - یہ صاحب اس سامنے والے قمارخانے سے ابھی ابھی آرہے ہین وہان جب کبھی انسے کسی سے داؤن پاپاسے کی نسبت بحث ہوتی تھی تو مین انکی سی کہتا تھا یہ وہان سے گجھے کا گجھا بھر کے لائے اور مجھ سے کچھ اشارہ بھی نہ کیا اور جوے خانے سے اٹھ کے چلے آئے مجھے قاعدے کی رو سے دو اشرفیان جسکے سے ہوتے ہین ملنی چاہیین - انسے دلوا دیجیے بدھو نے کہا تم انکے سبب سے کسقدر جیتے ہو - اُسنے کہا حضور سو روپیہ - کہا پچاس انکو دو اور پچیس غربا کے لیے ہمارے داروغہ کو دو کہ خیرات خانے کی مد مین داخل کرے اور پچیس روشنی کے صیغے مین داخل کرو - اور اگر جوے کی علت مین دھرے گئے - تو سو درے - اور سنو جی دوسرے آدمی تم یہ پچاس تو لو مگر اسی وقت اس جزیرے سے نکل جاؤ - اگر کل تم یہان دکھائی دیے تو پھانسی دے دونگا مطلب یہ کہ جلاّد کو حکم دونگا کہ پھانسی دے دو اگر کوئی بولا تو سخت سزا پائیگا -

ایک نے روپیہ دیا - دوسرے نے جیب مین رکھا - اسنے جلا وطن کی سزا پائی یہ گھر واپس آئے -

گورنر - اِن قمارخانون سے ملک تباہ ہو جائیگا مین انکو نیست و نابود کردونگا - قمارخانے میرے وقت مین نہین رہ سکتے -

داروغہ - حضور جس قمارخانے کا ذکر کرتے ہین وہ بہت بڑے معزز آدمی کا ہی - اور وہان چھوٹی امت کے لوگ نہین آتے - جُوا تو ضرور کھیلا جاتا ہی مگر تہذیب کے ساتھ - بدمعاش اُچکے اٹھائی گیرے - گرہ کٹ - چور - ڈاکو اس قسم کے لوگون کا وہان گزر نہین - بیشک جوے کی رسم بڑی ترقی پر ہی مگر معزز جواریون اور کمینے جواریون مین فرق ہی -

گورنر - بندہ نواز - یہ وہ معاملہ ہی کہ اسکی نسبت بہت کچھ بحث ہو سکتی ہی -

اتنے مین ایک کانسٹبل ایک نوجوان کو گرفتار کیے ہوئے حاضر ہوا اور کہا حضور یہ نوجوان ہماری طرف آتا تھا جب روند کو دیکھا تو بھاگا اور مین بھی دم کے ساتھ - اگر یہ لڑکھڑا کے گر نہ پڑتا تو مین اسکی گرد کو بھی نہ پا سکتا - بالکل ہرن کی طرح چوکڑیان بھرتا ہی - اسکے بگٹٹ بھاگنے سے مین تاڑ گیا کہ یہ بدمعاش ہی -

گورنر - تم بھاگے کیون تھے بھئی -

جوان - اسلیے کہ آپ کے افسرون کی عادت ہی کہ بے کار بے وجہ سیکڑون سوال کر کے جان عذاب مین کر دیتے ہین - اور مین اُنکے جوابون سے بچنا چاہتا ہون -

گورنر - اچھا - تمھارا پیشہ کیا ہی -

جوان - مین جُلاہا ہون اور تیترون کے لیے نوکین بُنتا ہون حضور والا -

گورنر - ہان اب آپ دل لگی بھی کرنے لگے - ہان ہان - اسوقت یہان کیا کرنے آئے ہو -

جوان - حضور ہوا کھانے -

گورنر - ہوا کھانے لوگ کہان جایا کرتے ہین -

جوان - خداوند جہان ہوا چلتی ہو - پورب - پچھم - اُتر - دکھن - جہان ہو -

گورنر - ظریف بھی ہو - اچھا تو ہم ہوا ہین بلکہ آندھی روگ - ہم تمکو اُڑا کے جیلخانے لیجائینگے اور وہان تمکو لیجا کے سُلائینگے -

جوان - لاحول ولا قوۃ - کیا مجال - ہمین جیلخانے مین کوئی سُلا نہین سکتا -

گورنر - ارے بدبخت مجھ گورنر مین تیرے نزدیک اتنی بھی طاقت نہین ہی کہ تجھکو جیلخانے مین سُلائے - کوئی ہی - اسکو بھی جیلخانے لیجاؤ اور داروغہ جیل سے کہو کہ اگر ذرا اسکے ساتھ رعایت کی تو دو برس قید کی سزا دونگا -

جوان - سرکار حضور کی طاقت مین کوئی شک نہین مگر باینہمہ طاقت حضور بلکہ تمام دنیا کے بادشاہون کی مجال نہین کہ مجھے جیلخانے مین سُلا سکین - فرض کیجیے کہ جیلخانے بھیجدیا اور زنجیرون اور لوہے اور ہتھکڑی اور بیڑی سے لادیا - لیکن ہمارا جی نہین چاہتا تو ساری خدائی ایک طرف ہوجائے بھلا کوئی ہم کو سُلا تو لے -

سکرٹری - اس بارے مین تو ہم بھی اسسے اتفاق کرتے ہین -

گورنر - اس سے تمھارا یہ مطلب ہی کہ ہمارے حکم کی تردید نہین کرنا چاہتے بلکہ اپنی خوشی سے نہین سونا چاہتے اچھا ہمارا کیا ہرج ہی - خیر اسوقت ہم تمکو چھوڑے دیتے ہین جا کے مزے سے پانون پھیلا کے آرام کرو - مگر اتنا یاد رکھو کہ پھر کسی افسر سرکاری سے دل لگی نہ کرنا ورنہ چوتڑون پر بید پڑوا دونگا -

وہ نوجوان اپنے گھر گیا اور گورنر صاحب روند کو چلے - تھوڑی دور پر ڈوکا کنسٹبل ملے

ایک شخص کو پکڑے لاتے تھے - کہا حضور گورنر صاحب یہ عورت اور خوبصورت عورت - مرد کے بھیس مین - دو تین لالٹینین لیکر ہمنے دیکھا تو عورت کا چہرہ کوئی سولہ برس کا سن موباف سبز رنگ بیش بہا - صورت دیکھی تو ہزارون حورین نثار - مردانہ لباس اُتارا تو دیکھا جمپئی رنگ کا دوپٹا کامدانی کی دھانی رنگی ہوئی گرتی - سرخ رنگ گرنٹ کا پاجامہ اسپر لچکا اور لیس - اور بانے نگارین مین گنگا جمنی بوٹ - رُپہلا بھندنا - ہاتھ مین کھانڈا - سب نے پسند کیا مگر کوئی پہچانتا نہین - شہر کے باشندے بھی نہین پہچان سکتے تھے اور جو لوگ اس دل لگی کے راز سے واقف تھے انمین بھی معدودے چند ہی کو اس نئے مذاق کی خبر تھی - گورنر صاحب بھی اس زنکہ خوش جمال کو دیکھکر یہ سمجھے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آتی ہو اور یہ مرد نے کپڑے کیون پہنے اُسنے شرما کے لجاکے گردن جھکا کے کہا حضور سب کے سامنے مین اس راز کو افشا نہین کرسکتی صرف اسقدر کہہ سکتی ہون کہ مین چور نہین - مجرم نہین ہان رقابت کے سبب سے مین اس گت کو پہونچی ہون - اتنے مین داروغہ نے کہا حضور سب کو ہٹا دیجیے تاکہ نخلے مین یہ حال دل آزادی کے ساتھ کہہ سکین - دارغہ اور سکریٹری اور منشی کے سوا اور سب ہٹ گئے اور اس نوخیز نے یون بیان کرنا شروع کیا - مین قیار قا آنی کی لڑکی ہون جو میرے باپ کے مکان مین اکثر آتا ہی - اور اون کی سوداگری کرتا ہی - بدھو نعز نے فوراً ٹوکا - کہا سنو جی ابھی تمنے کہا کہ قیار کی لڑکی ہون اور پھر کہا کہ تمھارے باپ کے گھر اکثر آتا ہی - وہ بولی حضور معاف فرمائین میرے حواس ٹھکانے نہین ہین اصل مین میرے باپ کا نام غیور غریانی ہی -

داروغہ - ہان یہ مانا ہم غیور غریانی سے بخوبی واقف ہین - یہ مانا - وہ ایک امیر آدمی ہی - اُنکے ایک لڑکا ہی اور ایک لڑکی - جب سے لڑکی پیدا ہوئی ہی کسی نے اسکو نہین دیکھا - ع - برہنہ ندیدہ تمنش آفتاب + سنتے ہین مہر سپہر جمال ہی -

عورت - یہ صحیح ہی اور اُنکی لڑکی وہ مین ہی ہون مین حسین ہون یا نہین آپ نے مجھے خود ہی دیکھ لیا - (یہ کہکر وہ زار زار رونے لگی -)

داروغہ - معلوم ہوتا ہی بڑی مصیبت پڑی ہی جب تو ایسی پری کو اپنا مکان چھوڑنا پڑا -

منشی - جی ہان - اسمین کوئی شک نہین - اور اس اشکباری سے اور بھی یقین ہوتا ہی -

بدھو گورنر نے اسکی تسلی کی اور کہا تم کل حال صاف صاف بتا دو - ہم لوگ تمھارے درد دل

کا علاج کرینگے گھبراؤ نہین - اُسنے کہا حضور دس برس سے میرے باپ نے مجھکو گھر سے نہین نکلنے دیا یعنی جب سے میری ماں نے قضا کی - مین چار دیواری کے باہر نہین نکلی - دن کو آفتاب اور رات کو چاند کے سوا دس برس تک اور کچھ نہین دیکھا - مجھے معلوم ہی نہین کہ شہر کی گلیان اور مسجد اور شوالے اور باغ کہان ہین اور مردون مین اپنے باپ اور بھائی کے سوا اور کسی کو نہین جانتی باقیار کو جانتی ہون جو ون کی سوداگری کرتا ہی یہ اکثر آتا تھا اسی سبب سے اصل امر چھپانے کی غرض سے مین نے اسی کا نام لیا تھا کہ میرا باپ ہی - باہر نہ نکلنے اور ادھر اُدھر آنے جانے کی ممانعت سے میرا ناک مین دم آگیا تھا اور کچھ پھیلنے سے سخت پریشانی تھی - میری دلی خواہش تھی کہ دنیا کو دیکھون - مین سنا کرتی تھی کہ بیلون کی لڑائی ہوتی ہی - ہاتھی لڑائے جاتے ہین - مینڈھے ٹکر لڑتے ہین - میرا بھائی جو مجھ سے سال بھر چھوٹا ہی اُس سے مین یہ سب باتین پوچھا کرتی تھی اور وہ بیان کرتا تھا جس سے اور بھی شوق ہوتا تھا کہ بچشم خود دیکھتی - ایک روز مین نے اپنے چھوٹے بھائی سے التجا کی اور یہ منت کہا کہ بھائی ہمین دنیا دکھادے وہ بڑی ہی بُری گھڑی تھی خدا وہ گھڑی کسی کو نہ دکھائے -

یہ کہکر وہ زنکۂ نوخیز زار زار رونے لگی - داروغہ نے کہا بی بی جلد بیان کرو کہ مصیبت تمیر کیا پڑی - بیان کو طول نہ دو - تمھاری اشکباری ستم ہی وہ بولی بس اب دو ہی چار لفظون پر بیان کا خاتمہ ہی گو اشکون کا خاتمہ محال ہی اور میری سزا ہی یہ ہی - کہ ازماست کہ برماست - نشی اسکی خوبصورتی پر عش عش کرتا تھا - اسنے پھر لالٹین اُٹھائی اور اُسکے حسن گلوسوز کو دیکھا قطرات اشک کو وہ قطرات شبنم بلکہ موتی کے آبدار دانے سمجھا - دعا مانگتا تھا کہ یا خدا اسکی مصیبت ایسی نہو جیسی اسکے اشکون سے ظاہر ہوتی ہی - گورنر نے کہا اے نوجوان عورت ہمکو تمام قصے مین جانا ہی جلد حال زار بیان کر - اُسنے سسکیان بھرتے ہوے بادل پردرد بیان کیا کہ میری سارکی مصیبت یہ ہی کہ میرا باپ غافل سو رہا تھا - مین نے اپنے بھائی کے کپڑے پہنے اور اسکو اپنے کپڑے پہنائے داڑھی مونچھ تو ہی نہین - خیر کل قصے کی سیر کی - گھر پلٹتے ہوے ہمنے دیکھا کہ کچھ لوگ آرہے ہین میرے بھائی نے کہا ہین بھاگو روند کے لوگ آگئے وہ بھاگا مین گر پڑی اور ان لوگون نے مجھے گرفتار کر لیا اور اتنے آدمیون کے روبرو مین ذلیل ہوئی - گورنر نے کہا لاحول ولاقوۃ ذراسی بات کا بتنگڑ بنایا - صاف کہدینا تھا کہ باپ کی چوری سے سیر کرنے نکلی تھی - اتنے مین وہ کانسٹبل اسکے بھائی کو گرفتار کرکے لائے اور اسنے بھی وہی کہا جو اسنے کہا تھا اور معلوم ہوا کہ بیان

صحیح ہی۔ اِن دونون کو گورنر نے رخصت کیا اور ناصحانہ کلمات زبان پر لائے اور بہت سی شائین کہین اور کہا خبردار اب اسطرح پر دنیا کے دیکھنے کا شوق نہ کرنا۔ شرمیلی لڑکیون کو ٹانگ توڑ کے گھر مین رہنا چاہیے۔ اپنی مرغی بُری نہو تو پرائے گھر جا کے انڈا کیون دے بس سمجھ جاؤ۔ اور خوش خوش گھر جاؤ۔

اِن دونون نے گورنر کا شکریہ ادا کیا اور کہا آپ کی ہمدردی نے بندۂ احسان کر لیا ہی اور روانہ باشد۔ گھر جا کے دروازہ چپکے سے دھمدھما یا خادمہ نے جو واقف راز تھی کھولدیا اور ہمہ روند والون مین دل لگی رہی کہ دنیا کے دیکھنے کا اچھا شوق چرآیا۔ ان دونون کے حُسن کا نقش بھی دلون پر جم گیا۔ سب کی راے تھی کہ یہ سب بچپنے کی باتین ہین۔ منشی کہ عاشق ہو گئے تھے سوچنے لگے کہ کل ہی اس حسینہ کے باپ سے کہونگا کہ ہم اسکو عقد مین لانا چاہتے ہین۔ ممکن نہین کہ گورنر کے معاصب سے انکار کرے اور ادھر گورنر سوچ رہے تھے کہ اپنی لڑکی کی شادی اس لڑکے کے ساتھ کرین ممکن ہی کہ گورنر کی لڑکی سے کوئی انکار کرے۔ لوگ فخریہ بیاہین۔

الغرض اس رات کی روند اسطرح پر ختم ہوئی اور دو دن کے بعد گورنری بھی تشریف لیگئی جل جلالہ۔ بدھو کا بنا بنایا گھر ہی بگڑ گیا۔ واہ رے شیخ چلی۔

فصل ۔ ۵۰

مورخ نے قسم کھائی ہی کہ راست براست بلا کم و کاست حرف بحرف لکھینگے۔ کل واقعات صحیحہ۔ پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ ایک خواص فوجدار کے کمرے مین گئی تو دوسری خواص نے دیکھلیا اور چونکہ خواصون کو غیبت کرنے کی بڑی بُری عادت ہوتی ہی ایک اور خواص کو ہمراہ لیکر جھانکنے گئی تو فوجدار کے کمرے مین دو خواص بیٹھی پائی فوراً آکے رئیسہ سے کہدیا اور انھون نے اپنے سیان کو اطلاع دی اور دل لگی دیکھنے کے لیے انھون نے اِن دونون خواصون سے کہا کہ جا کے دونون کو پیٹو۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

اب سُنیے کہ اس مذاق کے بعد رئیسہ نے ایک آدمی بدھو کے گانون روانہ کیا۔ جب وہ وہان پہونچا تو دیکھا کہ عورتین ندی مین نہا رہی ہین پوچھا تم مین سے کوئی بدھو نفر کو جانتی ہو جو خدائی فوجدار کا مصاحب ہی۔ ایک جوان لونڈیا نے جو نہا رہی تھی کہا ہان وہ میرا باپ ہی اور فوجدار ہمارے آقا ہین۔ آدمی نے کہا اُنکا خط لایا ہون۔ لونڈیا بڑی خوش ہوئی اور کپڑے بدل کر ننگے سر ننگے پانون دوڑتی اُچکتی کودتی پھاندتی اس آدمی کے گھوڑے کے

آگے آگے چلی تھوڑی دور جاکر اسنے کہا یہی ہمارا مکان ہی یہ کہکر اپنی ماں کو پکارا (اماں کوئی ابا کے پاس سے آیا ہی) اور اس آدمی سے کہا کہ اماں بڑے تردد مین تھین کہ بہت دن سے خبر نہین آئی ہی۔ اب اچھا ہوا کہ تم آگئے۔ انھون نے کہا بڑی خوشخبری لایا ہون۔ اتنے مین ایک ادھیڑ سی عورت آئی۔ گھٹنا پہنے ہوے جسمین دو پیوند لگے ہوے تھے اور میلا دوپٹا اور موٹے مین سکھ کی بھٹی ہوئی کرتی پیوڑی سے رنگی ہوئی۔ چرخا کات رہی تھی۔ آکے کہا ری لڑکی کون آیا ہی۔ سوار نے گھوڑے سے اُترکر کہا حضور لیڈی صاحب مین آپ کا غلام حاضر ہوا ہون اور یہ کہکر قدمون پر گر پڑا اور کہا حضور ذرا اپنا ہاتھ دین تو چوم لون کہ حضور اُنکی منکوحہ بی بی مین جو جزیرۂ حمق پور کے گورنر ہین۔ اسنے کہا یہ کیا کانٹون مین گھسیٹتے ہو۔ مین ایک غریب عورت کیطرح مین کام کرکے پیس پاس کے زندگی بسر کرتی ہون۔ مین گورنر کی جورو نہین ہون۔ وہ بولا یہ خط لیجیے اور یہ تحفہ اس سے حضور کو معلوم ہو جائیگا کہ حضور کون ہین۔ یہ کہکر اُسنے مالے مرجان انکے گلے مین پہنا دیا اور کہا یہ خط ملاحظہ فرمائیے ایک تو حضور کے شوہر ہمارے جزیرے کے گورنر کا ہی اور دوسرا ہمارے آقا اور اُنکی بی بی نے بھیجا ہی۔ یہ سخت متحیر ہوئی اور مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائی اور علیٰ ہذا القیاس لڑکی بھی۔ لڑکی نے کہا معلوم ہوتا ہی یہ سب ہمارے آقا فوجدار کی کارگذاری ہی۔ عرصے سے وعدہ تھا۔ سوار نے کہا انھین کی اعانت سے میان بدھو اب گورنر مقرر ہوے ہین۔

بی بی۔ اچھا ان خطون کو پڑھ دو۔ مین کا تنا جانتی ہون پڑھنا لکھنا نہین جانتی۔

لڑکی۔ اور نہ مین پڑھ سکتی ہون۔ کہو تو طالب علم یا پادری کو جاکے بلا لاؤن۔

سوار۔ اجی نہین۔ اسکی کیا ضرورت ہی مین کا تنا نہین جانتا پڑھنا جانتا ہون۔

پہلے سوار نے بدھو کا خط پڑھکے سُنایا جو ناظرین کی نظر سے گذر چکا ہی لہذا قلم انداز کیا جاتا ہی بعد ازان رئیسہ کا خط سُنایا۔ وہو ہذا۔

میری پیاری۔ تمھارے میان بدھو نفر کی قابلیت اور دیانت دیکھکر مین نے اپنے پیارے شوہر سے سفارش کی کہ وہ اسکو ایک جزیرے کی گورنری دین۔ ہمنے سُنا ہی کہ وہ اعلیٰ درجے کا انتظام کر رہے ہین اور اس سے ہم از بس محظوظ ہوے۔ شکر خدا کہ جو انتخاب ہمنے کیا تھا اسمین ہمنے دھوکا نہین اُٹھایا۔ حق یون ہی بہن کہ آج کل لائق گورنر ملنا مشکل ہی۔ خدا کرے مین بھی ویسی ہی نیک ہو جاؤن جیسا بدھو لائق گورنری مین ایک مالا بھی ہون اسمین سونا بھی ہی۔ اور نہ بھی ہو

تو مان کا پان بھلا رفتہ رفتہ ہمارے تمہارے ملاقات بڑھیگی اور ملینگے اور خدا جانے کیا کیا بینک بڑھینگے اپنی لڑکی سے کہدو کہ جب کبھی شادی کی خواہش ہو ہمسے کہدے سُنا ہی کہ آپ کے قصبے کی جھڑبیری بہت بڑی اور کھٹ مٹھی ہوتی ہی مہربانی کر کے دو درجن بیر بھیجدیجیے آپ کی شکی مین قدر کرونگی - جواب جلد لکھیے اور خیر و عافیت سے مطلع فرمائیے - اور جس شے کی ضرورت ہو فوراً لکھ بھیجیے زبان ہلانے بھر کی دیر ہوگی - خدا حافظ - آپ کی بہن -

خط سُنکر بدھو کی بی بی گورنرن نے کہا واہ شہزادیان یہ کہلاتی ہین - سادہ مزاج ملنسار غرور نہین - نہ کہ ہمارے گاؤن کی میسز زادیان - زمین پر قدم نہین رکھتین - کسی کی کچھ ہستی ہی نہین سمجھتین اور ہم لوگون کی طرف دیکھنا تو گویا اپنے آپکو ذلیل کرنا ہی ایک یہ نوابزادی ہین اس قصبے مین کوئی انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی اور کس رنگ سے لکھتی ہین - اچھا بیٹی ان مہمان کی خاطر کرو - انکے گھوڑے کو اصطبل مین باندھ دو اور گھاس آگے ڈالدو - اور انڈے لاؤ اور گوشت - مین جھڑبیری جھڑے کا جھولا دونگی اس شخص کی خاطرداری کرنی چاہیے کہ ایک تو خوشخبری لایا ہی دوسرے خوشرو ہی - اچھا اب مین جاکے پڑوسیون کو خوشخبری سناتی ہون - پادری صاحب سے کہونگی اور خلیفہ سے جو اُنکے بڑے دوست ہین - لڑکی نے کہا اماں جاؤ آدھا مالا مین لونگی نوابزادی کوئی بیوقوف نہین ہوا کرتی ہین کہ سب کا سب تمہین کو دے دیا ہو اسمین ہم بھی شریک ہین ماں بولی بیٹا تم پورا مالا کا مالا لے لو - مگر تین چار روز مجھے پہننے دو میرے دل کی کلی کھلی جاتی ہی - پیامبر نے کہا (اور جب وہ ریشمی لباس بیش بہا دیکھوگی جو اس صندوق مین لایا ہون اور جو سوائے گورنرون کی بیبیون اور میٹیون کے اور کوئی نہین پہن سکتی تو اور بھی زیادہ خوش ہوگی یہ کپڑے گورنر نے اپنی صاحبزادی کے لیے بھیجے ہین - لڑکی نے پوچھا صاحبزادی کسے کہتے ہین - اُسنے کہا آپ کے لیے بھیجے ہین - خوش ہو کر بولی (خدا اُنکو ہزار برس کی عمر دے اور لانے والے کو اس سے کم نہ بیش - بلکہ دو ہزار برس اگر ضرورت ہو)

بدھو کی بی بی خطوط لیکر اور مالا پہن کر باہر گئی مالے کو بار بار دیکھتی اور اچھالتی جاتی تھی - ایتر سے گھر تیتر - اتفاق سے پادری صاحب اور طالب علم سے راہ مین مڈبھیڑ ہوئی - کہا قسم کھا کے کہتی ہون کہ اب ہمارے عزیز کوئی غریب آدمی نہین ہین مین گورنرن ہوگئی ہون اب کوئی امیرزادی میرا مقابلہ تو کرے - کیا مجال - ہم سمجھتے کیا ہین - پادری نے کہا یہ کیا بک رہی ہی اور یہ کاغذ کہان سے اُٹھا لائی یہ بولی بک نہین رہی ہون - یہ خطوط میرے نام نوابزادیون اور گورنرون کے آئے ہین اور یہ مالا

بڑا بیش بہا ہو اور سونے کے دانے بھی آسمین ہین - اور مین اب گورنر کی بی بی ہون - طالب علم نے کہا خدا خیر کرے ہماری کچھ سمجھ ہی مین نہین آتا کہ تم کہتی کیا ہو - وہ بولی ارے صاحب یہ خط لیجیے اور یہ مالا دیکھیے - پادری صاحب نے خط پڑھکر طالب علم کو سُنائے اور مالا کو جو دیکھا تو واقعی قیمتی - سونا خاص جوپور کی اشرفی کا - مونگا - بے مثل مگر سمجھ مین نہ آیا کہ اتنی بڑی شہزادی اور دو درجن جھڑ بیری منگوائے پوچھا یہ خط اور مالا کس سے پایا اُسنے کہا میرے گھر چلکے دیکھ لو قاصد آیا ہی دونون ملکر گئے کہ اس خیستان کے معنی تو سمجھین کہ چہ معنی دارد - حیرت سی حیرت ہی بدھو کی بی بی اُنکو ساتھ لیکر مکان پر گئی - دیکھا کہ سوار گھوڑے سے باتین کر رہے تھے اور لڑکی سوار کے لیے انڈے تل رہی تھی - سوار کی شکل صورت دیکھکر دونون خوش ہوے - باہم علیک سلیک کر کے طالب علم نے فوجدار اور بدھو نفر کی خیر و عافیت دریافت کی اور کہا گو ہمنے دونون خط پڑھے مگر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہی کجا بدھو نفر کجا جزیرے کا گورنر پھر اُسنے کہا جناب بات یہ ہی کہ بدھو کے گورنر ہونے مین تو کوئی شک ہی نہین - اب اس سے مجھے کوئی بحث نہین کہ جزیرہ ہی یا شہر ہی اس قصبے مین کوئی دو ہزار کی آبادی ہی - طالب علم نے کہا اور اتنی بڑی شہزادی نے یہ جھڑ بیری کیسے منگوائین اُسنے جواب دیا بندہ نواز گودہ کرتی ہین مگر سنکسر مزاج اسقدر کہ ایک دفعہ ایک پڑوسی سے تھوڑی دیر کے لیے کنگھی منگوا بھیجی تاکہ اگر اُنکے ساتھ کوئی احسان کرین تو اُنکو شرم نہ آئے - وہان کی شہزادیان عربا سے بجز ملتی ہین - غرور اور انکسار اور مقامون کی شہزادیون کی طرح اُنکے مزاج مین نہین ہی - بے تکلف پیش آتی ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ لڑکی نے اُن سے کہا لیجیے انڈے تیار ہین اور یہ بتائیے کہ اب تو ہمارے باپ گورنر ہین - مسالے کی ٹوپی پہنے ہین یا نہین - اُسنے کہا مین نے کچھ خیال نہین کیا - وہ بولی اہو ہو آبا چاندی کی ٹوپی بہن کے کتنے اچھے معلوم ہوتے ہونگے اُسنے کہا اجی اگر دو مہینے بھی گورنری رہے تو نئی گھوڑی بنا لینگے -

سوار کی اس تقریر سے اِن دونون کو یقین ہو گیا کہ مذاق کرتا ہی مگر اسقدر بیش بہا مالا ایسے سونے اور ریشمی لباس فاخرہ سے اُنکو تعجب ہوتا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی - لڑکی کی گفتگو سُن سُن کر انکو ہنسی آتی تھی اور زیادہ تر ہنسی تب آئی جب بدھو کی بی بی نے کہا پادری اگر کوئی بنارس جانے والا ہو تو ہم عمدہ عمدہ تھان وہان سے منگوائین اور گورنر کی بی بی بنکے اپنے میان کے پاس جائین اور گدھون کی گاڑی پر سوار ہون اور رعایا جھک جھک کے سلام

کرے - لڑکی نے کہا اور ہم شادی کرلین - یا خدا میری شادی کل ہوتی ہو تو آج ہو جاے اور ہم میان کو جو کڑی پر بٹھائے ہوے ہوا کھائین لوگ جل جل کے کہین کہ ارے یہ وہی لمسڈالی لونڈیا ہے دو کوڑی کی اور مین زمین پر قدم ہی نہ رکھون - اور اُنسے کہون اب تم جلا کرو - جلو - کیون اماں - اچھی کہی تامین نے - وہ بولی بہت اچھی کہی - پیارا بدھو ہمسے پیشینگوئی کر گیا تھا - ابھی اور بڑھینگے مین شہزادی ضرور ہونگی - تمھارے باپ جو مثلون کے باپ مین کہا کرتے تھے کہ جب ہم لوگون سے کہتے ہین کہ ہم گورنر ہونگے تو وہ ہنستے ہین مگر ہنستے ہی گھر بستے ہین - لڑکی نے کہا اگر ہمیرے لوگ ہماری غریبی کی حالت یاد کر کے حقارت کی نظر سے دیکھینگے تو کیا ہمارے پیر پیغمبر یاد نہ آجائینگے - کوئی سونے کا چمچا لیکے مان کے پیٹ سے نہین نکلا تھا - جلینگے تو جلین - اجہ روٹھین اپنا راج لین راتی روٹھین اپنا بھاگ لین - پادری نے کہا مجھے یقین ہی کہ بدھو کے خاندان کے چھوٹے بڑے سب مثلین پیٹ مین لیے ہوے پیدا ہوے تھے - کوئی فقرہ کسی کی زبان سے بے مثل نہین سُنا - سوار نے کہا مین کہنے ہی کو تھا کہ ہمارے گورنر صاحب بے مثل بات ہی نہین کہتے گو جبر سے اکثر اوقات بے محل فرماتے ہین مگر ہماری شہزادی کو بہت پسند ہین - طالب علم نے کہا تو آپ واقعی پھر فرماتے ہین کہ وہ گورنر ہو ہی گئے اور تحفے شہزادی نے بھیجے ہین - اسمین شک نہین کہ قیمتی ضرور ہین - عجب نہین کہ فوجدار کی کوئی کارستانی ہو - سوار نے کہا حضرت سینے مین اپنے والدین سے عشق رکھتا ہون انھین کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ بدھو لفظ واقعی گورنر ہین اور یہ تحفے بے شبہہ ہماری شہزادی نے بھیجے ہین - اور یہ جو آپ نے کان مین کہا تھا کہ جادو کا زور - اسکا حال مجھے نہین معلوم - اگر یقین نہ آئے تو ایک صاحب چل کے دیکھ لیجیے - کانون سے سُنکر باور نہ کیجیے تو آنکھون سے دیکھیے ع - آنکھون سے بھی دیکھیے جو کانون سے سُنا + لڑکی ٹائین سے بول اُٹھی - اچھا ہم چلتے ہین ہمین پیچھے بٹھا لینا سوار نے کہا - بسر و چشم مگر گورنرون کی لڑکیان یون نہین جایا کرتی ہین - اور خاصبردار خاصے گھوڑے گاڑیان ہون تو مضائقہ ندارد - وہ بولی اجی ہم اپنے گدھے کے بچے پر بھی اسی شان اور آرام سے بیٹھتے ہین جیسے عمدہ سے عمدہ گاڑی پر ہین تم لوگون کی ٹیم نام سے نفرت کرتی ہون - اُسکی مان نے کہا چپ حرامزادی تو کیا جانے یہ ٹھیک کہتے ہین - جیسا موقع ہو ویسا کرنا چاہیے - اب گورنری کی لیاقت کے موافق کام کرنا چاہیے - جھوٹ کہتی ہون ؟ سوار نے کہا بہت صحیح کہتی ہو - اچھا اب مجھے جلد کھانا کھانا ہی اور پھر واپس جانا ہی - جلدی ہی - پادری نے

آپ گھر چلیے اور ماحضر تناول فرمائیے - مطلب یہ تھا کہ انکو چلکے ٹٹولو کہ کتنے پانی مین ہین فرصت کیوقت تنہائی مین سُنین کہ فوجدار کجاست وآن بمبوق چہ میکند - پہلے تو اُسنے انکار کیا مگر پھر راضی ہوگئے طالب علم نے بدھو نفر کی بی بی سے کہا لاؤ خط لکھدین مگر اُسنے کہا معاف کیجیے ہم اپنے لکھوا لینگے - اسنے ایک اور آدمی سے کچھ لے دے کے دو خط اُن دونون کے جواب مین لکھوائے دو انڈون اور ایک روٹی پر لکھے گئے یہ لکھائی کی اُجرت تھی - دونون کی عبارت خود گورنر کی بی بی نے بتائی تھی - یہ خط بھی اس تاریخ مین یادگار رہینگے - آگے چلکے ملاحظہ فرمائیے گا -

فصل - ۵۱

سوار اور بدھو نفر کا حال تو یہان رہا اب ذرا گورنر صاحب کے ہان کا ذکر سنیے - منشی کو تمام شب نیند نہین آئی ہر دم اُسی مہ وش مہ پارہ کی یاد - ادا بانکی - جتون رچھی - چال مستانہ داروغہ صاحب اپنے آقا اور اُنکی زوجہ بلقیس مرتبت کے لیے بدھو گورنر کی دور اندیشی اور حماقت کا ذکر لکھنے لگے کہ گو سڑی ہی مگر کبھی کبھی بات پکی کہہ جاتا ہی اور کبھی گنوارین - جلی اور ممتاز قلم سے ایک شی لکھی ہی اُسکو گل بوٹے بناتا ہی - صبح کو جب گورنر بیدار ہوے تو ڈاکٹر کی رائے سے اُنہی کی کھچڑی اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی دیا گیا اگر روٹی کا ٹکڑا مکھن کے ساتھ اور ایک خوشہ انگور دیا جاتا تو یہ بہت خوش ہوتے مگر قہر درویش بر جان درویش - ڈاکٹر نے اسنے کہا کہ جناب گورنری کے لیے دماغی قوت کی ضرورت ہی جسمانی قوت کی ضرورت نہین ہی اور زود ہضم غذا سے دماغ صحیح نہین رہتا - بدھو ذرا سی کھچڑی کھا کے بھوکے رہے دل مین ڈاکٹر کو گالیان دین اور گورنمنٹ کو اور جسنے گورنمنٹ دی دونون کو کوسا - بہرکیف کچھ زہر مار کر کے اجلاس پر بیٹھے تو ایک نیا مقدمہ آیا جو اُنکے جزیرے کا نہ تھا - ایک معزز شخص نے کہا -

حضور لارڈ گورنر - ایک لارڈ کی عملداری مین ایک دریا ہی اور وہ اسکی عملداری کے دو حصون کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہی - حضور ذرا غور سے سنین کیونکہ معاملہ سنگین ہی اور بڑا ضروری اُس دریا پر ایک پل تھا جسپر بھانسی بنی ہوئی ہی اور ایک مکان عدالت کا بنا ہوا جسمین عموماً چار جج اجلاس کرتے ہین - اس پل پر ایک خاص قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہی اور وہ یہ ہی کہ جو شخص پل پر سے گزرے اُس سے سوال کیا جاتا ہی کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو اور قسم لے لی جاتی ہی - اگر سچ بولا تو حکم ہوا کہ جاؤ - اور اگر جھوٹ بولا تو بھانسی - سیکڑون آدمی آئے گئے - اور ججون نے تاڑ لیا کہ سچ بولتے ہین مگر حال مین ایک شخص نے جو پل پر سے گزرتا تھا

قسم کھاکر کہا (مین حلفیہ کہتا ہون کہ مین اس پھانسی پر چڑھ کر مرنے جاتا ہون یہان آنے سے اور کوئی غرض نہین ہی۔ ججون نے جو غور کیا تو شش و پنج مین۔ اگر آزادی کے ساتھ جانے کی اجازت دین تو وہ شخص جھوٹ بولا کہ پھانسی پر چڑھنے جاتا ہون اور از روے قواعد اُسکو پھانسی پانی چاہیے اور اگر پھانسی دین تو دے نہین سکتے کہ وہ سچ بولا تھا۔ چونکہ حضور کی قابلیت کا شہرہ ہی لہذا ججون نے آپ کے پاس بھیجا ہی۔ بینوا و توجروا۔ ججون کو کون سی کارروائی کرنی چاہیے مہربانی کرکے ذرا بعد غور رائے زرین سے مطلع فرمائیے۔

بدھو نفر نے کہا اگر یہ جج صاحب تمکو یہان نہ بھیجتے تو بڑی تکلیف سے تم بچ جاتے۔ ان پیچیدہ معاملات مین ہمکو دخل نہین ہی۔ معمولی بات ہوتی تو ہم رائے دیتے۔ اچھا ذرا پھر تو صورت معاملہ بیان کرو شاید سمجھ مین آجائے۔ سائل نے دو ایکبار صورت معاملہ سمجھائی تو اُنھون نے کہا ہماری رائے مین مختصر طور پر اسکی صورت یون ہی۔ مجرم نے قسم کھائی کہ وہ پھانسی پر چڑھ کے مرنے جاتا ہی اگر اُسکو پھانسی دیجاے تو اسکا قول صحیح نکلا اور قواعد مقررہ کی رو سے اُسکو آزادی ملنی چاہیے کہ پل سے گزرے اگر پھانسی پر نہ چڑھائین تو وہ جھوٹ بولا اور اسی قاعدے کے موافق اُسکو پھانسی پانی چاہیے۔ سائل نے کہا حضور صاف سمجھ گئے اور اب کیا سمجھنے مین باقی رہا۔ بدھو نے کہا اچھا تو پھر ہماری یہ رائے ہی کہ جس حصۂ جسم سے وہ جھوٹ بولا اُسکو تو بچالو۔ اور دوسرے حصۂ جسم کو پھانسی دو۔ قانون کا مطلب حاصل ہو جائیگا۔ سائل نے کہا سرکار اس صورت مین تو نتیجہ وہی ہوا کہ اُسنے پھانسی پائی۔ اور یہ حق تلفی ہی۔ بدھو نے کہا بھائی صاحب اسمین شک نہین اُسکے پھانسی دینے مین کئی وجوہ بھی اسی قدر قوی ہین جسقدر اسکے آزاد کرنے کے وجوہ ہین لیکن ایک تجربہ کا سکا قول مجھے یاد آیا وہ یہ کہ اگر جرم مین احتمال ہو کہ کیا یا نہین کیا دس حصہ یقین ارتکاب جرم کا ہو اور دس ہی حصہ اس امر کا کہ وہ مجرم نہین ہی تو مجرم کو بری کر دینا چاہیے لہذا اس شخص کو جسکا مجرم اور غیر مجرم ہونا محل شک مین ہی۔ بڑی کرنا لازمہ عدل و انصاف ہی۔ اگر مین لکھا پڑھا آدمی ہوتا تو خود لکھ دیتا آپ جاکے ہماری جانب سے کہدیجیے کہ اس سے زیادہ انصاف اور کچھ نہین ہوسکتا۔ یہ فیصلہ ہمنے اپنے اتالیق اور آقا خدائی فوجدار کے فیصلون مین سے اخذ کرکے قلمبند کیا ہی مطلب یہ ہی کہ یہ رائے اُنکی ایک نصیحت کا جزو ہی۔ دارغہ بھی اگر تم بھر پیٹ کھانا دو تو وہ وہ فیصلے کرون کہ عش عش کر جائیے اسطرح چٹکی بجاتے فیصلہ کرون کہ ادھر آپ شمع کو پھونک کے گل کیجیے اور اُدھر ہم فیصلہ کر چکین۔

وارد تھا نے اس مرتبہ انکو بھر پیٹ کھانا کھلایا اور ڈاکٹری ایک نہ سنی - فواکہ کھا ہی رہے تھے کہ خدائی فوجدار کا نامہ بنام بدھو نفر آیا - آپ نے سکرٹری کو حکم دیا کہ پڑھ کے سناؤ - فوجدار کے خط کا ایک ایک حرف آب زر سے لکھنے کے لائق ہی - اگر کوئی امر مخفی ہو تو زور زور پڑھو - سکرٹری نے پڑھنا شروع کیا -

نامہ خدائی فوجدار شیرافگن بنام بدھو گورنر جزیرہ حمق پور -

یار بدھو - ہم تو سمجھتے تھے کہ تم گدھا پن اور ناعاقبت اندیشی سے کام کرتے ہو گے مگر جو آتا ہی تعریف کرتا آتا ہی کہ بڑی لیاقت سے انتظام کرتے ہین خدا کا شکر بجا لاؤ کہ وہ اپنے گدھے کو خشکا کھلاتا ہی اور کبھی امیر کو فقیر کر دیتا ہی ؎

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

سنا تم انسان کی طرح گورنری کرتے ہو اور خلیق ایسے ہو جیسے گدھا مسکین ہوتا ہی - ایک نصیحت ہماری اور مانو کہ بہت منکسر مزاج بھی نہو - رعب رکھو - ع - جرأت لازم ہی بادشاہی کے لیے ۱ دوسری یہ کہ لباس گورنری پہن کے جایا کرو - جامۂ پہلوانی در بر اور چیرہ زعفرانی بر سر - اس قطع سے دیوان عام مین نہ جانا - رعایا کے خوش رکھنے کی ایک ترکیب یہ ہی کہ خلق سے پیش آئے اور پیداوار کثرت سے ہو - اور ارزان -

نیکی کے مسلک کے سالک ہو - اور بدی سے احتراز کرو - دور اندیشی کے یہ معنی ہین کہ نہ بہت سختی سے پیش آؤ نہ بہت نرمی سے - مدرسون بازارون شفاخانون کو اکثر ملاحظہ کرتے رہو گورنر کے قدوم میمنت لزوم سے بڑی برکت ہوتی ہی - بر قصابون پر تاکید رکھو کہ بیمار جانور کا گوشت نہ بیچین اور کوئی دوکاندار کم وزن باٹ نہ رکھنے پائے - یہ کبھی نہ ظاہر کرو کہ پرائی عورت پر نظر بد ڈالتے ہو - اور کھانے کی حرص نہ کرو - ورنہ تباہ ہو جاؤ گے اور ذلیل و خوار - جو امور مین نے تمھارے گورنر ہونے کے قبل لکھدیے تھے انپر لحاظ رکھو مکرر سہ کرر غور کرو ہر قدم پر دقتین واقع ہونگی ہمارے دستور العمل کے مطابق چلو گے تو اچھے رہو گے - اپنے آقا رئیس نامدار اور شہزادی کا شکریہ ادا کیا کرو - احسان فراموشی اور تکبر سے انسان تباہ ہو جاتا ہی - جو محسن کے ساتھ احسان فراموشی کریگا وہ خدا کے احسان کو بھی بھول جائیگا -

تمھاری بی بی کے پاس شہزادی نے ایک قاصد اور تحائف اور خط بھیجے ہین - جواب لکھ دینا ہو گا - ایک واردات یہان ہو گئی تھی ناک اڑ ہی گئی ہوتی - ایک ساحر بلی ہنسکر آیا گرج

دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + بلیون سے کہ شیر کی خالہ ہوتی ہین بڑا معرکہ اور مقابلہ ہوگیا تھا - ہمارے نفس مطمئنہ کا امتحان شیطان نے لیا تھا اگر نفس لوامہ غالب نہ آتا تو شہزادی کے سامنے ذلیل ہوتا مگر ع - رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت + مین نے عربی فارسی اس سبب سے لکھی کہ اب تم گورنر ہو - پڑھ گئے ہو گے - اچھا لے اب خدا حافظ

تمہارا دوست خدائی فوجدار

بدھو نے بڑے غور سے اس خط کو سنا اور جس جس نے سنا اُسنے تعریف کی کہ کیا خوب حکیمانہ نصیحتین کی ہین - بدھو نفر نے فوراً علحدہ جاکر سکریٹری کو بلایا اور اس نامے کا جواب لکھوایا اور تاکید کر دی کہ خبردار جو لفظ میرے مُنھ سے نکلے وہی لکھنا - کم نہ بیش - سکریٹری نے تعمیل حکم کی - وہو ہذا -

نامہ بدھو نفر بنام نامی حضور خدائی فوجدار -

میرے آقا جب سے مین گورنر مقرر ہوا آرام اور نوم غائب غلہ - صوم سر پر سوار - آج کھانا ملا تو مہینون پیشتر عید ہوگئی - اس کثرت سے کام ہی کہ سر کھجانے اور اگر مکھی ناک پر بیٹھے تو اُسکے ہنکانے اور ناخن تک بنوانے کی فرصت نہین - ناخن بہت بڑھ گئے ہین خدا مدد کرے اسی سبب سے حضور کو اپنے نیک و بد سے اطلاع نہ دیسکا - جب ہم اور آپ جنگل بیابان مین گھومتے تھے تب بھی واللہ اتنے بھوکے نہین رہتے تھے جتنے اس گورنری مین ہین -

حضور شہزادہ بہادر نے لکھا تھا کہ ہوشیار رہنا کچھ لوگ تیرے مار ڈالنے کی گھات مین ہین مین نے جاسوس چھوڑے تو خبر غلط نکلی ہان ایک قاتل البتہ یہان ہی وہ ڈاکٹر ملازم سرکاری ہی وہ مجھے بھوکون مارتا ہی خدا اسکو غارت کرے ہم سمجھے تھے کہ گورنری کی حالت مین تر لقمہ کھائینگے شیرمال گھی دودھ کی - انگور کے خوشے - مگر سوکھی روٹی بھی اس ملعون ڈاکٹر کے سبب سے بہ وقت نام ملتی ہی - گدگدے بچھونے کے عوض پتھر پر سونا پڑتا ہی گورنری کاہے کو ہی فقیری ہی سادھو بننے آئے ہین اگر یہی حال رہا تو بندہ اتنا غافل ہو جائیگا - ابتک رشوت نہین لی ہی مگر یہان کی رسم ہی کہ قرض کے نام سے خوب کوٹے کل شب کو دوند کے وقت ایک پری پیکر مردانہ لباس پہنے ملی منشی اُسپر عاشق ہوگیا ہی -

بندہ بازار جاتا ہی جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہی اور وہان دغابازون کو سزا دیتا ہی بڑی خوشی کی بات ہی کہ شہزادی نے میری مکرمہ معظمہ بی بی کو خط اور تحفے بھیجے موقع وقت پر

شکریہ ادا کرونگا - مہربانی کرکے آن کے دست مبارک کو میری جانب سے بوسہ دیجیے اور کہدیجیے کہ بندہ احسان فراموش نہین ہی وقت پر خود ظاہر ہو جائیگا - خدا کے لیے اُلسے لڑنا پڑتا ورنہ مین کہان کا نہ رہونگا - حضور نے نصیحت کی ہی کہ احسان فراموشی نہ کرنا حضور کو بھی لازم ہی کہ احسان فراموشی نہ کرین اُنکے ایوان عالیشان مین بڑی بڑی خاطرداریان ہوئی ہین - ناک اور بلی والا مضمون سمجھ مین نہ آیا - سب جادو کی بات ہی - ناک بچی یا نہین - خدا جانے ہمارے گھر کا کیا حال ہی بی بی بچے کیسے ہین - خدا حضور کو ان کمبخت ساحرون اور مجھے اس پاجی ڈاکٹر سے نجات دے ورنہ میری ہڈیان اس جزیرے مین دفنائی جائینگی -

حضور کا غلام بدھو نفر گورنر -

سکرٹری نے خط لکھکر فوراً روانہ کیا اب لوگون نے صلاح کی انکی گورنری کا قلع قمع ہونا چاہیے - شب کو بدھو نے کچھ دستور العمل بنائے کہ شراب کا ٹکس معاف ہو جسکا جی چاہے لائے اور پی جائے - اور غلہ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بلا قید ٹکس و چونگی بھیجا جائے اگر کوئی شخص شراب مین پانی ملائے تو پھانسی پائے گھی مین اگر آمیزش ہوگی تو مجرم کو حبس دوام شہر مین بندوق چلانے والے پر سو دُرّے - جوتون کی قیمت کم کر دیجاوے اگر کوئی شخص رات کو فحش گیت گائے تو دو سو دُرّے - اگر کوئی نابینا کوئی نظم گائے تو لائسنس پاس رکھے کہ جھوٹی نظم نہ گائیگا - ورنہ دو برس قید تنہائی - اگر فقیر بازار مین بھیک مانگے تو کانسٹبل دیکھ لے اندھا - لولا - لنگڑا اپاہج ہی یا نہین اگر نہو تو دس برس قید سخت - اگر شرابی لڑھکتا ہوا رستے مین ملے تو زبان داغ دیجاے - الغرض اتنے قاعدے جاری کیے کہ آجتک وہان مشہور ہین آئین بدھو نفر گورنر اعظم - جیسے آئین اکبری مشہور ہی -

فصل - ۵۲

مورخ میگوید کہ جب خدائی فوجدار کے نکوٹے مرہم پٹی کی مدد سے اچھے ہو گئے تو انکو دور کی سوجھی - سوچے کہ ہم لوگون کی شایان شان نہین ہی کہ محلون اور گدگدے بچھونون مین رہین اور دو وقتہ پلاؤ اور شب دیگ اور زردہ اور کباب کھائین اور سستی مین بسر کرین اور دنیا کے فائدے سے کوئی غرض نہ رکھین - اب میزبان سے اجازت لیکر رخصت ہونا چاہیے اور چل کے اُس تقریب مین شریک ہونا چاہیے جہان مبارکبان فتحیاب کو انعام ملتا ہی ایک دن کھانا کھا رہے تھے کہ دو عورتین از سر تا پا لباس ماتمی پہنے آئین - ایک آکے فوجدار کے قدمون پر

گریڑی اور بادل پر درد آہ سرد بھرنے لگی - سب ششدر کہ کیا ماجرا ہی - رئیس اور رئیسہ نے تاڑ لیا کہ انکے نوکرون نے کوئی دل لگی کی ہی فوجدار نے رحم کھاکر اسکو زمین سے اٹھایا اور کہا یہ برقع چہرے سے ہٹاؤ - برقع ہٹایا تو وہی خواص نکلی اور دوسری اُسکی بیٹی تھی جسکے ساتھ امیر کسان کی لڑکی نے نرد دغا کھیلی تھی - رئیسہ سے اجازت لیکر اُسنے فوجدار کی جانب مخاطب ہوکے کہا مین حضور سے عرض کرچکی ہون کہ ایک بدمعاش کسان نے میری اس بدنصیب لڑکی کو تباہ کردیا حضور نے مدد کا وعدہ کیا تھا اب سنا کہ حضور یہان سے رخصت ہونے والے ہین اللہ آپ کو فائز برام کرے مگر جانے کے قبل اس گنوار کی کان گوشی کیجیے کہ اسکے ساتھ شادی کرے جیسا کہ اُسنے اقرار کیا تھا - اپنے آقا یعنی اُس شہزادی صاحبہ سے توقع امداد رکھنا ایسا ہی جیسے گولر کے درخت سے آم کھانے کی امید - مین عرض کرچکی ہون خدا حضور کو تندرست اور زندہ رکھے -

بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ فوجدار نے جواب دیا آنسو کم کرو بلکہ خشک کردو اور ٹھنڈی سانس نہ بھرو - مین مدد دونگا - رئیس کی اجازت سے مین ابھی جاتا ہون اگر خلاف وعدہ اُسنے کیا تو قتل کرکے آؤنگا بیشہ ہی ہمارا یہ ہی کہ ظالم کو غارت کردین - رئیس نے کہا پہلے ہم کوشش کرلین اور اس کسان کو وقت دے لین پھر اگر وہ نہ مانے تو آپ جائیے - فوجدار اس بات پر راضی ہوگئے اور رئیسہ اور رئیس کو وقت کافی ملگیا کہ غور کرین کہ کس ترکیب سے یہ نیا مذاق انجام پائے -

یہ غور کر ہی رہے تھے اور کھانا بھی ختم ہونے پر تھا کہ سوار نے آن کر بدھو کی بی بی کے دو خط پیش کیے رئیسہ نے کہا وہان کا حال تو کہو اُسنے کہا حضور تخلیے مین عرض کرونگا - بالفعل حضور خط پڑھ لین خط دیکر سلام کرکے باہر کھڑا ہوا - ایک کا لفافہ یہ تھا - (بنام بیگم رئیسہ شہزادی مقام جو کہ مجھے نہین معلوم) دوسرے کا لفافہ ملاحظہ ہو - (بنام میرے شوہر بدھو نفر گورنر جزیرہ حمقا پور - خدا انکو مجھ سے زیادہ عمر دے) رئیسہ نے اپنے نام کا خط لیکر پڑھا (بدھو نفر کی بی بی کا خط بنام شہزادی) بڑی خوشی اور انتہا کی مسرت آپ کا عنایت نامہ پڑھکر ہوئی - مالا بہت قیمتی ہی اور ریشمی کپڑے بھی قیمتی ہین - کُل گاؤن خوش ہی کہ حضور کی بدولت بدھو گورنر ہوگیا مگر کسی کو یقین نہین آتا حضور عقلمندی اور خلیفہ اور طالب علم کو مجھے اسکی کیا پروا ہی - ہونہہ ہا ہا جسکا جو جی چاہے کہنے دو - سچ یہ ہی کہ اگر لباس ریشمی بیش بہا اور مالائے بیش قیمت نہ آتا تو مین بھی یقین نہ کرتی

اس گانون مین ہر کوئی میرے میان کو گدھا سمجھتا ہی جو بھیڑون اور بکریون کے گلے کی گورنری کے قابل ہی - بس اللہ اسکا مالک ہی اور اسکے بڑے بڑے ہاتھ ہین اب حضور فرمایئے میرے میان سے کہیے کہ بی بی کہتی ہی نکھٹو اب گورنر ہوا ہی روپیہ تو بھیج - نہین آن کے پیٹ پھاڑ ڈالونگی اور بھس بھر دونگی سمجھا نکما - ایسا بندوبست ہو کہ ہم اور ہماری لونڈیا گاڑی پر سوار ہو کر پہونچین لوگ پوچھین کہ کن بیگمون کی سواری آتی ہی - اور ہمارے آدمی جواب دین گورنر کی جورو اور لونڈیا ہمارا اور بدھو نفر دونون کا نام ہو گا - ابکی جھڑبیری آندھی کے سبب سے بہت کم ہوئی تھوڑی سی بھیجتی ہون - ہاے افسوس پارسال نہین معلوم تھا - جھوڑون بین کے بٹور لاتی بھینس کے انڈے کے برابر ہوتی ہین -

حضور مجھے کبھی کبھی خط لکھا کرین مین فوراً جواب بھیجونگی اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دونگی اور صلاح مشورہ کرونگی اور حضور کی جان اور مال کو دعا دونگی - ہمکو بھول نہ جایئے گا - میری لونڈیا اور لونڈا حضور کے ہاتھ چومتے ہین - حضور کی زیارت کو بہت جی چاہتا ہی -

حضور کی لونڈی بدھو کی بی بی -

بدھو کی بی بی کا خط سُنکر بڑے قصبے بڑے اور رئیسہ اور رئیس سب سے زیادہ محظوظ ہوے رئیس نے حسب اجازت فوجدار بدھو نفر کے نام کا خط بھی کھولا سینے اور غور سے سینے (نامہ بی بی بدھو نفر بنام شوہر گورنر تمھارا خط سُن کے باچھین کھل گئین - خدا کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ مارے خوشی کے دیوانی ہو جانے کو تھی - بھائی جان تیری گورنری سن کے مارے خوشی کے دم نکل جانے کو تھا - ایسی خوشخبری مین لوگون کی جانین گئی ہین لڑکی رونے لگی اسقدر خوش تھی مالا اور ریشمی کپڑے اور قاصد اور خط دیکھکر مین کہتی تھی یا اللہ یہ خواب ہی یا بیچ مچ کا یقین نہ آیا کہ ایک مزدور اور گورنر ہو جاے - شاہی گاڑی جلد بھیجو بھائی جان ارے مجھے اپنی گورنری کی صورت تو دکھا دے تیرے اجلاس ہی پر آن کے اتنا جوتون کہ تو بھی یاد کرے تیرا کہنا ٹھیک نکلا - امان کہتی تھین کہ بیٹا اگر زندگی ہی تو آدمی بہت کچھ دیکھیگا - مجھے ابھی بہت کچھ دیکھنا ہی - یہان کے امیرون کی جورین بہت جلینگی کہ یہ مزدورن اس درجے کو پہونچگئی - جلنے دو - اب مجھے بلواؤ -

پادری اور خلیفہ اور طالب علم کسی کو یقین نہین آتا کہ تو گورنر ہو گیا ہی وہ کہتے ہین فوجدار کی اور باتون کی طرح یہ بھی جادو ہی - طالب علم کہتا ہی کہ وہ تیری اور فوجدار کی دیوانگی کو کھڑے کھڑے

سرے نکال دیگا مین ہنستی ہون اور مالے سے کھیلتی ہون اور اس فکر مین ہون کہ ریشمی کپڑے پہناکر لڑکی کو بازار بھیجون کہ امیرون کی عورتین دیکھ کے جلین۔ ہنے شہزادی کہ کچھ جھڑبیریان بھیجین کھاکے خوش ہوجائینگی۔ کیا میوہ ہوتا ہی اپنے جزیرے مین ضرور بونا۔ انگور اور انار کی کیا حقیقت ہی۔ ہمین موتی کے کچھ گلوبند بھیجو۔

یہان کی تازہ خبر یہ ہی کہ میرے چچا کی لڑکی جو تمکو بہت چھیڑا کرتی تھی ایک حبشی کے ساتھ بھاگ گئی اور دونو اسکے مکان کے نکڑ طرف جو کچا مکان کبڑیے کی دوکان کے پاس تھا وہ گر گیا اور بیچارے کا آٹا تین پیسے سیر بکتا ہی لڑکی کہتی ہی ہم اب گیہون کا آٹا کھایا کرینگے آج کل سرکہ بازار مین کم بکتا ہی سپاہیون کی رجمنٹ یہان آئی تھی دو لڑکیان بھگا لیگئی۔ ہماری تمھاری لڑکی بھی اُنکے ساتھ بھاگی جاتی تھی مین نے رجمنٹ مین جاکے غل مچایا اور چھین لائی۔ بڑی مستانی ہورہی ہی اسکو جلد بیاہ دو سگر برابر والے کے ساتھ۔ وہ اب ایک آنہ روز کھاتی ہی۔ مگر اب وہ ایک اشرفی روز اورون کو دیسکتی ہی گورنر کی لڑکی ہی کہ یا تین بازار کا چشمہ خشک ہوگیا ہی اور گرمی بہت پڑنے لگی ہی۔ اسکا جواب جلد بھیجنا۔ اور میرے بلانے کی نسبت کیا رائے ہی خدا تمکو مجھسے زیادہ عمر دے یا اسی قدر عمر عطا کرے کیونکہ مین اپنے بعد مین تمکو اس دنیا مین تنہا نہین رکھنا چاہتی تمھاری بی بی گورنرن۔

اِن خطون نے پیٹ مین بل ڈال ڈال دیے اور لوگ لوٹن کبوتر بنگئے کہ کیا جلد یقین آگیا اب سینے کہ وہ خط بھی آگیا جو بدھو نے فوجدار کے نام لکھا تھا یہ بھی پڑھا گیا اور اس سے لوگ شک کرنے لگے کہ بدھو سیدھا سادہ نہین ہی۔ رئیسہ نے جاکے سوار سے بدھو کے گانون اور بی بی کا حال دریافت کیا اور اُسنے موبمو بیان کیا راست براست۔ اُسنے جھڑبیری کا بنڈل دیا اور پنیر کا ٹکڑا۔ رئیسہ نے شکریہ کے ساتھ تحفہ قبول کیا۔ اب ہم اِن دونون میان بی بی کو یہین چھوڑتے ہین۔ اسکے بعد گورنرون کے فخر میان بدھو گورنر جزیرہ حمق پور کی گورنمنٹ کا حال بیان کرتے ہین۔

فصل ۵۳

اِس دنیا مین یہ سمجھنا کہ سدا یکسان حال رہیگا بڑی غلطی ہی ع۔ کسکی رہی اور یہ رہیگی کسکی تو بہ کر بندے۔ آج فیل نشین ہین۔ کل جوتیان چٹخاتے نکلتے ہین۔ کبھی گرمی ہی کبھی سردی ایک دائرے مین کل چیزین چکر کھاتی رہتی ہین پہیے کی طرح سے زمانہ چکر کھاتا جاتا ہی۔

	ہوا رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا		مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

یہ مورخ کتاب ہذا کے خیالات قابل قدر ہین - دنیا خواب وخیال ہی -

	دنیا خوابیست زندگانی دردی		خوابیست کہ وہ خواب بہ بہی آنرا

مورخ نے بڑی تعظیم کے ساتھ میان بدھو کی گورنمنٹ کے خاتمہ بالخیر کا حال درج کیا ہی کہ کسقدر جلد تباہ اور کالعدم ہوگئی - گویا اصل مین خواب ہی تھا چٹ پٹ دھوان بنکے اڑگئی - اب سنیے کہ ساتوین شب کو یہ دل مین سوچ رہے تھے کہ کھانا ملتا ہی نہ شراب ملتی ہی اور دن رات چکی پیسنی پڑتی ہی فیصلہ کرو اور تنازع رفع کرو - لاحول ولا قوۃ -

یہ سوچ ہی رہے تھے کہ بندوقون کی آواز آئی - کان کھڑے ہوے - آواز اور تیز ہوئی اور رفتہ رفتہ یہ سمجھے کہ کل جزیرہ ڈوبا جاتا ہی - اٹھ بیٹھے اور غور سے سننے لگے سمجھ مین نہ آیا کہ اسکا سبب کیا ہی - باجے ڈھول اور دُہل کی آواز اسقدر بلند ہوئی کہ اب یہ اور زیادہ خوف کرنے لگے آخر کے انھون نے اسلیر پہنی کیونکہ سیل وہان بہت تھی اور ٹوپی بھی نہ پہنی اور بھاگے تو دیکھا کہ کوئی بیس آدمیون کے قریب تلوار ین ننگی لیے اور مشعل روشن کیے غُل مچاتے آتے ہین گورنر صاحب ہتھیار بند ہو جیے غنیم آگئے - اب مردانگی کی داد دیجیے ورنہ گئے گزرے جلدی کیجیے ورنہ جزیرہ تباہ ہوگا اور ہم سب کے ساتھ ہتھیار باندھیے بدھو بموق بنے ہوے اُٹھے کیطرح پیچ - کہا ارے صاحبو ہمکو ہتھیار سے کیا سروکار ہی ہمارے باپ نے بھی کبھی ہتھیار کی صورت دیکھی تھی خدائی فوجدار کو بلاؤ وہ دم کے دم مین مار کے ہٹا دین - انھون نے کہا کہین ایسی بزدلی بھی نہ کرنا - وہ لوگ بازار لوٹ رہے ہین - بڑے شرم کی بات ہی - بدھو نے بغواے قہر درویش برجان درویش دبے دانتون کہا اچھا پھر ہتھیار لگاؤ - مین تو کچھ جانتا نہین - لوگون نے اُنکو جکڑنا شروع کیا پہلے شالباف سے تونڈ کو لسا یکے بعد خود سر پر رکھا پڑا بھاری اور نوبت کا دھونسا پیٹ سے باندھا تلوار ہاتھ مین دی اور کمر سے پیچھے اوڈکٹار اور چھری لگائی اور کہا جلدی چلیے اور ہماری کمان کیجیے - آگے آپ پیچھے ہم - انھون نے بحسرت کہا جلدی کون چلے یہان ہلنے کی تو طاقت ہی نہین - قدم نہین اُٹھایا جاتا اور مارے بوجھ کے دبا جاتا ہون لاش کو جا ہے لاد لیجیو - انھون نے کہا ہمین شرم آتی ہی کہ ایسا بودا بزدلا گورنر ملا - ڈوب مرو جاکے - چلو وہ قریب آگئے - یہ بچارے ذرا ہمسے تھے کہ دھم سے گر پڑے جیسے کچھوا گردن دھڑ کے اندر کر کے بیٹھتا ہی یا جیسے ڈونگی کو دریا سے نکال کر باہر ریت مین اُلٹا کھڑا کر دیتے ہین سا سپر بعض شہدون نے

مذاق کو مذاق کی حد سے زیادہ کر دیا - یعنی اس نیچان کو گجلنا شروع کیا اور ادھ مرا کر دیا اور غل مچانے لگے بان چلاؤ - تو یون پر تی دو - ایک رسالہ دائین جانب بڑھ چلے تو یخانہ گورنر کے ساتھ رہے بدھو بیچارے بے بس - بیکس سمٹ سمٹا کے گٹھری بنکے بیٹھے ورنہ ان لوگون نے تو دل لگی مین لے ہی ڈالا تھا اور ہڈی پسلی چور چور کر ڈالی تھی - غل مچا رہے تھے دیکھو غنیم کے باجے کی دھکن سے آواز آ رہی ہی - وہ بم کا گولا چھوڑا - ہان جوانو بڑھے ہوے - ای مردان بکوشید - الغرض پورا سمان جنگ کا کر دیا اور یہ معلوم ہوا کہ دشمن تاخت لے ہی آیا - بدھو نے دل ہی دل مین کہا خدا کرے غنیم انکو شکست دین اور مین مر جاؤن یا اس جزیرے سے نجات پاؤن - ویسی ہی خلاف امید آواز آئی - فتح ہی فتح ہی - غنیم بھاگ گیا گورنر صاحب اُٹھیے آپکے نام فتح ہی - خوشیان منائیے اور مال غنیمت لیجیے - گورنر نگلین نے کہا ذرا مجھے اُٹھاؤ تو - مشعلین گل کر کے میری ہڈی پسلی غنیم نے توڑ ڈالی انھون نے اُٹھا کے کھڑا کیا - انھون نے کہا خدا کرے یہ جتنے غنیم تھے سب لوہے کی کیلون سے میرے ماتھے پر ٹھوک دیے جائین مین مال اور غنیمت کا بھوکا نہین ہون لیکن اگر کوئی مجھپر ترس کھائے تو ذرا شراب پلائے کہ مین ادھ مرا ہو گیا ہون اور گلا سوکھ کے کانٹا ہوا جاتا ہی - فوراً ان لوگون نے (اکثا نمبرون برانڈی) کے جام پلائے اور بان دبایا - مگر مارے تھکاوٹ اور انتہا کی پریشانی کے غش آ گیا - اب سب کو رنج ہوا کہ مذاق اسقدر بڑھ گیا لخلخہ سنگھایا منھ دھلایا جب ہوش آیا پوچھا کیا وقت ہی - معلوم ہوا کہ سویرا ہی جب لوگ ذرا ہٹگئے تو چپکے سے کپڑے پہنے اور اصطبل مین جا کے گدھے کو پیار کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا جب تیری پیٹھ پر ہم لد کے چلتے تھے تو مزے مین تھے اب ہوس نے زور کیا - الو اور بمبوق بنگئے - تجھکو جو تھکاوٹ اور مصیبت کا ساتھی تھا چھوڑ دیا - اس غرور اور بلند پروازی سے ہزار ہا تکلیفون ہزار ہا مصائب لکھو کھا آفتون مین گھر گئے یہ کہکر انھون نے کاٹھی کسی اور لدے اور سکریٹری اور منشی اور ڈاکٹر کی جانب خطاب کر کے یون گویا ہوے - اب حضرات بندہ رخصت میشود واللہ نگہبان شماست اس گورنری اور اس جزیرے دونون پر خدا کی مار - اب اس موت سے خدا نجات دے مین کیا جانون کہ گورنری اور مورچہ بندی کیا ہی مین تو کھیتی کا کام خوب جانتا ہون - جوتنا بونا - قانون سے کون مطلب ہی - میرے ہاتھ مین ہنسیا اچھی معلوم ہوتی ہی نہ کہ عصاے گورنری - بہتر ہی کہ اپنے گھر مین موٹی روٹی اور پیاز کی بھجیا پیٹ بھر کے کھاؤن بہ نسبت اسکے کہ گورنری مین فاقے کرون اور نالائق ناکارہ پاجی ڈاکٹرون کے پاجی پن کے سبب سے بھوکون مرون - مین تخت سے درگزرا درخت کے سایے مین بنے غل عشر

آزادی کے ساتھ سونا اچھا۔

مبارک بادشاہون کو ضیائے شمع کافوری	گدا کو نور کافی ہی فقط مہتاب تابان کا	

مین برہنہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا اور برہنہ ہی قبر مین جاؤنگا۔ یہ لارڈ سے کہدینا یعنی جب اس جزیرے مین آیا تھا تو یہ یک بیگ و دو گوش اور اب بھی اسی طرح جاتا ہون۔ اور اور جزیرون کے گورنر مالا مال ہوجاتے ہین اب مجھے جانے دو۔ تمام بدن چور چور ہی۔ ڈاکٹر نے کہا آپ جاتے ہین وہ شراب بلاتا ہون کہ ابھی زخم کا درد کم ہوجاے اور تروتازہ ہوجایئے اور کھانے کو آج جسے جو جی چاہے وہ کھایئے۔ بدھو بولے اب تو بندہ ٹھہرنے والے کو کچھ کہتا ہی کا فر ہوجانا اس سے بہتر ہی کہ یہان رہون۔ اب اس جزیرے کی گورنری پر طلاق۔ اور اسپر کیا فرض ہی کوئی گورنری ہو آزمودہ را آزمودن جہل ست میرا خاندان بدنام ہی کہ یہ لوگ بڑے ہٹی ہوتے ہین اگر نہین مجھسے نکلجاے تو تمام دنیا ہان نہین کہلا سکتی۔ گورنری گورنرون کو مبارک۔ جتنی چادر ہو اتنے ہی پانون پھیلانے چاہیین۔ ایاز قدر خود بشناس۔ اب مین جاؤنگا دیر ہوتی ہی۔

داروغہ۔ حضور یہان کا قاعدہ ہی کہ جب کبھی کوئی گورنر جاتا ہی تو ایک روز اُسکو ایوان گورنری کے باہر رہنا پڑتا ہی۔

بدھو نفر۔ ہم اس قاعدے کا برتاؤ نہین کرتے ہم جیسے مفلس آئے تھے ویسے ہی مفلس جاتے ہین اس سے ہمارا فرشتہ صفت ہونا ثابت ہی۔

ڈاکٹر۔ خدا کی قسم بدھوے اعظم برسرحق ہین اب انکو جانے دو۔ رنج تو ہم سب کو ہوگا شہزادی انکی ملاقات کو ترستی ہونگی اور ملنے سے خوش ہونگی۔

سب نے اتفاق کیا اور کہا انکے ہمراہ چلو اور جس شی کی ضرورت ہو وہ مہیا کردو۔ بدھو نفر نے کہا ہمارے گدھے کو دانہ گھانس کھلادو اور ہمکو روٹی مکھن اور انگور۔ راستہ دور نہین ہی اور کسی شی کی ضرورت نہوگی کھانا کھاہی لیتے ہین۔ وہ لوگ انسے بغلگیر ہوے اور یہ روتے ہوے انسے ملے اور بڑی تعریف کی جس امر کو دوراندیشی سے دل مین ٹھان لیا وہ ہی کیا آفرین۔

فصل ۵۴

شہزادے اور شہزادی نے دل لگی دیکھنے کے لیے یہ تدبیر کی کہ خدائی فوجدار انکی اس رعایا کو سزا دین جنسے خواص کی لڑکی سے شادی کا عہد کیا اور انکار کر گیا۔ گو وہ شخص سزا سے بچنے کے لیے بیبئی بھاگ گیا تھا مگر انھون نے اسکی جگہ پر ایک اور کو مقرر کیا اور کل امور کی پہلے ہی

سے ہدایت کردی - فوجدار سے کہا برسون وہ پل آئیگا اور آپ سے لڑنے پر تیار ہی - یہ بڑے خوش ہوئے کہا ماذین چہ بہتر - ہم تو ایسے موقع خوشی کے ساتھ ڈھونڈھا ہی کرتے ہین وہ وہ کارستانیان دکھاؤن کہ عش عش کرنے لگے قوت سر دست اور بازوے توانا کو دیکھیگا اگر شادی پر راضی نہوجائے تو ہمارا ذمہ - بڑی بے صبری سے انھون نے تین دن کاٹے - تین دن تین سو سال معلوم ہوے اب اس زمانے کو ختم ہوتے دیجیے اور بدھو کا حال سنیے کہ گورنری چھوڑ کر گدھے پر سوار ہوے جسپر سے وہ دنیا بھر کے جزیرون کی گورنری کو ترجیح دیتے تھے -

یہ اپنے جزیرے سے چند ہی قدم پر گئے ہونگے کہ چھ فقیر ملے جو گاتے ہوے بھیک مانگتے ہین ہاتھون مین لمبی لمبی لکڑیان لیے ہوے - جب قریب آئے تو یہ سب قطار باندھ کے آئے اور گا کر مانگنے لگے - بدھو انکی بولی نہ سمجھے - صرف ایک لفظ سے سمجھے کہ خیرات مانگتے ہین مونج کہتا ہی کہ بدھو نظر بڑے فیاض تھے - انھون نے آدھی روٹی اور کچھ پنیر اور انگور دیے - یہ انھون نے خوشی کے ساتھ لے لیے اور کہا (امبتو - امبتو) بدھو نے کہا ہم امبتو وبتو نہین سمجھتے - انھون نے تھیلی دکھائی اس سے بدھو سمجھ گئے کہ روپیہ مانگتے ہین اشارے سے کہا روپیہ پاس نہین ہی - اتنے مین ایک فقیر نے آگے بڑھ کے انکی کمر پکڑ کر کہا ہم بھی کیا خوش نصیب ہین بعد مدت اپنے بڑوسی بدھو کو دیکھا ارے یار پہچانا - بیشک تم بدھو ہو - نہ کچھ نشہ مین ہون نہ خواب مین بدھو متحیر کہ یا الٰہی یہ کون ہی - اجنبی آدمی - نام لیا - لپٹ گیا - غور سے دیکھا مگر نہ پہچانا - اُسنے کہا ارے یار تم اسقدر جلد اپنے قصبے کے دوکاندار دنیا کو بھول گئے - بدھو نے پھر غور کر کے دیکھا اور پہچانا اور گدھے ہی پر سے بغلگیر ہوا اور کہا ارے کمبخت اس بھیس مین تجھے کون پہچانے - سنو تو تم یہان کیونکر پھر رہے ہو تم تو جلاء وطن کیے گئے تھے - وہر لیے جاؤ گے - اسنے کہا جبھی تو ایسا بھیس بدلا کہ تم تک پہچان سکے - سامنے جلو وہان اور لوگ بھی ہین - وہین کھاؤ اور ہماری بیتی سنو - تمنے سنا ہوگا کہ بادشاہ کے اشتہار سے ہم مصیبت زدون کو تباہی کے ساتھ بھاگنا پڑا تھا -

بدھو راضی ہوگئے یہ ایسی باتون مین کب چوکنے والے تھے - دنیا نے اپنے ساتھیون سے کہا اور سب جا کے سڑک سے دور ایک باغ مین جو بہت گھنا تھا بیٹھے - لکڑیان رکھدین اور فقیری لباس اُتار کر صرف کرتے پہنے رہے سب جوان اور ہنس مکھ لوگ تھے دنیا البتہ ذرا معمر تھے دُوب کو دسترخوان بنا کر اُسپر روٹی اور تلی ارویان اور پنیر اور نمکدانی اور سور کا بھنا ہوا گوشت اور چھریان رکھین اور سب نے ایک ایک بوتل نکال کر بوتل ہی سے شراب پینی شروع کی

آسمان کیجانب گردن کی اور چڑھا گئے - دنیا کی بوتل مین بدھو بھی شریک ہوے اور حکومت جانے اور زخمی ہونے اور پٹنے کا سب حال بھول گئے - واہ ری شراب - اُسکے ساتھ کھانا بھی ہوتا جاتا تھا اور ایک فقیر نے روہو مچھلی کا قورمہ بھی نکالا - سب سے زیادہ لطف دینی والی چیز شراب تھی اگر یہ نہوتی تو کوئی لطف نہ آتا - اب ع - نے غم درد نے غم کالا + شراب بھی ہو اور گوشت بھی ہو - احباب بھی ہین اور کنج تنہائی تو ہی ہی - بدھو بھی انھین لوگون کی طرح بوتل سے شراب ڈھالنے لگے - انکو یہ مثل خوب یاد تھی کہ جیسا دیس ویسا بھیس - آپس مین چہل مذاق بھی ہوتا جاتا تھا - اور قہقہے پڑتے تھے - کسی نے کہا بدھو یار تم بھی خوشبو ہی پر پہونچتے ہو - مانتا ہون واللہ - بدھو نے کہا مفت راچہ گفت - مفت کی تو قاضی کو بھی حلال ہی - پی پلاکر سب دوب پر سوئے مگر بدھو اور دنیا جاگتے رہے ان لوگون نے کم بھی پی تھی کیونکہ ایک بوتل مین دو شریک ہو گئے تھے - اور باتین بھی کرتی تھین - دونون علحدہ جاکے گفتگو کرنے لگے - دنیا نے کہا - بھائی بدھو کہ بادشاہ کے اشتہار نے ہماری کل قوم کے دلون پر کسقدر خوف پیدا کیا تھا خلاصہ یہ کہ ہمکو بھاگنا پڑا - اور اشرفیان جو ہمارے پاس تھین وہ ہمنے ایک مقام پر دفا دین اور خوب سیاحی کی پہلے بمبئی گئے وہان سے جزیرہ پیرم گئے وہان دو مہینے رہے وہان سے ہندوستان آئے - کرانچی بندر مین اُترے سندھ کی سیر کی - پنجاب گئے وہان ضلع جہلم مین گئے - وہان ایک قصبہ بھون ہی وہان چھپے رہے وہان سے اودھ آئے - انھونہ ایک قصبہ ہی اسمین رہے - غرضکہ اب یہ بھیس بدلا - اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو خدا کی قسم بڑی مدد ملے - اشرفیان کھود کے نکال لین تمکو بھی سو اشرفی دین -

بدھو - ارے بھائی مین دو کرور اشرفیان چھوڑ کے آیا ہون مین کس سے کہون بھائی

دنیا - کیا دو کرور اشرفیان چھوڑ دین دو کرور اشرفیان تو ساری خدائی مین نہونگی اور آپنے چھوڑ کیون دین -

بدھو - ارے یار جزیرے کے گورنر ذیجاہ ہو گئے تھے مگر جزیرون کی گورنری اور نفس کشی کے ایک معنی ہین ڈاکٹر ہر وقت سر پر موجود - یہ نہ کھاؤ وہ نہ کھاؤ - یہ اُٹھا لیجاؤ - وہ اُٹھا لیجاؤ بھوکون مرو - اور کام اس کثرت سے کہ مرنے تک کی فرصت نہین اور اگر غنیم آئے تو مسلح ہو - اور یہان کسان آدمی - تلوار ڈھال کیا جانین -

دنیا - تم تو یار پاگلون کی سی باتین کرتے ہو - ارے گورنری اور تم - آدمیان گم شدہ ندلک

خدا خر گرفت + اور وہ جزیرہ ہو کہان ؟ -

بدھو - یہان سے کوئی تین کوس پر ہی آج ہی تو وہان سے بھاگا - ابھی آتا ہون -

دنیا - جزیرہ جانتے ہو کسے کہتے ہین - ٹاپو کو - اور ٹاپو سمندر مین ہوتا ہی یہان ٹاپو کجا معلوم ہوتا ہی خلل دماغ ہو گیا ہی - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

بدھو - بھائی صاحب آپ اپنی راہ جائیے اور ہم اپنی راہ جائینگے ہم تھا یا را رکسی پر ہرگز افشا نہ کرینگے - ہمکو ضروری کام نہوتا تو ضرور ساتھ چلتے ہمکو بھی اشرفیان ملنین تم بھی فائدے مین رہتے

دنیا - ارے یار ہم اصرار نہین کر سکتے مگر یہ بتاؤ کہ جب میری بی بی اور بچی چلی گئین تو تم قصبے مین تھے یا کہین باہر چلے گئے تھے -

بدھو - گھر پر تھا - تمھاری لڑکی ایسی خوبصورت اور خوش ادا تھین کہ تمام شہر زیارت کو جاتا تھا اور سب کہتے تھے کہ اس سے بڑھ کے خوبصورت دوسرا نہین ہی - جاتے ہوئے بہت روئی اور سب سے گلے ملی اور کہا میری بہبود کے لیے خدا سے دعا مانگو میرا سا سخت دل آدمی تک رویا - اکثرون نے چاہا کہ جا کے راہ سے چھین لائین مگر بادشاہ کے حکم سے خوف معلوم ہوتا تھا وہ مہاجن جو نیل گاے کی جوڑی پر نکلتا تھا اس پر جان دیتا تھا اسکو بڑا ہی رنج ہوا جب وہ گئی تب سے گاؤن مین اس مہاجن نے صورت نہین دکھائی معلوم ہوتا ہی اس فکر مین گیا ہی کہ اسکو بھگا لائے -

دنیا - مین بھی جانتا تھا کہ وہ میری لڑکی پر مرتا ہی اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ لڑکی بڑی سیدھی اور نیک ہی - قومیت کے اختلاف کے سبب سے انمین میل نہین ہو سکتا تھا وہ کبھی اس سے ہنس کے بھی نہ بولی -

بدھو - تو دونون مین دل نہ ملیگا - اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون میرے آقا خدائی فوجدار منتظر ہونگے -

دنیا نے کہا اچھا بھائی بدھو تم جاؤ خدا حافظ ہی - دونون بغلگیر ہوے اور بدھو گدھے پر سوار ہو کر روانہ ہوا -

فصل - ۵۵

دنیا کے پاس دو رات رہنے کے سبب سے بدھو اُس دن خدائی فوجدار اور رئیس نامدار نہ ملنے کوس بھر محل رہگیا تھا مگر شب تاری کی وجہ سے انھون نے چاہا کہ کہین سڑک سے الگ سو رہین - مگر بدنصیبی سے ایک غار مین مع گدھے کے گرے لیکن ویسے ہی گدھے نے قدم

جا ملے اور یہ اچک کے نکل آئے۔ انھون نے خدا کا شکر ادا کیا کہ جان بچی اور چوٹ بھی نہیں آئی اور ادھر اُدھر ہرن کو دیکھا تو فضل الٰہی شامل حال۔ مکرر شکر یہ ادا کیا کیونکہ انکو یقین ہو گیا تھا کہ ہزار ہا ٹکڑے ہو جائینگے۔ اب گدھے کو نکالنے مین تو نہین نکلتا یہ بڑی مشکل ہوئی۔ کہا دنیا مین جو پیدا ہوا ہی اُسکو انواع و اقسام کی مصیبتین سہنی پڑتی ہین۔ کون جانتا تھا کہ جو شخص ابھی گورنر تھا اور ہزار ہا آدمیون اور رعایا کا مالک وہ آج گڈھے مین گریگا اور یہ حال ہوگا۔ اب ہم دونون مرے گدھا تو زخم اور صدمے کے سبب سے اور مین گدھے کے رنج مین فوجدار بھی کیا خوش نصیب آدمی ہین۔ غار مین گرے بھی تو کون سے وہان انواع و اقسام کی نعمتین دیکھین اور ہم گرے تو اس مصیبت مین۔ اپنا اپنا نصیب ہی۔ انھون نے خوبصورت خوبصورت عورتین اور پیش بہا اشیا دیکھین۔ ہم یہان غالباً سانپ بچھو دیکھینگے۔ جو کچھ ہو بیٹا گدھے اگر تمھاری جان گئی تو ہماری جان بھی تمھارے ساتھ ہی جائیگی۔ اکیلے نہ مرینگے اور تاریخ مین لکھا جائیگا کہ بدھو اور انکا بیٹا گدھا دونون نے مرتے دم تک ساتھ دیا۔ ایسے عاشق ایک دوسرے کے تھے ہماری قومی طالع ہمین یہان لائی ورنہ اگر اپنے گھر مین مرتے تو کوئی وقت پر پانی دینے والا تو ہوتا اور دم آخری کسی کے زانو پر سر رکھ کر آرام سے تو مرتا۔ اے نور چشم راحت جان تو ہی اس مصیبت کے وقت میرا ساتھی ہی اگر زندگی باقی ہی تو دانہ دونا کر دونگا۔ اسوقت بس ہم ہین اور تم ہو۔ اور اللہ کا نام ہی۔

اب جو غور سے دیکھتے ہین تو خود بھی گڑھے کے اندر ہین۔ گدھا نیچے۔ خود ذرا اوپر۔ جل جلالہ پر روتے اور غل مچاتے تھے اور گدھا چپ چاپ سنتا تھا تمام شب گریہ وزاری مین بسر کی صبح کو دیکھتے ہین کہ ع۔ کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہی۔ گدھے کا اوپر سے ہٹنا اور بلا اعانت گڑھے سے نکلنا اتنا زیادہ محال اب انھون نے جان بوجھ کے بہ آواز بلند غل مچانا شروع کیا کہ شاید کوئی سنے مگر بے سود وہ راستہ بہت ہی کم چلتا تھا۔ یقین ہو گیا کہ یہین قبر بنی۔ گدھا دل کی آنکھون سے روتا تھا رونی نکال کے انھون نے گدھے کو دی اور گدھے نے کھائی۔ بدھو نے اسکو مثل سنائی۔ اگر آدمی چاہے کہ درد و رنج مین جی کو سنبھالے۔ تو ضرور ایک ٹکڑا روٹی کھالے۔

آخر کار خدا خدا کر کے ایک دروازہ سا پچھم جانب دکھائی دیا اور اسکے اندر حضور داخل ہوئے تو دیکھا کہ اندر ہی اندر راستہ اس غار مین دور تک چلا گیا ہی۔ گدھے کو لیکے چلے روشنی خاصی تھی مگر تھوڑی دور پر پھر اندھیرا ہو گیا۔ ٹٹول ٹٹول کے چلے ہی گئے فوجدار نے حوبا مین غار بزرگ کی بیان کی تھین وہ بار بار یاد آتی تھین اور ہر مقام پر خوف تھا کہ مبادا زمین دھنس جائے اور یہ بھی

اسکے اندر دھنس جائین - تخمینہ کیا تو یہ اپنے نزدیک کوس بھر کے قریب آگئے ایک مقام پر روشنی سی معلوم ہوئی سمجھے کہ دوسری دنیا کا راستہ آگیا -

مورخ نے اس مقام پر جاکر بدھو کا ذکر چھوڑ دیا اور بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ فوجدار صاحب کا حال قلمبند فرمایا جناب خدائی فوجدار صاحب بہادر اس دن کے بڑے شوق سے منتظر تھے جو جنگ کے لیے مقرر تھا کہ اس خواص کی لڑکی کے ساتھ جو بے ادبی اسکے مصنوعی عاشق نے کی تھی اُسکی سزا دین - ایک روز صبح کو گھوڑے پر سوار اس غرض سے باہر نکلے کہ جنگل کے لیے ذرا مشق کرلین کہ ایک مقام پر جنگ سے دو ایک روز قبل گھوڑا ذرا دھنس جانے کو تھا کہ انھون نے باگ کھینچی کرلی ورنہ ایک غار کے اندر مع گھوڑے کے دھنس جاتے گڑھے کی جانب دیکھا تو دو تین سی سنائی دی - ذرا اور قریب گئے تو آواز یہ آئی ارے کوئی خدا ترس آدمی یہان ایسا ہی جو رحم کھائے اور مجھے اس گڈھے سے نکالے غور کرکے سنا تو بدھو کی سی آواز آئی کہ ارے مین کورنر سابق بڑی تکلیف مین ہون - فوجدار نے بآواز بلند کہا - اس غار مین سے کسکی آواز آتی ہی کون پکارتا ہی - اسکے جواب مین گڑھے سے آواز آئی - سوا مجھ ستم زدہ کے اور کون ہوسکتا ہی - مین مصیبت رسیدہ بدھو نفر گورنر ہون - مصاحب خاص نامی گرامی یل ذیجاہ خدائی فوجدار شیر افگن فوجدار کو اور بھی استعجاب ہوا سمجھے کہ بدھو مر گئے اور اُنکی روح تو یہ کرنے آئی ہی - انھون نے کہا تمکو خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ کون ہو - اگر کسی کی روح ہو اور عذاب مین ہو تو بتاؤ مین تمھارے لیے کیا کرسکتا ہون کیونکہ میرا پیشہ یہی ہی کہ ہر مظلوم اور مصیبت زدہ کو مدد دون اور غربا اور بے بسون کے کام آؤن - اور اُنکے لیے جنگ کرون -

آواز آئی کہ (ارے یہ رنگ گفتگو تو میرے آقا فوجدار کا ہی - کوئی دوسرا ہو ہی نہین سکتا -) فوجدار نے کہا - ہان مین فوجدار شیر افگن ضرور ہون اور میرا پیشہ یہ ہی کہ مصیبت کے وقت انسان کے کام آؤن چاہے زندہ ہو چاہے مردہ - بتاؤ تم کون ہو اگر بدھو ہو اور مر گئے ہو اور روح کی مخلصی چاہتے ہو تو صاف صاف بیان کردو - ہمت مردان مدد خدا - آواز آئی (خدا گواہ ہی کہ مین بدھو نفر حضور کا غلام ہون - زندہ صحیح و سالم ہٹا کٹا - مین عمر بھر نہین مرا - اس جزیرے کی گورنری بوجوہ چند - درچند جنکو وقت فرصت بیان کرونگا - چھوڑ کر یہان آیا ہون - اس غار مین مع حمار وفادار گر پڑا - گدھا بھی یہان ہی اتنے مین گدھے نے فوراً سینیو سینیو کی آواز لگائی - واہ رے گدھے گو یا سمجھ گیا - آخر گدھے کا گدھا تھا یا نہین - فوجدار نے جو گدھے کی آواز سنی تو کہا کہ گواہ معتبر ہی

آواز پہچانی - بدھو گھبراؤ نہین - شہزادی کا مکان سامنے ہی مین وہان سے لوگون کو بلاتا ہون وہ تمکو اس غار سے نکالینگے جسمین تم اپنے گناہون کے سبب سے پڑے ہو - بدھو نے کہا از برائے خدا جلد جائیے اور جلد لائیے - زندہ درگور ہون اب زیادہ اسکا برداشت کرنا محال ہی خوف الگ مارے ڈالتا ہی -

فوجدار نے جاکے اپنے میزبانون کو اطلاع دی اور انکو یہ سنکر بڑا استعجاب ہوا مگر پھر سوچے اس غار بزرگ مین جو مدت العمر سے فلان مقام پر ہی ضرور گر پڑا ہوگا - مگر سمجھ مین نہ آیا کہ گورنمنٹ بغیر ہماری اطلاع کے کیونکر چھوڑ دی - لوگ رسی اور چارپائی لیکر گئے اور بہزار دقت بدھو کو اس غار تیرہ و تار سے نکالکر روز روشن مین لائے اور گدھے کو بھی نکالا - انکو دیکھکر ایک طالب علم نے کہا خدا کرے نالائق گورنر جتنے ہین وہ سب اسی طرح اپنی گورنمنٹون سے نکالے جائین جسطرح یہ گنہگار آدمی اس غار کے قعر سے نکالا جاتا ہی بھوکا پیاسا سانجان اور مفلسا بیگ) یہ بولے ای گونگے اور کوسنے والے آدمی - ابھی تھوڑے ہی زمانے کی بات ہی کہ مین ایک جزیرے کا گورنر تھا جہان دو دو دن تک ایک ٹکڑے روٹی اور پنیر پر بسر کی - ڈاکٹرون نے بھوکون مارا اور دشمنون نے ہڈی پسلی کا برادہ صندل بنایا - اور رشوت درکنار ایک ادھی تنخواہ کی بھی پائی - مگر ع - کارے کہ خدا کند فلک را چہ مجال + ہم تو اللہ میان کی گاے ہین لیکن -

تلسی برا نہ مانیے کہ جو گنوار کہ جاے	جیسے گھر کا نا بدا بھلا برا ہی اے

فوجدار نے کہا بدھو کسی جاہل کے کہنے کا برا نہ مانو - تمھارا تو دل صاف ہی یس لوگون کو بکنے دو - اگر کوئی گورنر مالا مال ہوکے آیا تو لوگون نے کہنا شروع کیا کہ اسنے خوب رشوت لی اور اگر خالی ہاتھ آیا تو خندہ زنی ہونے لگی کہ اس گدھے سے بڑھ کے بھی کوئی گدھا ہوگا گورنری کرکے بھی جوتیان ہی چٹخاتے آئے ہین - بدھو بولے یہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ لوگ ہمکو گدھا کہینگے مگر چور نہ کہینگے -

یہ گفتگو ہوتی جاتی تھی اور فوج طفلان مفت ساتھ تھی اس برزخ سے حضور شہزادے کی ڈیوڑھی پر آئے اور دونون میزبانون کو استقبال کے لیے پھاٹک پر پایا - بدھو نے کہا آپ لوگ جائیے مین جب تک گدھے کے دانے گھاس کا سامان نہ کرلونگا نہ آؤنگا یہ بیچارہ رات بھر حیران رہا - اسکے بعد جاکے شہزادی اور شہزادے کے قدمون پر گر پڑے اور کہا - ای آقا وزوجہ معظمۂ آقا حضور کے حکم سے غلام نے جزیرے کی گورنری قبول کی - مگر جیسا مفلس گیا ویسا ہی مفلس آیا - نہ کچھ کھویا نہ پایا البتہ انکا انتظام اچھا کیا یا برا اسکے گواہ موجود ہین - مین نے شکوک رفع کیے مقدمے فیصل کیے اور بھوکون مرا

کیونکہ وہ بدبخت ظالم مجھے کھانے نہین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جزیرون کے گورنرون کو کم خوراک ہونا چاہیے دشمنون نے حملہ کیا۔ شبخون مارا جزیرے والے کہتے ہین کہ ہمارے بازوے قوی اور قوت سرد ست سے انکو شکست ہوئی وہ خداشناس لوگ ہین جھوٹ کیون کہتے۔ مگر اب سے آئے گھر سے آئے یہان اب کان پکڑتے ہین گورنری سے بدتر کوئی کام نہین ہی۔ کام بہت اور کھانا ندارد اور خوف ہر دم ہر گھڑی۔ کل مین جزیرے سے روانہ ہوا۔ وہی سڑکین وہی بازار وہی مکان وہی چھتین وہی کھڑکیان جھوٹ کے آیا ہون جو پہلے تھین نہ کسی کا قرضدار ہون نہ زردار۔ گو وضع قوانین کا جی چاہتا تھا مگر سچا کہ ع۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ؎ کا معاملہ ہوگا۔ جزیرے سے صرف گدھا میرے ہمراہ تھا اور بس۔ ایک غار مین گزارات بھر چلا یا کیا مصیبت پر مصیبت بڑی فوجدار کمک کو نہ آئین تو ہم پاتال کی خبر لائین۔ دس دن کی گورنری مین یہ تجربہ ہوگیا کہ اگر کوئی گورنری دے تو کوئی قبول نہ کرے۔ صرف جزیرے ہی کی نہین۔ تمام دنیا کی بھی ملے تو لات مارے مین حضور کے قدم کی جوتیان ہون۔ بلکہ بخشے جو ہالنڈورا ہی ہو کے جیے گا تین پھر اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوا پیٹ بھر کے کھانا تو ملتا ہی۔ پلاؤ نہین جنا ہی سہی۔

بدھو خدا خدا کر کے خاموش ہوے اور لمبی چوڑی تقریر ختم کی۔ فوجدار کو خوف تھا کہ مبادا بہت کچھ بیہودہ بکین مگر جلد بخیر گزشت اسکا انھون نے شکریہ ادا کیا رئیس نے بدھو کو گلے لگا کر کہا واللہ اسمین دلی رنج ہوتا ہی کہ اسقدر جلد آپ نے گورنمنٹ چھوڑدی مگر ہم آپ کو کوئی اور عہدہ اپنے ملک مین دینگے جسمین کام کم آرام بہت ہو۔ شہزادی نے بھی کہا ہم تمھاری تکلیف کا معاوضہ کر دینگے تم بہت زخمی ہوے ہو۔

فصل - ۵۶

رئیس اور رئیسہ خوش تھے کہ بدھو نفر کی گورنری کا لطف بہت اچھا رہا اور جو جزیرہ انکو دیا تھا اُسکی گورنمنٹی انھون نے خوب نباہی۔ اُسی روز داروغہ بھی آگیا اُسنے پوست کندہ کل حال بیان کیا اور غنیم کی حملہ آوری اور خفیف سی زدوکوب کی کیفیت سُنکر دونون کمال محظوظ ہوے کہ مارے خوف کے بدھو بھاگ آئے۔

اب سنیے کہ جنگ گاہ روز معہودہ آن پہونچا اور رئیس تامدار نے اپنے سوار کو سمجھا دیا کہ خدائی فوجدار کو زیر کرنا مگر نہ مارڈالنا نہ زخمی کرنا۔ فوجدار سے کہا اپنے نیزے سے لوہے کے سرے نکال لو کہ اس جنگ مین خون خرابہ نہونا چاہیے۔ فوجدار نے کہا بہتر۔ جو راے ہو ہمتو ہر طرح

سے لڑنے کو تیار ہین -

آخر کار روز معہودہ آیا - بڑے معرکے کا دن تھا - رئیس کے حکم سے باغ کی املاک کے سامنے ایک چبوترہ بنگیا تھا اور اسپر شامیانہ نصب ہوا اور امین جنگ کے میر فیصلی پانچ اور مستغیثہ خواص اور اسکی لڑکی یہ سب بیٹھے اردگرد کے قصبون سے لوگ جوق جوق جمع ہوے کہ اس جنگ کو دیکھین جسکا نام بھی آجتک کسی زندہ یا مردہ نے نہین سُنا تھا -

سب سے پہلے دنگل مین مہتمم جنگ آیا - دیکھا کہ زمین ہموار ہی چوطرفہ خود گیا اور دیکھا کہ کہین کوئی ایسی جگہ تو نہین ہی جہان بے ایمانی سے کسی نے پولی زمین رکھی ہو کہ مخالف گر جائے اسکے بعد مستغیثہ اور اسکی لڑکی دونون برقع پوش آئین اور بڑے تردد کا اظہار حرکات و سکنات سے کیا - بعد ازان فوجدار صاحب آئے اور اسکے کچھ عرصے کے بعد انکا مخالف بڑے کروفر کے ساتھ آیا - ڈھول اور تاشے اور نوبت خانہ بجتا ہوا - اور نقار خانون کے گھوڑون ٹاپون کی آواز دو کوس سے سُنائی دیتی تھی - جس عرابی پر یہ سوار تھا وہ جہان پر جاتا تھا دھرتی دھکتے لگتی تھی - سر سے پانون تک مسلح - اونچی بنا ہوا سینہ چوڑا چوڑا - چیتے کی سی کمر شیر کا سا پنجہ ع - بہ ہیکل قوی چون تناور درخت + رنگ بھورا اور چہرے پر بھائیان - شہزادے نے بہت اچھی طرح ہدایت کر دی تھی کہ اس اس طرح پیش آنا سمجھا دیا تھا کہ خبردار فوجدار پر چوٹ نہ آنے پائے مگر اپنے آپ کو بھی بچائے رہنا ورنہ موت رکھی ہوئی ہی اگر جنگ جوش کے ساتھ ہوئی تو غضب ہی ہو جائیگا - مخالف آن کے مستغیثہ کے قریب بیٹھا اور غور سے دیکھنے لگا کہ مجھے کون اپنا شوہر کہتی ہی -

جنگ کے فوجی منتظم نے خدائی فوجدار کو آواز دی اور انکے مخالف کے روبرو پوچھا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ فوجدار تمھاری طرف سے تمھاری پیروی کرین - اُنھون نے کہا بیشک - انکی کارروائی مثل ہماری ساختہ پرداختہ کارروائی کے ہوگی انکو پورے پورے اختیار رہینگے رئیس اور رئیسہ ایک اونچی جگہ پر جو خاص اسی لیے بنوائی گئی تھی متمکن ہوے تماشا گاہ یعنی جنگاہ مین دو رتک تل رکھنے کی جگہ نہین تھی لوگ بڑی خوشی سے گئے کہ اس نئی قسم کی جنگ کو دیکھین جو دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی - شرط یہ تھی کہ اگر فوجدار فاتح ہون تو مخالف کو مجبور ہو کر اس خواص کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنی پڑیگی اور اگر شکست کھائی تو وہ آزاد ہو جائیگا اور عورت اسکو شادی پر مجبور نہ کریگی - اور بس -

مہتمم جنگ نے دونون کی مساوی رعایت کے ساتھ کھڑے ہونے کا بندوبست کیا کہ تم یہان رہو اور تم یہان رہو۔ بگل ہوا اور باجا بجنے لگا۔ زمین گھوڑون کی ٹاپون سے ہلنے لگی تماشائیون کے دل دھڑ دھڑ کرتے تھے کہ دیکھین کسکی جان پر بن آتی ہی اور کیا ہوتا ہی خدائی فوجدار اپنی معشوقہ ماہ سیما کو یاد کر کے منتظر تھے کہ ادھر جنگ کی جھنڈی کو اشارہ ہوا اور ہم جٹ جائین۔ انکے مخالف کے اور ہی خیال تھے اُسنے جو اپنی قتالہ کی طرف نظر ڈالی تو حسن خداداد کا عاشق ہوگیا اور عشق خانہ برانداز نے انکے دل مین جگہ کرلی۔ اور اب یہ اندھے ہوگئے۔ خدائی فوجدار کی برچھی کے پیچھے اثر کرنی اس پری کی نگاہ کی برچھی پہلے ہی سے آرپار ہوگئی۔ دیکھتے ہی گھائل ہوگیا۔

عشق در آمد زور گفت سلام علیک		عقل برون شد زسر گفت سلام علیک	

یہ تو معشوقہ پری وش کے گھورنے مین پڑے تھے۔ ۵

اسقدر یاد وہ الفت نے کیا ہی مدہوش		مجھکو اپنے سر و پا کی ہی خبر کچھ بھی نہین	

ادھر جھنڈی سے اشارہ کیا گیا اُدھر خدائی فوجدار تیر کی طرح پہونچے اور بدھو نے آواز دی ای شاباش۔ مرحبا۔ خدا کو سونپا آج شمشیر شجاعت کے جوہر دکھاؤ۔ تم برسرحق ہو گو مخالف نے دیکھا کہ فوجدار صاحب بڑھتے آتے ہین۔ ع نہ ہلدہ ٹلدہ نہ جنبد زجاے مخالف نے منتظم جنگ سے پوچھا کہ یہی شرط ہی تاکہ اگر ہم شکست پائین تو اس نازنین کو بیاہ لین اسنے کہا جی ہان۔ مخالف نے کہا ہم ہارے۔ ہم اس نامی یل نامدار کا مقابلہ نہین کرسکتے۔ اب ہمارا اس پری کے ساتھ نکاح ہوجائے۔ بدھو تو چاہتے ہی تھے کہ جنگ نہو۔ انھون نے کہا بیشک عہد کے مطابق ضرور شادی ہونی چاہیے۔ خود اور جنگی وردی مخالف نے گھوڑے ہی پر سے اُتار ڈالی تو خواص اور اُسکی لڑکی نے غل مچاکر کہا (فریب فریب۔ دغا دغا۔ یہ وہ شخص نہین ہی) اتنے مین مخالف نے جاکر اُس نوخیز کی مان سے کہا۔ ہم راضی ہمارا خدا راضی۔ بے جھگڑے کے ہم شادی کرنے پر تیار ہین۔ ع۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کون دے۔ فوجدار نے للکارا کہ شادی ضرور ہونی چاہیے۔

اب فوجدار نے آکے مخالف سے کہا (جوان کیا ہمت ہار گئے عورت کے پیسہ مین بہادری کو خاک مین ملا دیا۔ واہ) بدھو بولے حضور انکی راے سے ہمکو اتفاق ہی جو ہیا کو جو کچھ دینا ہو وہ بلی کو دے دو بس کوئی دقت نہوگی۔ اور اُن عورتون کے پاس جاکر کہا بی بی یہ وہی شخص ہی۔ مگر جادوگرون نے تمکو دق کرنے کے لیے یہ بہتھکنڈے کیے ہین۔ ایک بڑے

نامی بہادر کو ہمارے آقائے نامدار نے شکست فاش دی تو جادوگروں نے اسکی صورت بدل کر طالب علم کی صورت بنادی اور انکی معشوقہ پری وش کو گنوار بنا دیا۔ اسپر خواص نے کہا اچھا اسی کے ساتھ ہماری لڑکی کی شادی سہی۔ بی بی بن کے رہنا اس سے بہتر ہی کہ مایوسی مین زندگی بسر ہو۔

اب فیصلہ یہ ہوا کہ جو اصل شخص ہو اُسکی تلاش ہو اور دس بارہ دن مین مخالف کی صورت بدل جاے اور اصل آدمی یہی ظاہر ہون تو انکے ساتھ شادی ہو کیونکہ جادو کا اثر ایک ہفتے سے زیادہ نہین رہ سکیگا۔ دو ہفتے کے لیے میان مخالف قید کیے جائین فوجدار صاحب کی فتح کا بابا بجنے لگا۔ تماشائی تماشا دیکھنے گئے تھے مایوس ہوے کہ نہ تلوار چلی نہ بھالا چلا اور طفلی ہی کیا جب کبھی کوئی بوٹیان پٹتے نہ دیکھین اسکول کے لڑکون کا قاعدہ ہی کہ جب کبھی کسی کو پھانسی چڑھتے دیکھنے جاتے ہین اور سنتے ہین کہ پھانسی کا حکم منسوخ ہوگیا تو بڑا رنج ہوتا ہی۔ پھر چھٹ گئی۔ فوجدار اور رئیس گھر واپس گئے۔ مخالف قید۔ خواص اور اسکی لڑکی بڑی خوش ہوئین کہ گو اصل مجرم نہ ملا۔ مگر شادی تو ہوگی۔ کسی کے ساتھ سہی۔

فصل ۔ ۵۷

خدائی فوجدار صاحب نے اب ٹھان لی کہ چاہے جو کچھ ہو ہم اس آرام کی زندگی پر بسر کرینگے پڑے پڑے مفت کی روٹیان توڑتے ہین ہاتھ پیر ہلاتے ہین۔ خدا کو کیا صورت دکھائینگے۔ ایک دن رئیس سے اجازت کے طالب ہوے اور دونون میزبانون نے افسوس اور قلق کے ساتھ اجازت دی۔ رئیسہ نے بدھو کو اُسکی بی بی کا خط دیا اور بدھو اسکا مطلب سُنکر رونے لگے کہ ہاے گورنری کا لطف ہماری بی بی نے نہ اُٹھایا اور ہمکو اب پھر اپنے سودائی کے ساتھ جان کھپی کرنی پڑی شکایت ہی کہ بی بی نے شہزادی کو جھڑ بیری بھیجدی اگر نہ بھیجتی تو ہمین رنج ہوتا۔ وہ جھڑ بیری ہی سہی۔ ماں کا بان بھلا۔ احسان فراموشی تو نہین کی۔ الغرض جس حیثیت سے مین جزیرے کے اندر گیا اسی قطع سے باہر واپس آیا۔ برہنہ پیدا ہوا تھا۔ برہنہ ہون۔ نہ لیا نہ دیا مگر اس مقام سے جانے کا بڑا رنج ہی میان بدھو نفر دل سے یہ باتین کر رہے تھے کہ خدائی فوجدار سر سے پانون تک مسلح ہوکر آن موجود ہوے۔ ادھر اُدھر سے لوگ انکے دیکھنے کو جمع ہوگئے۔ رئیس اور رئیسہ بھی آئے۔ بدھو گدھے پر سوار مگر بہت ہی خوش۔ رئیس کے دارو غہ نے انکو سفر خرچ کے لیے دو سو اشرفیان دین اور فوجدار اس حال سے واقف نہ تھے اور سب انکی زیارت

کرنے آئے تھے کہ اتنے مین وہ خواص جوان پہ عاشق ہوئی تھی آئی اور حسرت کے ساتھ یون گانے لگی۔

ارے بے رحم تو جاتا کہان ہی — خبر ہی کچھ کہ روتی کون یان ہی — نہ بچھ ہون نہ کچھ مین تاب ہون یا
ذرا تو روک لے للہ رہوار — یہ عجلت کیا ہی کیون جلدی پڑی ہی — خراب خستہ یان بندی کھڑی ہی
مصیبت پر مری کچھ رحم کھاؤ — مہینے دو مہینے بعد جاؤ — کرو اب رحم میری بے لبسی پر
کرو اب رحم میری بے کسی پر — مجھے غارت کیا اس عشق نے ہی — پڑا پالا ہی اک بیرحم سے ہی
مین ہون فرہاد تو شیرین اگر ہی — خطا گر کچھ ہوئی بندہ بشر ہی — حقارت سے نہ دیکھو مجھکو جانی
سنو بیتی مری بیتی زبانی — تمھین دیکھا ہی جب سے آنکھ بھر کر — ہوا ہی دل ہمارا عشق کا گھر
دہائی ہی گیا چوری مرا دل — کسی کھوٹے نے پایا ہی کھرا دل — فقط دل ہی نہین اُسنے چُرایا
فقط دل ہی نہین اُسنے اُڑایا — اُڑائی ٹوپیان بھی مخملی تین — چرا کر لیگیا طنبورہ اور بین
عجب اس دیس کی ہی ریت یہ واہ — کہ چوروں اور ٹھگون کو کہتے ہین شاہ — جو بدھو ساتھ ہی مکار و بیعیب
ٹھگون کی ہی وہ بڑھیا بیشک دیس — پڑین جوتے یہ اسکے کوڑے ہر روز — گہن سے تب چھٹے ماہ شب افروز
گورنر بنکے پہونچے آپ ٹاپو — وہان چندیا بنی کوہ سپاٹو — ارے گھامڑ گدھے تو اور گورنر
چھٹے دُور ہو خدا کی مار تجھپر — خدائی فوجدار نا مورے — صبا پیغام میرا جاکے کہدے
کو تڑپانے سے کیا حاصل ہی پیارے — ہمارے تم بنو اور ہم تمھارے — جو مانو تو ہی احسان گر نہ مانو
خدا غارت کرے تمکو جہان ہو

فوجدار غور سے سُن رہے تھے جب اُسنے اشعار ختم کیے تو بدھو کی طرف مخاطب ہوکر کہا یہ کیا کہتی ہین بھئی یہ مخملی ٹوپی کیسی اور بین کی چوری چہ معنی دارد۔ بدھو بولے ٹوپیان تو ہین مگر بین اور طنبورے کا حال نہین معلوم۔ رئیس نے دل لگی دل لگی مین کہا کیون صاحب یہ چوری اور سینہ زوری۔ ٹوپیان اور بین اور طنبورہ ابھی دے دو یا ہمسے جنگ کرو۔ فوجدار نے کہا لاحول ولا قوۃ۔ یہ تمسخر کشون کا کام ہی۔ بھلے مانس کہین احسان فراموش ہوتے ہین۔ آپ براہ تلوار نکالون۔ ٹوپیان بدھو نفر کہتے ہین کہ اُنکے پاس ہین وہ لے لیجیے طنبورہ اور بین نہ ہمارے پاس ہی نہ بدھو نفر کے پاس بندہ نہ کبھی چور تھا نہو گا۔ ہان اگر کوئی یہان بھیر بکھے تو میرا کون ضمور ہی۔ حضور مجھے خوب جانتے ہین اچھا رخصت۔

رئیسہ نے کہا فوجدار صاحب خدا آپ کو ہر مہم مین کامیاب کرے اب اگر آپ زیادہ یہان رہینگے تو ان عورتون کی آتش عشق اور بھڑکے گی۔ خدا حافظ ہی اور مین تو آج ہی ان سب کو

سیدھا کیے دیتا ہون نامحرم پر نظر ڈالنا کیا معنی - اتنے مین اس خواص نے کہا فوجدار صاحب مین نے عشق کے نشہ مین چور ہو کے کہا تھا واقعی مین اور طنبورہ یہان ہی ہی یہ وہی مثل ہوئی - ع - ڈھنڈھورا شہر مین لڑکا بغل مین - بدھو نے کہا ہم جانتے تھے اگر مجھے چوری کرنی ہوتی تو اپنی سلطنت مین ہزارون گھاتون سے چوراتا -

فوجدار نے سر تسلیم خم کر کے رئیس اور رئیسہ اور حاضرین کو سلام کیا اور گھوڑا یہ جا وہ جا بدھو کا گدھا ٹخ ٹخ کرتا پیچھے پیچھے - اب دونون چلے -

فصل - ۵۸

فوجدار صاحب نے بعد مدت اپنے آپ کو کھلے میدان مین پایا آدمی نہ آدم زاد نہ کسی عورت کی گستاخی اور اشارہ بازی کا ڈر - جی خوش ہو گیا کہ اس سستی اور آرام کی جگہ سے اپنے موقع پر آگئے اور اسلحہ سے کام لینے کو تیار ہوے بدھو کی جانب مخاطب ہو کر کہا بدھو آزادی سے بڑھ کر اور کوئی عطیہ خدا نہین عجب چیز ہی - گو ہر کان اور دریا کی اسکے مقابل مین کوئی اصل و حقیقت نہین آزادی اور آبرو کے لیے جان دے دے تو بیجا نہین سب سے بدنصیبی انسان کی یہ ہے کہ غلامی مین اسیر کرے شہزادی کے مکان پر سونے کے لقمے کھائے اور برف کا پانی پیا اور فالسے کی برف کیسر کی برف بھنگ کی برف نوش کی برف شربت کی برف - دودھ کی برف بالائی کی برف پلاؤ بریانی زیر بریانی مطبخ زردہ سفید انواع و اقسام کے کباب کندن قلیہ مسلم مرغ کباب فیرنی سفید البیٹی اور نایاب آم طرح طرح کی مٹھائیان کھائین شراب ایسی پین جو بادشاہون کو نصیب نہین ہوتین مگر بیکار ہم تو اپنے حساب بھوکے رہے - آزادی کجا - پرائے گھر کھایا تھا نا -

یارب تو چنان کن کہ پریشان نشوم	محتاج برادران و خویشان نشوم
بے منت مخلوق مرا روزی دہ	تا ادر تو بردر ایشان نشوم

بدھو نے کہا یہ بھی حضور کو کچھ خبر ہی کہ دو سو اشرفیان زاد راہ کے لیے ساتھ کر دی تین سو آزادی نہ سہی - آڑ تو ہی - سراؤن مین سوائے زرد کوب کے اور کیا ہی -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ دس بارہ آدمی جو کسانون کے کپڑے پہنے ہوے تھے دکھائی دیئے ہری بھری دوب پر کھانا کھاتے تھے - ایک جانب کوئی شی سفید چادر سے ڈھکی ہوئی تھی - فوجدار صاحب نے سلام کر کے پوچھا کیون بندہ نواز اس چادر کے نیچے کیا ڈھکا ہی - انھون نے کہا کچھ اور نہین ہین جو ہم اپنے گانون مین لیے جاتے ہین چادر ڈھانک دی کہ گرد نہ پڑے - اور اپنے کام مین

جاتے ہین کہ لٹ نہ جائین - فوجدار نے کہا جو چیز اس احتیاط سے جائیگی وہ ضرور عمدہ ہوگی دوسرا بولا حضور بہت ہی عمدہ - چلیے دکھا دون - چادر اُٹھائی تو مہادیو کی مورت - بیل پر سوار - بھبوت لگائے - سانپ اور اژدہے گلے سے لپٹے ہوے - کل مورت سونے کی نظر آتی تھی - فوجدار نے کہا یہ کوئی ہم لوگون کے پیشے کے تھے - نرگاؤ سوار اژدرا نگن - اسکے بعد ایک عورت دیکھی کالی جی کی مورت - سیاہ فام - لال لال زبان نکلی ہوئی - خونخوار - شمشیر برہنہ ہاتھ مین - فوجدار نے کہا کیا جلال ہی - بدھو بولے حضور یہ اس مثل کو پوری کرتی ہین کہ جسکی تیغ اُسکی دیغ - فوجدار مسکرائے اور تیسری مورت دیکھی - ہنومان جی بجرنگ بلی سر سے پاؤن تک لال - ہاتھ مین بجز کوئی اٹھارہ من کا دم دوسو کوس کی - فوجدار بولے یہ ہم سب کے دادا پیر تھے - پہاڑ کے پہاڑ ایک اُنگلی پر اُٹھا کر تبت سے سیلون لیگئے - ایک اور چادر اُٹھائی تو بھیرون جی - کالے کتے پر سوار - شراب کی بوتل ہاتھ مین - فوجدار ہنسے اور کہا یہ جنگ باز خانی معلوم ہوتے ہین - بدھو نے کہا جنگ باز خانی کیا معنی - فوجدار بولے ہماری اصطلاح مین شراب پینے والون کو جنگ باز خانی اور شراب کو جنگ باز خان - اور بھنگ کو مُنھیا اور تاڑ کو ملد راز خان کہتے ہین - انکی تصویر بھی شراب درست بنوائی گئی - بدھو یہ سب ہمارے پیشے کے لوگ ہین - اژدر اور دیوار شیر کو سمجھتے کیا تھے اور ہم کیا سمجھتے ہین تمنے خود دیکھا کہ اُسرو زشیر ہمسے دب گیا - اور باہر نہ نکلا اچھا بھائی صاحب اب آپ مورتون کو ڈھانک لیجیے - یہ سب ہمارے پیشے کے لوگ ہین فرق یہ ہی کہ وہ دیوتا تھے حقانی رموز پر لڑتے تھے اور ہم گنہگار دوزخی ہین دنیوی امور مین پھنسے ہوے ہین - واللہ اعلم ہمارا کیا حشر ہونا ہی - وہ تو سب اچھے رہے اور ہمارا خدا حافظ ہی اگر معشوقہ زرین قید سحر سے رہا ہون تو جان مین جان آئے اور دماغ بھی ہمارا صحیح ہوجاے - بدھو نے اپنے دل مین کہا یا خدا اسکی سُن لے اور مدد کرنا -

ان لوگون کو فوجدار کی برخ اور گفتگو دونون پر استعجاب ہوا - اور مطلب کم سمجھے اور کھانا کھاکر اسباب سنبھالا اور فوجدار سے رخصت ہوے -

بدھو اپنے آقا کی یادداشت پر عش عش کرنے لگے کہ کوئی تاریخی واقعہ ایسا نہین ہی جو انکو حفظ نہو - کہا حضور یہ دن اچھا رہا - نہ ڈنڈا پونگا چلا نہ لٹھ چلا نہ زخمی ہوے نہ بھوکون مرے خدا کا شکر ہی - فوجدار نے کہا سچ کہتے ہو مگر ہر وقت یکسان تھوڑا ہی رہتا ہی - بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہین گھر سے چلے اور چھینک پڑی بس پلٹے چلے آتے ہین گویا چھینک نے

توپ لگا دی - بعض آدمی دھوبی کی لادی دیکھکر سفر نہین کرتے گویا لادی کھا جائیگی - ان مورتون کے دیکھنے سے بدھو نفر کو بڑی امید بن پڑھین - بدھو نے کہا الحمد للہ ایک بات دریافت طلب یہ ہی کہ بیسواڑے کے آدمی جنگ مین یہ ضرور کہتے ہین (سدا بھوانی داہنی کہ سدھ کریں گنیش - پانچون دیوتا رکھشا کریں ہر مہا لشن مہیش) - فوجدار نے کہا (لونڈے ہی رہے ارے بدنصیب ان بہادرون کے نام سے جوش پیدا ہوتا ہی) - بدھو نے گفتگو کا رنگ بدل دیا کہا اس خواص نے تو ستم ہی ڈھایا - مالک مالکن تو مین سب کے سامنے اظہار عشق - مگر عشق بھی کیا بدبلا ہی لوگ کہتے ہین کہ عشق ایک کمسن لڑکا ہی اور اندھا ہی - ایسا کاری تیر لگا کہ جگر کے پار ہوگیا - عشق بس حیا اور عصمت کا جانی دشمن ہی وہ ناگن ہی کہ اسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا - فوجدار بولے سنو بدھو عشق کو عقل سے کوئی بحث نہین - اگر عقل دماغ مین باقی رہیگی تو عشق دور بھاگیگا -

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان ۔۔۔ ما نمی خواہیم ننگ و نام را

خوف اور شرم اور حیا سے عشق کو کیا سروکار - خواص نے شرم اور خوف دونون کو عشق کی بدولت بھون کھایا کھُل کھیلی مین گر پڑا گیا تھا کہ یا الٰہی چہ کردہ شود - بدھو نے کہا آپ سنگدل اور بیرحم اور ظالم آدمی ہین - مین تو اسکا غلام ہوجاتا - اللہ ری تمہاری سنگدلی - اگر ایک نظر بھر کر مجھے دیکھ لیتی تو عمر بھر غلام رہتا مگر سمجھ مین نہین آتا کہ حضور مین اپنے کیا دیکھا کہ ان نئی بات دیکھی کہ عاشق ہوگئی - سر سے پاؤن تک غور کر کے جو آپ کو دیکھتا ہون تو کوئی پہلو درست نہین - اونٹ تیری کون کل سیدھی میرے نزدیک تو حضور کی صورت ڈراؤنی ضرور ہی باقی اللہ اللہ خیر صلاح - فوجدار بولے بات یہ ہی بھائی بدھو کہ حسن دو طرح کا ہوتا ہی - جسمانی اور روحانی اول قسم کا حسن مثل مہر نیم افروز روشن ہوتا ہی - صاحب غیرت - پابند سلسلہ وضع - شجاع - نیخر - خدا ترس - غریب پرور - خلیق - بدقطع آدمی مین بھی یہ صفات ہوسکتے ہین - جب کوئی شخص اس حسن پر جان دیتا ہی وہ عشق صادق ہوتا ہی اور خدا اس سے خوش ہوتا ہی - گو مین خوبصورت نہین خوب جانتا ہون مگر بدقطع بھی نہین ہون ایماندار آدمی کی لوگ ضرور تعظیم کرینگے بشرطیکہ ان صفات سے محروم نہو جو اوپر معرض بیان مین آئی ہین -

یہ باتین کرتے کرتے وہ ایک جنگل مین پہونچے جو سڑک سے قریب تھا - فوجدار ایک دفعہ کسی سبز سبز بیل مین جو کئی درختون تک گئی تھی پھنس گئے سمجھے نہین کہ یہ کیا معاملہ ہی بدھو سے کہا یار چلکو تو معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مہم عظیم پیش آنے والی ہی عجب نہین کہ ساحرون نے اس

خواص کا انتقام لینے کے لیے یہ کوشش کی ہو کہ ہم اس سفر مین آگے بڑھنے پائین اور جسطرح سوار پیراک پھنس کے عاجز آجاتا ہی اسی طرح ہم اس بیل مین پھنس کے منزل پر نہ پہونچ سکینگے اُنپر جلد ثابت ہو جائیگا کہ اگر فولاد کا جال بھی ہو اور رستم کے ہاتھ کا بنا ہو تو مین توڑ کے نکل جاؤنگا جسطرح نیولین اس جزیرے سے جہان وہ قید ہوا نکل گیا تھا۔ بھالے سے کاٹ کے نکل جانے کو تھے کہ دو جوان عورتین جو گڈریون کی لڑکیان تھین درختون سے نکلکر سامنے آئین۔ لباس تو گلہ بانون کی عورتون کا سا تھا مگر کپڑے بیش بہا اور ریشمی اور سنہری لیس اور بانکڑی ٹکی تھی اور سر کے بال آفتاب کی کرنون کی طرح چمکتے تھے اور جو ڈھلا ہوا دونون رفین کاندھون پر دو ناگنون کطرح لہرائی تھین سر سے پانون تک عالم نور۔ رشک حور و دور از قصور۔ عمر پندرہ اور اٹھارہ برس کی بیچ مین۔ بدھو نفر دنگ فوجدار عش عش کرنے لگے۔ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب تک اُنکی دید کے لیے ٹھہر گیا۔ سب سکوت مین آخر کار ایک زنکنے کہا ای پہلوان جری۔ مہربانی کرکے اس بیل کو نہ توڑیے گا یہ ہمنے اپنے دل بہلانے اور تفریح کے لیے چڑھائی ہی۔ اسکی وجہ بھی مختصر طور پر سُن لیجیے۔ ایک قصبے مین جہان بہت سے روسا اور امرا اور عمائد رہتے ہین ایک دن یہ صلاح ہوئی کہ وہ اپنی بہو بیٹیون بیبیون بہنون کو لیکر یہان آئین اور خوش روزہ کرین کیونکہ اس جوار مین یہ مقام بہت ہی دلکش اور فرح بخش ہی ہم لوگ تفریح طبع کے لیے گلہ بان اور چرواہے بنتے ہین اور وہی لباس پہنتے ہین ہمکو کئی گیت گڈریون کے یاد ہین جنکے ایک ہندی کے مشہور کب بلائی داس جی مصنف ہین اور دوسرے کے مصنف ملک محمد جایسی۔ ابھی اسکی نوبت نہین آئی کیونکہ کل ہی سے تماشا شروع ہوا ہی سامنے ایک بڑا دریا ہی اسکے کنارے یہ جھولدار یان ہمنے نصب کر دی ہین اور اسکے چوطرفہ سبزہ زار اور مرغزار پُر بہار ہی۔ کل ہمنے یہ جال ڈالا جو بیل کی صورت نظر آتا ہی تاکہ چڑیان اسمین پھنسین اور ہم گرفتار کر لین۔ اگر آپ ہمارے مہمان ہون تو آپ کی بڑی خاطر کیجاے اور خوش خوش شریک دعوت ہو جیے یہان غم اور رنج کا نام بھی نہین ہی۔

جب وہ خاموش ہوئی تو فوجدار نے یون جواب دیا۔ اسمین کوئی شک نہین ای نوجوان حسینہ کہ فرقون غا آنی بت پندار یلی فرخار کو رود زبار پر غسل کرتے ہوے دیکھکر استقدر متحیر ہوا ہوگا جسقدر مین تمکو دفعتہ دیکھکر خوش ہوا۔ مین خوش ہون کہ آپ دل بہلانے کے لیے یہان آتی ہین اور میری جو آپ نے دعوت کی اسکا شکریہ ادا کرتا ہون اگر کوئی امر آپ کی خدمتگاری کے لیے میرے امکان مین ہو تو فرمایئے بخوشی بجا آوری احکام کے لیے حاضر ہون کیونکہ میرا تو پیشہ یہی ہی کہ ہر قسم کے

لوگون پر احسان کرون خصوصًا آپ کی طرح کے لوگون پر۔ اگر یہ جال تمام دنیا پر مین پھیلا جائے تو دوسری دنیا پیدا کرکے اسمین سے گزر کرون اور اس جال کو نہ توڑون اور اگر یقین نہ آئے تو سنو کہ مین کون ہون (خدائی فوجدار شیر افگن) دوسری نوجیز بولی۔ اخاہ فوجدار صاحب آپ ہی ہین۔ ای بہن یہ تو بڑے پہلوان نامور ہین تاریخین بھری پڑی ہین۔ اگر مورخ نے جھوٹ بولا ہو تو مجبوری ہی اور عجب نہین کہ یہ جو انکے ساتھ ہین یہ بدھو نفر بڑے ظریف مصاحب ہین بدھو نے کہا جی ہان۔ بدھو نفر صاحب جسکی ظرافت مشہور ہی بندہ ہی ہی۔ اسکی بہن نے کہا اب انکو ضرور ہی لیچلو۔ انکی ملاقات سے ہمارے باپ بھائی سب محظوظ ہونگے ہمنے سنا ہی کہ یہ بڑے پہلوان ہین اور انکی معشوقہ جنپر انکی جان جاتی ہی بڑی حسینہ عالم مین فرد ہین۔ فوجدار بولے بیشک فرد ہین ہان اگر آپ کا حسن دیکھکر لوگ امتحان لینا چاہین تو وہ اور بات ہی آپ لوگ مجھے اصرار نہ کیجیے مین ٹھہر نہین سکتا آرام کرنا میرے پیشے کے خلاف ہی۔

اس عرصے مین ان چارون کے پاس انمین سے ایک نوکر کا بھائی آیا یہ بھی گلہ بانون کے کپڑے پہنے تھا مگر بہت ہی قیمتی۔ بہن نے بھائی سے کہا یہ صاحب فوجدار شیر افگن اور یہ انکے ساتھی بدھو نفر ہین جنکے حالات ہمنے تاریخ مین پڑھے ہین۔ اسنے کہا جناب آپ کی دعوت ہی۔ فوجدار کو دعوت قبول کرنی پڑی اور انکے ہمراہ چلے۔ جال ہٹا لیا گیا دیکھا تو اسمین انواع و اقسام کی خوش رنگ چڑیان پھنسی ہوئی تھین اور زبان حال سے یہ مصرع سناتی تھین۔ ع۔ دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدیم * وہان کوئی تیس آدمی گلہ بانون کا لباس پہنے جمع تھے۔ فوجدار اور بدھو نفر کے شریک ہونے سے وہ بہت ہی خوش ہوے کیونکہ ان دونون کا حال انکو پیشتر سے معلوم تھا۔

یہ جھٹ پٹ کھانے کے کمرے مین گئے وہان طرح طرح کے کھانے چنے ہوے تھے اور کثرت سے تھے۔ فوجدار کو انھون نے سب سے پہلے بٹھایا اور سب متحیر تھے کہ اس قطع کا آدمی دیکھا نہ سنا جب دسترخوان ہٹایا گیا تو فوجدار نے یون تقریر کی دلوگون کی رائے ہی کہ سب گناہون سے بڑا گناہ تکبر ہی مگر میری رائے ہی کہ احسان فراموشی سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہین۔ مین نے کبھی احسان فراموشی کا جرم نہین کیا کیونکہ اسکو باجیون کا کام سمجھتا ہون بلکہ باجی بھی اکثر احسان فراموش نہین ہوتے اگر احسان کا معاوضہ نہین کر سکتا تو ڈھنڈورا پٹوا دیتا ہون کہ فلان شخص نے ہمارے اوپر احسان کیا ہی جس افضل اور اشرف ہوتا ہی اور

جیسا احسان کیا جاتا ہو وہ کمتر درجے کا ہوتا ہی - اسی سبب سے خدا کا درجہ سب سے اشرف ہی کہ وہ سب پر احسان کرتا ہی - پین آپکے احسان کا معاوضہ نہین کرسکتا مگر اسقدر کرسکتا ہون کہ اودھ کو جو راستا گیا ہی وہان دو دن تک رہون اور ڈنکے کی چوٹ کہون کہ یہ نوجوان خاتونین جو سوائے ہماری معشوقہ زرین کمر کے اور تمام خدائی کی عورتون سے بہتر ہین یہ کسی کو گالی دینا نہین ہی - بدھو انکی تقریر غور سے سُن رہے تھے - کہا حضرات بھلا یہ ممکن ہی کہ کوئی شخص ہمارے ان آقا کی تقریر سُنے اور انکو سڑی سودائی سمجھے - بھلا کوئی مولوی کیسا ہی عالم کیون نہو ممکن نہین کہ انکا مقابلہ کرسکے - بدھو کی طرف مخاطب ہوکر فوجدار نے کہا (او بدھو تمام دنیا مین کوئی ذی عقل ایسا بھی ہی جو ایک نظر تجھے دیکھے اور کامل یقین نہوجاے کہ تو پرلے درجہ کا گھامڑ گدھا اور پاجی اور حرامزادہ ہی تو سور کے بچے میرے معاملات مین کون دخل دینے والا ہی - اگر جواب دیگا تو مارہی ڈالونگا - جا اپنے گھوڑے کو کس - مین ابھی روانہ ہونگا اور جو کہا ہی وہ کرونگا - یہ کہکر بڑے غصے مین اُٹھے اور کہا اگر کوئی ہمارے کلام کی تردید کرے تو سمجھ لے کہ اسکا سر تن سے جدا ہی - حاضرین جلسہ حیرت مین ہوے کہ یہ واقعی سڑی ہی یا بھلا چنگا -

اِن لوگون نے کہا آپ کاہے کو تکلیف کیجیے گا ہمکو خود یقین ہی کہ آپ واقعی شریف زادے اور سیاہی ہین - آپ کی سولہ سترہ عمری پڑھ ہی چکے ہین - فوجدار نے کسی کی ایک نہ سنی اور سوار ہوکر نیزے کو گھماتے ہوے شاہ راہ عام کے بیچون بیچ مین کھڑے ہوے جہان سے اس مرغزار کو راہ گئی تھی - بدھو گدھے پر پیچھے پیچھے - اور وہ کل جماعت ساتھ کہ دیکھین اس تکبر اور غرور کا نتیجہ کیا ہوتا ہی -

الغرض بیچون بیچ مین کھڑے ہوکر حضور فوجدار نے بہت غل مچاکر کہا (ای مسافرو - رہرو پیادو پیادو - سوارو جو ادھر سے گذر رہے ہو یا آج سے کل تک گذرو کرو سنو کہ خدائی فوجدار شیر افگن یہان اس امر کے لیے مستعد کھڑے ہین کہ آپ سب تسلیم کرلیجیے کہ جو پریان اس مرغزار کو آج کل رونق بخشتی ہین وہ ساری خدائی مین باعتبار حسن و جمال کے سوائے ایک معشوقہ زرین کمر کے اور سب سے تمام عالم مین بہتر ہین اگر کسی کو اسمین اختلاف ہو تو بسم اللہ رجوع - یہان میدان ہی چوگان ہین گو دو بار کہا مگر دونون بار جواب نہ ملا - اتفاق سے اسی دم بہت سے سوارون کا گذر ہوا - ہاتھون مین بھالے - کانون مین بالے - گھوڑے بگٹٹ آرہے تھے - اور بعض سوار جوش کے ساتھ بھالے ہلا رہے تھے - مرغزار والے ذرا دور ہٹ گئے کہ مبادا اس

جوش

خون خرابے مین کسی پیچیدہ مین آجائین - فوجدار اور بھی تن گئے ذرا خوف نہین - بدھو کی نانی مرگئی - جب سوار قریب آئے تو انمین سے ایک نے کہا (راستے سے ہٹ اوبچہ شیطان ورنہ یہ ناگوری بیل کچل کے دھر دینگے - انھون نے باآواز بلند کہا اوحرامزادو - تمھارے بیلون کو ہم کیا سمجھتے ہین اگر دنیا بھر کے مست سانڈ ہون تو کیا پروا ہی - اوباجیو یا تو اقرار کرو کہ جو ہمنے کہا وہ صحیح ہی یا جنگ کرو) کسانون کو جواب دینے کا موقع نہ ملا اور نہ فوجدار وہان سے ہٹے - اور کل خونخوار بیل اور گائین اور بھیڑ کے لوگ دھنس پڑے اور فوجدار اور بدھو اور گھوڑا اور گدھا - کوئی ادھر گرا کوئی اُدھر گرا - بدھو زخمی ہوے - فوجدار ششدر - گدھا بیجان - گھوڑا بھی کسی قدر زخمی - فوجدار اُٹھے - ادھر گرے اُدھر گرے - بہزار خرابی اُٹھے اور غل مچا کے کہا - ای ساحروای نابکارو - ٹھہرو - ایک پہلوان تن تنہا تم سب سے لڑنے کو مستعد ہی - بھاگے کو پیچھا نہ کرنا چاہیے ایک مشہور مثل ہی مگر ہم پیچھا کرتے ہین مگر اُن لوگون نے پھر کے نہ دیکھا کہ کون ہی اور کیا بکتا ہی - تھکاوٹ کے سبب سے راہ مین فوجدار بیٹھ گئے کہ بدھو گدھے اور گھوڑے کو لیکے آتا ہوگا - جب بدھو آیا تو دونون سوار ہوے اور بغیر اسکے کہ مرغزار کے میزبانون سے رخصت ہوتے شرم اور خفت کے ساتھ آئے روانہ ہوے -

فصل - ۵۹

فوجدار اور بدھو نفر بیلون اور سانڈون کی مڈھ بھیڑ سے خستہ ہو گئے تھے کیونکہ لڑائی ذرا وقت کی تھی خاک دھول مین لت پت - مگر چلتے چلتے ایک تال ملا - پانی صاف شفاف اور تال سے ایک چھوٹی سی ندی ایک باغ مین جاتی تھی - رشک حمار اور قاطر کو آزاد کر دیا اور آقا اور ملازم خراب وخستہ دریا کے کنارے بیٹھے - دونون نے منھ ہاتھ دھوکر شراب پی اور کچھ روٹی اور پنیر اور انڈے کھائے تو ذرا خستگی کم ہوئی - پہلے تو فوجدار نے کھانے سے انکار کیا کہ مارے غم کے کھانا نہ کھاؤنگا اور بدھو نے بھی ادب کے سبب سے نہ کھایا - فوجدار نے کہا ہم تو تم کھانے کے لیے پیدا ہوے ہین اور تم بدھو کھانا کھانے کے لیے - بدھو نے کہا سرکار بھوکے رہین بندہ تو پیٹ بھر کے کھائیگا وہ مثل نہین سنی کہ اینٹھا سنگھ کی جنگ مین جاہے بندریا مرجاے گدھو کی نہ مرے - کھاؤ خوب اور لڑو خوب منھ چلا جاے - جاہے اسکے ساتھ پیٹ بھی چلے اس سے بڑھ کے دیوانہ پن اور کیا ہوگا کہ انسان کل امور سے مایوس ہو کر کھانا چھوڑ دے ہماری صلاح یہ ہی کہ روٹی اور پنیر اور کھائیے اور شراب موجود ہی نوش فرمائیے اور اس

فرش زمردین پر ذرا آرام کیجیے - بیدار ہو کر سب تھکاوٹ دور ہو جائیگی - فوجدار نے انکی رائے سے اتفاق کر لیا اور کہا بدھو تمکو تو ہم بیوقوف سمجھتے تھے مگر تم فلاسفر نکلے - اچھا بدھو ہم تمھارے کہنے سے سوتے ہین تم ذرا دور جاکے گھوڑے کی لگام سے تین چار سو کوڑے اپنے لگاؤ کہ وہ بیچاری اس جادو کے طلسم سے نجات پائے - بدھو نے کہا سنیے حضور اب اسوقت ہم اور آپ دونون سو رہین - کوڑے بازی کی بحث پھر ہوا کریگی - ابسے کہو ذرا صبر کرین اس خستگی کی حالت مین کوڑے کھانا محال ہی ابھی تو مین زندہ ہون دیکھا جائیگا وعدہ پورا کر دینگے -

کھانا کھا کر شراب پی کر سوئے اور گھوڑے اور گدھے کو خدا کی راہ پر چھوڑ دیا کہ ہری ہری دوب خوب چرین دیر مین بیدار ہوئے اور سوار ہو کر ایک سرا مین پہونچے جو وہان سے کوئی کوس بھر کے فاصلے پر تھی پوچھا ٹکنے کی جگہ ہی - بھٹیارے نے کہا (ہی - اور ہر طرح کا آرام ہی) بدھو نے اُترکر ایک صاف ستھرا کمرا لیا اور جانورون کو اصطبل مین باندھا - اسباب رکھا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس سرا کو فوجدار سلطان خانہ نہین سمجھے - فوجدار صاحب ایک بنچ پر بیٹھے تھے - بھٹیاری نے کہا جو حکم ہو بجا لاؤن -

فوجدار نے کہا کھانے کی فکر کرو - بدھو نے بھٹیارے سے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہی اُسنے کہا تمام دنیا کی نعمت موجود ہی مچھلیان - مرغ - مرغابی - فاختہ - ہریل - بکری کا گوشت جو حکم ہو بدھو نے کہا اس سب کی کیا ضرورت ہی صرف دو مرغ کا قورمہ تل دو بس - ہمارے لیے بہت ہی کم خورہین اور ہم بھی علی ہذا - بھٹیاری بولی - مرغ آج نہین ہی ہمارے میان کو معلوم نہ تھا بدھو نے کہا اچھا پھر چار فاختہ ہی کھانا پکے - وہ بولی فاختہ بچاس کے قریب بازار بھیج چکی ہون بدھو نے کہا اچھا بکری کا گوشت پکاؤ - وہ بولی چھ سیر گوشت سامنے والے مسافر نے لیا ہی - بدھو نے کہا ارے انڈے تو ہین - اُسنے کہا مرغیان ہی نہین - انڈے کہان سے ہونگے - بدھو نے کہا ارے برائے خدا کچھ تو ہی یا کچھ بھی نہین - وہ بولی بط کے انڈے اور آلو ہین کڑھائی مین آلو تلے ہین اور انڈون کے ساتھ پک رہے ہین اور پکا رہے ہین کہ آؤ اور گرما گرم کھاؤ - بدھو نے کہا لاؤ جلد لاؤ - بھٹیاری نے کھانے کے وقت کھانا حاضر کیا مگر قبل اسکے کہ یہ کھانا کھائین انھون نے دیکھا کہ انکے قریب کے کمرے مین دو مسافر ٹکے ہین - ایک نے کہا آؤ یار خدائی فوجدار کی تاریخ کا دوسرا حصہ پڑھین - اُسنے کہا جی ان مہلات کو چھوڑو - نئی سودائی کی بات کا کون ٹھکانا ہی اُسنے جواب دیا کہ ہرج ہی کیا ہی - کچھ تو لطف آوے ہی گا - مگر افسوس ہی کہ مورخ نے لکھا ہی کہ فوجدار

کو اب اپنی معشوقہ زرین کمر کا پیار نہین رہا۔

فوجدار نے جو یہ سُنا تو مارے غصے کے بدن تھرتھرانے لگا۔ زور سے کہا (اگر کوئی شخص کہیگا کہ خدائی فوجدار نے اپنی معشوقہ زرین کمر کو چھوڑ دیا تو مین بزور شمشیر اُسکو قایل کر دونگا۔ نہ وہ ایسی معشوقہ ہی کہ بھول سکے اور نہ فوجدار ایسے ہردیگی چھچھورے ہین۔ فوجدار کے پیشے کا جزو اول یہ ہی کہ مستقل مزاج رہین۔ اور شجاعت کے اصول کا برتاؤ کرین۔ دوسرے کمرے سے آواز آئی (یہ کون ہماری بات کا جواب دے رہا ہی) بدھو بولے (وہی خدائی فوجدار جو اپنی قوت بازو سے شیر کو بھیڑ بنا دیتے ہین اور جو کسی سے دب کے نہ رہے)۔

ویسے ہی دو رئیس فوجدار کے پاس آئے اور گلے مین ہاتھ ڈال کر کہا (اے شیر افگن نامور زہے نصیب کہ آپ کی ملاقات ہوئی۔ حضور نے اس صدی مین بڑا نام کیا۔ سپہر رسالت کے نیر اعظم ہو آپ کا نام تاریخ تک مین درج ہی کہ فخر رستم و اسفندیار ہوے اب یہ تاریخ کیجیے حضور کا ذکر اسی مین ہی فوجدار نے کتاب لیکر ادھر اُدھر اُلٹ کے دیکھی۔ کہا تین باتین قابل غور ہین۔ اولاً زبان خراب۔ مؤنث اور مذکر کی غلطیان۔ دوسرے مکالمہ غلط۔ تیسرے واقعات غلط ناموں مین بھی غلطی کی ہی۔ الغرض ۔ع۔ خود غلط املا غلط انشا غلط + اور لکھا ہی کہ بدھو نے کبھی بی بی نکاحی نہ تھی۔ بدھو نے کہا بھک مارتا ہی۔ اس رئیس نے کہا (آپ کی نسبت میان بدھو نفر صاحب اس مورخ نے لکھا ہی کہ گرسنہ چشم ہی اور سادہ لوح بالکل خرک) بدھو نے کہا خدا اس سے سمجھے میرا نام ہی نہ لیا ہوتا تو خوب تھا۔ اب سے آئے گھر سے آئے۔

ان دونون نے فوجدار سے کہا کہ حضور چل کے ہمارے ساتھ کھانا کھائین کیونکہ خوب جانتے تھے کہ سرامین انکے موافق کھانا نہین ہی۔ فوجدار صاحب خلیق تو تھے ہی دعوت قبول کر لی اور انکے ساتھ کھانا کھایا۔

بدھو نے بھٹیارے کے ساتھ بطک کے انڈے اور آلو نوش کیے عند التذکرہ ایک نے پوچھا کہ فوجدار صاحب، آپ کی معشوقہ ابھی دوشیزہ ہی ہین یا شادی ہو گئی۔ اور اب اُسکا حال کیا ہی۔ انھون نے کہا جناب ابھی دوشیزہ ہی ہین۔ خط کتابت ابتک تھی مگر اب جادوگرون کے باجی پہنے سے ہیئت بدل گئی ہی اور گنوارن کی قطع ہو گئی۔

اسکے بعد کل واقعات جو غارمین اور رئیس کے ساتھ پیش آئے تھے بصد حسرت بیان کیے یہ لوگ مشتاق تھے کہ اسکو سودائی کہین یا مولوی یا فلسفی۔ ویسا خوش تقریر نغز گفتار اور دماغ کا

یہ حال - کبھی کچھ کبھی کچھ -

بدھو نے خوب پی اور بھٹیارے کو اسقدر پلائی کہ وہ دعوت ہوگیا اور انھوں نے فوجدار کے پاس جاکے کہا (حضرت - خدا کرے ایک دفعہ اس کتاب کا مصنف میرے ساتھ کھانا کھالے مجھے مربھکا لکھتا ہی لعنت - شکر ہی کہ شرابی نہ کہا - انھوں نے جواب دیا (تمھاری صورت سے تو گرسنہ چشم ہونا ثابت نہیں ہوتا - بدھو بولے حضور واللہ یہ اس کتاب کے فوجدار اور بدھو ہم دونوں نہیں ہین - کوئی اور ہی ہونگے - ہمارے آقا جری دور اندیش اور عاشق تن - مگر یک در گیر و محکم گیر - مین سادہ مزاج نیک - فہمیدہ - کمخور - خوش مزاج - زندہ دل -

رئیس - حضور کی تاریخ کے قابل تو بس حصۂ اول کا مصنف تھا - یہ تو نالائق آدمی معلوم ہوتا ہی - اسکندر اعظم کی بھی یہی رائے تھی کہ (ہمارا حال صرف ایلیاس ہی لکھ سکتا ہی)

فوجدار - اجی کسے باشد - مگر جھوٹ نہ لکھے - واقعات درج کرے - چشم ما روشن دل ما شاد -

رئیس - آپ کسی روز بزور تیغ سمجھ لیجیے گا - جاتا کہان ہی گیدی خر - ٹھہر تو جائے - آپ ذرا اس کتاب کو غور سے ملاحظہ فرمائیے -

فوجدار - مین یہ مشہور کرنا چاہتا ہون کہ مین نے اس کتاب کو پڑھا نہین تاکہ مورخ کو معلوم ہوجائے کہ اُسکی محنت رائگان گئی اور جو کچھ وہ مجھے دینا چاہتا تھا وہ بات حاصل نہ ہوئی -

رئیس - جہان جانے کی آپ نے ٹھانی ہی وہ مقام حضور کے قابل نہین - اودھ تو قابل دید ہی مگر سالار کے میلے جانا شایان شان نہین -

فوجدار - نہ جاؤنگا اور اس غرض سے تمام پر ظاہر کرونگا کہ مین وہ فوجدار نہین ہون جسکا ذکر اس کتاب مین کیا گیا ہی اب مجھے اجازت دیجیے تو ذرا آرام کرون -

بدھو - اور غلام کو بھی آزاد فرمائیے - اب نیند آئی ہی -

یہ دونون رخصت ہوئے اور دونون رئیس آہستہ آہستہ باتین کرنے لگے کہ بھئی جہل اور عقل کو آج یکجا دیکھا - انکو کامل یقین ہوگیا کہ انھین فوجدار اور بدھو کا ذکر خیر درج تاریخ تھا اور مورخ نے بہت ہی صحیح حال قلمبند کیا تھا -

فوجدار رتڑکے بحر دم اُٹھے - اور اپنے اُن دوستون سے رخصت ہوے بدھو نے

بھٹیارے کو خوش کر دیا اور صلاح دی کہ اب آیندہ قیمت کم لیا کرو اور کھانا اچھا دیا کرو۔

فصل ۔۶۰

صبح کا سہانا سمان تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور یقین کامل تھا کہ دن بھر ایسا ہی موسم رہیگا اور فوجدار صاحب دبسپ بادرفتار پر سوار ہو کر چلے۔ ادھو کی راہ چھوڑ دی اور اب نربدا دریا کے اس مقام کی تلاش میں چلے جہاں مصنف تاریخ یعنی جلد دوم کے مصنف کا مکان تھا اور جسنے انکو بے سبب بدنام کیا تھا۔ چھ دن تک کوئی بات قابل اندراج سرزد نہوئی سات دن شب کو درختوں کے تلے انھوں نے بسیرا لیا۔ دونوں اپنے اپنے جانوروں سے اُترے اور بدھو فوراً سو گیا۔ یہ خوب پھلک کے کھانا کھا چکا تھا فوجدار بھولے تھے اور طرح طرح کے خیالات بھی انکے دل میں جاگزین تھے۔ انکو نیند کہا۔ ہزار ہا خیال دل میں آتے جاتے سے کبھی رومی دروازے کی سیر کرتے تھے کبھی معشوقہ کو بندریا کی شکل میں دیکھتے تھے کہ ایک پھدک رہی ہے اور حکیم اس سے کہہ رہے ہیں کہ تمھارا مصاحب بڑا نکما رہ ہے صرف پانچ کوڑے روز لگاتا ہے اور اتنے ہزار کوڑے ابھی باقی ہیں۔ انکو بڑا بُرا معلوم ہوا کہ انکا مصاحب بڑا حسان فراموش نکلا۔ اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ اگر بدھو نہیں مانتا تو ہم خود اپنے ہاتھ سے اُسپر کوڑے پھٹکارینگے۔ تین ہزار کوڑے کو دیکھیے اور پانچ کوڑے روز کو۔

فوجدار نے گھوڑے کی لگام لی اور بدھو کے پاس گئے اور آہستہ سے اپنی لکڑی سے جگانا شروع کیا۔ بدھو نے کلبلا کر کہا کون ہے میاں۔ سونے دو۔ کیوں دق کرتے ہو۔ فوجدار بولے ہم ہیں فوجدار۔ ہم کوڑے لگانے آئے ہیں۔ معشوقہ زرین کمر تکلیف میں ہیں اور تم بیفکر اور ہم پریشان آج ہم نہ مانینگے۔ کم سے کم تین ہزار کوڑے لگا مینگے کچھ تو قرضہ کم ہونا چاہیے۔ بدھو نے کہا ع دیوار گوش دارد فہمیدہ لب نجنبان + سنو صاحب کوڑوں کی بحث میں زبردستی نہیں ہو سکتی یہ خوشی کی بات ہے۔ بالفعل ہماری خواہش نہیں ہے۔ ہاں کچھ دن بعد ضرور عرض کرونگا۔ چاہے چابک لگائیے چاہے داغ دیجیے چاہے گل لگائیے۔ فوجدار نے کہا اب یہ معاملہ تمھاری رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ گو گنوار ہو مگر نازک بدن اور بزدل۔ یہ کہکر بدھو نفر کے کپڑے اُتارنے لگے اور کہا اب نہ چھوڑونگا۔ بدھو نفر نے انکو گرا دیا اور اوپر چڑھ بیٹھا۔

فوجدار۔ او بے ایمان آقا سے جسکا نمک کھاتا ہے یہ بے ادبی۔ لعنت خدا۔

بدھو۔ میں نہ بادشاہ نہ بادشاہ گر۔ اگر خاموش رہو اور کوڑوں کا ذکر نہ کرو۔ تو فوراً

چھوڑدون ورنہ ابھی دغا باز ابھی مارڈالتا ہون تونے میری بی بی سے دغا کی۔
فوجدار۔ ہم لوگ بازی کا نام بھی نہ لینگے۔ تمھاری ہی رائے پر چھوڑتا۔ بس۔
بدھو بھاگے اور دور جاکے کھڑے ہوے تو معلوم ہوا کہ کسی چیز سے انکا سر ٹکرایا۔ ہاتھ سے ٹٹولا تو دو پانون مع بوٹ کے ہاتھ مین آگئے۔ مارے خوف کے درخت کے پاس گئے اور وہان بھی وہی واقعہ ہوا۔ خدائی فوجدار کو پکارا (مدد) فوجدار نے جاکے پوچھا کیا ماجرا ہے ڈر کاہے کا ہے۔ کہا ان سب درختون سے انسان کے پانون اور جوتے نکلتے ہین فوجدار نے دیکھا تو فوراً سمجھ گئے۔ کہا ڈرو مت بدھو یہ ہاتھ پانون اور جوتے ڈاکہ زنون کے ہین افسران سرکاری جب انکو جنگلون مین گرفتار کرتے ہین تو بیس بیس اور تیس تیس کو درختون پر پھانسی دے کے چل دیتے ہین۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہی منزل مقصود ہے۔ یہ خیال انکا صحیح تھا۔
صبح کو فوجدار اور بدھو نفر نے دیکھا کہ ڈاکوؤن کی لاشین جا بجا ٹنگی ہین یہ انکو دیکھکر تو خائف ہوے ہی تھے مگر ویسے ہی چالیس کے قریب ٹھک زندہ جیتے جاگتے وہین پہونچے اور کہا جب تک ہمارا کپتان نہ آئے جنبش نہ کرنا۔ فوجدار پیادہ پا تھے گھوڑا چرتا تھا۔ بھالا الگ درخت کے پاس کھڑا تھا۔ بالکل بے بس۔ ٹھگون نے گدھے کا کل سامان جیمین لیا خوش قسمتی سے وہ اشرفیان جو رئیس کے ہان ملی تھین وہ بدھو کے پاس چھپی ہوئی تھین۔ وہ لوگ انکے سر سے پانون تک تلاشی لیتے مگر اسی وقت انکا کپتان آگیا۔ چونتیس برس کی عمر۔ موٹا تازہ۔ میانہ قد سے اونچا۔ متین آدمی۔ بھوری رنگت۔ گھوڑے پر سوار۔ سبز رنگ کا چغہ۔ دو پستول۔ دیکھا کہ لوگ بدھو کو لوٹ رہے ہین منع کیا بتعمیل حکم فوراً کی گئی اور بدھو کی اشرفیان بچگئین۔ تعجب سے دیکھا کہ نیزہ درخت سے لگا ہوا ہے اور خود رکھا ہے اور فوجدار زرہ پہنے ہوے بہت ہی افسردہ دلی اور پژمردگی کے ساتھ کھڑے ہین اور غم کی صورت نظر آتے ہین۔ کپتان انکے قریب گیا۔ کہا بھائی صاحب یہ نہ سمجھیگا کہ آپ کسی قاتل کے ہاتھ مین پڑے ہین مین رحمدل ہون ظالم نہین ہون میرا نام بل زوریل ہے۔ فوجدار بولے میری پژمردگی کا سبب یہ نہین ہے کہ مین آپ لوگون مین گھر گیا بلکہ یہ سبب ہے کہ مین پشت توسن پر نہ تھا اور مسلح نہ تھا حالانکہ ہمارے پیشے کے لوگون پر فرض ہے کہ ہر دم مسلح اور سوار رہین اگر مسلح اور سوار ہوتا تو آپ کے پسینا ہی آسانی سے مقابلہ

نہ کر سکتے ہین خدائی فوجدار شیر افگن ہون جسکی بہادری سے سارا زمانہ واقف ہی۔
بل زوریل سمجھ گیا کہ بہادر تو نہین کوئی سڑان ہی گو ادھر ادھر فوجدار کا نام سنا تھا مگر اسکو یقین نہین آتا تھا کہ انسان اسقدر پاگل ہوسکتا ہی۔ خوشی یہ تھی کہ جس شخص کے پاگل پن کا حال دور سے کانون سنا تھا اسکو اب پاس سے بچشم دیکھا۔ اُسنے کہا آپ متردد نہون آیندہ اپنے پیشے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کیجیے گا خدا پر بھروسا رکھو وہ دم کے دم مین غریب کو اسیر اور رنجیدہ کو خوش کر دیتا ہی۔
فوجدار شکریہ ادا کرنے ہی کو تھے کہ سوارون کے گھوڑون کی ٹاپون کی سی آواز آئی اور ایک نوجوان سوار کوئی بیس برس کا سن سبز وردی ڈانٹے لیس لگی ہوئی پتلون جیسے قرابینچہ لیے ہوے تلوار اور خنجر کمر سے لگا ہوا آیا اور کہا اے بل زوریل مین تمھاری ہی تلاش مین ہون کہ تمھاری مدد سے ہماری مصیبت دور ہوجائیگی۔ مین آپ کے دلی دوست رضا کی لڑکی جانی ہون کٹورنا نے ایک شخص بھیجا اور مجھ سے وعدہ کیا کہ شادی کرونگا مگر اب دوسرے کے ساتھ شادی کرنے والا ہی مین حضور کے پاس اس بھیس مین آئی ہون کہ مجھے بچائیے اور میرے باپ کی حفاظت کیجیے۔ مین نے اپنا بدلا اس سے لینا چاہا اور جنگل مین جہان وہ چھپا پھرتا تھا قرابینچہ بھونک دیا اور پستول سرکردی اب آپ مجھے اور میرے باپ کو بچائیے۔ مین نے ضرور اُسکا خون کیا واللہ اعلم بچا کہ مرگیا۔
بل زوریل کو اس حسینہ گلفام جانی نام کی کم عمری اور جرأت اور حسن گلو سوز اور بہادری پر سخت تعجب تھا۔ کہا اچھا بانو چلکے دیکھین زندہ ہی یا مرگیا اسکے بعد غور کیا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے
فوجدار صاحب نے جو غور سے سُن رہے تھے کہا کوئی اس امر مین دخل نہ دو ہم سمجھ لینگے ہتھیار اور گھوڑا لاؤ۔ بدھو نے کہا خدا کی قسم شادی بیاہ کے معاملے مین تو ہمارے آقا اُستاد ہین ابھی ایک پہلوان کو پچھاڑ کر بازی جیتی بل زوریل نے آقا اور بدھو کی ایک نہ سنی اور سیاہ سے کہا جو کچھ اس آدمی (بدھو) سے چھینا ہی وہ واپس دو اور یہ کہکر جانی کو لیکر روانہ ہوا۔ ایک مقام پر خون پڑا دیکھا اور پہاڑ کی جانب کچھ آدمی نظر آئے۔ بل زوریل اور جانی نے وہیں ڈھرا لیا معلوم ہوا کہ کٹورے کے آدمی اُسکو لیے جاتے ہین۔ زندہ خواہ مردہ۔ یہ نہ معلوم ہوا۔ علاج کے لیے اسپتال لیے جاتے ہین یا دفنانے کے لیے قبرستان۔ بڑی جلدی کی کہ ان تک پہنچ جائین دیکھا کہ کٹورے کے آدمی اسکو لیے جاتے ہین اور سانچو سے آہستہ سے کہا ارے اب مجھے

یہیں وفا دو۔ زخم اب آگے نہیں جانے دینے۔ جانی اور بل زوریل گھوڑوں کے اوپر سے کود کود کے قریب گئے۔ نوکروں نے بل زوریل کو دیکھا تو کانپ اُٹھے اور جانی کو کنور کی حالت پر رحم آیا کچھ سنگدلی اور کچھ رحمدلی سے زخمی کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کہا اگر معاہدے کے مطابق یہ ہاتھ نہ مجھے دیا ہوتا تو اس مصیبت میں نہ پڑتے۔ زخمی بیچارے نے ذرا آنکھیں کھولیں اور جانی کی آواز پہچانی اور کہا ای یاوے جمیلہ معاری راے بر سر غلط تھی افسوس کہ تمہارے ہاتھوں میں نے جان گنوائی اور بے وجہ بے سبب۔ کوئی قصور نہیں۔ میری جانب سے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جس سے میں ایسی سخت سزا کا مستحق سمجھا جاتا۔ مگر قسمت۔ جانی نے کہا کیا یہ جھوٹ ہے کہ تم کل شمشیر بہادر کی لڑکی لڈن سے شادی کرنے پر یہیں آمادہ تھے اُسنے کہا ہاے افسوس کون لڈن اور کیسے شمشیر بہادر۔ میں اس مرتے وقت خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میری کبھی اس قسم کی نیت نہ تھی کسی دشمن نے تمکو دل میری طرف سے پھیر دیا۔ خیر یہی غنیمت ہے کہ مرتے دم تمہارے زانو پر سر رہے۔ ع۔ آرزو یہ تھی کہ دم نکلے تمہارے سامنے +۔

جانی نے گاؤن پر ہاتھ پھیرا اور معلوم ہوا کہ اسکا دل کوئی مسوستا ہے کہ مفت میں جان لی اور فوراً غش آگیا اور عاشق کے سینے پر گر پڑی اور ادھر کنور کا منکا ڈھل گیا۔ بل زوریل کے ہاتھ پانوں پھول گئے کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔ نوکر جا کے تازہ پانی لائے کچھ چھڑکا کچھ پلایا جانی کو ہوش آیا مگر کنور نے آنکھیں پھیر دیں۔ اور ٹھنڈا ہو گیا۔ جانی نے اپنے دوست صادق کی جان کنی اور اسکے بعد راہی ملک بقا ہونے کا حال دیکھا تو اشک خونین کا دریا آنکھوں سے رواں ہوا۔ زار زار رونے لگی گریہ تیز کی آواز کو سون کی خبر لائی جسنے سُنا دور سے سمجھ گیا کہ کسی کا کوئی جوان عزیز قریب مرا ہے خود کہنے لگی ای ظالم جلد باز عاشق کش قاتلۂ بیگناہ عورت ہاے تو نے کسی بیجرم کو مفت میں قتل کر ڈالا۔ بیگناہ کی جان لی۔ جو تجھپر مرتا تھا اُسکو تو نے مار ہی ڈالا۔ ہاے رقابت واے رقابت۔ ہاے بستر عروسی پر آرام کرنے کے عوض اُس بیچارے نے آغوش لحد میں جگہ پائی۔ بل زوریل یا وصف سنگدلی کے خود بھی رونے لگا حالانکہ ہزاروں کو قتل کر چکا تھا۔ نوکر زار زار رونے لگے۔ جانی کو ہر ہر قدم پر غش آنے لگا دور تک غم اور ماتم کی صورت مجسم نظر آتی تھی۔

بل زوریل نے مرے کے نوکروں سے کہا کہ اپنے آقا کی لاش انکے باپ کے مکان پر لیجاؤ کہ یہاں سے قریب ہی وہیں پر دفنا لے جائینگے۔ جانی نے کہا ہمارے کی مان کیطرح فقیر ہو جائینگے۔

اور جنون کی مسجد مین جاکے رہینگے بل زور بل نے کہا تمھارے لیے اب یہی مناسب ہی۔ گوبل زور بل نے اسنے کہا کہ جہان کہو تمکو پہونچا آؤن اور تمھارے باپ کو بھی کنور کے عزیزون سے بچاؤنگا مگر وہ تنہا ہی چلی گئی اور بل زور بھی اپنے آدمیون مین واپس آئے اور عاشقی و معشوقی اور رقابت کا جھگڑا یون طے ہوا کہ کنور کی مغفت مین جان گئی اور جانی کو فقیرن اور جوگن بننا پڑا اور یہ سب رشک کا سبب تھا اور رشک بھی بے سبب۔

بل زور نے اپنے آدمیون کو مع فوجدار کے لیس پایا۔ آپ پیچ دے رہے تھے کہ تم لوگ یہ پیشہ چھوڑ دو اسمین جسم اور روح دونون کا ہردم خطرہ رہتا ہی۔ وہ لوگ خوش "کنور دل" پہاڑی سمجھے بھی نہین کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ بل زور نے آتے ہی بدھو نفر سے پوچھا کہ ان لوگون نے تمھارا اسباب سب دے دیا۔ اسنے کہا جی ہان۔ مگر تین مخملی ٹوپیان نہین ملین جو بہت قیمتی ہین۔ کیسقدر رد و بدل کے بعد وہ بھی واپس ہوئین۔ اور بل زور نے سب آدمیون کو قطار مین کھڑا کیا اور لوٹ کا اسباب اور نقد اور جواہرات سب مین تقسیم کر دیا اور فوجدار سے کہا اگر ان بیچارون کو ناحق نہ ملے تو بسر کیونکر کرین۔ بدھو نے کہا ایک بات تو ہمنے ضرور دیکھی وہ یہ کہ جو لوگ تک مین انصاف کے بغیر کام نہین چلتا۔ یہ فقرہ سننا تھا کہ انمین سے ایک چور آگ ہوگیا اور بندوق اٹھا کے کندا اسکے سر پہ مارنے ہی کو تھا کہ فوراً بل زور نے روکا ورنہ بدھو کا سر کھل جاتا اور سب مسخرا پن پیچھے کی راہ نکل جاتا۔ بدھو مارے ڈر کے کانپ اٹھے اور جان لی کہ ان لوگون مین بات کرنا بلکہ لب تک ہلانا حماقت ہی اتنے مین دو سوار اسی ٹھگون کی پلٹن کے آئے اور کہا حضور کچھ سوار اور کچھ پیادے جاتے ہین۔ بل زور نے پوچھا کس قسم کے ہین جنکے ہم گاہک ہین یا جو ہمارے گاہک ہین۔ انھون نے کہا جنکے ہم گاہک ہین۔ حکم ہوا پھر جاکے لاؤ۔ ایک بھی نہ بھاگنے پائے وہ روانہ ہا شدا ادھر فوجدار اور بدھو نفر اور بل زور بل باہم باتین کرنے لگے۔

بل زور نے فوجدار سے کہا بھائی صاحب ہم ٹھگون کی زندگی بھی کوئی زندگی ہی۔ ہر دم خطرہ ہر قدم پر خوف۔ ہر مقام پر ڈر۔ اب دھرے گئے اور اب دھرے گئے۔ مگر ایک قسم کی مجبوری ہی وہ ایک وجہ ہی ایسی ہوگئی ہی ورنہ خدا گواہ ہی مین بڑا نیکدل اور رحمدل اور خوش نیت آدمی ہون اگر خواستۂ خدا ہی قاس کمبخت پیشے سے نجات پاؤنگا اور آدمی بنجاؤنگا۔ انشاء اللہ۔

فوجدار کو تعجب ہوا کہ بل زور ایسا فصیح اور فہمیدہ ہی۔ ٹھگ اور ایسا خوش تقریر۔ چوری چکاری چھوڑنے والے اور ایسے خوش کلام۔ بل زور نے کہا مریض کی خوش نصیبی یہ ہی کہ تشخیص مرض ہوجائے

خدا تمھارا حکیم ہی علاج کیون نہ کارگر ہوگا۔ گنہگار اگر عاقل ہو تو بیوقوف گنہگار سے کہین اچھا ہی تمھاری گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑے فہمیدہ ہو خدا تمکو مدد دیگا اگر اس پیشے کو چھوڑکر ہمارے ساتھ رہو تو ہم اپنا پیشہ تمکو سکھاوین۔ وہ ہنسا اور جانی کا حال بیان کیا اور بدھو کو بڑا لطف ہوا کہ ایسی شوخ اور بیباک اور طرار اور حسین نوجوان اور یہ مصیبت۔

اب بل زور کے چیلے مع ساتھیون کے واپس آئے۔ دو شریف زادے گھوڑون پر سوار دو جاتری پیادہ پا۔ ایک گاڑی پر عورتین بھری ہوئین جنکے ساتھ چھ ملازم پیادہ تھے اور کچھ ملازم سوار اور وہ خچر والے۔ ٹھگ چو طرفہ سے گھیرے ہوے۔ بل زور نے ان دونون شریفون سے پوچھا آپ کون ہین۔ انھون نے کہا ہم دونون حیدرآباد کی فوج کے کپتان ہین اور رخصت لیکے وطن جاتے ہین سپاہی کی اوقات کیا کچھ اشرفیان ہمارے پاس ہین۔ اسکے بعد عورتون سے وہی سوال کیا انکے ملازم نے کہا ہمارے آقا کی صاحبزادی ہین اور باقی سب انکی مشنخدمتین ہین۔ جاتریون نے کہا ہم جاترا کرکے بنارس سے لوٹے آتے ہین۔ بل زور نے کپتانون سے کہا جناب آپ نصف روپیہ مجھے قرض دیتے جایئے۔ انھون نے یہی غنیمت سمجھا۔ اسکے بعد جاتریون سے پچاس روپیہ وصول کیا۔ باقی معاف۔ عورتون سے انکے ملازمون کے ذریعے سے دو سو اشرفیان وصول کین۔ شہزادی نے مارے خوشامد کے خواہش ظاہر کی کہ بل زور کے ہاتھ کو بوسہ دے مگر بل زور نے انکار کیا اور کہا آپ میری ماں بہن ہین مجھے معاف فرمایئے کہ مین نے آپ کو تکلیف دی۔ اسکے بعد جاتریون سے جو وصول کیا تھا وہ اُنکو واپس کردیا اور کچھ اپنے پاس سے دیا اور کپتانون سے کہا آپ لوگ بھی ہماری طرح سپاہی ہین اور ہم آپ کی تعظیم کرتے ہین مگر پیشے سے مجبور ہین انھون نے انکا شکریہ ادا کیا اور بل زور نے قلم دوات کاغذ منگواکر ایک پاس سب کو لکھ دیا اور کہا کہ ہماری پلٹن کے ٹھگ اگر ملین تو یہ پاس دکھانا کوئی تم سے نہ بولیگا۔ اسکے بعد سب سے رخصت ہوے اور شہزادی کو ادب کے ساتھ سلام کیا سب عش عش کرنے لگے کہ واہ رے ٹھگون کے افسر تو اور یہ رحمدلی! ٹھگون مین سے ایک شخص نے کہا ہمارے کپتان صاحب ٹھگون کی افسری کے قابل تو کیا ہین ہان پادری بننے کے قابل البتہ ہین آیندہ ہم نہ مانینگے لڑ پڑینگے۔ بل زور نے سنلیا اور تلوار نکالکر دو ٹکڑے کرکے کہا بدتمیز بے ادب سپاہی کی یہی سزا ہی۔ سب سپاہی تھرا اُٹھے کہ آیندہ کے لیے کان پکڑے۔ ذرا زبان تک نہ ہلائینگے یہ ہمیر تو پورا پورا ٹھگون کے افسرون کا برتاؤ کرتا ہی اور اورون کے لیے اسکندر اعظم

بنجاتا ہی۔ بل زور نے فوجدار صاحب کو ایک خط لکھدیا انکے ایک دوست دریاے زبدا کے پاس رہتے تھے اُنکو لکھا کہ میرے نامی دوست خدائی فوجدار جنکی شجاعت مشہور آفاق ہی آتے ہین۔ انسے بکشادہ پیشانی پیش آنا اور انکی خاطر کرنا یہ مسلح گھوڑے پر سوار مع اپنے مصاحب بدھو نفر کے آتے ہین اور مصاحب گدھے پر ہین۔ ہمارے دوست نیاڑی کو بھی اطلاع کردو کہ نقل محفل سے آیہ۔ مدعی تک انسے خوش ہو جائینگے کیونکہ انکا جوش دیوانگی اور مجنونانہ حرکتین اور انکے ملازم کا مسخرا پن ساری خدائی کے خوش کرنے کو کافی ہی۔ بل زور نے اپنے ایک ٹھگ کو خط دیا اور اُسنے بھلے مانسون کے کپڑے پہنے اور خط مکتوب الیہ کے پاس لیگیا۔

فصل - ۶۱

بل زور کے ساتھ فوجدار صاحب تین دن اور تین رات رہے اگر تین سو برس بھی رہتے تو ہر روز ایک نئی بات سوجھتی اور اُیچ ہی کی لیتے۔ کھانے کہین تھے۔ پیتے کہین تھے۔ کبھی بھاگ کے اِدھر کبھی بھاگ کے اُدھر۔ کبھی کمینگاہ مین کھڑے کھڑے سو رہے ہین ذرا سے کھٹکے مین منزلون دور۔ ہر دم جاسوس روانہ کیے جاتے تھے۔ سنتری پہرے پر رہتے تھے اور بندوقین واغتے تھے۔ بل زور شب کو ساتھیون سے الگ رہا اور اُن مقامون پر جہان کسی کا گزر نہ تھا کیونکہ گورنر سرکاری کے بیشمار اشتہار اسکی گرفتاری کے چھپ کر شائع ہو چکے تھے کہ اسکو گرفتار کرلو اس سبب سے ہر دم خائف رہتا تھا۔ وہ کسی کا اعتبار نہین کرتا تھا اور خوف تھا کہ مبادا اسی کے آدمی اسکو دھروادین کیونکہ سرکار سے انعام کی طمع دیگئی تھی اسکی زندگی قابل رشک نہ تھی بلکہ بڑی مصیبت کی زندگی تھی۔

الغرض بل زور بل اور بدھو اور فوجدار چھ جوانون کو ہمراہ لیکر دریاے زبدا کی طرف چلے اور اثناے راہ مین بل زور نے فوجدار سے کہا کہ بالفعل آپ میرے ایک دوست کے ہان جو دریاے زبدا کے کنارے درگاگڑھ نامے قصبے مین رہتے ہین چلیے وہان بھی بڑا لطف ہوگا۔ کئی دن کے بعد داخل ہوے اور باہم خلق اور تپاک کی باتین ہوکر بل زور رخصت ہوا کہ مبادا کوئی گرفتار کرلے۔ انکے رخصت ہونے کے بعد مہر جہانتاب بصد آن باں و شوکت و شان نمودار ہونے کا اور نسیم سحری نے غنچون کو گدگدانا شروع کیا۔ مشرق سے نور برسنے لگا۔ جوانان چمن پر بھی عجب جوبن تھا کہ اتنے مین باجے کی آواز نے قوت سماعت کو تازگی بخشی اور رفتہ رفتہ کوس اور دہل اور انگریزی باجے کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ

سوارون کا رسالہ شہر کے باہر آتا ہی اب شعاع زرنگار مہر اور بھی تیز ہوئی اب سنیے کہ فوجدار اور بدھو نفر نے پچھم کی طرف دیکھا تو دریاے زبدا موج زن ہی ابتک یہ دریا نہین دیکھا تھا یہ دریا انکے قصبے کی ندی سے بہت بڑا تھا - اتنے مین ایک بڑی کشتی نظر آئی - اک شان کے ساتھ آرہی تھی اسمین جنگی باجا بج رہا تھا اور ادھر شہر سے صدہا رئیس برق دم باد رفتار اسپان عربی وترکی پر سوار خاص بردارون اور سپاہیون کو ساتھ لیے ہوے برآمد ہوے کشتی پر سے سپاہیون نے کئی باڑھ بندوقین سر کین اور اسکے بعد توپ دغنے لگی دھنناون قلعہ کی دیوارون سے توپین داغین اور توپخانہ بزرگ کی دھرتی دھمک توپون سے گہوارۂ زمین ڈاوان ڈول ہونے لگا اور آواز بازگشت سے معلوم ہوتا تھا کہ تمام دنیا مین توپین چل رہی ہین - دریا کا پانی صاف اور کہین ذرا ہلچل نہین خشکی مین جدھر دیکھو خوشوقتی ہوا صاف - نہ بالکل بند - نہ تیز کہ جھکار ہو جاے - توپ کے دھوئین سے البتہ ذرا مطلع تیرہ ہو جاتا تھا - ان کل باتون سے شہر بھر مین خوشی کے شادیانے بجتے تھے بدھو اس فکر مین تھے کہ اتنے بڑے جہاز بے پانون کے کیونکر ادھر ادھر پانی مین چلتے پھرتے ہین انھون نے سواے ندی کے کوئی بڑا دریا نہین دیکھا تھا - اتنے مین شہر کے روسا گھوڑے سرپٹ دوڑاتے آئے اور جنگی طریقے سے آن بان کے ساتھ فوجدار کے پاس آئے اور یہ اسوقت بڑے ہی حیرت مین تھے کہ یا خدا یہ کیا ہو رہا ہی - اتنے مین بل زور کے دوست نے بڑھ کے کہا - خوش آمدی خوش آمدی - مرحبا مرحبا - خدائی فوجدار شیر افگن رشک یلان نامی گرامی فخر و افتخار پہلوانان زمن مہر سپہر شجاعت - حضور کی تاریخ کا حصۂ اول بہت صحیح ہی دوسری جلد کے مورخ نے جھک مارا ہی - فوجدار نے بدھو سے کہا یار یہ تو ہمکو خوب جانتے ہین واللہ ہماری تاریخ ضرور معائنہ کی ہی - دوست نے کہا فوجدار صاحب اب ہمارے ساتھ چلیے ہم آپ کے غلام اور آپ کے دوست بل زور یل کے دلی یار ہین - فوجدار نے کہا صاحب ہم تو بندۂ احسان ہین جہان کہیے چلین - ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست		بیسر و ہر جا کہ خاطر خواہ اوست	

دوست انکو ساتھ لیکر شہر کی جانب چلے - باجا بجتا ہوا شان کے ساتھ جاتے تھے کہ دفعتہ فوجدار اور بدھو نے غل مچایا - دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو لونڈون نے جو شیطان کے بھی کان کاٹتے تھے رشک حمار اور گدھے کی دم مین سُتلی باندھی اور ایک سرا درخت سے باندھ دیا اور دونون کی رفتار رک گئی اور بدھو گدھے پر سے گر پڑے - فوجدار بھی گرنے کو تھے مگر شہسوار آدمی تھے فوراً

رُک گئے میزبان نے چاہا کہ اِن لونڈون کو مزا دین مگر اُنکا پتا کہان اب بل زور کے دوست کے مکان پر داخل ہوے۔ جیساکہ امیرون کا مکان ہونا چاہیے ویسا تھا کشادہ اور صاف۔ مورخ انکو اب یہان ہی چھوڑتا ہی۔

فصل - ۶۲

فوجدار کا میزبان مذاق کا آدمی تھا مگر اعتدال اور دور اندیشی کے ساتھ۔ اسکا نام شاہ زرغام تھا۔ سوچا کہ انکی دیوانگی کا حظ حاصل کرنا ضرور ہی مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا مذاق نہو جس سے انکا دل دکھے اور نہ کوئی مذاق ایسا ہو جس سے کسی کو چوٹ چپیٹ آئے فوجدار کے ہتھیار انھون نے پہلے ہی اُتروا لیے۔ دیکھا تو تلوار اور نیزہ نہ تھا لوہا اور خود سفید دُبلے کہ ہڈی ہڈی گنوا لیجیے جیساکہ بیان ہوچکا ہی۔ انکو ایک جھت پر شامیانے کے نیچے بٹھایا اُس روز میلا تھا یہ سمجھے کہ یہ سب سامان ہمارے ہی لیے ہوا ہی۔ کبھی سوانگ نکلے اور ٹھہر کر کرتب دکھائے کبھی میلے والون نے غل مچایا۔ ریلا پیلا۔ بدھو بہت خوش کہ رئیس کے ہان کیطرح یہان بھی مہمان نوازی ہوگی اور اس شادی مین خوب خوب شرابین پینگے اور مرغ کے کباب اور پراٹھے اور پلاؤ چکھینگے۔ کچھ کھائی کچھ باندھی پوٹ۔

شاہ زرغام نے کئی اور دوستون کی دعوت کی اور سب نے فوجدار کی تعظیم کی جس سے یہ اور بھی پھول گئے اور ضبط نہ کرسکے۔ بدھو کی باتون اور مسخرے پن پر سب نوکر چاکر عاشق تھے۔ میزبان نے کہا بدھو نفر ہمنے سُنا ہی کہ تم کو فتون اور گوشت کے عاشق ہو کہ کھاتے ہو اور گھر بھی باندھ لیجاتے ہو۔ بدھو نے کہا حضور یہ خبر کسی نے غلط بیانی کی ہی۔ مین ایسا بندیدہ نہین ہون آقا سے پوچھ لیجیے آٹھ آٹھ دن تک ہم اور ہمارے آقا فقط ذرا سی جھڑبیری کھا کے رہتے ہین۔ ہان اگر مرغن کھانا ملے تو ضرور ذرا زیادہ کھاؤنگا۔ گر سنہ چشم بندہ نہین ہی۔ اور یون لے مرنے اور تہمت دھرنے کی تو بات ہی اور ہی۔ فوجدار نے کہا جناب اسکی تو ہم بھی گواہی دینگے اسکی صفائی اور کنجوسی ضرب المثل ہی اور آب زر سے لکھنے کے قابل۔ بھوک کے وقت جب اسکو کھانا ملتا ہی تو ذرا جلد جلد بڑے بڑے نوالے لیتا ہی اور پیٹو معلوم ہوتا ہی مگر اس صفائی کی تو قسم کھانی چاہیے اور گورنری کے زمانے مین تو انار کے دانے اور انگور تک چھری سے کھاتا تھا صفائی کا اسقدر خیال تھا۔ شاہ زرغام نے کہا (کیا! کیا بدھو نفر گورنر ہو گئے تھے) بدھو نے کہا (جی۔ دس دن تک گورنری کی مگر خدا کی مار) فوجدار نے کل حال من وعن گورنری کی نسبت بیان کیا اور سانچو

بہت محظوظ ہوے۔

کھانا کھانے کے بعد فوجدار کو اُنکے میزبان ایک کمرے مین لیگئے جہان فرش نہ تھا مگر ایک میز پر ایک سر بنا ہوا تھا۔ غالباً کسی سخت اور کمیاب دھات کا تھا۔

شاہ۔ ایک راز سربستہ بیان کرون مگر ظاہر نہ ہونے پائے۔

فوجدار۔ قول شجاعان جان دارد۔ کیا مجال۔ چاہے کوئی مار ڈالے مگر نہ کہین۔

شاہ۔ دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنبان۔ اگر ظاہر ہوگیا تو مرجاؤنگا۔

فوجدار۔ ممکن نہین۔ لب تک نہ جنبش کرین۔ ہم راز دان لوگ ہین جناب۔

شاہ۔ اب یہان سوائے ہمارے اور تمھارے اور کوئی نہین ہی۔ یہ سر ایک بڑے نامی اور مشہور زمانہ ساحر کا بنایا ہوا ہی۔ یہ ایک اوجھا تھا اور سراٹونامے جادوگر کا نامی شاگرد جسکا آج تک نام ہی اور وہ شہرۂ آفاق ہی۔ ہزار روپیے انعام کے وعدے پر اُسنے ہمارے ہان رہ کر یہ سر بنایا اور وصف اسمین یہ ہی کہ جو سوال کیجیے جواب لے لیجیے۔ ستارون کے حساب خسوف اور کسوف اور خدا جانے کن کن باتون کا لحاظ کرکے اُسنے یہ سر بنایا۔ کل اسکا وصف مین دکھاؤنگا جمعہ کے دن نہین بولتا آج جمعہ ہی کل تک غم کھائیے تب تک آپ غور کرکے کیجیے کہ کیا سوال پوچھیے گا میرا تجربہ ہی کہ جواب غلط تو ہونے ہی نہین پاتا فوجدار کو اسکا یقین نہ آیا مگر یہ سوچے کہ غلط ہوتا تو کل کا وعدہ نکرتا۔ شاہ انکو باہر لیگئے اور دروازہ بند کردیا جان سب احباب بیٹھے تھے اور بدھو نفر اپنے آقا کی مجنونانہ حرکتون کو فخریہ بیان کررہے تھے یہ بھی وہان پہونچے۔

شام کو فوجدار صاحب کو انھون نے خچر پر سوار کیا اور بھلے مانسون کے کپڑے پہنائے اور اچکن کی پشت پر کڑھوا دیا۔ (خدائی فوجدار) جو جو لوگ انکے نام سے واقف تھے وہ مع لونڈے کے ساتھ ہولیے۔

فوجدار۔ شاہ زرغام صاحب۔ دیکھیے ہمارے پیشے کے یہ اعزاز ہین۔ لوگ جانتے بھی نہین اور ہمراہ رکاب ہولیے۔

شاہ۔ مشک کہین چھپ سکتی ہی۔ توبہ سیہگری کے فنون کے استادون کا نام آفتاب کی طرح نور برساتا ہی۔ کہین آفتاب پر کوئی خاک ڈال سکتا ہی۔

اتنے مین آواز آئی (ارے او پاگل فوجدار مٹری۔ ابے تو ابھی تک زندہ ہی۔ جا بجا سقہ رپٹ پٹا کے ابتک ٹیٹان سا موجود ہی۔ اور لطف یہ کہ تو خود تو پاگل ہی ہی مگر وصف

یہ ہو کہ اورون کو بھی پاگل کر دیتا ہو یہ جو روسا تیرے ہمراہ ہین انکی حالت پر ہمکو رحم آتا ہو اپنے گیدی اس پاگل پن سے درگزرا اور جاکے اپنی اراضی کو دیکھ اور بال بچون سے مل ورنہ رہا ہا دماغ اور بھی کھکھل ہو جائیگا) شاہ نے کہا بھائی صاحب بڑے ناصح نہ بنیے اپنی راہ لیجیے۔ فوجدار صاحب کو آپ کی صلاح کی کوئی ضرورت نہین ہی وہ صحیح وسالم ہین اور ہم لوگ کوئی سڑی نہین بس اب دور ہو اور خبردار اب بیہودہ نہ بکنا۔ اُسنے کہا حضور بجا فرماتے ہین انکو صلاح دینا۔ چون گردگان برگنبد است۔ مگر افسوس ہو کہ اتنا بڑا لائق آدمی اور جہان بھگت کا ذکر آیا بس سڑی ہوگیا۔ اب بندہ کسی کو صلاح نیاب نہ دیگا چاہے خضر کی عمر بھی کیون نہو صلاح بھی دو اور جھڑکی بھی کھاؤ۔

ناصح صاحب روانہ باشد اور جلوس فوجدار روان۔ لڑکون اور تماشائیون کی اسقدر بھیڑ ہوگئی کہ شاہ نے کسی بہانے سے فوجدار کو بڑا سا رومال اُڑھا دیا اور گھر واپس آئے وہان شاہ زرنگار کی بی بی نے جو خاتون کہلاتی تھین اور بڑی خوبرو خوشخو زندہ دل اور معزز عورت تھین کئی معزز عورتون کو بلوایا تھا کہ فوجدار کی دیوانگی اور جوش جنون کا لطف اُٹھائین بڑی عمدہ دعوت میزبان نے کھلائی اور دس بجے ناچ شروع ہوا۔ دو شوخ طبع عورتون نے فوجدار کو بہت چھیڑا۔ فوجدار دُبلے پتلے مرے ہوے لقمات۔ لمبا بیڈول قد۔ زرد رنگ اور بدقطع۔ انکو دیکھکر سب کو ہنسی آتی تھی۔ اُن دو عورتون نے اُنسے عشق ظاہر کیا اور انھون نے انکو حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا اور انھون نے بہ آواز بلند کہا ہمین آرام کرنے دو لعنت برکار شیطان۔ ہم اپنی معشوقہ زرین کمر کے سوا اور کسی کو آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھینگے بس۔ یہ کہکر بیٹھ گئے بہت ہی خستہ تھے۔ شاہ نے کہا انکو بستر پر لٹا دو۔ بدھو بھی آئے اور انکو معلوم ہوا کہ یہ بھی ناچ مین شریک تھے کہا (میرے آقا یہ کیا سوجھی۔ تمکو اس کہروا ناچ سے جو بازاری عورتون کا ناچ ہو کیا سروکار۔ تمھارا ناچ تلوار کی باڑھ ہو۔ یا یہ تھرکنا۔ مجھے بُلا لیا ہوتا مین ہی ذرا ناچتا۔ گو نچنیا نہ سہی مگر تم نہ تھکتے) اس تقریر پر سب ہنس دیے اور بدھو نے آقا کو بستر پر لٹا کر جا در اُڑھا دی کہ پسینے آئین۔

دوسرے دن شاہ نے اس جادوگر کے بنائے ہوے سرکا تجربہ کرنا چاہا مع فوجدار اور بدھو نفر اور دو بیبیون اور اپنی بی بی کے شاہ نے اس کمرے مین جاکر قفل لگا لیا اسکی خاصیت بیان کر دی اور کہا اس راز کو پوشیدہ رکھنا۔ آج اول مرتبہ امتحان کا ہو گا کہ

دوستون کے علاوہ اور کسی کو اس راز کا حال معلوم نہین تھا اور اگر اُنسے نہ کہا گیا ہوتا تو وہ بھی اور لوگون کیطرح بھوق ہوگئے ہوتے اس چالاکی اور حرم سے وہ کل تیار ہوئی تھی سب کے پہلے خود شاہ زرغام نے پوچھا (ای سر- اپنی کشش کے زور سے بتاؤ کہ ہم اس وقت کیا سوچ رہے ہین) ہونٹھ تک نہ ہلے اور جواب سُنا (مین کسی کے دل کی بات نہین بتا سکتا) سب متحیر کہ کمرے بھر مین ہم لوگون کے سوا اور کوئی نہین یہ آواز کہان سے آئی - شاہ نے پوچھا (اس کمرے مین کون کون ہی- آواز آئی (آپ اور آپکی بی بی اور دو آپکے دوست اور دو اُنکے دوست اور ایک مشہور پہلوان خدائی فوجدار اور اُنکا مصاحب سدھو نام) اب اور بھی زیادہ حیرت ہوئی - شاہ نے کہا ہمکو تو یقین ہوگیا کہ ہمنے دھوکا نہین کھایا اب کوئی اور صاحب سوال کرین - ایک بی بی نے بڑھ کر کہا (بھلا ہم خوبصورت کیونکر ہو جائین) جواب سنا (حیا پروری کی عادت اختیار کرو) دوسری نے کہا سر میرا میان مجھے پیار کرتا ہی یا نہین) جواب سُنا (اسکے برتاؤ سے تم خود جان سکتی ہو) اب شاہ کے ایک دوست نے جاکے پوچھا (ہم کون ہین) جواب سُنا (تم خود جانتے ہو) سوال (ہم تو جانتے ہی ہین تم بتاؤ - جواب (تم منشی یار والے ہو) دوسرے سے پوچھا - (اچھا بتاؤ ہمارے لڑکے کی کیا خواہش ہی جواب - (خواہش ہی کہ تمکو دفنا دے) یہ بھی بھرگ اُٹھے کہا واقعی وہ ایسا ہی نالائق ہی - اب کچھ نہ پوچھونگا

اب شاہ کی بی بی نے جاکے کہا - ای سر میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا پوچھون - بھلا بتاؤ ہمارے میان کب تک زندہ رہینگے - جواب سُنا (مدت تک - کیونکہ تندرست آدمی مین اوسط قوی الجثہ اور اعتدال کو کسی شی مین ہاتھ سے نہین دیتے بڑی عمر ہوگی - اب فوجدار صاحب آئے - کہا ہمنے جو رومی دروازے مین جاکر جوغار بزرگ کا ذکر کیا تھا صحیح ہی یا غلط - اگر بدھو پر کوڑے پڑین تو ہماری معشوقہ جادو سے نجات پائین یا نہین - کیا وہ جادو ہی مین رہینگی - جواب سُنا (غار کے بارے مین کچھ سچ ہی کچھ غلط - بدھو پر کوڑے کم کم اور دیر مین پڑینگے معشوقہ جادوگرون سے نجات پائینگی) فوجدار نے کہا بس یہی چاہتا ہون کہ معشوقہ صحیح رہین -

سب کے آخر مین بدھو نے سوال کیا - ای سر - کیا دوسری گورنری مجھے ملیگی - مصاحب پہلوان کی کمبختی کی زندگی کب ختم ہوگی - مین اپنی بی بی اور بچون کو دیکھ سکونگا یا نہین) جواب آیا تم اپنے ہی گھر کے گورنر ہوگے اور اُنسے تم ملوگے اور اس زندگی سے نجات پاکر گھر مین چین سے رہوگے) بدھو نے کہا لاحول ولا قوۃ - یہ تو خود بھی مین جانتا تھا - فوجدار نے جھلا کر کہا اوجاہل - ابے اور کیا چاہتا ہی اس سے بہتر جواب اور کیا ہوگا - بدھو نے جی مین کہا

ذرا اور صاف صاف ہوتا تو بہتر تھا۔

دوسرے دن فوجدار صاحب کا دل چاہا کہ ذرا بازار کی سیر کرین۔ ادھر اُدھر سیر کرنے کے لیے ایک مقام پر سائین بورڈ دیکھا۔ (مطبع نور) فوراً چھاپے خانے کے اندر داخل۔ دیکھا کہ مصلح سنگ پتھر پر غلط حروف کو کاٹ کاٹ کے صحیح کر رہے ہین۔ آگے بڑھے تو دیکھا کاتب لکھ رہے ہین۔ زرد کاپی اور چھاپے کی سیاہی۔ اور آگے بڑھے کلون کو دیکھا۔ ٹائپ فونڈری کو دیکھا۔ مشینین دیکھین۔ اب کتابون کے گودام مین آئے پوچھا یہ کون کتاب ہی۔ کہا (دیوان ظہیر فاریابی) ۸ر قیمت۔ فوجدار نے مسکرا کر کہا۔ ۵

	دیوان ظہیر فاریابی		در مکہ مجزد گریابی

اب ۸ر کو بکتا ہی۔ یہ لال لال جلد کی کون کتاب ہی۔ کہا جی یہ اخلاق جلالی ہی فوجدار نے کہا عمدہ کتاب ہی محقق دوانی کی تصنیف لطیف۔ بس فارسی مین یہ دو کتابین اخلاق کی نایاب ہین۔ اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری۔ وہ محقق دوانی کا کلام ہی اور یہ محقق طوسی علیہ الرحمہ کا۔ کتب فروش نے کہا اجکل یہ نئی کتاب طبع ہوئی ہی مثنوی بزم وصال۔ طبع بھی حال ہی مین ہوئی ہی اور تصنیف بھی خاص عجم کا کلام ہی۔ اور یہ جام ہوشربا ہی۔ فوجدار نے کہا ہمکو یہ اشیا کے قصے پسند نہین آتے۔ گلزار خیال اور جام ہوشربا اور توتے مینا کی کہانی اور فسانہ عجائب فی نفسہ عمدہ ہون مگر پرانا فیشن ہی۔ وہی معمولی کہانیان۔ مبالغے کے دریا بہا دیے جن اور بھوت اور پریت اور دیوؤن کا ذکر جسکا سر نہ پیر۔ ہمکو اس قسم کے قصون مین کوئی لطف نہین آتا ہی۔ ذرا اگر دروغ ہو تو خیر۔ مضائقہ نہین اور جو سر سے پاؤن تک دروغ ہو تو پڑھنے کو جی نہین چاہتا۔ اس سے تو داستان یہ جو ہے نامہ اور بلی نامہ اچھا ع۔ کوڑی نہو تو کوڑی کے بھر تین تین ہین ✦ آپکے ہان مثنوی نلدمن بھی چھپی ہی۔ کہا ہان چھپی ہی۔ فوجدار نے ایک جلد خریدی۔ اشعار۔

مل گفت کہ ای طبیب نادان	از بہر مغزائے بادام جان	معشوقہ نازنین طلب کن	اعناب لبش بکار تب کن
	آگاہ نئی تب درون را	نشتر چہ زنی رگ جنون را	

کتب فروش نے شاہنامہ فردوسی و طوسی سامنے رکھ دیا وہ بھی فوجدار صاحب نے خرید لیا اور کہا یہ ہمارے پیشہ شریف کے متعلق ہی ع سکے را دو کردہ دورا جا کردہ ✦

کتب فروش نے مسکرا کر ایک کتاب دی اور کہا حضور اسمین کسی فوجدار صاحب کا حال درج ہی۔ فوجدار نے کہا مین نے ادھر اُدھر یہ کتاب پڑھی ہی میرے نزدیک اس قابل ہی

کہ اب تک بھونک رہگئی ہوتی مہمل کتاب - قصے کہانی کی کتابین وہان ہی تک ٹھیک ہین جہانتک واقعات روزمرہ کے قریب تر ہون اور سچی تاریخون کی تعریف یہ ہے کہ سب سچ ہی ہو - شاعری نہو - یہ کہکر مطبع کے دفتر سے چلے گئے اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی قدر آزردہ خاطر ہین -

اس دن شاہ نے کہا کہ چلیے سمندر کی سیر کرین اور وہان کے عجائبات دکھائین - بدھو نفر بہت خوش ہوے - کیونکہ عمر بھر سمندر نہین دیکھا تھا - شاہ نے وہان کے لوگون کو اطلاع دی کہ خدائی فوجدار صاحب کو لیکر بندہ آتا ہے ذرا سیر اچھی طرح دکھائیے گا ان لوگون نے انکا کچھ کچھ حال سُنا تھا - فصل آیندہ مین اس مہم کے واقعات قلمبند ہونگے -

فصل - ۶۳

فوجدار صاحب عرصے تک اُن جوابون پر غور کیا کیے جو اس سر نے پیشین گوئی کے طور پر کہے تھے اور ذرا نہ سمجھے کہ اسمین کوئی فریب ہے اور یقین ہوگیا کہ معشوقہ زرین کمر جادو سے نجات پائیگی - خوش تھے کہ جلد شاہد مراد سے ہم آغوش ہونگے - بدھو کو گو اب گورنری سے نفرت ہوگئی تھی مگر اب تک یہ آرزو تھی کہ حکمرانی کرین کیونکہ دس دن کی مصنوعی گورنری تک نے انکے دماغ کو اور سے اور کر دیا تھا -

دوسرے روز شاہ مع احباب اور فوجدار اور بدھو کے سمندر کی سیر کو گئے اور افسر فوج نے آتے دیکھکر حکم دیا کہ سلامی سر کرو اور فوجی باجا بجاؤ - پہونچتے ہی ملاحون نے جُھک جُھک کے سلام کیا اور فوجدار غا گئے کہ شہزادون کی طرح ہمارا استقبال کیا گیا - افسر فوج نے بغلگیر ہوکر کہا حضور آج گھی کے چراغ جلاؤنگا کہ اتنے بڑے بیل نامدار اور پہلوان جرار نے جہاز کو رونق بخشی تمام دنیا مین حضور کا نام ہے - شجاعت مشہور خاص و عام ہے - جہاز بہت ہی آراستہ تھا سبزہ اور گل اور بیل اور بوٹے - کپتان نے حکم دیا کہ جہاز کو روان کرو - اور سب ملاح ذی شعور اپنے اپنے کام پر حاضر ہوے بدھو کے دل مین خوف پیدا ہوا کہ مبادا ان اتنے بھوتون سے فوجدار بگڑ جائین تو غضب ہو - یہ اتنے اور ہم اکیلے - چاہین ٹانگ پکڑ کے سمندر مین دونون کو پھینکدین اتنے مین ایک قطار باندھ کر ملاح کھڑے ہوے اور بدھو کو لیکر ایک سرے سے جو ہاتھون ہاتھ اُچھالتو کونے تک ہاتھون ہی ہاتھ لے گئے - بدھو کو یقین کامل ہوگیا کہ پریت زمین کہسا ہم ایسے جہاز کی سیر سے درگزرے - فوجدار نے جنرل سے کہا اگر یہ کوئی رسم ہے کہ جو اول مرتبہ یہان آئے اُسکی یہ گت بنائی جائے تو بندے کو معاف فرمائیے - ذرا کسی نے

ہاتھ لگایا اور ہمنے تلوار نکالی۔

یہ کہکر فوجدار صاحب پیترا بدل کر کھڑے ہوگئے اور شمشیر برہنہ لی اور ادھر جہاز پر بڑا غل مچا اور غل کے ساتھ ہی جہاز ہلا اور یہ جا وہ جا۔ مدعو کو یقین ہوگیا کہ اس جہاز پر جادو کیا گیا ہی۔ کہا فوجدار صاحب اب اس سے نکلنا معلوم۔ ع۔ آن پڑے کٹھن پنجرے مین کہ لیو رام کا نام + فوجدار نے کہا ارے یار اگر کپڑے اُتار ڈالو اور کوڑے لگاؤ تو جلدی بچاری بلا سے نجات پائے اور جادو کا اثر دور ہو۔ جنرل پوچھنے ہی کو تھا کہ کوڑون اور جادو کا ذکر کیا ہی کہ اتنے مین آواز آئی (قلعہ منجھولے سے اشارہ ہوا ہی کہ ایک کشتی بحیم کی جانب بھاگی جاتی ہی۔ دوڑو۔) اتنا سنتے ہی جنرل کود پڑا اور کہا (تیز چلو تیر۔ جانے نہ پائے) دو جہازون کو حکم دیا کہ منجھدار کی راہ لو اور ایک جہاز ساحل کی طرف چلے تاکہ کشتی کسی طرف بھاگنے نہ پائے کشتی والون نے جو دیکھا کہ جہاز آیا ہی تو بہت ہی تیزی سے چلے مگر پکڑے گئے۔ کشتی کے ناخدا نے کہا کشتی کو لنگر انداز کرو اور قیدی بنجاؤ ورنہ اگر جہاز کا جنرل پکڑا گیا تو اسی دم اُڑا دیگا۔ مگر گوروں نے نہ مانا اور بندوق سنے جہاز کے دو ملاحون کو مار ڈالا اور انجام یہ ہوا کہ کوئی چھتیس آدمی گرفتار ہوئے سب جوان اور موٹے تازے اور ہٹے کٹے۔ جنرل نے پوچھا تمھارا افسر کون ہی اسنے کہا یہ صاحب (ایک نوجوان بست سالہ کی طرف دیکھکر کہا) کیون بے کتے جب تو نے دیکھ لیا تھا کہ اب بچنا محال ہی تو میرے دو آدمیون پر بندوق کیون سر کی۔ دو جانین سفت مین لین۔ اتنے مین نائب السلطنت کے آنے کی خبر تو تھی ہی سامنے سے اُنکا جہاز دکھائی دیا اور انھون نے آن کر کہا (جنرل تمنے تو آج خوب شکار کیا۔ جنرل نے کہا شکار حضور کے سامنے ہی بیچ پر ہوگا۔ نائب السلطنت نے کہا اسکے کیا معنی۔ اسنے کہا حضور بے وجہ بے سبب خلاف رسم و آئین اس کپتان کے حکم سے ہمارے دو آدمیون کی جان گئی۔ نائب السلطنت نے کہا ای نوجوان تمھاری نوجوانی اور حسن گلو سوز اور شرافت رحم آتا ہی مگر مجبوری ہی تم مسلمان ہو یا یہودی یا عیسائی۔ شادی ہوئی ہی یا نہین سامنے نوجوان نے جو انتہا سے زیادہ حسین تھا اور جسکی مشکین کسی ہوئی تھین کہا مین مرد نہین ہون آپکی ہم قوم عورت ہون اگر قتل کا فتوی ذرا ٹال دیجیے تو میری سرگذشت سن لیجیے اگرچہ ؎

کون سنتا ہی کہانی میری	اور پھر وہ بھی زبانی میری

بدلا اپنا آپ لین مگر ذرا تامل کرین۔ جنرل نے اجازت دی اور اُسنے اپنی بیتی یون سنائی

مین مرد نہین عورت ہون - مصیبت کے دنون مین میرا باپ مجھے چھوڑ کر وطن سے بھاگا اور جواہرات اور اشرفیان دفنا کر مجھے جگہ دکھادی - دوار رغام نامے ایک شخص نوجوان میرے باپ کا عاشق ہوا اور ہمارا اُنکا عشق بڑھا - مین اپنے دو چچاؤن کے حفاظت مین تھی ایک رات مین اور وہ دونون بھاگے اور شام پور نامے ایک مقام پر ایک سرا مین فروکش ہوے وہان کے خواب نے مجھے بلوایا اور ہم تو مسجھکر پوچھا کہ یہان کیونکر آنا ہوا - مین نے کہا فرقہ مخالف سے جورنے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا - باپ کی خبر ہی نہین - خزیزون کی اتنے مین کسی نے کہدیا کہ بہت سا ایک بیس آدمیون کا گروہ ہے - سنیے کہ وہان کے لوگ عورتون کو اسقدر نہین چاہتے جسقدر گبرو کو چاہتے ہین - مین نے کہا حضور وہ بھی عورت ہی - حکم ہوا کہ مرد ہو یا عورت ابھی حاضر کرو - زنانہ لباس پہنا کر مین اسکو لے آئی - نواب عاشق ہو گئے اور ایک سرکاری باغ مین اسکو جگہ دی اور چوکی پہرا بٹھادیا - اور مجھسے کہا کہ تم کشتی لو اور جا کے اپنی اشرفیان اور جواہرات لے آؤ - یہان دو ملاحون نے جو شراب کے نشے مین چور تھے بادشاہ کی پستی کے طفیل مین وہ آدمیون کو بندوق سے مارا - اب میری خواہش یہ ہی کہ آپ میری تجہیز و تکفین میرے مذہب کے اصول کے مطابق کیجیے گا کہ آپ کے ہم مذہب ہون اور میری کوئی خطا بھی نہین ہی - شرابون کی خطا نے میری جان لی -

سامعین کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور جنرل نے کہ بڑا رحم دل افسر تھا کہا - اچھا اچھا منھ معاف کیا اور قریب جاکر اپنے ہاتھون سے مشکین کھولدین -

اتنے مین ایک شخص فقیرانہ بھیس کے ہاتھ مین بڑی لمبی لکڑی لیے اس نوجوان عورت کے پاس گیا اور کہا دد تو - ہمین پہچانا - نائب السلطنت صاحب یہ میری بیٹی ہی - لڑکی باپ کو لپٹ گئی اور دونون ملکے بہت روئے - بدھو نے جو غور کر کے دیکھا تو یہ اس فقیر کو لپٹ گئے اور جنرل سے کہا حضور ابھی چند روز ہوے یہ ہمکو راستے مین ملے تھے ہمارے پڑوسی اور یار ہین انھون نے ہمسے کہا کہ ہمارے ساتھ ملکے اشرفیان کھودو مگر ہم نہ جاسکے اپنی لڑکی کا بھی حال پوچھتے تھے وہ خدا کے فضل سے مل ہی گئین - اس لڑکی نے غور کر کے دیکھا تو - یہ تو بدھو نفر ہمارے گانون کے معلوم ہوتے ہین -

حاضرین کو بڑا تعجب ہوا کہ کس حسن اتفاق سے بچھڑے ہوے ملے سب کی آنکھین اشکبار تھین - جنرل نے کہا آپ لوگون کی اشکباری اور حضور کے حکم کی تعمیل سے مجبور ہون حالانکہ

قسم کھائی تھی کہ خون کا بدلا لونگا - اچھا لے دلو جان خوش وخرم رہو اور جلاد کو بلاؤ جی - ان دونوں کو پھانسی دے دو - نائب السلطنت نے کہا کہ انکو بھی چھوڑ دو - اپنے ہوش مین نہ تھے جنرل نے تعمیل حکم کی مگر بڑی ہوشیاری کے ساتھ -

اب یہ فکر ہوئی کہ دوار غام کو کسطرح وہان سے رہائی دیجاے - کیونکہ اسکی جان بڑے خطرے مین تھی - فقیرانہ بھیس مین جو تھا اُسنے دو ہزار روپیے دینے کا وعدہ کیا کہ اگر کوئی دوار غام کو اس قید سے رہائی دے تو ہم اسکو دو ہزار روپیہ دین بحث ہوتے ہوتے آخر کار ایک آدمی نے بیڑا اٹھا لیا کہ ہم چھڑا لائینگے جس مکان مین وہ قید ہی وہ میرا جانا ہوا ہی اور کئی بار وہان ہو آیا ہون - جنرل اور نائب السلطنت کو اس شخص پر اعتقاد نہ تھا مگر اس جادو جمال اور اسکے باپ نے ضمانت کردی - اسکے بعد نائب السلطنت ساحل پر گئے اور جنرل مورینو اپنے ساتھ اس جادو جمال کو اور اسکے باپ کو اپنے گھر لیگئے - اور نائب السلطنت نے کہا کہ اگر کسی شے کی ضرورت ہو تو ہمسے منگوا لینا اور انکی خوب خاطر کرنا - جادو جمال کے حُسن اور بانکی ادا پر لوٹ تھے اور ہزار جان سے عاشق -

فصل - ۶۴

جنرل مورینو کی بی بی نے جو جادو جمال کو اپنے مکان مین دیکھا تو بڑے ہی تپاک سے پیش آئین اور بڑی عاجزی کے ساتھ استقبال کیا اور کہا - زہے نصیب کہ آپ نے کلبۂ فقیر کو رونق اور عزت بخشی - ع - اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + اُسکے حسن اور عفت اور ادا اور بھولپنون کے انداز و ناز سے عاشق ہوگئی - شہر کے سب لوگ اسکے دیکھنے کو جوق جوق جمع ہوگئے گویا کوئی بڑا تماشا تھا -

فوجدار صاحب نے جنرل مورینو سے کہا کہ آپ نے نامناسب طریقہ دوار غام کی رہائی کا اختیار کیا ہی - امید کم اور مایوسی کا احتمال زیادہ ہی - اگر کسی جگہ خشکی مین بھاگ کے آتے اور وہان سے سوار ہوتے تو اچھے رہتے - جنرل جعفر نے اپنی بی بی ملندرا کے ساتھ یہی کارروائی کی تھی - بدھو بولے ابھی حضرت آپ بھولتے ہین - ملندرا کو وہ سمندر ہی سمندر اُڑا لائے تھے -

فوجدار نے کہا موت کے سوا اور سب چیزون کی دوا ہی اگر کوئی جہاز آئے تو ابھی ہم جا کے لے آئین - بدھو نے کہا جی بجا ہی کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہی - وہ جو لائے گیا ہی بڑا ایماندار معتبر آدمی معلوم ہوتا ہی - ورینو نے کہا اگر نہ آیا تو خدائی فوجدار صاحب کی رہے ہو

عمل کیا جائیگا - دو دن کے بعد دوار غام کی تلاش مین کشتی روانہ ہوئی یہ بڑی کشتی تھی اور پانی برخوب بہتی تھی اور اُسکے دو دن کے بعد جنرل جہاز لیکر روانہ ہوے اور نائب السلطنت سے کہہ گئے کہ دوار غام اور جادو جمال کی جو سرگزشت ہو اس سے اطلاع دینا -

ایک دن صبح کے وقت خدائی فوجدار صاحب ہوا کھاتے ہوے ساحل بحر کی طرف جارہے تھے اور سر سے پانون تک مسلح تھے انکا قول تھا کہ میری زینت اسلحہ ہی اور میری تفریح جنگ ہی چلتے چلتے کیا دیکھتے ہین کہ ایک اور پہلوان اونچی بنا ہوا ڈھال تلوار کٹار قرابین بندوق نیزہ کل اسلحہ سے لیس ایک شان کے ساتھ چلا آتا ہی - قریب آن کر زور سے ڈانٹ کر کہا -

بس خدائی فوجدار شیر افگن ٹھہر جانا - خبردار قدم نہ بڑھانا - مین بھی تمھارے ہی پیشے کا ہون اور تمکو ٹوکتا ہون بلکہ ہمارے تمھارے اسی میدان مین تلوار چلے ہمارا نام جہان پہلوان صف شکن بدرالدجے ہی اور یہ ڈھال جو چاند کیطرح چمک رہی ہی اس بات کی شاہد حال ہی شرائط ہمارے آپکے یہ ہونگے کہ اگر ہم کامیاب ہون تو تم سال بھر تک ہتھیار نہ اٹھاؤ - بالکل نہتھے بنجاؤ اور ہتھیار ہاتھ تک مین نہ لو - اور گھر پر رہو اور آرام کرو - اور اگر ہم ہار جائین تو ہماری نیکنامی تمھاری طرف منتقل ہو جائے اور ہمارا سر کاٹ لو اور تمام دنیا مین نام ہو جائے - اور بحث یہ ہی کہ ہماری مطبوعہ حسن مین بدرجہا بہتر ہی اتنا سننا تھا کہ فوجدار نے غور سے انکو دیکھا اور کہا اے جہان پہلوان صف شکن بدرالدجے - اول تو مجھے خوب یقین ہی کہ تمنے آجتک ہماری معشوقہ زرین کمر کو دیکھا ہی نہین ع - تو نے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے + لیکن آپ نے خود چھیڑا ہی تو بسم اللہ -

کہتے جون کو نہین ہم تو سخن مین سبقت	پر وہ کچھ ہمسے سنیگا جو سنا نیگا ہمین

اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ (ہماری نیکنامی آپ کی جانب منتقل ہوگی) اس سے معاف فرمائیے بندے کو معلوم ہی نہین کہ آپ کی نیکنامی کیا ہی - اسنے کہا پھر جو کچھ ہونا ہو آج ہی ہو اور چٹکیان بجاتے ہو - فوجدار کو اسکی گستاخی پر بڑا غصہ آیا - کہا اچھا پھر ہو جاے یہان ہر دم تلے رہتے ہین - آیئے بسم اللہ جسے خدا دے وہ لے - یہ تو اللہ کی دین ہی -

جہان پہلوان صف شکن بدرالدجے کا حال اہل شہر کو معلوم ہو گیا اور ویسرائے و نائب السلطنت کو بھی اطلاع ہوئی کہ فوجدار سے کوئی پہلوان برسر پیکار ہی - ویسرائے سمجھے کہ جنرل مور نے کوئی شگوفہ چھوڑا ہی بہت سے احباب کو لیکر ساحل بحر پر آئے اور دیکھا کہ دونون پہلوان تیر و آزما ہونے ہی کو ہین - پوچھا کیون صاحب یہ معاملہ جلد آپ مین اور انمین کیونکر چلگئی - اسنے کہا

یہ کہتے ہین کہ انکی معشوقہ سے خوبصورت دنیا مین کوئی نہین ہی اور ہم کہتے ہین ہماری معشوقہ آگے کہین بڑھ چڑھ کے ہین - شرطین بھی بیان کردین - ولیسرائے نے بل زور بل کے دوست سے جسکے فوجدار صاحب مہمان تھے علیحدہ دریافت کیا کہ یہ بدرالدجے کون ہی جسکی ڈھال چاندی کی قطع کی بنی ہوئی ہی اور چاند کی سی چمکتی ہی - انکو بھی نہین معلوم تھا - ولیسرائے نے کہا اگر آپ لوگون کی یہی مرضی ہی کہ اس بحث مین لڑمرین تو بسم اللہ - مگر آثار سے انکو معلوم ہوگیا تھا کہ دل لگی ہی - فوجدار کو بیوقوف بناتے ہین - بدرالدجے اور فوجدار نے انکا شکریہ ادا کیا اور گھوڑے کو ایڑ دیکر مخالف پر جھپٹ پڑے اور نیزہ لیکر کام تمام ہی کرنے کو تھے کہ جہان پہلوان نے اسپ یادرفتار کو کاوادیکر اس زور سے ایک ہولا دیا کہ راکب اور مرکب دونون برسرزمین - جہان پہلوان کود کے انکی چھاتی پر ہو رہے اور چھری گردن پر رکھ کر کہا اب یا تو تسلیم کرو کہ ہماری معشوقہ سب سے خوبصورت ہین یا یہ خنجر ہی اور یہ گلو - فوجدار نے کہا ہماری معشوقہ زرین کمر سے کوئی بڑھ کے نہین ہی (یہ معلوم ہوتا تھا کہ قبر یا کنوین کے اندر سے کوئی بولتا ہی) بہت زور سے گرے تھے دماغ مین چکر آگیا) - کہا اب تم ہمکو مار ڈالو - ہمارا کیا کرایا سب خاک مین ملگیا مگر امر حق سے انکار نہین کرسکتا - جہان پہلوان نے کہا مین تمھاری جان نہ لونگا - خدا تمکو عمر طبیعی عطا کرے مگر حسب شرائط اب آپ ہتھیار اُتار دیئے اور سال بھر تک گھر مین بآرام زندگی بسر کیجیے -

ولیسرائے اور بل زور کے دوست اور کل حاضرین نے یہ تماشا دیکھا - فوجدار نے کہا - قول مردان جان دارد - حسن مین تو ہماری معشوقہ بمثیل ہین مگر اور شرائط ہم ضرور پورے کرینگے - جہان پہلوان نے گھوڑے کو خیز کیا اور یہ جا وہ جا - ولیسرائے نے بل زور کے دوست سے کہا - آپ بھی انکی دُم کے ساتھ جاکے دریافت کیجیے کہ یہ کون کون صاحب ہین - لوگون نے فوجدار صاحب کو زمین سے اُٹھایا اور دیکھا کہ چہرہ زرد ہی اور دل سرد اور پسینون مین شرابور گھوڑا بالکل مردہ ہوگیا - ہلنے کی طاقت نہین - بدحواسیان وحیران کہ یہ کیا ہوا - سوچا کہ یا تو خواب ہی یا جادو کا کھیل بڑا تھا کہ آقائے نامدار نے شکست فاش پائی اور اس ذلت کے ساتھ مخالف چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور اب سال بھر تک ہتھیار چھو نہین سکتے انکی جاہ دی یاد کرکے افسوس کرتے تھے کہ وہ سب کارنمایان مٹیامیل ہوگئے اور آفتاب ناموری گہن مین آگیا - اسکو یقین ہوگیا کہ گھوڑا نہ بچیگا اور فوجدار کی ہڈی پسلی ٹوٹ گئی - فوجدار صاحب کو ولیسرائے کی ایک گھوڑا گاڑی پر لاد کے لیگئے اور ولیسرائے بھی گئے کہ دریافت کرین کہ جہان پہلوان کون ہین جسنے فوجدار

کو ادھ مرا کر دیا۔

فصل ۶۵

جنرل مورینو نے جہان پہلوان کے گھوڑے کے پیچھے گھوڑا دوڑا دیا۔ انکے ساتھ ساتھ بہت سے لڑکے سرائے کے دروازے تک گئے جو شہر کے اندر تھے پل زور کے دوست انکی تحقیقات کو گئے دیکھا کہ ایک آدمی جہان پہلوان کے ہتھیار اتار رہا ہے۔ انھوں نے جو دیکھا کہ یہ شخص وہاں سے بھاگے ہوئے آتا ہے تو کہا مین خوب سمجھتا ہون کہ آپ کیون بھاگ رہے ہین۔ آپ دریافت کرنے آئے ہین کہ مین کون ہون اور مین آپ سے یہ امر مخفی نہ رکھونگا مین اور فوجدار ایک ہی وطن کے رہنے والے ہین اور مین طالب علم ہون۔ فضیلت کی پگڑی باندھی گئی ہے فوجدار کی دیوانگی کا حال آپ پر روشن ہے عالم و فاضل آدمی ہے مگر دماغ صحیح نہین۔ مین نے اس ترکیب سے انکو خانہ نشین کیا ایک مرتبہ اور مین پہلوان بن کے آیا تھا مگر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مین اس زور سے گرا کہ کئی دن تک بیمار پڑا رہا اب پھر وطن کے احباب نے کہا کہ جا کے اس بڑی سے لڑو اور اسکو آدمی بناؤ۔ اپنے قول کا یہ شخص اسقدر سچا ہے کہ جو کہا وہی کریگا۔ آپ آپکی خدمت مین یہ التجا ہے کہ مہربانی کرکے آپنے یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ مین کون ہون اور انکے داد پیر بدھو نفر چھانہ بھی نہ پائین۔ پل زور یل کے دوست نے کہا اجی بندہ نواز یہ آپ نے کیا غضب کیا تمام دنیا کا نقصان کیا ایسے سڑی سودائی کو جس سے ساری خدائی کا دل بہلتا تھا آپ نے آدمی بنا دیا اب انکی مجنونانہ حرکتون اور میان بدھو نفر کی ٹائین ٹائین اور مسخرے پن کی دل لگی گئی۔ خدا کرے یہ اپنے ہوش مین نہ آئین اور بدھو انکے ساتھ رہین روتے کو ہنساتا ہے مگر ہمین یقین ہے کہ آپ اسمین کامیاب نہونگے طالب علم نے کہا ہمین خوب معلوم ہے کہ ہم کامیاب ہونگے اپنے کہنے کو فوجدار کو بہت خیال ہے۔ الغرض طالب علم ہتھیار خچر پر رکھکر رخصت ہوئے اور پل زور کے دوست نے جاکر کل حال دلسرائے سے بیان کیا انکو کمال رنج ہوا کہ فوجدار اور بدھو نفر جو نقل محفل تھے انکی صحبت کا لطف جاتا رہا۔

فوجدار صاحب چھ دن تک بیمار بستر پر پڑے رہے اور طالب علم اپنے وطن مین داخل ہوئے مع الخیر والعافیت۔ فوجدار غمزدہ دل شکستہ ستم رسیدہ ہر دم اپنی شکست کا افسوس کرتے تھے بدھو نے تسلی دینی شروع کی کہا جناب من۔ دل کو ڈھارس دیجیے جو ہاریگا جیتے گا بھی مارے گا بھی جو تے بھی کھائیگا شکر کیجیے کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹی۔ بڑا بھاری بدن آپکا ہے مین اس

زور سے کرتا تو خدا نتیجہ ہو چکتا آپ ہتھیار کئے بنے ہوئے ہیں - اب گھر چلیے اور واہی تباہی مارے مارے نہ پھریے - اگر انصاف سے دیکھیے تو ہمارا آپ سے زیادہ نقصان ہوا گورنری گئی اور اب آیندہ کوئی امید نہ رہی کل آرزوؤں کا خون ہوا ع - آرزوئیں ہوئیں سب خون پڑا رن کیسا + فوجدار نے کہا بدھو نفر یہ کیا بک رہے ہو - ارے بھائی یہ قید اور شرط تو صرف سال بھر کے لیے ہے - سال بھر کے بعد پھر ہم گلگوں عمر حرتک پر سوار ہو کر اوبجی بنے ہوئے یہاں آئینگے - اور نوابی اور راجگی تمکو دینا ہمیں ہاتھ کا کرتب ہے - بدھو نے کہا یا خدا ہماری سُن لے اور شیطان کو بہرا کر دے ہمنے اکثر سُنا ہے کہ دنیا بہ امید قائم ہے -

اتنے میں بل زور کے دوست آئے اور بدھو نفر خاموش ہو گئے - اُسنے کہا فوجدار صاحب بھیجے دوار غام کو وہ لے آئے اور نلوہ لائے یہ خوشخبری لایا ہوں اب وہ ولیسرائے کے پاس آگئی ہونگی - فوجدار نے کہا الحمد للہ - اگر نہ لاتے تو ہم جاتے اور بزور تیغ لاتے مگر تیغ کجا ہم تو شکست پاکے اب کسی معرکے کے نہ رہے - چوڑیاں پہنیں - تلوار کہاں - بدھو نے کہا خاموش ع - برسر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد + مثل مشہور ہے - ہار جیت ہوا ہی کرتی ہے گھوڑے پر جو چڑھیگا وہ گریگا بھی ضرور - اگر گر کے بچکیچا گیا تو گیا گذرا - اور گر کے پھر سوار ہوا تو شہسوار ہو گیا اب آپ دوار غام سے یلے معلوم ہوتا ہے وہ آگئے کیونکہ گھر میں کھلبلی مچی ہوئی ہے -

بدھو کی رائے صحیح نکلی - جو بہادر آدمی کشتی پر جا کے دوار غام کو لائے تھے انھوں نے کل حال بیان کیا اور اس جادو جمال کو دیکھکر ولیسرائے بہت خوش ہوئے - دوار غام نے مردانے کپڑے کشتی پر پہن لیے تھے - جامہ زیب ایسے تھے کہ اگر گدڑی بھی پہنے تو گدڑی کے لال معلوم ہوتے جسنے دیکھا خدا کی شان کی تعریف کی کہ کیا صورت زیبا ہے سن کوئی سترہ اٹھارہ برس کا - درویش مع اپنی جادو جمال لڑکی کے اُنکے استقبال کے لیے آئے ذرا لجا کے اور شرما کے جادو جمال دوار غام سے ملی - بوسہ بازی نہیں ہوئی کیونکہ نو عشق و محبت میں ذرا شرم اور لجاہٹ زیادہ ہو جاتا ہے - دوار غام اور جادو جمال دونوں کا حُسن ضرب المثل ہو گیا - چندے آفتاب چندے ماہتاب - یہ دونوں آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرتے تھے - بہادر نے دوار غام کی رہائی کا مختصر طور پر ذکر کیا اور درویش یعنی بدھو کے ہموطن جادو جمال نے حسب اقرار بہادر کو انعام دیا -

اب یہ فکر ہوئی کہ درویش کو ظلم ظالمان سے بچائیں اور رشوت اور خوشامد کے ذریعے اپنا کام لیں مگر درویش نے کہا کہ جس ظالم شقی کے تعلق بادشاہ نے ہمارے جملہ وطن کی

کارروائی کی ہو وہ رشوت اور خوشامد دونون سے نفرت کرتا ہو۔ اسکے لیے کوئی اور ہی تدبیر ہونی چاہیے ایسی ایسی تدبیر کارگر نہوگی۔ بل زوریل نے کہا ہم اپنے احباب کے ذریعے سے کوشش کرینگے کہ آرزو بر آئے۔ آیندہ السعی منی والاتمام من اللہ سوار غام کو ہم اپنے ساتھ لیجائینگے کہ اپنے والدین سے مل لے وہ انکی جدائی مین تڑپ رہے ہونگے۔ جادو جمال ہمارے ہان رہینگی اور ولیسرائے خوشی کے ساتھ درویش کو اپنے ہان قیام کرنے کی اجازت دینگے جب تک ہم اپنی کوششون مین کامیاب ہون۔

ولیسرائے نے اس صلاح سے کلی اتفاق کر لیا۔ دوار غام نے پہلے تو ناراضی ظاہر کی اور کہا ہم اس زن جادو جمال کو چھوڑ کے نہ جائینگے مگر پھر سوچا کہ اسی بہانے والدین سے مل لونگا وہ بیچارے پریشان ہونگے لہذا اتفاق کر لیا۔ جادو جمال بل زور کے دوست کے ہان انکی بی بی کے ساتھ رہی اور درویش اسکا باپ ولیسرائے کے ہان مقیم ہوا بل زوریل کے دوست کی روانگی کا دن آیا اور اسکے دو دن بعد فوجدار اور بدھو روانہ ہوے شکست کے سبب سے اس سے پیشتر روانگی محال تھی جب دوار غام اپنی مطبوعہ جادو جمال سے رخصت ہوے تو دونون اشکبار دونون کے دل پر درد۔ دونون کے لب پر آہ سرد۔ درویش نے داماد سے کہا اگر ضرورت ہو تو ہزار روپیے کی تھیلی لیتے جاؤ مگر دوار غام نے صرف سو روپیہ بل زوریل کے دوست سے قرض لیا اور کہا رام نگر مین واپس کر دونگا۔ الغرض دونون روانہ ہوے اور انکے تھوڑی دیر کے بعد فوجدار اور بدھو نفر رخصت ہوے اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہو خدائی فوجدار بے ہتھیار مسافرون کی وضع بنائے ہوئے اور بدھو نفر پیادہ پا۔ کیونکہ انکے گدھے پر فوجدار صاحب کے اسلحہ لدے ہوے تھے۔

فصل - ۶۶

وہان سے روانہ ہونے کے وقت فوجدار پہلے اس مقام پر گئے جہان شکست فاش پائی تھی وہان جاکے باواز بلند کہا ہماری کشتی ناموری اسی مقام پر غرق ہو گئی اور ہم تمام عمر کے لیے گئے گزرے اب ہمیشہ بدنامی ہی رہیگی۔ بدھو نفر نے جو یہ حسرت کی باتین سنین تو کہا سنیے صاحب بہادر وہ جو مصیبت اور ذلت کے وقت بھی خوش رہے۔ ہمکو دیکھیے گورنری مین بھی خوش تھے اور اب پیادے بنے ہین اب بھی مزے مین ہین۔ خوش نصیبی جسکا نام ہو وہ ایک بدکار عورت ہو اور بدمست ہستی مین کسی آشنا کو تباہ کر دیا کسی کو آسمان پر چڑھا دیا۔

فوجدار نے کہا بدھو تم تو فلاسفروں کی سی گفتگو کرتے ہو۔ مرد آخر بین اور فہمیدہ ہو۔ خدا جانے یہ باتین کہان سے تمنے سیکھین مگر اتنا یاد رکھو کہ خوش نصیبی جس شی کا نام ہی وہ نام ہی کوئی بات اتفاق سے سرزد نہین ہوتی۔ بلکہ حکم خدا سے۔ یہ قول صحیح ہی کہ انسان اپنی حالت کو خود درست کر سکتا ہی تمنے دور اندیشی کے خلاف کیا یہ نہ سوچے کہ ہمارا لقات گھوڑا اس دیو کے اسپ عربی کا بھلا کیا مقابلہ کریگا مگر قول مردان جان دارد جو کہا وہ کرینگے۔ چلو بدھو اب سال بھر گھر مین رہین سال بھر دم لیکے ہرے ہو جائینگے اور پھر تلوار اور بھالے کو کام مین لائینگے یہ تو جان کے ساتھ ہی۔ جلد جلد آؤ۔ بدھو نے چلکے کہا سرکار اب پیادہ تو ہمسے جلد نہ چلا جائیگا۔ ہمارے نزدیک خود اور بکرا اور نیزہ وغیرہ کسی مقام پر ٹانگ دیجیے اور گدھے پر ہمکو لدنے دیجیے ورنہ چلنا دوبھر ہو جائیگا۔ فوجدار بولے (بھئی کیا بات کہی ہی۔ چلو ٹانگ دین اور وہان کسی لوح پر کندہ کر دین

یہ ہتھیار اٹھائے وہ مرد جوان	ڈرے جس سے بدر الدجے پہلوان

بدھو نے کہا حضور مناسب تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گھوڑے کو بھی اسکے ساتھ ہی ٹانگ دیجیے مگر پیدل چلا نہ جائیگا۔ فوجدار نے کہا نہ رشک حمار کا قصور ہی نہ ہتھیار کی درستی کا فتور ہی۔ یہ سب ہماری ہی بیوقوفی ہی۔ بدھو بولے جی ہان گھوڑے گھوڑے لڑین بدنام ہو موچی۔ کرے گدھا بدنام ہو پالان۔ نیکی کا ثمرہ بدی۔ ہتھیار اور گھوڑے کا تو یون ہی بھرکس نکل گیا ہی اور مین پیدل ایک قدم نہین چل سکتا۔ اس گفتگو اور بحث مین پورے چار دن گزرے مگر کوئی ایسی بات نہین ہوئی کہ جو قابل بیان ہو پانچوین روز ایک گانون مین داخل ہوے سرائے کے دروازے پر بہت سے آدمی جمع تھے۔ جب فوجدار اور بدھو قریب آئے تو انمن سے ایک نے کہا دان دونون صاحبون مین سے ایک صاحب ہماری شرط کا فیصلہ کر دینگے یہ مسافر لوگ ہین نہ ہمکو اور نہ فریق مخالف کو پہچانتے ہین فوجدار نے کہا شرط کا حال بتایئے ہم ابھی فیصلہ کر دینگے اسنے کہا اس گانون مین دو آدمیون پر شرط ہوئی کہ کوس بھر زمین پر بدکے دوڑین ایک بڑا موٹا ہی۔ تین من دس سیر اور دوسرا ایک من دس سیر۔ موٹے آدمی نے ٹوکا تھا اب وہ کہتا ہی کہ دبلا آدمی جو ایک من دس سیر وزنی ہی وہ دو من بوجھ اٹھا کے دوڑے اور دبلا راضی نہین ہوتا۔ بدھو نے کہا جی ہم فیصلہ کر دینگے تمام عالم جانتا ہی کہ گورنری کر چکے ہین اور پیچیدہ پیچیدہ مقدمے فیصل کیے ہین۔ فوجدار نے کہا یار بدھو تم کیا فیصلہ کرو ہمارا سر چکرا رہا ہی دماغ صحیح نہین ہی۔ بدھو نے کہا سنو صاحب پہل موٹے کی طرف سے ہوئی ہی بھگدی کا قاعدہ یہ ہی کہ جو ٹوکا جائے اسکو اختیار ہی کہ جس ہتھیار سے چاہے لڑے موٹے نے

بہل کی تو دومن اپنا گوشت میان بھدے صاحب کاٹ چھانٹ کے پھینک دین اور برابر کی دوتہ ہو۔ دیلے والے بہت خوش ہوے مگر موٹے والون نے کہا یہ فیصلہ منظور نہین بدھو سوچے کہ پتیلی تو بنے ہی ہین آؤ کچھ لے مرین کہا اچھا تو اب آخری حکم یہ ہی کہ نصف شرط موٹا دے اور نصف دبلا اور شراب اور روٹی اور گوشت کی دعوت ہو اور ہم اور ہمارے آقا بھی شریک ہون۔ وہ لوگ راضی ہو گئے مگر فوجدار بہت بگڑے کہا بدھو تم بڑے پیٹو ہو یہ کہکر گھوڑے کو تیز کیا اور مجبور ہو کر بدھو نے بھی گدھے کو خیز کیا مگر آقا کو گالیان دیتے ہوے کہ دعوت اور شراب چھوڑی۔

شب کو آقا اور بدھو نے آسمان کے شامیانے مین آرام کیا اور کھیتون کی ہوا کھائی۔ آسمان صاف شفاف تھا دوسرے دن چلے تو ایک پیادہ نظر آیا۔ آتے ہی فوجدار کے قدم لیے کہا حضور چلیے رئیس اور شہزادی نے بلایا ہی سامنے تو ڈیوڑھی اور باغ ہی۔ مجھے حضور نے پہچانا نہین مین ہی پہلوان ہنکے لڑنے آیا تھا مگر اُس لڑکی کو حسین دیکھکر نہ لڑا اور انجام یہ ہوا کہ دوسرے دن شہزادی نے سزا دی کہ جنگ کے قبل جو ہدایت کی تھی اُسکے خلاف کیون کیا۔ بدھو نفر نے کہا لاحول ولا قوۃ ہم تو سمجھے تھے کہ کوئی پہلوان ہی تم تو ٹکے کے پیادے نکلے واہ رے جادو کے کھیل اُسنے کہا اچھا ہمارے پاس شراب ہی اور عمدہ سے عمدہ پنیر۔ آیئے کھائیے۔ فوجدار نے گھوڑے کو آہستہ آہستہ بڑھایا مگر بدھو جم گئے۔ اور کھاپی کے کہا۔ بھائی صاحب ہمارے آقا اب بگڑ جائینگے ہمکو جانے دیجیے اُسنے کہا سچ کہنا کتنے سودائی ہو۔ بدھو نے کہا اب سال بھر تک ہتھیار نہ اُٹھائینگے کشتی ہار کے آئے ہین۔ پیادہ نے مفصل حال دریافت کرنا چاہا۔ بدھو نفر نے کہا اب دیر ہو جائیگی۔ خلاصہ یہ ہی کہ جہان پہلوان نے انکو گرا دیا۔ یہ کہکر گدھے پر سوار ہوے اور کہا اب اور کسی دن وقت فرصت انشاء اللہ بیان کرونگا۔ یار زندہ صحبت باقی بدھو ڈاڑھی صاف کرکے پھر پیادے سے رخصت ہوے اور اپنے آقا کے پاس حاضر ہو کر کہا چلیے۔ یہ ایک درخت کے سائے مین منتظر تھے۔

فصل - ۶۷

شکست پانے اور ذلت اُٹھانے کے قبل فوجدار نامدار کے دل مین بہت سے وساوس نے جگہ پائی تھی اور جب رشک حمار کی پشت سے زمین پر آرہے تو گویا عرق انفعال کے سیکڑون گھڑے اُنپر پڑے اور محاربون اور معرکون مین تو

بلغنا المراد و زال العنا	لک الحمد حمدا شکر یا ربنا

کہتے تھے مگر ابکی گرے تو چار دن شانون چت - کو نبرد آزمائی کے جوہر خوب دکھائے مگر جنگ دو سردار د ۵

شکست و فتح نصیبون سے ہوے اے میر	مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہی حضور نے ایک درخت کے سائے مین بسیرا لیا تھا اور جسطرح شیر بوٹیون پر اور بلکھیان شہد پر گرتی ہین اسی طرح ہزارہا قسم کے خیالات نے انکے مرغ دل ترود منزل کو اپنا شکار بنایا تھا - کبھی معشوقہ زرین کمر کے جادو سے نجات پانے کا خیال کبھی شکست فاش کا ملال یا الہی اب اس قید کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہوگی - بدھو نے آکے کہا حضور شہزادی کے پیادے نے کیا عمدہ شراب پلائی تھی اور پنیر سبحان اللہ - فوجدار بولے یار بدھو تمکو ایک یہی یقین ہی کہ وہ پیادہ تھا پہلوان نہ تھا بھول گئے کہ ہماری معشوقہ کو جادو نے کیسا سے کیا کر دیا تھا بالکل گنوار کی قطع برنج ہی بدل گئی - اور فوجدار سبجمل رو آئینہ ابرو کو اس طالب علم کی ہیئت مین مبدل کر دیا جو ہمارا دوست تھا اور یہ سب ان جادوگرون کی کارستانی تھی جو میری آبرو کے خواہان تھے - اچھا اب یہ بتاؤ کہ شہزادی کے اس آدمی سے تمنے یہ بھی پوچھا تھا کہ اس پریزاد کا حشر کیا ہوا - اب بھی میری جدائی اور فرقت کے صدمون سے پریشان ہی یا ہر کہ ازدیدہ دور از دل دور کا معاملہ ہی - آنکھین ہوئین چار دلمین آیا پیار - آنکھین ہوئین اوٹ دلمین آئی کھوٹ - بدھو بولے اجی جناب مین اس حماقت مین نہین پڑتا کسی کے دل کا حال کیا معلوم اور پھر عورتون کے عشق کا حال کوئی کیا جان سکتا ہی - فوجدار نے کہا بھائی بدھو یاد رکھو کہ عشق سے جو محبت نا نہ محبتین سرزد ہوتی ہین وہ اور شی ہی اور جب انسان کسی کے بار احسان سے دبا ہوتا ہی تب جو بات کرتا ہی وہ شی دیگر ہی - ممکن ہی کہ انسان کے دلمین عشق نہو مگر یہ ممکن نہین ہرگز ممکن نہین کہ ناشکر گزار ہو اور احسان فراموش - یہ پری واقعی مجھپر عاشق ہی تم جانتے ہی ہو کہ اسنے مجھے تین مخملی ٹوپیان دین - جب اس سے جدا ہو کے چلنے لگا تو اسنے کونسا - میری مفارقت نے اسکو آٹھ آٹھ آنسو رلائے - اور کیا کیا نہ کیا - اور گو شرمیلی ہی مگر راز دل سب پر افشا کر دیا کہ مجھے کھا پی لیے جاتا ہی یہ سب اس امر کی علامتین ہین کہ وہ تہ دل سے میرے اوپر عاشق تھی اور جب عاشق ناکام و نامراد ہوتا ہی تو برا بھلا کہنے اور کوسنے لگتا ہی - مین نے اسکو کوئی امید نہین دلائی اور نہ کوئی روپیہ والا ہون کیونکہ میرا دل تو معشوقہ پریزاد کے ہاتھ مین ہی - اور میرا خزانہ برائے نام خزانہ ہی ع - قرار و کف آزادگان نگیر د مال + ہان اسکی یاد کا مٹنا میرے دل کی فنا پر موقوف ہی مگر عشق اپنی معشوقہ پریزاد ہی کا ہی - اسکی یاد کو ترجیح دونگا - اگر تم اپنے چوتڑون پر کوڑے کھا

اور تمھاری کھال بھی اُنکے نام پر اُدھر ٹھجاتی تو اچھا تھا - خدا کرے تیری کھال کو بھیڑیے کھائیں تو نے اس ستم زدہ کا خیال نہ کیا اور ذرا سی کڑی نہ جھیلی گئی - کیڑے ہی پڑینگے - بدھو نے کہا حضور کسی ملعون ہی کو یقین ہوگا کہ میرے کوڑے کھانے سے جادو کا اثر کم ہوجاتا - لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - مجھے پورا پورا یقین ہے کہ آپ نے کسی کتاب مین یہ نہ پڑھا ہوگا کہ کسی پر کوڑے لگانے سے کسی کے جادو کا اثر کم ہوگیا ہو - لاکھون کتابین پڑھ ڈالی ہونگی مگر یہ نہ پڑھا ہوگا خیر خلاصہ یہ کہ جب کبھی جی چاہیگا تفریحًا کوڑے بھی ہلکے ہلکے کھالونگا کل امر مرہون باوقاتہا - فوجدار نے کہا بدھو خدا تمکو توفیق نیک عطا کرے اور تمھارے دلمین ایسی بات آجائے کہ تم میری معشوقہ کی مدد کرو کیونکہ تم میرے ملازم ہو اور مین اُنکا غلام ہون -

یہ باتین کرتے کرتے راہ راہ جا رہے تھے کہ وہ عین اسی مقام پر پہونچے جہان بلوط کے نیچے کچھ گئے تھے - فوجدار نے وہ جگہ پہچان لی اور بدھو سے کہا یہ وہی مقام ہے جہان رنگین طبع نوجوانون اور انکی خوبرو عورتون کی خاطر سے ہم مدعو ہوے تھے اور وہ گڈریون اور گڈرنون کے بھیس مین تھے پرانے زمانے کے بھیڑ چرانے کی تقلید کی تھی اور خوب ہی سوجھی تھی میری صلاح یہ ہے کہ جب تک مین پھر فوجدار نہ بنون تب تک ہم تم بھی انھین لوگون کی تقلید کرین مین بھیڑ اور اس پیشے کی ضروری اشیا تمکو خرید دونگا اور ہمارا نام فوجدار واہا اور تمھارا نام بدھا چرواہا ہوگا اور ہم پہاڑون پر جا کر لگائینگے اور جنگلون اور مرغزارون مین گھومینگے کہین گائینگے - کہین بخت نارسا کی شکایت کرینگے اور چشمون کا آب صاف نوش کرینگے ندیون اور قہار دریاؤن کا پانی پینگے - درختون کے لذیذ لذیذ پھل کھائینگے اور اشجار رفیع تناور درختون کے سائے مین بیٹھین اور لطف اُٹھائینگے - پھولون کی بھینی بھینی مہک مشام جان کو معنبر کریگی اور مرغزارون کی دوب کا فرش زمردین اور مختلف مختلف گیاہ سے ہزارہا قسم کے فرش مکلف و مشجر نظر افروز ہونگے - صاف ہوا سے سرور روح کو وجد مین لائیگی - ماہ منیر اور ستارون کی روشنی ضیا بخش ہوگی اور شب دیجور شکست پائیگی - نغمہ باربدی سے فرحت حاصل ہوگی اور جی خوش ہوگا دل مین شعر و سخن کا ولولہ پیدا ہوجائیگا اور حسن و عشق کا لطف آئیگا اور تصنیف و تالیف اور عشقبازی سے ابدالآباد تک نام رہیگا - بدھو بولے خدا کی قسم مین تو اس قسم کی زندگی پر جان دیتا ہون اور عجب نہین کہ خلیفہ اور طالب علم بھی ہماری دیکھا دیکھی ہمارا تتبع کرین اور خدا نے چاہا تو پادری صاحب بہادر بھی گلہ لیکے ہمارے ساتھ ہون بڑا خوش مزاج زندہ دل آدمی ہے - فوجدار نے

کہا بھئی بدھو واللہ ہمکو تمسے اتفاق ہی۔ طالب علم کا نام تلبھا چرواہا رکھا جائیگا بشرطیکہ چرواہا ہونا منظور کرے اور کون نہ منظور کریگا۔ خلیفہ کو ہم کسمت چرواہا کہینگے ایک اور کا بھی یہی نام رہ چکا ہی۔ اب رہے پادری صاحب۔ انکا نام ذرا غور طلب ہی انکے پیشے کے مطابق انکو ہم پادرو چرواہا کہینگے اب رہین غورنمین۔ انکے نام گرڈرٹون کے نام کے مطابق اپنی اپنی پسند سے تجویز کرینگے ہماری معشوقہ کا نام ایسا جامہ زیب ہی کہ شہزادی اور فقیرن سب کے لیے موزون ہی کوئی تردد ہمکو نہ کرنا پڑیگا۔ بدھو تم کوئی نام اپنی والی کے لیے تجویز لو۔ بدھو بولے جو ہماری بھدی بھدی بی بی کا نام ہی وہی سب سے زیادہ موزون ہی۔ بس اسی پر اکتفا ہی۔ ع قناعت بہرحال اولی ترست شعر مین بھی وہی نام ہر ردیف مین جمائیگا۔ ؎

کہن جرعۂ خویش آراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

ہان پادری صاحب کو البتہ پھٹیل ہی رہنا چاہیے کیونکہ وہ پادری ہین اگر طالب علم کو ضرورت ہو تو مضائقہ ندارد۔ فوجدار نے کہا خدا کی قسم بدھو۔ عجب لطف کی زندگی ہوگی سہرک سے دے دے ماکو چلم تماکو کی آواز نکلے گی۔ کھنجڑی گلا ریتی جان لیگی۔ کینگڑی کے تار لگاتار دل کو لبھائینگے اور گز کے گھونگھرو کی چھن چھن مزہ دکھائیگی۔ جھانجہ کی آواز سوتون کو جگا ئیگی۔ بدھو نے پوچھا کہ جناب یہ کینگڑی کیا شی ہی۔ انھون نے کہا ایک قسم کا برانا باجا ہی دکھن مین بھی اسکا استعمال ہی اور یہان بھی گز سے بجائی جاتی ہی اور گز مین گھونگھرو ہوتے ہین اور کینگڑی کے تار گز سے بجائے جاتے ہین۔ کینگڑی ہندی لفظ ہی شہنائی فارسی لفظ ہی۔ شہنا۔ یعنی جتنی نے ہین سب کا بادشاہ ہی شہنائی سے گلہ بانون کو کون بحث ہی۔ مختلف زبانون سے مختلف زبانون کے الفاظ علم موسیقی مین لیے جاتے ہین۔ مین شاعر بھی ہون اور علم موسیقی سے بھی واقف ہون اور طالبعلم صاحب کو گو ان باتون کا ذوق ہی۔ پادری صاحب کی نسبت مین کچھ عرض نہین کرسکتا مگر شاید کچھ شعر کہسکتے ہین اور خلیفہ نے بھی صحبت پائی ہی شعر سمجھ لیتا ہی۔ ستار کا سب کو شوق ہی۔ ہم معشوق کی جدائی کا افسوس کرینگے اور تم عشق کی باتین کرنا۔ اب دو آدمی باقی رہے۔ ایک سر پیٹے گا کہ ہے ہے سب نظر حقارت سے دیکھتے ہین اور دوسرے کی سکی رائے ہی پر چھوڑ دو چاہے گائے چاہے بجائے الغرض سب اپنے اپنے دھندے لگینگے اور خوب دل لگی رہیگی۔ بدھو بولے افسوس ہی کہ ہمین ابھی امید نہین کہ ایسا دن دیکھنے مین آئیگا ایسی قسمت کجا اگر یہ ہو تو ایسے ایسے لڈو کے جیسے بناؤن کہ واہ ہی واہ۔ ہار بناؤن۔ کڑھی وہ جو کبھی کسی نے کھائی ہو۔ سالگ تیل مین ایسا پکاؤن کہ

انگلیاں چاٹو - اگر کوئی عشق نہ کریگا تو پڑا بھی نہ کہیگا - کسی نہ کسی شے کا استاد ضرور کہیگا - ہماری لڑکی کھانا لیکر کھیت مین آیا کریگی مگر ہوشیار رہیے گا وہ بڑی پیاری لونڈیا ہی اور گڑیے پڑے ہی حرامزادے ہوتے ہین یہ نہ ہوگا کہ کوئی ذات شریف اُسکو ٹانچ لیجائین - چاہے گانون ہو چاہے شہر - نیک اور بد سب کہین ہوتے ہین - اسمین شہزادہ ہو خواہ باری کہار - مثل ہی کہ جوانی برگدھی بھی اچھی معلوم ہوتی ہی - اور جب عاشق معشوق راضی تو کیا کرے قاضی - اور دل مین دونون طرف سے پیار - تو کیا کریگی ماں مُردار - فوجدار نے کہا بس بدھو بس - اب ذرا ان مثلون کو تہ کر رکھو - ہم انکے بغیر ہی نفس مطلب کو پہونچگئے - ہزار بار سمجھایا کہ مثلون کو محدود رکھو مگر برگشتہ یہ مثل تمہارے اوپر صادق آتی ہی - بدھو بولے (اور حضور یہ مثل صادق آتی ہی - خود رائے فضیحت و دیگران را فضیحت - چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین تو سو چھید) فوجدار نے کہا بھائی مین موقع محل پر استعمال کرتا ہون جیسے نگینہ انگوٹھی پر جم گیا مگر تم تو ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ - مثل کے معنی بتا چکا ہون کہ چھوٹے چھوٹے فقرے ہون ماثل و دل - مشہور و معروف (بان زد - اور تم مثل کو بے محل اور مہمل استعمال کرتے ہو - اچھا اب اس بحث کو ختم کرو رات زیادہ آئی اب آرام کرنا چاہیے اور دراسرک کے ہٹ کے رہو - دیدہ باید کہ شب حاملہ فرداچہ زاید -

وہان سے دور دور جاکے بستر جایا کھانا دیر مین کھایا اچھا کھانا نہ تھا - بدھو بہت خفا تھے کہ اس پیشے کے گوکھون کے ساتھ جنگلون اور پہاڑون مین رہنا ستم ہی مگر جب دو ایک امیر میزبانون اور دعوتون کا کھانا یاد آیا تو خوش ہو گئے کہ وہ البتہ مزیدار چیزین تھین - سوچے کہ ع شاد باید بہ تین ناشاد باید زیستن + یہ تو خراٹے بھرنے لگے اور انکے آقا کی آنکھین تک نہ جھپکین -

فصل - ۶۸

کبھی کبھی آفتاب جہانتاب اپنا دورہ ختم کرکے اہل دنیا کا سفر اختیار کرتے ہین اور کرہ ارض کو تیرہ و تار چھوڑ جاتے ہین ہو کا عالم - اس فصل کے ابتدا کے وقت بعینہ یہی حال تھا یعنی مصنف باوفا کہتا ہی کہ آفتاب غروب ہو گیا اور اندھیری رات چھائی اور مہتاب نے بھی صورت چھپائی فوجدار میٹھی نیند سوئے مگر آنکھ فوراً کھل گئی برعکس اسکے بدھو نے فرنے چولہی تانی تو ٹرکا کر دیا خر - خر - صحیح المزاج اور بیفکرے پن کی دلیل - فوجدار کی آنکھین کٹوراسی کھلین تھین انھون نے بدھو کو جگا کر کہا دیدہ تم بھی عجیب الخلقت آدمی ہو - خدا جانے پتھر کا بنا ہی یا پیتل کا کوئی جس ہی نہین مین جاگتا ہون اور تمکو سوتا پاتا ہون - مین روتا ہون تو گاتا ہی - یہان مارے بھوک کے آنتین

قل ہو اللہ پڑھتی ہین اور تم پیٹ بھرے ہو - پیٹو - جو تمیز دار اور شائستہ ملازم ہوتے ہین وہ اپنے آقا کی مصیبت کے وقت عیش و راحت بھول جاتے ہین اور اُنکی مصیبت مین شریک حال ہوتے ہین - دیکھو رات کس طرح کی بھیانک ہوتی ہی اور ہو کا عالم - جی چاہتا ہی کہ ایسی رات مین کچھ سوئے تو کچھ جاگے بھی - خدا کے واسطے بیدار رہو - اُٹھو اور جی کڑا کر کے تین چار سو کوڑے کھاؤ تاکہ معشوقۂ پریزاد قید فرنگ سے آزادی پائے - یہ کوئی زبردستی نہین ہی اگر ایسا کرو تو احسان ہی مین تمسے لپٹا ڈگی نہین کرنا چاہتا - اُس مرتبہ تمھاری قوت آزما چکا ہون جب تم کوڑے پر چڑھینگے تو تم مزے سے گانا دندنانا اور مین بھی خوش ہونگا اور آج ہی سے وہ زندگی شروع کرینگے جو تم اپنے گانون مین بسر کرینگے یعنی گلہ بانی - بدھو نے کہا حضور بندہ کوئی سڑی سودائی یا بڑا نہین ہی آدمی نہین ہی کہ میٹھی نیند چھوڑ کے کوڑے کھائے اور نہ خدا نے اُس قسم کی طبیعت دی ہی کہ کوڑے کھانے کے بعد گانے کی سوجھی اب مجھے سونے دیجیے اور اسقدر رد و کد نہ کیجیے کہ مجبور ہو کے مجھے آپ سے مخالفت کرنی پڑے بس - فوجدار بگڑ گئے کہا او سنگدل شقی القلب احسان فراموش نمکحرام محسن کش - نمک پھوٹ پھوٹ نکلیگا - میرے ہی سبب سے تو گورنر ہو گیا - میری ہی وجہ سے تو بادشاہی پاتا یا کوئی اور ایسی شئے جو انسان کو کم ملتی ہی مگر دیر آید درست آید - تیری بدنصیبی کو مین کیا کرون - بدھو نے کہا یہ کچھ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا - ہم تو یہ جانتے ہین کہ جب آرام کرتے ہین تو دنیا و ما فیہا سے بیفکر ہو جاتے ہین ع نے غم دزدے نے غم کالا + نیند بھی کیا شی ہی کہ کوئی فکر ہی آدمی کو نہین رہتی - نہ بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس - گرمی اور سردی دونون یکسان - نیند وہ شکر ہی جس سے کل اشیا انسان خرید سکتا ہی اور بادشاہ و فقیر دونون کا نیند مین ایک درجہ ہو جاتا ہی - جاہل اور عالم دونون یکسان - ہان بس ایک عیب نیند مین البتہ ہی - وہ یہ کہ نوم اور موت کا ایک درجہ ہی سونے والے اور مردے مین کوئی فرق نہین - فوجدار نے کہا ایسی فصاحت بیان اور طلاقت زبان تو تمنے کبھی پیشتر نہین ظاہر کی بھی تمھاری مثل سچ ہی کہ تم تاثیر صحبت اثر اُسنے کہا - فرمایئے خداوند نعمت اب کون مثلین کہنے لگا آداب عرض ہی - ہمارے اور آپ کے فرق صرف یہ ہی کہ آپ موقع پر استعمال کرتے ہین اور ہم بے موقع - مگر چاہے جو ہو مثل تو ہی -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آواز سنائی دی اور جنگل گونجنے لگا - فوجدار نے اُٹھ کر تلوار ہاتھ مین لی - بدھو آنکھ بند کر کے گدھے کے نیچے چھپ رہے اور گدھے کے پاؤن سے اِدھر اُدھر دیکھے - انکو خوف تھا اور فوجدار کو استعجاب رفتہ رفتہ آواز تیز ہونے لگی اور بدھو لرزنے لگے

فوجدار اکڑنے لگے - بات یہ تھی کہ کچھ لوگ کوئی چھ سو سؤر فروخت کے لیے ایک میلے مین لیے جاتے تھے اور اس گروہ کے چلنے اور سؤرون کے گھُرکنے کی آواز سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی - انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیسا ماجرا ہی - چھ سو سؤرون کا اس زور سے ریلا آیا کہ بدھو کچل گئے اور فوجدار اور رشک حمار دونون گرے - ان بجس جانورون کے گھُرکنے اور جماعت کثیر اور ریلے سے راکب اور مرکب بدھو اور فوجدار زمین اور پایان سب گڑبڑ بارھو جھاڑ بوچھ کے اُٹھے اور فوجدار سے کہا ذرا تلوار تو دینا مین ان سؤرون سے تو سمجھ لون - یہ سؤر نکلے - فوجدار نے کہا جانے بھی دو - یہ ہماری سزا ہی شکست کھائے ہوئے پہلوانون کو گھُرکاتے ہین لوٹ جاتے ہین کھا جاتی ہین اور سؤر کچل جاتے ہین - بدھو بولے شکست کھائے ہوئے پہلوانون کے رفقا کی یہ سزا ہی کہ مکھیان کاٹین اور کیڑے کھائین اور بھوکون مرین اور لطف یہ کہ ہم لوگ نہ پہلوانون کے لڑکے نہ عزیز ہم ناحق گیہون کی طرح گھُنون کے ساتھ پستے ہین بدھو کو فوجدار سے کون قرابت ہی - کوئی نہین - اچھا اب بقیہ شب آرام سے سوئیے خدا نے چاہا تو کل ستارۂ قسمت چمک جائیگا فوجدار بولے حضور آرام فرمائین میان بدھو نفر صاحب - آپ سونے ہی کے لیے پیدا ہوے ہین - بندہ نہ سوئیگا - مین رات بھر جاگونگا اور دل کو اُن اشعار سے بہلاؤنگا جو مین نے کل کہے تھے تمکو ابھی نہین سنائے ہین - بدھو نے کہا حضور شعر شاعری مین جسقدر وقت چاہین ضائع کرین بندہ تو آرام سے پانؤن پھیلا کے سوئیگا - یہ کہکر پانؤن پھیلا کر انٹا چت پڑے اور پھر خراٹے لینے لگے - ع نے غم درد نے غم کالا + فوجدار ایک درخت پر پیٹھ دسایہ دار کے نیچے لیٹ کر بادل سرد و آہ پُر درد یون پڑھنے لگے - ؎

عشق کا انجام یارو موت ہی		چاہنے والون کا مطلب فوت ہی	
جب سنو ہی لب پر آہِ آتشین		غمزدہ - افسردہ دل - خاطر حزین	
ناخدائے کشتیِ عشاق زار		ہی اجل اے مرد غافل ہوشیار	
روز مرگ عشاق کی بکر عید ہی		موت عاشق کے لیے اک عید ہی	
جان انکی جاتی ہی ہر روز و شب		ہر گھڑی کی موت ہی یارو غضب	
ہر گھڑی ہی لب پہ یہ میرے دعا		ہو بخیر انجام عاشق یا خدا	

ان اشعار کے اختتام پر فوجدار نے کئی بار ٹھنڈی سانسین بھرین اور زار زار روے اتنا کا رنج اور قلق تھا کہ شکست فاش پائی منھ کی کھائی اور معشوقہ پر ہاتھ نہ آئی -

بدھو نے آہستہ سے کہا (بکو مت کون لفظ ہی) مگر فوجدار نے اسکا خیال نہ کیا۔
اب روز روشن نمودار ہوا اور بدھو نفر کھلا کہ آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور شعاع مہر کو دیکھکر انگڑائی لی اور سور کے چرانے والے کو بہت کوسا اور سوروں کو دعاے بد دی۔ دونون سوار ہوکر چلے تو سہ پہر کے وقت انکو کچھ لوگ ملے دس سوار اور پانچ چھ پیادے۔ فوجدار متحیر۔ بدھو خائف کیونکہ یہ لوگ سر سے پاؤن تک مسلح تھے اور جنگی قاعدے سے آتے تھے۔ فوجدار نے کہا بدھو بھئی اگر وہ زمانہ ہوتا تو دانتر بھٹے کی طرح سے مین نے انکے سر اُڑا دیے ہوتے مگر افسوس۔ اتنے مین اُن سب نے آن کے فوجدار کو گھیر لیا اور تلوارون اور بھالون سے چھیدا لیا اور کہا ہم مار ڈالینگے۔ ایک پیادے نے انکے گھوڑے کی لگام لی اور سڑک کے باہر کھینچ لایا اور اشارہ کرکے کہا خبردار زبان نہ ہلانا۔ اور لوگ بدھو کو بیچ گدھے کے انکے قریب کھینچ لائے دو تین بار فوجدار پوچھنے کو تھے کہ مجھے کہان لیے جاتے ہو مگر زبان ہلنے بھی نہ پائی اور انھون نے تلوار اٹھائی۔ یہی بدھو کا بھی حال تھا۔ بولنا محال تھا۔ بھالے کے ہلتے ہی لوگ انکو اور گدھے دونون کو تلوار کے نیچے دھر لیتے تھے۔ رات زیادہ آگئی اور دونون قیدیون کا خوف بڑھتا گیا اور سوار اور پیادے کہتے جاتے تھے کہ (چلے چلو قیدیو بھیڑیو۔ کتو مردار خوارو۔ خبردار جو ذرا لب کو جنبش ہوئی) فوجدار اور بدھو کے کان پک گئے گالیون کی بھرمار۔ بدھو نفر دل ہی دل مین کہنے لگے کہ مردار خوارو اور بھیڑیون اور کتون کے الفاظ ہم سے نہ سہے جائینگے یہ لوگ ہمپر برس ہی پڑے۔ گویا ہم کتے ہین خدا کرے اس مصیبت ہی پر نجات ملے۔ اس سے بدتر وقت نہ خدا دکھائے۔

فوجدار ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے مگر متردد۔ سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کیون یہ لوگ گالیان دے رہے ہین۔ انکو یقین ہوگیا کہ کچھ برا ہی دن دیکھنے مین آئیگا خدا خیر کرے اسی حالت مین کوئی ایک گھنٹے کے بعد ایک محل کے قریب آئے اور فوجدار نے سمجھا کہ یہ اُس شہزادی کا مکان ہی جہان ابھی رہے تھے۔ کہا یا خدا مدد دے۔ دیکھیے کیا حشر ہوتا ہی اس مکان مین ہمہ ساغر ہمہ عیش ہی مگر مفتوح اور بچھڑے ہوے پہلوان کے لیے عیش منغص بہ رنج ہو جاتا ہی اور ساغر مبدل بہ زہر۔ اب محل سمجھے کے احاطے کے اندر داخل ہوے اور دیکھا الٰہی سرتاپا آرستہ ہی اور اسطرح سے آراستہ ہی کہ خوف اور استعجاب دوبالا ہوگیا جیسا ذیل کی فصل سے منکشف ہوتا ہی۔

فصل-۶۹

سوار گھوڑوں سے اُترے اور پیادے آگے بڑھے اور کل جماعت نے جاکر فوجدار اور بدھو کو زبردستی اُتارا اور احاطے مین لائے جسکے قریب صدہا جھاڑ اور کنول روشن تھے اور ادھر اُدھر کوئی پانچ سو چراغ جگمگاتے تھے گو رات بہت تیرہ وتار تھی مگر اس روشنی کے سبب سے روز روشن کو بھی شرم آتی تھی۔ درمیان مین ایک قبر تھی۔ زمین سے کوئی دو گز اونچی سیاہ مخمل کا شامیانہ اسپر نصب تھا اور سونے کی شمع کافوری ضیا بخش قبر پر ایک زنگیہ روشن جمال زاہر فریب کی لاش۔ اجل خود خوابیدہ معلوم ہوتی تھی۔ دریفت کے ایک تکیے پر سر رکھا تھا اور عنبر بار و مشک آگین پھولون کا تاج زیب سر۔ اس کے ہاتھ چھاتی پر تھے اور خوشبودار گلہاے معنبر کے ہار۔ ایک جانب ایک ٹھیٹر سا بنا تھا۔ دو کرسیون پر دو آدمی متمکن تھے۔ قطع سے معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ ہین۔ اور ان کرسیون کے بعد تھوڑی دور پر دو اور کرسیان تھین جنپر خدائی فوجدار اور بدھو نفر بٹھائے گئے سب خاموش تھے ان دونون سے بھی کہدیا گیا تھا کہ چپ رہنا۔ اگر کبھی کہا جاتا تو بھی یہ خاموش ہی رہتے کیونکہ حیرت نے انکی زبان بند کردی تھی۔ ٹھیٹر کی اسٹیج پر دو بڑے آدمی آئے جنکے ہمراہ بہت سے لوگ تھے فوراً فوجدار نے پہچان لیا کہ رئیس اور رئیسہ یعنے شہزادے اور شاہزادی ہین جنکے ہان یہ بہت عرصہ تک مہمان رہ چکے تھے۔

رئیس اور رئیسہ دو بڑی بیش بہا کرسیون پر اُن دونون کے قریب متمکن ہوے جو بادشاہ معلوم ہوتے تھے۔

فوجدار غور کرکے جو دیکھتے ہین تو وہی خواص جو اپر عاشق ہوئی تھی قبر پر مردہ پڑی ہی جو دیکھتا اُسکو حیرت ہوتی جب رئیس اور رئیسہ ٹھیٹر مین رونق بخش ہوے تو فوجدار اور بدھو نفر نے جھک کے سلام کیا اور ان دونون نے گردن کے اشارے سے جواب دیا اتنے مین ایک افسر نے آن کر بدھو کو ایک بڑا بھاری فرغولہ جو چغے کا بھی باپ تھا پہنایا اس کے ہر طرف انگارے نکل رہے تھے۔ سیاہ رنگ۔ اُسکی ٹوپی اُتار کر اُسنے ایک بہت اونچی لمبی چوڑی نکیلی ٹوپی اسکے سر پر رکھی اس قسم کی ٹوپی قیدیون کو وہان پہنائی جاتی تھی اور کہا مین کہا کہ اگر ذرا کان ہلایا تو ابھی ڈالونگا یا گلا گھونٹ ڈالونگا۔ بدھو نے دیکھا ہونٹون سے شعلے نکل رہے ہین مگر دن جلتا نہین سمجھ گیا کہ چھوٹ ہی اس قسم کی ہے کچھ پروا نہ کی۔ ٹوپی

اُتار کے دیکھتا ہی تو شیطان بنے ہوے پھرتے ہین اور کھا کچھ پروا نہین - نہ چغہ جلاتا ہی نہ ٹوپی کے شیطان دق کرتے ہین - فوجدار نے بھی غور سے دیکھا گو خائف تھے مگر ہنسی آہی گئی کہ وہ کیا برزخ شریف ہی - اب قبر کے نیچے سے ہلکی ہلکی آواز باجے کی آنے لگی - انسان کی آواز کا کہین پتا ہی نہ تھا اس سبب سے صداے دلکش اور بھی لطف مزید دکھاتی تھی - اسکے بعد اس جسیم مرد کے قریب ایک خوبصورت جوان نے باآواز خوش ستار پر بڑی خوبی سے یہ رُباعیان گائین -

جانان مرا بہ سن بیارید	وین مردہ دلم بدو سپارید
گر بوسہ زند باین لبانم	تا زندہ شوم عجب مدارید
مستم زغم عشق تو مستم مستم	دل در طلب وصل تو بستم بستم
گویند مرا عاشق بدنام توئی	منکر نتوان بود کہ ہستم ہستم

ان بادشاہان مصنوعی مین سے ایک نے کہا ای ساحر حق شناس بس اس خواص کی نسبت جو آپ نے فرمایا تھا اسکا مطلب ہم سمجھے - فوجدار جو انکے معشوق ہین وہ اب فوجدار نہ رہے ہان انکا نفر البتہ تھوڑی سی مصیبت سہے تو وہ بچ جاے - گو ظاہرا ہشّو ہی مگر ع - زندہ ست تام فرخ آن مہ جبین بہ حسن + ای ساحر غرطیث نام عالی مقام زبان فیض بیان سے فرمائیے کہ اس خواص بیچاری کی رہائی کون تدبیر سے ہی فوراً ترکیب بتائیے تاکہ وہ بیکس جلد زندہ ہو جاے - غرطیث نے سنتے ہی کہا - سنو ای صاحبان والاشان و حاضرین منیع المکان و اُمرا غرباد افسران و ماتحتان یکے بعد دیگرے جاؤ اور بدھو نفر کے مُنھ کو چوبیس ٹانکون سے ٹانکو اور انکا ڈنڈا گولا بناؤ تو خواص فوراً قید طلسم سے رہائی پائے - یہ سُنکر بدھو سے نہ رہا گیا - کہا خدا کی قسم اب خاموش نہین رہا جاتا - بھلا کوئی ہاتھ تو لگالے - مرجاؤن مگر مُنھ نہ سلواؤن بھلا ایسے کارروائی کو خواص کی رہائی سے کیا سروکار ہی - فوجدار کی معشوقہ پر مصیبت پڑی ہم دھرے گئے کوڑے ہمپر لگائے گئے - فلان بوڑھیا پر جادو ہوا ہماری شامت آئی خواص مرگئی ہماری جان پر بنی - لو صاحب اب یہ فکر ہونے لگی کہ ہمارا مُنھ سیا جاے اور ڈنڈا گولا بنایا جاے - کسی اور اُلّو کو پھانسیے - تم ڈال ڈال تو ہم پات پات - دل لگی نہین ہی بدھو کو غیظ کی نظر سے دیکھکر اُسنے خوفناک آواز سے کہا (اب تمھاری موت آئی ہی اگر شیر بھی ہو تو بکری بنا دون خبردار - اگر ایک لفظ بھی بولا تمھارا مُنھ سیا جاے اور بیچ کھیت سیا جاے - اور گولا ڈنڈا تو خیر اور سوئیان بدن مین چبھوئی جائین - نامعقول ! ای افسر و تعمیل حکم کرو اگر ذرا توقف ہوا تو

جہان کے ہو وہین پہونچا دونگا۔

اتنے مین سامنے سے چھ خواص علنکبا زکی قطار نظر آئی۔ سب کے دائین ہاتھ اُٹھے ہوئے اور کمر پر بہنہ بدھو کو گرفتار کرنے ہی کہ تھین کہ اُسنے غل مچاکے کہا بس خبردار۔ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہوجاے جسطرح ہمارے آقا کا مُنھ درگت کے ساتھ دھلایا گیا تھا اسیطرح ہمارا بھی دھلایا جاے چاہے تیز سی تیز چھری سے بدن بھوکا جاے کچھ پروا نہین۔ چاہے جلتے بلتے انگارون سے بدن جلادو صبر کرونگا مگر یہ ممکن نہین کہ خواص میرے بدن پر ہاتھ لگاے۔ استغفراللہ کیا مجال ہو نہ!!!

اتنے مین فوجدار صاحب نے بھی ہانک لگائی (بیٹا ذرا صبر کرو اور ان بھلے مانسون کا کہنا مانو اور ہمارا شکریہ ادا کرو کہ تمکو ایسا کر دیا کہ اب ہر مقام پر پوجے جاتے ہو بچہ۔ اور جادو کے اثر سے تم ہی نجات دیتے ہو اور تم ہی جادو کہکر مردے کو زندہ کرتے ہو) اتنے مین خواصون نے انکو گھیر لیا اور یہ بہت سنبھل کے اور زور کرکے پریشان و حیران کرسی پر ڈٹے رہے اور داڑھی اور چہرے کو ہاتھون سے چھپا لیا۔ اُنھون نے آکے ذرا انکو تھپتھپایا اور جھک کے سلام کیا۔ بدھو نے جل بھنکر کہا بس اب بہت ادب کی نہ لو۔ خواصو ہمپر احسان کرو۔ تمھارے ہاتھون سے سڑے کی بو آتی ہی۔ مگر وہ کب سنتی تھین سب کی سب نے ملکر اِنکے جسم کو سوئیون سے چبھونا شروع کیا اور یہ اسقدر عاجز ہوے کہ جھلا کر ایک مشعل روشن کو لیکر دوڑے کہ مُنھ ہی جھلس دونگا اور وہ سب گر پڑکر بھاگین اور انھون نے غل مچایا (دور ہو۔ دوزخی عورتو۔ کیا مین پیتل یا تانبے کا بنا ہون کہ یہ سب سختیان برداشت کرسکون۔ بس اب اگر ذرا اِدھر رخ کیا تو جلا ہی دونگا۔

اب سنیے کہ وہ بیچاری خواص دیر تک ایک کروٹ لیٹے لیٹے تھک گئی تو مجبور ہوکر کروٹ بدلنی پڑی۔ کروٹ بدلنا تھا کہ سب نے نعرۂ خوشی بلند کرکے کہا زندہ ہوگئی۔ زندہ ہوگئی۔ کیا شان خدا کی اُسکی کریمی ہی مردے کو زندہ کردیا) بدھو سے کہا گیا کہ اب غصے کو ذرا تھوک دو تمھاری مہربانی سے مردہ زندہ ہوگیا۔ فوجدار نے جو یہ حیرت انگیز معاملہ مشاہدہ کیا تو فوراً بدھو کے قدمون پر گر پڑے اور کہا بھائی جان یار بڑے رفیق و شفیق بالتحقیق بدھو نفراب وقت آگیا کہ تم کو بڑے کھا کے ہماری معشوقہ پریزاد کو بھی قید سحر سے بچاؤ۔ بدھو نے کہا بجا ارشاد ہوا کیا اچھا وقت ایکو ہاتھ آیا ہی۔ ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔ بدن مین ابھی ابھی سوئیان چبھوئی گئین کوڑے کھانے کا کیا اچھا موقع ہی۔ نمک بر جراحت۔ اب میری گردن مین پتھر باندھ کے کنوین مین ڈال دو کہ سب کی بلا میرے ہی سر آجاے۔ ایک دفعہ ہی سب کی بلا رد۔ اس عرصے مین خواص مردہ سیدھی ہوکر

قبر پر بیٹھی اور کئی باجے اپنا لطف دکھلانے لگے بایان جوڑی اور ستار۔ اور کئی آدمیون نے ملکر کہنا شروع کیا یہ خواص مدت العمر تک زندہ رہے آمین آمین۔ رئیسہ اور رئیس اور اُن کے نوکر باد شاہون نے کھڑے ہوکر فوجدار اور بدھو کو ساتھ لیا اور خواص کے استقبال کو گئے کہ اسکو قبر سے اتارین خواص نے جسکے قالب مین گویا از سر نو جان آئی تھی بڑی بڑی نزاکت سے انکو اشارہ کرکے سلام کیا اور فوجدار کی جانب اشارہ کرکے کہا خدا تمکو معاف کرے ای خدائی فوجدار تمھاری ہی بیرحمی کے سبب سے مین خدا جھوٹ نہ بلاے ہزار برس تک مردہ رہی اور ای بدھو نفر تمھاری بھی تمام عمر شکر گذار رہونگی تمکو چھ عمدہ عمدہ قمیص دیتی ہون۔ نئی نہین مگر صاف تو ہین۔ بدھو نے کلاہ تری ہاتھ مین لیکر زمین کو بوسہ دیا اور اسکا ہاتھ چوم لیا۔ رئیس نے حکم دیا کہ انکی ٹوپی اور چغہ اُتار لو اور اسکے کپڑے اسکے حوالے کرو۔ یعنیل حکم کی گئی۔ بدھو نے عرض کی کہ حضور یہ ٹوپی اور چغہ مجھی کو دے دیجیے کہ اپنے وطن لیجاؤن اور آج کا دن عمر بھر یاد رکھون کہ عجب دن ہی۔ رئیسہ نے کہا دوست ہو۔ لیجاؤگون بڑی بات ہی اب رئیس نے حکم دیا کہ سب چلے جاؤ اور جگہہ خالی کردو اور فوجدار اور بدھو کو انکی پرانی جگہہ مین آرام کرنے دو۔

فصل ۔۔ ۷۰

اس شب کو بدھو اپنے آقا کے کمرے مین ایک دری پر جو چارپائی پر بچھی تھی سوئے اگر امکان مین ہوتا تو آقا کے کمرے سے دور رہتے کیونکہ انکو خوب معلوم تھا کہ آقا مارے سوالون اور جوابون کی بھرمار کے سونے نہ دینگے اور انکو بولنا شاق تھا کیونکہ اب تک درد باقی تھا۔ اور بولنے کی تاب نہ تھی۔ اگر ایک چھپر مین تنہا سونا ملتا تو اس آراستہ کمرے مین سونے پر اسکو ترجیح دیتے کہ فوجدار کی صحبت سے نجات ملتی۔

انکا خوف صحیح تھا جو سوچے تھے بعینہ وہی ہوا۔ فوجدار بستر پر کر سیدھی کرتے ہی کفن پھاڑ کر بولے بدھو آج شب کی سرگذشت کی نسبت تمھارا کیا خیال ہی۔ خدا نہ کرے کہ کوئی کسی کو چاہے اور چاہنے والا ناکام رہے اور معشوق نظر حقارت سے دیکھے۔ یہ خواص کسی تلوار کے گھاؤ یا گولی یا زہر سے نہین مری تھی صرف اس سبب سے مری تھی کہ مین حقارت سے دیکھتا تھا۔ بدھو نے کہا وہ مری یا زندہ رہی۔ برس بھر پہلے مرتی یا دو برس بعد۔ میری جوتی کی نوک سے۔ مگر مجھپر یہ مصیبت کمبخت نے کیون ڈھائی ایک ناعاقبت اندیش خواص کے جنون کو میرے جسم کی اذیت سے کون بحث ہی۔ خدا ان ساحرون کو جہنم واصل کرے یہ تو جادو کرتے ہین اور ہماری کمال [illegible]

جاتی ہی بہرکیف اب غلام کو آرام کرنے دیجیے اور نکیرین کی طرح سوالون کی بھرمار نہ کیجیے ورنہ کھڑکی سے کود پڑونگا۔ فوجدار نے کہا خدا حافظ ہی۔

دونون سو رہے۔ اس مقام پر مورخ نے بیان کیا ہی کہ فوجدار ستم رسیدہ کسطرح پر اور کیونکر شہزادے کے مکان پر واپس آئے۔ وجہ یہ ہوئی کہ طالب علم جو بڑا تھا کر آئے تھے کہ فوجدار کو شکست دے کر راہ راست پر لاؤنگا اول مرتبہ شکست کھا گئے تو قسم کھائی کہ پھر لڑونگا اور پھر شکست کا سیاب ہوے اور جب اسکی خبر شہزادی کو معلوم ہوئی تو انکو اپنے آدمی بھیجکر پکڑوا بلوایا تاکہ ذرا دل لگی رہے اور وہ طوعاً و کرہاً گرفتار کرلائے اور انکی چاہنے والی خواص کو قبر پر مردہ بنا کے سلا یا جیسا کہ اوپر ہم معرض بیان مین لا چکے ہین اور جسکا اعادہ اب فضول ہی۔

خواص نے جو فوجدار کی رانے مین مردہ سے زندہ ہوگئی تھی اپنے آقا کے مذاق کو قائم اور برقرار رکھا۔ وہی ہار کا تاج زیب سر کیے ہوے جو قبر مین سر پر تھا اور سفید اطلس کا ڈوپٹا اوڑھے جسمین سنہری لیس ٹکی تھی بال بکھرے ہوے ہاتھ مین آبنوس کی سیاہ لکڑی لیے ہوے وہ اس انداز سے فوجدار کے کمرے مین داخل ہوئی کہ اس بھوت کو جو مردہ سے زندہ ہوگیا تھا دیکھکر فوجدار ڈرے اور لحاف سے منہ کو ڈھک لیا۔ گھگھی بندھ گئی۔ وہ انکے سرہانے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور آہ سرد بھر کر کہا۔ (جب معزز شریف زادیان عشق سے ایسی چوندھیا جائین کہ عفت اور حیا کا مطلق خیال نہ کرین اور بالکل عشق کے ہاتھ بک جائین تو انکو یہی سزا ملنی چاہیے جو مجھ دکھیا کو ملی ہی۔ ہاے مین بھی آپ تمھین بدبخت عورتون مین سے ہون جنکو اس خانہ خراب عشق نے خراب کردیا مگر اس حالت مین بھی مین نے حیا پروری کے خلاف نہ کیا اور اسیقدر سکوت اختیار کیا کہ ضبط نہ کرسکی اور جان دے دی ع۔ کان سوختہ را جان شد آواز نیامد + تو بڑا سنگدل ہی۔ تیری بیرحمی نے مجھے دو دن مردہ رکھا خدا نے بچالیا ورنہ مرتو گئی ہی تھی۔ جہنم پہونچ گئی ہوتی۔

اتنے مین بدھو بولے جی ہان عشق ایسی ہی بلا ہی۔ میرا گدھا بھی اسی مین مبتلا ہی اب یہ تو فرمائیے کہ جہنم مین کیا کیا دیکھا۔ دوزخ مین کیا کیا ہی۔ تم ایسی ہر جائیون کو دوزخ ہی مین جگہ ملی ہوگی وہ بولی اگر دوزخ کے اندر چلی جاتی تو پھر حشر تک نہ آسکتی بھاٹک تک گئی تھی وہان کوئی درجن بھر شیطان ٹلنس کھیل رہے تھے۔ عجیب الخلقت لوگ۔ لباس بھی واہیات۔ آگ سے کھیلتے تھے اور آگ ہی کی کل چیزین تھین۔ بالکل نئی اور انوکھی بات دیکھی۔ اور اس سے بھی انوکھی بات یہ تھی کہ جب کوئی

ہارتا تھا تو کتابوں کو زور زور جوتوں سے پیٹتا تھا سب سے زیادہ مار ایک کتاب پر پڑی ایک شیطان نے کہا دیکھو تو کون کتاب ہی دوسرے نے کہا (حصۂ دوم سوانح عمری خدائی فوجدار شیر افگن) سب کے سب نے مل کے لعنت کا لفظ کہا اور کہا اسکو قعر جہنم میں پھینکو۔ بڑی بری کتاب ہی۔ فوجدار کا نام بھی لیا گیا میں یہ طلسم دیکھا کی کہ جسپر عاشق ہوں اسکا نام لیا جاتا ہی۔ فوجدار بولے اس دنیا میں طلسم ہی طلسم تو ہی ہی۔ اور ہی کیا۔ خیر ہمارا نام اس دنیا سے اس دنیا تک ہوگیا۔ اگر اچھی کتاب ہی تو حشر تک نام رہیگا اور اگر خراب ہی تو چند ہی روز میں مٹ جائیگا۔

خواص شکایتوں کے دفتر کھول ہی رہی تھی کہ فوجدار نے بات بیچ میں کاٹ دی اور کہا بی بی صاحب میں نے اکثر بار کہا ہی کہ آپ نے مجھ سے ناحق دل لگایا میں بجز شکریہ کے اور کوئی معاوضہ نہیں کرسکتا میں اپنی معشوقہ کے سوا اور کسی کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھونگا۔ وہ میری اور میں اُنکا۔ کوئی کیسی ہی حسین کیوں نہو۔ باشد۔ اب آپ اپنی عزت اپنے ہاتھ رکھیے محالات کو کوئی ممکنات نہیں کرسکتا۔

یہ سُنکر خواص نے غصے اور غیظ کی آواز بناکر کہا خدا تجھے غارت کرے۔ کنوار کا لٹھ پیٹھ زیادہ سخت۔ شیطان کے بچے۔ آج ہی نہ آنکھیں پھوڑ ڈالی ہوں تو سہی۔ اور مفتوح۔ پٹکے جوتیاں کھاکے آنے والے بے شرم۔ کیا تو یہ سمجھتا ہی کہ میں نے تیرے عشق میں جان دی۔ تجھ پر لعنت۔ تجھ ایسے کتوں کو ایڑی چوٹی پر سے قربان کردوں۔ تیری صورت سے تو میں بیزار ہوں تجھ ایسے پر جان دیتی بھلا! بدھو بولے (سچ ہی۔ عشق میں جان دے دینا جوئے شیر نہیں کوئی لاکھ کہے ہم کب مانتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ!!!۔)

اس گفتگو میں وہ قوال اور مطرب اور شاعر آیا جسنے ۱۵ اشعار گائے تھے اور فوجدار کو جھک کے سلام کرکے کہا حضور مجھے اپنے غلاموں میں تصور کریں حضور کا بڑا نام ہی فوجدار بولے آپ کون صاحب ہیں۔ معلوم ہو تو اسی کے مطابق اخلاق سے پیش آؤں۔ اُسنے کہا (بھول گئے اُس روز اشعار سنائے تھے گاتا ہوا تھا) فوجدار نے کہا (اب پہچانا۔ مگر وہ اشعار ہمارے مذاق کے خلاف ہیں۔ شاعر بولا (اپنا اپنا مذاق ہی شاعروں کو سب جائز ہی۔)

فوجدار جواب دینے ہی کو تھے کہ میزبان آگئے اور مزے مزے کی گفتگو ہونے لگی حسین بدھو نے وہ مسخرہ پن کیا کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے کچھ سادگی اور کچھ مسخرہ پن۔ تھوڑی دیر کے بعد فوجدار اپنے میزبانوں سے رخصت ہوئے اور کہا کہ مفتوح پہلوان کو مکر کے بہانے

رہنا اس سے بہتر ہی کہ محل شاہی مین رہے۔ خواص کی نسبت جو اسنے سوال کیا تو کہا اس عورت کو کوئی ایسا کام دیجیے جسمین محنت پڑے اور مستی کم ہو جاے انھون نے کہا ہی کہ جہنم مین لیس کی ضرورت ہوئی ہی۔ لیس بنانا اگر سکھایئے وہان کام آئیگا۔ بدھو نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کہا کسی لیس بنانے والی عورت کو ہمنے کبھی کسی پر مرتے نہین دیکھا مین جب چھاڑا لیکر زمین کھودتا ہون تو اپنی مریم یعنی جورو نہین یاد آتی۔ حالانکہ بلکون سے زیادہ عزیز ہی رئیسہ نے کہا اچھا بدھو اب ہم اس عورت سے سلائی کا کام لینگے۔ اسمین یہ برق ہی۔ خواص نے کہا کسی علاج کی ضرورت نہین ہی۔ بڑا علاج یہ ہی کہ اس بدبخت کی لاش میرے سامنے سے دور رہے مجھے اس کتے کی صورت سے نفرت ہی) یہ کہکر رونی صورت بنالی اور رومال منھ پر رکھ کر چلی گئی۔ بدھو نے کہا اس بیچاری پر ہمین افسوس آتا ہی عاشق بھی ہوئی تو ایسے جسکا دل پتھر ہی اور قلب فولاد کا۔ اگر مجھے دل دیا ہوتا یہ دن کاہے کو دیکھتی۔

اس گفتگو کے بعد فوجدار نے کپڑے پہنے اور رئیس اور رئیسہ کے ساتھ کھانا کھایا اور یہ پھر کر آرام

فصل - ۷۱

بیچارے خدائی فوجدار شرمندہ و خوار کشتی کھا کے افسردہ دلی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شکست کا انتہا سے زیادہ ملال تھا مگر خوشی یہ تھی کہ معشوقہ پریزاد اب قید جادو سے رہائی پائیگی کیونکہ بدھو ایک عورت یعنی خواص کو اُنکے روبرو پچھاڑ چکا تھا۔ بدھو نے کہا حضور بندۂ درگاہ بھی بڑے خوش نصیب آدمی ہین۔ طبابت بھی کی تو کونسے کھائے اور ہوئیان جھوئی گئین حالانکہ طبیب مریضون کو مارڈالتے ہین اور اسپر بھی فیس لیتے ہین۔ کیا اُلٹی بات ہی ہم زندہ کرنے مین جوتیان کھائین۔ وہ قتل کرنے مین انعام پائین۔ فوجدار بولے بھائی خدا کا شکر یہ نہین ادا کرتے کہ پڑھے جاہل بدھو کو یہ نعمت عطا کی کہ مردے کو زندہ کردے اور جادوگر کا جادو پھیر دے واہ رے بدھو۔ کیا علم ہی۔ خلقی علم۔ فطرتی علم۔ کوڑے پڑے اور مریض چنگا ہوگیا۔ سوئیان چھوئین اور مردہ زندہ۔ جاہل آدمی اور بھلائی کا دم بھرتا ہی خدا ہر ایک کو یہ نعمت نہین دیتا بڑی خوش نصیبی ہی۔ خدا تمپر بڑا مہربان ہی۔ اللہ مہربان توکل مہربان۔ اگر اسکول مین پڑھتے تو روپیہ صرف ہوتا محنت کرنی پڑتی تم گنوار آدمی بھلا نہ کجا۔ اور ڈیاڈھونے والے کو اس سے کیا کام ہی۔ خدا نے گھر بیٹھے تمکو یہ جوہر عطا کیا اسکا شکر یہ ادا کرو۔ ہاتھ باؤن پر ڈاکٹری کرنے لگے) بدھو نے کہا ہاتھ باؤن پر تو ڈاکٹری نہین

کرتے ہین - ہان چوتڑون پر البتہ ڈالڈی کرتے ہین کوڑے کھاتے ہین بس ایک چوتے کھانے باقی ہین ابکی کوئی مریض ایسا بھی خدا بھیجیگا جو بغیر ہمارے جوتے کھائے اچھا نہو سکے - فیس دینے والا کوئی نہین - جوتے مارنے والے سب ہین - کوڑے پھٹکارنے والے موجود - معشوقون کے ساتھ لطف صحبت کوئی اٹھاے اور کوڑے میان بابو کھائین اس اندھیر کا بھی کوئی ٹھکانا ہی - ایسا مریض کوئی نہ ملا جو ہمکو صبح شام پنیر اور مکھن اور رنڈی کھلاتے اور شراب کا جام پلائے اور اس ترکیب سے مریض شفا پائے - یا علاج یہ ہو کہ میان بابو کو سو اشرفیان دیجائین تب جاکے مریض اچھا اور مردہ زندہ ہو جاے یا جادو کا اثر جاتا رہے -

فوجدار نے کہا بھائی صاحب اگر فیس ہی کا رونا ہی اور پہلے ہمین پر ہتھا صاف کرنا ہی تو بسم اللہ - جو کہو حاضر ہی - مگر وہ بیچاری تو اس مصیبت سے کسیطرح نجات پائے اب تم آئے گھر سے آئے - لے اب ہماری خاطر سے پانچ سو چھ سو سات سو آٹھ سو کوڑے تو کھا لو بادھو نے کہا بس آٹھ ہی سو پر کفایت اور قناعت کی ہم تو سمجھے تھے کبھی ختم ہی نہوگا - اچھا فرمائیے کیا بھیجے گا - جھوٹا کھاے بیٹھے کے لالچ - ہم راضی ہمارا خدا راضی - یہ بولے مول توں کی ضرورت نہین ہی - اور کچھ نہین تو بی بی بچون ہی کا فائدہ سہی - کوڑے تو کوڑے ہم تو جوتے تک کھانے کو تیار ہین مگر ہاتھ تو کرائین - بی بی اور بچون کی محبت سے یہ بھی منظور - کچھ پروا نہین اب جھٹ پٹ فرما دیجیے کہ فی کوڑا کیا بھیجے گا - بندے حاضر ہین چاہے کھال اُدھڑ جاے فوجدار نے کہا بھیئ جو تم مانگو گے وہ دینگے - ہم اسمین بنا نہین ہین - وہ بیچاری رنجی ہو جاے یا مر مٹے کا پیسا چاہے رہے چاہے جہنم مین جاے - جان ہی تو جہان ہی ہم اُن لوگون مین نہین ہین کہ چمڑی جاے دمڑی نہ جاے - اب ان دونون مین مول توں ہونے لگا -

بادھو - صاحب یہ تو معاملے کی بات ہی - اسمین صفائی چاہیے -

راستی موجب رضاے خدا ست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

فوجدار - اگر معاملہ ہی ہی تو پھر معاملہ کی طرح پر ہونا چاہیے - تم کہو کہ ہم اتنے پر راضی ہین - بس فیصلہ ہو جاے وہ بات ہی کیا ہی -

ب - ای تو کچھ کہو گے بھی - خالی خولی باتون سے کیا فائدہ ہی -

ف - تم خود ہی کہو - ہم غور کرکے جواب دے دینگے - لے بولو -

ب - ہم فی کوڑا دو آنہ لینگے - ہمین ہزار تین سو کوڑے ہین -

ف منظور - جو کہو وہ منظور - ہمکو کسی بات مین عذر نہین ہی -
ب - تو ہمکو بھی منظور ہی - ہمکو تو روپیے سے مطلب ہی -
ف - بدھو تمنے ہمکو مول لے لیا - ہم تمھارے غلام کے غلام ہین جسوقت معشوقۂ زرین کمر جادو کے قید سے نجات پائیگی معلوم ہوگا کہ چاند گہن سے چھوٹا - ۵

وہ رنگ سرخ ہی کیف شراب سے ہوتا	تھوڑ لعل کا ہی آفتاب سے ہوتا
غرور حسن نے نازان کیا انھین ورنہ	نیاز نامہ مشرف جواب سے ہوتا
شراب تھوڑی سی پیا مناسب آپکو ہی	ستم بہت ہی تمھارے حجاب سے ہوتا
چکور ہوتے ہین حسنا یار کے صدقے	کمال ماہ ہی حسن شباب سے ہوتا
قریب ہی کہ کرے آفتاب حشر طلوع	کمال ننگ ہی یوسف نقاب سے ہوتا

شراب خوار ہون زندی سمجھ نہ سہل آتش
شناوردن کا گزارا ہی آب سے ہوتا

ای پیارے بدھو - ای بدھو سے عزیز - ای جان جان بدھو پیارے مین اور معشوقہ زرین کمر دونون دم ناخریدہ غلام ہو جائینگے اور تمام تمھاری غلامی کا دم بھرینگے اگر وہ ہیئت اصلی پر آجاے اور ضرور آئیگی تو ہمکو اپنی شکست کا بھی رنج نہو - بلکہ اسکو فال نیک سمجھین اب یہ بتاؤ کہ کوڑون کی کارروائی کب سے شروع کروگے کوئی وقت مقرر کردو - اگر جلد کارروائی ہوئی تو دو آنہ کوڑے کے عوض سوا دو آنہ کردونگا - بدھو بولا (کب سے) کیا معنی آج ہی شب سے سہی جب ایک کام کرنا ہی ہی تو تاخیر کیون ہو - چلیے کسی کھلے میدان مین چلین -

اور بسم اللہ الرحمن الرحیم	لاؤ کلھاڑا کاٹو نیم

فوجدار رات کے انتظار مین ع - چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبرست + یا خدا جلد رات ہو اور شاہد آرزو سے ملاقات ہو - الانتظار اشد من الموت کا نقشہ تھا - خدا خدا کرکے رات آئی اور انکا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا - ورنہ کہتے تھے کہ یا خدا عاشقون کی شب ہجر کی طرح اس دن کی انتہا ہی نہین - ختم ہی نہین ہونے آتا - آفتاب آج غروب ہی نہوگا - خدا خیر کرے شب کہ پردہ دار عاشقان ست کا کہین ذکر ہی نہین - رات کی صورت ہی نہین دیکھنے مین آتی آج اس دن کی رات ہی نہین ہی - دن ہی دن ہی - شاید ہماری آرزو پوری نہوگی اور شاہد آرزو سے ہم آغوش نہونگے -

شب کو فوجدار اور بدھو نے تھوڑی دور جاکے گھوڑے اور گدھے کو کھول دیا۔ فوجدار نے کہا یار دیکھو کھال نہ اپنی ادھیڑ ڈالو۔ ایسا نہ کرنا کہ کھال اُدھڑ جائے اور پھر کل اس قابل نہ رہو یا جان پر بن آئے۔ بدھو نے کپڑے اُتار کر ننگی باندھی اور چھ سات کوڑے فوجدار کے روبرو زور زور سے اپنے لگائے اور کہا حضور بندہ درگور ا۔ محنت بہت اور مزدوری کم۔ ساٹھ سے تین آنے کوڑا ہو تو خیر ع۔ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر + فوجدار نے کہا ہمت نہ ہارو۔ ہم چار آنے فی کوڑا دینگے۔ بدھو بولے تو پھر تو چاہے کوڑوں کا مینھ ہمیں برسنے لگے فوجدار خلقی رحمدل آدمی تو تھے ہی ذرا الگ آڑ میں ہٹ گئے۔ بدھو ایک ہی حرامزادے اسنوں نے کوڑے درختوں پر پٹھکارنے شروع کیے اور مل بچاتے جاتے تھے کہ ہائے مرا۔ کھال اُدھڑ گئی۔ جان نکل گئی۔ فوجدار کو بڑا رحم آیا۔ کہا۔ بدھو کوئی ہزار کے قریب تو پڑے ہونگے۔ اب بھائی صاحب جان کے دشمن نہو جیے۔ کل پر رکھیے۔ سہتے سہتے۔ بدھو بولے جب گھری مزدوری اور چوکھا کام۔ اب آپ ذرا ہٹ جائیے تو ہزار کوڑے اور لگالوں۔ فوجدار بولے بھئی اب ہمسے نہیں دیکھا جاتا۔ تمکو اختیار ہے۔ بدھو نے میدان خالی پاکر شاٹ کوڑے پٹھکانے شروع کیے اور کئی درختوں کی چھال اُڑادی اور زور سے (ہائے مرا) کہکے گر پڑا۔ فوجدار نے دوڑکے اُٹھالیا اور اچھی جگہ لٹاکر کہا (لے بھئی بس۔ اب ہمارے لیے اپنی جان شیریں نہ دو اپنی بی بی بچوں پر رحم کرو) بدھو نے کہا مارے پسینوں کے بُرا حال ہے ذرا کچھ اُڑھا دیجیے صبح کو دونوں روانہ ہوے اور ایک سرا میں پہونچے۔ اور اسکو فوجدار صاحب بھی سَرا ہی سمجھے محل نہیں سمجھے شکست پانے سے عقل سلیم سے ذرا ذرا کام لینے لگے تھے فوجدار صاحب سرا میں ٹکے تو کمرے میں کئی کتابیں دیکھیں۔ مثنوی۔ گلدستہ۔ نل اور دمن کی عشقبازی۔

نل گفت کہ ای طبیب نادان	رنجم مفرا ست یا مداوان

اسکے بعد یوسف زلیخا سے جا ہی پر نظر پڑی۔

الٰہی غنچۂ امید ما شاے	گلے از روضۂ جاوید ما شاے

بعد ازاں نسخۂ بہار دانش دیکھا اور جید جم کے ورق گردانی کی اور کہا یہ سب کلے وقتوں کے جھوٹے قصے ہیں۔ کوئی بات صحیح نہیں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ دماغ ذرا ذرا صحیح ہے بدھو سے کہا اب آج کی شب باقیماندہ کوڑے کھاؤگے یا نہیں۔ اُسنے کہا جی ہاں مگر درختوں کے نیچے۔ فوجدار نے کہا آؤ ہم لے لو۔ بدھو نے

اسکے؟ اب مین بہت سی مثلین کہین اور فوجدار نے جھلا کر انکو روکا کہ بس اب مثلین موقوف کر دیجیے - صاف صاف گفتگو کرو - از برائے خدا - اکثر منع کیا مگر برگبندست - بدھو نے کہا اب اس عادت کو مین کیونکر دور کرون - بے مثل کے مین کوئی بات کر ہی نہین سکتا - مثل کے ہاتھ بک گیا ہون - میری بدنصیبی - اگر ممکن ہو تو اس عادت کو بدلونگا - اسوقت کی گفتگو یون ختم ہو گئی -

فصل - ۲۷

فوجدار اور بدھو دن بھر اس انتظار مین تھے کہ کہین رات آئے تو کوڑے لگائے جائین اور کامیابی کے ساتھ معشوقہ پریزاد قید سے نجات پائین - اس اثنا مین ایک ئیس تین ملازمون کے ساتھ سرا مین آئے - ایک ملازم نے کہا حضور خوب سرد مقام ہی اور صاف - یہین قیام فرمائیے فوجدار نے کہا بدھو - یار یہین یاد آتا ہی کہ دوسرے حصۂ سوانح عمری مین اسی شخص کا ذکر ہی کیونکہ اسکے آدمی نے اس کا نام جنرل فرغول بتایا - فوراً اس سے انھون نے اور اسنے انسے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین جواب و سوال کے بعد فوجدار نے کہا (اخاہ آپ ہی تو نہین ہین جنکا ذکر خدائی فوجدار شیرافگن کے حصۂ دوم سوانح عمری مین درج ہی -)

فرغول - جی ہان - وہی جنرل فرغول بندہ خاکسار ہی آن فوجدار صاحب سے مجھ سے یارانہ تھا - مین اور وہ ایک جلسے مین شریک تھے -

فوجدار - بھلا ہماری اور انکی صورت اور قطع ملتی ہی یا نہین -

فرغول - مطلق نہین - انکے ساتھ ایک مصاحب رہتا تھا - بدھو نفر بڑا گدھا - الو کا پٹھا - بڑا پیٹو - اور واہی -

بدھو - وہ کوئی مصنوعی بنا ہوا بدھو ہوگا - اصل بدھو نفر بندہ ہی - گدھا کوئی اور ہوگا ہم بڑے ہنسوڑ ہین - سال بھر ہمارے ساتھ رہیے تو معلوم ہو - اور یہ فوجدار صاحب ہین - بہادر - جسری - عاشق تن -

فرغول - حضرت آپ تو واللہ سچ مچ ظریف نکلے مگر پہلے جس بدھو نفر کو ہمنے دیکھا تھا وہ تو بڑا گھامڑ تھا - گدھا بالکل گدھا - اور بڑا کھاؤ - بڑا پیٹو -

بدھو - وہ بنا ہوا تھا - مگر آپ کو اسنے خوب چکما دیا واللہ -

فرغول - جی ہان - مگر قطع آپ ہی کی سی تھی - اور بڑا پیٹو اور گدھا -

فوجدار۔ ہمارے نام سے ایک آدمی مصنوعی فوجدار شیر افگن بنا ہوا جنگل کو ہستان مین غشا یا کرتا ہی اور اُسکے ساتھ ایک مصاحب بھی رہتا ہی۔ بھلا ہمارے مصاحب کا اور اُسکا کیا مقابلہ۔ کجا یہ طرار ظریف بذلہ سنج۔ کجا وہ گھامڑ۔ بدتمیز۔ بے سلیقہ۔

بدھو۔ ہمکو اُسکو ڈرا بھڑوا دیجیے تو مزہ آئے۔ بھلا جسقدر شلین مجھے یاد ہین اگر اُسکے باپ کو بھی یاد ہون تو ناک کی راہ نکل جاؤن۔ کیا دل لگی ہی کچھ۔ وہ مثل نہین آپ نے سنی۔

فوجدار۔ خدا کے واسطے اول جلول نہ بکو۔ شلین وثلین نہ کہا کرو۔ ہزار بار کہدیا ہی مگر تم سنتے ہی نہین۔ اور باتون مین مقابلہ کرو تو مضائقہ ندارد۔ تمنے گورنری کی ہی جزیرون کی بادشاہی کی ہی۔ اسکے تو باپ کے باپ کو بھی نصیب نہوئی ہوگی ع۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک

بدھو۔ ایک جزیرہ اسکو ملے اور دوسرا ہمکو۔ پھر دل لگی دیکھیے وہ وہ حکم جاری کرون کہ اچھے اچھے دنگ ہو جائین۔ وہ سور کیا جانے۔

فوجدار۔ نہ ہمارے مصاحب کا مقابلہ اُنکا مصاحب کرسکتا ہی نہ ہماری معشوقہ کا مقابلہ اُنکا معشوقہ کرسکتا ہی

اس گفتگو کے بعد یہ اپنی راہ گئے وہ اپنی راہ گئے۔ فوجدار صاحب نے ٹھان لی کہ سب بخط راست گھر چلین اور آرام سے سال بھر رہین یا مزے مزے سے کلہ بانی کرین اور کھیتون اور جنگلون مین سیر کرین خوب گائین بجائین لطف اُٹھائین شاید وہ پری بھی بصد شان دلبری جلوہ افگن اور رونق بخش کہسار ہو۔ اب دلی خواہشین یہ ہین کہ ہم دونون میان بی بی گلہ بانی کرین ان خیالات اور خواہشات سے وہ ایک چھوٹی پہاڑی پر چڑھے اور وہان سے اُنکا گانون اُنکو دکھائی دیا۔ یہ دیکھکر بدھو نے سجدہ کیا اور کہا ای وطن مالوف اپنی آنکھین کھول اور اپنے لڑکے بدھو نفر کو دیکھ پھر تیرے پاس آیا ہی گو امیر نہین مگر خوب کڑے کھاکے آیا ہی اور اسی طرح اپنے فرزند فوجدار سے بھی ہم آغوش ہو۔ گو مفتوح ہوکر آیا ہی تاہم خود بھی فاتح ہی اور بڑا فاتح۔ روپیہ بھی میرے پاس ہی۔ کوڑے تو کھائے مگر بھلے مانس بنکے بھی آیا ہون۔ فوجدار نے کہا بدھو اس گدھے پن کی باتون کو چھوڑو۔ چلو بخط راست اپنے وطن اور اپنے گانون چلو۔ اور وہان چلکے مشورہ اور غور کرو کہ گلہ بانی کا پیشہ کیونکر اختیار کرین۔ یہ کہکر پہاڑ سے اترے اور بخط راست اپنے گانون گئے۔

فصل ۔۳۷

مورخ کہتا ہی کہ اس گانون مین داخل ہونے کے پہلے فوجدار نے دیکھا کہ وہ لڑکے

کھیت مین لڑ رہے ہین ایک نے دوسرے سے کہا بہت پریشان ہو یران مل - اب ایسی بات تمام عمر نہ دیکھوگے - فوجدار نے یہ سُنکر بدھو سے کہا (دوست تمنے کچھ سُنا یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہی (اب ایسی بات تمام عمر نہ دیکھوگے) بدھو نے کہا خدا جانے کیا کہتا ہی یہ فوجدار بولے یہ میری جانب مخاطب ہوکر کہتا ہی کہ معشوقۂ پیریزاد کو کبھی نہ دیکھوگے - بدھو کچھ کہنے ہی کو تھے کہ ایک خرگوش جسکے پیچھے بہت سے کتے اور شکاری دوڑتے آتے تھے پناہ لینے کے لیے بدھو کے گدھے کے نیچے آن کے چھپا اور بدھو نے زندہ پکڑکے فوجدار کے حوالے کیا اور فوجدار نے کہا بس اب معشوقہ نہ ملیگی - بدھو بولے اِسکے معنی یہ ہین کہ معشوقہ خرگوش ہی اور کہ جادوگر - اسسے چھوڑا کرمین نے آپ کو دے دی اب آپ ہمکنار ہون - فال نیک ہی بد نہین ہی -

وہ دونون لڑکے خرگوش کی تلاش مین آئے بدھو نے ایک سے پوچھا کہ یہ جھگڑا کیا تھا - اسنے کہا ایک لڑکے نے دوسرے سے ایک بنجر اچھین لیا اور کہا اب کبھی عمر بھر یہ نہ ملیگا - بدھو نے فوجدار سے کہا جناب آپ فال نیک اور فال بد کے پھیر مین نہ پڑیے مذہبی لوگ اِن باتون کو خاک نہین مانتے اب اس فکر کو چھوڑیے اور گھر چلیے -

شکاریون نے آن کر خرگوش مانگا اور فوجدار نے حوالے کر دیا اور چلے فوگا فون کے پاس پادری صاحب اور طالب علم ایک کھیت مین ملے اب سنیے کہ بدھو نے وہ جیغہ آتشبار گدھے پر پھول کی طرح لٹکایا اور کلاہ تتری اسکے سر پر رکھی سگریٹ - خرار جل اطلس بوشد خرست و پادری صاحب اور طالب علم دونون نے اِن دونون کو پہچانا اور تپاک سے ملے - فوجدار گھوڑے سے اُترے اور بغلگیر ہوے لڑکون نے جو گھوڑے کو اس قطع سے دیکھا تو دوڑے آئے شیطان تک نے اسسے پناہ مانگی ہی - کہا لڑکو آؤ دیکھو بدھو کا گدھا کس ٹھاٹھ سے آیا ہی اور فوجدار کا گھوڑا اور بھی لقات بنکے آیا ہی آخرکار فوج طفلان معہ پادری اور طالبعلم ہمراہ گاؤن مین داخل ہوے اور فوجدار کے گھر پہونچے - دروازے پر ماما اور بھتیجی کھڑی تھین کیونکہ اُنکو اُنکے آنے کی خبر مل چکی تھی - بدھو کی بی بی نے بھی سُنا تھا - نیم برہنہ - لڑکی کو گھسیٹتی ہوئی بال کھلے ہوے میان کو دیکھنے آئین - وہ تو سمجھی تھی کہ گورنر بنکے آتے ہونگے متحیر ہوکے کہا (ارے یہ تو کس گت سے آیا ہی) کتے کیطرح پیادہ پا - جا رہی کہ گورنر) بدھو نے کہا چپ رہو جی - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دانت مین روٹی ندارد - گھر پر چلکے وہ وہ باتین سناؤن کہ تمکو اچنبا ہوجاے - روپیہ پیسے پاس موجود ہی مقدم بات تو یہ ہی - اپنی قوت سے کما یا ہی - وہ بولی بس روپیہ ہی چاہیے - چاہے جسطرح سے

پیدا کیا ہو - اس سے کوئی بحث نہین - کوئی نئی بات نہین ہی - لڑکی باپ سے ملی - اور کہا کہ کچھ لائے ہو - بڑی آرزو تھی کہ تمسے ملون جیسے اندھے کو آنکھون کی آرزو ہوتی ہی لڑکی نے اُسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور بی بی نے بیٹی پکڑی اور گدھے کو آگے آگے لیکر یہ قافلہ گھر روانہ ہوا اور فوجدار صاحب یہان ماما اور بھتیجی اور پادری اور طالب علم کے پاس رہے بلا تکلف اور بے موقع وقت دیکھکر فوجدار صاحب اپنے دونون دوستون کو علیحدہ لیگئے اور آہستہ سے کہا یار ہم شکست کھا گئے اور شرط یہ ہی کہ سال بھر تک ہتھیار نہ اُٹھائینگے اور اب ممکن کیا کہ اسکے خلاف کوئی کارروائی ہمسے سرزد ہو استغفر اللہ اصول کے خلاف ہی اب ہم ایک سال گلہ بانی کرینگے اگر فرصت ہو تو آپ بھی جنگل چلیے اور شریک ہوجیے - بھیڑی اور بکری خرید لینگے اور آپ کے لیے گلہ بانی کے نام بھی تجویز کرینگے - طالب علم کا نام تلبور رکھا ہی - (کل نام جو تجویز ہوے تھے وہ فوجدار صاحب نے بتائے)

فوجدار کی اس نئی حرکت مجنونانہ پر ان دونون کو اور بھی حیرت ہوئی مگر سوچے کہ شاید اس کارروائی سے پچھلے جنون کا دفع دخل ہوا اور انکو یقین دلایا کہ ہم بھی شریک ہونگے - تلبور گڈریے نے کہا مین شاعر ہون تفریح طبع کے لیے گنوار و شعر کہا کرونگا - یہ آپ کو خوب ہتا سو بھی اچھا پیشہ ہی - مگر پہلے اپنی اپنی معشوقون کے نام تجویز کرنے چاہییں کہ شعر مین وہی نام لائین اور ہر درخت کے تنے پہ انکی تعریف ہو جیسے سلف کے گڈریے شاعرون کی عادت تھی - فوجدار نے کہا صحیح ہی مگر مجھے تو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مین تو اپنے معشوق کے نام پہ خدا ہون - رونق انجمن - شمع محفل - زینت کوہ - زیب جنگل - مہر سپہر بندلہ سنج - گیسوے عذار حسن و جمال - دونون دوست رخصت ہوے -

اب اتفاق دیکھیے کہ ماما اور بھتیجی نے یہ تقریر سنلی اور انکو تنہا پاکر کمرے مین آئین بھتیجی نے کہا چچا اب جو خدا خدا کرکے اتنے دن بعد گھر آئے ہو تو آرام سے زندگی بسر کرو - یہ اچھی کی کہ پھر جنگلون مین گھومو اور تباہ ہو - اس خیال سے درگزریئے - ماما نے کہا اور یہ تو فرمائیے سرکار کہ جیٹھ بیساکھ کی گرمی اور ساون بھادون کی برسات اور ماگھ پوس کے جاڑے مین گلہ بانی کا کام بھلا آپ سے ہوسکیگا - ہرگز نہین - یہ ہنڈے مستنڈے گنوارون کا کام ہی جو لڑکپن سے اسکے عادی ہین - سچ یون ہی کہ اس سے تو وہی پیشہ اچھا تھا - اب میری صلاح مانیے دھوپ مین مین نے جو ڈنڈا سفید نہین کیا ہی اُنچا اس سے اوپر عمر ہونے آئی - گھر مین مزے سے رہیے اور علاقہ دیکھیے - اور اس خبط سے درگزریئے - فوجدار بولے اپنا کام کرو صاحب مجھے عقل

نہ سکھلاؤ مین ذرا بے چین ہون مجھے بستر پر سلا دو۔ خوب یاد رکھو کہ جاہے مین فوجدار والا تبا ہون جاہے گرڑیا مگر تمکو کھانے بھر کو کمی نہوگی۔ تجربہ اسکا شاہد ہی۔ وہ دونون نیک بیبیان ماما اور بھتیجی انکو بستر تک پہونچا آئین اور کھانا کھلایا اور خاطر کی۔

فصل ۴۷

موزخ این فسانہ رنگین و روایت دلنشین میگوید کہ کوئی شے دنیا مین انقلاب سے خالی نہین ہی۔ اعلی سے ادنے ہو گئے اور امیر سے فقیر اور گدا سے گوشہ نشین کر دیتی بنگئے۔ فوجدار بھی اس انقلاب کے چکر سے خالی نہ تھے۔ انکے دل مین انقلاب نے جگہ کی واللہ اعلم اسکا سبب کیا تھا۔ شاید مفتوح ہونے کی شرم سے ایسا ہوا یا منجانب اللہ۔ الغرض انکو تب شدید آگئی اور چھ دن تک صاحب فراش رہے احباب یعنی پادری صاحب اور طالب علم اور خلیفہ انکی عیادت کو جایا کرتے تھے اور انکے خیر خواہ معمار صاحب اور چھ نفر انکے پاس سے جدا نہین ہوتے تھے۔ سب کو یقین تھا کہ شکست پانے کے غم اور معشوقہ کی تپہ کے رنج نے انکی یہ حالت بنائی ہی اور یہ بڑی گھڑی دکھائی ہی لہذا کوشش بلیغ کی کہ انکو دھارس دین۔ تلبو نے کہا اب اُٹھیے اور کمر ہمت چست باندھ کر گلہ بانی کیجیے۔ اسکے جواب مین فوجدار نے کچھ اول جلول باتین کین۔ لغو اور بے معنی انکے احباب نے طبیب کو طلب کیا۔ نبض دیکھکر طبیب نے اپنے طور پر اُنسے کہا (صاحب اب اُنسے کہیے کہ خدا کی یاد کرین۔ مزاج کا حال تو ظاہر ہی۔ ع۔ مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس) فوجدار نے باستقلال تمام یہ گفتگو سُنی مگر اسکے برعکس ماما اور بھتیجی اور بدھو سے نہ رہا گیا اور وہ زار زار روئے اور فوجدار کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ڈاکٹر نے رائے دی کہ نا امیدی اور دل کی پریشانی سے انکی یہ نوبت ہوئی۔ فوجدار نے کہا مین ذرا آرام کرنا چاہتا ہون مجھے سونے دیجیے سب وہان سے چلے گئے اور یہ پانون پھیلا کے سوئے۔ چھ گھنٹے تک سو یا کیے اور ماما اور بھتیجی سمجھی کہ اب بیدار نہونگے یہ آخری نیند ہی۔ مگر یہ بیدار ہوے اور زور سے کہا۔ الحمد للہ تعالے جاشانہ۔ خدا نے میرے اوپر بڑا احسان کیا۔ اُسکی کریمی کے صدقے۔

دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

بھتیجی نے بغور یہ گفتگو سُنی۔ سوچی کہ چچا نے آج خلاف معمول عقل کی بات کی۔ بیماری کے دفت سے آج یہ کلمات سُننے مین آئے۔ اُسنے پوچھا آپ کیا کہہ رہے ہین کیا کوئی نئی خلاف

پادری نے سب کو کمرے سے باہر کر دیا اور طالب علم جا کے افسر سرکاری کو لے آئے کہ وصیت لکھی جاوے - بیچارے بدھو نفر کو جو یہ معلوم ہوا کہ اُنکے آقا کی حالت بد سے بدتر ہو گئی اور ماما اور بھتیجی کو گریان جو دیکھا تو خود بھی ڈھاڑین مار مار کے رونے لگے - پادری صاحب اور نوڑی کی مایوسی کی گفتگو سُنکر یہ تینون اور بھی زار زار رونے لگے - فوجدار صاحب چاہے جس حالت مین تھے ہر دل عزیز تھے - صرف گھر ہی کے عزیز انکو عزیز نہین رکھتے تھے بلکہ ایرے غیرے بھی محبت کرتے تھے -

اب سرکاری افسر اور معزز گواہون کے مقابل مین وصیت نامہ لکھا گیا اور فوجدار نے یون لکھوایا (مین بہ ثبات ہوش و حواس وصیت کرتا ہون کہ اپنی جنون کی حالت مین جو روپیہ مین نے اپنے رفیق بدھو نفر کو دیا تھا اُسکا ایک ایک جتے کا حساب مین نے لے لیا ہی اگر احیاناً کچھ روپیہ اُسکے پاس باقی ہو تو وہ اُسی کا مال سمجھا جائیگا اگر دیوانگی کی حالت مین مین نے جزیرے کی گورنری اُسکو دے دی تو میری خواہش اب حالت ثبات نفس مین یہ ہی کہ خدا اُسکو کسی سلطنت کا شہنشاہ کر دے - بڑا خیر خواہ اور وفادار ملازم ہی - بھائی بدھو نفر خدا کے لیے ہمکو معاف کرنا - ہم جب دیوانے ہو گئے تھے تو ہمکو یقین تھا کہ ہمارے پیشے کے لوگ ظالم سے مظلوم کو بچاتے تھے تمکو بھی ہمنے دیوانہ کر دیا تھا - افسوس بدھو نفر نے اسکا یون جواب دیا - (میرے آقائے نامدار - خانہ زاد کی صلاح مانیے اور مرنے سے احتراز کیجیے مرنے سے کیا فائدہ - اگر کوئی گولی مارے اور انسان مر جائے تو وہ اور بات ہی مگر از خود جان دینا یعنے چہ - چلیے کھیتون مین گلہ بانی کرین - شاید معشوقۂ پریزاد کسی جھاڑی مین نظر آجاے - اگر شکست پانے کا غم ہی تو کل الزام میرے سر پر رکھیے کہیے کہ گھوڑے کو اچھی طرح کسا نہ تھا - پہلوان جیتے بھی ہین اور ہارتے بھی ہین - اسکا کیا غم ہی - آج ہارے - کل جیتے) طالب علم نے کہا بدھو نفر بڑا تجربہ کار آدمی ہی کیا عمدہ راے دی ہی -

فوجدار نے کہا حضرات - اب میری دیوانگی کی حالت کا ذکر جانے دیجیے اور فوجداری کی باتین نہ کیجیے اور جو وقعت آپکی نظر مین پیشتر میری تھی وہی اب بھی ہونی چاہیے اب وصیت کا سلسلہ شروع ہوتا ہی (مین اپنی بھتیجی کو اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا وارث مقرر کرتا ہون - جو تنخواہ ماما کی آج تک باقی نکلے وہ اسکو دیجاے اور پانچ اشرفیان

صاحب اور طالب علم کو جو یہان موجود ہین اپنا وصی مقرر کرتا ہوں
گر میری بھتیجی شادی کرنا چاہے تو اُسکو اختیار ہی مگر وصی ضرور
کہ جسکے ساتھ اُسکا عقد ہو اسکے اس قسم کی فضول کتابین نہ
ہون جنمین دیوون اور انسان کی لڑائی اور پہلوانون اور شیرون اور اژدہون کی
کا ذکر ہو جنسے ہمین خلل دماغ ہوگیا تھا - اگر وہ جان بوجھ کر کسی ایسے کے ساتھ عقد
کرے تو کل جائداد ضبط اور وصی کو اختیار ہوگا کہ کسی اچھے کام مین لائے - اگر میرے
وصی کو اس مصنف کا نام معلوم ہوجاے جسنے دوسرا حصہ سوانح عمری فوجدار
تصنیف کیا ہی تو میری جانب سے معافی مانگین کہ مین نے جوش دیوانگی مین اُسکا وقت عبث
ضایع کیا اور اُسکو اسقدر محلات لکھنا پڑا -

اور فقرون کے بعد وصیت نامہ ختم ہوا اور اسپر دستخط کیے اور تصدیق کی گئی کہ دفعتہ
فوجدار پر طاری ہوئی اور ہاتھ پاؤن پھیلا کے بستر پر دراز ہوے - یہ کیفیت
حاضرین سمجھ گئے کہ وقت آخری ہی مدد کو دوڑے - مفرح قلب ادویہ ملائمین اور مسکنات
مقویات اور شراب کی مدد سے تین دن زندہ رہے گو بار بار غش آتا تھا مگر بھتیجی موے
کی مالی تھی ماما ماما پختیان اُڑائی تھی بدعونفسہ کو دل مین کوئی رنج نہ تھا وجیہہ
وصیت جسمین زر کا ذکر ہوتا ہی غم کو مبدل بہ راحت کرتی ہی اور جو رنج عزیز کی
فوت کا ہونا چاہیے وہ نہین ہوتا آخر کار اُن مہمل کتابون کے خلاف بہت کچھ
کہا گیا محض اول جلیل پوچ یاد رہا ہوتی ہین - فوجدار کا وقت آخری آگیا
پادری نے انکے استقلال کی بڑی تعریف کی اور فوجدار نے داعی اجل کو
لبیک کہا - پادری صاحب نے افسر سرکاری سے کہا کہ مہربانی کرکے ایک سرٹیفکٹ
دیجیے کہ انھون نے آپ کے روبرو بعد تحریر وصیت انتقال کیا تاکہ کسی اور مورخ کو جرأت
نہو کہ انکی سوانح عمری کی تیسری جلد تالیف کرکے فضول اور بے معنی قصون سے
لوگون کے دماغ کو پھیر دے -

الغرض خدائی فوجدار شیرافگن کا یون حشر ہوا - مورخ نے انکے مقام ولادت
کو جہ سے مخفی رکھا ہی کہ اور شہرون کو رشک نہو کہ ہاے ہم کیون اس سعادت سے
رہے جسطرح سے یونان کے سات شہر باہم کشمکش کہ بقراط کی پیدائش یہین

ہوئی تھی - ہم اس مقام پر عمدآباد حو نفز اور ماما اور طالب
قلم انداز کرتے ہین اور لوح کے سنگ پر جو اشعار پیشتر
اشعار مصنف حضرت طالب علی صاحب لکھتے ہین - ؎

یہ ہی مرقد پہلوان دلیر	یل نامور رشک غرندہ شیر
حقیقت مین تھا پہلوان شیر زر	نہ خوف اجل اور نہ مرنے کا ڈر
بہ یک ضربت تیغ خارا شگاف	پرے کے پرے دم مین کرتا تھا صاف

بہت دن رہی اسکی دیوانگی
کٹا وقت آخر بہ فرزانگی

اس فسانہ عجوبہ روزگار سرگزشت فوجدار باوقار کے مصنف عالی تبار نے اپنے
قلم کی جانب خطاب کرکے یون کہا ہی - (ای میرے خامۂ ندرت طراز سحر بیان شاباش
صفحۂ قرطاس پر وہ وہ گلفشانیان کی ہین کہ جسقدر زیادہ تیری تعریف کی جاے کم ہی -
خدا نے تجھے منقار ہزار داستان عطا کی ہی اور یہ نعمت غیر مترقبہ بخشی ہی کہ آج کوئی تیرا
جواب دینے والا نہین ہی - شاہان جہان تیری تعظیم کرتے ہین اور ہم تیرا دم بھرتے
ہین - ہین اسی لیے تو خلق من خلق ہوا تھا کہ خدائی فوجدار شیر افگن کی
سوانح عمری لکھین اور داد سخن دے کہ ارباب صافی مذاق مین نام نیک پیدا کرون
اور دونون جہان مین جاوہ افگن ہوے تھے کہ ہمارے قلم مریم شکم سے اُنکے
حالات عجیب صحائف روزگار ہون اب کسی کی کیا مجال ہی کہ ہمارے فوجدار کی
سرگزشت لکھنے کو قلم اٹھاے یا زبان طعن دراز کرے - ؎

گر بے ہنرے فکند بر من طعن	معنی زندش طپانچہ لعن

فوجدار کی سوانح عمری لکھنے کے لیے دل و دماغ چاہیے - ؎

ہزار نکتہ باریک تر ز مو این جا	نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اب مفتیان دقیقہ رس کو لازم ہی کہ اس نامور اور جری شیر مرد کی سرگزشت لکھنے کا درد
نہ اٹھائین اور فوجدار صاحب کو اپنی مرقد منورہ اور مزار مطہرہ مین بہ آرام تمام
میٹھی نیند سونے دین یہ نہ کرین کہ اُنکو مرقد سے خواہ مخواہ پھر اٹھائین اور جسطرح بعضون
سورخون نے [illegible] دن کو زندہ کیا ہی اسی طرح اُنکو قم باذنی القلم کہکر زندہ بنائین ا